الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ جلد اوّل کتاب مستطاب و دلربا بہا از تالیف لطیف یگانۂ زمان مولوی الزمان

خلف مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم مسمے

سراج منیر

من

احادیث البشیر النذیر

المشتہر بـ

مصباح الظلام

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری فی ذی قعدہ ایماناً کاملاً بماہ رمضان المبارک

سنہ ۱۳۰۰ ہجریہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

فہرست جلد اول ابوداؤد وضالوبے من ترجمۃ المجتبے یعنی سنن النسائی

۱۳	تفسیر آیت اذا قمتم الی الصلوٰۃ	۱۸	پیشاب کے وقت پورب یا پچھم کی طرف منہ کرنی کا حکم۔	۲۲	دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی اجازت
۱۴	رات کو اٹھکر منہ دھونا	″		۲۳	ایک پتھر سے استنجا کرنیکی اجازت
″	مسواک کیونکر کرے	″	گھروں کے اندر حاجت کیوقت قبلے کیطرف منہ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت	۲۳	پانی سے استنجا کرنیکا بیان
″	امامت نبی عیت کرسا تھ مسواک دینے کا بیان	″		″	دھنیا ڈالنے سے استنجا کرنا منع ہے
″	مسواک کے فضیلت کا بیان	″	حاجت کیوقت ذکر کرو دانتوں سے چبانا منع ہے۔	۲۴	استنجا کر بعد ہاتھ دھونیکے بیان میں گرد آوری
۱۵	مسواک کی بڑی تاکید کا بیان	۲۵			**باب** کسقدر پانی
″	تیس بہر کو روزہ دار مسواک کرسکتا ہے	۱۹	جنگل میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہے۔	۲۶	نجاست پر نرسی نجس نہیں ہوتا
″	ہر وقت مسواک کرنیکا بیان	″	گھر میں بیٹھکر پیشاب کرنا چاہیے		پانی میں کوئی حد مقرر نہ ہونا
″	پیدائشی سنتوں کا بیان	″	کسی چیز پر سایہ کیوجہ کر اسکی نجاست پیشاب کرنے کا بیان۔	″	ٹھہرے ہوئے پانی کا بیان
″	ناخون کاٹنا۔	۲۷		″	سمندر کے پانی کا بیان
″	بغل کے بال اکھیڑنا	۲۰	برتن میں پیشاب کرنیکا بیان		**باب** سے وضو کرنا درست ہے
۱۶	زیر ناف کے بال لینا	″	طشت کے اندر پیشاب کرنیکا بیان	۲۸	برف کے پانی سے وضو کرنیکا بیان
″	مونچھ کترنے کا بیان	″	سوراخ میں پیشاب کرنیکی ممانعت	۲۹	اولوں کے پانی سے وضو کرنیکا بیان
″	مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھی کو چھوڑ دینا	۲۱	ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر پیشاب کرنا منع ہے۔	″	کتے کے جھوٹے کا بیان
″	حاجت کے لیئے دور جانیکا بیان	″	غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت	۳۰	جس برتن میں کتا منہ ڈالکر چرے
″	حاجت کے لیئے دور جانیکا بیان	″	جو شخص پیشاب کرتا ہو اور اسکو سلام کرے۔	″	چرنے کی جو اس کو مٹی سے مانجنے کا بیان۔
″	پاخانے جاتی وقت کیا کہے				
″	پاخانے یا پیشاب کے وقت قبلے کیطرف منہ کرنیکی ممانعت	″	وضو کرکے سلام کا جواب دینا	۳۱	بلی کے جھوٹے کا بیان
۱۸	پیشاب پاخانے کیوقت قبلے کی طرف بیٹھنے کی ممانعت	۲۲	ڈھیلے لیکر استنجا کرنیکی ممانعت	″	**باب** کتے کے جھوٹے کا بیان
			ہڈی اور لید سے استنجا کرنیکی ممانعت	″	**باب** حائضہ عورت کا جھوٹا کیسا ہے
			تین ڈھیلوں سے کم لینا استنجا میں منع ہے۔	″	**باب** مرد و عورت کا ساتھ بیٹھکر وضو کرنا کیسا ہے
				″	**باب** جنب کے غسل سے بچا پانی

۳۲	بچہ دودھ کیسا ہے۔	۳۳	**باب** کسقدر پانی وضو کے لیئے کافی ہے۔
۳۴	وضو میں بسم اللہ کہنے کا بیان۔	۳۵	برتن سے وضو کرنیکا بیان۔
۳۶	حاجت سے فارغ ہوکر پانی ڈالنا چاہیے تو کیسا ہے۔	″	وضو کیوقت بسم اللہ کہنے کا بیان۔
″	وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان۔	″	وضو تین تین بار کرنیکا بیان
″	وضو کی ترکیب	″	ہر بچھو کو کتنی بار دھونا چاہیے
۳۵	کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان۔	″	ایک ہاتھ میں پانی لیکر کلی کرنی ایک ہی بار ناک جھنکنی کا بیان
″	ناک میں تین بار پانی ڈالنا چاہیے	۳۶	ناک میں پانی ڈالنے اور سنکنے کا حکم۔
″	جو سو کر اٹھے تو ناک سنکنا چاہیے (بیٹھے وضو میں)	″	کس ہاتھ سے ناک سنکنا چاہیے

۳۷ منہ دھونیکا بیان۔
" منہ کو کتنی بار دھووے
۳۸ دونوں ہاتھوں کا دھونا
" وضو کی ترکیب
۳۹ ہاتھوں کو کتنی بار دھووے
" دھونے کی حد۔
۴۰ سر پر کتنی بار مسح کرے
" عورت اپنے سر پر مسح کرے
۴۱ کانوں کے مسح کا بیان
" کانوں کا مسح کس طرح کرنا
۴۲ عمامہ پر مسح کرنیکا بیان
" پیشانی اور عمامہ پر مسح کرنا
۴۳ عمامہ پر کسطرح مسح کرے
" پانوں دھونا واجب ہے
" کس پانوں کو دھووے
۴۴ دونوں پانوں کو دونوں ہاتھوں سے دھونا۔
" اوگلیوں میں خلال کرنیکا حکم
" پانوں کتنی بار دھووے
" دھونے کی حد (یعنی ہاتھ اور پانوں کہانتک دھووے
۴۵ **باب** موزوں پر مسح کرنے کا بیان
۴۶ **باب** پاتابوں اور جوتوں پر مسح کرنیکا بیان

باب سفر میں موزوں پر مسح کرنیکا بیان۔
۴۷ مسافر کو موزوں پر مسح کرنیکی کتنی مدت ہے۔
" مقیم کو موزوں پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے۔
۴۸ اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے
۴۹ پانی چھڑکنے کا بیان۔
۵۰ وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا
" وضو کا فرض ہونا۔
۵۱ وضو میں زیادتی کرنا منع ہے
" وضو پورا کرنے کا حکم۔
" وضو پورا کرنیکی فضیلت
۵۲ موافق حکم کر وضو کرنیکا ثواب
۵۳ وضو کے بعد کیا کہے
" وضو کا زیور
۵۴ جو شخص اچھی طرح وضو کرے
۵۵ پھر دو رکعتیں پڑھے تو کیا ہے
باب نہ سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان۔
۵۶ پیشاب یا پاخانہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
" پاخانہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
" جب ریح نکلی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
۵۶ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۵۷ اونگھنے کا بیان۔
" ذکر کے چھوئے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
" ذکر کے چھوئے سے وضو نہیں ٹوٹتا
" اگر بغیر شہوت کے مرد اپنی
عورت کو چھوئے تو وضو نہیں جاتا
۵۹ مرد اپنی عورت کو چومے تو وضو نہیں جاتا۔
" آگ کی پکی ہوئی کھا کر وضو کرنا
۶۱ آگ کی پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو نہ کرنیکا بیان
" ستو کھا کر کلی کرنیکا بیان
۶۲ دودھ پی کر کلی کرنا۔
" کن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن سے واجب نہیں ہوتا
" جب کافر مسلمان ہونیکا قصد کرے تو غسل کرے۔
" مشرک کو گاڑنے سے غسل واجب ہونا۔
" جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنے سے ملجاوے یعنی دخول ہووے تو غسل واجب ہوجاویگا اگرچہ انزال نہ ہو
" جب منی نکلی تو غسل کرنا چاہیے

۶۳ عورت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے
۶۴ کسی شخص کو احتلام ہو گذری ہی دیکھے۔
" مرد اور عورت کی منی کا بیان
باب حیض سے غسل کرنیکا بیان۔
۶۶ تو کس کو کہتے ہیں حیض کو یا حیض سے پاک ہونیکو اسکا بیان
۶۷ مستحاضہ کے غسل کا بیان
۶۸ نفاس کے بعد غسل کرنیکا بیان
" حیض کے خون اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے۔
باب تھوڑے پانی میں یعنی تھوڑے پانی کو اندر بیٹھکر جنبی کو نہانا منع ہے
باب اول رات میں غسل کرنیکا بیان۔
۷۰ کتنے پانی میں غسل ہوسکتا ہے
۷۱ غسل کے لیے کوئی مقدار پانی معین نہ ہونا۔
" مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک برتن سے غسل کرسکتا ہے۔
۷۲ جنبی کو نہانے سے جو پانی بچے اس سے نہانا منع ہے۔
" اس امر کی اجازت۔

مصنف کی اجازت کے بغیر کتاب کا کوئی حصہ نقل کرنا سرقہ اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔

۷۴ ایک کوندی سے غسل کرنا
〃 جب عورت غسل کرے جنابت کا تو اپنی سر چوٹیان اوسکو کھولنا ضرور نہین ہے۔
〃 جب عورت حائضہ ہے کا حکم باندھے اور اوس کے پیچھے غسل کرے تو چوٹی کھولنا ضرور ہے۔
۷۶ جنب بدن مین اٹھ دانتی پہلے اپنا ہاتھ دھو لیوے۔
〃 ہاتھو کو کتنی بار دھوے بدن مین ڈالنے سے پہلے۔
〃 دونو ہاتھ دھو کر بدن کی ناپاکی دور کرنا۔
۷۵ غسل سے پہلے وضو کرنا
〃 جب اپنے سر کے بالون مین خلال کرے۔
〃 جنب کو کتنا پانی بہانا کافی ہے
۷۶ غسل کے بعد وضو کی حاجت نہین
〃 جہان غسل کرے وہان سے ہٹ کر اور جگہہ پاون دھووے۔
〃 غسل کے بعد کپڑے نہ پہنچنا
۷۷ جنب جب کہانیکا قصد کرے تو وضو کرلے
〃 اگر جنب کہانیکا قصد کرے اور فقط ہاتھ دھولے تو بھی کافی ہے

۷۸ جنب جب سونیکا ارادہ کرے تو وضو کرلیوے اور اپنی شرمگاہ دھولیوے
〃 جنب جب وضو نہ کرے تو کیا ہوگا
〃 اگر جنب دوبارہ جماع کا قصد کرے تو کیا کرے۔
〃 کئی عورتون سے جماع کرنا ایک ہی غسل سے۔
۸۳ جنب کو قرآن پڑہنا درست نہین ہے
〃 جنب کے ساتھہ بیٹھنا اوسکو جھوٹا کیسا ہے
۷۹ حائضہ عورت سے کام لینا کیسا ہے
〃 کوئی شخص اپنی بی بی کی گود مین سر کہہ قرآن شریف پڑہے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے
〃 حائضہ عورت اپنے خاوند کا جھوٹا پانی پیوے تو کیسا ہے
〃 حائضہ عورت کو اپنے ساتھہ کھلانا اور جھوٹا اوسکا پینا درست ہے
۸۱ حائضہ عورت کا جھوٹا پانی پینا درست ہے
〃 حائضہ عورت کو ساتھہ لٹانا درست ہے
۸۲ حائضہ کے ساتھہ لیٹنا اور سلانا

۸۸ آیہ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی تفسیر
〃 جو شخص اپنی عورت سے حیض کی حالت مین جماع کرے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالی نے اوس سے منع کیا ہے تو اوسکا کفارہ کیا ہے
〃 جو عورت احرام باندہے ہوے اوسکو حیض آجاوے
〃 احرام باندتی وقت عورتین کیا کرین
〃 حیض کا خون اگر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے
۸۴ باب منی لگکر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے
〃 تل ڈالنا بھی کافی ہے
۸۵ باب جورکا کہانا جو کہا ہوا ہو اوسکا پیشاب کیسا ہے
〃 جن جانورون کا گوشت حلال ہے اوسکا پیشاب پاک ہے
۸۶ جن جانور کا گوشت کہانا درست ہے اوسکا گوبر کپڑے مین لگجاوے تو کیسا کرنا چاہیے
〃 کپڑے مین تھوک لگجاوے تو کیسا ہے۔

۸۸ باب تیمم کے بیان مین
۸۹ بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان۔
۹۰ سفر مین تیمم کرنیکا بیان
〃 تیمم کیونکر کرے۔
۹۱ اور ایک طرح کا تیمم
۹۲ جنب کو تیمم درست ہے
〃 مٹی سے تیمم کرنا
〃 ایک تیمم سے کئی نمازین پڑہنے کا بیان۔
〃 جو شخص نانے اور مٹی دونو پاوے
۹۴ کتاب پانی کے احکام مین
〃 بیر بضاعہ کا بیان
۹۵ پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہو۔
〃 سمندر کے پانی سے وضو کرنا
۹۶ باب کتے کا جھوٹا کیسا ہے
〃 مٹی سے مانجنا اس برتن کو جسمین کتا منہ ڈالکر پیے۔
〃 باب بلی کا جھوٹا کیسا ہے
۹۷ باب حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے
〃 باب عورت کی وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست ہے
〃 عورت کی وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست نہین۔
〃 جنب کے غسل سے جو پانی بچے اوس سے

۴ (۸۴) کپڑے مین منی لگجاوے تو دس کوندی سے دھونا چاہیے

غسل کرنے کی اجازت ۱۰۳
کسقدر پانی وضو اور کسقدر غسل کو کفایت کرتا ہے ۹۷
کتاب حیض و استحاضہ ۹۸
استحاضہ کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونیکا ۹۸
جس عورت کو حیض کے دن ہر مہینہ میں مقرر ہوں اور اسکو استحاضہ ہو جاوے ۹۹
قرء کا بیان ۱۰۰
حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے ۱۰۱
زردی یا تیرگی حیض میں داخل نہیں ہیں ۱۰۲
حائضہ عورت سے کیا فائدہ اور کیا نا درست ہے اور تفسیر آیہ کریمہ ویسئلونک عن المحیض ۱۰۳
جو شخص اپنے عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اللہ نے منع کیا ہے اس سے تو اسکا کفارہ کیا دیوے ۱۰۵
حائضہ عورت کو اس کے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے ۱۰۶
طواف الافاضہ (یعنی طواف الزیارۃ) کے بعد عورت کو حیض آوے تو کیا کرے ۱۰۶
احرام کی وقت حائضہ عورت کیا کرے ۱۰۷
نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھی جاوے ۱۰۷
حیض کا خون کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے ۱۰۷
کتاب غسل ۱۱۱
غسل جنابت سے وضو شروع کرنا ۱۱۱
باب جنب کے متعلق ۱۱۲
پانی میں غسل کرنیکی ممانعت ۱۱۲
برف اور اولوں سے غسل کرنے کا بیان ۱۱۲
سونے سے پہلے غسل کرنیکا بیان ۱۱۲
پہلی رات کو غسل کرنا ۱۱۲
غسل کے وقت آڑ کرنا ۱۱۲
پانی میں کوئی حد مقرر رکھنا ۱۱۲
مرد اور عورت کو ایک برتن سے غسل کرنے کی اجازت ۱۱۲
جس بدن میں آٹا لگا ہو اس میں پانی بھر کر غسل کرنا ۱۱۰
غسل کے وقت عورت کو سر کھولنا ضرور نہیں ۱۱۰
اگر کسی شخص نے احرام کے لیے غسل کیا اور خوشبو لگائی پھر بعد احرام کے اوس خوشبو کا اثر رہا تو کیا ہے ۱۱۰
جنب اپنے سارے بدن پانی ڈالنے سے پہلے جو نجاست بدن میں لگی ہو اوسکو دور کرے ۱۱۰
شرم گاہ دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ پھیرنا ۱۱۰
جنابت کے غسل میں وضو کرے تو سر پر مسح کرنا ضرور نہیں ۱۱۲
غسل جنابت میں بدن کو صاف کرنا ۱۱۲
جنب کو سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہے ۱۱۲
حیض سے غسل کرنے وقت کیا کرے ۱۱۳
ایک ایک بار سب اعضا کو دھونا غسل میں ۱۱۳
جو عورت جنبی ہو وہ اسلام کو نہ باندھے ۱۱۳
غسل کے بعد وضو نہ کرنا ۱۱۳

۱۱۳ کسی اور تون سے صحبت کرنا
۱۱۴ پھر اکیسبار غسل کر لینا۔
باب مٹی پر تیمم کرنا
" ایک شخص تیمم کر کے نماز نہ
پڑھ لیوے پھر پانی ملے
اور وقت باقی ہو
باب نذی سے وضو کرنا
۱۱۵ باب جب سو کر اوٹھے
تو وضو کرے
۱۱۶ باب ذکر کے چھونے
سے وضو ٹوٹ جانا
" کتاب الصلوٰۃ
۱۲۲ نماز کہان پر فرض ہوئی
" نماز کیونکر فرض ہوئی
۱۲۳ کتنی نمازیں رات دن میں
فرض ہیں۔
۱۲۴ پانچون نمازون کے ادا
کرنے پر بیعت کرنا۔
" پانچون نمازون کی محافظت
کرنا
" پانچون نمازون کی فضیلت
۱۲۵ تارک نماز کا کیا حکم ہے
" نماز پر مداومت کرنا۔
۱۲۶ نماز پڑھنیوالے کا ثواب
" حضر میں ظہر کی کتنی رکعتیں
پڑھے۔

۱۲۶ سفر میں ظہر کی کتنی رکعتیں
پڑھے
" عصر کی نماز کی فضیلت
" عصر کی نماز کی محافظت
۱۲۷ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے
" حضر میں عصر کی کتنی رکعتیں
پڑھے۔
" سفر میں عصر کی نماز کتنی
رکعتیں پڑھے۔
۱۲۸ مغرب کی نماز کا بیان
" عشا کی نماز کی فضیلت
" سفر میں عشا کی نماز کا بیان
۱۲۹ جماعت کی فضیلت۔
" قبلے کیطرف منہ کر نا فرض ہے
۱۳۰ کس حال میں کعبے کے سوا اور
کسی طرف منہ کر سکتا ہے
" اگر کسی شخص کو سوچ سمجھ کر
ایکطرف منہ کیا پھر معلوم ہوا
کہ اور طرف قبلہ تھا تو نماز
ہو جاویگی۔
" کتاب نماز کے وقتوں کا بیان
۱۳۱ ظہر کا اول وقت کیا ہے
" سفر میں ظہر جلدی پڑھنا۔
۱۳۲ جاڑے میں ظہر کی نماز جلدی
پڑھنا۔

۱۳۲ جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹھنڈے
وقت پڑھنا
" ظہر کا وقت کیا ہے
۱۳۳ عصر کا اول وقت کیا ہے
" عصر کی نماز جلدی پڑھنا
۱۳۴ عصر کی نماز میں دیر کرنا کیسا ہے
" عصر کا اخیر وقت کیا ہے
۱۳۵ جس شخص نے آفتاب ڈوبنے
سے پہلے دو رکعتیں عصر
کی پڑھ لیں تو عصر کی نماز
اوس نے پائی
۱۳۶ مغرب کا اول وقت کیا ہے
" مغرب کی نماز میں جلدی
کرنا۔
۱۳۷ مغرب کی نماز میں دیر کرنا
" مغرب کا اخیر وقت کیا ہے
۱۳۸ مغرب کی نماز کا اول وقت کیا ہے
" عشا کا اول وقت کیا ہے
۱۳۹ عشا کی نماز میں جلدی کرنا
" شفق ڈوبنے کا وقت
" عشا کی تاخیر مستحب ہے
۱۴۰ عشا کی نماز کو عتمہ کہنے
کی اجازت
۱۴۱ عشا کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے

۱۴۱ صبح کی نماز کا اول وقت کیا ہے
" جب سفر نہ ہو تو صبح کی نماز اندھیرے
میں پڑھنا
" سفر میں فجر کی نماز اندھیری مشتبہ
پڑھنا
" فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا
" جس شخص نے فجر کی ایک رکعت
پائی گویا آفتاب نکل آیا اوسکا کیا
حکم ہے۔
۱۴۰ صبح کا اخیر وقت کیا ہے۔
" جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی
۱۴۹ جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے
اونکا بیان
۱۵۰ آفتاب نکلتے نماز پڑھنیکی ممانعت
" ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھنیکی ممانعت
" عصر کے بعد نماز پڑھنیکی ممانعت
۱۵۱ عصر کے بعد نماز پڑھنیکی اجازت
۱۵۲ آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنے
کی اجازت
۱۵۳ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا۔
" بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا
" بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا
(یعنی نفل) فرض پڑھتے تک
" مکے میں ہر وقت نماز کا درست ہونا
خواہ دوپہر ہو یا آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو

۱۵۴	مسافر ظہر اور عصر کو کس وقت جمع کرے۔		تو اوس کو دوسری رکعت وقت پر پڑھ لیوے۔	۱۷۰	اذان دینے والے کا رخ کدھر ہو
〃	جمع کرنے کا بیان	۱۶۳	جو نماز قضا ہو جاوے	۱۷۱	فجر کے اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کا بیان۔
۱۵۵	جس وقت میں متیمم بھی جمع کر سکتا ہے اوس کا بیان	۱۶۴	اوسکو کیونکر پڑھے	۱۷۱	اذان کے اخیر میں لا الٰہ الا اللہ کہنے کا بیان
۱۵۶	مساذ مغرب اور عشا کس وقت جمع کرے	۱۶۴	**کتاب** اذان کے بیان میں۔	〃	اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت میں آنا ضرور نہیں ہے۔
۱۵۹	نماز دن کو کس حالت میں جمع کرے	۱۶۵	اذان میں شہادتین کو پھر آہستہ سے کہنا۔	〃	جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ اذان دیوے
〃	حضر میں نمازوں کا ملا کر پڑھنے کا بیان	〃	اذان کے کتنے کلمے ہیں	〃	جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ تکبیر کہے
〃	عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنے کا بیان	۱۶۷	اذان کیونکر دینا چاہیے	〃	تکبیر کیونکر کہنا چاہیے
〃	مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو جمع کرنیکا بیان	۱۶۸	سفر میں اذان دینے کا بیان	۱۷۲	ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے۔
〃	جمع کیونکر پڑھے	۱۶۹	جو لوگ سفر میں تنہا ہوں وہ بھی اذان کہیں۔	〃	آذان کی فضیلت
〃	نماز اپنے وقت پر پڑھنے کی فضیلت	〃	دوسری کی اذان پر قناعت کرنا۔	〃	آذان کہنے پر قرعہ ڈالنا
۱۶۱	جو شخص نماز بھول جاوے	〃	ایک مسجد کے لیے دو مؤذن کا ہونا۔	〃	مؤذن ایسی شخص کو کرنا چاہیے جو اذان پر اجرت نہ لیوے
〃	جو شخص نماز سے یا غافل ہو جاوے اوس سے آپ نے فرمایا کفارہ اوس کا یہ ہے کہ جب یاد آوے تو پڑھ لیوے	〃	اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ ملکر اذان دیویں یا ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے	〃	اذان کا ثواب
		〃	نماز کا وقت نہ ہو اور اذان دینے کو کیسا ہے	〃	جو مؤذن کہے وہی سننے والا بھی کہے۔
		〃	فجر کی اذان کا وقت۔	〃	جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ حی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے
۱۶۲	جو نماز سونے میں قضا ہو جاوے	〃	اذان دینے وقت کیا کرے	〃	اذان کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا
		〃	جو شخص ایک مسجد میں بہت لوگ	۱۷۲	اذان کے دعا کا بیان

(اور سلام پھیر چلدیا) پھر دس ایک رکعت کو ادا کرنا چاہیے تو تکبیر کہے۔

چھوا ہے جنگل میں اذان دے

Ref Library

۱۷۷ اذان اور اقامت (تکبیر) کے بیچ میں نماز پڑھنا
۱۷۸ جب مسجد میں اذان ہو جاوے تو بغیر نماز پڑھے نکلنا کیسا ہے
" مؤذن امام کو آگاہ کرے جب نماز شروع ہونے لگے
۱۷۹ جب امام باہر نکلے تو بعد تکبیر کہنے
کتاب مسجدوں کے بیان میں
" مسجد بنانے کی فضیلت
" مسجد بنانے میں فخر اور بڑائی کرنا کیسا ہے
" کون سی مسجد پہلے بنائی گئی ہے
۱۸۰ کعبہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت
" خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا
* بیت المقدس کے مسجد کا بیان اور اوس میں نماز پڑھنے کا ذکر
۱۸۱ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت
۱۸۲ وہ کون سی مسجد ہے جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے کہ وہ " نبائی گئی ہے پرہیزگاری پر
" مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت
" کن کن مسجدوں کی طرف

۱۸۳ سفر کرنا درست ہے
" نصاریٰ کی گرجا کو مسجد بنا لینا درست ہے
" قبروں کو کھود کر وہاں مسجد بنا دینا
۱۸۴ قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت
۱۸۵ مسجد میں آنے کا ثواب
" عورتوں کو مسجد میں سے جانے سے منع نہ کرنا چاہیے
" مسجد میں آنا کب منع ہے
" کونسا شخص مسجد میں نکالا جاوے
" مسجد میں خیمہ لگانے کا بیان
۱۸۶ لڑکوں کا مسجد میں لانا۔
" قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھ دینا۔
۱۸۷ مسجد میں خرید اور فروخت کی ممانعت اور جمعہ سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے کی ممانعت
" مسجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت
" گمی ہوئی چیز مسجد میں ڈھونڈھنے کی ممانعت
" مسجد میں تہبند کا لٹکانا کیسا ہے

۱۸۸ اونگلیاں اونگلیوں میں ڈالنا مسجد میں۔
" مسجد میں تھوک لینا
" مسجد میں تھوکنے کا بیان
" مسجد میں تھوکنی کا بیان
" مسجد میں قبلے کی طرف تھوکنے کی ممانعت
۱۸۹ نماز میں سامنے یا داہنے طرف تھوکنے کی ممانعت کی۔
" نمازی کو اجازت ہے بھی بائیں یا بائیں طرف تھوکنے کی۔
" کس پانوں سے تھوکنا ہے
" مسجد میں خوشبو لگانا
" مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت کیا کہے
" جب مسجد میں جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیوے
۱۹۰ مسجد میں بیٹھنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے اور مسجد سے نکلنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے
۱۹۱ جو شخص مسجد میں سے گزرے تو دو رکعت نماز وہاں پڑھنا چاہیے (اگر ہو سکے)

۱۹۱ مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا کیسا ہے۔
" جہاں پر اونٹ پانی پیتے ہیں یا رہتے ہیں وہاں نماز پڑھنے کی ممانعت۔
" ہر جگہ پر نماز پڑھنے کی اجازت
" بورے پر نماز پڑھنے کا بیان
۱۹۲ سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا
" منبر پر نماز پڑھنے کا بیان
" گدے پر نماز پڑھنے کا بیان
کتاب قبلے کے بیان میں
۱۹۳ کس وقت قبلے کی طرف منہ کرنا ضرور نہیں ہے
" ایک شخص نے سوچ کر قبلے کی طرف نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ اوس طرف قبلہ نہ تھا۔
۱۹۴ نمازی کے سترے کا بیان۔
" سترے سے نزدیک ہونا چاہیے تاکہ کوئی گزرنیوالا نمازی اور سترے کے بیچ میں سے نہ گزر سکے۔
" سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو۔
" جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس سے نہیں ٹوٹتی۔

۱۹۶ ستر سے کے اور نماز میں کے
بیچ میں سے نکل جانیکے برائی
" اس امر کی اجازت کا بیان
" سوتیکے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے
۱۹۷ قبر کی طرف نماز پڑھنے کی ممانعت
" جس کپڑے میں تصویریں ۲۰۰
ہوں اوسمیں نماز درست ہے
" نماز ہی اور امام کیسے بیچ میں
آڑ ہو تو کیسا ہے
" ایک کپڑے میں نماز پڑھنے
کا بیان ۲۰۱
" جسکی عمر زیادہ ہو اوسکو امامت
کرنا چاہیے۔
" جب چند لوگ برابر کے جمع
ہوں تو کون امامت کرے
" جب چند آدمی جمع ہوں اور
اون میں وہ شخص بھی ہو جو
سب کا حاکم ہے۔ ۲۰۲
" جب رعیت میں سے کوئی شخص
نماز پڑھاتا ہو پھر حاکم آجاوے
تو کیا پیچھے چلا آوے یا رہنے
امامت چھوڑکر مقتدیوں
میں شامل ہو جاوے یا امامت
کرتا رہے۔ ۲۰۶
" امام اپنی رعیت میں سے کسی
کو کیسے پیچھے نماز پڑھنی تو درست ہے ۲۰۷

۱۹۸ فقط کرتے میں نماز پڑھنے
کا بیان (جب چچا ہو اس
قدر کہ ستر چھپا رہے
" تہبند میں نماز پڑھنا۔
" ایک کپڑا بچھا نماز کے
بدن پر ہوا ہو کچھ اوس کی
عورت پر۔
" ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا
جب کاندھوں پر کچھ نہ ہو
مکروہ ہے۔
" ریشمی کپڑے میں نماز پڑھنا
۱۹۹ جس جا پر بیل نقش و نگار
بنے ہوں (یعنی جانوروں کے)
اوسکو اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے

۲۰۳ جو شخص کسی قوم کی ملاقات
کو جاوے تو بدون انکی
اجازت (۱) کے اون کی امامت
نہ کرے
" اندھے کو امامت کرانا درست ہے
" لڑکا نابالغ امامت کر سکتا ہے
۲۰۴ جب امام باہر نکلے نماز کے
لیے اوس وقت لوگ کھڑے
ہوں۔
" اگر تکبیر کہے ہونے کے بعد
" امام کو کوئی ضرورت پیش آوے
" جب امام اپنی جگہ میں نماز
پڑھانے کو کھڑا ہو جاوے
پھر اوسکو معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے
" جب امام کہیں باہر چلے گئے
تو کسی کو اپنا خلیفہ کر جاوے
۲۰۵ امام کی پیروی کرنا چاہیے
" جو شخص امام کی پیروی کرتا
ہو اوس کی اور لوگ پیروی کریں
" جب تین آدمی ہوں تو بعضوں
کے نزدیک امام بیچ میں کھڑا
ہو اور ایک مقتدی کو داہنی
طرف کرے اور ایک کو بائیں
طرف۔
۲۱۱ جب امام سمیت تین آدمی ہوں

اور ایک عورت ہو تو نیچے کر کھڑی ہو
۲۰۷ جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں
تو کس طرح صف باندھیں۔
" جب ایک لڑکا اور ایک عورت ہو
تو امام کہاں کھڑا ہو۔
" جب ایک لڑکا امام کے ساتھ ہو
تو امام کہاں کھڑا ہو۔
۲۰۸ امام سے کون لوگ نزدیک ہوں
" امام سے باہر آنے کے پہلے صف والے
قائم ہو جانا۔
۲۰۹ کیونکر امام صفیں جاوے
" جب امام گئے بڑھے تو صفوں کے
برابر کرنے کے لیے کہا کہے۔
" امام کتنی بار کہے برابر ہو جاؤ۔
۲۱۰ امام لوگوں کو رغبت دیوے صفیں
برابر کرنے کی اور ملکر کھڑی ہونے کی
" صف اول دوسری صف پر کیا
فضیلت کہتی ہے۔
" پچھلی صف کا بیان۔
" جو شخص صف کو بھر دیوے (یعنی
خالی جگہ میں کھڑا ہو جاوے)
" مردوں کی صف کون سی کیسی
ہے اور عورتوں کی صف کون
سی بہتر ہے۔

۲۱۱ صف مین کونسی جگہ کھڑی ہونا بہتر ہے۔
〃 امام کو نماز مین کس قدر تخفیف کرنا چاہیے
〃 امام کو لمبی سورت مین پڑھنے کی اجازت
〃 امام کو نماز مین کونسا کام کرنا درست ہے
۲۱۲ امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا۔
یا امام سے پہلے رکوع اور سجدہ سے سر اوٹھا لینا کیسا ہے
〃 ایک شخص امام کے ساتھ نماز نہ پڑھکر الگ نماز پڑھے
۲۱۳ امام اگر بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھین۔
۲۱۴ اگر امام اور مقتدی کی نیت مین اختلاف ہو۔
〃 جماعت کی فضیلت کا بیان
۲۱۷ جب تین آدمی ہون تو جماعت کرین۔
〃 جب تین آدمی ہون ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کرین۔
〃 جب دو آدمی ہون تو جماعت کرین۔
۲۱۸ نفل نماز کی کسی جماعت کرنیکا بیان

۲۱۸ جو نماز قضا ہوجاوے اوس کے لیے جماعت کرنیکا بیان
۲۱۹ جماعت مین شریک ہونیکا کیسا ہے
〃 جماعت مین شریک نہ ہونیکا کیسا ہے
〃 جہان پر اذان ہوتی ہو جماعت مین شریک ہونا ضرور ہے
۲۲۰ جماعت کا چھوڑنا عذر سے درست ہے
۲۲۱ جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے کب ملتا ہے
۲۲۵ اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو جماعت مین دوبارہ پڑھ لیوے
〃 جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے
۲۲۷ اگر فضیلت کا وقت گزر جانے کے بعد جماعت ہو تب بھی دوبارہ شریک ہوجاوی۔
〃 جو شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اوسکو دوسری جماعت مین شریک ہونا
〃 نماز کو مسطح جانا چاہئے
۲۲۳ نماز کے لیے جلدی طہارت بغیر وضو نہ جانا

۲۲۳ نماز کے لیے اول وقت نکلنا کیسا ہے
〃 جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت پڑھنا منع ہے
۲۲۴ جو شخص فجر کی سنتین پڑھتا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو۔
〃 جو کوئی صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھے۔
〃 صف مین ملنے سے پہلے رکوع کرنا
۲۲۵ بعد ظہر کے کتنی سنتین ہین
〃 عصر کی پہلی سنتون کا بیان
۲۲۶ نماز شروع کرنیکا بیان
〃 جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھون کو اوٹھاوے
〃 مونڈھون تک ہاتھ اٹھانا
〃 کانون تک ہاتھ اٹھانا
۲۲۷ جب ہاتھ اٹھاوی تو ہاتھون کو کہان تک لاوے۔
〃 دونون ہاتھ پڑھکر اٹھانا
۲۳۲ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنا فرض ہے
۲۳۳ نماز کی شروع مین کیا پڑھنا چاہیے۔
۲۳۴ نماز مین ہاتھ باندھنا۔

۲۲۸ اگر امام کسی کو بایان ہاتھ پر ہاتھ رکھے دیکھے
〃 داہنا ہاتھ بایین کے اوپر کہان رکھے
۲۲۹ کوکھ پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنا منع ہے
〃 نماز مین دونون پانون ملاکر کھڑے ہونا کیسا ہے
۲۳۰ تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک چپ رہنا۔
〃 تکبیر تحریمہ اور قرارت کے بیچ مین کیا دعا پڑھنا چاہیے
〃 دوسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قرارت کے۔
〃 تیسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور قرارت کے
〃 چوتھی ثنا درمیان مین تکبیر اور قرارت کے۔
〃 ایک اور ذکر درمیان مین تکبیر اور قرارت کے۔
〃 پہلے فاتحہ پڑھی ہے پھر سورت پڑھنی
۲۳۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان
〃 بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہنا
۲۳۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ مین پڑھنا
۲۳۴ سورہ فاتحہ نماز مین پڑھنا ضروری ہے
〃 سورہ فاتحہ کی فضیلت
۲۳۵ تفسیر آیت ولقد اتیناک سبعا

۲۳۶	امام کے پیچھے مقتدی سوا سورۂ فاتحہ کے کوئی سورت نہ پڑھے		سے لیکر سورۂ آیتون تک پڑھنا	۲۵۴	عشا کی پہلی رکعت مین الم تنزیل والزیتون پڑھنا۔
″	جہری نماز مین امام کے پیچھے قرارت نہ کرنا	″	فجر کی نماز مین سورۂ قاف پڑھنا	″	پہلی دو رکعتون مین سبا پڑھنا
″	جب امام جہری نماز مین قرارت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھین مگر سورۂ فاتحہ پڑھ لین۔	″	فجر کی نماز مین اذا الشمس کورت پڑھنا	۲۵۴	ایک رکعت مین دو سورتین پڑھنا
″	تفسیر اس آیت کی واذا قرئ القران الآیۃ	″	فجر کی نماز مین قل اعوذ برب الناس پڑھنا۔	″	سورت کا ایک حصہ پڑھنا۔
۲۴۷	امام کی قرارت مقتدی کا قرارت ہے	″	الفلق اور قل اعوذ برب الناس	۲۵۵	جب نماز مین آیت عذاب کے آوے تو اللہ سے پناہ مانگنا۔
″	جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے	″	**باب** سورتین کی فضیلت کا بیان	″	قاری جب رحمت کی آیت پڑھے تو اللہ سے رحمت مانگے۔
″	امام آمین پکار کر کہے	۲۴۶	جمعہ کے روز فجر کی نماز مین کونسی سورت پڑھنا	″	ایک آیت کو کئی بار پڑھنا
۲۴۸	آمین کہنا چاہیے	″	**باب** قرآن شریف کے سجدون کا بیان	″	اس آیت کی تفسیر ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا
″	آمین کہنے کی فضیلت	″	سورہ حٰم مین سجدہ کا بیان	۲۵۱	مغرب مین سورۂ والمرسلات پڑھنا
″	اگر مقتدی کو چھینک آوے نماز مین تو کیا کہے	″	سورۂ نجم مین سجدہ کا بیان	″	مغرب کے نماز مین سورۂ والطور پڑھنا
۲۴۹	قرآن کا بیان۔	″	سورۂ نجم مین سجدہ نہ کرنا	۲۵۶	قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا (قرآن کو پکار کر آواز سے پڑھنا)
۲۴۴	فجر کی سنتون مین کیا پڑھے	۲۴۷	اذا السماء انشقت مین سجدہ کرنے کا بیان۔	″	قرآن کو خوش آواز سے سحر پڑھنا۔
″	فجر کی سنتون مین کا ذکر اور خلاصۂ سنت کا بیان	″	فرض نماز مین سجدۂ تلاوت کرنے کا بیان۔	۲۵۷	رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا۔
″	فجر کی سنتین ہلکی پڑھنا	″	دن کو قرارت نماز مین آہستہ کرنا چاہیے	″	رکوع کرتے وقت ہاتھ کانون تک اوٹھانا
۲۴۵	فجر کی نماز مین سورۂ روم پڑھنا۔	۲۴۸	ظہر کی قرارت کا بیان	۲۵۸	مونڈھون تک ہاتھ اٹھانا
″	فجر کی نماز مین ساٹھ آیتون	″	ظہر کی پہلی رکعت مین لمبی سورت پڑھنا	″	نداو اٹھانا
		″	ظہر کی نماز مین امام کا آیت پڑھنا سنائی دیوے۔	″	رکوع مین پیٹ برابر رکھنا
		۲۴۹	ظہر کی دوسری رکعت مین قرارت کم کرنا پہلی رکعت سے۔	″	رکوع کس طرح کرے
		″	ظہر کی پہلی دو رکعتون مین قرارت کرنا۔	″	دونو ہاتھ ملا کر دونون گھٹنون کے بیچ مین کہنیان رکوع مین۔
		″	عصر کی پہلی دو رکعتون مین قرارت کرنا۔	″	اس حکم کا منسوخ ہونا۔
		″	قیام اور قرارت کو ہلکا کرنا	″	رکوع مین گھٹنون کو پکڑنا
		۲۵۰	مغرب کی نماز مین مفصل کے چھوٹی سورتین پڑھنا		
		″	مغرب مین سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا۔		
		۲۵۱	مغرب مین سورۂ والمرسلات پڑھنا		
		″	مغرب کے نماز مین سورۂ والطور پڑھنا		
		″	مغرب مین سورۂ حٰم دخان پڑھنا		
		″	مغرب مین سورۂ الحمد پڑھنا		
		″	مغرب کے سنتون مین کونسی سورت پڑھنا		
		۲۵۲	قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت۔		
		″	عشا کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھنا		
		۲۵۳	عشا کی نماز مین والشمس وضحٰہا پڑھنا۔		
		″	والتین والزیتون پڑھنا عشا کی نماز مین۔		

۲۵۹	رکوع مین اپنی دونو پنڈلیون کہان رکھے۔	۲۶۴	ہاتھ نہ اٹھانے کی اجازت	سامنی زمین پر رکھنا	اور وہ نماز پڑھے۔
۲۶۰	رکوع مین دونون ہاتھ کی انگلیان کہان رہین	〃	رکوع سے سر اوٹھاتے وقت۔	کتنی عضا پر سجدہ کرے	۲۷۵ کپڑے جوڑنے کی ممانعت
〃	رکوع مین تطبیق کشادہ رکھنا	〃	جب امام رکوع سے سر اٹھادی تو کیا کہے۔	دو سات عضا کون ہین	〃 کپڑے پر سجدہ کرنا۔
〃	رکوع مین اعتدال کرنا	〃	مقتدی جب رکوع سے سر اٹھاوے تو کیا کہے	سجدے مین پیشانی زمین پر لگانا۔	۲۷۲ سجدہ پورا کرنے کا بیان
〃	رکوع مین کلام اللہ پڑھنے کی ممانعت	۲۶۵	ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان	ناک زمین پر لگانا سجدے مین	〃 سجدہ مین کلام اللہ پڑھنے کی ممانعت
۲۶۱	رکوع مین پروردگار کی تعظیم کرنا۔	۲۶۶	رکوع کے بعد کتنی دیر تک کہتا رہے	دونون ہاتھ پر سجدہ کرنا	〃 سجدے مین دعا کوشش سے کرنا
〃	رکوع مین کیا کہے	〃	جب رکوع سے کھڑا ہوتا تو کیا کہے	سجدے مین دونون گھٹنے زمین پر لگانا۔	۲۷۶ سجدے مین دعا کرنیکا بیان
〃	رکوع مین دوسرا کلمہ	۲۶۷	رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھنا	دونون پانون پر سجدہ کرنا	〃 سجدے مین اور طرح کی دعا۔
۲۶۲	رکوع مین تیسرا کلمہ	〃	فجر کی نماز مین قنوت پڑھنا	سجدے مین دونون پانون کھڑے رکھنا	۲۷۷ سجدے مین اور ایک طرح کے دعا
〃	رکوع مین چوتھا کلمہ	〃	ظہر کی نماز مین قنوت پڑھنا	سجدے مین پانون کے انگلیان کھڑی رکھنا	〃 سجدے مین اور ایک طرح کی دعا
〃	رکوع مین پانچوین طرح کا کلمہ	〃	مغرب کی نماز مین قنوت پڑھنا	جب سجدہ کرے تو دونون ہاتھ کہان رکھے	۲۷۸ سجدے مین اور ایک طرح کی دعا
〃	ایک اور طرح کا کلمہ رکوع مین	〃	قنوت مین بلند آواز سے دعا کرنا	سجدے مین دونون بازو زمین پر نہ رکھے	〃 سجدے مین اور ایک طرح کی دعا
〃	رکوع مین کچھ نہ پڑھنا	〃	قنوت نہ پڑھنا	سجدے کی ترکیب	۲۷۹ سجدے مین ایک طرح کی دعا
۲۶۳	رکوع کو اچھی طرح ادا کرنا	〃	انکی یون کو ہند اکرنا اونیر سجدہ کرنے کے لیے۔	سجدے مین دونون ہاتھ کھول دینا	〃 سجدے مین کتنی بار تسبیح کہے
〃	رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھ کو اوٹھانا	۲۶۷	سجدہ کرتی وقت تکبیر کہنا	سجدے مین اعتدال کا بیان	〃 سجدہ مین اگر کچھ نہ کہے تو بھی سجدہ درست ہوجاویگا
〃	دونون ہاتھ کانون کے لو تک اوٹھانا جب رکوع سے سر اوٹھاوے	〃	سجدے مین کیونکر گرے	سجدے مین پیٹ برابر رکھنا	۲۸۰ بندہ اللہ کے کب زیادہ قریب ہوتا ہے
〃	جب رکوع سے سر اوٹھاوے	〃	سجدے کے وقت ہاتھ اوٹھانا	کوئی کپڑا جو نجاست لگا نامع ہے	〃
〃	رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھ نہ اوٹھانا	〃	سجدے کے وقت ہاتھ نہ اوٹھانا	جس شخص کا جوڑا بند ہاتھ	〃 سجدے کی فضیلت۔
〃	سجدہ کرتے وقت پہلی دینے پر کونسا عضو رکھے۔	〃	سجدے مین پیٹ برابر رکھنا		
〃	دونون ہاتھون کو منھ کے	۲۷۱			

۲۸۰ اس کے لیے جو کوئی لکھے سجدہ کرے تو اسکو کیا ثواب ملے گا

۲۸۱ سجدہ میں جو اعضا زمین پر لگتے ہیں انکی فضیلت

" کیا ایک سجدہ دوسرے سجدہ سے بڑا ہو سکتا ہے

۲۸۲ جب سجدہ سے سر اوٹھاوے تو تکبیر کہے۔

" جب پہلا سجدہ کرکے سر اوٹھاوے تو دونو ہاتھ اوٹھاوے

" دونوں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھانا

" دونوں سجدوں کے بیچ میں دعا کرنا۔

۲۸۳ منہ کے سامنے دونوں ہاتھ اوٹھانا

" دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنی دیر بیٹھے

" دونوں سجدوں کے بیچ میں کس طرح بیٹھے۔

" سجدہ کے لیے تکبیر کہنا

۲۸۴ جب دونو سجدہ کرکے اوٹھنے لگے تو پہلے سیدھا ہو کر بیٹھ جاوے پھر اوٹھے

" کھڑے ہوتی وقت ہاتھ نہ ٹیکا دینا

۲۸۴ پہلے دونو ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا پھر گھٹنوں کو۔

۲۸۵ جب سجدہ سے اوٹھنے لگے تو تکبیر کہے

" پہلے قعدہ میں کیونکر بیٹھے۔

" تشہد میں بیٹھتے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنی

" بیٹھتی وقت ہاتھ کہاں رکھے

۲۸۶ نماز میں جب بیٹھے تو نگاہ کہاں رکھے۔

" اونگلی سے اشارہ کرنا

۲۸۷ پہلا تشہد کیا ہے

۲۸۸ دوسری طرح کا تشہد

۲۸۹ اور ایک قسم کا تشہد

" ایک اور قسم کا تشہد

۲۹۰ پہلا قعدہ ہلکا کرنا

" جب بیچ کے قعدہ سے فارغ ہو کر پہلی دو رکعتوں کے لیے اوٹھنا چاہے تو تکبیر کہے

" جب پہلی دو رکعتوں کے لیے اوٹھے تو دونو ہاتھ اوٹھاوے

۲۹۱ دونوں ہاتھ اوٹھانیکا اور نماز کے اندر اسکی صفت اور تعریف کرنیکا بیان۔

۲۹۲ نماز میں ہاتھ اوٹھا کر سلام کرنا کیسا ہے

" نماز میں سلام کا جواب اشارہ سے دینا۔

" نماز میں کنکریاں ہٹانیکی ممانعت

" ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت۔

" نماز میں آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت

" نماز میں ادہر ادہر دیکھنے کی ممانعت

۲۹۴ نماز میں ادہر ادہر دیکھنے کی اجازت۔

" سجدہ سہو میں تکبیر کہنا۔

" اخیر جلسہ میں کس طرح بیٹھنا چاہیے

۲۹۷ دونو ہاتھ نہیں کہاں رکھے۔

" دونوں گھٹنوں پر کس طرح رکھے

۲۹۵ باب نماز میں بیٹھ رہنا

" باب نماز میں سجدہ کا بیان

" باب نماز میں کھنکارنا کیسا ہے

۲۹۶ نماز میں رونا۔

" نماز میں سلام پھیرنا

" نماز میں بات کرنا

" نماز میں بات کرنا

۲۹۹ باب جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بھول جاوے اور بیچ کا قعدہ نہ کرے۔

" جس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کہہ دیا ہو جاوی

۲۹۹ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کر لیں اب وہ کیا کرے۔

۳۰۲ باب ابر ہیرہ سے روایتوں کا اختلاف کہ اپنے بھولکر سجدہ سہو کیا یا نہیں

" جب نماز میں شک ہو جاوی تو حتی یقینا ٹھہریں اور نہ بنا کرے

۳۰۳ شک میں سو چنے کا بیان

۳۰۵ جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لیوے وہ کیا کرے

۳۰۶ جو شخص اپنی نماز میں کچھ بھول جاوے وہ کیا کرے۔

" سجدہ سہو میں تکبیر کہنا۔

" اخیر جلسہ میں کس طرح بیٹھنا چاہیے

۳۰۷ دونو ہاتھ نہیں کہاں رکھے۔

" دونوں گھٹنوں پر کس طرح رکھے

" دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر کہاں رکھے

۳۰۸ سوا کلمہ کی اور دہنے ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر لینا۔

" دو انگلیوں کو بند کر لینا۔ بیچ کی انگلی اور انگوٹھی کا حلقہ باندھ لینا

" بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنا

۳۰۹ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا

" دو انگلیوں سے اشارہ کرنیکی ممانعت

اور بیان اس بات کا کہ کس انگلی سے

۳۰۹	**باب** کلمے کی انگلی کو شارہ	۳۱۴	درود پڑھنے کی فضیلت	۳۲۷	امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر	۳۳۲	**باب** امام کو بوسہ کی اگر ضرورت
	مین ہلکانا	۳۱۵	درود شریف پڑھکر پھر جو جی		کہنا۔		ہو تو ذرا دور ہٹ کر
	اشارے کیوقت نگاہ کہان کہنا		چاہے دعا مانگے نماز مین۔	〃	نماز کے بعد معوذات پڑھنا		بہاندکر جانا درست ہے
۳۱۰	جب نماز مین دعا مانگے تو	〃	نماز مین تشہد کی بعد کیا پڑھے	〃	سلام کے بعد کیا دعا پڑھے	**باب** جب کسی شخص سے کچھ چھپا
	آسمان کیطرف نگاہ نہ اٹھاوے	۳۱۶	دعا ماثورہ کی بیان مین	〃	سلام کے بعد تہلیل اور ذکر کرنا		جاوے تو نماز پڑھکر وہ کہہ سکتا ہے
〃	تشہد پڑھنا واجب ہے۔	۳۱۸	نماز مین پناہ مانگنا	〃	ایک اور دعا نماز کے بعد	۳۳۴	**کتاب** جمعہ کے بیان مین
〃	تشہد اسطرح سکھلانا جیسی قرآن	〃	ایک اور طرح کی پناہ مانگنا	〃	کتنی بار یہ دعا پڑھے۔	〃	جمعہ کا واجب ہونا
	کی سورت سکھلاتے ہین۔	۳۱۹	ایک اور طرح کی دعا۔	۳۲۷	ایک اور طرح کی دعا بعد سلام کے	〃	یہود و ایک دن ہمارے بعد مین
〃	ایک اور طرح کا تشہد	〃	نماز کو گھٹانا	〃	ایک اور طرح کی دعا۔		اور نصاریٰ دو دن بعد مین
۳۱۱	ایک اور طرح کا تشہد		نماز کی کیسی کم سے کم شرائط	〃	نماز کے بعد پناہ مانگنا۔	〃	جمعہ کو ترک کرنے کی سزا
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ	۳۲۱	کیا ہین۔	۳۲۸	سلام کے بعد کتنی بار تسبیح کہے	۳۳۵	جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے
	وسلم پر سلام کرنا		**باب** سلام کا بیان	〃	اور ایک طرح کی تسبیح۔		ترک کرے تو اسکا کفارہ کیا ہے
۳۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر		**باب** جب سلام پھیرے	〃	تسبیح کا شمار کرنا	〃	جمعہ کی فضیلت کا بیان
	سلام کرنیکی فضیلت		تو دونون طرف کہان تک پھیرے	〃	سلام کے بعد منہ پر پھیرنا۔	〃	جمعہ کے دن رسول اللہ صلے
〃	نماز مین اللہ کی بزرگی بیان	۳۲۲	بائین طرف سلام مین کیا	〃	**باب** سلام کی بعد امام		اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجنا
	کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	۳۲۳	ہاتھ سے اشارہ کرنا سلام		کا بیٹھنا جہان نماز پڑھی ہے	〃	**باب** جمعہ کے دن مسواک کرنیکا حکم
	وسلم پر درود پڑھنا	〃	جب امام سلام کرے تو فوراً	〃	**باب** نماز سے فارغ ہوکر کس	۳۴۰	جمعہ کا غسل واجب ہے
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		مقتدی سلام کرے		طرف جانا	〃	**باب** جمعہ کی دن غسل کرنے کا حکم
	پر درود بھیجنے کی تاکید	۳۲۴	نماز سے فارغ ہوکر بیٹھے رہنا	〃	**باب** عورتین نماز سے کب تک	〃	جمعہ کو دن اگر غسل کرے تو کیسا ہے
۳۱۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	〃	سلام پھیرنے اور بات کر		فارغ ہو جاوین	〃	جمعہ کی غسل کی فضیلت۔
	پر کیونکر درود بھیجنا چاہیے		لینے کے بعد سجدہ کرنا۔	〃	**باب** امام سے جلدی کرنا اٹھنے مین	۳۴۱	**باب** جمعہ کے دن بناؤ کیسا چاہیے
〃	ایک اور طرح کی درود	〃	سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا		منع ہے	〃	جمعہ کو جانے کی فضیلت
۳۱۴	ایک اور طرح کی درود	〃	سلام پھیرنے کے بعد امام	〃	**باب** جو شخص امام کے ساتھ	〃	جمعہ کو سویرے جانیکی فضیلت
〃	ایک اور طرح کی درود		کتنی دیر بیٹھے پھر کب اٹھے		نماز مین شریک ہو اور اس کے	۳۴۲	جمعہ کو کس وقت جانا بہتر ہے
〃	ایک اور طرح کی درود	۳۲۵	سلام پھیرتے ہی اٹھ جانا۔		اٹھنے تک تو کتنا ثواب پاوے گا	۳۴۹	**باب** جمعہ کی اذان کا بیان

۲۴۰ **باب** امام خطبہ کی لیے کرسی پر کھڑا ہو۔

" **باب** امام سے نزدیک ہونے کی فضیلت۔

۲۴۱ امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا

" **باب** امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی آدمی آوے تو نماز پڑھ لیوے۔

" **باب** جب خطبہ ہوتا ہو تو چپ رہے کسی سے یہ بھی نہ کہے کہ چپ رہ

" **باب** چپ رہنے کی فضیلت

" **باب** خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے

۲۴۲ **باب** جمعہ کے خطبے میں غسل کی ترغیب دینا

" **باب** امام جمعہ کی دن لوگوں کو صدقے کی ترغیب دیوے

۲۴۳ امام منبر پر اپنی جیت سے مخاطب ہو۔

" **باب** خطبہ میں قرآن شریف پڑھنا

" **باب** خطبہ میں اشارہ کرنا

۲۴۴ **باب** خطبہ کو تمام کرنی پہلی منبر سے اور نماز نئی سے

" **باب** خطبہ چھوٹا پڑھنا بہتر ہے لمبے سے دن کے قلیلے باقی ہے

۲۴۴ **باب** دونوں خطبے کے بیچ میں بیٹھنا

" **باب** دو خطبوں کے بیچ میں جب بیٹھے تو چپ رہے

۲۴۵ **باب** دوسری خطبہ میں کلام پڑھنا اور امر کا ذکر کرنا۔

" منبر پر سے اتر کر گھر ہی رہنا یا کسی سے بات کرنا۔

" جمعہ کی نماز کتنی رکعتیں ہے

" جمعہ کی نماز دو ہے جمعہ اور منافقون پڑھنا

" جمعہ کی نماز میں سجدہ ربکالاعلی اور ہل اتاک پڑھنا

" نعمان بن بشیر سے روایات۔

" کما اختلاف جمعہ کی قرات میں

۲۴۶ جس نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پائی اور نی جمعہ پالیا۔

" جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں ہے

" امام جمعہ کے بعد کہاں پڑھے

" **باب** جمعہ کے بعد دو رکعتیں لینی پڑھنا

" جمعہ میں اس ساعت کا بیان

۲۴۷ جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۴۸ **کتاب** نماز عیدین کی سفر میں پڑھنے اور قصر کرنے میں مسافر کے

" مسافر میں قصر کرنے کا بیان

۲۵۱ کتنے دن کی اقامت پر قصر کرنا چاہیے۔

۲۵۲ سفر میں نفل نہ پڑھنا

" **کتاب** چاند گہن اور سورج گہن کا بیان۔

۲۵۳ جب آفتاب میں گہن لگے تو تسبیح اور تکبیر کہنا اور دعا مانگنا

۲۵۴ جب آفتاب میں گہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم۔

" چاند گہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم

۲۵۵ **باب** جب آفتاب میں گہن ہو تو یہاں تک نماز پڑھے کہ آفتاب صاف ہو جاوے

۲۵۶ **باب** سورج گہن کی نماز کی ایک لوگوں کو پکار دینا۔

" سورج گہن کی نماز میں صفیں باندھنا

" گہن کے نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

" ابن عباس سے دوسری طرح

۲۵۷ سورج گہن کی نماز کی روایت

۲۵۸ ایک اور طرح سورج گہن کے نماز

۲۵۹ ایک اور طرح گہن کے نماز

۲۶۱ اور ایک طرح گہن کی نماز

۲۶۴ سورج گہن میں کتنی قرات کرے

۲۶۵ سورج گہن کی نماز میں پکار کر قرات کرنا۔

" سورج گہن کی نماز میں قرات پکار کرنا

" **باب** گہن کے نماز میں صحیح جہر میں کیا کہے

۲۶۶ گہن کی نماز میں تشہد اور سلام پھیرنا۔

۲۶۷ گہن کے نماز کی بابت منبر پر بیٹھنا

۲۶۸ گہن کی نماز میں خطبہ کیونکر پڑھے

" سورج گہن میں دعا مانگنے کا حکم

۲۶۹ سورج گہن میں استغفار کرنے کا

" **کتاب** استسقاء کی نماز کا بیان

" امام استسقا کے لیے کیا نکلے

" امام کا نکلنا استسقا کی کیسی

" **باب** امام کو کس حال میں نکلنا چاہیے۔

" استسقا میں امام کا منبر پر بیٹھنا

۲۷۰ امام جب استسقا میں دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف کرے

۲۷۱ استسقا کی کیفیت امام کا چادر الٹنا

" امام اپنی چادر کب الٹے

" امام کا ہاتھ اٹھانا دعا کی کیسی استسقا میں

" ہاتھ کہاں تک اٹھاوے

۳۷۲ استسقا میں کیا دعا مانگے
۳۷۳ استسقا میں دعا مانگ کر نماز پڑھنے کا بیان۔
۳۷۴ استسقا کی نماز دو رکعتیں ہیں
" استسقا کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے
" پانی برسنے کا وقت کیا ہے
۳۷۵ ناروں کی گردش پر پانی برسنے کا اعتقاد دیا ہے
" جب بہت شدت سے پانی برسے اور نقصان کا خوف ہو تو اوسکے بند ہونے کے لیے امام کیا کرے
" جب پانی برسنا بند ہو جاوے تو امام کیا کہے اور لوگ کیا کریں
۳۷۶ کتاب خوف کی نماز کا بیان
۳۷۷ کتاب عیدین کی نماز کی
" عید کے لیے دور سے آنا جانا
" جوان عورتوں اور پردہ والی عورتوں کا عیدین میں نکلنا۔
" جو اور عورتوں کا بھی نکلنا مکروہ ہے
" عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز دینا
۳۷۸ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا
" عید کے دن خطبہ نہ پڑھنا
" عیدگاہ میں نماز پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے
" عیدین کی نماز میں بوجہ ازدحام رکعا اولیٰ اور بعد تکبیر ثنا پڑھنا
" نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا
" عیدین کی خطبہ سننے کی ایسی تاکید نہیں ہے
" خطبہ کے لیے اچھا لباس پہننا
" اونٹ پر خطبہ پڑھنا
" کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا۔
" خطبہ پڑھنے وقت کسی کی طرف منہ پھیر لینا
۳۷۹ خطبہ میں امام لوگوں کو طریقہ بتلا کری۔
۳۸۰ خطبہ کے وقت کسی کو چپ کرانا کیسا ہے
" خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے
۳۸۱ امام کا رغبت دلانا لوگوں کو صدقے کے لیے۔
" خطبہ متوسط پڑھنا
" دونوں خطبہ کے بیچ میں بیٹھنا اور چپ رہنا۔
۳۸۲ دوسرے خطبہ میں قرآن کی آیتیں پڑھنا اور وعظ کرنا
۳۸۳ خطبہ کی تمام ہونے پر امام کا منبر سے اترنا
" عیدین کی نماز سے پہلے یا پیچھے نفل پڑھنا
" امام عید کے دن کتنی رکعتیں پڑھے
" عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوں تو کیا کرنا چاہیے
۳۸۴ اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوں تو عید پڑھنے والے کو جمعہ کی نماز کا اختیار ہے
۳۸۵ عید کے دن خوشی سے باجا بجانا
" امام کے سامنے کھیل کود کا بیان
" مسجد میں عید کے دن کھیلنا
" اور عورتوں کا کھیل دیکھنا
" عید کے دن گانا اور بجانے کی ممانعت
" کتاب رات اور دن کے نوافل کے بیان
" باب گھروں میں نفل نماز پڑھنے کی فضیلت
" تہجد کا بیان
۳۸۶ جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز پڑھے ایمان اور ثواب کے پرسے اوتارنا
۳۸۷ عیدین کی نماز کتنی تکبیروں سے
" عیدین میں سورہ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا
" عیدین کی نماز میں بجز اس رکعا اولیٰ اور بعد تکبیر ثنا پڑھنا
" امام عید کے دن کتنی رکعتیں پڑھے
" عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوں تو کیا کرنا چاہیے
۳۸۸ عید کی نماز سے پہلے یا بعد نفل نماز پڑھنا
" عیدگاہ میں نماز پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے
" امام عید کے دن کتنی رکعتیں پڑھے
" عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوں تو کیا کرنا چاہیے
۳۸۹ اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوں تو عید پڑھنے والے کو جمعہ کی نماز کا اختیار ہے
۳۹۰ عید کے دن خوشی سے باجا بجانا
" امام کے سامنے کھیل کود کا بیان
" مسجد میں عید کے دن کھیلنا
" اور عورتوں کا کھیل دیکھنا
" عید کے دن گانا اور بجانے کی ممانعت
" کتاب رات اور دن کے نوافل کے بیان
" باب گھروں میں نفل نماز پڑھنے کی فضیلت
" تہجد کا بیان
۳۹۱ جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز پڑھے ایمان اور ثواب کے واسطے اوسکی فضیلت
۳۹۲ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے کا بیان۔
۳۹۳ رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت
۴۰۱ رات کی نماز کے فضیلت
" سفر میں تہجد پڑھنے کی فضیلت
" رات کو کس وقت نفل پڑھے
۴۰۲ جب رات کا وظیفہ رہ جاوے تو کیا کرے
۴۰۳ جب رات کو اوٹھی تو کیا کرے
۴۰۴ رات کی نماز کس طرح شروع کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان
۱۶۵ داؤد ؑ کی نماز کا بیان
" حضرت موسیٰ ؑ کی نماز کا بیان
۴۰۶ رات کو عبادت کرنا
۴۰۸ جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرے
" تکبیر کہہ کر ہاتھ اوٹھانے کا بیان
" انتقال کا من یا بین حضرت عائشہ صدیقہ
۴۱۰ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان
۴۱۱ کھڑے ہو کر پڑھنے سے بیٹھ کر پڑھنے والے کی فضیلت
" بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی فضیلت لیٹ کر پڑھنے سے پر
" بیٹھ کر نماز کیسی ہے
" باب رات کو کس طرح وتر پڑھے
" آہستہ پڑھنے کی فضیلت
" رات کی نماز میں قیام اور رکوع اور سجدہ اور سجدہ کے بیچ میں بیٹھنا
۴۱۳ رات کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

۴۱۴	**باب** وتر پڑھنے کا حکم	۴۲۲	وتر میں اللہ طرح کی قرأت	۴۳۲	موت کی دعا کرنا کیسا ہے
〃	سنت سے پہلے وتر پڑھ لینا۔	۴۲۳	وتر میں کیا دعا پڑھے	〃	موت کی بہتیا دکرنا
۴۱۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کن اوقات میں وتر پڑھنے سے منع کیا ہے	۴۲۵	وتر میں دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھ اٹھانا	۴۳۶	میت کو رسکھلانا۔
〃	وتر کا وقت۔	〃	موسن کے مرنے کے نشانی	〃	
〃	صبح سے پہلے وتر پڑھنا چاہیے	〃	وتر کے بعد کتنا بڑا سجدہ ہے	〃	موت کی سختی کا بیان
〃	فجر کی اذان ہونیکے بعد وتر پڑھنا	〃	وتر سے فارغ ہوکر تسبیح کہنا۔	〃	بیہر کے دن نا
۴۱۶	سواری پر وتر پڑھنا		وتر اور فجر کی سنتوں کے بیچ میں نفل پڑھنا درست ہے	〃	وطن کے سوا اور کہیں نے کے فضیلت
〃	وتر کی کتنی رکعتیں ہیں	〃	فجر کی سنتوں کی تاکید۔	۴۳۶	مرنیکے وقت مومن کی کیسی عزت ہوتی ہے
〃	ایک رکعت وتر کو کیونکر پڑھنا چاہیے	۴۲۷	فجر کی دو رکعتوں کا وقت	〃	اللہ کی ملاقات کون چاہتا ہے
۴۱۷	تین رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھنا چاہیے	〃	فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹنا۔	۴۳۷	میت کو بوسہ دینا
〃	اُبی بن کعب کی حدیث میں راویوں کا اختلاف ہے	〃	جو شخص رات کو عبادت کرتا ہے پھر چھوڑ دے اسکی نیت	۴۳۸	میت کو وضو کرانا۔
۴۱۸	ابن عباس کے حدیث میں راویوں کا اختلاف	〃	فجر کی رکعتوں کا وقت	۴۳۹	میت پر رونا کیسا ہے
۴۱۹	راویوں کا اختلاف ہریرہ کی حدیث میں جو وتر کی تائید کرتی ہے	۴۲۹	ایک شخص اپنے پچھلی پہر آیا اور دو رکعت نماز پڑھنا تہجد کی نیت کی تھی	۴۴۰	کونسا رونا منع ہے
〃	پانچ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے			۴۴۱	میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے
	اور بیان راویوں کے اختلاف کا حکم وتر کی حدیث میں	۴۳۰	گھر کو کسی شخص نے نیا بنایا کیونکہ رات کی نماز نہ پڑھ سکے تو دن کو کتنی رکعتیں پڑھے	۴۴۲	رونے کی اجازت قبر پر۔
۴۲۰	سات رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے	〃	جو شخص بیمار ہو کھڑا نہ پڑھ سکے	〃	جاہلیت کیطرح چلانا اور پکار کر رونا منع ہے
〃	نو رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے	〃	تو وہ دن کو کس وقت پڑھے	۴۴۳	کفن اچھا دینے کا حکم۔
۴۲۱	گیارہ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے	**باب**	**جنازہ کے بیان میں**	۴۴۴	کونسا کفن بہتر ہے
〃	تیرہ رکعتیں وتر کی پڑھنا	〃	جنازہ کے ساتھ جانا	〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں کفن دیئے گئے
〃	وتر میں کتنا کلام اور پڑھے	۴۴۴	**باب** موت کی آرزو کرنا	〃	کفن میں قمیص ہونا۔
				۴۴۵	محرم جب مرجائے تو اسکو کیونکر کفن دیں۔
				〃	مشک کا بیان خوشبو کی خبر کرنا۔
				۴۴۶	جو شخص صبر کرے اللہ اسے کیا چاہتا ہے اوسکا ثواب
				〃	جس شخص کے تین لڑکے جاویں اوسکا ثواب۔
				〃	جسکی تین لڑکے مرجاویں
				۴۴۶	جو شخص تین لڑکے آگے بھیج چکا ہو
				〃	موت کی خبر پہونچانا
				۴۴۷	میت کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دینا
				〃	گرم پانی سے غسل کرنا۔
				〃	میت کے سر کو دھونا۔
				〃	میت کو داہنی طرف سے غسل شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونا۔
				〃	میت کو کتنا غسل دینا
				۴۴۸	میت کے غسل میں کافور کتنا کیوں
				۴۴۹	اندر ایک کپڑا لپیٹنا

یہ نسخہ حضرت مولانا سید احمد صاحب کے نسخہ سے مقابلہ کیا گیا ہے ۱۲ (۴۲۹)

۴۵۲ جنازہ کو جلدی لیجانا
۴۵۳ جنازہ کیساتھ آگ کو ہی سے نکلنا مکروہ ہے
۴۵۴ مشرکوں کے جنازہ سے پیچھے رہنا
" جنازہ کے لیے کھڑا نہ ہونا
۴۵۵ مومن کا موت سے آرام پانا
۴۵۶ مرد کا مرد کو قبر میں اتارنے کا حکم
" جنازہ کے ساتھ جانے کا حکم
۴۵۸ جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے اسکی فضیلت
" جو شخص سوار ہو وہ جنازہ سے کہاں ہے
" پیدل جنازہ کے ساتھ کہاں پر چلے
" مرد پر نماز پڑھنے کا حکم
" بچوں پر نماز پڑھنا
۴۵۹ بچوں پر نماز پڑھنا
" مشرکوں کی اولاد
" شہیدوں پر نماز پڑھنا
۴۶۰ شہید پر نماز نہ پڑھنا
۴۶۱ جو شخص زنا کی حد میں سنگسار کیا جاوے اسپر نماز پڑھیں یا نہ
" جو شخص مصیبت میں ظلم کرکے مرا اسپر نماز پڑھیں یا نہ
۴۶۲ جس شخص نے نبیت کے لئے خودکشی کی ہو اسپر نماز پڑھیں یا نہ
" جو شخص قرضہ لے اور ادا نہ کرے اسپر نماز پڑھیں یا نہ
۴۶۳ جو شخص اپنے تئیں ہلاک کرے اسپر نماز پڑھیں یا نہ
منافقوں پر نماز پڑھنا
مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑھنا
رات کو جنازہ کی نماز پڑھنا
جنازہ پر صفیں باندھنا
جنازہ پر نماز کہاں کھڑے ہو کر پڑھنا
لڑکے اور عورت کے جنازہ کو ساتھ رکھکر نماز پڑھنا
عورتوں کا مردوں کے جنازہ کے ایک جگہ پر کھنا
جنازہ پر کتنی تکبیریں کہے
دعا جنازہ کے بیان میں
جس شخص سو آدمی کا پیچھے ہو کے جو شخص جنازہ پر نماز پڑھ کر آوے اسکے ثواب کا بیان
جنازہ کہیں سے پہلے پہنچنا کیسا ہے
جنازہ کے لیے کھڑے ہونا
شہید کو خون کپڑا اور دفن کرنا
شہید کو غسل دینے اور جنازہ پڑھنے کے بارے میں اور دفن کرنے کے بارے میں
بغلی اور صندوقی قبر کے بیان
قبر کو گھر کھودنا بہتر ہے
قبر کو کشادہ رکھنا
قبر میں ایک کپڑا بچھانا
جس جگہ میں دو کا دفن کرنا منع ہے
کسی آدمی کو ایک قبر میں کئی دفن کرنا
کون لوگ کس جا دین قبر میں
مرد کو قبر سے نکالنا دفن کرنے کے بعد
مرد کو قبر سے نکالنا دفن کرنے کے بعد
قبر پر نماز پڑھنا۔
جنازہ سنی ملحد ہو کر سو ہونا
قبر کو زیادہ کرنا۔
قبر پر عمارت بنانا کیسا ہے
قبر پر گچ کرنا
قبر اگر بلند ہو تو کوٹ کر برابر کرنا
قبر کی زیارت کا بیان
مشرک کی قبر کی زیارت
مشرکوں کیواسطے دعا کرنے کی ممانعت
مسلمانوں کے لیے دعا کرنے کا حکم۔
قبروں پر چراغ جلانے کی برائی
قبروں پر بیٹھنے کی برائی
قبر کو مسجد بنانا
سبتی جوتیاں پہنکر قبر میں جانا مکروہ ہے
سبتی کے سوا اور جوتیوں کی اجازت
قبر کے سوال کا بیان
جو شخص مٹی کر حاضر کی گود میں
قبر کا دبانا اور دوچنا۔
قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا
قبر پر شاخ درخت کی گاڑنا
مردہ کی روح نکلنا بیان
قیامت میں اٹھنے کا بیان
سب سے پہلے قیامت میں کون کہاں سے اٹھایا جاویگا
ماتم پرسی کا بیان
ایک اور قسم کی تعزیت
رمضان میں زیادہ متحارت کرنے کا بیان
رمضان کی فضیلت کا بیان
اس حدیث میں راویوں کا جو زہری پر اختلاف کیا اوسکا بیان
اس حدیث پر معمر راویوں کا اختلاف کا بیان
رمضان کے مہینے کو رمضان کہنے کی اجازت
اگر چاند کے دیکھنے میں ملکوں میں اختلاف ہو
ایک شخص کی گواہی پر چاند دیکھنے پر قبول

کتاب الزکوٰۃ

۴۹۵	جب ایسا ہو تو شبہات کی تمیز	۵۰۲	جو کہنے سے کھلتی ہے	۵۳۶	کتاب زکوٰۃ کے بیان میں
	رمضان اور دیگر مہینوں کے روزوں کے بیان کے اختلاف کا ابوہریرہ سے	۵۰۳	رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے	۵۳۹	باب زکوٰۃ فرض ہے
	بیان راویوں کے اختلاف کا	۵۰۵	شک کے دن روزہ کا کہنا۔	۵۴۱	زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب
۴۹۶	عبید اللہ بن عمر اور یحییٰ بن سعید سے		شک کے دن روزہ کہنا اگر کوئی جھوٹ	۵۴۳	جو شخص زکوٰۃ نہ دیکھ اور اسکا مال ضائع ہو جائے
	راویوں کے اختلاف کا بیان ابن عباس کی حدیث میں عمرو بن دینار پر۔		جو شخص رمضان میں روزہ رکھے اور سات کو جماعت کے ایمان کی ساتھ ہو کر مر جائے	۵۴۴	اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان
	راویوں کا اختلاف منصور کی زہری کی روایت میں۔	۵۰۸	روزے کی فضیلت کا بیان	۵۴۶	اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب
۴۹۷	مہینہ کتنی رات کا ہوتا ہے	۵۱۲	جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھے	۵۴۷	جب نصاب پانچ سے تھوڑی ہو زیادہ ہو کام کاج کی پلی اور بوجھ اٹھانے کے لیے ہو تو زکوٰۃ نہیں ہے
۴۹۸	ابن عباس کی حدیث کا بیان اسباب میں۔	۵۱۳	سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے		باب گائے بیل کے زکوٰۃ کا بیان
		۵۱۵	مسافر کو روزہ معاف ہونا		گابھی بیل کی زکوٰۃ نہ دینے کو کیا سزا ہے
۴۹۹	سحری کھانے کی فضیلت	۵۱۷	سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت		باب بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان
	سحری میں دیر کرنے کی فضیلت		روزہ رکھنا سفر میں ایسا ہے جیسے بے روزہ ہونا گھر میں۔		بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا بیان
	فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو۔		سفر میں روزہ رکھنے کا بیان		مال کو ملانا اور جدا ہوئے ہوئے مال کو جدا کرنا منع ہے
۵۰۱	سحری کھانے کی فضیلت	۵۱۹	مسافر کو اختیار ہے کہ رمضان میں کچھ دن روزہ رکھے اور کچھ دن افطار کرے	۵۴۲	زکوٰۃ دینے والے کی لیے دعا کرنا
	سحری کھانے کے لیے بلانا			۵۴۴	جب صدقہ میں مستحق زیادتی کرے
	سحری کو صبح کا کھانا کہنا				مالک مال خود زکوٰۃ نکالا کر دے سکتا ہے اگر مصدق نہ نکالے
	یہاں اور اہل کتاب کے روزے میں کیا فرق ہے۔	۵۲۰	جو شخص رمضان میں روزہ رکھے پھر کوئی عذر ہو جائے تو روزہ توڑ سکتا ہے		
	شوال روزہ کہنا سحری کا			۵۵۱	باب گھوڑوں کی زکوٰۃ کا بیان
۵۰۲	اس آیت کی تفسیر کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض الخ		حاملہ اور دودھ پلانیوالی کو روزہ معاف ہونا		باب غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان
			وعلی الذین یطیقونہ اس آیت کی		باب جواہر کی زکوٰۃ کا بیان

	کی تفسیر	۵۲۱	حائضہ عورت کو روزہ رکھنا
	اگر رات کو روزہ کی نیت نہ کی ہو تو دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے		
	سنت کی نیت کا بیان		
	حضرت داؤد کے روزے کا بیان	۵۲۴	
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان فدا ہوں آپ پر ماں باپ مرے۔		
	ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت	۵۲۷	
	پے در پے روزے رکھنا۔	۵۳۰	
	دو دن روزہ کہنا اور ایک دن افطار کرنا		
	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا	۵۳۲	
	رمضان کی کمی اور زیادتی کا نقصان	۵۳۳	
	مہینے میں دس دن روزہ کہنا	۵۳۴	
	مہینے میں پانچ روزے رکھنے کا بیان	۵۳۶	
	مہینے میں چار روزے رکھنا	۵۳۷	
	مہینے میں تین دن روزے رکھنا	۵۳۸	
	ہر مہینے میں تین روزے کس طرح رکھے	۵۳۹	
	مہینے میں دو دن روزہ رکھنا	۵۴۰	

۵۵۲	باب زیور کی زکوٰۃ کا بیان	۵۵۸	سلت سنہ قدر فطر مین دینا	۵۶۴	صدقے کی فضیلت
۵۵۳	جو شخص اپنے مال کے زکوٰۃ نہ دیوے	۵۵۹	جو صدقہ فطر مین دینا	۵۶۵	کونسا صدقہ افضل ہے۔
۵۵۳	باب گیہون کی زکوٰۃ کا بیان	۵۶۰	صدقہ فطر مین پنیر دینا	۵۶۶	بخیل کے صدقے کا بیان
۵۵۵	غلون کی زکوٰۃ کا بیان	۵۶۱	صاع کتنا ہوتا ہے	۵۶۷	تہوڑی صدقے کا بیان
۵۵۵	کتنے مال مین زکوٰۃ واجب ہے	۵۶۲	کون سی وقت صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے۔	۵۶۷	صدقے کے فضیلت
۵۵۵	دسوان حصہ کس مین ہے۔	۵۶۳	ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر مین بھیجنا کیسا ہے	۵۶۸	صدقے مین فخر کرنا۔
۵۵۴	باب ولا تیمموا الخبیث اور اوسکی اس آیت کی تفسیر	۵۶۴	جب زکوٰۃ مالدار کو دیدے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مالدار ہے	۵۶۹	جب لوگون سے کریا غلام اپنی مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے
۵۵۵	معدن کا بیان	۵۶۵	چوری کے مال مین سے صدقہ دینا	۵۷۰	جس شخص کے پاس پورا نہ ہو لیکن مال آنے کی امید ہو
۵۵۵	شہد کے چھتہ کی زکوٰۃ	۵۶۶	کم مال والا کوشش کے صدقہ دیوے تو اوسکا ثواب	۵۷۱	جو شخص صدقہ دینے پر مانگے جبکہ سے صدقہ دینے والا مانگنے والے کو جبر سے روکدیوے
۵۵۵	رمضان کی زکوٰۃ کا بیان	۵۶۷	اوپر والا ہاتھ نیچے دینے والا ہاتھ	۵۷۲	جو شخص اللہ کے نام پر مانگے
۵۵۵	غلام لونڈی پر زکوٰۃ رمضان کے فرض ہے۔	۵۶۸	ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار ہے بہتر ہے۔	۵۷۳	اللہ کی ذات کا وسیلہ دیکر سوال کرنا
۵۵۵	بہوتے بلوغ پر رمضان کے زکوٰۃ	۵۶۹	اس حدیث کی تفسیر	۵۷۴	جو شخص اللہ کے نام پر دیوے دینے والے کا ثواب
۵۵۵	رمضان کی زکوٰۃ مسلمانون پر ہے نہ کافرون پر	۵۷۰	باب اگر کوئی شخص دیوے اور خود محتاج ہو تو صدقہ اوسکا پھیر دیا جاوے	۵۷۵	مسکین کسے کہتے ہین
۵۵۵	زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تہا۔	۵۷۱	غلام صدقہ دیوے	۵۷۶	مسکین فقیر کا بیان
۵۵۷	صدقہ فطر مین کتنا اناج دینا چاہیے	۵۷۲	عورت اپنے خاوند کے مال مین سے صدقہ دیوے	۵۷۷	بیوہ عورتون کی محنت
۵۵۷	صدقہ فطر مین کھجور دینا۔	۵۷۳	عورت بغیر خاوند کے روپیہ	۵۷۸	کمانے والے کی فضیلت
۵۵۷	انگور صدقہ فطر مین دینا۔	۵۷۴	یتیم کو صدقہ دینے کا بیان	۵۷۹	اون کا فرض کے بیان جنکو ملانیکے لیے روپیہ دیا جاتا تہا
۵۵۷	آٹا صدقہ فطر مین دینا۔	۵۷۵	عزیزون کو صدقہ دینا	۵۸۰	جو شخص اللہ کے نام پر مانگے
۵۵۷	گیہون صدقہ فطر مین دینا۔	۵۷۶	جب صدقہ یکے پاس پہونچتا ہے	۵۸۱	جس شخص کو کوئی چیز اللہ تعالیٰ دیوے بغیر سوال کے۔
		۵۷۶	سوال کرنا کیسا ہے۔	۵۸۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا
		۵۷۷	نیک لوگون سے مانگنا چاہیے	۵۸۳	ایک قوم کا بہانجا بہی اوسی قوم مین داخل ہے۔
		۵۷۷	سوال سے بچنا کیسا ہے	۵۸۴	ایک قوم کا مولا اوسی قوم مین شریک ہوگا
		۵۷۷	جو شخص لوگون سے کچہ نہ مانگے اوس کی فضیلت	۵۸۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ دینا درست نہ تہا
		۵۷۸	مالدار کس کو کہتے ہین۔	۵۸۶	جب صدقہ یکے پاس پہونچتا ہے
		۵۷۸	جہوٹ کر مانگنا۔		
		۵۷۸	جس شخص کے پاس پورا نہ ہو لیکن مال آنے کی امید ہو		
		۵۷۹	جو شخص طاقتور کما سکتا ہو اوسکو سوال کرنا کیسا ہے		
		۵۷۹	حاکم سے مانگنا۔		
		۵۷۹	ضروری چیز کے لیے سوال کرنا		
		۵۸۰	اوپر والا ہاتہ نیچے کے ہاتہ سے بہتر ہے۔		
		۵۸۰	جس شخص کو کوئی چیز اللہ تعالیٰ دیوے بغیر سوال کے۔		
		۵۸۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا		
		۵۸۲	ایک قوم کا بہانجا بہی اوسی قوم مین داخل ہے۔		
		۵۸۳	ایک قوم کا مولا اوسی قوم مین شریک ہوگا		
		۵۸۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ دینا درست نہ تہا		
		۵۸۶	جب صدقہ یکے پاس پہونچتا ہے		

۵۸۲	سب سے براصدقہ کیا ہے		مدینہ سے حج کو کب نکلے۔		موزے پہننے کے اجازت	۶۰۷	بلند آواز سے لبیک کہنا۔
۵۸۳	**کتاب** حج کے بیان میں	۵۸۹	میقاتوں کا بیان	۵۹۲	اگر نعلین نہ ہو تو ازار کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرلے	〃	احرام کب باندھے
〃	**باب** حج کے فرض ہونے کا بیان۔	〃	مدینہ والوں کا میقات			۶۰۸	نفاس والی عورت کیا کرے
		〃	شام والوں کا میقات	۵۹۳	جو عورت احرام باندھے وہ دستانے نہ پہنے	〃	ایک عورت نے عمرہ کا احرام باندھا پھر اسکو حیض آجائے اور حج کی جاتی رہے کا ڈر ہو تو کیا کرے۔
۵۸۴	عمرہ کے واجب ہونے کا بیان	۵۸۹	مصر والوں کا میقات				
〃	حج مبرور کا بیان	〃	یمن والوں کا میقات	〃	احرام کے وقت بالوں کو جمع لینا		
〃	حج کی فضیلت کا بیان	〃	نجد والوں کا میقات عراق والوں کا میقات	〃	احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے۔		
۵۸۵	عمرہ کی فضیلت	〃	جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں			۶۰۹	حج میں شرط کرنا۔
〃	حج کے ساتھ ہی عمرہ کرنا	۵۹۰	ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا	۵۹۵	خوشبو کا مقام	۶۱۰	شرط کرتے وقت کیا کہے
〃	اوس مدینہ کی طرف سے حج کرنا جسنے حج کی قسم کی ہو	〃	احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا۔	۵۹۶	محرم کو زعفران کا کپڑا پہننا کیسا ہے	〃	جو شخص حج سے روک جاوے لیکن اوسنے شرط کی ہو تو کیا کرے۔
〃	اُس مدینہ کی طرف سے حج کرنا جسنے حج نہیں کیا۔	۵۹۱	جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ غسل کرے تو کس طرح کرے۔	〃	محرم کو خوشبو لگی ہو تو کیا کرے	611	ہدی کو اشعار کرنا
۵۸۶	ایک شخص نے مدینہ سے گھر تا توفی کی اونٹ پر تہم نہیں سکتا اوس کی طرف سے حج کرنا کیسا ہے	〃	احرام میں زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت	〃	محرم کو سرمہ لگانا کیسا ہے	〃	کنارے سے تعلق کرے
〃	جو شخص طاقت نہ رکھے اوسکی طرف سے عمرہ کرنا۔	۵۹۲	احرام میں جبہ پہننا۔	〃	محرم کو رنگین کپڑے پہننا کیسا ہے	〃	بدن سے خون پونچھ ڈالنا
〃	حج کا ادا کرنا ایسا ہی ہے جیسی قرض کا ادا کرنا۔	〃	محرم کو قمیص پہننے کی ممانعت	〃	محرم کو میلے کپڑے پہننا درست نہیں ہے۔	〃	اونٹ کے گلے کے ہار بٹنا
〃	عورت مرد کی طرف سے حج کرے	〃	احرام میں پاجامہ پہننے کی ممانعت	۵۹۸	افراد کا بیان۔	۶۱۲	ہار کس چیز کے بٹنا چاہیے
۵۸۷	باپ کی طرف سے برادر کا حج کرے تو بہتر ہے	〃	اگر کسی کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لیوے	۶۰۰	قران کا بیان۔	〃	ہدی کے گلے میں جوتی لٹکانا
〃	بچہ لڑکے کا حج کرنا	〃	جو عورت احرام باندھے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے۔	۶۰۱	تمتع کا بیان۔	〃	اونٹ کے گلے میں پانی لٹکانا
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	〃	احرام میں ٹوپی پہننے کی ممانعت	۶۰۲	احرام کے وقت حج یا عمرہ کا نام نہ لینا	〃	بکریوں کے ہار لٹکانا
		〃	احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت			613	ہدی کے گلے میں جوتیاں لٹکانا
		〃	احرام میں موزے پہننے کی ممانعت	۶۰۳	دوسری کی نیت پر حج کا احرام باندھنا۔	〃	کیا ہدی کو تقلید کرنی ہے
		〃	جس کو جوتیاں نہ ملیں اوسکو	۶۰۴	اگر عمرہ کا احرام باندھا ہو تو اوس کے ساتھ بھی حج کرسکتا ہے	〃	احرام بندھ جاتا ہے
		〃		۶۰۶	لبیک کیونکر کہے۔	614	ہدی کو اپنے ساتھ لیجانا۔
						〃	ہدی کے جانور پر سوار ہونا۔
						〃	جو چلتے چلتے تھک جاوے وہ

۶۱۴ ہدی کے جانور پر ضرورت کے وقت چڑھنا

۶۱۵ جو شخص ہدی ساتھ نہ لیجا سکے وہ جو کا احرام فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول سکتا ہے

۶۱۷ محرم کو کونسا فکا کہانا درست ہے

۶۱۸ جس شکار کا کھانا محرم کو درست نہیں

۶۱۹ محرم شکار کو دیکھکر خوش ہو اور حلال سمجھے اور شکار بتاوے تو اسکا کھانا درست نہیں

۶۲۰ جب محرم شکار کی طرف اشارہ کرے یا خبر دے محرم کو شکار کے تو کیا حکم ہے

" کتنے کتے کا مارنا درست ہے

" سانپ کا مارنا درست ہے

" چوہے کا مارنا درست ہے۔

" گرگٹ کا مارنا درست ہے

۶۲۴ " بچھو کا مارنا درست ہے

" چیل کا مارنا درست ہے

" کوے کا مارنا درست ہے

" جس جانور کا مارنا محرم کو درست نہیں۔

" محرم کو نکاح کرنے کی اجازت

۶۲۲ " محرم کو نکاح کرنیکی ممانعت

" محرم کو پچھنے لگانا۔

" محرم کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنی لگانا

" پاؤں پر پچھنی لگانا۔

" محرم کو اپنے چہیا پر پچھنی

۶۲۶ لگانا کیسا ہے

" محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو

۶۲۲ اگر محرم مرجاوے تو اوس کو بیری کے پانی سے غسل دینا

" محرم جب مرجاوے تو کتنی کپڑے ملیں دفن کیا جاوے

" محرم جب مرجاوے تو اوس کے خوشبو لگانا۔

۶۲۳ حج میں امام کے آگے چلنا

" کعبے کو دیکھکر ہاتھ اٹھانا

" کعبے کو دیکھتے وقت دعا کرنا

" مسجد حرام میں شادی پڑھنے کی فضیلت

۶۲۷ کعبے کے بنانے کا بیان

۶۳۲ کعبے کے اندر جانا

" بیت اللہ میں کس جگہ نماز پڑھنا

" حطیم کہاں ہے

۶۳۳ " حطیم میں نماز پڑھنا

۶۳۴ کعبے کے کونوں میں کیا کہنا۔

" بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا۔

" کعبے کی دیوار پر منہ اور سینہ لگانا

" کعبہ میں نماز کس جگہ پڑھے

۶۳۵ خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

۶۲۸ حرم میں سانپ کو مارنا

۶۲۹ گرگٹ کو مارنا۔

" بچھو کا مارنا۔

" چوہے کو حرم میں مارنا۔

" چیل کو حرم میں مارنا

" کوے کو مارنا حرم میں

" حرم کے شکار کو بھگانے کی فضیلت

۶۳۰ " طواف میں باتیں کرنا۔

" طواف میں باتیں کرنا درست ہے

" ہر وقت طواف درست ہے

۶۳۶ بیمار کیونکر طواف کرے۔

" مرد و نکا طواف کرنا عورتوں کے ساتھ

" اونٹ پر سوار ہوکر طواف کرنا

" جو شخص تنہا حج کرے اوس کا طواف۔

" جو شخص عمرہ کا احرام باندھے اوسکا طواف۔

۶۲۷ جو شخص قران کرے لیکن نہ ہی ساتھ نہ لاوے وہ کیا کرے

" قران کرنیوالا کے طواف کرے

۶۳۸ حجر اسود کا بیان

" حجر اسود کا چومنا

" حجر اسود کا چومنا کس طرح ہو سکے تو دیدی

" طواف کیونکر شروع کرے اور

" حجر اسود کو برابر دیکھکر کہاں چلے

" کتنی پھیروں میں دوڑے

۶۳۹ کتنی پھیروں میں چلے۔

" پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا

" حج اور عمرے میں مل کرنا

" حجر اسود سے کیونکر چلے

(۶۲۱) عمرہ کرکے ان کی جاورا اور ازار دھوڈالے

۶۳۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیونکر کیا۔	۶۴۵	صفا پر لا الہ الا اللہ کہنا	۶۴۸	آٹھویں تاریخ سے پہلے
۶۴۰	رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیری میں چھونا۔	〃	صفا پہاڑ پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا	۶۴۹	ذوالحلیفہ میں خطبہ پڑھنا
〃	حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا۔	〃	اونٹ پر چڑھ کے صفا مروہ دوڑنا	〃	تمتع کرنے والا حج کا احرام کب باندھے
〃	دو رکنوں کا چھوڑنا	〃	صفا اور مروہ کے بیچ میں چلنا۔	۶۵۰	منا کا بیان
〃	لکڑی سے حجر اسود کو چھونا	۶۴۶	صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑنا	〃	آٹھویں تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہاں پڑھے۔
۶۴۱	حجر اسود پر پہنچ کر اشارہ کرنا	〃	صفا مروہ کے بیچ میں دوڑنا	〃	منا سے عرفات کو جانا
〃	اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنی کپڑے پہنو ہر مسجد کے پاس۔	〃	نالے کے اندر دوڑنا	〃	عرفات کو جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔
〃	طواف کی دو رکعتیں کہاں پڑھے	〃	کس مقام پر اپنی اپنی چال سے چلے۔	۶۵۱	عرفات کو جاتے ہوئے لبیک کہنا۔
۶۴۲	طواف کا دوگانہ پڑھ کر کیا کہے	〃	رمل کس جگہ پر کرے	〃	عرفے کے دن کی فضیلت۔
۶۴۳	طواف کے دو گانے میں کونسی سورتیں پڑھے	〃	مروہ پر کس مقام پر کھڑا ہو	〃	عرفے کے دن روزہ رکھنی کی ممانعت۔
〃	زمزم کا پانی پینا۔	۶۴۷	قران و تمتع میں کتنی بار سعی کرے۔	۶۵۲	عرفے کے دن جلدی عرفات پر پہونچنا۔
〃	زمزم کا پانی کہڑے ہو کر پینا۔	〃	عمرہ کرنیوالا بال کہاں کتروائے۔	〃	عرفات میں لبیک کہنا
〃	صفا کی طرف اوسی دروازے سے نکلنا جہاں سے حرم سے نکلتے ہیں۔	〃	کس طرح بال کترے	〃	عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا
〃	صفا اور مروہ کا بیان	〃	جو شخص حج کا احرام باندھے اور ہدی ساتھ لیجاوے وہ کیا کرے۔	〃	عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا۔
۶۴۴	صفا پہ چڑھنے کا بیان	〃	جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے۔	〃	عرفات میں مختصر خطبہ پڑھنا۔
〃	صفا پہ تکبیر کہنا			۶۵۳	عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا
				〃	عرفات میں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا
				۶۵۴	عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے
				〃	عرفات سے لوٹتے وقت آہستہ چلنے کا حکم
				۶۵۵	عرفات سے کینکر چلنا چاہیے
				〃	مزدلفے میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا
				۶۵۶	عورتوں اور بچوں کو آگے سے اپنے ہکانے بھیجدینا مزدلفے میں تاکہ ہجوم میں اون کو تکلیف نہ ہو۔
				۶۵۷	عورتوں کو مزدلفے سے لوٹنے کی اجازت
				〃	فجر ہونے سے پہلے
				〃	مزدلفے میں فجر کی نماز کس وقت پڑھے
				〃	جس شخص کو مزدلفے میں فجر کی نماز نہ کے ساتھ نہ ملے۔

۶۵۸	مزدلفے مین لبیک کہنا	۶۶۰	چلتے وقت لبیک کہنا	۶۶۱	کس وقت ماری
〃	مزدلفے سے کس وقت تک چلے	〃	کنکریان چنا	۶۶۱	آفتاب نکلنے سے پہلے
〃	ضعیف لوگون کو اجازت	〃	کنکریان کہان سے	〃	کنکریان مارنے کی ممانعت
	ہی کہ مزدلفے مین رات	〃	چنی جاوین۔	〃	عورتون کو آفتاب نکلنے سے پہلے
	ہی کو لوٹ جاوین)	〃	کتنی بڑی کنکریان ماری		کنکریان مارنے کی اجازت
	صبح کی نماز منا مین آکر	۶۶۱	سوار ہوکر کنکریان مارنا	۶۶۲	شام ہوئے پر می کرنا
	پڑہین اسوین تاریخ کو۔		اور محرم پر سایہ کرنا	〃	اونٹ چرانیوالونکی رمی کا بیان
۶۵۹	بطن محسر مین اونٹ	〃	جمرہ عقبہ دسوین تاریخ	〃	جمرہ عقبہ کی رمی کہان سے کرین
	جلدی دوڑانا۔				

۶۶۳	کتنی کنکریان مارے	۶۶۴	کنکریان مارنے کے
〃	ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا		بعد دعا کرنا
〃	کنکریان مارتے ہی لبیک	〃	محرم جب کنکریان مار چکی
	موقوف کرنا۔		تو اوس کو کیا درست ہوگا

۶۶۴ حج کے احکام تمام ہوئے

بعونہ تعالیٰ

الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ جلد اوّل کتاب مستطاب دررِ یکتا از تالیف لطیف یگانۂ زمان مولوی الزمان

خلف مولوی سمیع الزمان صاحب مرحوم مسمے

بہ روضۂ خلد

من

خزائن الجنان

اعنی

تفسیر القرآن

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری فی قد اسد ایماناً کا ملا بماہ رمضان المبارک

سنہ ۱۳۰۱ ہجریہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

سنن نسائی — جلد اوّل

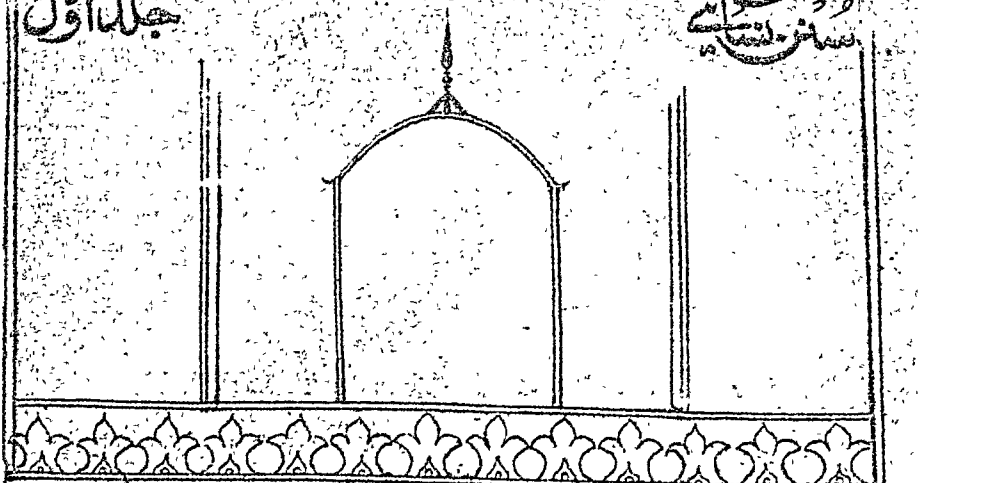

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی صحاح نعوته لا تحصی وحسان سنته لا تقضی ومشاهیر الطافه لا تخفی وغرایب اعطافه لا تعفی ومعارف فضله لا تنسی ومناکیر بهله لا تکسی وقضا افتداء کلامه المجتبی وقضانا اثار من سله المصطفی اصل علیه وعلی اله المرتضی بعدد من التقط من احادیثه البشری والتفت الی سنته الصغری والکبری وارض عن اصحابه الذین هم لاعلام الهدی نهوا عن النکس وامن التقوی وقووا التضعیف ولم یعدوا واعدوی وعن تابعیهم واتباعهم اولی المعروف والنهی بعمل

حمد و صلوٰۃ کے عرض کرتا ہے فقیر حقیر خادم اہل الحدیث والقرآن وحید الزمان ابن مولوی مسیح الزمان مرحوم غفرلہما الرحمن کہ الحمد جل جلالہ اور غرشانہ کے فضل سے اوائل ۱۲۹۰ ہجری مین سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کے ترجمے سے فراغت حاصل ہوئی۔ اب منجملہ صحاح ستہ کی تین کتابون کا ترجمہ باقی رہا صحیحین اور سنن نسائی شریف۔ ہرچند کہ اکثر احباب کی خواہش اور میری بھی تمنا یہی تھی کہ اب صحیحین کا ترجمہ شروع کیا جاوے اور سنن نسائی کو صحیحین کے فراغت کے بعد رکھا جاوے لیکن بوجہ پریشانی سفر اور قلت سامان کے مناسب یہی معلوم ہوا کہ پہلے سنن نسائی کا ترجمہ کر دیا جاوے کیونکہ یہ چار ون کتابین یعنی موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور سنن نسائی علاوہ مختصر ہونے کے چندان شروح اور حواشی کی احتیاج نہین رکھتین اور صحیحین علاوہ کثیر الحجم ہونے کے شروح اور حواشی اور کثرت سامان اور اطمینان قلب کو چاہتی ہین اور جناب فیضمآب محی السنۃ قامع البدعۃ نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر دام مجدہم کا یہی منشا ہوا کہ مقتضی ہوا اس لیے اللہ پر توکل کر کے سنن نسائی کا ترجمہ شروع کیا یا اللہ جیسی تو نے مجھ ضعیف ناتوان کے ہاتھ سے

ہو طاہر اور سنن ابی داود کو تمام کرایا۔ اسی طرح اس کتاب کو بھی تمام کرادے اور میری بھی کو قبول کرا پنے راہ میں اور میرے بقیہ عمر کو صرف کرا وہی حدیث اور قرآن کی خدمت میں اور میرا خاتمہ بخیر کردے اٰمین یا رب العالمین۔

سنن نسائی کے مؤلف کا بیان

نام اوسکا احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر ہے دینوری ہے اور کنیت اوسکی ابو عبد الرحمن ہے۔ پیدایش اوسکی ۲۱۵ یا ۲۱۴ یا ۲۱۲ ہجری میں ہے۔ حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ نسائی نے کہا پیدایش میری سنہ ۲۱۵ میں ہوگی۔ کیونکہ پہلی بار جو میں قتیبہ بن سعید پاس علم حدیث حاصل کرنیکو گیا تھا۔ تو ۲۳۵ میں گیا تھا اور ایک سال دو مہینے اوس کے پاس رہا اس صورت میں اوسکی عمر اوسوقت میں بیس کی ہوگی لیکن ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ وہ قتیبہ پاس علم حدیث حاصل کرنیکو ۲۳۰ ہجری میں گئے اور اوسوقت اوسکی عمر پندرہ برس کی تھی اس حساب سے بھی پیدایش اوسکی ۲۱۵ میں معلوم ہوتی ہے بہر حال اوسکی سنہ ولادت میں اختلاف ہے اور نسائی اوسکی نسبت ہے نسا کیطرف جو ایک شہر تھا خراسان میں اور کبھی اس نسبت میں نسوی بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے نسبت میں لیکن مشہور نسائی ہے ساتھ ہمزہ کے اب اختلاف ہے کہ نسائی بالمد ہے یا بالقصر مدودہ یعنے نسائی ملا علی قاری نے مرقاۃ کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ نسائی بفتحتین اور مد کے ساتھ ہے جیسی صاحب جامع الاصول نے لکھا ہے یا بغیر مد جیسی طبقات فقہا میں ہے۔ لیکن اہل حدیث کے دہانوں پر یہ لفظ بغیر مد کے سنا گیا ہے پھر ملا علی قاری نے لکھا کہ نسا ایک شہر ہے خراسان میں مرو کے پاس اور ابن حجر نے جو لکھا ہے کہ نسا بمضافات نیشاپور ہے یا فارس کے ملک میں ہے تو صحیح نہیں ہے اور سمعانی نے انساب میں لکھا ہے کہ نسائی بفتحتین اور سین نسبت ہے نسا کیطرف جو ایک شہر ہے خراسان میں اور مشہور نسبت اس شہر کی طرف نسوی ہے اور نسائی اور میں نے اسمٰعیل بن محمد بن فضل حافظ سے سنا اصفہان میں وہ کہتے تھے میں نے سنا امام مظفر محمد بن احمد بیوردی سے کہ صحیح نسبت نسائی ہے ہمزہ کے ساتھ اور اونہوں نے ایک رسالہ لکھا ہے نسا اور ابیورد کی تاریخ میں اور میں نسا میں گیا اور وہاں چالیس دن تک ٹھیرا اور بہت لوگوں سے حدیث لکھی اور میں نے وہاں کے لوگوں سے سنا کہ اس شہر کا نام نسا اس لیے ہوا کہ ابتدا اسلام میں جب مسلمان اوس شہر کو فتح کرنے گئے تو وہاں کے مرد غائب تھے نری عورتیں ہی عورتیں تھیں اونہوں نے فائز یوں کا مقابلہ کیا لیکن غازیوں نے یہ دیکھکر لڑائی موقوف کی اور کہا ہم نے اس شہر کو نسا میں کھا یعنے تاخیر میں نسا تاخیر اور مہلت کو بھی کہتے ہیں اسیواسطے اوہاں کو بھی لشکر بولتے ہیں کیونکہ اوس کے وصول میں دیر اور مہلت ہوتی ہے) مطلب یہ تھا کہ ہم اس شہر میں لڑائی نہ کرینگے۔ جبتک یہاں کے مرد لوٹ کر نہ آویں جب سے اوس شہر کا نام نسا ہو گیا۔ اور بعضوں نے کہا اوس شہر کا نام نسا اس لیے ہوا کہ جو کوئی اوسمیں جاتا تھا وہاں جاکر اپنے وطن کو بھول جاتا تھا نسا ناخوہ یعنی نہیں ہے واللہ اعلم۔ پھر سمعانی نے کہا اس شہر سے بہت بڑے بڑے لوگ منسوب ہیں اور اون میں سے میں ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان نسائی جو مصنف

میں کتاب سنن کے اور شام میں اپنے زمانے کے مصر میں انکی وفات کے بعد وہاں انکی تصانیف پھیلیں اور انہوں نے حدیث کی
روایت قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر وغیرہ سے کی وفات انکی ۳۰۳ھ میں ہوئی کہے میں جنہوں نے کہا ہے میں نے
حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار نسائی نے جنکی کنیت
ابو عبدالرحمن ہے اور وہ قاضی اور حافظ تھے جنہوں نے کتاب سنن کی لکھی انہوں نے سب سے بہت لوگوں سے جنکی گنتی نہیں
ہو سکتی اور ان میں سے کثیر لوگوں کا بیان اس کتاب میں ہے اور روایت کیا انہوں نے احمد بن نصر نیشاپوری اور ابو شعیب حرانی
سے اور ان سے روایت کیا ان کے بیٹے عبدالکریم اور ابو بکر احمد بن محمد بن محمد بن اسحاق بن سنی نے اور ابو علی حسن بن خضر
سیوطی نے اور حسن بن رشیق عسکری نے اور ابو القاسم حمزہ بن محمد بن علی کنانی حافظ نے اور ابو الحسن محمد بن عبداللہ بن
زکریا بن حیوۃ نے اور محمد بن معاویہ بن احمر نے اور محمد بن قاسم اندلسی نے اور علی بن ابی جعفر الطحاوی اور ابو بکر احمد بن محمد بن
اسحاق السنی نے اور ان لوگوں نے روایت کیا ان سے کتاب السنن کو اور روایت کیا ان سے ابو بشر دولابی نے جو ان کے ہم عصر
تھے اور ابو عوانہ نے اپنی معجم میں اور ابو جعفر طحاوی اور ابو بکر بن الحداد الفقیہ اور ابو جعفر عقیلی اور ابو علی بن ہارون اور
ابو علی نیشاپوری حافظ نے اور بہت لوگوں نے جنکا شمار دشوار ہے اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ نسائی نے
سنا حدیث کو قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن راہویہ اور ہشام بن عمار اور عیسی بن حمید اور محمد بن نصر مروزی اور ابو کریب اور
سوید بن نصر اور ان کے برابر والے لوگوں سے خراسان اور حجاز اور عراق اور مصر اور شام اور جزیرہ میں اور بہت عمدہ ہوئی اس
فن میں اور دیکھی تھی معرفت اور اتقان میں اور اسناد کی جانچ میں اور وطن بنایا انہوں نے مصر کو روایت کی ان سے ابو بشر
دولابی اور ابو علی حسین بن محمد نیشاپوری اور حمزہ کنانی اور حسن بن خضر السیوطی اور ابو بکر بن السنی اور ابو القاسم طبرانی
اور محمد بن معاویہ بن احمر اندلسی اور حسن بن رشیق اور محمد بن عبداللہ بن حیوۃ اور بہت لوگوں نے انتہی اور طاعلی قاری نے
مقدمہ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ امام نسائی حدیث کے حافظوں میں سے ایک حافظ ہیں اور امام ہیں سنا انہوں نے اسحاق بن راہویہ
اور سلیمان بن اشعث اور محمود بن غیلان اور قتیبہ بن سعید اور محمد بن بشار اور علی بن حجر اور ابو داؤد اور اور لوگوں سے بہت
شہروں اور ملکوں میں اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا جیسے طبرانی نے اور طحاوی اور ابن السنی نے انتہی +

امام نسائی کی تعریف جو اور محدثین نے کی ہے

حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ ابن یونس نے کہا میں نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی سے سنا
وہ دونوں کہتے تھے کہ ابو عبدالرحمن (یعنی نسائی) ایک امام ہیں مسلمانوں کے اماموں میں سے اور محمد بن سعید بادوری نے کہا میں نے
نسائی کا ذکر کیا قاسم مطرز کے سامنے انہوں نے کہا وہ امام ہیں اور لائق ہیں امت کے ابو علی نیشاپوری نے کہا میں نے نسائی سے پوچھا جو مسلمانوں کے اماموں میں سے ہے ایک جگہ کہا کہ نسائی جو امام ہیں حدیث کے بلا اختلاف ایک جگہ لکھا میں نے حدیث کے
اماموں میں سے چار کو دیکھا ان کو اپنے وطن اور سفروں میں دیکھا دو تو نیشاپور میں محمد بن اسحاق اور ابراہیم بن ابی طالب اور ایک مصر میں

نسائی اور ابراہیم بن عبدان اور مامون مصری نے کہا ہم طرطوس کو گئے وہان حدیث کے حافظ ہمین سے بہت لوگ تھے عبد الصمد بن احمد اور مرتد اور ابو الاذان اور کبیر بلجہ وغیرہم اون سے نسائی کو پسند کیا ابو الحسین بن مظفر نے کہا ہمین سے زیادہ مشایخ سے سنا مصر مین وہ اقرار کرتے تھے نسائی کے مقدم ہونیکا اور اونکی امامت کا اور تعریف کرتے تھے اونکے زہد اور عبادت کی رات دن اور اونکی مداومت کی حج اور جہاد اور سنتون کے جاری کرنے پر اور بادشاہ کی صحبت سے پرہیز کرنے پر اور ایسا ہی حال اونکا یہانتک کہ وہ شہید ہوے (خارجیون کے ہاتھ سے) حاکم نے کہا ہمین نے علی بن عمر حافظ سے سنا کئی بار وہ کہتے تھے ابو عبد الرحمن مقدم ہین ہر اکیس پانچ مصریون مین سے جنکو کہ کیے جاتے ہین ساتھ معرفت حدیث کے اور ایکبار مین نے علی بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے نسائی مصر کے سب مشایخ مین زیادہ فقیہ تھے اور سب سے زیادہ جانتے تھے صحیح اور سقیم (ضعیف) حدیث کو اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث کو راویونکو جب وہ اسد رجہ کو پہونچے تو لوگون کو اون سے حسد ہوا وہ رملہ مین گئے وہان اونسے سوال ہوا معاویہ کے فضائل کا اونہون نے معاویہ کے فضائل بیان نہین کیے تو مارا اونکو جامع مسجد مین اونہون نے کہا مجھکو مکے مین لیچلو لوگ لیچلے مگر وہ بیمار ہوگئے تھے آخر اونہون نے انتقال کیا اور وہ قتل ہوئے اور شہید ہوے راضی ہو اون سے اللہ تعالے دار قطنی نے کہا مین نے ابو طالب حافظ سے سنا وہ کہتے تھے کون صبر کرسکتا ہے ابو عبد الرحمن کے برابر اونکے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک روایت موجود تھی مگر اونہون نے بیان نہ کی کیونکہ اون کے نزدیک ابن لہیعہ کی حدیث بیان کرنا اور اوس سے روایت کرنا اچھا نہ تھا دار قطنی نے کہا ابو بکر حداد فقیہ بہت حدیث جانتے تھے لیکن اونہون نے کسی سے روایت نہ کی سوا ابو عبد الرحمن نسائی کے اور کہا کہ مین راضی ہوا اونکی حجت ہونے پر اور اللہ تعالے کے پیچھے مین ابن یونس نے کہا وہ مصر مین بہت پہلے آئے اور وہان حدیثین لکھین لوگون سے اور اون سے لکھین اور لوگون نے اور وہ امام تھے حدیث مین اور ثقہ (معتبر) اور ثبت (بہت پکے) اور حافظ تھے اور یافعی نے مرآۃ الجنان اور عبرۃ الیقظان فی معرفۃ حوادث الزمان مین ۳۰۳ھ کے وقایع مین لکھا ہے کہ اس سال مین وفات پائی حافظ امام حدالایۃ الاعلام صاحب المصنفات ابو عبد الرحمن احمد بن علے نسائی نے جو اپنے زمانے کے امام تھے حدیث مین اور اونکی کتاب السنن مشہور ہے مصر مین ہے اور وہان اونکی تصانیف پھیلین اور اون سے لوگون نے روایتین لین وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے باوجود اس کے قوت باہ رکھتے تھے اور کثرت جماع سے موصوف تھے اونکی چار بی بیان تھین اور لونڈیان بھی تھین سب بیبیونکے پاس باری باری جاتے تھے انتہی مختصرا۔ اور امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا کہ نسائی حافظ امام شیخ الاسلام تھے اونہون نے سفر کیا قتیبہ کیطرف ۲۳۱ھ ہجری مین اوسوقت اون کا سن پندرہ برس کا تھا وہان ایک سال اور دو مہینے رہے اور وہ رہا کرتے تھے رملہ مین جو ایک محلہ تھا مصر کا اور اونکے چہرے پر بڑی ملاحت تھی اور خون کی سرخی اونکے بدن پر نمایان تھی اور باوجود کبر سن کے سبز جامہ پہنتے تھے اونکی چار بی بیان تھین ہر ایک کے پاس باری باری رہتے اور اوس کے ساتھ لونڈیان بھی تھین اور کثیر بڑی بڑی مرغ کھایا کرتے تھے وہ

[illegible]

... کتاب الخصائص ...

[illegible]

... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ...

[illegible]

... تہذیب التہذیب ...

احادیث کو سنن کبریٰ میں روایت کیا صرف یہ نہیں کہتے کہ نسائی نے روایت کیا انتہی مع زیادۃ حافظ جلال الدین سیوطی نے زہر الربی علی المجتبے کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ حافظ ابو الفضل بن طاہر نے شروط الائمہ میں لکھا کہ ابو داؤد اور نسائی کے حدیثیں تین طرح کی ہیں۔ ایک وہ صحیح حدیثیں جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں دوسری وہ صحیح حدیثیں جو صحیحین میں نہیں ہیں۔ لیکن بخاری مسلم کی شرط پر ہیں اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا کہ ابو داؤد اور نسائی کے شرط یہ ہے کہ اون لوگوں کی حدیثوں کو نقل کرتے ہیں جنکو چھوڑ دینے پر محدثین کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن یہ ہے کہ وہ حدیث صحیح ہو بے سند اوسکی متصل ہو نہ اوسمیں انقطاع ہو نہ ارسال (یعنے کوئی راوی بیچ میں سے یا خیر میں سے چھوٹ گیا ہو) تو یہ قسم بھی صحیح میں داخل ہے مگر اوس طریقے پر نہیں ہے جو بخاری اور مسلم کا طریق ہے بلکہ دوسرا طریقہ ہے کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ بخاری اور مسلم نے بحث صحیح حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے جنکو وہ جانچتے تھے اسواسطے کہ وہ اونکی شرطوں کے موافق نہ تھیں اس سے لازم نہیں آتا کہ جو حدیث صحیحین میں یا صحاح ستہ میں نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے نہ بخاری مسلم نے یہ دعوی کیا ہے کہ ہم نے سب صحیح حدیثوں کو جمع کر دیا ہے اور جو حدیث ہماری کتابوں میں نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے پھر جو کوئی حدیث صحیحین کے سوا جامع ترمذی یا سنن ابی داؤد یا سنن نسائی یا سنن ابن ماجہ میں ہو یا ان کے سوا اور حدیث کی کتابوں میں پائی جاوے۔ اور محققین اصل حدیث اوسکو صحیح کہیں تو اوسکو تسلیم کرنا اور اوسپر عمل کرنا ضرور ہے ف تیسری وہ حدیثیں جنکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا لیکن اونکی صحت پر یقین نہیں کیا اور اسطرح سے اونکا حال کہدیا کہ پہچانا نہیں جاتا ہے یا ایسا پہچانا جاتا ہے اور اس قسم کی حدیثیں ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں اسلیے لکھیں کہ اونکو ایک قوم نے روایت کیا ہے اور اون سے حجت پکڑی ہے پھر اوسمیں جو کچھ عیب تھا وہ بھی بیان کر دیا تاکہ شبہ جاتا رہے اور یہ سب ہے کہ سوا اوسکے اور کوئی صحیح طریقہ اوسحدیث کا اونکو نہیں ملا۔ پس وہ بہتر ہے اون کے نزدیک لوگوں کی قیاس اور اسے ابن الصلاح نے کہا ابو عبد اللہ بن مندہ نے نقل کیا محمد بن سعد باوردی سے وہ کہتا تھا نسائی کا یہ مذہب تھا کہ اوس شخص سے روایت کرتے جس کے چھوڑ دینے پر اتفاق نہ ہوتا حافظ ابو الفضل عراقی نے کہا یہ مذہب ضعیف ہے حافظ ابن حجر نے کہا کہ مراد اس اتفاق سے ایک اتفاق خاص ہے کیونکہ ہر ایک طبقہ راویوں کے جانچنے والوں کا متشدد اور متوسط سے خالی نہیں ہے۔ مثلاً پہلے طبقے میں سے شعبہ اور سفیان ہیں اور شعبہ سخت ہیں سفیان ثوری سے اور دوسرے طبقے میں سے یحیی بن سعید قطان اور عبد الرحمن بن مہدی کہا ہیں اور یحیی سخت ہیں عبد الرحمن سے اور تیسرے طبقے میں یحیی بن معین اور احمد بن حنبل ہیں اور یحیی سخت ہیں ان سے اور چوتھے طبقے میں ابو حاتم اور بخاری ہیں اور ابو حاتم سخت ہیں بخاری سے۔ تو نسائی کا یہ مقصود ہے کہ کوئی راوی تیسرے طبقے کا جبتک سب اوس کے چھوڑ دینے پر اتفاق نہ کریں لیکن جب تک کہیں ایک راوی کو عبد الرحمن بن مہدی چھوڑا نہ جاوے گا جبتک سب اوس کے چھوڑ دینے پر اتفاق نہ کریں لیکن جب تک کہیں ایک راوی کو عبد الرحمن بن مہدی اور ضعیف کہیں اوسکو یحیی القطان مثلاً تو وہ نہ چھوڑا جاویگا اس لیئے کہ یحیی کی سختی معلوم ہے راویوں کے جانچنے میں اسیطرح جو یحیی کے مثل ہے حافظ ابن حجر نے کہا جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہو گیا کہ نسائی کا

مذہب راویوں کے باب میں ما تنسادسیح نہیں ہے جیسے اور لوگوں کا ہے تو بہت راوی ایسے ہیں جن سے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے لیکن نسائی نے اونسے پرہیز کیا ہے بلکہ نسائی نے بعضے ایسے راویوں سے پرہیز کیا ہے جن سے بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔ ابوالفضل بن طاہر نے نقل کیا کہ سعد بن علی زنجانی نے ایک شخص سے روایت کی اور اوسکو ثقہ کہا میں نے کہا نسائی نے اوس سے حجت نہیں لی اونہوں نے کہا بیٹا ابو عبدالرحمن کے شرط پر راویوں کے باب میں بخاری مسلم کی شرط سے بھی سخت ہے احمد بن محبوب رملی نے کہا میں نے نسائی سے سنا وہ کہتے تھے جب میں نے سنن جمع کرنیکا قصد کیا تو اللہ جل جلالہ سے استخارہ کیا بعض مشایخ سے روایت کرنیمیں جنکیطرف سے دل میں کچھ شبہ تھا۔ تو استخارہ اونکے چھوڑ دینے پر آیا اسوجہ سے میں بعضی حدیثوں میں اتر گیا اور پہلے بلند تھا اسناد میں ابو علی حافظ ابوطالب احمد بن نصر نے کہا جو شیخ تھے دارقطنی کے کون صبر کرسکتا ہے نسائی کے برابر اون کے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک حدیث موجود تھی مگر اونہوں نے کوئی بیان نہیں کے حافظ ابن حجر نے کہا نسائی کے پاس ایک شخص تھا جو شیعہ سے روایت میں بلند تھا۔ مگر اونہوں نے اوس سے روایت نہ کی سنن میں نہ اور کتابوں میں ابوجعفر بن الزبیر نے کہا سب سے بہتر وہ کتابیں ہیں جنپر بالاتفاق مسلمانوں نے اعتماد کیا اور وہ پانچ کتابیں ہیں صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابی داؤد جامع ترمذی سنن نسائی) اور موطا جو تالیف میں سب پر مقدم ہے اور رتبے میں ان سے کم نہیں ہے اور ان لوگوں کے مقاصد مختلف ہیں صحیحین میں اور طرح کی فوائد ہیں اور ابو داود میں احکام کی حدیثیں اتنی جمع ہیں جو اور کسی کتاب میں نہیں ہیں۔ اور ترمذی میں فنون اور علوم حدیث ایسے ہیں جو اور کتاب میں نہیں ہیں۔ اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ ابوالحسن معافری نے کہا جب تو دیکھے حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے بہ نسبت اوس کے جسکو سوا نسائی کے اور لوگوں نے نکالا۔ امام ابوعبداللہ بن رشید نے کہا نسائی کی کتاب اوس ہی تمام سنن کی کتابوں میں از روی تصنیف اور تالیف کے اور اونکی کتاب گویا جامع ہے بخاری اور مسلم کے طریقے کو باوجود بیان کرنے طالبوں کے اور حاصل کلام یہ ہے کہ سنن نسائی میں صحیحین کے بعد اور سب کتابوں کی نسبت ضعیف حدیثیں کم ہیں اسیطرح ضعیف اور مجروح راوی کم ہیں اور قریب ہے اس کتاب کے کتاب ابو داؤد اور ترمذی کی اور مقابل اس کے سنن ابن ماجہ ہے جس میں وہ احادیث بھی موجود ہیں جنکو ایسے لوگوں نے روایت کیا کہ اونپر جھوٹ بولنے اور حدیث چوری کی نسبت کی گئی اور بعضے حدیثیں ایسی ہیں جنکو اسی قسم کے راوی روایت کرتے ہیں جیسے حبیب بن ابی حبیب کاتب مالک اور علاء بن عبدالرحمن اور داؤد بن المحبر اور عبدالوہاب بن الضحاک اور اسمٰعیل بن زیاد سکونی اور عبدالسلام بن بچیے وغیرہم اور یہ جو ابن طاہر نے سنن ابن ماجہ کے حق میں ابوزرعہ سے نقل کیا کہ اوس میں تیس حدیثیں ہیں ایسی نہیں ہیں جو ضعف سے خالی ہوں تو یہ ایک حکایت ہے جسکی سند متصل نہیں ہے اور اگر سند ہو بھی تب بھی شاید مراد ابوزرعہ کی اون حدیثوں سے ہو کی جو اوس میں انتخاب درج کی ساقط ہیں۔ یا اونہوں نے اوس کتاب کا ایک ہی جزو دیکھا ہو اور اوس میں

کا بھی حال ہوا اور ابو زرعہ نے اوسکی بہت سی حدیثون پر حکم کیا ہے باطل اور ساقط اور سنکر ہونیکا اور یہ قول ابو حاتم کی کتاب العلل مین۔ محمد بن عاویہ نے نسائی ہی سے روایت کیا اوہنون نے کہا سنن کبریٰ کی سب حدیثین صحیح ہین۔ مگر بعضے حدیثون مین کچھ علتین ہین (جنکو خود نسائی نے بیان کردیا ہے) اور اوسکا منتخب جسکا نام مجتبیٰ ہے بالکل صحیح ہے۔ بعضون نے بیان کیا ہے کہ نسائی نے جب سنن کبریٰ کو تصنیف کیا تو امیر رملہ کو ہدیہ دی اوہنون نے پوچھا اس مین سب حدیثین صحیح ہین نسائی نے کہا نہین تو اوہنون نے کہا صحیح حدیثین الگ کردو نسائی نے مجتبیٰ کو جمع کیا اور مجتبیٰ ہی موجودہ ہے۔ زرکشی نے رافعی کی تخریج مین کہا کہ مجتبیٰ نون سی ہی منقول ہے قاضی تاج الدین سبکی نے کہا سنن نسائی جو صحاح ستہ مین محسوب ہے وہ سنن صغریٰ ہے نہ سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ ہی سے لوگ نقل کرتے ہین حافظ ابن حجر نے کہا نسائی کی کتاب کو صحیح کہا۔ ابو علی نیسابوری اور ابن حذی اور دارقطنی اور حاکم اور ابن سندہ اور عبد الغنی بن سعید اور ابو یعلی الخلیلی اور ابن السکن اور ابو بکر خطیب وغیرہم نے اور خلیلی نے ارشاد مین بعض راویون کے حال مین لکھا ہے کہ اوس نے ابو بکر بن السنی سے سنا صحیح نسائی کو اور ابن سندہ نے کہا جن لوگون نے صحیح حدیثونکو نکالا وہ یہ ہین۔ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن خزیمہ کا اور ابن حبان نے کہا پانچ کتابون کی صحت پر اتفاق کیا ہے مشرق اور مغرب کے علمانے نووی نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ صحیحین کے سوا اور تین کتابون کی بھی اکثر حدیثین حجت لینے کے لائق ہین زرکشی نے کہا ان تین کتابونکو یعنی ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی کو صحاح اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر حدیثین اونکی صحیح ہین اور جو ضعیف ہین وہ بھی قریب قریب حسن کے ہین انتہی کلام السیوطی فی زہر الربی علی المجتبیٰ اور کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون مین ہے کہ ابو علی اور حاکم اور خطیب نے کہا سنن نسائی صحیح ہے اور نسائی کی وہ شرط ہے راویون مین جو مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت ہے اور حمزہ مین ہے کہ ابن الاثیر نے کہا بعض امرا نے امام نسائی سے پوچھا کہ سنن کبریٰ کی سب حدیثین صحیح ہین اوہنون نے کہا نہین اوس امیر نے کہا تو ہمارے لیے صحیح حدیثونکو الگ کردو جب اوہنون نے مجتبیٰ کو بنایا سنن کبریٰ کا خلاصہ کرکے اور جو حدیث سنن کبریٰ کی ایسی تھی جسکی اسناد مین لوگونکو کلام تھا اوسکو چھوڑ دیا نقل کیا اس کو ابن عساکر نے اور ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ مین لکھا کہ تاج الدین سبکی نے اپنے شیخ امام ذہبی سے نقل کیا اور اپنے والد شیخ امام سبکی سے کہ نسائی زیادہ تر حافظ ہین مسلم سے اور سنن ابن ماجہ کی بعد صحیحین کے اور کتابونکی نسبت ضعیف حدیثین بہت کم رکھتی ہے۔ بلکہ بعض مشایخ نے کہا کہ وہ سب حدیث کی کتابون سے بہتر اور شرف ہے اور اسلام مین اوسکی مثل کوئی کتاب نہین ہے اور ابن سندہ اور ابن السکن اور ابو علی نیسابوری اور ابن عدی اور خطیب اور دارقطنی نے کہا کہ سنن نسائی کی سب حدیثین صحیح ہین لیکن اس قول مین ضعف اور تامل ہے۔ اور بعض مغرب کے علمانے تعجب کی بات کہی یعنے فضیلت دی اس کتاب

کو صحیح بخاری پر اور شاید یہ فضیلت کسی اور حیثیت سے ہو انتہی خلاصہ کلام یہ ہے کہ علماء محققین کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سنن نسائی اپنے ہی سنن صغریٰ جسکو مجتبیٰ کہتے ہیں حدیث کی ایک صحیح اور عمدہ کتاب ہے اور صحیحین کے برابر نہ سہی مگر اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ بعد صحیحین کے اسی کتاب کا درجہ ہے پھر ابوداؤد کا پھر ترمذی کا اور لیکن ہو لحاظ تو وہ تو اصل ہی صحیحین کے بھی اور برابر ہی نہیں کر سکتی اوسکی کوئی کتاب تقدم اور اختصار اور علو اسناد میں

امام نسائی کی شہادت کا بیان

کچھ حال تو بالاجمال اوپر ابن حجر کی تحریر سے معلوم ہوا۔ اور مفصل قصہ اونکی شہادت کا یہ ہے کہ جب امام نسائی کتاب الخصائص کی تصنیف سے فارغ ہوئے جسمیں فضائل اور مناقب جناب امیر علیہ السلام کے جمع کیے تھے تو اونہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں سنادیں جہاں خارجیوں کا بڑا زور تھا اور مروان بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت سے کوئی دقیقہ جناب امیر کے بغض اور توہین میں باقی نہیں رکھتے تھے چنانچہ امام نسائی اس کتاب کو لیکر جامع مسجد میں گئے اور وہاں بیان شروع کیا تھوڑا سا بیان کیا تھا کہ آخر میں ایک شخص بولا تم نے امیر المومنین معاویہ کی فضیلت میں بھی کچھ لکھا ہے اونھوں نے کہا معاویہ کو یہی کافی ہے کہ وہ نجات پاجاویں اونکے فضائل کا کیا ذکر۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ امام نسائی نے کہا میں تو اونکی کوئی فضیلت نہیں جانتا سوا اس حدیث کے لا اشبع اللہ بطنہ یعنی اللہ اونکا پیٹ نہ بھرے یہ سنکر عوام نے کہا یہ شیعہ ہے اور لاتوں سے اونکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ چند ضربیں اون کے بغل اور پسلی میں یا فوطوں میں لگیں جنکی وجہ سے وہ نیم جان ہو گئے اون کے خادموں نے اونکو وہاں سے اوٹھایا اور مسجد سے نکالکر گھر میں لائے امام نسائی نے کہا مجھے اسی وقت مکہ معظمہ روانہ کر دو تاکہ میں مکے میں مروں ایکے جاتے مروں منقول ہے کہ وفات آپ کی مکے میں ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان میں دفن ہوئے وفات اونکی دوشنبہ ۱۳ صفر یا ۱۳ شعبان ۳۰۳ھ تین سو تین ہجری میں ہوئی دارقطنی نے کہا کہ انہوں نے شہادت پائی اور مکے میں انتقال کیا اور بعضوں نے کہا رملہ میں مرے جو فلسطین کا ملک ہے اور نعش اونکی رملے میں سے مکے لے گئے امام یافعی نے مرآۃ الجنان میں لکھا کہ امام نسائی دمشق کیطرف گئے وہاں اون سے پوچھی گئی فضائل معاویہ کے تو اونہوں نے کہا کیا معاویہ اس پر راضی نہیں ہیں کہ نجات پاویں فضائل کا کیا ذکر ایک روایت میں ہے یہ بھی کہا کہ میں اونکی کوئی فضیلت نہیں جانتا سوا اس حدیث لا اشبع اللہ بطنک کے اور امام نسائی کی مزاج میں تشیع تھا اگلے زمانے میں جب خوارج کا زور تھا اور وہ اہلبیت نبوی سے عداوت رکھتے تھے اور معاذ اللہ اونکی برائی کرتے تھے تو اہل سنت وجماعت جو اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور اونکی تعظیم کرتے ہیں شیعہ کہلاتے اور ایسا تشیع محمود ہے جسمیں محبت رسول اور آل رسول کی ہو نہ وہ تشیع جسکو رفض کہتے ہیں اور وہ باعث ہوتا ہے سب صحابہ اور بزرگان دین کا تو لوگوں نے انکو مارنا شروع کیا لاتوں سے انکے فوطوں پر یہانتک کہ اونکو نسبج کے باہر کر دیا اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے اونکے فوطوں پر مارا پھر اونکو کوٹا اور روندا لوگ

لوگ رملے میں اونکو دفنا کر لیگئے وہیں اونکا انتقال ہوا۔ حافظ ابو الحسن دارقطنی نے کہا کہ نسائی کا امتحان ہوا دمشق میں اونہوں نے کہا مجھے کھینچو مکے میں لوگ لیگئے اور اونہوں نے وفات پائی مکے میں اور دفن ہوئے وہیں بین صفا اور مروہ کے حافظ ابو نعیم نے کہا جب اونکو دشمنوں نے زدوکوب کیا اور وہ اوس تکلیف سے مر گئے اور وہ مقتول ہوئے اونھوں نے ایک کتاب لکھی خصائص حضرت علیؓ کی فضیلت میں لوگوں نے اون سے کہا تم نے کوئی کتاب صحابہ کی فضیلت میں نہیں لکھی اونھوں نے کہا میں دمشق میں گیا وہاں کے لوگوں کو حضرت علیؓ سے منحرف پایا تو میں نے یہ چاہا کہ اللہ اونکو ہدایت کرے اس کتاب سے انتہے کلام ابن یافعی اور تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ امام نسائی کی مزار میں تشیع تھا لوگوں نے اونکو مارنا شروع کیا بیل سے میدان تک یہانتک کہ مسجد کے باہر کر دیا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اون کے لوگوں میں اترا اور اونکو روندا پھر وہ رملے میں گئے وہاں اونہوں نے انتقال کیا اور ملا علی قاری نے مرقات میں لکھا کہ امام نسائی دمشق میں گئے اون سے سوال ہوا معاویہ کا تو اونہوں نے علیؓ کو فضیلت دی معاویہ پر لوگوں نے اونکو مسجد سے نکال دیا پھر وہ رملے میں اونہوں نے کہا کہ لائے گئی اور وہاں اونکا انتقال ہوا۔ تہذیب میں لکھا ہے کہ میں لائے گئی اور صفا اور مروہ کے درمیان مدفون ہوئے اور بعض حنافہ نے کہا کہ اہل شام کی تو تکی نا کہا کہ مرے اہل شام نے اون سے فضائل معاویہ کے پوچھے اونہوں نے کہا معاویہ کو نجات پا جانا کافی نہیں ہے فضیلت کیا اور کرایت میں ہے کہ اونہوں نے یہ بھی کہا اونکی تو کوئی فضیلت مجھے معلوم نہیں سوا لا اشبع اللہ بطنہ کے لوگوں نے یہ سنکر اونکو لاتوں سے مارا اور مسجد سے نکالدیا پھر وہ مکے میں اٹھا کر لائے گئی اور وہیں اونکا انتقال ہوا اور وہ مقتول اور شہید ہوئے اور عبد ربہ نے کہا وہ رملے میں ہوئے جو فلسطین کا ایک شہر ہے اور دفن ہوئے بیت المقدس میں اور شریف اونکا وقت اٹھاسی برس کا تھا ایسا ہی کہا ذہبی نے لیکن مصنف نے کہا وہ مکے میں ہوئے ۳۰۳ میں اور وہیں دفن ہوئے سمعانی نے انساب میں کہا کہ اونہوں نے وفات پائی ۳۰۲ میں مکے میں اور بعضوں نے کہا رملے میں اور حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھا کہ وفات پائی اونہوں نے فلسطین میں پھر کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ میں اور ذہبی نے اپنی مختصر میں لکھا کہ وہ اٹھاسی برس جیے اور یہ مبنی ہے اوس حساب پر جو ذہبی نے لکھا ہے کہ ولادت اونکی ۲۱۵ میں ہوئی اور جو ولادت اونکی سنہ ۲۱۹ میں ہو تو عمر اونکی وقت وفات کی ۸۴ برس کی ہوگی اور اسنے خوب جانا ہے اصل حال کو اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا کہ نسائی پہلے اخیر عمر میں دمشق کو گئے اونسے سوال ہوا اون سے معاویہ کے فضائل کا اونہوں نے کہا معاویہ کو نجات پا جانا اور برابر برابر اترنا کافی ہے فضائل کا کیا ذکر ہے لوگوں نے یہ سنکر مارنا شروع کیا یہانتک کہ مسجد سے نکالدیا پھر وہاں سے مکے میں لائے گئی وہاں اونہوں نے وفات پائی اس روایت کے موافق مقام وفات اون کا مکہ معلوم ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقام وفات رملہ ہے۔ لیکن دارقطنی نے کہا کہ وہ جو کہ نکلے تھے لوگوں نے اونکا امتحان لیا دمشق میں اونہوں نے شہادت حاصل کی اور کہا مجھ کو مکے لیچلو پھر مکے میں لائے گئے اور وہاں وفات پائی اور دفن ہوئے درمیان صفا اور مروہ کے اور وفات اون کی شعبان کے

مہینے سنہ ۳۰۳ مین ہوئی اور وہ فقیہ اپنے زمانے کے مشایخ مین اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث اور رجال کو ابو سعید بن یونس نے
اپنی تاریخ مین کہا کہ نسائی امام حافظ ثبت تھے مصر سے نکلے ذیقعدہ کے مہینے مین سنہ ۳۰۲ مین اور وفات پائی فلسطین مین
رملہ کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ مین واللہ اعلم و علمہ احکم مترجم کی سند اس کتاب کے مؤلف تک
یہ ہے اجازت دی مجھکو اس کتاب کی میرے شیخ علامہ عالم موحد متبع سنت شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسی حنبلی
شرقی نے اونکو اجازت دی شیخ المشایخ عبد الرحمن بن حسن نے اون کو اجازت دی شیخ عبد الرحمن جبرتے
نے اونکو اجازت دی شیخ مرتضے حسینی نے اونکو اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد جوہری نے
اور وہ دونو روایت کرتے ہین شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے اور وہ روایت کرتے ہین ابی عبد اللہ محمد بن
علاء الدین بابلی سے اور وہ شیخ سالم سنہوری سے اور وہ شیخ نجم الدین غیطی سے اور وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری
سے اور وہ امام حافظ الاسلام شیخ احمد بن علی بن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری سے پھر حافظ ابن حجر
رحمۃ اللہ تعالی روایت کرتے ہین اس کتاب کو برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عبید الواحد تنوخی
سے اور وہ روایت کرتے ہین ابو العباس احمد بن ہاشم ابن الحجار سے اور وہ شیخ عبد اللطیف قبیطی سے اور وہ
ابو زرعہ طاہر بن محمد طاہر مقدسی سے اور وہ ابو محمد عبد الرحمن بن احمد دونی سے اور وہ ابو نصر احمد بن الحسین
قاضی دینوری سے جنکا لقب کسار شہور ہے اور وہ روایت کرتے ہین حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق قاضی
دینور سے جو شہور مین ساتھ ابن السنی کے وہ کہتے ہین خبر دی مجھکو اس کتاب کی اوس کے مؤلف حافظ امام احمد
بن شعیب بن علی نسائی نے جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے راضی ہو اللہ ان سب شایخ اور بزرگوارون سے اور مغفرت کرے انکی
مہاتما میرے اور میری والدہ کی حاجی محمد مسیح الزمان مرحوم و مغفور کے جنہون نے وفات پائی ۹ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶ ھ روز دوشنبہ کے
ملک بعظمہ مین اور دفن ہوئے جنت المعلی مین اور میرے بھائیون کی اور میرے عزیزون کی اور میرے اور مشایخ اور اوستاذ اور بزرگوارون کے اور میرے تمام
مسلمان بھائیون کے آمین یا رب العالمین ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال الشیخ الامام العالم الربانی الرحلۃ الحافظ الحجۃ الصمدانی ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب
بن علی بن بحر النسائی قال کہا شیخ امام عالم ربانی پیشوا حافظ حجت اللہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی نے
تاویل قولہ عز و جل اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق تفسیر اللہ جل جلالہ کی اس
قول کی جب تم کھڑے ہو نماز کے لیے تو دھو ڈالو اپنی موہنڈھے اور ہاتھ کہنیون تک ف ظاہر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب نماز
کے لیے کھڑی ہو تو وضو کرو حالانکہ یہ حکم نہین ہے اگر وضو ہو تو پھر وضو کرنا ضرور نہین تو مؤلف نے آیت کی تفسیر حدیث سے
کی یعنی مقصود یہ ہے کہ جب سو کر نماز کے لیے اٹھو تو وضو کرو عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی وضوئہ حتی یغسلھا ثلثا فان احدکم

کا یدری این باتت یدہ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے سو کر جاگے تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جبتک اوسکو تین بار دھو لے اس لیے کہ کوئی تم میں سے نہیں جانتا کہ رات کو اوسکا ہاتھ کہاں رہا ہے **باب السواک اذا قام من اللیل** رات کو اوٹھکر مسواک کرنا

حذیفہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے تو اپنا منہ صاف کرتے مسواک سے **باب کیف یستاک**

یستاک مسواک کیونکر کرے عن ابی موسی قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یستاک وطرف السواک علی لسانہ وھو یقول عاعا ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ مسواک کر رہے تھے اور کنارہ مسواک کا آپ کے زبان پر تھا اور عاعا کی آواز نکل رہی تھی جیسے قے صاف کر رہے ہو **باب ھل یستاک الامام بحضرۃ رعیتہ** امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے

ابی موسی قال اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعی رجلان من الاشعریین احدھما عن یمینی والاخر عن یسارہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فکلاھما یسال العمل قلت والذی بعثک نبیا بالحق ما اطلعانی علی ما فی انفسھما وما شعرت انھما یطلبان العمل فکانی انظر الی سواکہ قلصت شفتہ فقال انا او لن نستعین علی العمل من اراد ولکن اذھب انت فبعثہ علی الیمن ثم اردفہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ اشعر (ایک قبیلہ ہے) کے دو شخص اور تھے ایک داہنی اور ایک بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے دونوں نے آپ سے خدمت مانگی (یعنے نوکری قاضی یا عامل کی) میں نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اونھوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی نہ مجھے معلوم تھا کہ وہ خدمت چاہتے ہیں گویا میں اوسوقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے تلے تھے اور اوپر کا ہونٹ اوٹھ گیا تھا آپ نے فرمایا ہم کبھی اوسکو خدمت نہیں دیتے جو اوس کی درخواست کرے لیکن تو جا (اے ابوموسے یعنے تجھکو خدمت دیں گے) پھر آپ نے ابوموسی کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور اونکے ساتھ معاذ بن جبل کو کر دیا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے) **باب الترغیب فی السواک** مسواک کی فضیلت کا بیان

عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السواک مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کے پاک کرنے والی ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب ہے (یعنی مسواک کرنے والے کا منہ پاک اور اللہ اوس سے خوش رہتا ہے) **آثار فی السواک**

مسواک کی بڑی تاکید کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہت بیان کیا تم سے مسواک کے بیان میں ف یعنی بہت رغبت دلائی تم کو مسواک کرنے کی اور اکثرت بصیغہ مجہول بھی منقول ہے یعنی مجھ بہت حکم ہوا مسواک کے لیے حکم دینے کا اور اکثرت تم علی اور اکثرت علے بھی منقول ہے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ الصَّائِمِ تیسری پھر گو روزہ دار مسواک کر سکتا ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں اونکو ہر نماز کے لیے مسواک کرنیکا حکم کرتا یعنی واجب کر دیتا سنت تو اب بھی ہے کہ ہر نماز یا وضو پر مسواک کرے جب ہر نماز پر مسواک سنت ہوئی تو روزہ دار کو تیسرے پہر میں مسواک کرنا جائز ہوا اس لیے کہ ظہر اور عصر تیسرے پہر میں پڑھی جاتی ہے اَلسِّوَاكُ فِي كُلِّ حِيْنٍ ہر وقت مسواک کرنیکا بیان عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکان میں داخل ہوتے تو کون سے چیز کے ساتھ آپ شروع کرتے تھے حضرت عائشہ نے کہا آپ مسواک کرنا شروع کرتے ف یعنی جب حضرت گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے یہ بیان مزاج اشرف کے کمال لطافت کی ہی کہ بہت خاموشی یا کثرت کلام سے کچھ منہ میں تغیر آیا ہو تو وہ دور ہو جاوے ذِكْرُ الْفِطْرَةِ الْاِخْتِتَانُ پیدائشی سنتوں کا بیان جیسے ختنہ کرنا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا دوسرے زیر ناف کے بال مونڈنا تیسری مونچھ کے بال کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچویں بغل کے بال دور کرنا یہ پرانی سنتیں ہیں جو گلے انبیاء سے برابر چلی آتی ہیں تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ ناخن کاٹنا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو مونچھ کترنا دوسری بغل کے بال اکھاڑنا تیسری ناخن کاٹنا چوتھی زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا نَتْفُ الْاِبِطِ بغل کے بال اکھیڑنا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَ

نَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِينَ يَوْمًا

فرمایا پانچ چیزیں تو سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا۔ اور دوسری زیر ناف کے بال مونڈنا۔ تیسری مونچھ کے بال اوکھارنا۔ چوتھی ناخن کا ٹنا۔ پانچویں بغل کے بال اپنا ر یعنے مونڈنا یا کترنا اگر ترشت کرنے میں مونڈنا مونچھ کا بہتر ہے اور بعض علما کے نزدیک کترنا بہتر ہے **حَلْقُ الْعَانَةِ** زیر ناف کے بال لینا **عَنْ**

ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پندرہ چیزیں سنت ہیں ناخن کا ٹنا اور مونچھ کترنا اور زیر ناف کے بال لینا (یعنے مونڈنا اونکا ستر ہے) **قَصُّ الشَّارِبِ** مونچھ کترنے کا بیان **عَنْ** زید بن ارقم **اَنَّهُ**

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ لیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے **اَلتَّوْقِيتُ**

فِي ذٰلِكَ ان چیزوں کی مدت کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِينَ يَوْمًا

وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَرْبَعِينَ لَيْلَةً ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد اور مدت مقرر کر دی ہمارے لیے مونچھ کے کم کرنے میں اور ناخن ترشوانے میں اور زیر ناف کے بال مونڈنے میں اور بغل کے بال اکھیڑنے میں یہ کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یا چالیس رات سے زیادہ **قص** اور اس سے کم میں افضل ہے **اِحْفَاءُ**

الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھیوں کو بڑھانا **عَنِ** ابن عمر **عَنِ** النبی صلی اللہ علیہ وسلم **اَنَّهُ** قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو کترو یعنے بالکل مت مونڈو جیسے اکثر علما کا قول ہے اور بعضوں کے نزدیک لب سے جسقدر زیادہ ہو اسکو کتر دے **اَلْاِسْتِطَابَةُ حِيْنَ يُرِيْدُ الْحَاجَةَ** حاجت کے لیے دور جانیکا بیان

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ اِذَا

اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی قراد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں پاخانہ کو گیا (جنگل میں بستی کے باہر) اور جب آپ پاخانے کے لیے تشریف لیجانے کا ارادہ کرتے تو دور جاتے (تاکہ لوگوں کی نظر نہ پڑے ستر پر) **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ

قَالَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَقَالَ ائْتِنِي بِوَضُوءٍ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ

عَلَى النَّعْلَيْنِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر میں آپ حاجت کو تشریف لے گئے

صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر میں آپ حاجت کو تشریف لیگئے تو مجھ سے فرمایا پانی لیکر آ وضو کا میں وضو کا پانی لیکر گیا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر جنگل میں حاجت کو جاوے اور وہاں آڑ نہ ہو تو دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے اور آڑ یا پردہ ہو تو نزدیک جانے میں بھی کچھ قباحت نہیں ہے **اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ** حاجت کے لیے دور نہ جانیکا بیان **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَحَيَّتُ عَنْهُ فَدَعَانِيْ وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں میں چلا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ ایک قوم کے گھورے پر پہونچے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا (تاکہ گھوریکی نجاست چھینٹے میں لگ نہ جاوے) میں آپ سے ہٹ گیا آپ نے مجھکو بلایا تو میں آپ کے ایڑیوں کے پاس کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ فارغ ہوئے پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا ف آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اسوجہ سے کہ آپکی پشت میں درد تھا اور قاضی حسین نے اپنی تعلیق میں کہا کہ اہل عراق نے اس کی عادت کرلی ہے کہ ہر سال اکثر بار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں اس سنت پر عمل کرنیکی لیے اور ایک قول یہ ہے جو بیہقی نے روایت کیا کہ آپکے گھٹنوں میں کوئی مرض تھا اسوجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا حافظ ابن حجر نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو سب توجیہوں سے بے پروائی ہوگی لیکن ضعیف کیا اوسکو دارقطنی اور بیہقی نے اور ایک قول یہ ہے کہ وہاں جگہ نہ تھی بیٹھنے کی سبب لاچاری سے آپ کھڑے رہے۔ کیونکہ سامنے کا کنارہ گھوری کا اونچا ہوگا ماوردی اور قاضی عیاض نے کہا کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنے پر اطمینان ہو اور یہ اطمینان بیٹھنے میں نہیں ہوتا۔ اور نووی نے کہا آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تاکہ معلوم ہو کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے اور ابن حجر نے اسی کو ترجیح دی۔ اور منذری نے ایک چھٹی توجیہ کی وہ یہ ہے کہ وہاں گیلی نجاست ہوگی اور قوم آپ کو خوف ہوا کہ بیٹھ کر پیشاب کرینگے وہ اپنے اوپر نہ اوڑھے ابن سید الناس نے شرح ترمذی میں کہا کہ کھڑے ہو کر بھی خوف تھا بلکہ زیادہ تھا اور یہ وجہ تیسری وجہ کیطرف رجوع کرتی ہے اور ابو عوانہ اور ابن شاہین نے کہا یہ منسوخ ہے واللہ اعلم **ذِكْرُ النَّبِيِّ عَلَى الْمُجْتَبٰى السُّيُوْطِيِّ**

اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ پائخانے جاتی وقت کیا کہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کے لیے تشریف لیجاتے تو فرماتی یا اللہ مقرر میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بھوتوں اور چڑیلوں سے (دونو شیطان کی قسم ہیں) **اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ** پائخانہ یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہ کرنیکی ممانعت **عَنْ** أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا

ترجمہ ابوایوب انصاری سے روایت ہے جب وہ مصر میں تھے تو کہتے تھے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا کروں ان پاخانوں کو جو لوگوں نے بنا رکھے ہیں قبلہ کی طرف اور مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اوسکی طرف (زہری شعر میں ہے یا جنگل میں یہی قول ہے ابوحنیفہ اور ایک طائفہ کا) **الْنَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ بَيْتِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ**

پیشاب پاخانے کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت کا بیان **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا ترجمہ ابوایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ اوسکی طرف پیٹھ کرو پاخانہ پیشاب کی حالت میں مگر پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو یہ حکم مدینہ والوں کے لیے خاص ہے اس لیے کہ وہاں پر قبلہ دکھن کی طرف ہے ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف ہے تو یہاں اوتر یا دکھن بیٹھنا چاہیے **الرُّخْصَةِ فِي اسْتِقْبَالِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ** پاخانہ پیشاب کیوقت پورب یا پچھم کی طرف منہ کرنیکا حکم **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ** رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلٰكِنْ لِيَشْرُقْ أَوْ لِيَغْرُبْ

ترجمہ ابوایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بیت الخلا ضرور کو جاوے تو قبلہ کے سامنے نہ بیٹھے بلکہ پورب یا پچھم کی طرف بیٹھے (کیونکہ مدینہ کا قبلہ اوس طرف نہیں ہے اور جہاں کا قبلہ پچھم ہو وہاں اوتر یا دکھن کی طرف بیٹھنا چاہیے) **الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ فِي الْبُيُوتِ** گھروں کے اندر حاجت کیوقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا درست ہے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے حاجت کرتے اور بیت المقدس کیطرف تمہارا تو پیٹھ کیطرف ہوگی اس لیے کہ بیت المقدس مدینہ سے جانب شمال میں ہے۔ اسحٰق شیخ امام بخاری نے دلیل پکڑی اور کہا کہ گھروں میں حاجت کیوقت کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع نہیں ہے **بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ اللَّكَرِ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْحَاجَةِ** حاجت کیوقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے بلکہ بائیں ہاتھ سے چھوئے **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے دوسری روایت میں یوں ہے **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ ترجمہ یہ فرمایا آپنے جب تم میں سے کوئی پاخانہ میں جاوے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے

الرخصة في البول في المخرجة قائما جنگل مین کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے عن حذيفة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سباطة قوم فبال قائما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور وہان پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا عن حذيفة قال ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اتى سباطة قوم فبال قائما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه
وسلم اتى سباطة قوم فبال قائما ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے
کوڑے پر گئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا سلیمان نے اتنا زیادہ کیا کہ صحیح کیا اپنے موزوں پر۔ البول في
البيت جالسا کھر مین بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے عن عائشة قالت من حدثكم ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم بال قائما فلا تصدقوه ما كان يبول الا جالسا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے
روایت ہے جو کوئی تم سے بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اوسے سچا نہ جانو۔
اس لیے کہ آپ کبھی بیٹھے بغیر پیشاب نہ کرتے ف یہ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ یہ روایت سب سے
بہتر ہے اس باب مین اور صحیح ہے اور حاکم نے کہا کہ صحیح ہے شیخین کے شرط پر مگر شیخ ولی الدین نے کہا کہ شریک اس کے اسناد
مین ضعیف ہے البول الى سترة يستتر بها کسی چیز کو سامنے رکھکر اوسکی آڑ مین پیشاب کرنے کا بیان
عن عبد الرحمن بن حسنة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده كهيئة
الدرقة فوضعها ثم جلس خلفها فبال اليها فقال بعض القوم انظروا يبول كما تبول
المرأة فسمعه فقال او ما علمت ما اصاب صاحب بني اسرائيل كانوا اذا اصابهم شيء
من البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم صاحبهم فعذب في قبره ترجمہ عبد الرحمن
بن حسنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے (یعنی تشریف لائے) اور آپ کے ہاتھ مین
ڈال کی طرح ایک چیز تھی تو آپ نے اوس کو رکھا (یعنی اپنے سامنے) اور اوس کے پیچھے بیٹھ کر اوسی کی آڑ مین آپنے
پیشاب کیا تو قوم کے بعض شریر کہن نے کہا کہ انکی طرف تو دیکھو یہ عورتون کا سا پیشاب کرتے ہین (یعنے
جیسے عورتین کمال حیا سے پردہ مین کرتی ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کیا تو اوس چیز
کو نہین جانتا جو بنی اسرائیل کے رفیق کو پہونچی (یعنے بنی اسرائیل مین ایک شخص کو پہلے یہ بات معلوم نہ تھی
کہ سبب سے عذاب پہونچتا) بنی اسرائیل کے عادت تھی کہ جہان کہین اونہون پیشاب لگ جاتا
تو اپنے بدن کو قینچی سے کتر ڈالتے (یعنے چھیل ڈالتے) تو اون کے ساتھی نے انہین
منع کیا تو وہ اپنی قبر مین

بذاب کیا گیا ف بنی اسرائیل کے شریعت مین نہا کہ اگر بدن کو نجاست لگجاتی تو اوسکو گوشت چمڑی ناخنے اور کپڑے مین
لگ جاتی تو اوسکو کاٹکر پھینک دیتے اگرچہ یہہ بات اونکی شریعت مین پسندیدہ تھی مگر ہر حال مین خلاف عقل معلوم ہوتی
تھی کہ اوسکے لیے جو زخم جان اور مال زوال کا ہے بہتر جیسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو جیسا کے منع کرنے
مین بطریق اولی عذاب کے لائق ہین کیونکہ پردہ اور حیا کرنی شریعت اور عقل اونکو ان باتون سے بہتر منع کرتی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا
يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَاِنَّهٗ كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ
يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر تشریف
اور فرمایا یہہ دونو قبر کے مردے عذاب کیے جاتے ہین اور ایسی کچھ بہت بڑی بات کے لیے اون پر عذاب نہین ہوتا ہے
یہہ تو پیشاب سے نہ بچتا تھا اور یہہ لیتے دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپنے ایک کھجور کی تازہ ڈالی منگوائی اور اوسکے
اوسون آدھ سے چیرا اور ہر ایک کے قبر پر ایک ایک شاخ گاڑدی اور فرمایا کہ شاید کہ جبتک یہہ خشک نہ ہون تبتک
اونکے عذاب مین تخفیف ہووے ف یہہ اوسکو وحی سے معلوم ہوا ہوگا اور بعضون نے کہا کہ جبتک درخت ہری رہتی ہے
وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے تو تسبیح کی وجہ سے عذاب مین تخفیف ہوگی خطابی نے کہا یہہ کام اور کسی سے نہین ہوسکتا کہ قبر پر ہری
شاخین گاڑدے بلکہ یہہ خاصہ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا باب البول فی الاناء یعنی برتن مین پیشاب
کرنیکا بیان عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ
يَبُوْلُ فِيْهِ وَيَضَعُهٗ تَحْتَ السَّرِيْرِ ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے ایک لکڑی کا پیالہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے لیے تھا آپ اوس مین پیشاب کرتے اور تخت کے نیچے رکھدیتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر مین برتن کے اندر پیشاب
کرنا درست ہے باب البول فی الطشت طشت کے اندر پیشاب کرنیکا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ
نَفْسُهٗ وَمَا شَعَرَ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی حضرت علی کو یعنی اپنی خلافت کو اپنا وصی بنایا مرض موت مین حالانکہ آپنے طشت منگوایا
اوسمین پیشاب کرنیکو تو آپکا بدن ادھر ادھر ہو گیا اور آپکو خبر نہ ہوئی بیماری کی شدت سے پھر بھلا کسکو وصیت کی دیتے
آپکو ہوش کہان تھا وصیت کرنیکا باب البول فی المحش یعنی سوراخ مین پیشاب کرنیکی ممانعت عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ قَالُوْا
لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ يُقَالُ اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے سوراخ میں پیشاب نہ کرے لوگوں نے کہا قتادہ سے کہا کیا وجہ ہے جو سوراخ میں پیشاب کرنا مکروہ ہوا انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں سوراخوں میں جن ہیں ف سوراخ میں پیشاب کرنا اسلیے منع ہوا کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکلکر ایذا نہ پہونچاویں بعضوں نے کہا کہ سوراخ میں جن بھی رہا کرتے ہیں پس آنحضرت سعد بن عبادہ کو اسی وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا **النہی عن البول فی الماء الراکد** ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر پیشاب کرنا منع ہے **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن البول فی الماء الراکد ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بہتے پانی میں پیشاب کرنے سے یعنے جو پانی بہتا نہ ہو اسمیں پیشاب نہ کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ پانی اوچھا ہونے میں پیشاب آنے لگے **کراہیۃ البول فی المستحم** غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت **عن** عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبولن احدکم فی مستحمہ فان عامۃ الوسواس منہ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غسل خانہ میں پیشاب نہ کیا کرے اس لیے کہ اکثر اسی سے وسواس پیدا ہوتی ہیں دل میں خیال آتا ہے کہ یہاں پیشاب کیا تھا اب پانی میں چھینٹیں اوڑیں ہونگی پھر نہانا چاہیے **السلام علی من یبول** جو شخص پیشاب کر رہا ہو اوراسکو کوئی سلام کرے **عن** ابن عمر قال مر رجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ السلام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اوسنے آپکو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا جب استنجا کرکے وضو سے فارغ ہوئے تو سلام کا جواب دیا **رد السلام بعد الوضوء** وضو کرکے سلام کا جواب دینا **عن** المھاجر بن قنفذ انہ سلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فلم یرد علیہ السلام حتی توضا فلما توضا رد علیہ ترجمہ مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا یہانتک کہ وضو کیا پھر جب وضو سے فارغ ہوئے تو اوسکے سلام کا جواب دیا **النہی عن الاستطابۃ بالعظم** ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت **عن** عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یستطیب احدکم بعظم او روث ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے سے کیونکہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور لید گوبر اونکے جانوروں کی خوراک ہے **النہی عن الاستطابۃ بالروث** لید سے استنجا کرنیکی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما انا لکم مثل الوالد اعلمکم اذا ذھب احدکم الی الخلاء فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرھا ولا

وَلَا يَسْتَنْجِي بِمَيْتَةٍ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ میں تمہارے لیے بمنزلہ باپ
کے ہوں (اپنے مسئلہ اور نصیحت کے باب میں) تو میں تمہیں سکھلائے دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ
کرنے جاوے تو قبلہ کے سامنے اپنا مونھ نہ کرے اور نہ پیٹھ اوسطرف کرے اور نہ داہنی ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ
ہمیں تین پتھر وں کا حکم فرماتے (یعنے تین پتھروں سے استنجا کرنے کے لیے) اور ہڈی اور لید سے استنجا کرنے
کو آپ منع فرماتے تھے (کیونکہ لید خود نجس ہے اور ہڈی کھانے کی چیز ہے) اَلَّذِي يَجُوزُ فِيهِ الِاسْتِجْمَارُ
وَالِاسْتِطَابَةُ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ مِنْ ثَلَاثَةِ سِيَلَانٍ سے کم لینا استنجا میں منع ہے (سبب میں سے کم زمین صفائی نجاست کے
اور جو پورا جاوے تو درست ہے) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ
أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَنَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ
ترجمہ سلمان سے روایت ہے ایک شخص نے اون سے کہا تمہارے صاحب نے تم کو سب چیز میں سکھائیں (یہانتک کہ پاخانہ کرنا بھی
سکھلایا) یہ ایک کافر نے کہا سلمان سے جو تحقیر کی نیت سے کہتا تھا) سلمان نے جواب دیا بیشک سکھلایا ہم کو پاخانہ پھرنا
منع ہے ہمیں پاخانے پیشاب کی حالت میں قبلہ کیطرف مونھ کرنے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین پتھر سے کم میں استنجا
کرنے سے اوس کافر نے شہر کے حوری سلمان پر طعن کیا سلمان نے حکیمانہ جواب دیا اور اوس کے شحی کیطرف خیال
نہیں کیا اَلرُّخْصَةُ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ دو ڈھیلوں سے استنجا کرنیکی اجازت عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ
الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى
الرَّوْثَةَ وَقَالَ هَذَا رِكْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کیلیے تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ تین پتھر لے آ (یعنے استنجا کے لیے) تو مجھ دو پتھر ملے اور تیسرا
پتھر ڈھونڈھا مگر نہ ملا تو میں ایک گوبر کا ٹکڑا اوس کو سوکھا ہوا لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں پتھر تو لے لیے
اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا یہ رکس ہے (یعنے ناپاک ہو گیا بعد پاکی کے کیونکہ پہلی کہا ہوا تھا اب گوبر ہو گیا نجاست ہی نے
کہا رکس سے مراد جنوں کا کھانا ہے) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ
واحد ایک پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب استنجا کرے تو جفت
کر طاق ڈھیلوں سے (یعنے ایک یا تین یا پانچ ظاہر حدیث سے لگتا کہ ایک ڈھیلا بھی کفایت کرتا ہے) اَلْإِجْزَاءُ
بِالِاسْتِطَابَةِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

اگر فقط ڈیلون سے استنجا کرلیوے تو کافی ہے پانی لینا بہتر ہے مگر ضرور نہیں عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جاضرور کے لیے جاوے تو چاہیے کہ استنجے کے لیے تین پتھر ساتھ لیجاوے اس لیے کہ یہی تین پتھر اس کو استنجے کے لیے بس کرتے ہیں ف پھر اگر پانی ڈیلوے تب بھی کافی ہے بشرطیکہ نجاست نے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو ورنہ پانی سے دھونا ضرور ہے اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ پانی سے استنجا کرنیکا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ اَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا نَحْوِيْ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو میں اور میرا ہمجولی ایک لڑکا ایک ڈول پانی کا ساتھ کرلے چلتے آپ پانی سے استنجا کرتے ف یعنی بعد ڈیلوں کے بعضوں نے کہا یہ قول غلط کا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ یہ اس کا قول ہے رزین العربی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا (عورتوں سے) تم حکم کرو اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا کیونکہ مجھے شرم آتی ہے اون سے یہ بات کہنے میں اور رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے (یعنی پاخانہ پھر کر ڈیلے لیتے تھے پھر پانی سے دھوتے تھے یہ افضل ہے اور فقط پانی یا ڈیلوں پر بھی اکتفا درست ہے) اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِيْ اِنَائِهٖ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیوے تو چاہیے کہ پیالے کے اندر سانس نہ لیوے (کیونکہ ممکن ہے کہ کچھ ٹھیکرا پانی میں گرپڑے) اور جب پاخانے کو جاوے تو اپنی ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے نہ داہنے ہاتھ سے پونچھے ف یعنی پیشاب کرتے وقت یا بعد پیشاب کے بعضوں نے کہا یہ نفی خاص ہے پیشاب کرتوقت نہ دیکھنے کہا یہ نفی عام ہے اور مقصود تخصیص سے یہ ہے کہ جب تک ضرورت نہ ہو داہنے ہاتھ سے ذکر کا چھونا منع ہوا تو بعد استنجا کے بطریق اولے منع ہوگا عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاَنْ يَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهٖ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن میں پھونکنے سے اور داہنے ہاتھ سے ذکر کو چھونے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ

إِنَّا لَنَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَثَةِ أَحْجَارٍ ترجمہ مشرکون نے سلمان سے کہا ہم دیکھتے ہین تمہارے صاحب (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کو وہ تم کو پاخانہ بھیجنا سکھاتے ہین سلمان نے کہا ہان بیشک منع کیا آپ نے ہم کو داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور استنجا کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنیسے اور فرمایا نہ استنجا کرے کوئی تم مین سے تین ڈھیلون سے کم مین ف ابن حزم ظاہری نے کہا کہ دون اسحدیث مین یا بمعنی الا بمعنی غیر کے ہے توتین ڈھیلون سے کم بھی لینا درست نہین ہے اور زیادہ بھی لینا درست نہین ہے اسلیے کہ ایک معنی پر اقتصار کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے پس زیادتی تین ڈھیلون پر نا درست ہوگی مگر جو زیادتی نص مین وارد ہوئے جیسے پانی سے دھونا بعد ڈھیلون کے ابن قدوز نے کہا یہ خطا ہے لغت مین اسواسطے کہ دون سے اقل مراد ہے جیسے لیس فیما دون خمس من الابل صدقۃ لیس فیما دون خمس اواق صدقۃ اور دون کو غیر کے معنے مین یہان لینا بالاجماع غلط ہے (زہر الربی) **باب** ذَلِكَ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الِاسْتِنْجَاءِ استنجا کے بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر دھونا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَنْجَا دَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا ف تاکہ ہاتھ بخوبی صاف ہو جاوے اور اثر نجاست کا بالکل جاتا رہے (طبرانی نے کہا اسحدیث کو ابوزرعہ سے کسی نے روایت نہین کیا سوا ابراہیم بن جریر کے اور ابراہیم بن جریر سے کسینے روایت نہین کیا سوا شریک کے ابن القطان نے کہا اسحدیث مین دو علتین ہین ایک تو شریک کی روایت جو مشہور ہے بسبب نقصان حفظ اور تدلیس کے دوسرے ابراہیم بن جریر جسکا حال معلوم نہین لیکن ابن حبان نے ذکر کیا اوسکو ثقات مین شیخ ولی الدین نے کہا کہ نسائی نے اسحدیث کو ضعیف ہونیکی طرف اشارہ کیا آگے دوسری روایت کے بعد (زہر الربی) عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيرُ هَاتِ طَهُورًا فَأَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجَى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ هَذَا بِهَا الْأَرْضَ ترجمہ جریر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ پاخانے مین گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر کہا ای جریر پانی لاؤ مین پانی لیگیا آپ نے پانی سے استنجا کیا اور ہاتھ زمین پر رگڑے ف ابوعبدالرحمن نے کہا یہ روایت قریب بہ طرف صواب کی شریک کی روایت سے مگر ابراہیم بن جریر نے اپنے باپ سے نہین سنا یحیی بن معین اور ابوحاتم اور ابوداؤد نے کہا کہ ابراہیم کی روایت اپنے باپ سے مرسل (منقطع) ہے لیکن ابن خزیمہ نے اسکیطرف خیال نہین کیا اور اپنی صحیح مین اس روایت کو بیان کیا اور شیخ ولی الدین نے اعتراض کیا کہ نسائی نے جو ترجیح دیا اس روایت کو شریک کی روایت پر یہ کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ شریک اعلی ہی اور اوسع اور حفظ ہے ابان عن عبداللہ سے اور روایت کیا مسلم نے اپنی صحیح مین شریک سے نہ ابان سے اور سپر بھی اختلاف کیا ہے ابان پر اس روایت مین (زہر الربی) باختصار

باب التوقیت فی الماء کسقدر پانی نجاست پڑنے سے نجس نہین ہوتا اوسکی تحدید کا بیان عن
ابن عمر رضی اللہ عنہ قیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبہ من الدواب والسباع
فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کسی نے اوس پانی کا حکم پوچھا جسپر چارپائی درندے وغیرہ آیا کرتے ہین (یعنی وہ پانی پیا کرتے
ہین یا اوسمین پیشاب وغیرہ کر جاتے ہین) تو آپ نے فرمایا جب دو قلہ پانی ہو تو ناپاکے کو نہین اوٹھاتا (یعنی
نجس نہین ہوتا ف جیسے ابوداؤد کی روایت ہین ہے اور حاکم کی روایت مین ہے لم ینجسہ شیئ اوسکو
کوئی چیز ناپاک نہین کرتی پھر تفسیر ہے لم یحمل الخبث کی اور اگر اوسکے معنے ہوتے کہ ناپاکی اوٹھانے کی طاقت نہین
رکھتا یعنی نجس ہو جاتا ہے تو قلتین کی تحدید کیا ضرور تھی بلکہ جو پانے اس سے کم ہو وہ بطریق اولی طاقت نہ
رکھیگا (زہر الربی علی المجتبی) نزول التوقیت فی الماء پانی مین کوئی حد مقرر نہ ہونا عن
ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضأ من بیر بضاعۃ وھی بیر
یلقی فیہ الحیض ولحوم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الماء طھور لا ینجسہ شیئ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا
وضو کریں بیر بضاعہ سے (ایک کنوے کا نام ہے مدینہ مین) وہ ایسا کنوان ہے جسمین حیض کے لتے اور مرے ہوے کتے
اور بدبودار چیزین ڈالی جاتی ہین۔ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی ف اگرچہ وہ
مقدار مین قلیل ہو یا کثیر دو قلے یا اوس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پر نہ سے اوسکا رنگ یا بو یا مزہ بدل جاوے یہ
حدیث مطلق ہے اسمین کوئی حد پانی کی مقرر نہین کی گئی اور اوسے ساتھ عمل کے بہ نسبت اور حدیثون کے
اس باب مین وارد ہوئی ہے۔ یہ حدیث نسائی کی مطبوعہ نسخون مین اس مقام پر نہین ہے حالانکہ ہونا اس
حدیث کا اس باب مین ضرور ہے ورنہ ترجمہ باب ترک التوقیت فی الماء کسیطرح بن نہین سکتا اور شیخ جلال الدین
سیوطی نے زہر الربی مین اسی مقام پر اس حدیث کو ذکر کیا ہے عن انس ان اعرابیا بال فی المسجد
فقام الیہ بعض القوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ ولا تزرموہ
فلما فرغ دعا بذنوب فصب علیہ قال ابو عبد الرحمن یعنی لا تقطعوا علیہ ترجمہ
انس سے روایت ہے ایک گنوار نے پیشاب کر دیا مسجد کے اندر لوگ اوسکیطرف جھپٹے (اوسکو مارنے کو یا ہٹانے کو)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور مت بند کرو پیشاب اوسکا جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے
ایک ڈول پانی کا منگوایا اور اوسجگہ بہا دیا ف آپ نے منع کیا اوسکو مارنے یا ہٹانے سے اسمین بہت
مصلحتین تھین ایک تو یہ اگر اوسکو مارتے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا جاتا اور ساری مسجد نجس ہو جاتی

اوسکو بھی پیشاب پر نا دوسری یہ کہ اگر وہ پیشاب دفعۃً روک لیتا تو احتمال تھا کہ اوسکو کوئی عارضہ ہو جاوے تیسری یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانوں کو بد خلق سمجھکر خوف تھا کہ اسلام سے پھر جاوے چوتھی یہ کہ جو نصیحت آپ نے اوسکو بعد پیشاب کرنیکو فرمائی اور وہ دوسری روایتوں میں ہے کہ مسجدیں اسکام کے لیے نہیں بنی ہیں وہ نصیحت اوس تک نہ پہونچی اور ڈر کے مارے وہ بھاگ جاتا پانچویں یہ کہ تعلیم نہ ہوئی ہے کہ اگر وہ کوئی کام خلاف شرع دیکھیں تو پہلے نرمی اور ملایمت سے منع کریں نہ سختی اور درشتی سے واللہ اعلم عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک ڈول پانیکی سو وہ اوسجگہ ڈالدیا گیا عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک گنوار مسجد میں آیا اوس نے پیشاب کر دیا تو لوگ چلائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو لوگوں نے چھوڑ دیا یہانتک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر آپ نے حکم کیا ڈول پانے کے لیے وہ اوس جگہ پہنچایا گیا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَمَّا وَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ دَلْوًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگوں نے اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور جہاں اوس نے پیشاب کیا ہے وہانپر ایک ڈول پانی کا ڈالدو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنیکے لیے اور نہیں بھیجے گئے ہو دشواری کرنیکے لیے ف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تھے اللہ کیطرف سے آسانی کرنیکی لیے اور خطاب صحابہ کیطرف مجازاً ہے یا صحابہ آپ کیطرف سے بھیجے گئے تھے یا بھیجنے سے مراد سردار کرنا ہے جیسے فرمایا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (زہر الربی مع الزیادۃ) **باب** الملک الدائم تھمے ہوئے پانیکا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیشاب کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانیمیں پھر وضو کرے اوس سے دوسری روایت میں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ نیچے پھر نہاوے اوس سے کیونکہ احتمال ہے کہ پیشاب پھر ہاتھ میں آجاوے برخلاف بہتے پانیکے اوس میں نجاست تھہر نہیں سکتی **باب** فی ماء البحر سمندر کے پانی کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضانا
بہ عطشنا افنتوضا من ماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور
ماؤہ الحل میتتہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا
یارسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوتے ہین اور اپنی ساتھ تہوڑا سا پانی (پینے کے لیے) رکھتے ہین پھر اگر ہم اوس سے وضو
کرین تو پیاسے رہین گیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرین رسول اللہ صلعم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک
کرنیوالا ہے اور مردہ اوسکا حلال ہے ف اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانیکا حال پوچھا تہا مگر آپنے سمندر کے
کہانے کا بھی حال بیان کردیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہی ایسی ہی کبھی کہانے کے بہی کمی ہوجاتی ہی
حلال ہی مردہ اوسکا یعنی جتنے جانور سمندر مین رہتے ہین جنکے زندگے بغیر پانی کے نہین ہوسکتی وہ سب حلال ہین اگرچہ
مچھلی کی صورت پر نہ ہون لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین جو مچھلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر
کے مگر اس تخصیص پر کوئی صریح دلیل قرآن اور حدیث سے موجود نہین ہی اور یہ حدیث مطلق ہے اور کلام اللہ شریف
کی آیت احل لکم صید البحر وطعامہ بھی مطلق ہے یحیی نے کہا یہ دونو حکم عام ہین اور دونون ایک مرتبہ نہین
ہین اسلیے کہ پہلا یعنے الطہور ماءہ تو سوال کے جواب مین واقع ہی اور دوسرا بطریق استقلال کے وارد ہوا ہے
تو اوسکی عموم مین خلاف نہین ہوسکتا اور جو لوگ کہا جاوے کہ سوال سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا تہا اور جواب
عام ہی وضو کو اور ہر طہارت کو تو پہلا حکم بھی عام ہوسکتا ہے زرقانی نے موطا کی شرح مین لکہا کہ یہ حدیث ایک بڑی
اصل ہے اسلام کے اصول مین سے تمام ایمہ نے اسکو قبول کیا ہے اور فقہا نے اوسکے ساتہہ تمسک کیا ہی ہر زمانے مین ہر
ملک مین اور روایت کیا اسحدیث کو بڑی بڑی اماموں نے مثل مالک اور شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دارقطنی
اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن منندہ نے اور ترمذی
نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا مین نے بخاری سے تو اونہون نے صحیح کہا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے کا بھی حلال بیان کردیا اسلیے کہ جب سائل کو اوسکے پانی مین تردد تہا تو کہانے
مین بطریق اولی تردد ہوگا جسکا حکم مخفی ہی اور اون لوگون نے تمسک کیا سمندر کے پانی مین اسوجہ سے کہ اوسکا رنگ
بدلا ہوا ہے اور اوسکا مزہ کہاری ہی اور وضو اوس پانی سے ہونا چاہیے جو خالی ہو تمام عوارض سے اور باقی ہو اپنی حالت
اصلی پر اور دوسرا سبب تہا کہ وہ تجہ سمندر مین سیکڑون جانور مرجاتے ہین اور مردہ نجس ہے پس پانی بہی نجس
ہوگا تو آپنے ارشاد فرمایا کہ پانی اوسکا پاک ہے اور مردہ بہی اوسکا پاک ہے اور حلال ہی اور سمندر کے مردون کا حکم
خشکی کے مردون کا سا نہین واللہ اعلم **باب** الوضوء بالثلج برف سے وضو کرنا درست ہی جب وہ
پگہلکر پانی ہوجاوے **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ
فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا يُبَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ
وَالْبَرَدِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی سی دیر چپ
رہتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر میرا باپ میری ماں کہتی ہیں اس سکتے میں جو درمیان تکبیر اور
قرأت کے ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں یہ دعا پڑھتا ہوں اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُبَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ
اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ یا اللہ دور کردی درمیان میری اور میری گناہوں کی جیسی تو نے
دوری کی ہے درمیان پورب اور پچھم کے یا اللہ پاک کردی مجھکو میری خطاؤں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا
میل سے یا اللہ دھو ڈال مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے ف اس دعا سے مصنف نے استنباط
کیا کہ برف سے وضو کرنا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی برف سے گناہ دھونیکی اور ظاہر ہے
کہ گناہ طہارت سے دھوئے جاتے ہیں نہ کہ وضو سے پس برف سے وضو کرنا درست ہوا نووی نے کہا یہ استعارہ ہے
بطریق مبالغہ کے گناہوں سے پاک ہونے میں ورنہ گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہے بہ نسبت برف اور اولے اور شہد سے
پانیکے اور اصل یہ ہے کہ گناہ کا میل بالکل ظاہری میل کچیل کیطرح نہیں ہے جو گرم پانی سے زیادہ صاف ہو بلکہ اوس
میل میں ایک قسم کی حرارت اور عفونت ہے جسکو ٹھنڈا پانی اور برف زیادہ سفید ہے اور پھر بھی ٹھنڈا پانی
اور برف حقیقتاً نہیں ہیں۔ خطابی نے کہا یہ امثال میں ان سے مسمیات کی حقائق مراد نہیں ہیں۔ بلکہ یہ تاکید
ہے طہارت میں اور مبالغہ ہے گناہوں کے محو اور دور کرنے میں اور برف اور اولے دونوں قسم کے پانی میں جو بالکل ایک
ہیں کبھی ناپاک نہیں ہوئی نہ اونکو گنہگاروں کے ہاتھ لگے نہ وہ مستعمل ہوئے اور ان کی تمثیل زیادہ تر فائدہ دیگی
تاکید طہارت کرانی لے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ مقدر کیا اسوجہ سے کہ گناہ لیجاتی
ہیں جہنم میں پھر تعبیر کیا اون کے مٹنے سے ساتھ تجہیز حرارت کے جیسے دھونے سے آگ کی حرارت جاتی رہتی ہے
اور مبالغہ کیا اوس میں برودات کو ذکر سے مثل برف اور اولے کے (زہر الربی) بَابُ الْوُضُوءِ
بِمَاءِ الثَّلْجِ برف کے پانی سے وضو کرنیکا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے
تھے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف کے پانی اور اولوں سے اور صاف کردے میرا دل گناہوں سے جیسے صاف کیا تو نے

سفید کپڑا میل سے **باب** الْوُضُوْءِ بِمَاءِ الْبَرَدِ اولون کے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَاَوْسِعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایک جنازہ پر نماز پڑھتے تھے تو دعا کی آپ نے یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور سلامت رکھ اوسکو اور درگزر کر اوس سے اور اچھی طرح مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جگہ اوسکی (یعنے قبر) اور دھوڈال اوسکو پانی اور برف اور اولون سے اور صاف کر دی اوسکو گناہون سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے **سُوْرُ الْكَلْبِ** کتے کے جھوٹے کا بیان **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسیکے برتن سے پی لیوے تو اوسکو سات بار دھووی **ف** صحیح صحیح روایتون میں سات بار دھونا منقول ہے اور تین بار دھونیکی روایت معتبر نہیں ہے اور کتے کی نجاست اس باب میں اور نجاستون سے ممتاز ہے باقی نجاستون میں تین بار دھونا کافی ہے اور جس شخص نے قیاس کیا اس نجاست کا اور نجاستون پر اور تین بار دھونے کا حکم دیا اسمیں اوس نے مخالفت کی نص کی قیاس سے یا مخالفت کی صحیح حدیث کی ضعیف حدیث سے اور دونو امر نادرست ہیں **شرح السنۃ** میں ہے کہ اکثر محدثین کا یہ مذہب ہے کہ جب کتا منہ ڈالدے کسی برتن میں کسی چیز میں تو وہ بہا دیا جاوے اور اوسکا برتن سات بار دھویا جاوے ایک بار مٹی ملکر دھویا جاوے اخیر اور یہی سب ہے۔ امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دھویا جاوے مثل اور نجاستون کی کیونکہ دارقطنی نے روایت کیا ابوہریرہ سے اوسمیں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے دھویا جاوے تین بار یا پانچ بار یا سات بار مگر متفرد ہوا اسا تھ اسکے عبدالوہاب اور وہ متروک ہے واللہ اعلم **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسیکے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اوس برتن کو سات بار دھووی **اَلْاَمْرُ** بِاِرَاقَةِ مَا فِي الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو جو کچھ اوس میں ہو وہ بہا دیا جاوے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکے برتن میں کتا منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو جو کچھ اوس برتن میں ہو بہا دیوے پھر سات بار اوس برتن کو دھو ڈالے (ابوعبدالرحمن نے کہا فلیرقہ کسی نے نہیں بیان کیا سوا علی بن مسہر کے عمرو کنانے نے کہا یہ زیادت محفوظ نہیں ہے ابن عبدالبر نے کہا اس زیادت کو حدیث کے حافظوں نے نہیں بیان کیا اعمش کے اصحاب میں سے جیسے ابومعاویہ اور شعبہ نے ابن منہ نے کہا یہ زیادت رسول اللہ صلعم سے نہیں پہچانی جاتی مگر علی بن مسہر

کی روایت سے حافظ ابن حجر نے کہا ہے اور یہ کا حکم دوسری روایت میں بھی آیا ہے علماء کی طرف سے اوس نے ابوہریرہ سے ابن عدی کی روایت میں لیکن اوسکو مرفوع ہونے میں اعتراض ہے صحیح یہ ہے کہ وہ موقوف ہے اسطرح ذکر کیا ہے بہانے کا حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے ابن سیرین سے اُنہوں نے ابوہریرہ سے موقوفاً اور اسناد اوسکا صحیح ہے روایت کیا اوسکو دارقطنی وغیرہ نے (زہر الربی علی المجتبیٰ)

باب تعفیر الاناء الذی ولغ فیہ الکلب بالتراب

جس برتن میں کتا منہ ڈالکر جھوٹا کر دے اوسکو مٹی سے مانجھنے کا بیان

عن عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ورخص فی کلب الصید والنحم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات واعفروہ الثامنۃ بالتراب

ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنیکا حکم فرمایا مگر شکاری کتے اور بکریوں کے نگہبان کتے کے پالنے کی اجازت دی اور آپنے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر جھوٹا کرے تو اوسے برتن کو دھو ڈالو اور آٹھویں بار اوسکو مٹی سے مانجھ کر دھوؤ ف ظاہر روایت سے یہ نکلتا ہے کہ آٹھویں بار دھونا واجب ہے اور یہی قول ہے حسن بصری اور احمد بن حنبل کا جو حرب نے نقل کیا اون سے اور شافعی سے منقول ہے کہ اس حدیث کی صحت سے میں واقف نہیں ہوا۔ لیکن یہ حدیث صحیح ہے مسلم وغیرہ کی روایت سے بعضوں نے کہا ابوہریرہ کی حدیث کو اسکے ترجیح ہے مگر رد کیا گیا اسطرح پر کہ ترجیح جب دیجاتی ہے جب تعارض ہو اور یہاں تو ابن مغفل کی حدیث پر عمل کرنے سے ابوہریرہ کی حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے اور ابوہریرہ کی حدیث پر عمل کرنے سے ابن مغفل کی حدیث پر عمل ہونا ضرور نہیں (زہر الربی)

سؤر المرأۃ

جنبی کے جھوٹے کا بیان

عن کبشۃ بنت کعب بن مالک ان ابا قتادۃ دخل فسکبت لہ وضوءا فجاءت ھرۃ فشربت منہ فاصغی لھا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات

ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوقتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکو میں سمجھ نہیں سکی میں نے اون کیلئے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اوس پانی سے پینے لگی سو ابوقتادہ اوسکے پینے کے لیے پانی کا برتن سیدھا کر دیا یہانتک کہ اوس نے خوب طرح پی لیا کبشہ نے کہا کہ پھر مجھکو جو دیکھا تو میں اون کیطرف دیکھ رہی ہوں تو مجھ سے کہا اے میری بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں تو کہا بے شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ تو ناپاک نہیں ہے اسلیے کہ وہ تمہارے گرد پھرنے والوں میں سے ہے (اگر نر ہے) یا گھومنے والیوں میں سے ہے (اگر مادہ ہے) یعنی رات دن گھر میں پھرتی رہتی ہے اسلیے اوسکا جھوٹا کر دینا معاف کر دیا گیا)

باب سؤر الحمار

گدھے کے جھوٹے کا بیان

عن انس قال اتانا صائد او رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ورسولہ ینھاکم عن

لحوم الحمر فانها رجس ترجمہ انس سے روایت ہے ہمارے یہاں منادی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا بیشک اللہ اور رسول تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کو گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے ف یعنی حرام ہے جس سے گدھا ہو گا گوشت پلید اور حرام ٹھہرا تو اوسکا جھوٹا بھی ناپاک ہوگا **باب** سؤر الحائض حائضہ عورت کا جھوٹا کیسا ہے **عن** عائشة قالت كنت اغترف العرق فيضع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاه حيث وضعت وانا حائض وكنت اشرب وانا حائض فيضع فاه حيث وضعت وانا حائض ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں چوستی تھی ہڈی کو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی جگہہ اپنا منہ کہکر چوستے تھے جہاں میں نے رکھا تھا حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور میں برتن سے پانی پیتی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی جگہہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے جہاں میں نے لگایا تھا حالانکہ میں حیض سے ہوتی (اس معلوم ہوا کہ حائضہ کا جھوٹا پاک ہے) **باب** وضوء الرجال والنساء جميعا مرد اور عورت سب ملکر وضو کریں تو کیسا ہے **عن** ابن عمر قال كان الرجال والنساء يتوضئون في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں اور مرد اکٹھے وضو کیا کرتے تھے یعنی ایک برتن سے) **باب** الجنب جنب کے غسل سے جو پانی بچ رہے کیسا ہے **عن** عائشة انها اخبرته انها كانت تغتسل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في اناء واحد ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک ہی برتن میں نہایا کرتیں یعنی پانی ایک ہی برتن سے دونوں لیا کرتے تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا **باب** القدر الذي يكفي به الرجل من الماء للوضوء کہ کتنا پانی وضو کے لیے کافی ہے **عن** انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتے تھے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے تھے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جسمیں ایک مد پانی آتا ہے پس یہ حدیث موافق ہے اوس حدیث کے جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ساڑھے مد سے اور غسل کرتے تھے ساڑھے صاع سے اور بعضوں نے کہا کہ مکوک ایک پیمانہ ہے جسمیں ڈیڑھ صاع پانی آتا ہے لیکن بغوی نے کہا کہ مراد مکوک سے یہاں مد ہے اور صاحب نہایہ اور قرطبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور دلیل اوسکی بھی ہے کہ دوسری روایت میں بہ تصریح موجود ہے اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا اور اسی حساب سے صاع چار مد کا ہوتا تو اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوگا اور اہل عراق کے نزدیک آٹھہ رطل کا ہوگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا اور یہی صحیح ہے **عن** ام عمارة بنت كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ فاتي بماء في اناء قدر ثلثي المد قال شعبة فاحفظ انه غسل ذراعيه وجعل

یدیہ کفیہما وکفیہ باطنہما وظاہرہما ترجمہ ام عمارہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک برتن پانی کا لایا گیا جسمین دونہاتی مدپانی تہا شعبہ کے
روایت مین ہی کہ آپ نے اپنے دونون ہاتہونکو دہویا اور دونون کو ملا اور کانون کے اندر مسح کیا اور مجہے یہہ یاد نہین ہی کہ آپنے
کانون کے اوپر کیا تب مسح کیا **باب النیۃ فی الوضوء** وضو مین نیت کا بیان **عن عمر بن الخطاب**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی
فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ
الی دنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے
روایت ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملونکا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر شخص کے لیے وہی ہے
جو اوس نے نیت کی ہو پس جسنے کوئی عمل بدون نیت کے کیا تو ثواب کے لائق نہین ہی سو جسکی ہجرت اللہ کی طرف اور
اوسکے رسول کے لیے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہو چکی (یعنے اوسکا ثواب پاویگا) اور جسکی ہجرت دنیا کے
لیے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے جو وہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسی کیواسطے ہے جسکے واسطے اوس نے
ہجرت کی یعنے دنیا اور عورت **ف** ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا نام قیس تہا
مدینے کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے ایسی ہجرت کا کچہہ
ثواب نہین جو نیت خالص نہ ہو۔ نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچہہ حاجت نہین۔ مثلاً نماز کی
نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلی یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچہہ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو
ہر گز درست نہین لیکن اس مین اختلاف ہے کہ زبان سے بہی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل
اور زبان دونو موافق ہو جاوین اور اہل حدیث کی نزدیک زبان سے نہ کہے اس واسطے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہر چند
ہجرت دین مین نہایت ہی عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بہی کچہہ حقیقت نہین اسیطرح علم اور
درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے، لہٰذا محض خدا کے واسطے ہو تو سبحان اللہ اور نہین تو اوسکو قالب بے روح
سمجہا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بہی ثواب ہوتا ہے جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت
کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اور اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ
اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کری تو ہر ایک نیت کا جدا جدا ثواب پاوے۔ مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہی لیکن اسمین
کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہہ کہ دوسرے نماز کا انتظار کرنا دوسری یہہ کہ آنکہہ اور کان کو گناہون سے روکنا
تیسری اعتکاف کرنا چوتہی حضرت پر درود اور سلام بہیجنا پانچوین علم سیکہنا غیر کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کا
روکنا۔ غرض کہ یہہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے امید اسکی

کا معمول ہو کہ حدیث کی کتابوں میں اول اسی حدیث کو لکھتے ہیں کہ حدیث پڑھنے والوں کی سر پیسہ نیت درست ہو جاوے خدا ہی کیواسطے علم حدیث پڑھیں دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکھیں۔ امام شافعی سے روایت ہو کہ اس حدیث کو دین میں ستر جگہ دخل ہے مراد کثرت ہو یعنی ہر جگہ پر اسکا دخل ہے عبادات میں اور معاملات میں اور عادات میں سب جگہ ہے حدیث اسکی صحت پر متفق ہیں اور بعضوں کو متواتر کہتے ہیں واللہ اعلم تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

الوضوء من الاناء برتن سے وضو کرنیکا بیان **عن** انس قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وحانت صلوٰۃ العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فوضع یدہ فی ذلک الاناء وأمر الناس ان یتوضؤا فرأیت الماء ینبع من تحت اصابعہ حتی توضأ من عند آخرھم **ترجمہ** انس سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آگیا لوگوں نے وضو کو پانی ڈھونڈا کہیں نہ پایا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اوس برتن میں کھ دیا اور لوگوں کو حکم کیا وضو کرنیکا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے نکل رہا ہے یہانتک کہ جو شخص سب سے آخر میں تھا اوس نے بھی وضو کر لیا **ف** یہ ایک معجزہ تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دوسری روایت میں ہے کہ سب تین سو آدمی تھے اور ایک روایت میں ہو کہ ایک ہزار پانسو تھے واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجد وا ماء فأتی بتور فأدخل یدہ فلقد رأیت الماء ینفجر من بین اصابعہ ویقول حی علی الطہور والبرکۃ من اللہ عز وجل قال الاعمش حدثنی سالم بن ابی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ قال الف وخمس مائۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں کو پانی نہ ملا آپ پاس ایک کٹورا سی پانی کی لائی گئی آپ نے اپنا ہاتھ اوسمیں ڈالدیا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹ کر نکل رہا ہے اور آپ فرماتے جاتے تھے آؤ پاک پانی پر اور اللہ کی برکت پر اعمش نے کہا مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے جابر سے کہا تم کتنے آدمی تھے اوسدن انہوں نے کہا چودہ سو پانسو **باب**

التسمیۃ عند الوضوء وضو کے وقت بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** انس قال طلب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوءا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل مع احدکم ماء فوضع یدہ فی الماء ویقول توضؤا بسم اللہ فرأیت الماء یخرج من بین اصابعہ حتی توضؤا من عند آخرھم **ترجمہ** انس سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعضے صحابہ نے وضو کا پانی مانگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہو کسی کے پاس پانی ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں

رکھا اور فرمایا وضو کرو اللہ کا نام لیکر تو دیکھا میں نے پانی کو نکل رہا تھا آپ کی گہائیوں میں سے یہانتک کہ وضو کر لیا سب لوگوں نے کوئی باقی نہ رہا۔ ثابت جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انس سے کہتے ہیں میں نے انس سے پوچھا تمہارے نزدیک سب کتنے لوگ تھے انہوں نے کہا ستر آدمیوں کے قریب۔ **صفت الخادم الماء علی الرجل للوضوء** خدمت گار وضو کا پانی ڈالتا جاوے تو کیسا ہے **عن المغیرۃ** سکبت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توضأ فی غزوۃ تبوک فمسح علی الخفین ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے جنگ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا تو میں نے پانی ڈالا پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کر لیا **قف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار سے وضو کروانا درست ہے اور میں کراہت نہیں ہے **الوضوء مرۃ مرۃ** وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان **عن ابن عباس** قال الا اخبرکم یتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ مرۃ مرۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نکروں پھر وضو کیا انہوں نے ایک ایک بار سب اعضا کو دھویا **باب الوضوء** **ثلثا ثلثا** وضو میں تین تین بار کرنیکا بیان **عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب** ان عبد اللہ بن عمر توضأ ثلثا ثلثا یسند ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا تین تین بار ہر عضو کو دھویا اور کہا ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **صفۃ الوضوء وغسل الکفین** وضو کی ترکیب۔ دونوں پہونچوں کا دھونا **عن المغیرۃ** قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقرب وضوءہ بعضنا کان معہ فعدل وعدلت معہ حتی اتی کذا وکذا من الارض فاناخ ثم انطلق قال فذہب حتی توارٰی عنی ثم جاء فقال امعک ماء فمشیت الیہ بمطہرۃ فاتیتہ بہا فاصغیت علیہ فغسل یدیہ ووجہہ وذہب لیغسل ذراعیہ وعلیہ جبۃ شامیۃ ضیقۃ الکمین فاخرج یدیہ من تحت الجبۃ فغسل وجہہ وذراعیہ وذکر مسح ناصیتہ شیئا وعمامتہ شیئا قال ابن عون لا احفظ کما اریدہ ثم مسح علی خفیہ ثم قال حاجتک قلت یا رسول اللہ لیست لی حاجۃ فجئنا وقد اقام الناس عبد الرحمن بن عوف وقد صلی بہم رکعۃ من صلوۃ الصبح فذہبت لاوذنہ فنہاہ فی فصلینا ما ادرکنا وقضینا ما سبقنا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے میری پیٹ میں لکڑی کو نچی پھر آپ مڑ گئے رستہ سے اور میں بھی آپ کے ساتھ مڑا یہانتک کہ ایک زمین میں آئے جو ایسی ایسی تھی وہاں پر آپ نے اونٹ بٹھایا پھر آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے پھر آئے اور پوچھا تیرے پاس پانی ہے میرے پاس ایک چمڑے کی مشک تھی میں اس کو لیکر آیا

اور آپ پر پانی ڈالا آپ نے دونوں پہونچوں کو دھویا اور منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دھونے کا قصد کیا لیکن آپ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے اس لئے آستین تنگ تھیں اسوجہ سے آستین نیچے نہ کر سکے آپ نے اپنا ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکال لیا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر بیان کیا مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کچھ حال (یعنی پیشانی اور عمامے پر آپ نے مسح کیا) لیکن ابن عون (جو روایت کرتے ہیں اس حدیث کو مغیرہ سے) نے کہا مجھ کو خوب یاد نہیں ہے جیسا میں چاہتا ہوں لڑکے مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کیا حال بیان کیا) پھر آپ نے مسح کیا موزوں پر بعد اوسکے فرمایا اب تو حاجت سے فارغ ہوا میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے حاجت نہیں ہے پھر ہم آئے تو لوگوں کو امام عبدالرحمن بن عوف تھے اور ایک رکعت فجر کی پڑھ چکے تھے میں نے قصد کیا کہ عبدالرحمن کو آگاہ کروں (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں) لیکن آپ نے منع کیا پھر جسقدر نماز ہم کو جماعت کے ساتھ ملی اوسکو پڑھا اور جو پہلے ہو چکی تھی اوسکو پورا کیا (یعنی بعد سلام کے پڑھ لی)

بَابُ كَمْ يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ پہونچوں کو کتنے بار دھونا چاہیے

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا ترجمہ ابن ابی اوفی نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا آپ نے اپنے دونوں پہونچوں پر تین بار پانی ٹپکایا

الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ حمران بن ابان سے روایت ہے دیکھا میں نے عثمان بن عفان کو وضو کیا انہوں نے تین بار پہنچوں پر پانی ڈالکر دونوں دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا پھر موںھ دھویا اپنا تین بار پھر کہنی تک اپنا داہنا ہاتھ تین بار دھویا پھر ویسا ہی بایاں بھی پھر اپنے سر کا مسح کیا تین بار اپنا داہنا پاؤں دھویا پھر ویسا ہی بایاں بھی دھویا پھر کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے اس میری وضو کا سا وضو کیا پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور دل میں دنیا کی کوئی بات خیال نہ کرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاویں گے **ف** یعنی صغایر اور کبایر اگر خدا چاہے وہ غفور اور رحیم ہے

بَابُ يَتَمَضْمَضُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ يَدَيْهِ کس ہاتھ میں پانی لیکر کلی کرے داہنے ہاتھ میں یا میں ہاتھ میں

عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ حمران سے روایت ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی میں ڈالکر کلی کے اور ناک صاف کی پھر آپ نے تین بار اپنا منھ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا پھر حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ ایسا ہی آپ نے وضو کیا جیسا میں نے یہ وضو کیا اور آپ نے فرمایا جو میرے طرح سے وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر حضور دل سے نماز پڑھے اور نماز کے اندر دنیا کی تباہی خیال وسوسے نہ لاوے تو اسکے اگلے گناہ سب معاف ہو جاوینگے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے پانی لیکر کلی کرے اور ناک میں پانی پہونچاوے **اِیْجَادُ الْاِسْتِنْشَارِ** ایک ہی بار ناک چھنکنے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِیَسْتَنْثِرْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک چھنکے دوسری روایت میں ہے تین بار چھنکے کیونکہ شیطان اسکی بانسی پر رات کو رہتا ہے **اَلْمُبَالَغَةُ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ** ناک میں زور سے پانی ڈالنا چاہیے **عَنْ** لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتلایئے وضو کرنا آپ نے فرمایا تو پورا کیا کر وضو کو یعنی سب اعضا کو اچھی طرح دھویا کر کہنیوں سوکھا نہ رہے اور ناک میں پانی زور سے ڈال مگر جب تو روزہ دار ہو تو ہاں سے پانی ڈال ہوا ایسا نہ ہو کہ پانی اندر چلا جاوے اور روزہ ٹوٹ جاوے **اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ** ناک میں پانی ڈالنے اور سنکنے کا حکم **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک سنکے اور جو ڈھیلا لیوے تو طاق لیوے (یعنی تین یا پانچ یا سات) **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ قَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو ناک سنک اور جب تو ڈھیلا لیوے تو طاق لے **بَابُ** الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْشَارِ عِنْدَ الْاِسْتِیْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ جب سو کر اٹھے تو ناک سنکنا چاہیے (یعنی وضو میں) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

کوئی اپنی نیند سے جاگی پھر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں بستا ہے **ف** سوتے میں بلغم دماغ سے اتر کر ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہے اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھینک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت میں سو چاہیئے اوس کو دور کرنا شیطان کی بانی الحقیقت شیطان ہی رات کو وہاں رہتا ہے اللہ خوب جانتا ہے **بَابُ الْيَدِ الَّتِي يَسْتَنْثِرُ** کس ہاتھ سے ناک سنکنا چاہیئے **عَنْ** علی انہ دعا بوضوء فتمضمض واستنشق ونثر بیمینہ الیسری ففعل هذا ثلثا ثم قال هذا طهور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اونہوں نے وضو کیا پانی منگوایا کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک سنکی ایسی طرح تین بار کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی وضو ہے (یعنی اونکی وضو کے مانند) اس سے معلوم ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے سنکے

بَابُ غسل الوجہ منہ دھونے کا بیان **عَنْ** عبد خیر قال اتینا علی ابن ابیطالب وقد صلی فدعا بطهور فقلنا ما یصنع وقد صلی ما یرید الا لیعلمنا فاتی باناء فیہ ماء وطست فافرغ من الاناء علی یدہ فغسلها ثلاثا ثم مضمض واستنشق ثلاثا من الکف الذی یاخذ بہ الماء ثم غسل وجهہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا ویدہ الشمال ثلاثا ثم مسح برأسہ مرۃ وغسل رجلہ الیمنی ثلاثا ورجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من سرہ ان یعلم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فهو هذا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہم لوگ حضرت علی بن ابیطالب پاس آئے اور وہ نماز پڑھ چکے تھے انہون نے وضو کا پانی منگوایا ہم نے کہا اپنے دلون میں (آپس میں) یہہ وضو کا پانی کیا کریگے نماز تو پڑھ چکے ہین ضرور ہم کو سکھلانیکے لیے پانی منگوایا ہوگا خیر اون کو پاس ایک برتن لایا جسمین پانی تھا اور ایک طشت لایا اونہون نے برتن سے پانی اپنے ہاتھہ پر ڈالا اور اوسکو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک مین تین بار پانی ڈالا اوسی ہاتھہ سے جس سے پانی لیتے تھے (یعنی داہنے ہاتھہ سے) پھر منہ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھہ کو تین بار دھویا اور بائین ہاتھہ کو تین بار دھویا اور سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنی پیر کو تین بار دھویا اور بائین پیر کو تین بار دھویا بعد اوسکے کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو معلوم کرنیکی تو وہ یہی ہے (جیسے مین نے کیا دوسری روایت مین یون ہے کہ آپ نے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک چلو سے اور یہی والی ہے شافعیہ کے نزدیک اور حنفیہ کے نزدیک جدا جدا چلو لینا بہتر ہے

عَدَدُ غسل الوجہ منہ کو کتنی بار دھووے **عَنْ** علی انہ اتی بکرسی فقعد علیہ ثم دعا بتور فیہ ماء فکفا علی یدیہ ثلثا ثم مضمض واستنشق بکف واحد ثلث مرات وغسل وجهہ ثلثا وغسل ذراعیہ ثلثا ثلثا واخذ من الماء فمسح برأسہ واشار شعبۃ مرۃ من ناصیتہ الی مؤخر رأسہ ثم قال لا ادری اردها امرا وغسل رجلیہ ثلثا ثلثا ثم قال من سرہ

اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے
حضرت علی کے پاس ایک کرسی لائے وہ اوس پر بیٹھے پھر ایک برتن منگوایا جسمیں پانی تھا اور تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر
جھکا کر پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک چلو سے تین بار اور دونوں ہاتھوں سے تین تین بار
پھر پانی لیا اور سر پر مسح کیا شعبہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے بتلایا مسح کو اسطرح کر پیشانی سے شروع کیا گدی تک
پھر کہا مجھ معلوم نہیں گدی سے پھر پیشانی تک لائے ہاتھوں کو یا ہیں اور دونوں پانوں دھوئے تین تین بار پھر اسکو
کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو یہی وضو تھا آپکا **غسل الیدین**
دونو ہاتھ دھونا **عن** عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ
فِيْ كُوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا
وَيَدَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ بِطَنِيَّهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ
سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ ترجمہ عبد خیر سے
روایت ہے میں حضرت علی کے پاس آیا انہوں نے ایک کرسی منگوائی اور اوس پر بیٹھے پھر پانی منگوایا ایک برتن میں اور دونو
ہاتھ دھوئے تین بار پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار پھر سنہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ
دھوئے تین تین بار پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈبو کر سر پر مسح کیا پھر دونوں پانوں کو دھویا تین تین بار بعد اوسکے کہا جسکو خوشی
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی تو دیکھ لیوے اسکو یہی وضو تھا آپ کا **باب صفۃ**
الوضوء وضو کی ترکیب **عن** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِيْ اَبِيْ عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَاَ فَغَسَلَ
كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ
وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ
مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا
فَقَالَ نَاوِلْنِيْ فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَاءَ الَّذِيْ فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا
فَعِبْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ لَا تَعِبْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا
رَاَيْتَنِيْ صَنَعْتُ يَقُوْلُ لِوَضُوْئِهٖ هٰذَا وَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا ترجمہ حضرت امام حسین سے
روایت ہے میرے والد علی بن ابی طالب نے مجھ سے وضو کا پانی مانگا میں نے وضو کا پانی لاکر دیا انہوں نے وضو شروع کیا
تو پہلے دونو پہونچوں کو تین بار دھویا پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک سنکی پھر منھ کو تین بار
دھویا پھر داہنی ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر بائیں ہاتھ کو اسیطرح دھویا پھر سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنے پانوں
کو ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بائیں پانوں کو اسیطرح دھویا پھر کھڑے ہو گئے اور کہا مجھے پانی دو میں نے دسی برتن دیدیا

جسمین وضو کا بچا ہوا پانی تھا انہون نے کہڑے کہڑے اوسمین سے پانی پیا مینی تعجب کیا انہون نے کہا تعجب مت کر اسلیے کہ مین نے تیرے باپ (یعنی نانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے جیسے مین نے کیا۔
اسی طرح وضو کرتے تھے اور وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے ہوکر پیتے تھے **حکم** دھونا ہاتھون کو کتنی بار
دہوے **عن** ابی حیۃ وھو ابن قیس قال رایت علیا توضاء فغسل کفیہ حتی انقاھما
ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجھہ ثلثا وغسل ذراعیہ ثلثا ثلثا ثم مسح براسہ
ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طھورہ فشرب وھو قائم ثم قال احببت
ان اریکم کیف طھور النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی حیہ سے روایت ہی مین نے حضرت علی رضہ کو
دیکھا انہون نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونو پہونچون کو دہوے یہانتک کہ صاف کیا اون کو پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک
مین پانی ڈالا اور منہ تین بار دہویا اور دونون ہاتھ تین تین بار دہوے پھر سر پر مسح کیا پھر دونون پانون دہوے پھر کہڑے ہوے اور وضو کا بچا ہوا پانی کہڑے کہڑے پیا پھر کہا مین نے بہ چاہا کہ تم کو دکھلاؤن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تھے **باب** صفۃ الغسل دھونیکے حد **عن** عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ انہ قال
لعبد اللہ بن زید بن عاصم وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جد عمرو بن یحیی
ھل تستطیع ان تریني کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضاء قال عبد اللہ بن زید
نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ فغسل یدیہ الی الرسغین مرتین ثم تمضمض واستنشق ثلثا
ثم غسل وجھہ ثلثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل
بھما وادبر بدا بمقدم راسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی
بدا منہ ثم غسل رجلیہ **ترجمہ** عمر بن یحیی مازنی سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ یحیی بن عمارہ بن ابی حسن
اوس نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو صحابی ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دادا ہین عمرو بن یحیی کے ۹
یہ غلطی ہی راوی حدیث سے عبد اللہ بن زید عمرو بن یحیی کے نہ دادا ہین نہ نانا صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبد اللہ بن
زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تھا جو دادا ہی عمرو بن یحیی کا **ف** کیا تم مجھکو دکھا سکتے ہو کسطرح وضو کرتی تھے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہون نے کہا ہان تو منگوایا وضو کا پانی اور ڈالا اوسکو اپنے ہاتھہ پر اور دہویا دونون
ہاتھونکو دو دو بار پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پھر منہ دہویا تین بار پھر دونو ہاتھہ دہوے دو دو بار کہنیون
تک پھر مسح کیا سر کا دونون ہاتھون سے اسکے سے لے گئے اوسکے پیچھے سے لے آئے یعنی شروع کیا آگے سے اور سر کے پیچھے
تک لیگئے پھر دونون ہاتھون کو پیچھے سے لے آئے وہین تک جہان سے شروع کیا تھا پھر دونون پانون دہوے **باب**
صفۃ مسح الراس سر پر مسح کرنیکا کرے **عن** عمرو بن یحیی عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید

۹ یعنی اسی بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث عمرو بن یحیی نے اپنے دادا سے سنی ہے

بن عاصم وهو جد عمرو بن يحيى هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ قال عبد الله بن زيد نعم فدعا بوضوء فأفرغ على يديه اليمنى فغسل يديه مرتين ثم تمضمض واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يديه مرتين مرتين الى المرفقين ثم مسح رأسه بيديه فاقبل بهما وادبر بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع الى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه ترجمہ عمرو بن یحیی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو دادا تھے عمرو بن یحیی کے کیا تم مجھ کو دکھا سکتے ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہاں انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے داہنے ہاتھ پر ڈالا پھر دونوں ہاتھوں کو دو بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر منہ کو دھویا تین بار پھر دونوں ہاتھ دھوئے دو دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے آگے پیچھے لیگئے اور پیچھے سے آگے لائے پہلے آگے سے شروع کیا اور پیچھے تک لیگئے پھر پیچھے سے وہیں لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے **عناد** مسح الرأس کتنی بار مسح کرے **عن** عبد الله بن زيد الذي أري النداء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فغسل وجهه ثلثا ويديه مرتين مرتين وغسل رجليه مرتين ومسح برأسه مرتين ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی **ف** یہ غلطی ہے سفیان کی عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ جنہوں نے اذان نقل کی ہے وہ اور صحابی ہیں اور یہ عبد اللہ بن زید بن عاصم ہیں جو وضو کی روایت کرتے ہیں **ف** کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو منہ کو تین بار دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو بار دھویا اور دونوں پاؤں کو دو بار دھویا اور سر پر دو بار مسح کیا **باب** مسح المرأة رأسها عورت اپنے سر پر مسح کرے **عن** أبي عبد الله سالم سبلان قال وكانت عائشة تستعجب بأمانته وكنا جيرة فأرتني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فتمضمضت واستنثرت ثلثا وغسلت وجهها ثلثا ثم غسلت يدها اليمنى ثلثا واليسرى ثلثا ووضعت يدها في مقدم رأسها ثم مسحت رأسها مسحة واحدة الى مؤخره ثم أمرت يديها بأذنيها ثم صلت على الخدين قال سالم كنت آتيها مكاتبا ما حفظني منه فيجلس بين يديّ وتحدث معي حتى جئتها ذات يوم فقلت ادعي لي بالبركة يا أم المؤمنين قالت وما ذاك قلت أعتقني الله قالت بارك الله لك وأرخت الحجاب دوني فلم أرها بعد ذلك اليوم ترجمہ ابو عبد اللہ سے روایت ہے جسکا نام سالم تھا اور سبلان کہ کے مشہور تھا حضرت عائشہ اوسکی امانت پر تعجب کرتی تھیں اور اوس سے کلام لیا کرتی تھیں اور ہمسایہ تھا حضرت عائشہ نے مجھ کو دکھلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے تو انہوں نے کلی

کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور منہ دھویا تین بار پھر داہنا ہاتھ دھویا تین بار اور بایان ہاتھ بھی تین بار اور اپنا ہاتھ سر کے آگے رکھکر پیچھے تک مسح کیا ایک بار پھر اپنے ہاتھون کو دونون کانون پر پھیرا پھر گانون پر سالم نے کہا مین حضرت عائشہ پاس کتابت کے حالت مین جایا کرتا رہتے مین غلام تھا مجھکو میرے مولی نے مکاتب کر دیا تھا سو کتابت اس غلام کو کہتے ہین جس سے مولے کچھ روپیہ یا قباط ٹھہرا لے اور کہدے کہ جب تو اتنا روپیہ ادا کر دیگا تو آزاد ہے) تو وہ مجھسے پردہ کرتی نہین اور کہا کہ غلامون سے اور رات دن کر کپڑون سے پردہ کرنا ضرور نہین ہے حضرت عائشہ کا بھی مذہب تھا) بلکہ میرے سامنے آکر بیٹھ جاتین اور مجھ سے باتین کرتین ایک دن جو مین اونکے پاس گیا تو مینے کہا سیرے لیے دعا کرو برکت کے انہون نے پوچھا کیا ہوا مین نے کہا اللہ نے مجھے آزاد کر دیا یعنی بدل کتابت ادا کر دیا انہون نے کہا اللہ تجھے برکت دیوے زرا اسی وقت میرے سامنے پردہ ٹنگا لیا پھر اوس روز سے مین نے اونکو نہین دیکھا

مسح الاذنین کانون کے مسح کا بیان

عن ابن عباس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فغسل یدیہ ثم مضمض واستنشق من غرفۃ واحدۃ وغسل وجھہ وغسل یدیہ مرۃ مرۃ ومسح برأسہ واذنیہ مرۃ قال عبد العزیز واخبرنی من سمع من ابن عجلان ان یقول فی ذلک وغسل رجلیہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا تو دونو ہاتھون کو دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور منہ دھویا اور دونون ہاتھ دھوئے ایک ایک بار اور مسح کیا سر اور کانون کا ایکبار دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے اور دونون پاؤن دھوئے

باب مسح الاذنین مع الرأس او بعد ہ

یعنی کانون کا مسح سر کے ساتھ کرنا اور کانون کو سر مین شریک ہونیکی دلیل

عن ابن عباس ان توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغرف غرفۃ فمضمض واستنشق ثم غرف غرفۃ فغسل وجھہ ثم غرف غرفۃ فغسل یدہ الیمنی ثم غرف غرفۃ فغسل یدہ الیسری ثم مسح برأسہ واذنیہ باطنہما بالسبحتین وظاہرہما بابہامیہ ثم غرف غرفۃ فغسل رجلہ الیمنی ثم غرف غرفۃ فغسل رجلہ الیسری ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو لیا اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر چلو لیا اور منہ دھویا پھر چلو لیا اور داہنا ہاتھ دھویا پھر چلو لیا اور بایان ہاتھ دھویا پھر مسح کیا سر اور دونون کانون پر کانون کے اندر کا کلمہ کی انگلیون سے اور باہر کا انگھوٹھون سے پھر ایک چلو لیا اور داہنا پاؤن دھویا پھر چلو لیا اور بایان پاؤن دھویا

عن عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطایا من فیہ فاذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجھہ خرجت الخطایا من وجہہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج

مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ یَدَیْہِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِہٖ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رَاْسِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَیْہِ فَاِذَا
غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رِجْلَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَیْہِ ثُمَّ کَانَ مَشْیُہٗ اِلَی
الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُہٗ نَافِلَۃً لَّہٗ ترجمہ عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت وضو شروع
کرتا ہے بندہ مومن پھر کلی کرتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے پھر جسوقت ناک میں پانی ڈالتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے
ناک سے پھر جسوقت منہ دھوتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے یہانتک کہ نکلجاتے ہیں پپوٹوں سے پھر جسوقت ہاتھ دھوتا ہے
نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں ہاتھوں سے یہانتک کہ نکلجاتے ہیں دونوں ہاتھ کے ناخونوں کے تلے سے پھر جسوقت مسح کرتا ہے
سر کا نکلجاتے ہیں اوسکے دونوں کانوں سے پھر جسوقت پانوں دھوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں پانوں سے
یہانتک کہ نکلجاتے ہیں اوسکی دونوں پانوں کے ناخونوں سے پھر چلنا اوسکا مسجد کیطرف اور نماز اوسکے واسطے نفل ہے یعنے اوسکا
ثواب علیحدہ ہوگا اوسکے لیے ف گناہوں سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں اوسکے بالکل
معاف ہوجاتے ہیں اور جسکے صغائر و کبائر دونوں ہیں تو صغائر عفو ہوجاتے ہیں اور جسکے سب گناہ کبائر ہیں تو اون میں تخفیف
ہوجاتی ہے بقدر صغائر اور جسکے پاس نہ صغائر ہیں نہ کبائر اوسکی نیکیوں میں ترقی ہوتی ہے ایسا ہی بیان کیا علمائی احناف
کی شرح میں مگر ظاہر حدیث مطلق ہے شامل ہے صغائر اور کبائر کو **باب** **المسح علی العمامۃ** عمامے پر مسح کرنیکا بیان

عن بلال قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین والخمار ترجمہ بلال سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے موزوں اور عمامے پر دوسری روایت میں یوں ہے رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہیں موزوں
ایک روایت میں ہے علی الخمار والخفین یعنے عمامے اور موزوں پر ف اکثر اہل حدیث کے نزدیک مسح عمامہ اور سر بندہیں
پر درست ہے اور یہ ثابت ہے عمر و بن امیہ اور غیرہ اور انس کے روایت سے اور بعضوں کے نزدیک عمامے پر مسح درست نہیں ہے
جبتک ناصیہ سے نہ لگے **باب** **المسح علی العمامۃ مع الناصیۃ** پیشانی اور عمامے پر مسح کرنا **عن**
المغیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح ناصیتہ وعمامتہ وعلی الخفین ترجمہ مغیرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مسح کیا پیشانی اور عمامے پر اور موزوں پر **عن** المغیرۃ بن شعبۃ
قال تخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتخلفت معہ فلما قضی حاجتہ قال امعک ماء فاتیتہ
بمطہرۃ فغسل یدیہ وغسل وجہہ ثم ذہب یحسر عن ذراعیہ فضاق کم الجبۃ فالقاہا
علی منکبیہ فغسل ذراعیہ ومسح برأسہ وعلی العمامۃ وعلی خفیہ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) لوگوں کی پیچھے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب آپ حاجت سے
فارغ ہوئے تو مجھ سے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے میں ایک بدھنا پانی کا لیکر آیا آپ نے اپنا ہاتھ دھویا اور منہ دھویا پھر اپنے ہاتھ

ف گناہوں سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر کے بیان میں اختلاف کا نقل ہوجانے ہیں

آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ نکلیں یعنے جبہ کی آستینیں تنگ تھیں ہاتھ اوسمیں سے نکل نہ سکے آپ نے جبہ کے نیچے کی طرف سے ہاتھ پر ڈال لیا اور ہاتھ اندر سے نکال لیے پھر دونو ہاتھ دھوئے اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے پر اور موزوں پر **باب** کیفیۃ المسح علی العمامۃ عمامے پر کسطرح مسح کرے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال حصلتان لا اسأل عنہما احدا بعد ما شہدت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا معہ فی سفر فبرز لحاجتہ ثم جاء فتوضأ ومسح بناصیتہ وجانبی عمامتہ ومسح علی خفیہ وقال وصلوۃ الامام خلف الرجل من رعیتہ فشہدت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان فی سفر فحضرت الصلوۃ فاحتبس علیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقاموا الصلوۃ وقدموا بن عوف فصلی بہم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی خلف ابن عوف ما بقی من الصلوۃ فلما سلم ابن عوف قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی ما سبق بہ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے دو باتیں ہیں میں اونکو کسی سے نہ پوچھونگا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھ چکا ہوں (اون باتوں کو کرتے ہوئے) ہم آپ کے ساتھ تھے سفر میں آپ حاجت کو نکلے پھر آکر وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے کے دونوں کناروں پر اور مسح کیا موزوں پر (اب اس بات میں کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں) دوسری امام نماز پڑھی اپنی جماعت میں سے کسی کے پیچھے یہ درست ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں آپ سفر میں تھے نماز کا وقت آگیا لیکن آپ تشریف نہ لے گئے تو صحابہ نے نماز شروع کردی (عبدالرحمن بن عوف کو آگے کیا انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور نماز پڑھی آپ نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے جتنی باقی تھی جب ابن عوف نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جسقدر نماز ہو چکی تھی اوسکو ادا کیا **باب** ایجاب غسل الرجلین بالنعلین دھونا واجب ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے ایڑی کی جہنم کے عذاب سے یعنے اگر وضو میں چوک گئی تو قیامت میں عذاب ہوگا (حدیث سے پاؤں کا دھونا واجب معلوم ہوتا ہے اور اس سے رہ ہو گیا اون لوگوں پر جو پاؤں کو مسح کو کافی سمجھتے ہیں) **عن** عبداللہ بن عمرو قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوما یتوضؤن فرأی اعقابہم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو وضو کر رہے ہیں اور اون کی ایڑیاں چمک رہی ہیں (خشکی ہے اون پر پانی نہیں ہو پہنچا) آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کے عذاب سے پورا کرو وضو کو **باب** بای الرجلین یبدأ بالغسل پہلے کس پاؤں کو دھوے **عن** عائشۃ وذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب التیامن ما استطاع فی طہورہ وتنعلہ وترجلہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنیکو پسند کرتے

تھے جہانتک ہوسکتا طہارت میں اور جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں **غسل** الرجلین بالیدین دونوں پانوں کو
دونوں ہاتھوں سے دھونا **عن** القیسی انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاتی
باناء فقال علی یدیہ من الاناء فغسلہما مرۃ وغسل وجہہ وذر لعینیہ مرۃ مرۃ وغسل
رجلیہ بیدیہ کلتیہما ترجمہ عبدالرحمن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے ایک سفر میں آپ پاس پانی لائے آپ نے برتن جھکا کر پانی دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور دونوں کو دھویا ایک بار
اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک بار اور دونوں پانوں دھوئے دونوں ہاتھوں سے **الامر**
بتخلیل اصابع او نگلیوں میں خلال کرنیکا حکم **عن** لقیط بن صبرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فاسبغ الوضوء وخلل بین اصابع ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو پورا کر وضو کو اور تو خلال کر تو نگلیوں میں زنہار کہ گہنیا ان
سوکھی نہ جاویں **عن** **غسل** الرجلین پانوں کتنی بار دھوئے **عن** ابی حیۃ الوادعی قال رایت
علیا توضأ فغسل کفیہ ثلثا ومضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلثا وذراعیہ
ثلثا ثلثا ومسح برأسہ وغسل رجلیہ ثلثا ثلثا ثم قال ھذا وضوء رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوحیہ وادعی سے روایت ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں
ہتھیلیوں کو تین بار دھویا اور تین بار کلی کے اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے
تین تین بار اور مسح کیا سر پر اور دونوں پانوں دھوئے تین تین بار پھر کہا یہی وضو تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا **باب** **حد** الغسل دھونے کی حد یعنی ہاتھ اور پانوں کہاں تک دھوئے **عن** حمران مولے
عثمان ان عثمان دعا بوضوء فتوضأ فغسل کفیہ ثلاث مرات ثم مضمض واستنشق
ثم غسل وجہہ ثلث مرات ثم غسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلث مرات ثم غسل یدہ الیسری
مثل ذلک ثم مسح برأسہ ثم غسل رجلہ الیمنی الی الکعبین ثلث مرات ثم غسل رجلہ
الیسری مثل ذلک ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ نحو وضوئی ھذا ثم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قام
فرکع رکعتین لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ حمران سے روایت ہے جو مولی تھا غلام
آزاد کیا تھا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا کہ میں نے دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور
دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھویا پھر کلی کے اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ دھویا تین بار پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک تین بار
پھر بایاں ہاتھ دھویا اسیطرح یعنی کہنی تک تین بار پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤں دھویا ٹخنوں تک تین بار

پھر بایان پانون دھویا اسی طرح (یعنے تخنون تک تین بار) پھر کہا مین نے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اسطرح جیسے مین نے وضو کیا پھر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسطرح وضو کرے جیسے مین نے کیا ہے پھر کھڑے ہوکر دو رکعتین پڑہے اور دل مین کسی طرح کی وسوسے نہ لاوے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَ تَتَوَضَّأُ فِيهَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا **ترجمہ** عبید بن جریج سے روایت ہے مین نے عبداللہ بن عمر سے کہا مین تمہین دیکھتا ہون یہ چمڑے کی جوتیان پہنی ہوئے اور اوسی کو پہنے پہنے وضو کرتے ہو اے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایسی جوتیان پہنتے تہے اور اون مین وضو کرتے **بَابُ** المَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزون پر مسح کرنے کا بیان **ف** اجماع کیا ہے علما نے موزون کے مسح درست ہونے پر سفر اور حضر مین اور انکار کیا ہے اوسکا شیعہ اور خوارج نے اور روایت کیا ہے موزون پر مسح کرنیکو ایک جماعت صحابہ نے حسن بصری نے کہا مجھ سے ستر آدمیون نے بیان کیا رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کہ آپ موزون پر مسح کرتے تہے لیکن اختلاف کیا ہے علمائے کہ مسح کرنا موزون پر افضل ہے یا پانون دہونا اکثر علما کے نزدیک پانون دہونا افضل ہے اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک مسح افضل ہے **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَكَانَتْ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيرٍ وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسِيرٍ **ترجمہ** جریر بن عبداللہ سے روایت ہے انہون نے وضو کیا اور مسح کیا موزون پر لوگون نے کہا کیا تم مسح کرتے ہو موزون پر جریر نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم کو دیکھا موزون پر مسح کرتے ہوئے پیچھے اللہ کے لوگون کو جریر کی حدیث نہایت پسند تہی کیونکہ اسلام جریر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تہوڑے دنون پیشتر تہا **ف** پس یہہ جو بعض لوگون نے گمان کیا کہ موزون پر مسح کرنا آیت مائدہ کے اترنے سے پیشتر درست تہا اور جب سورہ مائدہ مین یہہ آیت اتری فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ تو موزون کا مسح موقوف ہوا اور پانون دہونا ضرور ہوا یہہ گمان صحیح نہ ہوگا اس لیے کہ جریر رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ہی روز پیشتر مسلمان ہوئے اور انہون نے آپ کو موزون پر مسح کرتے دیکہا تو معلوم ہوگیا کہ آیت مائدہ سے موزون کا مسح موقوف نہین ہوا پس آیت مائدہ مین جو حکم پانون دہونے کا ہے وہ خاص ہے اوس حالت سے جب پانون مین موزے نہون اگر موزے ہون تو حدیث کے رو سے اون پر مسح درست ہے **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْإِسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُمَامَةُ فَسَأَلْتُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** جعفر بن عمرو بن عمیہ ضمری سے روایت ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے وضو کیا اور مسح کیا موزون پر

بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ
وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اور بلال دونوں اسواف میں گئے (اسواف مدینہ کے حرم کو کہتے ہیں جسکی حد بندی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کی ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے پھر نکلے تو اسامہ نے کہا میں نے بلال سے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپ حاجت کو گئے پھر وضو کیا تو منہ دھویا اور دونوں ہاتھ
دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا موزوں پر مسح کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ
وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ
فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حاجت کو تشریف لیگئے جب لوٹ کر آنے لگے تو میں پانی لیکر پہونچا ایک لوٹے میں اور میں نے پانی ڈالا آپ کے اوپر آپ نے
دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر آپ دونوں ہاتھ نہیں دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ تنگ نکلا (اور آستینیں اوپر چڑھ نہ سکیں)
آپنے دونوں ہاتھوں کو جبے کے تلے سے نکال لیا اور دونوں کو دھویا اور مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی ہمارے ساتھ ف
اس حدیث سے مد دینے کا جواز ثابت ہوا وضو میں اور اسامہ بن زید کی حدیث سے بھی ثابت ہے انہوں نے پانی ڈالا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ لوٹ کر آئے تھے عرفات سے اور کئی حدیثوں میں وضو میں مد دینے کی ممانعت آئی ہے پر دو
حدیثیں ثابت نہیں ہیں عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ
لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ
وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے تو پیچھے پیچھے
آپ کے مغیرہ بھی تھے ایک لوٹا پانی لیکر گئے پھر آپ پانی ڈالا یہانتک کہ آپ فارغ ہوگئے حاجت سے ف مسلم کی روایت میں
یوں ہے فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ یعنے پانی ڈالا آپ پر جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور مسلم کی
ایک روایت میں اور نسائی کی روایت میں حَتَّى فَرَغَ ہے پس اسکے معنے یوں ہونگے کہ پانی ڈالا آپ پر یہانتک کہ آپ
فارغ ہوئے حاجت سے اپنی تو مراد حاجت سے وضو ہوگا نادرست اور صحیح یہ ہے کہ حَتَّى سببیہ ہے راوی سے چونکہ اور روایتوں سے

یہی ثابت ہوتا ہے کہ مغیرہ نے پانی ڈالا جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور جو حاجت سے جنوب مراد ہے جیسے نووی نے تاویل کی ہے تو اس صورت میں فتوضأ اس کے بعد بیموقع ہوگا **باب المسح علی الجوربین والنعلین** پاتابہ اور جوتوں پر مسح کرنیکا بیان **ف** یہ باب مع اس حدیث کے جو اس باب میں مذکور ہوگی کسٹر نسخوں میں نہیں ہے

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الجوربین والنعلین

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پاتابوں اور جوتوں پر ابو عبد الرحمن نے کہا میں نہیں جانتا کسی کو کہ اوس نے متابعت کی ہو ابو قیس کی اس روایت میں اور صحیح مغیرہ سے یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر **باب المسح علی الخفین فی السفر** سفر میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال تخلف یا مغیرۃ فمضوا ایھم الناس تخلفت ومعی اداوۃ من ماء فی مضی الناس فذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فلما رجع ذھبت اصب علیہ وعلیہ جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین فاردت ان یخرج یدہ منھا فضاقت علیہ فاخرج یدہ من تحت الجبۃ فغسل وجھہ ویدیہ ومسح برأسہ ومسح علی خفیہ

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے فرمایا پیچھے رہ جا اے مغیرہ اور لوگوں سے کہا چلو آگے جاؤ میں پیچھے رہ گیا میرے ساتھ ایک لوٹا پانی تھا لوگ چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا آپ ایک جبہ پہنے تھے رومی کا بنا ہوا تنگ آستینوں کا آپ نے اوس میں سے ہاتھ نکالنا چاہا وہ تنگ ہوئے تب آپ نے جبہ کے تلے سے ہاتھ نکال لیا اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا **باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر** مسافر کو موزے پر مسح کرنیکی کتنی مدت ہے

عن صفوان بن عسال قال رخص لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا مسافرین ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیھن

ترجمہ صفوان بن عسال سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہم کو جب ہم سفر میں ہوں اپنے موزے نہ اوتارنے کی تین دن تین رات تک **ف** مگر جب جنابت ہو تو اوتارنا پڑیگا اکثر ایمہ اور علما کا یہی قول ہے کہ مدت مسح کی مقیم کو ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا اور مالک سے مشہور روایت یہ ہے کہ مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں جب تک چاہے مسح کرے اور یہی قول قدیم تھا شافعی کا اور دلیل اسکی حدیث ہے ابی بن عمارہ کی جسکو ابو داؤد نے نقل کیا لیکن وہ ضعیف ہے باتفاق اہل حدیث۔ پھر یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی یعنے جب موزے پہنے وضو کرکے تو اب یہ وضو جب سے ٹوٹے گا اوس وقت سے مدت کا حساب ہوگا نہ مسح کے وقت سے اور نہ پہننے کے وقت سے (نووی باختصار) **عن زید قال سألت**

قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ترجمہ زر سے روایت ہے میں نے صفوان بن عسال سے پوچھا موزوں پر مسح کرنیکو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو جب ہم مسافر ہوں کہ مسح کریں اپنے موزوں پر اور نہ اوتاریں اونکو تین دن تک پیشاب اور پاخانے اور سونے سے مگر جنابت سے البتہ وضو کرنا ضرور ہے **الوقت** فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ مقیم موزوں پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے **عن** عَلِيٍّ رضہ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ ترجمہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو لیے تین دن اور تین رات کیلیے مقرر کیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات یعنے موزوں پر مسح کرنے کے لیے **عن** شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا موزوں پر مسح کرنی کی بابت کو انہوں نے کہا علی رض پاس جاؤ اور اون سے پوچھو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں اونکے پاس گیا اور پوچھا حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو کہ مقیم ایک دن رات تک مسح کرے اور مسافر تین دن رات تک **صفة** الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے **عن** النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ وَهَذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ ترجمہ نزال بن سبرہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی رض کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھی ظہر کی پھر لوگوں کے کاموں میں مصروف ہے جب عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں پانی لایا گیا آپ نے اوس میں سے ایک چلو لیکر منہ اور دونوں ہاتھوں اور سر اور دونو پاؤں پر مسح کیا پھر تھوڑا سا بچا ہوا پانی لیکر کھڑے ہو کر پیا اور کہا کہ لوگ برا جانتے ہیں اسکو (یعنے ظہر پیچھے وضو کرنیکو جس میں تمام اعضا پر مسح کیا جاوے) حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا کرتے ہوے اور جسکو حدث نہ ہوا ہو اوسکا بھی وضو ہے یعنے اگر کوئی شخص باوضو ہو اور نماز کا وقت آجاوے اور وہ شخص ثواب کے واسطے تازہ وضو کرنا چاہے تو اسی طرح کفایت کرتا ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر سب اعضا کو چھیڑ لیوے پورا وضو کرنا اور پانی بہانا ضرور نہیں **الوضوء لكل صلوة**

ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ضرور نہیں ہے جب وضو ہو عن انس انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارای بانا
صغیرا فتوضا فقلت اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا لکل صلوۃ قال نعم قال فانتم
قال کنا نصلی الصلوات مالم نحدث قال وقد کنا نصلی الصلوات بوضوء ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چھوٹا برتن لایا گیا آپنے وضو کیا عمرو بن عامر نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا رسو
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اور تم انہوں نے کہا ہم تو کئی نمازیں پڑھ
کرتی تھے جبتک وضو نہ ٹوٹتا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خرج من الخلاء فقرب الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء فقال انما امرت بالوضوء
اذا قمت الی الصلوۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانے سے نکلے تو آپ کے سامنے
کھانا رکھا گیا لوگوں نے عرض کیا کیا وضو کا پانی لاویں آپنے فرمایا وضو کا حکم مجھ اوس وقت ہوا ہے جب نماز کو کھڑے ہوں
اور پائخانے سے نکلکر کچھ وضو ضرور نہیں ہے عن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا
لکل صلوۃ فلما کان یوم الفتح صلی الصلوات بوضوء واحد فقال لہ عمر فعلت شیئا
لم تکن تفعلہ قال عمدا فعلتہ یا عمر ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کو لیے وضو کرتے
تھے جب مکے کے فتح کا دن آیا تو آپ نے سب نمازوں کو ایک ہی وضو سے پڑھا حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے
آج ایسا کام کیا جو کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی ہمیشہ آپ ہر ایک نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اور آج کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں)
آپ نے فرمایا میں نے قصدا ایسا کیا ہے اے عمر ف تاکہ میری امت کو مسئلہ معلوم ہو جاوے کہ ہر نماز کو لیے تازہ وضو
کرنا افضل ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہیں یہ مسئلہ اتفاقی اور اجماعی ہے مگر ابو جعفر طحاوی اور ابن بطال نے
نقل کیا کہ ایک طائفہ علما کے نزدیک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب ہے اگرچہ وضو ہو اور دلیل لاتے ہیں اللہ کے اس قول سے
اذا قمتم الی الصلوۃ نووی نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ یہ کسی کا مذہب ہو اور شاید مراد اس طائفہ کی استحباب وضو کا
ہو ہر نماز کے لیے اور وہ صحیح ہے بلا خلاف اور دلیل جمہور کی احادیث صحیحہ ہیں جو اس باب میں بیان ہوئیں اور آیہ کریمہ اذا
قمتم من النوم یا اذا قمتم محدثین پر ہے یا وہ منسوخ ہے یا فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے مگر یہ قول ضعیف ہے باب
النضح پانی چھڑکنے کا بیان عن الحکم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا توضا
اخذ حفنۃ من ماء فقال بھا ھکذا ووصف شعبۃ فنضح بہ فرجہ فذکرتہ لابراھیم
فاعجبہ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک چلو
پانی کا لیکر اپنی شرم گاہ پر چھڑک لیتے (تاکہ قطری کا وسوسہ بالکل مٹ جاوے) حدیث کا راوی حکم بن سفیان ہے یا سفیان بن
حکم اسکے نام میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا یحابی ہے ابن عبد البر نے کہا اس سے یہی ایک حدیث مروی ہے وضو کے باب میں

اور اسی طرح ہے عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ اَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ
قَالَ اَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهٗ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور
پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر یا وضو کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر ف اکثر نسخوں میں یہ حدیث اسی طرح ہے اور بعض نسخوں میں
عن الحکم بن سفیان من ابیہ ہے بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوْءِ وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا عَنْ اَبِيْ
جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ وَقَالَ صَنَعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تین
تین بار پھر کھڑے ہو کے اور بچا ہوا پانی پیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے
عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَاَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ
فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزَ لَهُ الْعَنَزَةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ
وَالْمَرْاَةُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا بطحا میں بلال
نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا لوگ اوسکی لینے کو لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پایا اور آپ کے لیے ایک لکڑی گاڑی (سترہ
کی لیے) پھر آپ نے نماز پڑھائی لوگوں کو اور گدھے اور کتے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرِضْتُ
فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَعُوْدَانِيْ فَوَجَدَانِيْ قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوْءَهٗ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابوبکر صدیق میری دیکھنے کو آئے انہوں نے مجھے بیہوش پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا پانی
میرے اوپر ڈالا ف یعنی جو پانی وضو سے بچ رہا تھا اور یہ تفسیر ترجمہ باب کے مناسب ہے یا جو پانی وضو میں صرف ہوا تھا
اوسی کو اکٹھا کر کے ڈالا یعنی جب وضو کا پانی سے نفع اوٹھانا درست ہوا تو بچا پانی وضو سے بچ رہے گا اوس سے بطریق اولے
نفع اوٹھانا درست ہوگا بَابُ فَرْضِ الْوُضُوْءِ وضو کا فرض ہونا عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ ترجمہ
ابوالملیح نے (جنکا نام عامر ہے یا زید یا زید) روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر سے) کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ نماز بغیر وضو کے اور نہ صدقہ چوری کے مال سے ف یعنی مال غنیمت میں سے چرا کر صدقہ دیوے
تو وہ صدقہ قبول نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا یہی حکم ہے ہر مال حرام کا اَلْاِعْتِمَالُ فِي الْوُضُوْءِ وضو میں
زیادتی کرنا منع ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ الْوُضُوْءَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ
عَلٰى هٰذَا اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وضو کی ترکیب پوچھتا تھا تو آپ نے تین تین بار وضو کر کے اوسکو بتلایا پھر فرمایا وضو اس طرح ہے اب جو کوئی اسپر زیادتی کرے اوس نے برا کیا اور حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا ف وضو میں ہر عضو کا ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونا درست ہے اور تین سے زیادہ مکروہ ہے اس لیے کہ خلاف ہے سنت کی اور اسراف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع بہتر ہے اور اپنے عقل سے گھٹانا بڑھانا وضو کرنا بدعت اور مذموم ہے **کلام** باسباغ الوضوء وضو پورا کرنے کا حکم **عن** عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس قال کنا جلوسا الی عبد اللہ بن عباس فقال واللہ ما خصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء دون الناس الا بثلثۃ اشیاء فانہ امرنا ان نسبغ الوضوء ولا نأکل الصدقۃ ولا ان ننزی الحمر علی الخیل

ترجمہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عباس پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی بنی ہاشم کو) خاص نہیں کیا کسی بات سے (یعنی دین کی باتیں جیسے سب کو بتاتے ہیں ویسی ہی ہم کو بتائیں) مگر تین باتوں سے ایک تو حکم کیا ہم کو وضو پورا کرنے کا دوسری زکوۃ نہ کھانے کا تیسری گدھے کو گھوڑیوں پر نہ کودانے کا ف ان باتوں کی بنی ہاشم کو زیادہ تاکید فرمائی لیکن پہلی بات یعنی وضو کا پورا کرنا تو وہ سب مسلمانوں کے لیے ہے اور زکوۃ کا حرام ہونا بنی ہاشم اور بنی مطلب سے خاص ہے اور گدھوں کا گھوڑیوں پر کودانا عموماً مکروہ ہے اسلیے کہ گھوڑے کی نسل کم ہوگی حالانکہ گھوڑے کی نسل بڑھانا چاہیے کیونکہ وہ آلہ جہاد ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغوا الوضوء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو وضو کو **باب** الفضل فی ذلک وضو پورا کرنے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات اسباغ الوضوء علی المکاره وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ بتاؤں وہ چیز جو مٹا دے گناہوں کو اور بلند کرے درجوں کو وہ کیا ہے پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت (جیسے سردی ہو) اور بہت سے قدم ہونا مسجد تک اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک نماز کے بعد یہی رباط ہے یہی رباط ہے ف جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اس آیت میں یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون **ثواب** من توضأ کما امر موافق حکم کے وضو کرنیکا ثواب **عن** عاصم بن سفیان الثقفی انھم غزوا غزوۃ السلاسل فنابتھم الغزو فرابطوا ثم رجعوا الی معاویۃ وعندہ ابو ایوب وعقبۃ بن عامر فقال عاصم یا ابا ایوب فاتنا الغزو والغنائم وقد اخبرنا انہ من صلی فی المساجد الاربعۃ غفر

لَهٗ بِهٖ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَدُلُّكَ عَلٰى اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَهٗ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ
ترجمہ عاصم بن سفیان ثقفی سے روایت ہے ہم لوگ جہاد کو نکلے سلاسل کیطرف (جو ایک پانی کا نام ہے) لیکن جہاد نہ ملا
پھر ہم مستعد رہے یہانتک کہ لوٹ کر معاویہ کے پاس آئے اور ان کے پاس ابو ایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے تھے عاصم نے
کہا ای ابا ایوب اس سال ہم کو جہاد نہ ملا اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے چار مسجدوں میں اوس کے گناہ بخشدیے
جاوینگے ابو ایوب نے کہا ہے میری بھائی کے بیٹے ہم تجھے اس سے سہل بتا دین میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص وضو کرے حکم کیموافق اور نماز پڑھے حکم کیموافق (یعنی سب شرائط اور ارکان کو اچھی طرح
ادا کرے) تو وہ بخشدیا جاویگا چاہے پہلے جو عمل کر چکا ہو عاصم نے کہا ای عقبہ کیا ایسا ہی عقبہ نے کہا ہاں عَنْ
عُثْمَانَ بِمُحَدِّثٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ ترجمہ عثمان سے روایت ہے وہ نہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کہتے تھے جو شخص پورا کرے وضو کو جیسا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو پانچوں نمازیں کفارہ
ہو جاوینگی اون گناہوں کی جو اون کے درمیان میں سرزد ہوں عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ
لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ اوس کو بخش دیتا ہے جو دو
نماز تک جبتک اوسکو پڑھے درمیان دونوں نمازوں کے جو کچھ گناہ اوسکے ہوتے ہیں معاف ہو جاتے ہیں عَنْ
عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ اَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّاْتَ
فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ
وَاسْتَنْشَقْتَ مِنْخَرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ
رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَاِنْ اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ
مَا تَقُوْلُ اَتُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ كُلَّهٗ يُعْطٰى فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَدَنَا اَجَلِيْ وَمَا
بِيْ مِنْ فَقْرٍ فَاَكْذِبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ
قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
وضو کا کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا وضو جب تو نے کیا اور دونوں پہونچے دھوئے صاف کر کے تو تیرے گناہ نکل گئے

علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہین تک وضو کرنا بہتر ہی اور مراد اس حدیث سے یہ ہی کہ مسلمان کو زیور اوس حد تک پہنایا جاویگا جہانتک وضو مین پانی پہونچتا ہے یعنے ہاتھونکا زیور کہنیون تک اور پاؤنکا ٹخنون تک اور منہ کا کانون تک واللہ اعلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَکَ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لِرَجُلٍ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ فِیْ خَیْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهُ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ (بقیع) کیطرف نکلے اور فرمایا سلامتی ہو تمپر اے گھر والو مسلمان یا سلامتی ہو تم پر گھر ہو مسلمانون کا لوگو اگر اللہ چاہیگا تو تمسے ملنے والے ہین (یعنی اگر خدا چاہیگا تو خاتمہ ہمارا ایمان پر ہوگا اور ہم مومنین سے ملینگے) مجھکو آرزو ہی اپنے بھائیون کو دیکھون صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے بھائی نہین ہین آپنے فرمایا (تمہارا درجہ تو اس سے زیادہ ہی) تم صحابہ ہو میری (اور صحابی کا درجہ برادر ایمانی سے زیادہ ہے اسلیے کہ بھائی تو سب مسلمان ہین ہو جب آیۃ کریمہ انما المومنون اخوۃ اور صحابیت کا درجہ اوسپر زیادہ ہی) اور میری بھائی (جو صحابہ نہین ہین) وہ لوگ ہین جو ابھی دنیا مین نہین آئے ہین قیامت کے روز اونکا فرط ہونگا (فرط اوس شخص کو کہتے ہین جو ساتھیون سے آگے بڑھکر چلا جاتا ہی اور اون کے کھانے اور پینے کے سامان (کیلیے) حوض کوثر پر (یعنے پہلے ہی سے جاکر اونکی راحت کا سامان کرونگا اور اون کے آنے کا منتظر رہونگا حوض کوثر پر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اون لوگون کو کیونکر پہچانینگے قیامت مین جو دنیا مین آپکے بعد آوینگے آپ نے فرمایا دیکھو اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پانون کے گھوڑے خالص سیاہ مشکی گھوڑون مین مل جاوین تو وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچانے گا صحابہ نے عرض کیا کیون نہین پہچانیگا آپنے فرمایا پس اسیطرح وہ بھائی میرے قیامت کے روز آوینگے اور اون کے منہ اور ہاتھ پانون چمکتے ہونگے وضو سے اور مین اونکا فرط ہونگا حوض کوثر پر **باب** ثواب مَنْ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتین پڑہے اوسکا ثواب کیا ہی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یُقْبِلُ عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتین پڑہے منہ اور دل سے متوجہ ہو کے (یعنے ادہر ادہر منہ سے نہ دیکھے قبلہ کیطرف دیکھتا رہے اور دل بھی لگاوے وہی تمام خیال دل مین ملاوے) تو واجب ہو جاویگی جنت اوسکیلیے **باب** مَا یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَمَا لَا یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذْیِ ہے مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان عَنْ اَبِیْ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِي فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ اِلٰى جَنْبِي سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوْءُ ترجمہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (فاطمہ زہرا) میری نکاح میں تھیں تو مجھے شرم آئی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے ہوئے میں نے ایک شخص سے کہا جو میری پاس بیٹھا تھا تو پوچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اس نے پوچھا آپ نے فرمایا مذی میں وضو ہے یعنی مذی نکلنے سے غسل کرنا ضرور نہیں ہے صرف وضو کافی ہے (مذی وہ پانی ہے جو ابتدا اسی شہوت میں نکلتا ہے اور اسکی نکلنے سے شہوت تیز ہوجاتی ہے)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ اِذَا بَنٰى الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ فَاَمْذٰى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاِنِّي اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَابْنَتُهُ تَحْتِي فَسَاَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے مقداد بن الاسود سے کہا جب کوئی شخص اپنے عورت پاس بیٹھے اور اوسکی مذی نکل آوے لیکن وہ جماع نہ کرے تم اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں کیونکہ مجھے شرم آتی ہے یہ مسئلہ آپ سے پوچھتے ہوئے اور صاحبزادی آپ کی میری نکاح میں ہیں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈالے اور وضو کرلے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے

عَنْ عَائِشِ بْنِ اُنَيْسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ ابْنَتِهٖ عِنْدِي فَقَالَ يَكْفِي مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ ترجمہ عائش بن انس سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے مذی بہت آتی تھی تو میں نے عمار بن یاسر کو کہا تم یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو سبب اسکے کہ میری پاس انکی صاحبزادی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو جب مذی نکلی

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّاُ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے حضرت علی نے حکم کیا عمار کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھیں آپ نے فرمایا دھو ڈالے ذکر کو اور وضو کرلے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَاِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ مقداد بن الاسود سے روایت ہے حضرت علی نے اوسکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھے کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی کی پاس بیٹھے اور اوسکی مذی نکل آوے تو اوسپر کیا واجب ہوا (وضو یا غسل) اور کہا میرے پاس آپ کی صاحبزادی ہیں اسسبب سے میں شرم کرتا ہوں اس مسئلہ کو پوچھنے میں مقداد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا ہو تو اپنے شرمگاہ

کو دھو ڈالے اور نماز کے لیے جیسا وضو کرتے ہیں ویسا ہی وضو کر لیوے عن علی قال استحییت ان اسال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی من اجل فاطمۃ فامرت المقداد بن الاسود فسالہ فقال
فیہ الوضوء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی مذی کے مسئلہ پوچھنے میں
بسبب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تو حکم کیا میں نے مقداد کو پوچھنیکا انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوسمیں وضو ہے باب الوضوء من الغائط والبول پیشاب یا پائخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے عن
زر بن حبیش قال اتیت رجلا یدعی صفوان بن عسال فقعدت علی بابہ فخرج
فقال ما شانک قلت اطلب العلم قال ان الملائکۃ تضع اجنحتہا لطالب العلم رضا بما
یطلب فقال عن ای شیء تسال قلت عن الخفین قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی سفر امرنا ان لا ننزعہ ثلثا الا من جنابۃ لکن من غائط وبول ونوم ترجمہ زر
بن حبیش سے روایت ہے میں ایک شخص پاس گیا جسکو صفوان بن عسال کہتے ہیں تو میں اوس کے دروازے پر بیٹھا جب وہ نکلا
تو پوچھنے لگا کیا کام ہے میں نے کہا میں علم چاہتا ہوں اوس نے کہا فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں طالب علم کیواسطے خوشی سے
پھر کہا تو کیا پوچھتا ہے میں نے کہا موزوں کا مسئلہ پوچھتا ہوں اوس نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے
سفر میں آپ ہمکو حکم کرتے موزے نہ اوتارنیکا تین دن رات کے جنابت سے یعنے اگر نہانیکی حاجت ہو تو موزے اوتار کر غسل کریں لیکن پائخانے پیشاب یا سونے سے نہ اوتارنے
کا حکم کرتے بلکہ وضو کا حکم کرتے اور وضو میں موزوں پر مسح کرنیکی اجازت تھی الوضوء من الغائط پائخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
عن زر قال قال صفوان بن عسال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی سفر امرنا ان لا ننزعہ ثلثا الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم ترجمہ صفوان
بن عسال نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے سفر میں تو آپ حکم کرتے ہم کو موزے نہ اوتارنے کا
مگر جنابت سے لیکن پیشاب یا پائخانے یا سونے سے نہ اوتارتے الوضوء من الریح جب ریح نکلے تو وضو ٹوٹ
جاتا ہے عن عبد اللہ بن زید قال شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یجد الشیء فی
الصلوۃ قال لا ینصرف حتی یجد ریحا او یسمع صوتا ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس شکایت ہوئی کہ ایک شخص کو نماز میں وہم ہوتا ہے (یعنے ریح نکلنیکا) گمر یقین نہیں کہ نکلی آپ نے فرمایا
وہ نماز چھوڑ کر نہ نکلے جبتک بدبو نہ سونگھے یا آواز نہ سنے (حاصل یہ کہ جب یقین ہو جاوے ریح نکلنیکا اوسوقت
نماز توڑے اور وضو کرے وہم کا کچھ خیال نہ کرے) الوضوء من النوم سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استیقظ احدکم من منامہ فلا
یدخل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیہا ثلث مرات فانہ لا یدری این باتت یدہ ترجمہ ابو ہریرہ

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین ہی سو کر اوٹھے تو اپنا ہاتھہ برتن مین نہ ڈالے جبتک اوسپر تین بار پانی نہ ڈال لے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان ہاتھہ اوسکا **ف** شاید ہاتھہ دیر پر پڑا ہو اور پسینے وغیرہ سے نجاست لگ جاوے کیونکہ عربون کی عادت تہی کہ وہ صرف ڈھیلون سی استنجا کرکے سو رہتے اور گرمی کی شدت سی پسینہ آتا تہا یہ نہی تنزیہی ہی اکثر علما کے نزدیک اور تحریمی ہی بعض علما کے نزدیک امام احمد سے منقول ہی کہ اگر رات کو سو کر اوٹھے تو کراہت تحریمی ہی اور دن کو سو کر اوٹھے تو کراہت تنزیہی ہی یہ جب ہی کہ شک ہو جاوے کہ ہاتھہ کی نجاست مین اور جو یقین ہو اوسکی طہارت کا تو مکروہ نہین ہی ہاتھہ ڈالنا پانی مین وہونے سے پہلے اور بعضون نے کہا ہر حال مین مکروہ ہی واللہ اعلم - جب سونیکے بعد ہاتھہ دہونے کا حکم ہوا اوس سے معلوم ہوگیا کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی

باب التعاس اونگھنے کا بیان

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نعس احدکم وھو یصلی فلینصرف لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ وھو لا یدری ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اونگھے نماز پڑہتی مین تو نماز چہوڑ دے ایسا نہو بخشش دعا کرنے لگے اپنی جی اور نہ سمجھے **الوضوء من مس الذکر** ذکر کے چہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی

عن عروۃ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال مروان ومن مس الذکر الوضوء فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی مین گیا مروان بن الحکم پاس تو ذکر کیا ہم نے اون چیزون کا جن سے وضو لازم آتا ہی مروان نے کہا ذکر چہونے سے بہی وضو لازم آتا ہی عروہ نے کہا مجہکو نہین معلوم ہی مروان نے کہا خبر دی مجہکو بسرہ بنت صفوان نے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص تم مین سے چہوے اپنے ذکر کو تو وضو کرے

عن عروۃ بن الزبیر یقول ذکر مروان فی امارتہ علی المدینۃ انہ یتوضأ من مس الذکر اذا افضی بیدہ الرجل الیہ فانکرت ذلک وقلت ما وجوہ عن مسہ فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ما یتوضأ منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویتوضأ من مس الذکر قال فلم ازل اماری مروان حتی دعا رجلا من حرسہ فارسلہ الی بسرۃ فسألہا عما حدثتہ مروان فارسلت الیہ بسرۃ بمثل الذی حدثتنی عنہا مروان ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی مروان جب امیر تہا مدینے کا تو اوس نے بیان کیا کہ ذکر کے چہونے سے وضو لازم آتا ہی جب آدمی اپنے ہاتھہ سے اوسکو چہوے مین نے اسکا انکار کیا اور کہا جو کوئی ذکر کو چہوے تو اوسپر وضو لازم نہین آتا مروان نے کہا مجہسے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا اوس نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے بیان فرمایا اون چیزون کا جن سے وضو کرنا چاہیے تو فرمایا کہ وضو کر ہر ذکر کے
چوہیے عروہ نے کہا مین برابر جیکر تا مروان سے بیان کیا کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا ہے تو جا اور ایک شخص کو بلا اور بسرہ پاس سکو
بھیجا اوس سپاہی نے بسرہ سے پوچھا جو اوس نے مروان سے بیان کیا تھا تو بسرہ نے اوس سے وہی کہلا بھیجا جو اون نے مجھ سے
بیان کیا تھا **باب ترک الوضوء مما مست النار** ذکر کیا چھوڑنے سے وضو نہین تو سنا **عن** طلق بن علی
قال خرجنا وفدا حتی قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ
فلما قضی الصلوٰۃ جاء رجل کانہ بدوی فقال یا رسول اللہ ما ترٰی فی رجل مس ذکرہ
فی الصلوٰۃ قال وھل ھو الا مضغۃ منک او بضعۃ منک **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت
ہے ہم نکلے اپنی قوم کیطرف سے یہانتک کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیعت کی آپ سے اور نماز پڑہی آپ کے ساتھ
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا جنگل کا رہنے والا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے بارہ مین جسنے
ذکر کو نماز مین چھوا تو آپ نے فرمایا ذکر کیا چیز ہے وہ بھی تو ایک ٹکڑا ہے گوشت کا تیرے بدن سے **ف** پس جسے اور بدن کے
چھونے سے وضو نہین جاتا ویسے ہی ذکر کے چھونے سے بھی نہین جاتا حنفیہ نے اسی حدیث کے ساتھ تمسک کیا ہے مگر شافعیہ کہتے ہین یہ حدیث
منسوخ ہے اسوجہ سے کہ ابوہریرہ اسلام لائے ہین طلق کے آنے کے بعد اور وہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی تم مین سے اپنا ہاتھ اپنے ذکر تک پہنچا دے اور درمیان مین کوئی چیز (کپڑا وغیرہ) حائل نہو تو وضو کرے حنفیہ جواب دیتے ہین
کہ ابوہریرہ کا بعد اسلام لانے کے یہ لازم نہین آتا کہ اونکا سماع بھی طلق کے سماع کے بعد ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے
سنا ہو مگر یہ احتمال غلط ہے اسوجہ سے کہ نسائی کی روایت مین یہ تصریح موجود ہے کہ طلق نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اوسوقت سنی جب وہ آئے تھے اور ظاہر ہے کہ ابوہریرہ بہت دنون بعد اوسکے مسلمان ہوئے تو اونکا سماع طلق کے سماع کے بعد ہوگا
ترک الوضوء من مس الرجل امراتہ من غیر شھوۃ اگر بغیر شہوت کے مرد اپنی عورت کو چھوئے تو وضو
نہین جاتا **عن** عائشۃ قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی وانی لمعترضۃ
بین یدیہ اعترض الجنازۃ حتی اذا اراد ان یوتر مسنی برجلہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اور مین آپکے سامنے لیٹی رہتی تھی جنازے کیطرح جب آپ وتر پڑہنے لگتے تو مجھے پاؤن
سے ہلکا چھوتے **عن** عائشۃ قالت لقد رایتمونی معترضۃ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فضممتھا
الی فسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے کہا تم نے دیکھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی
رہتی اور آپ نماز پڑہا کرتے جب سجدہ کرنے لگتے تو میرا پاؤن باندیتے مین پاؤن سمیٹ لیتی پھر آپ سجدہ کرتے **عن** عائشۃ
قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد

ف یہ حدیث ترمذی نے بسرہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے

غمزني فقبضت رجلي فاذا قام بسطتهما والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتے اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی طرف تھے تو آپ جب سجدہ
کرتے میرے پاؤں کو دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی اور دنوں جبرانے گھر میں
نہ تھا عن ابی هريرة عن عائشة قالت فقدت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة
فجعلت اطلبه بيدي فوقعت يدي على قدميه وهما منصوبتان وهو ساجد يقول
اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء
عليك انت كما اثنيت على نفسك ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو نہ پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑا آپ پاؤں کھڑے کیے ہوئے تھے سجدہ کر رہے تھے
آپ فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری عافیت کی تیری عذاب سے اور پناہ مانگتا
ہوں میں تجھ سے (یعنی تیری عذاب کی پناہ کہیں نہیں ہے سوا تیرے) میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ایسا ہی جیسے
تو نے اپنی تعریف کی ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد عورت کو چھوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا باب ترک
الوضوء من القبلة مرد اپنی عورت کو چومی تو وضو نہیں جاتا عن عائشة ان النبي صلى الله عليه
وسلم كان يقبل بعض ازواجه ثم يصلي ولا يتوضأ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی کو پیار کرتی پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے ف امام نسائی نے کہا اس
باب میں اس سے بہتر کوئی حدیث نہیں اگرچہ یہ مرسل ہے (کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا) اور روایت کیا اس
حدیث کو اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے لیکن یحیی القطان نے کہا کہ حبیب کے
یہ حدیث اور ایک دوسری حدیث عروہ کی عائشہ سے کہ نماز پڑھی وہ عورت جسکو استحاضہ ہو اگرچہ خون بوریئے پر ٹپکے کوئی
چیز نہیں ہے (یعنی قابل اعتماد کے نہیں ہیں) باب الوضوء مما غيرت النار آگ کی پکی ہوئی چیز کھا
کر وضو کرنا عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول توضأوا
مما مست النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے وضو کرو ان
چیزوں کو کھا کر جو آگ سے پکی ہوں ف جمہور صحابہ تابعین اور ائمہ اربعہ اسکے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں یہ حدیث اور
جو اسکے موافق حدیثیں آئی ہیں وہ منسوخ ہیں دوسری باب کی حدیثوں سے اور ایک طائفہ علما اسطرف ہیں کہ وضو کرنا
چاہیے ان چیزوں کو کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور زہری اور قتادہ
اور ابو مجلز کا عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول توضأوا
مما مست النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو

اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون یعنی آگ سے پکی ہوئی چیزون کو کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج بن رافع قال رایت ابا ھریرۃ یتوضا علی ظھر المسجد فقال اکلت انوارا قط فتوضات منھا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بالوضوء مما مست النار ترجمہ عبید اللہ بن ابراہیم بن رافع سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا مسجد کی اوپر وضو کر تے ہوئے انہون نے کہا میں نے پنیر کی کچھ ٹکڑے کھالیے ہے اسلیے وضو کیا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ حکم کرتے تھے وضو کرنیکا اون چیزون کو کھانے سے جو آگ سے پکی ہون عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب یقول قال ابن عباس اتتوضاء من طعام اجدہ فی کتاب اللہ حلالا کان النار مستہ فجمع ابو ھریرۃ حصی فقال اشھد عدد ھذا الحصی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضاء وا مما مست النار ترجمہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا وضو کرون اوس کھانے کو کہا کہ جسکو اللہ کی کتاب میں میں حلال پاتا ہون اس وجہ سے کہ وہ آگ سے پکا ہے ابو ہریرہ نے یہ سنکر کنکریان جمع کین اور کہا میں گواہی دیتا ہون ان کنکریون کے شمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضئوا مما مست النار ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرو اون چیزونکو کہا کہ جنکو آگ نے پکا ہو عن ابی ایوب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضاء وا مما غیرت النار ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزونکو کہا کہ جنکو آگ نے بدلا ہو (یعنی آگ کا اوسمین عمل اور تصرف ہوا ہو) عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضاء وا مما غیرت النار ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزون کو کہا کہ جنکو آگ نے بدلا ہو عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضاء وا مما انضجت النار ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزونکو کہا کہ جنکو آگ نے پکایا ہو عن زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضاء وا مما مست النار ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو اون چیزونکو کہا کہ جن میں آگ لگی ہو عن ابی سفیان بن سعید بن المغیرۃ بن الاخنس بن شریق انہ دخل علی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ فسقتہ سویقا ثم قالت لہ توضا یا ابن اختی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضئوا مما مست النار ترجمہ ابو سفیان بن سعید بن مغیرہ بن اخنس بن شریق سے روایت ہے وہ ام حبیبہ بی بی گئی جو بی بی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خالہ تھین ابو سفیان کی انہون نے ابو سفیان کو ستو پلائے پھر اون سے کہا وضو کرو اسلیے کہ چیز

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جنکو آگ لگی ہو عن ابی سفیان بن سعید بن الاخنس ان ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لہ وشرب سویقا یا ابن اختی توضأ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضأوا مما مست النار ترجمہ ابوسفیان بن سعید بن اخنس سے روایت ہے انہوں نے ستو پیا تو ام المومنین ام حبیبہ نے ان سے کہا اے بھانجے میری وضو کرلیجئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے وضو کرو ان چیزوں سے جن کو آگ لگی ہو **باب** ترک الوضوء مما غیرت النار آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو نہ کرنیکا بیان عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتفا ثم خرج الی الصلوٰۃ ولم یمس ماء ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت کھایا پھر نماز کو گئے اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا عن سلیمان بن یسار قال دخلت علی ام سلمۃ فحدثتنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصبح جنبا من غیر احتلام ثم یصوم وحدثنا مع ھذا الحدیث انھا حدثتہ انھا قربت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جنبا مشویا فاکل منہ ثم قام الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے میں ام المومنین ام سلمہ پاس گیا انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنب اوٹھتے تھے احتلام سے نہیں (بلکہ جماع اور صحبت سے) پھر روزہ رکھتے تھے اور ایک حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری آپ نے اوس میں سے کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا عن ابن عباس قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل خبزا ولحما ثم قام الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا آپ نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز کو کھڑے ہوئے اور وضو نہ کیا عن جابر بن عبد اللہ قال کان اخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما مست النار ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونوں باتوں میں یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا اور نہ کرنا) اخیر بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا (اور یہی مختار ہے اکثر اہل اور علما کا)

المضمضۃ من السویق ستو کھا کر کلی کرنیکا بیان عن سوید بن النعمان انہ خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصھباء وھی من ادنی خیبر صلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا بالسویق فامر بہ فثری فاکل واکلنا ثم قام الی المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ ترجمہ سوید بن النعمان سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال خیبر کی لڑائی ہوئی جب صہبا مین پہونچے رجو ایک موضع ہے پھر کیا جانب خیبر سے مدینہ کیطرف) اوتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور توشہ منگوایا تو فقط ستو سامنے آیا آپنے فرمایا اسکو گھولو وہ گھولا گیا پھر آپنے کھایا اور ہم لوگون نے بھی کھایا بعد اوسکے آپ مغرب کے نماز کو کھڑے ہوئے اور کلی کی ہم لوگون نے بھی کلی کی آپنے نماز پڑہی اور وضو نہین کیا **الوضوء من اللبن** دودہ پی کر کلی کرنا **عن** ابن عباس **ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا ثم دعا بماء فمضمض ثم قال ان له دسما** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا اس مین چکنائی ہوتی ہے **ذکر ما یوجب الغسل وما لا یوجبه** کن باتون سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن سے واجب نہین ہوتا **عن** قیس بن عاصم **انه اسلم فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر** ترجمہ قیس بن عاصم سے روایت ہے وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اون کو غسل کرنیکا پانی اور بیری کے پتے سے **ف** یہ غسل مستحب ہے اکثر علما کے نزدیک اور بعضون کے نزدیک واجب ہے **فضل یوم غسل الکافر اذا اراد ان یسلم** جب کافر مسلمان ہونیکا قصد کرے تو غسل کرے **عن** ابی هریرة **یقول ان ثمامة بن اثال الحنفی انطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا اللہ وان محمدا عبده ورسوله یا محمد واللہ ما کان علی وجه الارض وجه ابغض الی من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه کلها الی واللہ ما کان من دین احقن عندی من دینك فاصبح دینك احب الدین کله الی واللہ ان خیلك اخذتنی وانا ارید العمرة فماذا ترانی فبشره النبی صلی اللہ علیه وسلم وامره ان یعتمر** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے پاس ایک کھجور کے درخت کی تلی گئی اور غسل کیا پھر مسجد مین آئے اور کہا مین گواہی دیتا ہون بیشک کوئی لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بندے ہین اور بھیجے ہوئے ہین اے محمد قسم خدا کی ساری روئے زمین پر تمہارے منہ سے زیادہ مجھکو کوئی منہ ناپسند نہ تھا اب تمہارا منہ سب منہون سے زیادہ مجھکو پسند ہو گیا تمہارے سوار نے مجھکو پکڑ لیا اور مین قصد کہتا تھا عمرے کا تو اب کیا فرماتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو خوشخبری دی اور حکم کیا عمرہ ادا کرنے کا **الغسل من مواراة المشرك** مشرک کو گاڑنے سے غسل واجب ہونا **عن** علی **انه اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ان ابا طالب مات فقال اذهب فواره قال انه مات مشركا قال اذهب فواره فلما واريته رجعت اليه فقال لي اغتسل** ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ ابو طالب مر گئے آپ نے فرمایا جاؤ اون کو گاڑ آؤ مین نے کہا وہ تو مشرک مرے مین پھر اونکا دفن کرنا کیا ضرور ہے آپنے فرمایا جاؤ گاڑ آؤ جب مین اونکو

کہ کر آپ پاس تو آپ نے فرمایا غسل کر **باب وجوب الغسل اذا التقی الختانان** جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنہ سے ملجاوے (یعنے دخول ہوجاوے) تو غسل واجب ہوجاویگا اگرچہ انزال نہ ہو **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم اجتہد فقد وجب الغسل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت کے چوشاخ (یعنے دونوں پنڈلیاں اور دونوں ران) میں بیٹھے پھر زور کرے (یعنے ذکر کو فرج میں داخل کردے) تو غسل واجب ہوگیا **عن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبہا الاربع ثم اجتہد فقد وجب الغسل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھے (یعنے دونوں ٹہنا اور پانوں کے بیچ میں یا دونوں پانوں اور رانوں کے بیچ میں یا فرج کے چاروں کونوں میں) پھر زور کرے تو غسل واجب ہوگیا **الغسل من المنی** جب منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے **عن علی** قال کنت رجلا مذاء فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایت المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلوۃ واذا فضخت الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے (ان کو مذی بہت آتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو ذکر دھو ڈال اور جیسے نماز کی وضو کرتے ہیں ویسے وضو کرلے اور جب تو پانی کود تا ہوا نکالے (یعنے منی) تو غسل کر **عن علی** قال کنت رجلا مذاء فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا رایت المذی فتوضأ واغسل ذکرک واذا رایت فضخ الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھ کو بہت مذی آتی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو وضو کر اور ذکر دھو ڈال اور جب کود تا ہوا پانی دیکھے (یعنے منی) تو غسل کر **عن المرأۃ ترٰی فی منامہا ما یری الرجل** عورت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے **عن انس ان ام سلیم** سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المرأۃ ترٰی فی منامہا ما یری الرجل قال اذا رأت الماء فلتغتسل ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر عورت سوتے میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنے احتلام) آپ نے فرمایا اگر پانی نکلے تو غسل کرے (جیسے مرد پانی نکلنے سے غسل کرے خالی خواب سے غسل نہ ہوگا) **عن عائشۃ** ان ام سلیم کلمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ جالسۃ فقالت لہ یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق ارأیت المرأۃ ترٰی فی النوم ما یری الرجل أفتغتسل من ذلک فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فقالت عائشۃ فضحت النساء تربت یمینک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعیہا وہل یکون الشبہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور

عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں یا رسول اللہ نہیں شرم کرتا ہے حق بات سے جب عورت خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے کیا وہ غسل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں غسل کرے عائشہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا خاک لگی تیرے ہاتھ کو پھر صورت کیسی ملتی ہے (یعنی اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں ہوتا ہے دوسری حدیث میں ہے جب مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو ماں کی شکل پر ہوتا ہے) عن ام سلمۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق ھل علی المرأۃ غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء فضحکت ام سلمۃ فقالت اتحتلم المرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبم یشبھھا الولد ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ نہیں شرم کرتا ہے سچی بات سے (یعنی سچی بات کہنے سے نہیں رکتا ہے یا سچی بات کہنے میں شرم کو جائز نہیں کہتا ہے) کیا عورت کو غسل کرنا ہوگا جب اوسکو احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں جب پانی دیکھے یہ سنکر ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر انزال نہیں ہوتا تو صورت کہاں سے ملتی ہے ف اور جب انزال ہونا ثابت ہوا تو احتلام ہونا بھی ممکن ہے عن حولۃ بنت حکیم قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المرأۃ تحتلم فی منامھا فقال اذا رأت الماء فلتغتسل ترجمہ خولہ بنت حکیم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عورت کو سوتے میں احتلام ہو تو کیا کرے آپ نے فرمایا جب پانی دیکھے تو غسل کرے **باب الذی یحتلم ولا یری الماء**

کسی شخص کو احتلام ہو مگر تری نہ دیکھے عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الماء من الماء ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہوگا ف یعنی نہانا پانی نکلنے سے (منی سے) لازم ہوگا اگر خالی احتلام ہوا اور تری نہ دیکھے تو غسل لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث انما الماء من الماء محمول ہے حالت احتلام پر یا منسوخ ہے اگر مطلق مراد ہو کیونکہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو جیسے اوپر گزرا **باب ماء الرجل وماء المرأۃ** مرد اور عورت کی منی کا بیان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فایھما سبق کان الشبہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی مرد کی (بحالت صحت میں) غلیظ اور سفید ہوتی ہے اور منی عورت کی پتلی زرد ہوتی ہے جو کوئی آگے نکلے بچہ اوسی کے مشابہ ہوتا ہے ف یہ غسل من الحیض ہے یعنی غسل کے بیان عن فاطمۃ بنت قیس من بنی اسد قریش انھا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت انھا تستحاض فزعمت انہ قال لہا ذلک عرق فاذا اقبلت حیضتہ فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی ترجمہ فاطمہ بنت قیس جو قریش بنی اسد میں ہے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آئی اور عرض کیا مجھ کو استحاضہ ہوا (استحاضہ کہتے ہیں خون ہو وقت آنیکو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکو عاذل کہتے ہیں اور حیض کا
خون رحم کے اندر سے نکلتا ہے) آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن گزر جاویں تو
خون دھو ڈال پھر نماز پڑھ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَاتْرُکِی الصَّلٰوةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِی ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن ختم ہو جاویں تو غسل کر ف
حیض سے پاک ہونیکا پھر غسل نہ کرے ہر نماز کے لیے اگرچہ استحاضے کا خون آیا کرے بلکہ وضو کرے ہر نماز کے لیے اور یہی مذہب ہے
جمہور علماء سلف اور خلف کا اور بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ ہر روز
ایکبار غسل کرے اور ابن مسیب اور حسن سے منقول ہے کہ ظہر سے لیکر عصر تک غسل کرے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِیْضَتْ
اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِیْنَ فَاشْتَکَتْ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ وَلٰکِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ
صَلِّیْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ سات برس تک انہوں نے شکایت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے تو غسل کر لے پھر نماز پڑھ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتِ اسْتُحِیْضَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ اِمْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِیَ اُخْتُ زَیْنَبَ بِنْتِ
جَحْشٍ قَالَتْ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ وَلٰکِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَیْضَةُ فَاغْتَسِلِیْ وَصَلِّیْ
وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُکِیْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَکَانَتْ تَغْتَسِلُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ وَکَانَتْ
تَغْتَسِلُ لِحَیَائِهَا فِیْ مِرْکَنٍ فِیْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَیْنَبَ وَهِیَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَنَّ
حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوْ الْمَآءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا یَمْنَعُهَا ذٰلِکَ
مِنَ الصَّلٰوةِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جو عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں اور
ام المؤمنین زینب بنت جحش کے بہن تھیں استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ
حیض نہیں ہے۔ بلکہ ایک رگ ہے جسمیں سے یہ خون آتا ہے تو جب حیض کے دن گزر جاویں غسل کر اور نماز پڑھ اور جب
پھر حیض کے دن آویں تو نماز چھوڑ دے حضرت عائشہ نے کہا پھر وہ ام حبیبہ غسل کرتیں تھیں ہر نماز کے لیے پھر نماز پڑھتیں تھیں
ف امام شافعی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولسے یہ فرمایا تھا کہ جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر اور نماز پڑھ
اور یہ حکم نہیں دیا تھا کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے پس غسل اونکا ہر نماز کے لیے بطریق نفل ہوگا ف اور کبھی وہ غسل
کرتیں تھیں ایک کوٹھری میں اپنی بہن زینب کی کوٹھری میں جو رسول اللہ صلعم کے پاس تھیں تو سرخی خون کی پانی کے

اوپر آجاتی پھر وہ نکلکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتیں اور یہ خون انکو نماز سے نہ روکتا عن عائشۃ
ان ام حبیبۃ ختنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحدثت عبد الرحمن بن عوف استحیضت
سبع سنین استفتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ھذہ لیست بالحیضۃ ولکن ھذا عرق فاغتسلی وصلی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے ام حبیبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں انکو سات برس تک
استحاضہ آیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز
پڑھ عن عائشۃ قالت استفتت ام حبیبۃ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
یا رسول اللہ انی استحاض فقال انما ذلک عرق فاغتسلی وصلی فکانت تغتسل لکل
صلوۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا مجھے
استحاضہ ہے آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ پھر وہ غسل کیا کرتیں تھیں ہر نماز کے لیے عن عائشۃ ان
ام حبیبۃ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم قالت عائشۃ رایت مرکنھا ملاناً
دما فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم
اغتسلی ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ (یعنی جب ہمیشہ خون
آیا کرے تو کیا کرنا چاہیے) حضرت عائشہ نے کہا میں نے دیکھا انکا کرتہ خون سے بھرا ہوا تھا (یعنی اس قدر کثرت خون
آتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ٹھہری رہ (یعنی نماز روزہ نہ کر) حساب سے اوتنے دنوں جتنے دنوں تجھے حیض آیا
کرتا تھا (اس بیماری سے پہلے) پھر غسل کر لے اور نماز پڑھ اگرچہ خون آیا کرے) عن ام سلمۃ تعنی ان امراۃ
کانت تھراق الدم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لھا ام سلمۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیض من الشھر
قبل ان یصیبھا الذی اصابھا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشھر فاذا خلفت ذلک
فلتغتسل ثم لتستثفر ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں تو فتوی پوچھا اوسکی واسطے ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے شمار کرلے اون دنوں اور راتوں کا جنمیں
حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے تو چھوڑ دے نماز کو اوتنے دنوں ہر مہینے میں پھر جب اتنے دن گزر جاویں تو غسل کر اور
لنگوٹ باندھ (ایک کپڑا مادہ کا بہا یا فرج پر کر کے) پھر نماز پڑھ ذکر الاقراء قرء کسکو کہتے ہیں حیض
کو یا حیض سے پاک ہونیکو اسکا بیان عن عائشۃ ان ام حبیبۃ بنت جحش التی کانت تحت عبد الرحمن
بن عوف وانھا استحیضت کانطر فذکر شانھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قُرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کی بی بی تھیں انکو استحاضہ ہو گیا کیسے حرجاک ہوتی تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی تو دیکھ لیوے شمار اپنی قرء کا جتنے دنون اوسکو حیض آتا تھا پھر چھوڑ دی نماز اون دنون میں بعد اوسکے غسل کرے ہر نماز پر ف الحدیث سے معلوم ہوا کہ قرء حیض کو کہتے ہیں ابوحنیفہ کا بھی قول ہے اور شافعی کا نزدیک قرء سے طہر مراد ہے عن عائشۃ ان ام حبیبۃ بنت جحش کانت تستحاض سبع سنین فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لیست بالحیضۃ انما ھو عرق فامرھا ان تترک الصلوٰۃ قدر اقرائھا وحیضتھا وتغتسل وتصلی فکانت تغتسل عند کل صلوٰۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہا سات برس تک اونہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپنے اونکو نماز چھوڑ دینے کا اپنے قرء اور حیض کے دنون تک پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو وہ غسل کیا کرتیں ہر نماز کے لیے عن فاطمۃ بنت ابی حبیش انھا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت الیہ الدم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق فانظری اذا اتاک قروئک فلا تصلی فاذا مر قروئک فتطھری ثم صلی ما بین القرء الی القرء ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور شکایت کی خون آنیکی آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرء یعنی حیض آوے تو نماز مت پڑھ پھر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے حیض کے خون سے تو نماز پڑھ دوسری حیض تک (پھر جب دوسرا حیض آوے تو چھوڑ دی) عن عائشۃ قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امرأۃ استحاض فلا اطھر افادع الصلوٰۃ قال لا انما ذلک عرق ولیس بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوٰۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا مجھ کو استحاضہ ہتا ہے تو پاک نہیں ہوتے کیا نماز چھوڑ دون آپنے فرمایا نہیں یہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دی پھر جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ **ذکر** اغتسال المستحاضۃ مستحاضہ کے غسل کا بیان عن عائشۃ ان امرأۃ مستحاضۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لھا انہ عرق عاند وامرت ان تؤخر الظھر وتعجل العصر وتغتسل لھما غسلا واحدا وتؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لھما غسلا واحدا وتغتسل لصلوٰۃ الصبح غسلا واحدا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے

جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اوسکو ظہر میں دیر کرنیکا اور عصر میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کو لیے ایک غسل کرنیکا پھر فجر کے لیے ایک غسل کرنیکا **باب** اغتسال من النفاس نفاس کے بعد غسل کرنیکا بیان (نفاس اوس خون کو کہتے ہیں جو بعد جنے کے عورت کو آتا ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ فی حدیث اسماء بنت عمیس حین نفست بذی الحلیفۃ انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر مرہا ان تغتسل و تہل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کے حال میں جب اونکو نفاس کیا ذوالحلیفہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق سے کہا حکم کرو اونکو غسل کرنیکا اور احرام باندھنیکا **باب** الفرق بین الحیض والاستحاضۃ حیض کے خون اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فامسکی عن الصلوۃ واذا کان الآخر فتوضئی فانما ہو عرق ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے اونکو استحاضہ ہو گیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اور وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہے **عن** عائشۃ ان فاطمۃ بنت حبیش کانت تستحاض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دم الحیض دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ واذا کان الآخر فتوضئی وصلی ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑھ **عن** عائشۃ قالت استحیضت فاطمۃ بنت ابی حبیش فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وتوضئی فانما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاقبل احدنا الغسل قال ذلک لا یشک فیہ احد ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ مجھکو استحاضہ ہو گیا پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپنے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کر پھر جب حیض جھٹ جاوے تو خون کا دھبا دھو اور وضو کر کیونکہ یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے اونہوں نے کہا غسل میں کیا شک ہے کسی کو اسمیں شک نہیں (یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل تو کرنا ضرور ہے) **عن** عائشۃ قالت قالت فاطمۃ بنت ابی حبیش یا رسول اللہ لا اطہر افادع الصلوۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ فاذا ذہب

۲ اسمیں مذہب ہے ان لوگوں کا جنکا خیال ہے کہ نفاس والی عورت کو ظہر میں دیر کرنیکا اور عصر میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنیکا

قَدَرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون ایک رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آئے سے (یعنی وہ دن اس حین و فنون میں قبل اس بیماری کے حیض آیا کرتا تھا) چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ دن گزر جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھ (یعنی بعد غسل کے جیسا کہ بخاری کی روایت میں مصرح ہے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ابو حبیش کی بیٹی نے کہا یا رسول اللہ میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال (اور غسل کر) اور نماز پڑھ

باب النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ جنبی کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا منع ہے (یعنی پانی میں جنب (جسکو نہانیکی حاجت ہو) کو نہانا منع ہے (یعنی پانی کے اندر گھسکر بلکہ باہر کھڑے ہو کر پانی لے لے کر نہاوے) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرے کوئی تم میں سے تہی ہوئے پانی میں جبکہ جنب ہو ف یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی پھر اگر وہ پانی کثیر ہے (یعنی دو قلے شافعیہ کے نزدیک اور دہ در دہ حنفیہ کے نزدیک) تو اندر گھسکر نہانے سے نجس نہ ہوگا مستعمل اور نہ نجس یا مستعمل ہو جاویگا۔ اور اہل حدیث کے نزدیک پانی قلیل ہو یا کثیر کسیطرح نجس نہ ہوگا جبتک اوس کا مزہ یا رنگ یا بو نہ بدلے۔ اس حدیث سے نکلتا ہے کہ اگر پانی جاری ہو یا نہانے والا جنب نہ ہو تو اندر گھسکر نہانا منع نہیں ہے

باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ تہی ہوئے پانی میں پیشاب کرنا یا اوس پانی سے نہانا منع ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے بند پانی میں پھر غسل کرے اوس سے ف کیونکہ بند پانی اگر قلیل ہو تو پیشاب کرنیسے نجس ہو جاویگا اور جو کثیر ہو تب بھی خراب ہوگا اور اوسکی بیحرمتی سے لوگوں کو ضرر پہونچیگا اسی واسطے یہ بھی تحریمی ہے کیونکہ علماء کے نزدیک جب پانی قلیل ہو اور جب پانی کثیر ہو

باب ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ اول رات میں غسل کرنیکا بیان عَنْ عُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ اَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ اٰخِرَهُ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً ترجمہ عصیف بن حارث سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں حضرت عائشہ نے کہا کبھی اول رات میں غسل کرتے کبھی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جس نے گنجایش رکھی عَنْ

غضیف بن الحارث قال دخلت علی عائشۃ فسألتہا قلت اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من اول اللیل او من اٰخرہ قالت کل ذلک ربما اغتسل من اولہ وربما اغتسل من اٰخرہ قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ ترجمہ غضیف بن الحارث سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہ پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں انہوں نے کہا سب طرح کرتے تھے کبھی اول رات میں کبھی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جس نے گنجایش رکھی **باب** ذکر الاستتار عند الاغتسال غسل کے وقت آڑ کر لینا **عن** ابی السمح قال کنت اخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا اراد ان یغتسل قال ولنی قفاک فاولیہ قفای فاستتر بہ ترجمہ ابو السمح سے روایت ہے میں خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ جب غسل کا ارادہ کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو میں پیٹھ پھیر کر کھڑا ہوتا آپ کو چھپا لیتا **عن** ام ہانی انہا ذہبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح فوجدتہ یغتسل وفاطمۃ تستر بثوب فسلمت فقال من ہذا قلت ام ہانی فلما فرغ من غسلہ قام فصلی ثمانی رکعات فی ثوب ملتحفا بہ ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں آپ کو دیکھا غسل کرتے ہیں اور فاطمہ ایک کپڑے کی آڑ کیے ہوئی تھیں آپ پر میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا ام ہانی پھر جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک کپڑے میں جسکو لپیٹے ہوئی تھے **باب** ذکر القدر الذی یکتفی بہ الرجل من الماء للغسل کتنے پانی میں غسل ہو سکتا ہے **عن** موسی الجہنی قال اتی مجاہد بقدح حزرتہ ثمانیۃ ارطال فقال حدثتنی عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بمثل ہذا ترجمہ موسی جہنی سے روایت ہے مجاہد ایک کٹورا لیکر آئے میں نے اوسکا اندازہ کیا تو اوس میں آٹھ رطل پانی آتا رہا ایک صاع جو قریب چار سیر کے ہوتا ہے پھر حدیث بیان کی مجھ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اسقدر پانی سے **ف** غسل اور وضو میں کوئی اندازہ پانی کا مقرر نہیں جس سے زیادتی یا کمی ناوردست ہو مگر اسراف (بیفائدہ پانی لٹانا) منع ہے **عن** ابی سلمۃ قال دخلت علی عائشۃ واخوہا من الرضاعۃ فسألہا عن غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعت باناء فیہ ماء قدر صاع فسترت ستترا فاغتسلت فافرغت علی راسہا ثلثا ترجمہ ابو سلمہ روایت ہے میں اور حضرت عائشہ کا دودھ بھائی دونوں حضرت عائشہ پاس گئے اوس نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر غسل کرتے تھے انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع پانی تھا پھر ایک پردہ ڈالکر غسل کیا تو سر پر تین بار پانی ڈالا **عن** عائشۃ انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل فی القدح وہو

الفرق وكنت اغتسل انا وهو في اناء واحد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے جسمیں ایک فرق پانی آتا (فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے جو قریب آٹھ سیر کے ہوتا ہے) اور میں اور آپ دونوں ملکر ایک برتن سے غسل کرتے (یعنی دونوں اوسمیں ہاتھ ڈالکر پانی لیتے جاتے) عن انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک سے اور غسل کرتے تھے پانچ مکوک سے (مکوک سے مراد ایک مد ہے جو ایک رطل اور تہائی رطل ہوتا ہے اہل حجاز کے نزدیک اور دو رطل اہل عراق کے نزدیک لیکن صاع سب کے نزدیک چار مد کا ہوتا ہے تو صاع عراقی آٹھ رطل کا ہے اور صاع حجازی پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا احادیث میں سب جگہ صاع اور مد سے صاع اور مد حجازی مراد ہے لیکن غسل کے باب میں بعضوں نے کہا صاع عراقی مراد ہے واللہ اعلم) عن ابي جعفر قال تماذينا في الغسل عند جابر بن عبد الله فقال جابر يكفي من الغسل من الجنابة صاع من ماء قلنا ما يكفي صاع ولا صاعان قال جابر قد كان يكفي من كان خيرا منكم واكثر شعرا ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے ہم نے بحث کی غسل کے باب میں جابر بن عبد اللہ کے پاس تو جابر نے کہا کافی ہے غسل جنابت کو ایک صاع پانی ہم نے کہا ایک صاع دو صاع تو کافی نہیں ہو سکتا جابر نے کہا کافی ہوتا تھا اون شخص کو جو تم سے بہتر تھے اور تم سے زیادہ بال رکھتے تھے (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) **باب** ذكر الدلالة على ان الوقت الذي منه يباح الاغتسال ليس بمقدر عن عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد وهو قدر الفرق ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جسمیں ایک فرق پانی آتا تھا یعنی سولہ رطل اور اوپر کی روایتوں میں ہے کہ آنحضرت غسل کرتے تھے پانچ مکوک میں یعنی پانچ مد میں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک صاع سے پس ان سب روایتوں کو ملانے سے معلوم ہوا کہ غسل کے پانی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ جتنے پانی میں طہارت ہو جاوے اور سب بدن پر پانی بہہ جاوے وہ کافی ہے **باب** ذكر اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من اناء واحد مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک برتن سے غسل کر سکتا ہے عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل وانا من اناء واحد نغترف منه جميعا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دونوں ملکر ایک برتن سے غسل کرتے تھے یعنی دونوں اوسمیں سے چلو لیتے تھے (ہاتھ ڈالکر) عن عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد من الجنابة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل کرتے تھے جنابت کا ایک برتن سے عن عائشة قالت لقد رأيتني انازع رسول الله صلى الله عليه وسلم الاناء اغتسل انا وهو منه ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑتے تھے (یعنی میں بھی اوسمیں سے پانی لیتی تھی اور آپ بھی اوسمیں سے لیتے تو میں چاہتی کہ میں لے لوں آپ چاہتے

کہ میں بے لون اگیونکہ میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
برتن سے غسل کرتے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مجھ سے میری خالہ میمونہ نے
بیان کیا کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ
سَلَمَةَ سُئِلَتْ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ تَوْرٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنَقِّيَهَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ
قَالَ الْأَعْرَجُ كَانَ يُذَكِّرُ فِي رَجُلًا وَكَانَ بَدَأَ لَهُ ترجمہ نافع سے روایت ہے جو مولی تھا ام سلمہ کا کہ ام المومنین ام سلمہ
کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ غسل کرے انہوں نے کہا ہاں جب عقل رکھتی ہو تم دیکھو میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے پہلے ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے یہانتک کہ اونکو صاف کرتے پھر اون پر پانی ڈالتے (پھر
ہاتھ پانی میں ڈالکر پانی نکالتے) اعرج نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہ نے شرم گاہ کا ذکر نہیں کیا نہ اوسکی پروا کی یا
ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے نہانے سے جو پانی بچ رہے اوس سے نہانا منع ہے عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ
سِنِينَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلٍ
أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوِ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا ترجمہ حمید بن عبد الرحمن
سے روایت ہے میں ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا جیسا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہی تھی اوسنے
کہا منع کیا رسول اللہ صلعم نے ہر روز کنگھی کرنے سے (بلکہ ایک دن بیچ کرنا بہتر ہے) اور جہانپر نہاتا ہو وہاں پیشاب کرنے سے اور منع کیا
اسبات سے کہ غسل کرے مرد عورت کے (غسل سے) بچی ہوئی پانی سے یا عورت مرد کے بچی ہوئی پانی سے بلکہ دونوں ساتھ ہی پانی
لیتے جاویں (اگر ایک ہی برتن ہو یہ بھی تنزیہی ہے اور بطور ادب کے ہے صحیح مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ اس امر کی اجازت عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِي
أُبَادِرُهُ حَتَّى يَقُولَ دَعِي لِي وَأَقُولُ أَنَا دَعْ لِي قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ
لِي دَعْ لِي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے
آپ جلدی سے غسل کرلینا میں چاہتی تھی میں جلدی سے کرلوں تو آپ فرماتے تھے میری لیجو پانی چھوڑ دے اور
میں کہتی تھی میری لیجیو چھوڑ دیجیو سوید کی روایت میں یہ ہے کہ آپ مجھ سے جلدی کرتے تھے اور میں آپ پر جلدی کرتی تھی

تھی تو میں کہنو لگتی تھی میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے ف پھر جب ایک غسل کر چکتا تو دوسرا اوسکے بچے ہوئے پانی سے اپنا غسل پورا کرتا پس حدیث سے اجازت نکلی جنب کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی **باب** ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ ایک کونڈی سے غسل کرنا **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ (آپ کی بی بی) نے غسل کیا ایک کونڈی سے جس میں آٹے کا نشان تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک شے پانی میں ملجانے سے کچھ ضرر نہیں ہے **باب** ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ جب عورت غسل کرے جنابت کا تو اپنی سر کی چوٹیاں کھولنا ضرور نہیں ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ شَدِيْدَةُ ضَفِيْرَةُ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلٰى جَسَدِكِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے سر کی چوٹیاں مضبوط باندھتی ہوں (یعنی بال خوب مضبوطی سے گوندھتی ہوں) کیا غسل جنابت کے وقت اوسکو کھولوں آپ نے فرمایا تجھ کو کافی ہے سر پر تین چلو ڈال لینا پانی کے (تاکہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جاوے) پھر ساری بدن پر پانی ڈالنا **باب** ذِكْرِ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ حیض والی عورت جب احرام باندھنا چاہے اور اوسکو غسل کرے تو چوٹی کھولنا ضرور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهْلِيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں تو میں نے عمرے کا احرام باندھا (میقات سے تمتع کی نیت سے) جب میں مکہ پہونچی تو حیض میں تھی پس نہ طواف کیا میں نے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروے کے بیچ میں (یعنی عمرہ ادا نہیں کر سکی بوجہ حیض کے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج تو ان پہونچا اور ابھی عمرہ ہے ادا نہیں ہوا حیض کی وجہ سے تو میرا حج جاتا رہے گا) آپ نے فرمایا اپنا سر کھولڈال اور کنگھی کر لی اور حج کا احرام باندھ اور عمرہ چھوڑ دی میں نے ایسا ہی کیا جب حج ادا کر چکی تو آپ نے مجھ کو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بھیجا میں نے عمرے کا احرام باندھا اور آپ نے فرمایا یہ جگہ ہے تیرے عمرے کی (یعنی یہاں سے عمرے کا احرام باندھ سکتی ہے) **ذِكْرُ** غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا الْاِنَاءَ

جب برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دھویا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا اغتسل من الجنابۃ دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفہ بدأ بشق رأسہ الایمن ثم الایسر ثم اخذ بکفیہ
فصب علی رأسہ ثم افاض علی سائر جسدہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب غسل کرتے تھے جنابت کا تو آپ کو لیے برتن میں پانی رکھا جاتا آپ اپنی دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے برتن میں ہاتھ
ڈالنے سے پہلے جب دونوں ہتھیلیوں کو دھو چکتے تو داہنے ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لیکر بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ
کو دھوتے جب اس سے فارغ ہوتے تو داہنے ہاتھ سے پانی بائیں ہاتھ پر ڈالتے اور دونوں ہتھیلیوں کو دھوتے پھر کلی کرتے اور
ناک میں پانی ڈالتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے دو ہتھیلیاں بھر کر تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب**
ذکر عدد غسل الیدین قبل ادخالھما الاناء ہاتھوں کو کتنی بار دھوئے برتن میں ڈالنے سے پہلے **عن**
ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ عن غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ فقالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفرغ علی یدیہ ثلثا ثم یغسل فرجہ ثم یغسل
یدیہ ثم یتمضمض ویستنشق ثم یفرغ علی رأسہ ثلثا ثم یفیض علی سائر جسدہ ترجمہ
ابو سلمہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتی تھے انہوں نے
کہا رسول اللہ صلعم اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے پھر شرمگاہ دھوتے پھر دونوں ہاتھ دھوتے پھر کلی کرتے
اور ناک میں پانی ڈالتے سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب** ازالۃ الجنب الاذی
عن جسدہ بعد غسل یدیہ دونوں ہاتھ دھو کر بدن کی ناپاکی کو دور کرنا **عن** ابی سلمۃ انہ دخل علی
عائشۃ فسألھا عن غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ فقالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالاناء فیصب علی یدیہ ثلثا فیغسلھما ثم یصب بیمینہ علی
شمالہ فیغسل ما علی فرجہ ثم یغسل یدیہ ویتمضمض ویستنشق ویصب علی رأسہ
ثلثا ثم یفیض علی سائر جسدہ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ رضی کے پاس گئے اور ان سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتی تھے انہوں نے کہا آپ پاس ایک برتن کا پانی کا آپ دونوں
ہاتھوں پر تین بار پانی ڈال کے انکو دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالکر دونوں کو دھوتے اور شرمگاہ کو
جہاں نجاست حلول ہوتی) پھر دونوں ہاتھ دھوتے اور کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے اور سر پر تین بار پانی ڈالتے
پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **باب** اعادۃ الجنب غسل یدیہ بعد ازالۃ الاذی عن جسدہ

ناپاکی کو دھو کر پھر دونوں ہاتھ دھوئے عمر بن ابی سلمہ بن عبد الرحمن قال وصفت عائشۃ غسل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من الجنابۃ قالت کان یغسل یدیہ ثلثا ثم یفیض بیدہ الیمنی علی الیسری فیغسل
فرجہ وما اصابہ قال عمر ولا اعلمہ الا قال یفیض بیدہ الیمنی علی الیسری ثلث مرات ثم
یتمضمض ثلثا ویغسل وجہہ ثلثا ثم یفیض علی راسہ ثلثا ثم یصب علیہ الماء ترجمہ ابو سلمہ
بن عبد الرحمن سے روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا حال بیان کیا تو کہا پہلے
اپنا ہاتھ تین بار دھوتی پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتی بائیں ہاتھ پر شرمگاہ دھوتی اور جو اس میں لگا ہوتا۔ عمر بن عبید
نے کہا میں سمجھتا ہوں عطاء نے یوں کہا پھر داہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے تین بار پھر کلی کرتے تین بار ناک
میں پانی ڈالتے تین بار اور منہ دھوتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے ف اس روایت
سے اور اوپر کی روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہاتھ دو بار دھوئے ایک تو شروع میں دوسرے بعد صاف کرنے نجاست کے

باب وضوء الجنب قبل الغسل غسل سے پہلی وضو کرنا عمرۃ عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا اغتسل من الجنابۃ بدا فغسل یدیہ ثم توضا کما یتوضا للصلوٰۃ ثم یدخل
اصابعہ الماء فیخلل بہا اصول شعرہ ثم یصب علی راسہ ثلث غرف ثم یفیض الماء علی
جسدہ کلہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے پہلے دونوں ہاتھ
دھوتے پھر وضو کرتے جیسے نماز کا کیا وضو کرتے ہیں پھر انگلیاں پانی میں ڈالکر اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر سر پر
تین چلو ڈالتے پھر سارے بدن پر بہاتے **باب** تخلیل الجنب راسہ جنب اپنے سر کے بالوں میں خلال کرے
عمرۃ عمرۃ قالت حدثتنی عائشۃ عن غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ انہ کان
یغسل یدیہ ویتوضا ویخلل راسہ حتی یصل الی شعرہ ثم یفرغ علی سائر جسدہ ترجمہ
عمرہ سے روایت ہے جو کہ سنی حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت بیان کیا اسطرح کہ پہلے دونوں
ہاتھ دھوئے اور وضو کرے اور خلال کرے سر میں تاکہ پانی بالوں میں پہنچے پھر سارے بدن پر پانی بہا دے عمرۃ عائشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشرب راسہ ثم یحثی علیہ ثلثا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تر کر لیتے تھے سر کو پھر تین تبہ چلو بھر کر پانی ڈالتے سر پر **باب** جنبین
فی مطہرۃ قال تماروا فی الغسل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعض القوم انی لا
اغتسل کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فافیض علی راسی ثلث اکف
ترجمہ چند جنبی ایک مطہرہ سے روایت ہے لوگوں نے بحث کی غسل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے کہا میں اسطرح غسل
کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں **باب** ذکر الحجۃ فی الغسل من الحیض حیض سے

پاک ہو کر کیونکر غسل کرے عن عائشۃ ان امرأۃ سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن غسلہا من المحیض فأخبرہا کیف تغتسل ثم قال خذی فرصۃ من مسک فتطہری بہا قالت کیف اتطہر بہا فاستکر ذلک ثم قال سبحان اللہ تطہری بہا قالت عائشۃ فجذبت المرأۃ وقلت تتبعین بہا أثر الدم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت (اسماء بنت شکل) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے کیونکر غسل کرنا چاہیے آپ نے بتلایا کہ اسطرح غسل کرنا چاہیے پھر فرمایا (کہ غسل کے بعد) ایک ٹکڑا لی (کپڑے یا روئی یا دون کا) جسمیں مشک لگی ہو اور اوس سے طہارت کرو عورت بولی میں کیونکر اوس سے طہارت کروں آپ نے اپنی سنہ پر (ماتھہ کی) آنکر لی (شرم سے) اور فرمایا (تعجب سے) سبحان اللہ طہارت کر اوس سے حضرت عائشہ نے کہا میں نے اوس عورت کو پکڑ کر کھینچا اور (چپکی سے) کہا خون کے مقام پر اوسکو رکھ ف یعنی شرمگاہ میں اوس کپڑے کو رکھہ تاکہ بدبوئی رفع ہو اور خوشبو پیدا ہو یہہ حکم بطریق استحباب کے ہے ہر عورت کو لیے جو پاک ہو حیض یا نفاس سے کہ بعد غسل کے ایسا کرے اور جو مشک نہ ملی تو اور خوشبو استعمال کرے **باب** ترک الوضوء من بعد الغسل غسل کے بعد وضو کی حاجت نہیں عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد **باب** غسل الرجل فی غیر المکان الذی یغتسل فیہ جہاں غسل کرے وہاں سے ہٹ کر اور جگہہ پاؤں دھوئے عن میمونۃ قالت أدنیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسلہ من الجنابۃ فغسل کفیہ مرتین أو ثلثا ثم أدخل یمینہ فی الإناء فأفرغ بہا علی فرجہ ثم غسلہ بشمالہ ثم ضرب بشمالہ الأرض فدلکہا دلکا شدیدا ثم توضأ وضوءہ للصلوۃ ثم أفرغ علی رأسہ ثلث حثیات ملأ کفیہ ثم غسل سائر جسدہ ثم تنحی عن مقامہ فغسل رجلیہ قالت ثم أتیتہ بالمندیل فردہ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کیلیے پانی رکھا آپ نے دونوں ہاتھوں کو دو بار یا تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن میں ڈال کر (پانی لیا) اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا پھر شرمگاہ کو دھویا بائیں ہاتھ سے بعد اوس کے بائیں ہاتھہ کو زمین پر مارا اور خوب زور سے رگڑا پھر وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دونو چلو بھر بھر کر تین بار پانی سر پر ڈالا پھر سارے بدن کو دھویا پھر اوس جگہہ سے سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے میمونہ نے کہا پھر میں کپڑا لائی پانی پونچھنے کا آپ نے اوسکو نہیں لیا **باب** ترک المندیل بعد الغسل غسل کے بعد کپڑے سے بدن پونچھنا عن ابن عباس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتسل فأتی بمندیل فلم یمسہ وجعل یقول بالماء ہکذا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تو آپ کے پاس کپڑا لائے (بدن پونچھنے کو) آپنے اوسکو نہیں لیا اور پانی جھٹکنے لگے ف نووی نے کہا ہے اوس نے اختلاف کیا ہے کہ وضو غسل کے

ترجمۃ الباب

بعد بدن کا پونچھنا کیسا ہے سب میں مشہور یہ قول ہے کہ نہ پونچھنا مستحب ہے اور یہ نہیں کہ سکتے کہ پونچھنا مکروہ ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ پونچھنا مکروہ ہے تیسرا یہ کہ مباح ہے اوسکا کرنا نہ کرنا برابر ہے چوتھا قول یہ ہے کہ مستحب ہے کیونکہ پونچھنے سے بدن صاف ہو جاتا ہے میل وغیرہ سے۔ پانچویں یہ کہ مکروہ ہے گرمی میں نہ جاڑے میں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسمیں تین قول ہیں ایک تو یہ ہے کہ پونچھنے میں کچھ قباحت نہیں وضو کے بعد ہو یا غسل کے یہی مذہب ہے انس بن مالک اور سفیان ثوری کا دوسرے یہ کہ مکروہ ہے دونوں کے بعد اور یہ ابن عمر اور ابن ابی لیلی کا قول ہے تیسرے یہ کہ مکروہ ہے وضو کے بعد نہ غسل کے ابن عباس کا قول ہے اور نہ پونچھنے میں ایک ہی حدیث ہے اور ایک دوسری صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے نکلے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا لیکن پونچھنا یاد نہ کیا تو نقل کیا ہے اوسکو ایک جماعت صحابہ نے لیکن سند میں اون کی ضعیف ہیں ترمذی نے کہا رسول اللہ صلعم سے اسباب میں کچھ صحیح نہیں ہے آب رہا پانی کا بہنا بدن سے تو یہ حدیث سے ثابت ہے اور بعضوں نے اسکو مکروہ کہا مگر وہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح اوسکی اباحت ہے انتہی مختصراً

باب وضوء الجنب اذا اراد ان یاکل

جنب جب کھانے کا قصد کرے (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر لی

عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یاکل او ینام وھو جنب توضا زاد عمر وفی حدیثہ وضوءہ للصلوۃ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں جب کھانے یا سونے کا قصد کرتی تو وضو کر تی جیسے نماز کی لیے وضو کرتے

باب اقتصار الجنب علی غسل یدیہ اذا اراد ان یاکل

اگر جنب کھانی کا قصد کرے اور فقط ہاتھ ہی دھو لے تو بھی کافی ہے

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وھو جنب توضا واذا اراد ان یاکل غسل یدیہ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے اور جو کھانے کا قصد کرتی تو دونوں ہاتھ دھو لیتے

باب اقتصار الجنب علی غسل یدیہ اذا اراد ان یاکل او یشرب

جنب جب کھانی یا پینے کا قصد کرے تو فقط ہاتھ دھو لینا بھی کافی ہے

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام وھو جنب توضا واذا اراد ان یاکل او یشرب قالت غسل یدیہ ثم یاکل او یشرب

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے اور جو کھانے یا پینے کا ارادہ کرتی تو دونوں ہاتھ دھو لیتے پھر کھاتے پیتے

باب وضوء الجنب اذا اراد ان ینام

جنب سونے کا ارادہ کرے (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر لیوے

عن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وھو جنب توضا وضوءہ للصلوۃ قبل ان ینام

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتی اور جنب ہوتی تو وضو کر لیتے جیسے نماز کی لیے وضو کرتے سونے سے پہلے

عن عبد اللہ بن عمر

ان عمر قال یا رسول اللہ ایتنام احدنا وھو جنب قال اذا توضأ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی سو سکتا ہے حالت جنابت میں آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لیوے **باب** وضوء الجنب وغسل ذکرہ اذا اراد ان ینام جنب جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے

عن ابن عمر قال ذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو جنابت ہوتی ہے رات کو (اور اوس وقت نہانے کا موقع نہیں ہوتا) آپ نے فرمایا وضو کر لی اور ذکر دھو ڈال پھر سو رہ **باب** فی الجنب اذا اراد ان یتوضأ جنب جب وضو کرے تو کیا ہوگا

عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو یا کتا یا جنب ہو (مراد فرشتے رحمت کے ہیں) **باب** فی الجنب اذا اراد ان یعود اگر جنب دوبارہ جماع کا قصد کرے تو کیا کرے

عن ابی سعید رفعہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اراد احدکم ان یعود توضأ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قصد کرے دوبارہ جماع کرنے کا (اور وہ جنب ہو) تو وضو کر لیوے **باب** اتیان النساء قبل اغتسال الحائض حائض عورتوں سے جماع کرنا ایک ہی غسل سے

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف علی نسائہ فی لیلۃ بغسل واحد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں پاس گئے ایک ہی غسل سے (یعنی صحبت کی اوپر ہر ایک میں غسل کر لیا)

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی غسل واحد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھیر کرتی تھے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل سے **باب** الجنب من قراءۃ القرآن جنب کو قرآن پڑھنا درست نہیں ہے

عن عبد اللہ بن سلمۃ قال اتیت علیا انا ورجلان فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرأ القرآن ویأکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ عن القرآن شیء لیس الجنابۃ ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہے میں اور دو آدمی اور حضرت علی پاس گئے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلکر قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر گوشت کھاتے اور قرآن پڑھنے سے کوئی چیز آپ کو نہ روکتی تھی سوا جنابت کے (یعنی جب جنب ہوتے تو قرآن نہ پڑھتے جبتک غسل نہ کر لیتے) **عن** علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ القرآن علی کل حال الا الجنابۃ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو پڑھا کرتے ہر وقت اور ہر حالت میں سوا جنابت کی **باب** مماسۃ الجنب جنب کے ساتھ بیٹھنا اور سونا

چھونا کیسا ہی عن حذیفۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی الرجل من اصحابہ
ماسحہ ودعا لہ قال فرایتہ یوما بکرۃ فحدت عنہ ثم اتیتہ حین ارتفع النہار فقال
انی رایتک فحدت عنی فقلت انی کنت جنبا فخشیت ان تمسنی فقال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم لا ینجس ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
یہ تھی جب کسی اپنے صحابی سے ملتے تو اوسکے سر پر ہاتھ پھیرتے اور اوسکے لیے دعا کرتی ایک روز صبح کو میں نے آپ کو دیکھا تو میں کترا
گیا (یعنی الگ ہو کر چلا گیا) پھر دن چڑھے میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا میں نے تجھے دیکھا تو الگ ہو کر چلا گیا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں جنب تھا میں نے ڈرا کہ میں آپ مجھکو چھو لیں آپ نے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا (جنابت
سے کیونکہ جنابت ایک نجاست حکمی ہی اور مسلمان کی طہارت حقیقی ہی البتہ اگر نجاست حقیقی لگی ہو تو اوسکی وجہ سے ناپاک
ہو جاویگا مگر اپنی ذات سے پاک ہی گا) عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ وھو جنب
فاھوی الی فقمت انی جنبت فقال ان المسلم لا ینجس ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو ملے اور میں جنب تھا آپ میری طرف جھکے میں نے عرض کیا میں جنب ہوں آپ نے فرمایا مسلمان
ناپاک نہیں ہوتا عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فی طریق من طرق المدینۃ
وھو جنب فانسل عنہ فاغتسل فافتقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء قال این
کنت یا ابا ھریرۃ قال یا رسول اللہ انک لقیتنی وانا جنب فکرھت ان اجالسک
حتی اغتسل فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوسکو مدینے کے ایک راستے میں اور وہ جنب تھا تو چپکے نکل گیا اور غسل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو نہ پایا جب لوٹ کر آیا پوچھا تو کہاں تھا اے ابا ہریرہ ابوہریرہ نے کہا یا رسول اللہ جب آپ مجھکو ملے تھے تو میں
جنب تھا مجھکو یہ معلوم ہوا آپ کے پاس بیٹھنا جبتک غسل نہ کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا باب
استخدام الحائض زوجھا عورت سے کام لینا کیسا ہی عن ابی ھریرۃ بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی المسجد اذ قال یا عائشۃ ناولینی الثوب فقالت انی لا اصلی قال انہ لیس فی یدک
فناولتہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے آپ نے کہا اے عائشہ مجھکو کپڑا اٹھا دے
وہ بولیں میں نماز نہیں پڑھتی (یہ کنایہ ہی حیض آنے کا) آپنے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں ہر ایک اعضو نے کپڑا اوٹھا دیا (یعنی حیض
کی نجاست ایسی نہیں جو ہاتھ کو ناپاک کرے) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد قالت انی حائض فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیست حیضتک فی یدک ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسجد میں سے مجھے بوریا اوٹھا دے میں نے کہا حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں تو ڑی رکھا ہے ف مطلب یہ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور حضرت عائشہ اپنے حجرے میں تھیں آپ نے بوریہ مانگا تو حضرت عائشہ نے خیال کیا کہ حالت
حیض میں میں اپنا ہاتھ مسجد میں کیونکر بڑھاؤں آپ نے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر دیدے کچھ قباحت نہیں کیونکہ حیض ہاتھ میں نہیں
رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھ بڑھا کر مسجد میں کوئی چیز رکھ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لے لینا درست ہے **باب**
بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ حائضہ عورت مسجد میں بوریا بچھا دے تو کیسا ہے **عَنْ مَيْمُوْنَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِ اَحَدِنَا فَيَتْلُو الْقُرْاٰنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَيَقُوْمُ اَحَدُنَا
بِالْخُمْرَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر ہم میں سے
کسی کی گود میں رکھ کر قرآن پڑھا کرتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اوٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتے
اور وہ حائضہ ہوتی (اپنے باہر سے کہڑی ہو کر ہاتھ بڑھا کر بوریا بچھا دیتی) **باب فِي الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ**
وَرَأْسُهُ فِيْ حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ کوئی شخص اپنے بی بی کی گود میں سر رکھ کر قرآن شریف پڑھے اور وہ حائضہ
ہو تو کیسا ہے **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِ اَحَدِنَا وَهِيَ حَائِضٌ
وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْاٰنَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا
اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن پڑھتے **باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا** حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھوے تو کیسا ہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا
حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور آپ اعتکاف میں
ہوتے میں اپنا سر دھوتی اور میں حائضہ ہوتی **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُ اِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر نکالتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں اوسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ
ہوتی **باب مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا** حائضہ عورت کو ساتھ کھلانا اور اوسکا جھوٹا پینا درست ہے **عَنْ**
شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَاَلْتُهَا هَلْ يَاْكُلُ الرَّجُلُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنِيْ فَاَاْكُلُ مَعَهُ وَاَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيَقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ فَاَعْرَضُ
مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُوْ
بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَاَخُذُهُ فَاَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَشْرَبُ
مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْقَدَحِ ترجمہ ابن شریح سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا
عورت اپنی خاوند کے ساتھ کھاوے حیض کی حالت میں انہوں نے کہا ہاں کہا وے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلاتے تھے میں

آپ کے ساتھ کہاتی اور مین حیض سی ہوتی آپ ہڈی اُٹھاتے اور میرا حصہ بہی اوسمین لگاتے پہلے مین اوسکو چوستی پہر رکہدیتی بعد اوسکو آپ اوسکو چوستے اور وہین منہ لگاتے جہان مین نی لگایا تہا ہڈی پر آپ پانی منگوتے اوسمین بہی میرا حصہ لگاتے پہلے مین لیکر پیتی پہر رکہدیتی پہر آپ اوسکو دہتکار کر پیتے اور پیالی پر وہین منہ لگاتے جہان مین نی لگایا تہا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع فاہ علی الموضع الذی اشرب منہ فیشرب من فضل سؤری وانا حائض ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ (برتن) مین اوسے جگہہ لگاتے جہان سی مین نے لگاکر پیا تہا اور میرا جوٹا پانی پیتے حالانکہ مین حائضہ ہوتی **باب** الانتفاع بفضل الحائض حائضہ عورت کا جوٹا پانی پینا درست ہی عن عائشۃ تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یناولنی الاناء فاشرب منہ وانا حائض ثم اعطیہ فیتحری موضع فی فیضع علی فیہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہہ برتن دیتے مین اوسمین سے پانی پیتی اور مین حیض سی ہوتی پہر مین وہ برتن آپ کو دیتی آپ ڈہونڈہ کر اوسی جگہہ منہ لگاتے جہان مین نے منہ لگایا تہا عن عائشۃ قالت کنت اشرب وانا حائض وانا ولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی یشرب والعرق العرق وانا حائض وانا ولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع فاہ علی موضع فی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی مین پانی پیتی تہی حیض کیحالت مین پہر وہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا مونہہ اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین ہڈی چوستی حیض کیحالت مین پہر وہ ہڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا منہ اوس مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا (ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا پسینا اور اوسکا جوٹا پاک ہی اسی طرح لعاب اوسکے منہ کا) **باب** مضاجعۃ الحائض حائضہ عورت کو ساتہہ لٹانا درست ہی عن ام سلمۃ قالت بینما انا مضطجعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمیلۃ اذ حضت فانسللت فاخذت ثیاب حیضتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفست قلت نعم فدعانی فاضطجعت معہ فی الخمیلۃ ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ لیٹی ہوئی تہی ایک چادر مین اتنے مین مجہکو حیض آگیا تو مین نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اوٹہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجہکو حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے مجہے بلایا مین آپکے ساتہہ لیٹی چادر مین عن عائشۃ قالت کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا طامث او حائض فان اصابہ منی شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وصلی فیہ ثم یعود فان اصابہ منی شیء فعل مثل ذلک ولم یعدہ وصلی فیہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہی انہون نے کہا مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف مین سوتی تہے اور مین حائضہ ہوتی تو اگر میرے بدن سے کچہہ آپکے کپڑے مین لگجاتا آپ اوسی مقام کو دہوڈالتے

اوس سے زیادہ نہ دہوتے پہر نماز پڑہتے بعد اوسکے پہر لیٹتے پھر اگر لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے رہتے اوسی مقام کو جہان خون لگ گیا خواہ اوتنی ہی کپڑے کو دہو ڈالتی) اوس سے زیادہ نہ دہوتی پہر نماز پڑہتے اوس کپڑے مین **باب** مباشرۃ الحائض حائضہ کے ساتہہ لیٹنا اور مباس کرنا درست ہی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرُ احدنا اذا کانت حائضا ان تشدّ ازارہا ثم یباشرہا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے ہم مین سے کسیکو جب وہ حائضہ ہوتی کہ تہ بند لیوے پہر آپ مباشرت کرتے اوس سے (مباشرت کے معنے لیٹنا اور پیار کرنا اور ساتہہ سونا سب باتین کرنا سوا جماع کے) **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرُ احدنا اذا کانت حائضا امرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتزر ثم یباشرہا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین سے جو حائضہ ہوتی اوسکو حکم کرتے تہ بند باندہنے کا پہر اوس سے مباشرت کرتے **عن** میمونۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشر المرأۃ من نسائہ وہی حائض اذا کان علیہا ازار یبلغ انصاف الفخذین و الرکبتین فی حدیث اللیث محتجزۃ بہ **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت کرتی تہی اپنی عورتون مین کسی عورت سے اور وہ حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک ازار پہنی ہوتی جو رانون کی نصف اور گہٹنو تک پہونچتی (یعنے ناف سے شروع ہوتے اور نصف رانون یا گہٹنو تک ہوتی) لیث کی روایت مین ہی کہ اوس ازار کو خوب مضبوط باندہی ہوتی) **ف** علما نے اتفاق کیا ہی کہ مباشرت حائضہ کے ساتہہ درست ہی بشرطیکہ ناف کی نیچے سی گہٹنو تک اوسکے بدن پر کوئی کپڑا ہو اور بعضون کے نزدیک صرف فرجہ کپڑا ہونا کافی ہی **باب** تاویل قول اللہ تعالی ویسالونک عن المحیض آیہ کریمہ ویسالونک عن المحیض کے تفسیر **عن** انس قال کانت الیہود اذا حاضت المرأۃ منہم لم یؤاکلوہن ولم یشاربوہن ولم یجامعوہن فی البیوت فسألوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ عز وجل ویسالونک عن المحیض قل ہو اذی الآیۃ فامرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یؤاکلوہن ویشاربوہن ویجامعوہن فی البیوت ان یصنعوا بہن کل شیء ما خلا الجماع **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی یہودیون مین جب کسی عورت کو حیض آتا تو اوسکو اپنے ساتہہ نہ کہلاتے نہ پلاتے نہ ایک گہر مین اونکے ساتہہ رہتے تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسبابہ مین پوچہا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسالونک عن المحیض اخیر تک یعنے پوچہتے ہین تجہہ حیض کا حکم تو کہہ حیض ایک پلیدی ہی تو جدا رہو عورتون سے حیض مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صحابہ کو کہ کہلاوین اور پلاوین اونکو اپنے ساتہہ اور ایک گہر مین اونکے ساتہہ رہین اور سب باتین کرین سوا جماع کے **باب** ما یجب علی من جامع حلیلتہ فی حال حیضتہا بعد علمہ بنہی اللہ عز وجل عن وطئہا جو شخص اپنے عورت سے حیض کی حالت مین

جماع کرے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے تو اوس کا کفارہ کیا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کو جو جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں کہ صدقہ دیوے ایک دینار یا آدھا دینار **باب** مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ جو عورت احرام باندھے ہو اور اوسکو حیض آجاوے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے ارادے سے جب ہم مین (صرف ایک مقام) سرف کے (قریب) پہونچے تو مجھ حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور مین رو رہی تھی آپنے پوچھا کیا ہوا تجھکو کیا حیض آگیا مین نے کہا ہان آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو لکھدی ہے اللہ نے آدم کی بیٹیون پر اب جو کام حاجی کرتے ہین مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا (یہ) حیض ہے (ایک ہو کر کیجیو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اپنی عورتون کیطرف سے ایک گائی کی **باب** مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ احرام باندھتے وقت عورتین کیا کرین عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي ترجمہ حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے مجھسے بیان کیا میری والد امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گئے اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر حج کیا اونہون نے کہا آپ نکلی (مدینہ سے حج کے لیے) جب پانچ روز ذیقعدہ کی باقی رہے ہم بھی آپکے ساتھ نکلے جب آپ ذوالحلیفہ مین پہونچے تو اسماء بنت عمیس (ابوبکر صدیق کی بی بی) نے محمد بن ابی بکر کو جنا تو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کیا کہ اب مین کیا کرون آپنے فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ لے پھر لبیک پکار **باب** دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ حیض کا خون اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلَعٍ قَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ترجمہ قیس بنت محصن سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو ایک چھپٹی (لکڑی کی چپٹ) سے اور دھو ڈال بیری کی پتی اور پانی سے عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب الثوب فقال حتیہ ثم اقرصیہ بالماء ثم انضحیہ وصلی فیہ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے مین بہر جاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو پھر ملکر دھو پانی سے پھر دھوڈال اور نماز پڑھ اوسمین ف نووی نے کہا احدیث مین دلیل ہے کہ نجاست پانی ہی دھونا چاہیے اور جو شخص دھووے نجاست کو اور کسی اون چیز سے جیسے سرکہ وغیرہ تو کافی نہ ہوگا اسلیے کہ پانی کا حکم ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خون نجس ہی اور نجاست دور کرنی مین کوئی شمار مقرر نہین بلکہ صاف کرنا کافی ہی اگر نجاست حکمی ہی یعنے آنکھ سے نہین ہوتی جیسے پیشاب وغیرہ تو اوسکا ایک بار دھونا واجب ہے اور دوسری تیسری بار دھونا مستحب ہی اور جو نجاست عینی ہے یعنے آنکھ سے محسوس ہوتی ہی جیسے خون وغیرہ تو اوسکا زائل کرنا واجب ہے اور جو ایک دفعہ کے دھونے مین زائل ہوجاوے ہی تو دوسری تیسری بار دھونا مستحب ہے اور کپڑے کا نچوڑنا ہر بار ضرور ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی لیکن صحیح یہہ ہے کہ ضرور نہین ہی اور جب نجاست عینی کو دھوڈالے لیکن اوسکا رنگ باقی رہے تو کچھ ضرر نہین کیونکہ طہارت حاصل ہوگئی البتہ اگر مزہ باقی رہے تو کپڑا نجس ہی اوسکو دور کرنا چاہیے اور جو بو باقی رہے تو اسمین اختلاف ہی شافعی کے دو قول مین مگر صحیح یہہ ہی کہ پاک ہوجاویگا۔ انتہی مختصرا **باب** البنی یصیب الثوب منی اگر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے **عن** معاویۃ بن ابی سفیان انہ سأل ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی کان یجامع فیہ قالت نعم اذا لم یر فیہ اذی ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی انہون نے پوچھا ام المؤمنین ام حبیبہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اوس کپڑے مین جسکو پہنکر جماع کرتی تھا انہون نے کہا ہان جب اوسمین نجاست معلوم نہ ہوتی **باب** غسل البنی من الثوب کپڑے مین منی لگجاوے تو اوسکو دھونا چاہیے **عن** عائشۃ قالت کنت اغسل الجنابۃ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیخرج الی الصلوۃ وان بقع الماء لفی ثوبہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی پھر آپ نماز کو جاتے اور پانی کے نشان آپکے کپڑے مین ہوتے ف اختلاف کیا ہی علمانے آدمی کی منی مین مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ نجس ہی لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک اوسکا زائل کرنا کافی ہی اگر سوکھ جاوے اور غلیظ ہو اور مالک کے نزدیک ہر حال مین دھونا ضرور ہی اور اکثر علما کے نزدیک منی پاک ہی اور یہی مروی ہی علی اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ سے اور یہی قول ہی داؤد اور احمد اور شافعی اور اصحاب الحدیث کا **باب** فرک البنی من الثوب بل ڈالنا بھی کافی ہی **عن** عائشۃ قالت کنت افرک الجنابۃ وقالت مرۃ اخری البنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی مین مل ڈالتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے (جب وہ خشک ہوجاتی) اسحدیث سے معلوم ہوا کہ منی کا دھونا ضرور نہین ہی **عن** عائشۃ قالت کنت افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ ہی کہا میں خود مل ڈالتی ہی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اور
جو نکہ وہ غلیظ اور خشک ہوتی تو ملنے سے چھوٹ جاتی اور کپڑا صاف ہو جاتا عن عائشۃ قالت کنت اُرَاہُ فِی
ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحُکُّہٗ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں دیکھتی ہی منی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو کھرچ ڈالتی ہی اوسکو عن عائشۃ قالت لقد رایتنی اَفْرُکُ الْجَنَابَۃَ مِنْ
ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے اوسسے کہا تو نے دیکھا ہو تا میں
مل ڈالتی ہی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے عن عائشۃ قالت لقد رایتنی اَجِدُہٗ فِی ثَوْبِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحُتُّہٗ مِنْہُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اوسسے تو نے دیکھا ہو تا میں
پاتی ہی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں تو چھیل ڈالتی ہی اوسکو باب بول الصبی الذی لم یاکل
الطعام جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اوسکا پیشاب کیسا ہے عن ام قیس بنت محصن انہا اتت بابن لہا صغیر لم
یاکل الطعام الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی
حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ اپنی چھوٹے لڑکے
کو لیکر آئیں جو ابھی کھانا نہ کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آپنے اوسکو اپنی گود میں بٹھایا اوس نے پیشاب کر دیا
آپ کے کپڑے پر آپنے پانی منگوا کر اوسپر چھڑک دیا پہاڑ اور دھویا نہیں ف نووی نے کہا چھڑک دینے سے یہ نہیں نکلتا کہ ایسی
کم سن لڑکے کا پیشاب پاک ہے بلکہ تخفیف کی نسبی ایسا کیا اور اختلاف کا یہ ہے علمائے اسباب میں بعضوں کے نزدیک پانی چھڑکنا لڑکے
کے پیشاب کو دھونا چاہیے اور بعضوں کے نزدیک دونوں کو چھڑکنا کافی ہے اور بعضوں کے نزدیک دونوں کو دھونا ضرور ہے عن
عائشۃ قالت اُتِیَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بصبی فبال علیہ فدعا بماء فاتبعہ ایاہ ترجمہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکا آیا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپنے اوس مقام پر پانی بہا
دیا باب بول الجاریۃ لڑکی کے پیشاب کا بیان عن ابی السمح قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یغسل
من بول الجاریۃ ویرش من بول الغلام ترجمہ ابو السمح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھویا
جاوی کپڑا لڑکی کے پیشاب سے اور پانی چھڑک دیا جاوی لڑکے کے پیشاب سے باب بول ما یؤکل لحمہ جن جانوروں
کا گوشت حلال ہے اوسکا پیشاب پاک ہے عن انس بن مالک ان اناسا او رجالا من عکل قدموا علی
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکلموہ بالاسلام فقالوا یا رسول اللّٰہ انا اہل ضروع ولم
نکن اہل ریف واستوخموا المدینۃ فامرلہم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بذود وراع
وامرہم ان یخرجوا فیہا فیشربوا من ابوالہا وابوالہا فلما صحوا وکانوا بناحیۃ الحرۃ
کفروا بعد اسلامہم وقتلوا راعی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واستاقوا الذود فبلغ النبی

ف ۴ یعنی کہا نی بیشاب لڑکی کے پیشاب کی طرح ہے اور لڑکی کے پیشاب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے چند آدمی عکل کے (عکل ایک قبیلہ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور زبان سے اسلام قبول کیا پھر کہنے لگے یا رسول اللہ ہم جانور والے ہیں (خشکا گذر دودھ پر ہوتا ہے) کھیتی باڑی والے نہیں ہیں اور موافق نہ آئی اونکو ہوا مدینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے کئی اونٹنیاں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور اونسے کہا تم مدینہ سے باہر جاکر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور موت پیو وہ گئی اور باہر جاکر رہی) جب اچھے ہوگئی اور وہ حرہ کے ایک جانب تھی (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینہ سے تھوڑی فاصلے پر) تو کافر ہوگئی مسلمان ہوکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کرکے اونٹ بہکا لیگئی جب یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپنے ڈھونڈھنے والوں کو اونکے پیچھے بھیجا وہ لوگ گرفتار ہوکر آئے تو اون کی آنکھیں پھوڑیں گئیں (سلائی پھیر کر) اور اونکے ہاتھ اور پانوں کاٹے گئے پھر چھوڑ دیا آپ نے اونکو ہیں حرہ میں (جو جلتی پتھریلی زمین تھی) اپنی حالت پر یہانتک کہ مرگئی (تڑپ تڑپ کر) ف آپنے ایسی سخت سزا اسلیے دی کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اسی طرح مارا تھا جیسا مسلم کی روایت میں ہے۔ دوسری یہ کہ انہوں نے جرم بھی ایسا ہی سخت کیا تھا علاوہ اسلام سے پھر جانے کی بعوض احسان اور سلوک کے یہہ حرکت پس ایسے احسان فراموش لوگوں کی یہی سزا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اونکا موت اور گوہ پاک ہے یہی قول ہے مالک اور احمد کا اور جو لوگ اسکو نجس کہتے ہیں وہ دوا کے لیے ایسی چیزوں کا استعمال جائز کہتے ہیں جب سوا اوسکی اور کوئی دوا نہ ہو اور حکیم حاذق اوسکو بتلاوے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى صَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَالَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے چند لوگ عرینہ (ایک قبیلہ ہے) کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اسلام قبول کیا اون کو مدینہ کی ہوا موافق نہ ہوئی انکے رنگ زرد ہوگئے اور پیٹ بڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اونٹنی دودھ والی دیکر حکم کیا کہ اوسکا دودھ اور موت پیئیں (انہوں نے ایسا ہی کیا) یہانتک کہ اچھے ہوگئی تو چرواہے کو قتل کرکے اونٹ ہانک لیگئے آپنے لوگوں کو اون کی گرفتاری کے لیے بھیجا وہ گرفتار ہوکر آئے تو اون کے ہاتھ اور پانوں کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں سلیمان بن عبدالملک بن مروان نے جو اس وقت مسلمانوں کا امیر تھا اس حدیث کے بیان کرنیوقت پوچھا آپنے یہہ سزا کفر کی وجہ سے دی یا قصور کی وجہ سے انس نے کہا کفر کی وجہ سے (یعنی حلال دودھ اس قصور کے کہ چرواہے کو قتل کیا اونٹ ہانک لیگئے یہہ کتنا بڑا جرم کیا کہ مسلمان ہوکر پھر اسلام سے پھر گئے جسکی سزا انہوں نے قتل کے اور چھوڑ

باب ترک ما یؤکل لحمہ یصیب الثوب جن جانور کا گوشت کھانا درست ہو اوسکا گوبر کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند البیت وملاء من قریش جلوس وقد نحروا جزورا فقال بعضہم ایکم یاخذ ھذا الفرث ثم یمھلہ حتی یضع وجھہ ساجدا فیضعہ بین کتفی علی ظھرہ قال عبد اللہ فانبعث اشقاھا فاخذ الفرث فذھب بہ ثم امھلہ فلما خر ساجدا وضعہ علی ظھرہ فاخبرت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی جاریۃ فجاءت تسعی فاخذتہ من ظھرہ فلما فرغ من صلوتہ قال اللھم علیک بقریش ثلث مرات اللھم علیک بابی جھل بن ھشام وشیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ وعقبۃ بن ابی معیط حتی عد سبعۃ من قریش قال عبد اللہ فوالذی انزل علیہ الکتاب لقد رایتھم صرعی یوم بدر فی قلیب واحد ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کعبے کے پاس اور ایک جماعت قریش کے لوگون کی بیٹھی تھی انہون نے ایک اونٹ کا ٹاٹھا اون مین سے کسینی کہا وہ ابوجہل تھا تم مین سے کون ایسا ہے جو اس پلیدی کو یعنی اونٹ کی سگینی کو لیکر ٹھہرا ہے جب یہ شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرین تو اون کی پیٹ پر رکھدے ایک بدبخت اون مین سے اوٹھ کھڑا ہوا اور پلیدی لیکر تہمارہا جب آپ سجدے مین گئے تو اوس بدبخت نے وہ پلیدی آپ کی پشت مبارک پر رکھدی یہہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو۔ جو اوس وقت مین لڑکی نابالغ تھین پہونچی وہ دوڑتی ہوئی آئین اور پلیدی آپ کی پیٹ سے اٹھالی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے تین بار یا اللہ تو ابوجہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اسی طرح سات آدمیون کا قریش مین سے نام لیا ان سے سمجھ لے عبد اللہ نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ پر قرآن اتارا مین نے اون سب لوگون کو بدر کی دن ایک ہی کنوئی مین گرا ہوا پایا ف اللہ تعالی نے آپ کی یہہ دعا قبول کی اور یہہ سب بدبخت جنگ بدر مین بکمال ذلت اور خواری ارے گئے مصنف نے اس حدیث سے یہہ نکالا کہ اونٹ کی سگینی نجس نہین ہے ورنہ آپ نماز توڑ دیتے اسی طرح اور جانورون کی جنکا گوشت حلال ہے الیٰ یصیب الثوب کپڑے مین ٹھوک لگجاوے تو کیسا ہے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ طرف ردائہ فبصق فیہ فرد بعضہ علی بعض ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے کونے مین تھوکا پھر اولٹ پلٹ کر اوسکو ڈالا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یبزق بین یدیہ ولا عن یمینہ ولیبزق عن یسارہ او تحت قدمیہ ودلکہ فبزق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا فی ثوبہ ودلکہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہتا ہو تو اپنی سامنی نہ تھوکے نہ داہنی طرف بلکہ بائین طرف یا پانون کی تلی تھوک لیوے نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسطرح تھوکنے تھے اوسطرح تھوکے وہ یہہ ہے کہ اپنی کپڑے

مین تھوکتے اور اوسکو مل ڈالتے **باب** بدء التیمم کیطرح شروع ہوا **عن** عائشۃ قالت خرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او ذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فاتی الناس
ابا بکر فقالوا الا ترٰی ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس
لیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فجاء ابو بکر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضع رأسہ علی فخذی
وقد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس لیسوا علی ماء ولیس معھم ماء
قالت عائشۃ فعاتبنی ابو بکر وقال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی فما
منعنی من التحرک الا مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ عز وجل ایۃ التیمم فقال اسید بن حضیر ما ھی باول برکتکم
یا ال ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر مین جب بیداء یا ذات الجیش مین پہنچے دونون مقام کے نام ہین
وہان مین میرا ایک ہار جسکے گلوبند ٹوٹ کر گر پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو ڈھونڈھنے کے لیے ٹھہر گئی اور لوگ بھی
آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن وہان پانی نہ تھا نہ لوگون کے ساتھ پانی تھا لوگ ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور اون سے کہا دیکھتے ہو تم
عائشہ نے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکے ساتھ لوگون کو بھی ٹھہرا دیا ایسے مقام پر جہان پانی نہین ہے نہ اون کے
پاس پانی ہے یہ سنکر ابوبکر میرے آئے اوس وقت رسول اللہ صلعم میری ران پر سر رکھکر سو گئے تھے اونہون نے کہا تو نے روک دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگون کو ایسے مقام پر جہان پانی نہین ہے نہ اون کے ساتھ پانی ہے اور غصہ ہوئے مجھپر اور اپنا ہاتھ میری
کوکھ مین کہونچنے لگی لیکن مین نے ہل چل نہین کی صرف اسی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا
(آپ سوتی رہی) جب صبح کو اوٹھے تو پانی نہ تھا (بعض صحابہ نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی جیسے دوسری روایت مین ہے) تب اللہ
تعالی نے تیمم کی آیت اوتاری اسید بن حضیر نے کہا یہ تمہاری پہلی برکت نہین ہے اے ابوبکر کے گھر والو (یعنی تمہاری یہ عادت ہے)
سی برکتین اور تمہین مسلمانون کو ملی ہین حضرت عائشہ نے کہا پھر ہمنے اپنا اونٹ اوٹھایا جسپر مین سوار تھی تو گلوبند اوسکے
نیچے پایا **باب** التیمم فی الحضر بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان **عن** عمیر مولی ابن عباس یقول اقبلت انا
وعبد اللہ بن یسار مولی میمونۃ حتی دخلنا علی ابی جہیم بن الحارث بن الصمۃ الانصاری فقال
ابو جہیم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر الجمل فلقیہ رجل فسلم
علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجھہ
ویدیہ ثم رد علیہ السلام **ترجمہ** عمیر سے روایت ہے جو مولی تھا ابن عباس کا مین اور عبد اللہ بن یسار جو مولی تھا میمونہ

کا دونوں ابوجہیم بن حارث پاس گئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (جو ایک مقام کا نام ہے) سے تشریف لائے راہ میں ایک شخص ملا اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا جواب نہیں دیا یہانتک کہ آپ دیوار پاس گئے اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا ف نووی نے کہا حدیث محمول ہے اسپر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت پانی نہ پایا کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمم درست نہیں جب وہ اسکا استعمال پر قادر ہو اگر چہ نماز کا وقت تنگ ہو اور ایسی ہی نماز جنازہ اور عید میں یہ ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پانی ہوتے ہوئے تیمم جائز ہے عید کی یا جنازہ کی نماز کے لیے جب وضو کرنیمیں اونکی قضا ہو جانیکا خوف ہو (اور بنوی نے ہمارے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جب فوض نماز کے قضا ہو جانیکا خوف ہو وقت کی تنگی کیوجہ سے تو تیمم کر کے پڑھ لیوے پھر وضو کر کے اوسکی قضا کر لیوے اور اسحدیث میں دلیل ہے دیوار پر تیمم درست ہونیکی جب اوسپر غبار ہو اور یہ ہماری نزدیک درست ہے اور جمہور سلف اور خلف کا بھی قول ہے اور شعبی نے سوا مٹی کے اور چیزوں پر تیمم جائز رکھا ہے اوس نے اسحدیث سے استدلال کیا ہے لیکن اوسکا جواب یہ ہے کہ اس دیوار پر مٹی ہوگی اور یہ حدیث دلیل ہے تیمم جائز ہونیکی واسطے نوافل اور فضائل جیسے سجدہ تلاوت اور شکر اور مس مصحف اور جواب سلام کے بھی جیسے درست ہے فرائض کے لیے اور یہی مذہب ہے اکثر علما کا مگر ایک قول شاذ ہے کہ تیمم سوا فرض نماز کے اور کسی چیز کے لیے درست نہیں ہے اور اسحدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص پاخانے یا پیشاب یا استنجا میں مشغول ہو اوسکو سلام نہ کرنا چاہیے اور جو کوئی کرے تو اوسکو جواب دینا فرض نہیں ہے انتہی

مختصر التیمم وفی التیمم بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عُمَرَ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمَا تَذْکُرُ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّکْتُ فِی التُّرَابِ فَصَلَّیْتُ فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْهِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِیْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَکَفَّیْهِ وَسَلَمَةُ شَکَّ لَا یَدْرِیْ فِیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَالْکَفَّیْنِ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّیْکَ مَا تَوَلَّیْتَ

ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ شخص حضرت عمرؓ پاس آیا اور پوچھا کہ میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا حضرت عمرؓ نے کہا نماز نہ پڑھ (یعنی قضا کر دی جب پانی ملا اوسوقت غسل کر کے پڑھ) عمار نے کہا اے امیر المؤمنین تمکو یاد نہیں ہے جب میں اور تم دونوں ایک لشکر میں تھے اور ہم کو جنابت ہوئی تھی اور پانی نہ ملا تھا تو تم نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا (مٹی میں لوٹنا کیا ضرور تھا) تجھ کو کافی تھا یہ اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر اونمیں پھونکا اور منہ اور دونوں ہاتھوں پر پھیرے سلمہ نے شک کیا ہے کہ ہاتھوں کا مسح دونوں پہونچوں تک کیا یا دونوں کہنیوں تک (مسلم کی روایت میں دونوں پہونچوں کا مسح ہے) حضرت عمرؓ نے کہا ہم تمہاری ہی سپرد کرتے ہیں جو تم نے دنیا میں کیا ف یعنی تم ہی پر عمل کرو حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کا یہی قول تھا کہ جنب کو تیمم درست نہیں ہے مگر سوا اون کے

تمام صحابہ اور اکثر علماء اور مجتہدین کا یہ قول ہے کہ تیمم محدث اور جنب دونوں کو کیسی ہے اور اسکی تائید میں کئی صحیح مشہور حدیثیں آئی ہیں اور بعض نے کہا کہ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود نے اس قول سے رجوع کیا واللہ اعلم **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اجْتَنَبْتُ وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے جنبہ نہانے کی حاجت ہوئی اور میں بہت دنوں تک نہایا تو مجھ کو اپنی نہلا میں مٹی میں لوٹا جیسے چارپایہ لوٹتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ کو تیمم کرنا **بَابُ** التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ سفر میں تیمم کرنے کا بیان **عَنْ** عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ فَحَبَسَ النَّاسَ فِي ابْتِغَاءِ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَعَتَبَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ ترجمہ عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتریے (ابواء جحفہ میں ایک مقام کا نام ہے) اور آپ کے ساتھ تھیں بی بی آپ کے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا انکا گلوبند جزع ظفار کا ٹوٹ کر گر پڑا (ظفار ایک موضع ہے سواحل یمن میں وہاں کی گھنگ یعنے دانے اچھے ہوتے ہیں) لوگ اس گلوبند کے ڈھونڈھنے میں اٹک گئے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ہو گئی اور لوگوں پاس پانی نہ تھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ پر غصہ ہوئے اور کہا تو نے اٹکا دیا لوگوں کو اور انکے ساتھ پانی نہیں ہے جب اللہ تعالے نے مٹی پر تیمم کرنیکی اجازت اتاری اور سب وقت مسلمان کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور زمین پر ہاتھ مارے پھر ہاتھ اوٹھا لیے اور مٹی کو جھٹکا نہیں اور مسح کیا اپنے منہ اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک اور اندر کیطرف سے بغلوں تک **اَلْاِخْتِلَافُ** فِي كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ تیمم کیونکر کرے **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا إِلَى الْمَنَاكِبِ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو مسح کیا منہ پر اور ہاتھ پر مونڈھوں تک **ف** اختلاف کیا ہے علماء نے تیمم کی ترکیب میں تو شافعیہ اور حنفیہ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ دو بار ہاتھ مارنا چاہیے ایک منہ کے لیے دوسری دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور ایک طائفہ یہ کہتا ہے کہ ایک بار مارنا کافی ہے مسند احمد دونوں پہونچوں کے لیے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور ابن المنذر اور اکثر اہل حدیث کا اور دوسری سے منقول ہے کہ ہاتھوں کا مسح بغلوں تک چاہیے اور ابن سیرین سے منقول ہے کہ تین بار مارنا چاہیے ایک بار منہ کے لیے دوسری دونوں پہونچوں کے لیے تیسرے دونوں ہاتھوں کے لیے **فرع** اخر من التیمم والنفخ فی الیدین تیمم کی

دوسری تہ کیسے بیٹھ کر غبار پھونکنے کا ذکر ہے عن عبد الرحمن بن ابزی قال کنا عند عمر فاتاہ رجل فقال
یا امیر المؤمنین ربما مکثت الشہر والشہرین ولا اجد الماء فقال عمر اما انا اذا لم اجد الماء لم
اکن لاصلی حتی اجد الماء فقال عمار بن یاسر اتذکر یا امیر المؤمنین حیث کنت انا وانت
وکنا جنبین فتمعکت انا فصلیت فاتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فقال انما کان یکفیک
ہکذا فضرب بکفیہ الارض ونفخ فیہما ثم مسح بہما وجہہ وبعض ذراعیہ فقال اتق اللہ یا عمار فقال یا امیر المؤمنین
ان شئت لم اذکرہ قال لا ولکن نولیک من ذلک ما تولیت ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک
حضرت عمر کے پاس پہنچا اور کہا تو میں ایک شخص ہوں اور بولا اے امیر المؤمنین کبھی ایک ایک دو مہینے تک ہم کو پانی (وضو یا غسل کیلئے) نہیں ملتا حضرت عمر نے کہا مجھ کو پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں جبتک پانی نہ پاؤں عمار بن یاسر نے کہا اے امیر المؤمنین تمکو
یاد ہے جب ہم تم فلاں مقام پر تھے اور اونٹ چراتے تھے تم جانتے ہو ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور آپ سے بیان کیا) آپ نے اور فرمایا مٹی تجھ کو کافی تھی اور اپنے دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا پھر ان کو
پھونکا اور مسح کیا منہ پر اور ہتھیلیوں سے باہنوں پر۔ حضرت عمر نے کہا خدا سے ڈر اے عمار (کہ تو حدیث بیان کرتا ہے بے کہے) شاید تو بھول گیا ہو
یا تجھ کو دھوکا ہو گیا ہو عمار نے کہا اے امیر المؤمنین اگر تم چاہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں گا حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان
کرو گے اوسکو ہم تمہاری ہی سپرد کرینگے (یعنی تم خود ہی اوسپر عمل کرنا ہم نہ کرینگے جبتک دوسرے شخص کے گواہی بھی نہ ہو) پھر حضرت عمر کا
قاعدہ تھا کہ حدیث کی روایت میں بہت احتیاط کرتے اور ایک شخص کی روایت کو کافی نہ سمجھتے جبتک دوسرا شخص اوسکی تصدیق نہ کرتا
مقصود یہ تھا کہ لوگ جھوٹی حدیثیں نہ بنالیں اور حدیث کی بیان کرنے میں جسارت نہ چھوڑ دیں ورنہ حضرت عمر عمار یا ابو موسیٰ کو جھوٹا نہیں
سمجھتے تھے اور خاص تیمم کے بارے میں حضرت عمر کی یہی رائے تھی کہ جنب کو تیمم درست نہیں مگر اور صحابہ اسکے مخالف تھے اور حدیثیں بھی اس کے
خلاف وارد ہوئیں پس عمل کیا مجتہدین نے اوپر اقوال اکثر صحابہ اور احادیث صحیحہ کے اور چھوڑ دیا قول حضرت عمر کا اور نہ خیال کیا
اوس پر۔ **نوع** اخر من التیمم اور ایک طرح کا تیمم عن عبد الرحمن بن ابزی ان رجلا سأل عمر بن الخطاب
عن التیمم فلم یدر ما یقول فقال عمار اذکر حیث کنا فی سریۃ فاجنبت فتمعکت فی التراب
فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما یکفیک ہکذا وضرب شعبۃ بیدیہ علی رکبتیہ
ونفخ فی یدیہ ومسح بہما وجہہ وکفیہ مرۃ واحدۃ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص نے
حضرت عمر سے پوچھا تیمم کا مسئلہ وہ جواب دے سکے عمار نے کہا تم کو یاد ہے جب ہم تم ایک لشکر میں تھے اور مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی
میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا تجھ کو کافی تھا اسطرح اور مارا شعبہ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو
دونوں گھٹنوں پر پھر پھونکا اون کو اور مسح کیا منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر ایک بار عن عبد الرحمن بن ابزی قال اجنب رجل

فاتی عمر فقال انی اجنبت فلم اجد ماء فقال لا تصل قال له عمار اما تذکر یا امیر المؤمنین انا کنا فی سریة
فاجنبنا فاما انت فلم تصل واما انا فانی تمعکت فصلیت ثم اتیت النبی صلی الله علیه وسلم
فذکرت ذلک له فقال انما کان یکفیک وضرب شعبة بکفیه ضربة ونفخ فیهما ثم ذکر ذلک
لخالد هما بالاخری ثم مسح بها وجهه فقال عمر شیئا لا ادری ما هو فقال ان شئت لا
حدثته وذکر شیئا سلمة فی هذا الاسناد عن ابی مالک وزاد سلمة قال بل نولیک من
ذلک ما تولیت ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی وہ حضرت عمر رض کے پاس آیا
اور کہا کہ میں جنب ہوا اور مجھکو پانی نہ ملا تو کیا کروں حضرت عمر رض نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے جب ہم
ایک لشکر میں تھے ہم پر ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تم نے نماز نہیں پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ کو یہ اور مارا شعبہ نے اپنی ایک ہتھیلی زمین پر پھر اوسکو پھونکا
پھر دونو ہتھیلیوں کو ملا ایک کو دوسری سے پھر مسح کیا اپنے منہ پر حضرت عمر نے کہا مجھے نہیں معلوم عمار نے کہا خیر اگر تمہاری منشی نہ ہو
تو میں حدیث کو بیان نہ کروں حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان کروگے وہ تمہاری ہی اوپر ہوگا **نوع آخر**
ایک اور طرح کا تیمم **عن** عبدالرحمن بن ابزی ان رجلا جاء الی عمر رض فقال انی اجنبت فلم اجد
الماء فقال عمر لا تصل فقال عمار اما تذکر یا امیر المؤمنین اذ انا وانت فی سریة فاجنبنا
فلم نجد ماء فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فی التراب ثم صلیت فلما اتینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم ذکرت ذلک له فقال انما یکفیک وضرب النبی صلی الله علیه وسلم
بیدیه الی الارض ثم نفخ فیهما ثم مسح بهما وجهه وکفیه شک سلمة فی قال لا ادری فی المرفقین
او الکفین قال عمر نولیک من ذلک ما تولیت قال شعبة کان یقول الکفین والوجه والذراعین
فقال له منصور ما تقول فانه لا یذکر الذراعین احد غیرک فشک سلمة فقال لا ادری ذکر
الذراعین ام لا ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص حضرت عمر رض پاس آیا اور کہنے لگا میں جنب ہوا اور پانی نہ ملا
تو کیا کروں حضرت عمر نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے اے امیر المومنین جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے ہم پر غسل واجب
ہوئی اور پانی نہ ملا تم نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا پھر نماز پڑھ لی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان
کیا آپ نے فرمایا تجھ کو کافی تھا اسطرح اور مارا اپنے دونو ہاتھ زمین پر پھر پھونکے اوسکو پھر مسح کیا منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر شک کیا سلمہ
نے حدیث میں اور کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ کہنیوں تک کہا یا صرف پہونچوں تک حضرت عمر نے کہا جو تم نے بیان کیا اوسکو ذمہ تم ہی پر رکھتے ہیں
شعبہ نے کہا پھر سلمہ سے حدیث میں دونو پہونچوں اور منہ اور دونو ہتھیلیوں کا مسح بیان کرتے تھے منصور نے اون سے کہا کیا کہتے ہو تم
کا ذکر کوئی راوی نہیں کرتا سوا تمہاری جب ہیں نے شک کیا اور کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہ ہاتھوں کا ذکر کیا یا نہیں **باب**

تیمم الجنب جنب کو تیمم درست ہے عن شقیق قال کنت جالسا مع عبد اللہ وابی موسیٰ فقال ابو موسیٰ او لم تسمع قول عمار لعمر بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فمرغت بالصعید ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تقول ھکذا وضرب بیدیہ علی الارض ضربۃ فمسح کفیہ ثم نفضھما ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ وبیمینہ علی شمالہ علی کفیہ ووجھہ فقال عبد اللہ اولم تر عمر لم یقنع بقول عمار ترجمہ شقیق سے روایت ہے میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ کے پاس بیٹھا تھا ابو موسیٰ نے کہا عبد اللہ بن مسعود سے کیا تم نے عمار کا قول نہیں سنا جب انہوں نے عمر سے کہا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا وہاں مجھ نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی نہ ملا تو میں مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ کو اسطرح کرنا اور مارے آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر ایکبار اور مسح کیا دونوں ہتھیلیاں پر پھیر ہو نکا ان کو پھر مارا بایاں ہاتھ داہنی پر اور داہنا بائیں پر اپنے دونوں پہونچوں پر اور منہ پر مسح کیا عبد اللہ نے کہا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر نے قناعت نہیں کی عمار کے کہنے پر **باب التیمم بالصعید** مٹی سے تیمم کرنا عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا معتزلا لم یصل مع القوم فقال یا رسول اللہ اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا لوگوں سے الگ نماز میں شریک نہیں ہوا آپ نے فرمایا کیوں ہے تو نماز میں شریک نہیں ہوا لوگوں کے ساتھ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں ہے آپ نے فرمایا لازم کر لے تو اوپر مٹی کو وہ کافی ہے تجھ کو (جب پانی نہ ملے تو تیمم کر لو اوسپر) **باب الصلوات بتیمم واحد** ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنے کا بیان عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لیے (یعنی تیمم کرنا پاک مٹی سے وضو کے قائم مقام ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں درست ہیں پس کئی تیمم سے بھی کئی نمازیں درست ہونگی) اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس تک **باب فیمن لا یجد الماء ولا الصعید** جو شخص پانی نہ پاوے اور مٹی دونوں نہ پاوے عن عائشۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر وناسا یطلبون قلادۃ کانت لعائشۃ نسیتھا فی منزل نزلتہ فحضرت الصلوۃ ولیسوا علی وضوء ولم یجدوا ماء فصلوا بغیر وضوء فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل آیۃ التیمم قال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ ما نزل بک امر تکرھینہ الا جعل اللہ لک وللمسلمین فیہ خیرا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی آدمیوں کو بھیجا

وقال یا رب ما منعک ان تصلی مع القوم

اونکے گھر کا راہ رہنمونہ ہی کو جسکو وہ کسی منزل مین بھول گئین تھین تو نماز کا وقت آگیا اور اون لوگونکو وضو تنہا پانی ملا اُنہون نے نماز پڑہ لی پیر وضو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب تیمم کی آیت اوتری سید بن حضیر نے کہا اللہ تم کو جزائی خیر دیوے جب تمہاری اوپر کوئی ایسی بات آئی جسکو تم برا جانتی تھین تو اللہ نے اوسمین بہتری کردی تمہارے لیے اور مسلمانون کو لیی **عن** طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِي اَصَبْتَ ترجمہ طارق سے روایت ہی ایک شخص کو جنابت ہوئی اوس نے نماز نہین پڑہی ڈہونڈہا پانی کو تلاش مین رہا اور پانی ملنے کا انتظار کیا اور وقت نماز کا باقی تہا پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بیان کیا آپنے فرمایا تو نے اچہا کیا پہر ایک اور شخص کو جنابت ہوئی اوس نے تیمم کرکے نماز پڑہ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اوس سے بہی ایسا ہی فرمایا یعنی تو نے اچہا کیا **ف** جب نماز کا وقت آجاوے اور پانی نہ ملے تو نمازی کو اختیار ہی چاہے انتظار کرے پانی ملنے کا اخیر وقت تک اور چاہے انتظار نہ کرے بلکہ تیمم کرکے پڑہ لیوے **کتاب المیاہ من السنن الصغریٰ** کتاب پانی کے احکام مین جو ایک جزو ہی اصل کتاب کے یعنے سنن صغریٰ کی **ف** یہان سے لیکر کتاب الصلوٰۃ تک اکثر مکرر حدیثین مذکور ہین جنکا ترجمہ اوپر گزر چکا ہر چند پہر ترجمہ کرنا اون احادیث کا ضرور نہ تھا لیکن مؤلف علیہ الرحمۃ کے اتباع سے ہمنے مکرر ترجمہ کیا **قال اللّٰہ تعالیٰ** وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا **وقال عز وجل** وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ **وقال** فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا اور فرمایا اور اتارتا ہی تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تم کو اوس پانی سے اور فرمایا نہ پاؤ تم پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے (ان آیتون سے معلوم ہوا کہ طہارت کے لیے پاک پانی ضرور ہی اور سوا پانی کے اور چیزون سے وضو اور غسل مشروع نہین ہی) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی نے غسل کیا جنابت سے پیر اوس بچی ہوئی پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اوس بی بی نے آپ سے بیان کیا کہ میں غسل کا بچا ہوا پانی ہی آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی جبتک اوسکا مزہ یا رنگ یا بو ناپاک چیز کے ملنے سے نہ بدلے خواہ پانی قلیل ہو یا کثیر یہ مذہب بہت سے صحابون سے زیادہ قوی اور معتبر ہی) **ذکر بئر بضاعۃ** بئر بضاعہ (ایک کنوئی کا نام ہی مدینہ طیبہ مین) کا بیان **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ الْمَآءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا وضو کرین ہم بئر بضاعہ کے پانی سے اور اوس کنوئین مین کتون کے

گوشت اور حیض کا لتھڑا اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرا آپ وضو کر رہے تھے بیر بضاعہ سے میں نے کہا آپ وضو کرتے ہیں اس کنوئیں سے اور ڈالی جاتی ہیں اسمیں بری بدبودار چیزیں آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی **بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ** پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے سے ناپاک ہو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پانی کا حال درجانوروں اور درندوں کا بار بار آنا اسپر (پانی پینے کے لیے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلے (یعنے دو پکھال جسکو تو اچھا سمجھتا ہے میں یا نہ سمجھتا ہے) ہو تو وہ نجاست کو نہ اٹھاویگا (یعنی نجاست پڑنیسے نجس نہ ہوگا) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسکی طرف جھپٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بند کرو پیشاب اسکا جب پیشاب کر چکا تو آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا اور وہاں پر بہا دیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگوں نے اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور جہاں اوس نے پیشاب کیا ہے وہاں پر ایک ڈول پانی کا ڈالدو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کے لیے اور نہیں بھیجے گئے ہو دشواری کے لیے **النَّهْيُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ** تھمی ہوئی پانی میں جنب کو غسل کرنیکی ممانعت عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم میں سے ٹھہری ہوئی پانی میں جب وہ جنب ہو **الْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ** سمندر کے پانی سے وضو کرنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا پانی (پینے کو لیتے) ہیں ہمارے ساتھ کہیں اگر ہم اوس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا سمندر کے پانی سے وضو کریں آپ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنیوالا ہے اوسکا مردہ حلال ہے

باب الوضوء بماء الثلج والبرد بف اور اولے کے پانی سے وضو کرنا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اللھم اغسل خطایای بالثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس ترجمہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف اور اولے سے اور صاف کر دی میرا دل برائیوں سے
جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اغسلنی من
خطایای بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ دھو دے مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے
سے ف ہر چند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت کے تمام گناہوں سے محفوظ تھے لیکن قبل نبوت کے محفوظ نہ تھے پس مراد وہ گناہ ہونگے جو نبوت سے پہلے آپ سے
سرزد ہوئے ہوں بعضوں نے کہا آپ سے پہلی ہی تمام گناہ سے محفوظ تھے اور یہ دعا اظہار عبودیت اور عجز و انکسار کے طور پر تعلیم امت تھا بعضوں نے کہا پیغمبر کبائر سے محفوظ
ہیں صغائر سے محفوظ نہیں ہیں بعضوں نے کہا صغائر اور کبائر سب سے محفوظ ہیں لیکن بعض اوقات قبض اور احتجاب میں لغزش اور خطا ہو جاتی ہے اور چونکہ درجہ انکسار میں
بلند ہے پس اتنی لغزش اور خطا سے گویا وہ حجر کو پہونچ جاتی ہے تمت دیکھا ابن حجر انی باب سؤر الکلب کتے کا جوٹا کیسا ہے عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرات ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چیر چیر کرے تو اوسکو لنڈھا دے پھر دھووے سات بار باب تغفیر الاناء بالتراب من ولوغ الکلب فیہ منی سے مانجھنا اوس برتن کو جس میں کتا منہ ڈالکر پیے عن عبد اللہ بن مغفل
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ورخص فی کلب الصید والغنم وقال اذا
ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا مگر اجازت دی شکاری کتے اور گلہ کے کتے کی (یعنے جو بکریوں کی حفاظت
کرتے ہیں) اور فرمایا جب منہ ڈالکر چیر چیر کرے کتا برتن میں تو دھووے اوسکو سات بار اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھے عن عبد اللہ
بن مغفل قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب ثم قال ما بالھم وبال الکلاب قال ورخص فی کلب الصید
کلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب لکذا ابو ھریرۃ فقال احد الرواۃ
التراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا کیا مطلب ہے ان لوگوں کو کتوں سے اور رخصت دی شکار کے کتے اور بکریوں کی نگہبانی
کے لیے اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چیر چیر کرے تو اوسکو سات بار دھووے اور آٹھویں بار مٹی سے دھووے ابو ہریرہ نے اسکے خلاف روایت کیا انہوں نے کہا ایک مٹی
سے دھووے سات بار میں عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات اولاھن
بالتراب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول صلعم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چیر چیر کرے تو اوسکو سات بار دھووے پہلی بار مٹی ملکر دھووے عن ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات اولاھن بالتراب ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چیر چیر کرے تو اوسکو سات بار دھووے پہلی بار مٹی ملکر
دھووے باب سؤر الھرۃ بلی کا جوٹا کیسا ہے عن کبشۃ بنت کعب بن

مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا سَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءً فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ
مِنْهُ فَاَصْغَى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ
عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جس کو میں
نہیں سمجھی میں نے ان کے لیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اس میں سے پینے لگی ابو قتادہ نے برتن اور جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے
اچھی طرح پی لیا پھر ابو قتادہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں ان کی طرف دیکھ رہی تھی (تعجب سے) ابو قتادہ نے کہا میری بھائی کی
بیٹی تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو رات دن
تمہاری اوپر گھومنے والوں میں سے ہے **باب** سُؤْرِ الْحَائِضِ حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَاَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ
اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں ہڈی چوستی
تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور ہڈی چوستے) اور میں حیض سے ہوتی میں برتن
میں سے پانی پیتی پھر آپ وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور پانی پیتے) اور میں حیض سے ہوتی **باب** الرُّخْصَةِ
فِيْ فَضْلِ الْمَرْاَةِ عورت کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو درست ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مرد اور عورت
سب ملکر وضو کیا کرتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ایک کے بچی ہوئی پانی سے دوسرا وضو کرتا) **باب** النَّهْيِ
عَنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ اسکی ممانعت **عن** الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ
يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ ترجمہ حکم بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو عورت
کے وضو سے جو پانی بچے اس سے وضو کرنے سے **الرُّخْصَةُ** فِيْ فَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے غسل سے جو پانی بچے اس سے غسل کرنے کی
اجازت **عن** عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ ترجمہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ غسل کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے (تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی
استعمال کرتا) **باب** الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ کس قدر پانی وضو اور غسل
غسل کو کفایت کرتا ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ
وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ
مکوک سے غسل کرتے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اوپر اسکا بیان گزر چکا **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِمُدٍّ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ اَصْوَاعٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرتے تھے عن عائشۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتی تھیں اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے کتاب باب بدء الحیض و
الاستحاضۃ من الحبتی حیض اور استحاضہ کی کتاب سنن مجتبیٰ سے باب بدء الحیض وھل یسمی الممغد
نفاسا حیض کا بیان اور حیض کو نفاس کہنا عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا نری الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ابکی فقال ما لک انفست قلت نعم قال ھذا امر کتبہ اللہ عز وجل علی بنات آدم
فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے قصد سے جب سرف میں پہونچے تو مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا شاید نفاس آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ امر ہے جو لکھ
دیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر تو سب کام کر جنکو حاجی لوگ کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا ذکر
الاستحاضۃ واقبال الدم وادبارہ استحاضہ کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونیکا ذکر
اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں مگر مصنف نے اونکو مکرر بیان کیا ہم نے بھی ترجمہ اونکا مکرر کر دیا لیکن جو
فوائد اوپر لکھ چکے تھے وہ دوبارہ طول کے خوف سے نہیں لکھے عن فاطمۃ بنت قیس من بنی اسد قریش
انہا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت انہا تستحاض فزعمت انہ قال لہا انما
ذلک عرق فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغتسلی واغسلی عنک الدم
ثم صلی ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے (جو قبیلہ قریش بنی اسد میں سے تھی) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئیں اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر
اور خون دھو ڈال اور نماز پڑھ (اگرچہ یہ استحاضے کا خون ہو کرے) عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلوۃ واذا ادبرت فاغتسلی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر عن عائشۃ قالت استفتت
ام حبیبۃ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی استحاض فقال
ان ذلک عرق فاغتسلی ثم صلی وکانت تغتسل عند کل صلوۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو
غسل کر پھر نماز پڑھ سو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے المرأۃ تکون لہا ایام معلومۃ تحیضہا

کل بتہ میں جس مدت کی حیض ہے دن ہر حیض میں مقرر ہوں اور اوسکو استحاضہ ہو جاوے عن عائشۃ قالت ان ام حبیبۃ
سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم فقالت عائشۃ رایت مرکنہا مملانا دما فقال لہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ یعنے جب ہمیشہ خون آیا کرے حضرت عائشہ نے کہا میں
اونکے ہمانے کا کڑہ دیکھا خون سے بھرا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھہری رہ جتنے دن پہلی روکتا تہا تجکو حیض تیرا
(نماز بند ہو سو قبل اس بیماری کے پھر غسل کرو) عن ام سلمۃ سالت امراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت انی استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ قال لا ولکن دعی قدر تلک الایام واللیالی التی
کنت تحیضین فیہا ثم اغتسلی واستثفری وصلی ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو استحاضہ ہو گیا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں لیکن جتنے دن
اور رات تجھ پہلے حیض آیا کرتا تہا اونمیں نماز چھوڑ دی پھر غسل کر اور لنگوٹ باندہ اور نماز پڑہ عن ام سلمۃ ان امراۃ
کانت تہراق الدم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیض من الشہر فلتدع
الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل
ثم لتستثفر بالثوب ثم تصلی ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک عورت کو لیے جسکا خون بہا کرتا تہا تو آپنے فرمایا شمار کرے دن اور راتوں کا جنمیں ہر مہینے اوسکو حیض آیا کرتا تہا اس
بیماری سے پہلے پہر اتنے دنوں نماز چھوڑ دی جب وہ دن گزر جاویں تو غسل کرے اور لنگوٹ باندہے ایک کپڑے کا پہر نماز پڑہے

ذکر الاقراء

قرء کا بیان عن عائشۃ قالت ان ام حبیبۃ بنت جحش التی کانت
تحت عبد الرحمن بن عوف انہا استحیضت فاتت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لیست بالحیضۃ ولکنہا رکضۃ من الرحم فلتنظر قدر قرئہا التی کانت
تحیض لہا فلتترک الصلوۃ ثم تنظر ما بعد ذلک فلتغتسل عند کل صلوۃ ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تہیں اونکو استحاضہ ہو گیا کسی طرح پاک نہ ہوتی تہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا حیض نہیں ہے بچہ دان کی ایک چوٹ ہے تو دیکھ لیوے شمار اپنے قرء کا
یعنے حیض کا جتنے دنوں آیا کرتا تہا اونمیں نماز چھوڑ دی پھر بعد اسکے غسل کرے ہر نماز کے لیے عن عائشۃ ان ابنۃ
جحش کانت تستحاض سبع سنین فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیست بالحیضۃ انما ہو عرق فامرہا ان تترک الصلوۃ قدر اقرائہا وحیضتہا

باب الوضوء بماء الثلج والبرد برف اور اولے کے پانی سے وضو کرنا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اغسل خطایای بالثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف اور اولے سے اور صاف کر دی میرا دل برائیوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم اغسلنی من خطایای بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ دھو دے مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے سے ہر چند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت کے تمام گناہوں سے محفوظ تھے لیکن قبل نبوت کے محفوظ نہ تھے پس مراد وہ گناہ ہونگے جو نبوت سے پہلے آپ سے سرزد ہوئے بعضوں نے کہا آپ نبوت سے پہلی بھی تمام گناہوں سے محفوظ تھے اور فرمایا ہمارا ظاہر عربیت اور عجز بالطریق تعلیم امت تھا بعضوں نے کہا پیغمبر کبائر سے محفوظ ہیں صغائر سے محفوظ نہیں ہیں بعضوں نے کہا صغائر اور کبائر سب سے محفوظ ہیں لیکن بعض اوقات قیاس اور اجتہاد میں لغزش اور خطا ہو جاتی ہے اور چونکہ وحی آسمان سے ملتی ہے پس انبیا لغزش اور خطا پر نہیں رہتے وہ جلد متنبہ کر دیئے جاتے ہیں

باب سؤر الکلب کتے کا جوٹھا کیسا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرات ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا منہ ڈالکر چیٹر چیٹر کرے تو اوسکو بہا دو پھر دھو دو سات بار

باب تغفیر الاناء بالتراب من ولوغ الکلب فیہ مٹی سے مانجھنا اوس برتن کو جس میں کتا منہ ڈالکر پیے عن عبد اللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ورخص فی کلب الصید والغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا مگر اجازت دی شکاری کتے اور گلہ کے کتے کی یعنی جو بکریوں کی حفاظت کرتے ہیں اور فرمایا جب منہ ڈالکر چیٹر چیٹر کرے کتا برتن میں تو دھو دو سکو سات بار اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھ دو عن عبد اللہ بن مغفل قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب قال ما بالھم وبال الکلاب قال ورخص فی کلب الصید وکلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروا الثامنۃ بالتراب قال فذاب ابو ھریرۃ فقال الحدا الحدا التراب ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا کیا مطلب ہے ان لوگوں کو کتوں سے اور رخصت دے شکار کے کتے اور بکریوں کی حفاظت کرنے والے کتے کی اور فرمایا جب برتن میں منہ ڈالکر چیٹر چیٹر کرے تو اوسکو سات بار دھو دو اور آٹھویں بار مٹی سے دھو دو ابوہریرہ نے اسکے خلاف روایت کیا انہوں نے کہا ایک بار مٹی سے دھو دو اور تیسری بار میں عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات او اکثر من ذلک یا التراب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چیٹر چیٹر پیے تو اوسکو سات بار دھو دو پہلی بار مٹی ملکر دھو دو عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات اولاھن بالتراب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چیٹر چیٹر پیے تو اوسکو سات بار دھو دے پہلی بار مٹی ملکر دھو دے

باب سؤر الھرۃ بلی کا جوٹھا کیسا ہے عن کبشۃ بنت کعب بن

مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ
مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ
عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوقتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکے
معنے یہ ہیں میں نے انکو لیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اوس میں سے پینے لگی ابوقتادہ نے برتن اور جھکا دیا یہانتک کہ اوس نے
اچھی طرح پی لیا پھر ابوقتادہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں اونکیطرف دیکھ رہی ہی (تعجب سے) ابوقتادہ نے کہا میری بھائی کہ
شیا تو تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ناپاک نہیں ہے وہ تو رات دن
تمھاری اور گھونی والوں میں سے ہے **باب** سُؤْرِ الْحَائِضِ حائضہ کا جوٹھا کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں ہڈی چوستی
اتشرب من الاناء فيضع فاه حيث وضعت وانا حائض تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور ہڈی چوستی) اور میں حیض سے ہوتی میں برتن
میں سے پانی پیتی پھر آپ وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور پانی پیتی) اور میں حیض سے ہوتی **باب** الرُّخْصَةِ
فِي فَضْلِ الْمَرْاَةِ عورت کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مرد اور عورت
سب ملکر وضو کیا کرتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ایک کے بچی ہوئی پانی سے دوسرا وضو کرتا **باب** النَّهْيِ
عَنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ اسکی ممانعت **عَنِ** الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ
يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْاَةِ ترجمہ حکم بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو عورت
کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو کرنے سے **الرُّخْصَةُ** فِي فَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے غسل سے جو پانی بچے اوس سے غسل کرنیکی
اجازت **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ ترجمہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ غسل کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے (تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی
استعمال کرتا) **باب** الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْفِيْ بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ کس قدر پانی وضو اور کس قدر
غسل کو کفایت کرتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ
وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتی اور پانچ
مکوک سے غسل کرتے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اوپر اسکا بیان گزر چکا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِمُدٍّ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ اَمْدَادٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتی تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے كِتَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ مِنَ الْحَيْضِ حیض اور استحاضہ کی کتاب سن مجھ سے بَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا حیض کا بیان اور حیض کو نفاس کہنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے قصد سے چلے جب سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا شاید نفاس آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ امر ہے جو کچھ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر تو سب کام کر جنکو حاجی لوگ کرتے ہیں مگر طواف کر خانہ کعبہ کا ذِكْرُ الْاِسْتِحَاضَةِ وَإِقْبَالِ الدَّمِ وَإِدْبَارِهِ استحاضہ کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونیکا ذکر اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں مگر مصنف نے اوپر مکرر بیان کیا ہم نے بھی ترجمہ اوپر لکھا مکرر کر دیا لیکن جو فوائد اوپر لکھ چکے تھے وہ دوبارہ طول کے خوف سے نہیں لکھے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدِ قُرَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے (جو قبیلہ قریش بنی اسد میں سے تھی) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آئی اور عرض کیا مجھ استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر اور خون دھو ڈال اور نماز پڑھ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر پھر نماز پڑھ سو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے اَلْمُرَادُ أَنْ تَكُونَ لَهَا أَيَّامٌ مَعْلُومَةٌ تَحِيضُهَا

کل شہر میں جس عورت کو حیض کچھ دن ہر مہینے میں مقرر ہوں اور اوسکو استحاضہ ہو جاوے عن عائشۃ قالت ان ام حبیبۃ
سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم فقالت عائشۃ رایت مرکنہا ملان دما فقال لہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ یعنے جب ہمیشہ خون آیا کرے حضرت عائشہ نے کہا میں
اونکے کہنے لگا کر دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھہری رہ جتنے دنوں پہلی رہ کرتا تھا تجکو حیض تیرا
(نماز روزے سے قبل اس بیماری کے) پھر غسل کر ڈال عن ام سلمۃ سالت امراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت انی استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ قال لا ولکن دعی قدر تلک الایام واللیالی التی
کنت تحیضین فیہا ثم اغتسلی واستثفری وصلی ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہو گیا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپنے فرمایا نہیں لیکن جتنے دن
اور رات تجھے پہلے حیض آیا کرتا تھا اونمیں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور لنگوٹ باندھ اور نماز پڑھ عن ام سلمۃ ان امراۃ
کانت تہراق الدم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استفتت لہا ام سلمۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیض من الشہر قبل ان
یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل
ثم لتستثفر بالثوب ثم لتصل ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک عورت کو لیی جسکا خون بہا کرتا تھا تو آپنے فرمایا شمار رکھے دن اور راتوں کا جنمیں ہر مہینے اوسکو حیض آیا کرتا تھا اس
بیماری سے پہلے پھر اوتنے دنوں نماز چھوڑ دی جب وہ دن گزر جاویں تو غسل کرے اور لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا پھر نماز پڑھے

ذکر القراء قرء کا بیان

عن عائشۃ قالت ان ام حبیبۃ بنت جحش التی کانت
تحت عبد الرحمن بن عوف انہا استحیضت کانت تطہر فذکر شانہا لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لیست بالحیضۃ ولکنہا رکضۃ من الرحم لتنظر قدر قرئہا التی کانت
تحیض لہا فلتترک الصلوۃ ثم تنظر ما بعد ذلک فلتغتسل عند کل صلوۃ ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تہیں اونکو استحاضہ ہو گیا کسی طرح پاک نہ ہوتی تہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا حیض نہیں ہے یہ تو ان کی ایک چوٹ ہے تو دیکھ لیوے شمار اپنے قرء کا
یعنے حیض کا جتنے دنوں آیا کرتا تھا اونمیں نماز چھوڑ دی پھر بعد اسکے غسل کرے ہر نماز کے لیے عن عائشۃ ان ابنۃ
جحش کانت تستحاض سبع سنین فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیست بالحیضۃ انما ہو عرق فامرہا ان تترک الصلوۃ قدر اقرائہا وحیضتہا

وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کا سات برس تک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپنے انکو نماز چھوڑ دینے کا یعنی قرء یعنی حیض کے دنوں تک پھر غسل کرکے نماز پڑھنے کا تو وہ غسل کیا کرتیں ہر نماز کو لِحَدِيثِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور شکایت کی خون آنیکی آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرء (حیض) آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے حیض کے خون سے تو نماز پڑھ دوسرے حیض تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپنے فرمایا نہیں یہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلُهَا إِذَا جَمَعَتْ جب مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھے تو دونوں کو لیے ایک غسل کرے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اوسکو ظہر میں دیر کرنیکا اور عصر میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کو لیے ایک غسل کرنیکا اسی طرح مغرب میں دیر کرنیکا اور عشا میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کو لیے ایک غسل کرنیکا پھر فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنیکا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا قَالَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا فَعَلْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةُ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتُ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْغُسْلَ وَتُصَلِّينَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتُصَلِّينَ الْفَجْرَ وَتَفْعَلِينَ وَتَصُومِينَ إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ هٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ ترجمہ زینب بنت جحش سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو استحاضہ ہے آپ فرما بیٹھی ہے آپنے حیض کے دنوں میں (یعنی نماز روزہ نہ کرے) پھر غسل کرے اور ظہر میں دیر کرے اور عصر میں جلدی اور دونوں کو ایک ہی غسل سے پڑھ لے پھر مغرب میں دیر کرے اور عشا میں جلدی اور غسل کرکے دونوں کو ایک تہبند سے پڑھ لے اور غسل کرے جب پاک ہو لیے

بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَهُوَ اسْتِحَاضَةٌ حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے اون کو استحاضہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو نماز مت پڑھ پھر جب سری طرح کا خون آوے تو وضو کر (اور نماز پڑھ) کیونکہ وہ خون ایک رگ کا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے جب ایسا خون آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑھ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ ذَلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا رسول اللہ مجھ کو استحاضہ ہو گیا پاک ہی نہیں ہوتی نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دی پھر جب حیض سے فرصت ہو تو خون ہو ڈال اور نماز پڑھ اور وضو کر (ہر نماز کے لیے) کیونکہ یہ خون ایک رگ کا ہے حیض کا نہیں ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے فرمایا غسل میں کسی کو شک ہے (یعنی حیض سے پاک ہوتے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضرور ہے پھر استحاضے میں ہر نماز کے لیے غسل کرنا ضرور نہیں ہے وضو کرنا کافی ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو استحاضہ ہے میں پاک نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز موقوف کر پھر جب حیض سے فرصت ہو تو خون ہو ڈال اور نماز پڑھ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا

فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ رضی نے کہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دو جب حیض گزر جاوے تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ **باب** الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ زردی اور تیرگی (خاکی رنگ) حیض میں داخل نہیں ہیں **عن** حفصة قالت قالت امرأة كنا لا نعد الصفرة والكدرة شيئا ترجمہ محمد سے روایت ہے ام عطیہ نے کہا ہم زردی اور تیرگی کو کچھ نہ سمجھتے تھے **ف** یعنی حیض میں جب سرخی اور سیاہی موقوف ہو جاتی تو سمجھتے کہ حیض سے پاک ہو گئی اور زردی اور تیرگی خاکی رنگ کا خون حیض میں داخل نہ جانتے بعض علما کا یہی قول ہے اور بعض کا قول ہے کہ حیض کی مدت میں یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں یہانتک کہ سفیدی خالص کہلائی دیوے اور حضرت عائشہ سے یہی منقول ہے **باب** مَا يَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَمَا يُؤْمَرُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ الآية حائضہ عورت سے کیا فائدہ اور کیا نادرست ہے اور تفسیر آیہ کریمہ ویسالونک عن المحیض کی **عن** أنس قال كانت اليهود إذا حاضت المرأة منهم لم يؤاكلوها ولا يشاربوها ولا يجامعوها في البيوت فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم فأنزل الله عز وجل ويسألونك عن المحيض قل هو أذى الآية فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يؤاكلوهن ويشاربوهن ويجامعوهن في البيوت وأن يصنعوا كل شيء ما خلا الجماع ترجمہ انس سے روایت ہے یہودی لوگ جب ان میں کسی عورت کو حیض آتا تو اپنے ساتھ نہ سلاتے اور نہ پلاتے نہ ایک گھر میں اوسکے ساتھ رہتے صحابہ نے اس بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ویسالونک عن المحیض اخیر تک پھر حکم کیا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ سلانے اور پلانے کا اور ایک گھر میں رہنے کا اور سب باتیں ان سے کرنے کی (جیسے بوسہ اور کنار وغیرہ) سوا جماع کے **ذكر** ما يجب على من أتى حليلته في حال حيضها مع علمه بنهي الله تعالى جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اللہ نے منع کیا ہے اوس کو تاوان کفارہ کیا دینی **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل يأتي امرأته وهي حائض يتصدق بدينار أو بنصف دينار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں تو ایک دینار تصدق کرے یا آدھا دینار **مضاجعة** الحائض في ثياب حيضتها حائضہ عورت کو اوسکے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے **عن** أم سلمة قالت بينما أنا مضطجعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فانسللت فأخذت ثياب حيضتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنفست قلت نعم فدعاني فاضطجعت معه في الخميلة ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی یکایک نکل گئی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تجھکو حیض آگیا میں کہا ہاں اپنے مجھ بلایا پھر میں اپکے ساتھ لیٹی چادر میں **باب** نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں سووے اور وہ حائضہ ہو

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اگر آپ کے کچھ بھر جاتا تو اتنا ہی دھو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دھوتے اور نماز پڑھتے

اوسی کپڑے میں **مباشرۃ الحائض** حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور اوسکو بوسہ دینا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَحَدَنَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے مضبوط تر بند باندھنے کا پھر اس سے مباشرت کرتے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے مضبوط تر بند باندھنے کا پھر اس سے مباشرت کرتی اوس سے **ذکر** مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے **عن** جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ پاس گیا اونہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا کرتے تھے جبتم میں سے کسی کو حیض آتا حضرت عائشہ نے کہا جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو آپ اوسکو حکم کرتے اچھی طرح بند باندھنے کا پھر چمٹتے اوسکے سینے اور چھاتیوں سے **عن** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فَتَحْتَجِزُ بِهِ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی بی بی سے مباشرت کرتی اور وہ حائضہ ہوتی جب وہ ازار پہنی ہوتی جو آدھی ران یا گھٹنی تک پہونچتی اوسکی آڑ کر لیتی **باب** مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانا اور اوسکا جوٹا پانی پینا **عن** شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ يَأْكُلُ الرَّجُلُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيَقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَآخُذُ مِنْهُ ثُمَّ آخُذُهُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَكْرَعُ بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ

ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فِي الْقَدَحِ ترجمہ شریر سی روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ کہا وہ حیض کی حالت میں ان نے کہا ان کہا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلاتے تھے میں انکو اس کہاتی اور میں حیض سے ہوتی آپ ہڈی اوٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے پہلے میں اوسکو چوستی پھر رکھ دیتی بعد اوس کے آپ اوسکو چوستے اور میں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا ہڈی پر آپ پانی منگواتے اوسمیں بھی میرا حصہ لگاتے پہلے میں لیکر پیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ اوسکو اٹھا کر پیتے اور پیالی پر میں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اوسی جگہ رکھتے جہاں سے میں پیتی اور میرا جھوٹا پانی پیتے اور میں حائضہ ہوتی **الانتفاع** بفضل الحائض حائضہ کا جھوٹا کام میں لانا درست ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فِيَّ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر برتن دیتے میں اوس میں سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی پھر میں وہ برتن انکو دیتی آپ ڈھونڈھ کر اوسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا تھا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں پانی پیتی تھی حیض کی حالت میں پھر دیتی برتن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا اور میں ہڈی چوستی حیض کی حالت میں پھر دیتی ہڈی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا **باب** الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ایک شخص اپنے بی بی کی گود میں سر رکھکر قرآن پڑھے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِ أَحَدِنَا وَهِيَ حَائِضٌ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن پڑھا کرتے **باب** سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ حائضہ کے ذمہ سے نماز اوتر جاتی ہے عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةً عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ ترجمہ معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حائضہ نماز کی قضا کرے انہوں نے کہا کیا تو حروریہ ہے **ف** حروریہ نسبت ہے حروراء کی طرف بلکہ کوفہ کے دیہل پر پہلے خارجی لوگ وہاں جمع ہوئے تھے حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا کیا تو بھی خارجی ہے کیونکہ خارجی لوگ حائضہ

نماز کی قضا واجب جانتے ہیں اور یہ خلاف ہے اجماع کے ف ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر نماز کی قضا نہ کرتی تھی نہ ہم کو حکم ہوتا تھا قضا کرنے کا **باب** استخدام الحائض حائضہ عورت سے کام خدمت لینے کا بیان **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ مَا وَلَكِنَّهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا اے عائشہ مجھکو کپڑا اٹھا دے انہوں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی ہوں یعنی حائضہ ہوں یہ عمدہ اشارہ ہے حیض کا آپ نے فرمایا وہ تیری ہاتھ میں نہیں ہے اب انہوں نے کپڑا اٹھا دیا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو بوریا اٹھا دے مسجد میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں نہیں ہے کہا ہے **یسکن** الحائض الخمرة في المسجد حائضہ عورت مسجد میں بوریا بچھا دے تو کیسا ہے **عن** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ أَحَدِنَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَنَقُومُ أَحَدُنَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن پڑھتے اور وہ حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی **ترجيل الحائض** رأس زوجها وهو معتكف في المسجد حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرے اور وہ مسجد میں اعتکاف سے ہو **عن** عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور حائضہ ہوتیں اور آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر نکالکر دیتے اور وہ اپنی حجرے میں ہوتیں اپنے حجرہ تو سے ملا ہوا تھا آپ مسجد سے سر حجرے کی طرف کر دیتے حضرت عائشہ کنگھی کر دیتیں **غسل** الحائض رأس زوجها حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھوئے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف کر دیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں آپکا سر دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی تھی اور میں حائضہ ہوتی **باب** شهود الحيض العيدين ودعوة المسلمين حائضہ عورتیں عید گاہ میں آویں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں **عن** حفصة قالت كانت أم عطية لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا قالت بأبا قلت يا رسول الله سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كذا وكذا قالت نعم

بابا قال لتخرج العواتق وذوات الخدور والحيض فيشهدن الخير ودعوة المسلمين ويعتزل

الحيض المصلى ترجمہ حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو بابا کہتیں بابا قسم ہے میرے باپ کی قسم ہے میرے باپ کی) مین نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ایسا ایسا فرماتے تھے ام عطیہ نے کہا ہان بابا (یعنے قسم ہے میری باپ کی) آپنے فرمایا نکلنا چاہیے جوان لڑکیون اور پردی والیون اور حیض والی عورتون کو (عیدگاہ کیطرف تاکہ مسلمانونکا مجمع زیادہ معلوم ہو اور نماز کی رونق ہو اور خوشی پیدا ہو) تو حاضر ہون یہ عورتین نیکی مین اور شریک ہون مسلمانون کی دعا مین لیکن حیض والی عورتین الگ رہین مسجد سے (یعنے نماز مین شریک نہ ہون اور مسجد کے اندر نہ آوین مگر باہر سے دعا مین شریک رہین) ف اس حدیث سے نماز عیدین کے لیے جوان عورتون کو نکلنے کی اجازت ہوئی بلکہ حکم ہوا بعضون نے یہ کہا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا جب مسلمانون کی تعداد کم تھی تو آپنے عورتونکو بھی نکلنے کے لیے حکم کیا تھا اس لیے کہ دن کی تعداد زیادہ معلوم ہو اب مسلمان بہت ہوگئے مرد ونکا نکلنا کافی ہے عورتونکا نکلنا ضرور نہین ہے مگر یہ صرف قیاس ہے نماز عید سے مقصود عبادت الٰہی اور شکر اور اظہار تجمل اور شوکت اسلام ہے اور یہ اوسی صورت مین زیادہ ہوگا جب مجمع زیادہ ہو اس لیے علی العموم سب کا نکلنا مناسب ہے مگر عورتین اچھا ساتر پردہ پوش لباس پہنکر نکلین جیسے دوسری روایت مین ہے ہر ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کسی عورت پاس چادر نہین ہوتی وہ کیونکر نکلے آپنے فرمایا اوسکو دوسری عورت اپنی فاضل چادر دیدے **المرأة تحيض**

بعد الافاضة طواف الافاضة (یعنے طواف الزیارۃ) کے بعد عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **عن** عائشة انها قالت

لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان صفية بنت حيي قد حاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلها تحبسنا الم تكن طافت معكن يا ابيت قالت بلى قال فاخرجن ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ صفیہ بنت حی کو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید انہون نے ہم کو روکا ہے کیا انہون نے طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا (یعنے طواف الزیارۃ جو رکن ہے حج کا) حضرت عائشہ نے کہا طواف کر چکین مین آپنے فرمایا تو پھر نکلو ف یعنے طواف الزیارۃ فرض ہے وہ ادا ہو چکا اب طواف الوداع کی لیے حائضہ کو ٹھہرنا ضرور نہین ہے **ما تفعل النفساء** عند الاحرام احرام کیوقت حائضہ عورت کیا کرے **عن** جابر

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر مرها ان تغتسل وتهل ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کو جب نفاس ہوا ذوالحلیفہ مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوسکے خاوند) ابوبکر صدیق سے کہا حکم کرو اونکو غسل کرنیکا اور احرام باندھنے کا ف یعنے حیض یا نفاس کا ہو جانا احرام کو مانع نہین ہے جس عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہو جاوے تو وہ غسل کرکے احرام باندھ لی لبیک کہے لیکن وہ گانہ احرام نہ پڑھی طواف کرے خانہ کعبہ کا باقی سب ارکان ادا کرے **باب**

الصلوة على النفساء نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھی جاوے **عن** سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام كعب ماتت في نفاسها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة في وسطها ترجمہ

سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ کعب پر اور وہ گھٹنوں تک لباس میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کپڑے ہوئے اون کی کمر کے سامنی **باب** دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے **عَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيهِ وَاقْرُصِيهِ وَانْضَحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا پال ڈال پھر چھیل ڈال پھر دھو ڈال اوسکو اور نماز پڑھ اوس کپڑے میں **عَنْ** أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو ایک چھیٹی سے اور دھو ڈال پانی اور بیری سے **کتاب الغسل والتیمم من المجتبی** کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبی سے **باب** ذِكْرِ النَّهْيِ الْجُنُبِ عَنِ اغْتِسَالٍ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ جنب کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنیکی ممانعت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جب وہ جنب ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی شخص تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں پھر غسل کرے اوسمیں یا وضو کرے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنیسے پھر اوسمیں غسل جنابت کرنیسے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنیسے پھر اوسمیں غسل کرنیسے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جو بہتا نہیں ہے پھر اوس میں غسل کرے **باب** الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ حمام میں جانیکی اجازت **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر وہ حمام میں نہ جاوے بغیر تہبند باندھے ہوئے یعنے اپنا ستر دوسرے کے سامنے نہ کھولے **ف** پس وہ جو حنفیہ کے بعض فتاوے میں لکھا ہے کہ حمامی کی عورت کھولنا درست ہے غلط اور لغو ہو گیا **باب** الِاغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ برف اور اولوں سے غسل کرنیکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا يَا اللَّهُ
تُنَقِّي الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ تَرجمہ
عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ پاک کر دے مجھکو گناہوں سے اور خطاؤں سے
یا اللہ صاف کر دے مجھکو ان سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے یا اللہ پاک کر مجھکو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی

۳۹ باب الاغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ سونے سے پہلے غسل کرنے کا بیان

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ أَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ
أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ ترجمہ عبداللہ بن
ابی قیس سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کیونکر سوتے تھے کیا سونے سے
پہلے غسل کر لیتے تھے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے حضرت عائشہ نے کہا سب طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے تھے کبھی وضو
کر کے سو جاتے تھے اور غسل نہ کرتے لیکن وضو ضرور کر لیتے

۴۰ باب الاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ پہلی رات کو غسل کرنا

عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ
مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ
قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے میں حضرت عائشہ کے پاس
گیا اور ان سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصہ میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں انہوں نے کہا طرح
سے کرتے کبھی اول رات میں غسل کرتے اور کبھی اخیر رات میں غسل کرتی میں نے کہا شکر ہے اوس خدا کا جس نے دین میں گنجائش

۴۱ باب الاسْتِبْرَاءِ عِنْدَ الْغُسْلِ غسل کے وقت آڑ کرنا

عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ
حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نہاتے ہوئے دیکھا سامنے (یعنی بغیر آڑ کے) تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کا شکر کیا اور اوسکی تعریف
بیان کی پھر فرمایا بیشک اللہ حلم اور شرم والا ہے پردہ میں رہتا ہے اور دوست رکھتا ہے شرم اور پردہ کو تو جب کوئی تم میں سے
غسل کرے تو پردہ کرلے

۴۲ باب الأَمْرِ بِالسِّتْرِ عِنْدَ الْغُسْلِ غسل کے وقت پردہ کرنے کا حکم

عَنْ يَعْلَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سِتِّيرٌ
يُحِبُّ السَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ عزوجل بڑا پردہ والا ہے تو جب کوئی تم میں سے غسل کرنا چاہے تو چاہیے کہ آڑ کر کسی چیز کی عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ
وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً قَالَتْ فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ ذَهَبَتْ
لِتَفْعَلَ فَلَمْ يُرِدْهَا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی رکھا نہانے کو اور میں نے

پردہ کیا آپ پر بعد اوسکے غسل کو بیان کیا پھر کہا مین ایک کپڑا لیکر کئی رہ بدن پہنچہو کو آپہو اوسکا خیال نہ کیا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ایوب علیہ السلام یغتسل عریانا خر علیہ
جراد من ذہب فجعل یحثی فی ثوبہ قال فنادہ ربہ عز وجل یا ایوب الم اکن اغنیتک قال بلی یا رب
ولکن لا غنی بی عن برکاتک ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایوب علیہ السلام ننگے
نہاتے تہے مین اون کے اوپر سونے کی ٹڈی گری تو وہ اونکر کپڑے مین سمیٹنے لگی اوسوقت اللہ تعالے نے اونکو پکارا اور فرمایا اے ایوب کیا مین نے
تجہکو غنی نہین کیا ایوب نے عرض کیا کیون نہین ہے رب میرے (یعنے تونے مجہہ بیشک غنی کیا ہے) لیکن مین تیری برکتون سے غنی نہین
ہوسکتا (یعنے مین کتنا ہی غنی ہوجاؤن تو بہی تیری نعمتون کا محتاج رہونگا) باب اللہ لا یکلف اللہ نفسا الا توقیت فی الماء
پانی مین کوئی حد مقرر نہونا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل فی الاناء
وھو الفرق وکنت اغتسل انا وھو من اناء واحد ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم غسل کرتے تہے ایک برتن سے جو فرق تہا (فرق ایک پیمانہ ہے جس مین سولہ رطل پانی آتا ہے) اور مین اور آپ ایک ہی برتن سے
غسل کرتے (یعنے دونون ہاتہہ ڈالکر اوس مین سے پانی لیتے جاتے) باب اغتسال الرجل والمرأۃ من اناء
مرد اور عورت ملکر غسل کرین عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل وانا من اناء واحد
نغترف منہ جمیعا وقال سوید قالت کنت انا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور مین ایک برتن سے غسل کیا کرتے دونو اوسمین سے چلو لیتے جاتی عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من الجنابۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون
ایک برتن سے غسل کرتے جنابت کا عن عائشۃ قالت لقد رایتنی انازع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الاناء اغتسل انا وھو منہ ترجمہ حضرت عائشہ نے اسود سے کہا تو نے مجہہ دیکہا ہوتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
چھینا جہپٹی کرتی برتن مین آپ اور مین اوسی ایک برتن سے غسل کرتے باب الرخصۃ فی ذلک مرد اور عورت کو
ایک برتن سے غسل کرنیکی اجازت عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اناء واحد اباادرہ ویبادرنی حتی یقول دعی لی قال سوید یبادرنی وابادرہ فاقول دع لی
دع لی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ایک برتن سے غسل کرتے تہے مین جلدی
اتی کہ جہٹ پٹ آپ سے پہلے غسل کرلون اور آپ چاہتے تہے کہ جہٹ پٹ مجہسے پہلے غسل کر لین یہانتک کہ آپ فرماتے تہے میرے لیے پانی
رہنہ دے سوید نے کہا آپ چاہتے تہے جلدی غسل کرلین اور مین چاہتی تہی مین جلدی غسل کرلون تو مین کہتی دیکہو میرے لیے پانی
رہنہ دو پانی رہنہ دو باب الاغتسال فی قصعۃ فیہا اثر العجین جس برتن مین آٹا لگا ہوا ہو اوس مین پانی بہر کر
غسل کرنا عن ام ہانی انہا دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وھو یغتسل قد سترتہ

فاطمۃ بثوب دونہ فی قصعۃ فیھا اثر العجین قالت فصلی الضحی ثما ادری کم صلی حبن قضی غسلہ
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں جسدن مکہ فتح ہوا آپ غسل کر رہے تھے اور حضرت فاطمہ نے آپ پر آڑ کیے ہوئیں تھیں ایک کپڑے کی اور آپ غسل کر رہے تھے ایک کونڈے سے جس میں آٹے کا لگا کا تھا پھر آپ نے چاشت کی نماز پڑھی لیکن ام ہانی کہتی ہیں مجھے یاد نہیں ہے آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں جب غسل کر چکے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی پاک چیز جیسے بیسن بجاری بشرطیکہ پانی کی رقت قائم رہے تو اوس سے وضو اور غسل درست ہے **باب** نقض المرأۃ رأسھا عند الاغتسال غسل کیوقت عورت کو اپنا سر کھولنا (جب چوٹیاں گندھی ہوئی ہوں) ضرور نہیں ہے **عن** عبید بن عمیر ان عائشۃ قالت لقد رایتنی اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا فاذا نحن موضع مثل الصاع او دونہ فنشرع فیہ جمیعا فافیض علی راسی بیدی ثلاث مرات وما انقض لی شعرا
ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم نے دیکھا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اس برتن سے غسل کرتے تھے (وہ ان ایک کٹورہ کہا تھا صاع کے برابر یا اوس سے کم) ہم دونوں شروع کرتے تھے ایک ساتھ ملکر تو میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتی اپنے ہاتھ سے اور بال نہ کھولتی **باب** اذا تطیب واغتسل وبقی اثر الطیب اگر کسی شخص نے احرام کے لیے غسل کیا اور خوشبو لگائی پھر بعد احرام کے اوس خوشبو کا اثر رہا تو کیسا ہے **عن** ابن عمر یقول کان اصبح محرما ان انضخ طیبا من ان اصبح محرما انضخ طیبا قال محمد بن المنتشر قد دخلت علی عائشۃ فاخبرتھا بقولہ فقالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف علی نسائہ ثم اصبح محرما
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے اگر میں گندھک لگا کر صبح کروں تو مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں احرام میں ہوں اور صبح کروں اوس حال میں کہ خوشبو پھیلاتا ہوں (یعنی میری بدن یا کپڑے سے خوشبو آتی ہو) محمد بن المنتشر نے کہا یہ سنکر میں حضرت عائشہ پاس گیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی آپ اپنی عورتوں پاس گئے پھر اوسکی صبح کو احرام باندھا (تو خوشبو کا اثر احرام کی حالت میں تھا) پس معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمر کا یہ قول اونکا قیاس تھا اور (جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اوسکا لگانا احرام سے پہلے درست ہے) **باب** اذا القی الجنب الاذی عنہ قبل فاضۃ الماء علیہ جنب اپنے ساری بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے جو نجاست بدن میں لگی ہو اوسکو بعد کرے **عن** میمونۃ قالت توضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوءہ للصلوۃ غیر رجلیہ وغسل فرجہ وما اصابہ ثم افاض علیہ الماء ثم تحی رجلیہ فغسلھما قالت ھذہ غسلہ من الجنابۃ
ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کی لیے وضو کرتے تھے لیکن پاؤں نہ دھوئے اور شرمگاہ دھوئی اور جو اوس میں لگا تھا اوسکو دھویا پھر پانی اپنے بدن پر بہایا بعد اوسکے اپنے پاؤں کو وہاں سے سرکایا اور دونوں پاؤں دھوئے میمونہ نے کہا آپ کا غسل جنابت یہی تھا **باب** مسح الید بالارض بعد غسل الفرج شرمگاہ دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ پھیرنا **عن**

میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ یبدأ فیغسل یدیہ ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یضرب بیدہ علی الارض ثم یمسحھا ثم یغسلھا ثم یتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ ثم یفرغ علی رأسہ وعلی سائر جسدہ ثم یتنحی فیغسل رجلیہ ترجمہ میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتی پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو دھوتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارتے اور اوپر سے گرتے پھر اوسکو دھوتے اور جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے ویسی ہی وضو کرتے پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی ڈالتے بعد اوسکے اوسجگہ سے سرک جاتے اور دونوں پاؤں دھوتے **باب** الابتداء بالوضوء فی غسل الجنابۃ غسل جنابت وضو سے شروع کرنا **عن** عائشۃ انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ غسل یدیہ ثم توضأ وضوءہ للصلوٰۃ ثم یغتسل ثم یخلل بیدیہ شعرہ حتی اذا ظن انہ قد ارتوی بشرتہ افاض علیہ الماء ثلث مرات ثم غسل سائر جسدہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے ویسے وضو کرتے پھر غسل کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال کرتے جب یقین ہو جاتا کہ جسم میں پانی پہونچگیا اوسوقت تین بار پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر سارا بدن دھوتے **باب** التیمن فی الطہور طہارت میں داہنی جانب سے شروع کرنا **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی طہورہ وترجلہ وتنعلہ وقال بواسط فی شانہ کلہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے جہانتک ہوسکتا اپنے طہارت میں اور جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں۔ مسروق جو احدیث کے راوی ہیں اونہوں نے وسط (ایک قریہ ہے مضافات بصرہ میں) میں احدیث کی روایت کرتیوقت اتنا زیادہ کیا کہ آپ ہر کام میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتی تھیں **باب** ترک مسح الرأس فی الوضوء من الجنابۃ جنابت کے غسل میں وضو کرکے تو سر پر مسح کرنا ضرور نہیں (کیونکہ سر کو دھونا ضرور ہی اور وہ کافی ہے) **عن** ابن عمر ان عمر سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الغسل من الجنابۃ واسقت الاحادیث علی ھذا ابدأ فیفرغ علی یدہ الیمنی من ثلاثا ثم یدخل یدہ الیمنی فی الاناء فیصب بھا علی فرجہ ویدہ الیسری علی فرجہ فیغسل ما ھنالک حتی ینقیہ ثم یضع یدہ الیسری علی التراب ان شاء ثم یصب علی یدہ الیسری حتی ینقیھا ثم یغسل یدیہ ثلثا ویستنشق ویتمضمض ویغسل وجھہ وذراعیہ ثلثا ثلثا حتی اذا بلغ رأسہ لم یمسح وافرغ علیہ الماء فھکذا کان غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما ذکر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کو پوچھا (کیونکر کرنا چاہیئے) اور بہت روایتیں اسی مضمون کی

آئین پہلے اپنے دونوں ہاتھ پر دو یا تین بار پانی ڈالے پھر اپنا داہنا ہاتھ بدن میں ڈالے اور پانی لیکر اپنی شرمگاہ پر بہادے اور بائیں ہاتھ سے شرمگاہ دھوئے یہانتک کہ جو اوس میں لگا ہو وہ صاف ہوجاوے پھر بائیں ہاتھ کو اگر چاہے مٹی سے رگڑے بعد اوسکی بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے یہانتک کہ صاف ہوجاوے پھر دونوں ہاتھ کو تین بار دھووے اور کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور منہ دھووے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تین تین بار جب سر کی باری آوے تو اوسپر مسح نہ کرے بلکہ پانی بہالے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل

حضرت عائشہ کی بیان کیا **باب** الاستبراء البشرة في الغسل من الجنابة غسل جنابت میں بدن کو صاف کرنا

عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة غسل يديه ثم توضأ وضوءه للصلوة ثم يخلل رأسه بأصابعه حتى اذا خيل اليه انه قد استبرأ البشرة غرف على رأسه ثلثا ثم سائر جسده ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتی تو دونو ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتی پھر سر کے بالوں کا خلال کرتے انگلیوں سے یہانتک کہ یقین ہوجاتا سر کو صاف ہوگیا اوسوقت دونوں چلو بھر کر سر پر تین بار پانی ڈالتی پھر ساری بدن پر پانی ڈالتی عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشيء نحو الحلاب فأخذ بكفه بدأ بشق رأسه الأيمن ثم الأيسر ثم أخذ بكفيه فقال بهما على رأسه ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا تو ایک برتن منگواتے حلاب کیموافق ف حلاب حاء مہملہ و تخفیف لام ایک برتن ہے جس میں دودھ دوہا جاتا ہے خطابی نے کہا حلاب وہ برتن جسمیں ایک اونٹنی کا دودھ سما جاوے یہی مشہور ہے اور صحیح ہے روایت میں زہری نے کہا یہ لفظ جلاب ہے بضم جیم مجمعہ اور تشدید لام مراد اس سے گلاب ہے یعنی خوشبو کے لیے آپ گلاب منگواتے سر میں لگانے کو اور بخاری نے شاید یہی سمجھا ہو کیونکہ انہوں نے ترجمہ باب یوں کیا ہے باب اوس شخص کے بیان میں جسنے جلاب اور خوشبو سے غسل شروع کیا بعضوں نے کہا یہ لفظ جلاب ہے بکسر حاء مہملہ بمعنے ظرف اور مراد خوشبو کا ظرف ہے اور یہی صحیح ہے ف اور داہنا ہاتھ میں لیکر پہلے داہنی طرف سے سر شروع کرتی پھر بائیں طرف پھر دونوں ہاتھوں سے لیتے اور سر پر ملتے **باب** ما يكفي الجنب من افاضة الماء على رأسه جنب کو سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہے عن جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر عنده الغسل فقال اما انا فأفرغ على رأسي ثلثا ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کا ذکر کیا آپنے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا ہوں عن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اغتسل افرغ على رأسه ثلثا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے **باب** الغسل في الغسل من الحيض حیض سے غسل کرنے کی تربیت کیا کرے عن عائشة ان امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم قالت يا رسول الله كيف اغتسل عند الطهور قال خذي فرصة ممسكة فتوضئي بها قالت

کَیْفَ اَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّأْ بِهَا قَالَتْ کَیْفَ اَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ وَاَعْرَضَ عَنَّا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَخَذَتْ بِثَوْبِهَا اِلٰی فَاَخْبَرَتْهَا بِمَا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میں حیض سے پاک ہو کر کیونکر غسل کروں آپ نے فرمایا ایک کپڑا کپڑے یا روئی کا جس میں مشک لگی ہو اس سے طہارت کرو عورت بولی یا رسول اللہ میں کیونکر اس سے طہارت کروں آپ نے فرمایا طہارت کر اس سے وہ بولی میں کیونکر طہارت کروں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا اور اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا حضرت عائشہ سمجھ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کو انہوں نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا پھر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد تھا اوسے بتلا دیا (آپکا مقصد یہ تھا کہ غسل کے بعد اس کپڑے سے کوشرمگاہ میں رکھے تاکہ بدبو نہ رہے) **بَابُ** الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً ایک ایک بار سب کو دھونا غسل میں **عَنْ** مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اغْتَسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ یَدَهُ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی رَاْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا جنابت کا تو اپنی شرمگاہ کو دھویا اور زمین پر یا تہہ دیوار پر ہاتھ رگڑا دیوار پر پھر نماز کا سا وضو کیا بعد اس کے سر اور تمام بدن پر پانی ڈالا **بَابُ** اغْتِسَالِ الْمُفْسَاءِ عِنْدَ اِحْرَامِهَا جو عورت جنی ہو وہ احرام کیونکر باندھے **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰی اَتٰی ذَا الْحُلَیْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِیْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِیْ ثُمَّ اَهِلِّیْ ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے والد امام محمد باقر سے اور انہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ پاس گئے اور ان سے پوچھا حجۃ الوداع کا حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے جب ذی قعدہ کے پانچ روز رہ گئے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہونچے تو اسماء بنت عمیس نے ابوبکر صدیق کی بی بی جنہیں محمد بن ابی بکر کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیسے کو بھیجا کہ اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کر پھر لنگوٹ باندھ لے بعد اس کے لبیک پکار (یعنی احرام باندھ) **بَابُ** تَرْكِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ غسل کے بعد وضو نہ کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد پھر وضو نہ کرتے تھے (یعنی کہ غسل کافی ہے وضو کی حاجت نہیں ہے) **بَابُ** الطَّوَافِ عَلَی النِّسَاءِ فِیْ غُسْلٍ وَاحِدٍ کئی عورتوں سے صحبت کرنا پھر ایک بار غسل کر لینا **عَنْ** عَائِشَةَ كُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی
پھر اپنی عورتوں کے پاس جاتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے اور خوشبو آپ میں سے مہکتی ہوتی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کئی عورتوں
پاس ہو کر ایک غسل کافی ہے دوسری بیوی کے پاس جانے سے پہلے اگر خوشبو کا اثر رہ جاوے جو قبل احرام لگائی ہو تو کچھ
قباحت نہیں ہے **بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ** تیمم کرنا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا
وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ مِنْ أُمَّتِي فَلْيُصَلِّ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ
إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پانچ باتیں عنایت ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی تھیں ایک تو مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے ایک مہینہ کی
سی (یعنی میں کافروں کی ایک مہینہ کی راہ پر ہوتا ہوں لیکن میری ہیبت انکے دلوں میں پڑ جاتی ہے) دوسری زمین میرے لیے
مسجد بنائی گئی (یعنی ہر جگہ نماز درست ہے) تیسری زمین میرے لیے طہارت بنائی گئی (یعنے تیمم مٹی سے درست ہوا) اب میری
امت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجاوے نماز پڑھ لی چوتھی جگہ شفاعت عنایت ہوئی (یعنے شفاعت عظمیٰ جو مخصوص
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ لوگوں کو راحت اور آرام دینے کے لیے اور طول روز حشر سے خلاص ہونے کے لیے ہوگی)
پانچویں میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا **بَابُ التَّيَمُّمِ** مَنْ
يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ ایک شخص تیمم کر کے نماز پڑھ لیوے پھر پانی ملے اور وقت باقی ہو **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ** أَنَّ رَجُلَيْنِ
تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَأَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ
يُعِدِ الْآخَرُ فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ
صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ قَالَ مِثْلَ سَهْوِ جَمِيعٍ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے دو شخصوں نے تیمم کیا اور نماز
پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی پایا ایک نے وضو کیا اور نماز کو لوٹایا اور دوسرے نے نہیں لوٹایا پھر دونوں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوس شخص سے جس نے نماز نہیں لوٹائی تو نے سنت پر چلا (یعنے شریعت کا حکم یوں ہی ہے
کہ نماز کا لوٹانا ضرور نہیں) اور تیری نماز ہو گئی اور دوسرے سے فرمایا تیرے لیے دونا حصہ ہے یا تیرے لیے ایک کر کا حصہ ہے (یعنے
جیش کو مال غنیمت میں سے حصہ ملتا ہے اونٹ ثواب تجھکو ہے) **عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ** أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ
ترجمہ عطاء بن یسار سے مرسلا ایسی ہی روایت ہے جیسا اوپر گزری **بَابُ** الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ ہے منی سے وضو کرنا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَكْرَمَ عَلِيًّا وَالْمِقْدَادَ وَعَمَّارًا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَسَأَلْتُهُ أَحَدُهُمَا كَمَا ذُكِرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَسَأَلْتُهُ
سَأَلَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الَّذِي إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ

وضوءہ للصلوٰۃ او کوضوءہ الصلوٰۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت علی اور مقداد اور عمار نے آپس میں گفتگو کی تو حضرت علی نے کہا مجھ مذی بہت آتی ہے اور میں شرم کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا مسئلہ پوچھنے میں کیونکہ آپ کے صاحبزادی میری نکاح میں ہیں لیکن تم دونوں میں سے کوئی پوچھ لے تو میں نے سنا کہ اندونوں میں سے (یعنے مقداد اور عمار میں سے) کسی نے آپ سے پوچھا لیکن میں بھول گیا کہ وہ کون تھا (یعنے مقداد تھے یا عمار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں کسی کو ایسا اتفاق ہو (یعنے مذی نکلے) تو اوسکو دھو ڈالے پھر نماز کا سا وضو کرلے عن علی قال کنت رجلا مذاء فامرت رجلا فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فیہ الوضوء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھکو بہت مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرو اوس نے ذکر کیا آپنے فرمایا مذی میں وضو کافی ہے عن علی استحییت ان اسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی من اجل فاطمۃ فامرت المقداد فسالہ فقال فیہ الوضوء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے شرم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھنے میں بسبب فاطمہ کے تو میں نے مقداد سے کہا انہوں نے پوچھا آپنے فرمایا اوسمیں وضو ہے عن ابن عباس قال قال علی ارسلت المقداد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن المذی فقال توضأ وانضح فرجک ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مذی کا مسئلہ پوچھنے کو آپنے فرمایا وضو کر ڈال اور شرمگاہ دھو ڈال عن سلیمان بن یسار قال ارسل علی بن ابی طالب المقداد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسألہ عن الرجل یجد المذی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل ذکرہ ثم یتوضأ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علی نے مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مذی کا حکم پوچھنے کو آپنے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈالے پھر وضو کرلیوے عن سلیمان بن یسار عن المقداد بن الاسود عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امرہ ان یسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من المرأۃ فخرج منہ المذی فان عندہ بنتہ وانا استحیی ان اسألہ فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ فلیتوضأ وضوءہ للصلوٰۃ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علی نے مقداد بن الاسود سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو جب کوئی شخص اپنی عورت کے نزدیک جاوے اور اوسکی مذی نکل آوے تو کیا کرے میری پاس آپکی صاحبزادی ہیں اسلیے میں شرم کرتا ہوں آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے میں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا جب کسیکو تم میں سے ایسا اتفاق ہو تو شرمگاہ کو دھو ڈالے پھر وضو کرے جیسے نماز کی لیے کرتا ہے یا فی الامر بالوضوء من التوضیح جب سو کر اوٹھے تو وضو کرے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیھا فمن ثلثا فان احدکم لا یدری این باتت یدہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی

رات کو اوٹھے تو اپنا ہاتھ برتن کے اندر نہ ڈالے جبتک اوسپر دو یا تین بار پانی نہ بہالے کیونکہ معلوم نہیں کہان اوسکا ہاتھ رہا ہو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک رات میں نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو میں آپکی بائیں طرف کہڑا ہوا آپنے مجھے داہنی طرف کرلیا پہر آپنے نماز پڑہی اور لیٹ کر سو گئے بعد اوسکی موذن آیا آپ نے نماز پڑہائی اور وضو نہ کیا ف یہ خاصہ آپکا تہا کہ آپ سوتے میں بہی ہوشیار رہتے اور سونے سے آپکا وضو نہ جاتا یا صرف آپ لیٹے ہوں گے اور سوئے نہ ہوں گے ابن عباس یہ سمجہے کہ سو گئے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَنَمْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے نماز میں اونگہنے لگے تو چلا جاوے اور سوے (اونگہ کی حالت میں نماز پڑہنا بہتر نہیں ایسے کہ معلوم نہیں زبان سے کیا نکلے اور اوسکو خبر نہ ہو دعا کی بدلی بددعا کرنے لگے)

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

چہونے سے وضو ٹوٹ جانا عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو چہوے وہ وضو کرے عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنا ہاتھ شرمگاہ تک پہونچا دے تو وضو کرے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ لَخَبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ مروان بن الحکم نے کہا ذکر چہونے سے وضو لازم آتا ہے اور کہا مجہ سے بسرہ بنت صفوان نے اسکو بیان کیا عروہ نے بسرہ کے پاس کسیکو بہیجا بسرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اون باتوں کا جن سے وضو لازم آتا ہے تو فرمایا ذکر کے چہونے سے بہی وضو لازم آتا ہے عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چہوے وہ نماز نہ پڑہے جبتک وضو نہ کرلے ف یہ روایت منقطع ہے اسلیے کہ روایت کیا اسکو ہشام نے عروہ سے ابو عبد الرحمن نسائی نے کہا ہشام بن عروہ نے اس حدیث کو اپنے باپ سے نہیں سنا

اخر كتاب الغسل والتيمم من سنن المجتبى

تمام ہوئی کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبی سے

كتاب الصلوة

شروع ہوئی کتاب نماز کے بیان میں

فَرْضُ الصَّلَاةِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا عند البیت بین النائم والیقظان اذا اھل احد الثلثۃ بین الرجلین
فاتیت بطست من ذھب ممتلئ حکمۃ وایمانا فشق من النحر الی مراق البطن فغسل القلب بماء زمزم ثم حشی
ملئ حکمۃ وایمانا ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ثم انطلقت مع جبریل علیہ السلام فاتینا
السماء الدنیا قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم فلما
جئنا السماء فاتیت علی ادم علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بالابن والنبی ثم اتینا الی السماء
الثانیۃ قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد مثل ذلک فاتیت علی یحیی وعیسی فسلمت
علیھما فقالا مرحبا بالاخ والنبی ثم اتینا الی السماء الثالثۃ قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک
قال محمد مثل ذلک فاتیت علی یوسف فسلمت علیہ قال مرحبا بالاخ والنبی ثم اتینا الی السماء
الرابعۃ مثل ذلک فاتیت علی ادریس علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بالاخ والنبی ثم اتینا
الی السماء الخامسۃ مثل ذلک فاتیت علی ھارون علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بالاخ والنبی
ثم اتینا السماء السادسۃ مثل ذلک ثم اتیت علی موسی علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بالاخ
والنبی فلما جاوزتہ بکی قیل لہ ما یبکیک قال یا رب ھذا الغلام الذی بعثتہ بعدی یدخل من
امتہ الجنۃ اکثر مما یدخل من امتی ثم اتینا السماء السابعۃ مثل ذلک فاتیت علی
ابراھیم علیہ السلام فسلمت علیہ قال مرحبا بالابن والنبی ثم رفع الی البیت المعمور فسالت
جبریل فقال ھذا البیت المعمور یصلی فیہ کل یوم سبعون الف ملک فاذا خرجوا منہ لم
یعودوا فیہ اخر ما علیھم ثم رفعت الی السدرۃ المنتھی فاذا نبقھا مثل قلال ھجر واذا
ورقھا مثل اذان الفیلۃ واذا فی اصلھا اربعۃ انھار نھران باطنان ونھران ظاھران
فسالت جبریل فقال اما الباطنان ففی الجنۃ واما الظاھران فالفرات والنیل ثم فرضت علی
خمسون صلوۃ فاتیت علی موسی فقال ما صنعت قلت فرضت علی خمسون صلوۃ قال انی اعلم
بالناس منک انی عالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ وان امتک لن یطیقوا ذلک فارجع الی ربک
فاسالہ ان یخفف عنک فرجعت الی ربی فسالتہ ان یخفف عنی فجعلھا اربعین ثم رجعت
الی موسی علیہ السلام فقال ما صنعت قلت جعلھا اربعین فقال لی مثل مقالتہ الاولی فرجعت
فرجعت الی ربی عز وجل فجعلھا ثلثین فاتیت علی موسی علیہ السلام فاخبرتہ فقال لی مثل
مقالتہ الاولی فرجعت الی ربی فجعلھا عشرین ثم عشرۃ ثم خمسۃ فاتیت علی موسی علیہ السلام
فقال لی مثل مقالتہ الاولی فقلت انی استحیی من ربی عز وجل ان ارجع الیہ فنودی ان قد

قد اُمضیت و قد قضیتی و خففت عن عبادی و اجزی بالحسنة عشر امثالها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
انہون نے سنا مالک بن صعصعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خانہ کعبہ کے پاس تہا سوتے اور جاگتے کے بیچ مین
تین مین الیشخص (وشخصون کے بیچ مین آیا (یعنی فرشتہ) اور ایک طشت سونیکا لایا گیا جو بہرا ہوا تہا حکمت اور ایمان سے ف
حکمت کہتے ہین اوس علم کو جسکی وجہ سے انسان کا قول اور فعل درست اور ٹہیک ہو اوسکی دو قسمین ہین ایک حکمت عملیہ دوسری
حکمت نظریہ حکمت عملیہ کے شعبے تدبیر منزل تہذیب اخلاق سیاست مدن وغیرہ حکمت نظریہ کے شعبے الہیات ریاضیات طبعیات
آنحضرت کو دونو قسم کی حکمتون کی تکمیل کے لیے بہیجی گئی تہی اوسکے ساتہہ ایمان اور یقین بہی اللہ کے احکام پر لگا ہوا تہا پس جسنے
صرف حکمت اختیار کی اور ایمان چہوڑ دیا وہ بہی گمراہ ہے بڑی حکمت یہہ ہے کہ حکیم مطلق کا کہنا ماننے اوسکے احکام بجالانے بعضون نے
کہا ہے کہ مراد حکمت سے وہی علم شریعت اور احکام ہے واللہ اعلم ف تو چاک کیا گیا میرا سینہ جگنو سے پیٹ تک اور دہویا گیا دل زمزم
کے پانی سے پہر بہر دیا گیا حکمت اور ایمان سے بعد اوس کے میرے سامنے ایک جانور لایا جو خچر سے چہوٹا اور گدہے سے بڑا تہا اور مین جبرئیل
کے ساتہہ چلا تو پہلے آسمان پر جو دنیا سے دکہلائی دیتا ہے پہونچا دہان کے دربانون نے کہا کون ہے جبرئیل نے کہا مین ہون
جبرئیل انہون نے پوچہا تمہارے ساتہہ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہون نے کہا کیا بلائے گئے ہین (یہ عرب
کا لفظ ہے جب کوئی مہمان آتا ہے تو کہتے ہین مرحبا اہلا و سہلا یعنی تم اچہی کشادہ جگہہ مین آئے) اچہی آمد سے آئے پہر مین آدم
پاس آیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بیٹے اور نبی پہر ہم دوسرے آسمان پر گئے وہان بہی پوچہا گیا کون ہے کہا جبرئیل
پوچہا تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہر ایسا ہی کہا (یعنی پوچہا کہ وہ بلائے گئے ہین جبرئیل نے کہا ہان بلائے
گئے ہین پہر انہون نے مرحبا کہا اور کہا اچہا آنا آئے) پہر مین یحیی اور عیسی علیہما السلام پاس آیا اور اون کو سلام کیا انہون نے
کہا مرحبا ای بہائی اور نبی پہر ہم تیسرے آسمان پر گئے وہان بہی پوچہا کون ہے کہا جبرئیل کہا تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمد صلعم پہر
ایسا ہی کہا مین یوسف علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا بہائی اور نبی پہر ہم چوتہی آسمان پر گئے وہان
بہی ایسا ہی ہوا مین ادریس علیہ السلام پاس گیا اور اون کو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بہائی اور نبی پہر ہم پانچوین آسمان پر گئے
وہان بہی ایسا ہی ہوا اور مین ہارون علیہ السلام پاس گیا اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بہائی اور نبی پہر ہم چہٹے آسمان
پر گئے وہان بہی ایسا ہی ہوا مین موسی علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا ای بہائی اور نبی جب مین آگے چلا تو وہ
رونے لگے اون سے پوچہا گیا کیون روتے ہو کہا ای پروردگار یہ لڑکا جسکو تو نے میرے بعد دنیا مین بہیجا اسکی امت مین سے میری
امت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت مین جاوین گے ف یہ رونا حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام کا بطور رشک کے تہا کیونکہ نبیا علیہم
السلام ایسے ہوتے ہین پاک ہین بلکہ تاسف اور رنج سے تہا کہ میری امت نے بہت قدر میری پیروی نہین کی اور بہت مخالفت کی اللہ کے احکام
کی ف یہانتک کہ ہم ساتوین آسمان پر پہونچے وہان بہی ایسا ہی ہوا جواب ہوا ابراہیم سے پاس گیا اور اونکو سلام کیا
انہون نے کہا مرحبا ای بیٹے اور نبی پہر دکہایا گیا مجہکو بیت معمور (آباد گہر) مین نے جبرئیل سے پوچہا یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا

یہ بیت معمور ہے اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہین پھر جب نماز پڑھ کر باہر جاتے ہین تو کبھی اس مین نہین آتے (یعنے ہر روز نئے ستر ہزار آیا کرتے ہین اس سے کثرت فرشتونکی خیال کرنا چاہیے) پھر وہ کہلایا گیا سدرۃ المنتہی (یعنے بیری کا درخت جو ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور منتہی اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ وہان پہنچکر جاتی ہین بڑی بڑی فرشتے اور کوئی اوس سے آگے بڑھ نہین سکتا یا بدون اجازت الٰہی کے) تو دیکھا اوسکے جڑ سے (ایک نہر ہے) کہ شکون کی مرد برابر تھی اور پتے اوسکے ہاتھی کے کانون کے برابر تھے اور اوسکی جڑ سے چار نہرین نکلتی ہین دو چھپی ہوئین اور دو کھلی ہوئین مینے جبرئیل سے پوچھا انہون نے کہا چھپی ہوئین نہرین تو جنت مین گئین ہین اور کھلی ہوئین نہرین فرات اور نیل ہین ف یعنے جنت مین بھی دو نہرین کھلی ہین جنکو فرات اور نیل کہتے ہین یا مراد دنیا کی فرات اور نیل سین اس صورت مین بیچ کلام بطریق تشبیہ کے ہے یعنے ان دو نہرون کا پانی مشابہ ہے جنت کے پانی سے لطافت اور شیرینی مین ع اللہ اعلم ف پھر مجھپر پچاس نمازین فرض ہوئین جب مین لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا تو انہون نے کہا تم نے کیا کیا مینے بیان کیا کہ مجھپر پچاس نمازین فرض ہوئین موسیٰ علیہ السلام نے کہا مین لوگونکا حال تم سے زیادہ جانتا ہون مین نے بہت کوشش کی بنی اسرائیل کے درستی مین اور تمھاری اُمت اسقدر نمازین ادا نہ کریگی تو تم پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف چاہو اوس سے مین پھر اپنی پروردگار پاس گیا اور تخفیف چاہی پروردگار نے چالیس نمازین کردین جب مین لوٹ کر موسیٰ پاس آیا انہون نے پوچھا تم نے کیا کیا مینے کہا پروردگار نے پچاس کی چالیس نمازین کردین موسیٰ علیہ السلام نے پھر ویسا ہی کہا (یعنے تمہاری اُمت اتنی نمازین ادا نہ کریگی) تم اپنے پروردگار پاس جاؤ اور تخفیف کراؤ مین پھر لوٹ کر اپنے پروردگار پاس گیا اوسنے تیس نمازین کردین جب مین لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور اوس سے بیان کیا انہون نے پھر ویسا ہی کہا پھر مین لوٹ کر اپنے پروردگار پاس گیا اوس نے جب نمازین کمتین پھر اسیطرح مجھ سے مین پھر پانچ ہوئین تب مین موسیٰ علیہ السلام پاس آیا انہون نے پھر ویسا ہی کہا (یعنے جاؤ اور تخفیف کراؤ) مینے کہا مجھکو شرم آتی ہے اب پھر پروردگار پاس جانے مین اوسوقت پکارا گیا پروردگار کیطرف سے کہ جاری کیا مین نے فرض اپنا اور تخفیف کی مینے اپنے بندون سے اور بدلہ دونگا ایک نیکی کا دس گنا اوسکا (تو پانچ نمازون کا ثواب پچاس نمازونکے برابر ہوگا)

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض اللہ عز وجل علی امتی خمسین صلوٰۃ فرجعت بذلک حتی امر بموسیٰ علیہ السلام فقال ما فرض ربک علی امتک قلت فرض علیھم خمسین صلوٰۃ قال ارجع الی ربک عز وجل فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت ربی عز وجل فوضع شطرھا فرجعت الی موسیٰ فاخبرتہ فقال ارجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فرجعت ربی عز وجل فقال ھی خمس وھی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسیٰ فقال ارجع ربک فقلت استحییت من ربی عز وجل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے میری اُمت پر پچاس نمازین فرض کین مین لوٹ کر آیا تو موسیٰ علیہ السلام پاس سے گزرا انہون نے کہا کیا فرض کیا تمہارے رب نے تمہاری اُمت پر مینے کہا پچاس نمازین فرض کین حضرت موسیٰ نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ امت تمہاری اتنی نمازون کی طاقت نہ رکھیگی مین اپنے پروردگار پاس گیا اور اوس سے عرض کیا پروردگار نے آدھی معاف کردین پھر مین لوٹ کر

موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ تمہاری اُمت اتنی نمازوں کی طاقت نہ رکھیگی پھر لوٹ کر پروردگار پاس گیا اوس نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں میرے یہاں بات نہیں بدلتی میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا حضرت موسیٰ نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس میں کہا مجھے شرم آتی ہے اپنے پروردگار

سی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت بدابۃ فوق الحمار ودون البغل خطوها عند منتهى طرفها فركبت ومعي جبريل عليه السلام فسرت فقال انزل فصل ففعلت فقال اتدري اين صليت صليت بيثرب وإليها المهاجر ثم قال انزل فصل ففعلت فقال اتدري اين صليت صليت بطور سيناء حيث كلم الله موسى عليه السلام ثم قال انزل فصل ففعلت فقال اتدري اين صليت صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ثم دخلت بيت المقدس فجمع لي الانبياء عليهم السلام فقدمني جبريل حتى امتهم ثم صعد بي الى السماء الدنيا فاذا فيها ادم عليه السلام ثم صعد بي الى السماء الثانية فاذا فيها ابنا الخالة عيسى ويحيى عليهما السلام ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاذا فيها يوسف عليه السلام ثم صعد بي الى السماء الرابعة فاذا فيها هارون عليه السلام ثم صعد بي الى السماء الخامسة فاذا فيها ادريس عليه السلام ثم صعد بي الى السماء السادسة فاذا فيها موسى عليه السلام ثم صعد بي الى السماء السابعة فاذا فيها ابراهيم عليه السلام ثم صعد بي فوق سبع سموات فاتيت سدرة المنتهى فغشيني ضبابة فخررت ساجدا فقيل لي اني يوم خلقت السموات والارض فرضت عليك وعلى امتك خمسين صلوة فقم بها انت وامتك فرجعت الى ابراهيم فلم يسألني عن شيء ثم اتيت على موسى فقال كم فرض عليك وعلى امتك قلت خمسين صلوة قال فان لا تستطيع ان تقوم بها انت ولا امتك فارجع الى ربك فاسأله التخفيف فرجعت الى ربي فخفف عني عشرا ثم اتيت الى موسى فامرني بالرجوع فرجعت فخفف عني عشرا ثم رددت الى خمس صلوة قال فارجع الى ربك فاسأله التخفيف فانه فرض على بني اسرائيل صلوتين فما قاموا بهما فرجعت الى ربي عز وجل فسألته التخفيف فقال اني يوم خلقت السموات والارض فرضت عليك وعلى امتك خمسين صلوة خمسا بخمسين فقم بها انت وامتك فمضيت انا من الله عز وجل عزمي فرجعت الى موسى عليه السلام فقال ارجع فمضيت انا من الله عز وجل عزمي يقول احتم فلم ارجع

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا تھا اور خچر سے چھوٹا تھا اوسکا قدم جہانتک اوسکی نگاہ پہونچتی تھی پڑتا تھا میں اوسپر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے تو میں چلا

جبرئیل علیہ السلام نے کہا وتر واور نماز پڑہو مین وتر اور نماز پڑہی جب جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو تم نے کہان نماز پڑہی تم نے نماز پڑہی یثرب (یثرب ہی مدینہ منورہ کا) مین اسیطرف ہجرت ہوگی پہر جبرئیل نے کہا وتر واور نماز پڑہو مین نے نماز پڑہی جبرئیل نے پوچہا تم جانتے ہو تم نے کہان نماز پڑہی یہہ بیت اللحم ہی جہان پر عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تہے پہر مین بیت المقدس مین پہونچا وہان تمام پیغمبر اکٹہا کیے گئے جبرئیل نے مجہے آگے کیا مین سب کا امام بنا پہر جبرئیل مجہکو چڑہا کر پہلے آسمان پر لیگئے وہان پر آدم علیہ السلام ملے پہر دوسرے آسمان پر لیگئے وہان پر دو نو خالہ زاد بہائی حضرت عیسی اور یحیی علیہما السلام ملے پہر تیسری آسمان پر لیگئے وہان پر یوسف علیہ السلام ملے پہر چوتہی آسمان پر لیگئے وہانپر ہارون علیہ السلام ملے پہر پانچوین آسمان پر لیگئے وہانپر ادریس علیہ السلام ملے پہر چہٹے آسمان پر لیگئے وہان پر موسی علیہ السلام ملے پہر ساتوین آسمان پر لیگئے وہانپر ابراہیم علیہ السلام ملے پہر ساتون آسمانون کے اوپر لیگئے یہانتک کہ ہم سدرۃ المنتہی کے پاس پہونچے وہانپر مجہکو ایک ابر کے ٹکڑہی نے ڈہانپ لیا (اوسمین خاص تجلی الہی تہی) مین سجدہ مین گر پڑہا مجہسے کہا گیا کہ جسدن سے آسمان و زمین پیدا کیا ہے اوسی دن تجہپر اور تیری اُمت پر پچاس نمازین فرض کین تہین اب تو اوا کر اور نکو اور تیری اُمت بھی ادا کرے مین لوٹ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آیا اونہون نے مجہسے کچہہ نہین پوچہا پہر مین حضرت موسی علیہ السلام پاس آیا اُنہون نے کہا کتنی نمازین فرض ہوئین تمپر اور تمہاری اُمت پر مینے کہا پچاس نمازین حضرت موسی نے کہا اتنی طاقت نہ تم مین ہے نہ تمہاری اُمت مین ہے تو پہر لوٹ کر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف کراؤ مین لوٹ کر اپنے پروردگار پاس آیا اوس نے دس نمازین کم کردین پہر موسی علیہ السلام پاس آیا اُنہون نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ مین لوٹ گیا پہر پروردگار نے دس کم کردین یہانتک کہ پانچ نمازین رہ گئین موسی علیہ السلام نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض ہوئین نہین نے اوسکو ادا نہ کرسکی مین پہر گیا اپنے پروردگار پاس اوس سے تخفیف چاہی پروردگار نے فرمایا مینے جسدن آسمان و زمین پیدا کیا اوسی دن تجہپر اور تیری اُمت پچاس نمازین فرض کین تہین اب پانچ پچاس کے برابر ہین تو انکو ادا کر اور تیری اُمت بہی ادا کرے (یعنے پانچ سو کم نہین ہوسکتین) اوسوقت مین نے جان لیا کہ اللہ کا یہ حکم قطعی ہے (اسمین کمی بیشی نہ ہوگی) پہر مین لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا اُنہون نے کہا جاؤ پہر جاؤ (اللہ پاس) مین سمجہ چکا تہا کہ یہہ حکم قطعی ہے اسلیے نہین گیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا حَتَّى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَخَوَاتِيمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپکو سدرۃ المنتہی تک لیگئے اور وہ چہٹے آسمان مین ہے جو چیز زمین سے اوپر چڑہتی ہے وہان پر تہم جاتے ہے اور جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہ بھی وہان آکر تہم جاتی ہے یہانتک کہ الی جاتی ہے اوس سے (یعنے ملائکہ وہان سے لیکر حکم جہان ہوتا ہے وہان پہونچاتے ہے) پڑہا عبداللہ نے اس آیت کو اذ یغشی السدرۃ ما یغشی جب ڈہانپ لیا سدرۃ المنتہی کو اوس چیز نے جسنے ڈہانپا عبداللہ نے کہا اور اوس نے

پروانے ہین سونیکی انوار الکھی کو تشبیہ دی سونے کے تین پیالیون سے ایک روایت مین ہی جبرائیل زمزم سے نہلایا تو دی گئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین تین پیالے مین ایک تو پانچون نمازین دوسری خیر آیتین سورہ بقر کی یعنی آمن الرسول سے اخیر تک تیسرے جو شخص اپکی امت مین سے مرجاوے لیکن اللہ کے ساتھ اوس نے کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو اوسکے کبیرہ گناہ بخشدیے جاوینگے) **باب** اَنَّ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کہان پر فرض ہوئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَا بِهٖ اِلٰى زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَهٗ وَاَخْرَجَا حَشْوَهٗ فِطْسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ كَسَبَاجَوْفَهٗ حِكْمَةً وَّعِلْمًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی نمازین فرض ہوئین مکے مین اور دو فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ کو لیگئے زمزم پر وہان آپکا پیٹ چاک کیا اور آنتین باہر نکالکر سونے کے طشت مین رکھین پہر اونکو دھویا زمزم کے پانی سے پہر بھر دیا دین کے اندر حکمت اور علم کو **باب** کَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کیونکر فرض ہوئی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوۃُ الْحَضَرِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی پہلی نماز دو ہی رکعتین تہین پہر سفر کی نماز اپنے حال پر رہی (یعنی سفر مین دو ہی رکعتین ہین ظہر اور عصر اور عشا اور فجر کی) اور پوری کی گئی حضر کی نماز (یعنی اوس مین چار ہوگئین ظہر اور عصر اور عشا مین لیکن مغرب تو وہ برابر ہی سفر اور حضر مین اسیطرح فجر) **عَنْ** اَبِيْ عُرْوَةَ يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ اَنَّهٗ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ الْخَبَرُ فِيْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوۃَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى **ترجمہ** ابو عمرو اوزاعی سے روایت ہی انہون نے پوچھا ابن شہاب زہری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہجرت سے پہلے مکے مین کیونکر ہی انہون نے کہا مجھ سے بیان کیا عروہ نے انہون نے سنا حضرت عائشہ سے کہ اللہ جل جلالہ نے پہلے اپنے رسول پر دو دو رکعتین فرض کین پہر حضر مین چار پوری کردین اور سفر مین وہی دو رکعتین مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی نماز کی دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین پہر سفر کی نماز اپنی حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑہا دی گئی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالی نے حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو رکعتین اور خوف مین ایک رکعت **ف** ایک طائفہ علما نے اسحدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہی اور خوف مین ایک ہی رکعت پڑہنا تجویز کیا ہے یہی قول ہی حسن بصری اور ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کا اور شافعی اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک صلوۃ الخوف برابر ہی صلوۃ الامن کے رکعتون کی تعداد مین اور اسحدیث کی تاویل یون کی ہی کہ امام کے ساتھ ایک ہی رکعت پڑہی جاتی ہی **عَنْ** اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ

اسیبن انہ ذاکر بن عثمۃ بنت تقصر الصلوٰۃ وانما قال اللہ عز وجل ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا
تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم فقال ابن عمر یا ابن اخی انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نعلم شیئا
فکان فیما اجابنا ان اللہ عز وجل امرنا ان نصلی رکعتین رکعتین ترجمہ یعلیٰ بن امیہ سے روایت
ہے کہ میں نے عمر بن خطاب سے کہا تم کیونکر قصر کرتے ہو نماز کو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم پر گناہ نہیں نماز کا قصر کرنا اگر خوف ہو تم کو
کافروں کی فساد کا اور اب تو امن ہے بھر خوف پھر قصر کیوں ہے عمر نے کہا مجھ کو بھی اسی بات کا تعجب تھا جو تو نے کہا میں نے اس
بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے کہ اللہ نے تم پر کیا ہے پس قبول کرو صدقہ اللہ کا
(رواہ مسلم) اور حدیث سے ظاہر ہوا کہ قصر حالت خوف میں ثابت ہوا ہے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس حکم اللہ پر مستمر رہے اور اس
حکم کو فرض نہ جانے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے **باب** عن طلحۃ بن عبید اللہ یقول جاء رجل
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اہل نجد ثائر الرأس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ ما یقول
حتی دنا فاذا ہو یسأل عن الاسلام فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی
الیوم واللیلۃ قال ہل علی غیرہن قال لا الا ان تطوع قال وصیام شہر رمضان قال ہل علی
غیرہ قال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوٰۃ قال ہل علی غیرہا
قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وہو یقول واللہ لا ازید علی ہذا ولا انقص منہ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نجد کا رہنے والا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکے بال پریشان تھے اور اسکی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اسکی بات نہ سمجھتے تھے یہانتک کہ وہ نزدیک
آیا معلوم ہوا کہ اسلام کے معنی پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ پانچ نمازیں ہیں دن اور رات میں اس
نے کہا اسکے سوا اور تو کوئی نماز مجھ پر ضرور نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل تو چاہے تو پڑھ اور روزے رکھنا رمضان کے اس نے کہا
اسکے سوا تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل تیرا جی چاہے تو رکھ پھر آپ نے زکوٰۃ کو بیان کیا اس نے کہا اسکے سوا
تو اور کچھ صدقہ دینا ضرور نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل طور سے تیرا جی چاہے تو دے پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم اللہ کی
میں اس سے زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات پائی اس نے (جہنم سے) اگر سچ بولا **عن**
انس قال مر رجل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم افترض اللہ عز وجل علی عبادہ
من الصلوٰۃ قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمس قال یا رسول اللہ ہل علی غیرہن او بعد ہن شیئا
قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمس فحلف رجل لا یزید علیہ شیئا ولا ینقص منہ شیئا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صدق او لیدخلن الجنۃ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کیں ہیں آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں وہ شخص بولا یا رسول اللہ ان نمازوں کے آگے یا پیچھے اور کوئی نماز فرض ہے آپ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں اوس شخص نے قسم کھائی کہ میں ان نمازوں میں نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اوس نے سچ کہا تو جنت میں جاویگا

باب البیعۃ علی الصلوات الخمس

پانچوں نمازوں کے ادا کرنے پر بیعت کرنا

حسن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تبایعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرددھا ثلث مرات فقدمنا ایدینا فبایعناہ فقلنا یا رسول اللہ قد بایعناک فعلام قال علی ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا والصلوات الخمس واسروا کلمۃ خفیۃ لا تسالوا الناس شیئا **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے تین بار یہی ارشاد فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے اللہ کے رسول سے ہمنے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ سے بیعت کی پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ بیعت تو ہم آپ سے کر چکے لیکن بیعت کس کام پر ہے آپ نے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کو پوجو اوس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور پانچوں نمازیں ادا کرو اور آہستہ سے ایک کلمہ کہا کہ کسی سے سوال مت کرو **ف** کیونکہ سوال عنایت نہیں ہوتا اور ذلت کی بات ہے پانچ تازیانے سے تخت کوڑا مارنا

باب المحافظۃ علی الصلوات الخمس

پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا

عن ابن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یکنی ابا محمد یقول الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاعترضت لہ وھو رائح الی المسجد فاخبرتہ بالذی قال ابو محمد فقال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد من جاء بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی کنانہ میں سے جسکو مخدجی کہتے تھے سنا ایک شخص سے شام میں جسکی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتا تھا وتر واجب ہے مخدجی نے کہا میں یہ سنکر عبادۃ بن صامت پاس گیا میں اون کے راستے آگیا وہ مسجد کو جا رہے تھے میں نے ابو محمد کا قول بیان کیا عبادہ نے کہا غلط کہا ابو محمد نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ نے فرض کیا ہے بندوں پر جو شخص اونکو ادا کریگا اور اون پانچوں نمازوں میں سے کسی کو ہلکا سمجھکر چھوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اوسکے لیے عہد کر رکھا ہے اوسکو جنت میں لیجاویگا اور جو شخص اونکو ادا نہ کرے تو اللہ پر اوسکا کچھ عہد نہیں ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے چاہے جنت میں لیجاوے **ف** تو حدیث سے معلوم ہوگیا کہ وتر واجب نہیں ہے بلکہ نفل ہے مثل اور نوافل کے اور غلط ہوگیا قول ابو محمد کا

فضل الصلوات الخمس

پانچوں نمازوں کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارایتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل منہ کل

يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ مجھکو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہایا کرے کیا اسپر کچھ میل رہیگا صحابہ نے عرض کیا نہیں کچھ میل نہیں رہیگا آپنے فرمایا بس یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی اللہ انکی وجہ سے گناہوں کو مٹاتا ہے **باب الحکم فی تارک الصلوٰۃ** تارک نماز کا کیا حکم ہے **عن** بریدۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے (کہ ہم انکو قتل نہیں کرتے اسلام کے احکام ان پر جاری کرتے ہیں) وہ نماز ہے جسنے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا (اب اسکا شمار کافروں میں ہوگا اور اسکا قتل کرنا درست ہوجاویگا) **عن** جابر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے میں اور کفر میں ملاپ کی کوئی چیز نہیں ہے مگر نماز چھوڑ دینا (یعنی نماز ہی ایسی ہے کہ کفر تک نہیں ہونچنے دیتی جب نماز کو چھوڑ دیا آجاتی ہے کفر سے ملاپ ہوگیا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازیوں کی تکفیر بوجہ استدلالات کے خوب نہیں ہے **باب المحاسبۃ علی الصلوٰۃ** نماز پر محاسبہ ہونا **عن** حرملۃ بن قبیصۃ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ قُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ قَالَ فَهَمَّ لَا أَدْرِي هَذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ أَوْ مِنْ الرِّوَايَةِ) فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِلْعَبْدِ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهِ مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ ترجمہ حریث بن قبیصہ سے روایت ہے میں مدینہ آیا اور میں نے کہا یا اللہ تو عنایت فرما مجھپر ایک نیک ہمنشین نیک بخت مصاحب اور ساتھی) تو میں میٹھا ابوہریرہ کے پاس اور میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک بخت ساتھی دیوے پس مجھے کوئی حدیث بیان کر جو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید اللہ اسکی وجہ سے مجھکو نفع دیوے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے پہلے (قیامت کے روز) نماز کا محاسبہ ہوگا اگر نماز اچھی نکلی (یعنی موافق شرائط اور ارکان کے ادا ہوئی تھی) تو وہ بندہ چھٹکارا پایا اور مطلب پہونچا اگر نماز بری نکلی تو ٹوٹے میں پڑا اور برباد ہوا اگر فرض نماز میں کچھ کمی ہوگی تو کہا جاویگا دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نمازیں ہیں اون میں سے فرض کو پورا کرینگے پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمَّلُ لَهُ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ

اسرائیل عن مجزی علی حسب ذلک ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا قیامت کے روز بندے سے نماز کا حساب لیا جاویگا اگر وہ پوری نکلی تو پوری لکھی جاوے گی اور جو ادھوری نکلی تو کہا جاویگا دیکھو کیا اسکے ساتھ نفل نماز ہے اور اسیسے فرض کا نقصان پورا کیا جاویگا پھر باقی عملوں کا بدلہ بھی اسیطرح ہوگا عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اوّل ما یحاسب بہ العبد صلوتہ فان کان اکملھا والا قال اللہ عزوجل انظروا ھل لعبدی من تطوع فان وجد لہ تطوع قال اکملوا بھا الفریضۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے کے کاموں کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہے تو بہتر نہیں تو پروردگار فرماویگا دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نماز ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو فرض پوری کیجاوے گی **باب** ثواب من اقام الصلوٰۃ نماز پڑھنے والے کا ثواب عن ابی ایوب ان رجلا قال یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصل الرحم ذرھا کانہ کان علی راحلتہ ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھکو ایسا عمل بتلایئے جو جنت میں لیجاوے فرمایا اللہ کو پوجو اوسکیساتھ شریک مت بناؤ اور نماز کو اور زکوٰۃ کو اور ملاقاتے کو چھوڑ دو اونٹنی کی باگ کو آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے **ف** سفر میں جا رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی سامنے آ گیا اور اونٹنی کی باگ تھام کر آپ سے یہ پوچھا جب آپ جواب دے چکے تو فرمایا باگ چھوڑ دی **باب** عدد صلوٰۃ الظھر فی الحضر حضر میں ظہر کے کتنی رکعتیں پڑھے عن انس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا وبذی الحلیفۃ العصر رکعتین ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ (جو ایک مقام ہے مدینے سے تین کوس پر) میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (یعنے قصر کیا جو سفر کے) **باب** صلوٰۃ الظھر فی السفر سفر میں ظہر کی کتنی رکعتیں ہیں عن ابی جحیفۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالھاجرۃ قال ابن المثنی الی البطحاء فتوضأ وصلی الظھر رکعتین والعصر رکعتین وبین یدیہ عنزۃ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کیطرف گئے وہاں آپنے وضو کیا اور ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے ایک لکڑی کھڑی تھی (سترہ کی) **باب** فضل صلوٰۃ العصر عصر کی نماز کی فضیلت عن عمارۃ بن رویبۃ الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن یلج النار من صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ترجمہ عمارہ بن رویبہ ثقفی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کبھی جہنم میں نہ جاویگا وہ شخص جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنے فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنے عصر کی) **باب** المحافظۃ علی صلوٰۃ العصر عصر کی نماز کی محافظت عن ابی یونس مولی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لھا مصحفا فقالت اذا بلغت

هٰذِهِ الْآيَةَ فَاذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَّغَتْهَا اٰذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا
عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو یونس سے روایت ہے جو مولی ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے عائشہ نے مجھ کو حکم کیا ایک مصحف لکھنے کا
اور کہا جب اس آیت پر پہنچیو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی تو مجھ کو خبر کر دینا جب میں اس آیت تک پہونچا میں نے کہدیا انہوں نے
یوں لکھوایا حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین (یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور
عصر کی نماز پر پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے اس آیت کو یوں ہی سنا ہے ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیچ والی نماز عصر کی نماز نہیں ہے
بلکہ اور کوئی نماز ہے اور تاکید نکلی عصر کی نماز کی البتہ اگر عطف تفسیری ہو یا بغیر واو کی ہو جیسی بعض روایات میں منقول ہے تو عصر کی نماز
مراد ہو سکتی ہے عن علی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ترجمہ
امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق میں) فرمایا یا ہم کو کافروں نے بیچ والی نماز سے
یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا (اس حدیث سے نکلا کہ بیچ والی نماز عصر ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے) باب من ترک صلوۃ العصر
جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے عن ابی الملیح قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے ہم بریدہ کے ساتھ
تھے ایک دن ابر تھا تو انہوں نے کہا جلدی کرو نماز میں اس لیے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے چھوڑ دی عصر کی نماز
اسکے اعمال اکارت ہو گئے (یعنی اور اعمال صالحہ کا بھی ثواب نہ ملیگا معاذ اللہ) باب حد صلوۃ العصر فی الحضر والسفر
عصر کی کتنی رکعتیں پڑھے عن ابی سعید الخدری قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُوْلَيَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ
الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام کا اندازہ کیا کرتے تھے ظہر اور عصر میں ایک بار ہم نے
آپ کی کھڑے ہونے کا اندازہ کیا ظہر کی نماز میں پہلے دو رکعتوں میں تیس ۳۰ آیتوں کے موافق جیسے سورہ سجدہ ہے تھا اور دوسری دو رکعتوں
میں اسکا آدھا اور اندازہ کیا ہم نے اپکے قیام کا عصر میں تو پہلے دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی برابر تھا اور پچھلی دو رکعتوں
میں اسکا آدھا تھا ف اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ظہر اور عصر کی حضر میں چار رکعتیں ہیں عن ابی سعید الخدری
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں کھڑے
ہوتے تو تیس آیتوں کے موافق ہر رکعت میں پڑھتے پھر عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے موافق پڑھتے باب صلوۃ العصر

فِي السَّفَرِ سفر میں عصر کی نماز کتنی رکعتیں پڑھے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ
أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار
رکعتیں ظہر کی پھر ذوالحلیفہ میں (جو مدینہ سے تین میل ہے) جاکر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کی) عَنْ نَوْفَلِ بْنِ
مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةٌ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ
ترجمہ نوفل بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی ایک نماز جاتی رہی تو گویا اوسکا گھر بار
لُٹ گیا۔ اس حدیث کے راوی عراک بن مالک کہتے ہیں اخبرنی عبید اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من فاتتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ یعنی بیان کیا مجھ سے عبید اللہ بن عمر نے کہ انہوں
نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو جاوے تو گویا اوسکا گھر بار لٹ گیا عَنْ
عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ ترجمہ عراک بن مالک سے روایت ہے نوفل بن معاویہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے نماز دن میں ایک نماز ایسی ہے کہ اگر کسی کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اوسکا گھر بار لٹ گیا ابن عمر نے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ عصر کی نماز ہے **باب** صلوۃ المغرب مغرب کی نماز کا بیان عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى يعنی
الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر کو
مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر تکبیر کہی اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بیان کیا عبداللہ
بن عمر نے ایسا ہی کیا تھا اسجگہ میں اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا اسجگہ میں (یعنی مزدلفہ میں) **باب**
فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ عشا کی نماز کی فضیلت عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ
أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرَكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ترجمہ حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کی عشا کی نماز میں یہانتک کہ پکارا اسکو حضرت عمرؓ نے انہوں نے کہا سو گئے
بچے اور عورتیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سنو تمہاری اس نماز کو کوئی نہیں پہنچا (کیونکہ اوسوقت تک
اسلام سیلانہ نہا صرف مدینہ میں تھا) اور تم لوگ میں کہ کوئی نماز نہیں تم پہنچا تھا سوا مدینہ والوں کے) **باب صلوۃ**
الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ سفر میں عشا کی نماز کا بیان عَنْ الْحَكَمِ قَالَ صَلَّى لَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا

بِإِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ **ترجمہ** حکم سے روایت ہے سعید بن جبیر نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں مغرب کی تین رکعتیں ایک تکبیر کے ساتھ پھر سلام پھیرا پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھی مزدلفہ میں تو تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں بعد اس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسی جگہ ایسا ہی کرتے تھے **باب** فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ جماعت کی فضیلت **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر تمہارے پاس فرشتے آتے جاتے ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور اکٹھا ہو جاتے ہیں فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جب پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم ان کو چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی) اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی) **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی کی نماز پر پچیس حصے زیادہ ہوتی ہے **ف** یعنی جماعت میں پچیس گنا ثواب زیادہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے **ف** اور رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں فجر کی نماز میں اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا **ف** پوری آیت کا ترجمہ ہے کھڑی رکھ نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کا بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو (یعنی اوس وقت تمام فرشتے رات اور دن کے جمع ہوتے ہیں **عن** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ **ترجمہ** عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز پڑھا کرے گا آفتاب نکلنے سے پہلی (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی) وہ جہنم میں نہ جاوے گا **باب** فَرْضِ الْقِبْلَةِ قبلہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے **عن** الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ

المقدس ستة عشر شهرا او سبعة عشر شهرا شك سفيان وصرف الى القبلة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک یا سترہ مہینے تک پھر پھیر دی گئی آپ قبلہ کی طرف (یعنے جانب کعبہ کی طرف منہ کرنیکا حکم ہوا) عن البراء بن عازب قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فصلى نحو بيت المقدس ستة عشر شهرا ثم حولت قبل الكعبة فمر رجل قد كان صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم على قوم من الانصار فقال اشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد وجه الى الكعبة فانحرفوا الى الكعبة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھا کیے پھر آپ کو حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنیکا ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کی ایک جماعت پاس گیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہو گیا کعبہ کی طرف منہ کرنیکا وہ لوگ اوسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے باب الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة کس حال میں کعبہ کے سوا اور کسی طرف منہ کر سکتا ہے عن عبد الله بن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبح على الراحلة قبل ان يوجهه ويوتر عليها غير انه لا يصلي عليها المكتوبة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز اونٹنی پر پڑھا کرتے تھے قبل اسکے کہ کعبہ کی طرف حکم ہوا منہ کرنے کا اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے تھے مگر فرض نہیں پڑھتے تھے عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على دابته وهو مقبل من مكة الى المدينة وفيه انزلت فاينما تولوا فثم وجه الله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ کو آرہے تھے تو اپنی جانور پر نماز پڑھ لیتے اور اسی باب میں یہ بیت اذ ترى فثم تولوا فثم وجه الله جب ہم نے مدینہ میں پھیر دی طرف اللہ کا منہ ہے عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته في السفر حيثما توجهت به قال نافع قال عبد الله بن دينار وكان ابن عمر يفعل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے سفر میں جس طرف کہ وہ رخ کرتی مالک نے کہا عبد اللہ بن دینار نے کہا ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے باب استبانة الخطاء بعد الاجتهاد اگر کسی شخص نے سوچ سمجھکر ایک طرف منہ کیا پھر معلوم ہوا کہ اوسطرف قبلہ نہ تھا تو نماز ہو جاویگی عن ابن عمر قال بينما الناس بقباء في صلوة الصبح جاءهم آت فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل عليه الليلة وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها وكانت وجوههم الى الشام فاستداروا الى الكعبة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اترا اور آپ کو حکم ہوا کعبہ کی طرف منہ کرنیکا پس ان لوگوں نے اوسی وقت (نماز ہی کی حالت میں) کعبہ کی طرف منہ کر لیا اور پہلے اون کے منہ شام کی طرف تھے سو گھوم گئے کعبہ کی طرف ف مدینہ ہے بیت المقدس اور مکہ کی طرف ہے اور کعبہ کہیں طرف تو ہے

لوگ اور سیو کہن کو گھوم گئے **کتاب المواقیت** نماز کے وقتوں کا بیان **شش** ابن شہاب

ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال له عروة اما ان جبریل علیه السلام قد نزل فصلی امامة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر اعلم ما تقول یا عروة فقال سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نزل جبریل علیه السلام فامنی فصلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب بأصابعه خمس صلوات ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دیر کی تو عروہ بن الزبیر نے اس سے کہا تم نہیں جانتے کہ جبرئیل آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ف دو دن تک ایک دن سب نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن اخیر وقت پھر بیان کر دیا کہ نماز کا وقت اندر دو وقتوں کے درمیان میں ہے جیسے ابو داؤد و ترمذی کی روایت میں ہے۔ اگرچہ اس روایت میں وقت کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ وہ حدیث مشہور تھی عمر بن عبد العزیز کو بھی معلوم ہوگی اسلیے عروہ نے صرف اوس حدیث کیطرف اشارہ کر دیا اب شبہ یہ ہے کہ عروہ کا استدلال اس حدیث سے کیونکر پورا ہوگا کیونکہ خود اسی حدیث سے نماز کی تاخیر جائز ہوتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دوسرے وقت سے بھی زیادہ دیر کی ہوگی یعنی سایہ دو مثل ہو گیا ہوگا ف عمر بن عبد العزیز نے کہا سچ کہا ہے عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے انہوں نے میری امامت کی میں نے اون کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی دوسری پھر تیسری پھر چوتھی پھر پانچویں آپ نے انگلیوں پر پانچوں نماز کا شمار کیا فقط

اول وقت الظہر ظہر کا اول وقت کیا ہے **عن** شعبة حدثنا سیار بن سلامة قال سمعت ابی یسأل ابا برزة عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت انت سمعته قال لما اسمع الساعة فقال سمعت ابی یسأل عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان لا یبالی بعض تاخیرها یعنی العشاء الی ربع اللیل ولا یحب النوم قبلها ولا الحدیث بعدها قال شعبة ثم اتیته بعد فسألته قال کان یصلی الظهر حین تزول الشمس والعصر ینصرف الرجل الی اقصی المدینة والشمس حیة والمغرب لا ادری ای حین ذکر ثم لقیته بعد ذات فسألته قال وکان یصلی الصبح فینصرف الرجل فینظر الی وجه جلیسه الذی یعرفه فیعرفه قال وکان یقرأ فیها بالستین الی المائة ترجمہ شعبہ سے روایت ہے مجھسے بیان کیا سیار بن سلامہ نے انہوں نے کہا میں نے سنا اپنے باپ سے وہ پوچھتے تھے ابا برزہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تو کہا میں نے سنا ابا برزہ سے کہتے تھے میرا باپ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال شعبہ نے کہا میں نے سیار سے کہا تم نے اوسکو سنا انہوں نے کہا (ہاں سنا) جیسے میں تم کو سنا تا ہوں پھر کہا میں نے اپنے باپ سے وہ پوچھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تو کہا ابو برزہ نے آپ نہیں پڑھتے تھے عشا میں کچھ دیر کرنے کی بعد اوسکے رات تک لیکن نہیں پسند کرتے تھے سو جانے کو عشا سے پہلے اور نہ عشا کے بعد باتیں کرنے کو شعبہ نے

کہا پھر میں سیدھا پاس گیا اور دن سے پوچھا انہوں نے کہا آپ ظہر پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اوس وقت پڑھتے کہ آدمی عسکر مدینہ کے کنارے پہونچ جاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنی زرد نہ ہوتا) اور مغرب کا وقت میں نہیں جانتا کیا بیان کیا پھر میں ان سے ملا اور پوچھا انہوں نے کہا فجر کی نماز اوسوقت پڑھتے کہ ایک شخص جاتا اپنے دوست کے پاس اور اوسکا منہ دیکھتا تو پہچان لیتا اور اثر میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جو وقت آفتاب ڈھلا پھر نماز پڑھی اون کے ساتھ ظہر کی **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيْلَ لَهٗ اَفِى تَعْجِيْلِهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ خباب سے روایت ہے ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین جلنے کی آپنے اوسپر لحاظ نکیا (یعنی ظہر میں دیر کرنیکی اجازت نہ دی) **بَابُ** تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِى السَّفَرِ سفر میں ظہر جلدی پڑھنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّىَ الظُّهْرَ قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں کسی مقام پر اترتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جبتک ظہر پڑھ نہ لیتے ایک شخص نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی انہوں نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی (یعنی دوپہر ہوتے ہی ظہر پڑھ لیتے پھر کوچ کرتے) **تَعْجِيْلُ الظُّهْرِ فِى الْبَرْدِ** جاڑے میں ظہر کی نماز جلد پڑھنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی تو ظہر کو ٹھنڈا کرکے پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑھتے **اَلْاِبْرَادُ** بِالظُّهْرِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹھنڈا کرکے پڑھنا **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈا کرو نماز کو اسلیے کہ گرمی کا زور جہنم کے جوش مارنیسے ہے **ف** اختلاف کیا ہے علماء نے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے یا جلدی پڑھنا اکثر علماء اسطرف ہیں کہ تاخیر بہتر ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور بعضوں نے کہا کہ جلدی پڑھنا بہتر ہے لیکن ٹھنڈے وقت پڑھنا رخصت ہے بدلیل حدیث خباب کے جو اوپر گزری **عَنْ** اَبِىْ مُوْسٰى رَفَعَهٗ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِىْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈے وقت پڑھو ظہر کو یہ جو تم گرمی دیکھتے ہو جہنم کا جوش ہے **اٰخِرُ وَقْتِ الظُّهْرِ** ظہر کا اخیر وقت کیا ہے **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ رَاٰى الظِّلَّ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهٗ الْغَدَ فَصَلّٰى بِهٖ

الصُّبْحَ حِيْنَ اسْتَنَارَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى
الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ
قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَيْنَ صَلٰوتِكَ أَمْسِ وَصَلٰوتِكَ الْيَوْمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جبرئیل نے مجھ کو دو بار بیت اللہ کے پاس نماز پڑھی انہوں نے فجر کی جب صبح صادق ہوئی یعنی ایک عرضی روشنی جو مشرق
کیطرف آسمان کے کنارہ پر دکھلائی دیتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر ایک چیز کا سایہ
اوسکی برابر دیکھ لیا (سوا سایہ زوال کے) پھر مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑھی
جب شفق غائب ہو گئی پھر دوسرا دن ہوا تو فجر کی نماز پڑھی جب خوب اجالا ہو گیا تھا پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اوسکی
برابر ہوا (سایہ اصلی سمیت) پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر ایک چیز کا سایہ اوسکا دونا ہو گیا پھر مغرب کی نماز اوسی وقت پڑھی جب
آفتاب ڈوبا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑھی جب ایک حصہ رات کا گزر گیا بعد اوسکے کہا کہ نمازوں کا وقت یہی ہے
کل اور آجکی نمازوں کے بیچ میں ف تو ہر ایک نماز کا اوّل اور آخر وقت بتلا دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کا اخیر وقت ایک
مثل سایہ تک ہے سوا سایہ اصلی کے اور یہی قول ہے تمام علما اور صحابہ کرام کا اور نہیں مخالفت کی اس میں کسینے مگر ایک روایت ہے ابو حنیفہ سے
کہ ظہر کا اخیر وقت دو مثل تک ہے اور عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے اور ذکر کرتی ہیں اسکا احادیث صحیحہ پس وہ قابل اعتماد کے
نہیں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ
ثَلٰثَةَ أَقْدَامٍ إِلٰى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلٰى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کا اندازہ گرمیوں میں تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑوں میں پانچ قدم سے سات قدم تک تھا ف
قدم ساتوان حصہ ہے آدمی کے قد کا اور گرمی میں سایہ کم ہونیکی وجہ یہ ہے کہ سایہ اصلی گرمی میں کم پڑتا ہے کیونکہ آفتاب قریب بسمت الراس
کے ہوتا ہے گرمیوں میں اون ملکوں میں جو اقلیم دوم میں واقع ہیں جیسے مکہ معظمہ وغیرہ میں اور جاڑوں میں سمت الراس سے ہٹا ہوا
ہے پس سایہ اصلی جاڑوں میں زیادہ ہوگا اسوجہ سے جاڑے اور گرمی کی ظہر ایک ہی وقت میں قریب قریب ہوگی اور حاصل حدیث کا
یہ ہے کہ آپ ظہر جاڑے اور گرمی میں ہر چیز کا سایہ اوسکی برابر ہو جانے سے پہلے پڑھتے تھے اور یہ امر باعتبار بعد اور قرب کے ہے خط استوا سے اور
اقالیم میں اسکا لحاظ نہیں ہو سکتا کیونکہ اقلیم سوم یا چہارم میں جاڑے کے دنوں میں جب آفتاب قوس یا جدی میں ہو سایہ اصلی ۸ یا ۹ قدم
کی برابر ہوتا ہے احتمال یہ ہو سکتا ہے کہ ہر اقلیم یا ملک کا سایہ اصلی دریافت کر کے جب دو قدم یا تین قدم اوس سے زیادہ ہو تو نماز ظہر کی پڑھیں
اس صورت میں حدیث کی پیروی ہو جاوے گی کیونکہ مکے میں سایہ اصلی کے مقدار کم سے کم گرمیوں میں نصف قدم تک ہو جاتی ہے ملکہ دونو سے
سر طان کو معدوم ہو جاتا ہے اور آپ تین قدم سایہ تک نماز پڑھتے تو ۲ یا ۳ یا ۴ قدم زیادہ سایے پر پڑھتے اور بسیط جاڑوں میں کم سے کم
مقدار سایہ اصلی کے مکے میں ۳ قدم ہوتی ہے اور آپ پانچ قدم پر نماز پڑھتے پس اگر اول وقت پڑھے تو سایہ اصلی سے دو قدم پر پڑھے اور جو
دیر کرے تو چار پانچ قدم تک دیر کر سکتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ سوا سایہ اصلی کے ایک مثل سے زیادہ دیر کرے اگر اتنی دیر کریگا تو عصر کا وقت

اجاد دیگا **اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ** عصر کا اول وقت کیا ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِي فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَادَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِينَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ أُرَى إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز کے وقتوں کو آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھ پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہو گیا (سوا سایہ اصلی کے جو عین دوپہر کو ہوتا ہے) اور مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور عشا کی نماز پڑھی جب شفق ڈوب گئی راوی نے کہا پھر دوسری روز آپ نے ظہر کی نماز پڑھی جب آدمی کا سایہ اوس کے برابر ہو گیا (سوا سایہ اصلی سمیت ایک مثل پر پڑھی) اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ آدمی کا اوسکا دونا ہو گیا (سایہ اصلی سمیت دو ایک مثل سایہ کے بعد پڑھی) اور مغرب کی نماز پڑھی شفق ڈوبنے سے کچھ پہلے عبداللہ بن الحارث نے کہا میں سمجھتا ہوں راوی نے کہا عشا کی نماز پڑھی جب تہائی رات گزر گئی **ف** تو عصر کی نماز میں یہ فرق ہوا کہ پہلے روز سوا سایہ اصلی کے جب ایک مثل سایہ ہو گیا تو پڑھی فرض کیجئے کہ گرمیوں میں ایک قدم سایہ اصلی تھا تو جب آٹھ قدم سایہ ہو گیا اوسوقت عصر کی نماز پڑھی اور دوسرے روز جب چودہ قدم سایہ ہو گیا تو پڑھی **تَعْجِيلُ الْعَصْرِ** عصر کی نماز جلدی پڑھنا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور دھوپ حجرہ کے اندر تھی ابھی سایہ حجرہ سے اوپر دیوار پر نہیں چڑھا تھا **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ جلدی نماز پڑھے عصر کی یعنی اول وقت میں جب سایہ ایک مثل ہو اور سوا سایہ زوال کے کیونکہ حجرہ کی اندر کی زمین تنگ تھی اور اوسکی دیوریں بھی چھوٹی تھیں اسقدر کہ دیوار کا طول زمین سے کچھ کم تھا پس جب دیوار کا سایہ اوسکے برابر ہو گیا تو عصر کا وقت آگیا اوسوقت دھوپ زمین کے کنارے پر ہوگی اور سایہ مشرقی دیوار پر حجرہ نہ ہوگا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ أَوْ يَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانیوالا قبا کو جاتا اور وہاں کے لوگوں سے ملتا تو وہ نماز پڑھتے ہوتے یا آفتاب بلند ہوتا (حالانکہ قبا مدینے سے تین میل کے فاصلہ پر ہے) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور آفتاب بلند اور روشن ہوتا اور جانیوالا جاتا (نماز پڑھ کر) عوالی کو اور آفتاب بلند رہتا **ف** یعنی جانیوالا عوالی کو پہونچ جاتا اور آفتاب بلند رہتا جیسے بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے عوالی جمع ہے عالیہ کی مراد اوس

سو وہ گانوں اور دیہات ہیں جو مدینہ سے بلندی پر واقع ہیں نووی نے کہا ان گانوں اور دیہات میں دو سے دو اڑھائی میل تک ہیں مدینہ سے اور نزدیک سے نزدیک دو میل پر ہیں اور بعض تین میل پر ہیں **عن انس بن مالک** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا العصر والشمس بیضاء حیۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور آفتاب سفید اور بلند ہوتا **عن ابی امامۃ بن سہل** یقول صلینا مع عمر بن عبد العزیز الظہر ثم خرجنا حتی دخلنا علی انس بن مالک فوجدناہ یصلی العصر قلت یا عم ما ھذہ الصلوٰۃ التی صلیت قال العصر وھذہ صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی کنا نصلی ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہم نے نماز پڑھی ظہر کی عمر بن عبد العزیز کے ساتھ پھر گیا میں انس بن مالک پاس دیکھا تو وہ عصر پڑھ رہے ہیں میں نے کہا اے چچا یہ کونسی نماز پڑھی انہوں نے کہا عصر کی اور یہی وقت ہے اس نماز کا جس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے **عن ابی سلمۃ** قال صلینا فی زمان عمر بن عبد العزیز ثم انصرفنا الی انس بن مالک فوجدناہ یصلی فلما انصرف قال لنا اصلیتم قلنا صلینا الظہر قال انی اراکم کملتم العصر فقالوا لہ عجلت فقال انما اصلی کما رایت اصحابی یصلون ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے ہم نے عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں نماز پڑھی پھر ہم گئے انس بن مالک پاس اس کو نماز پڑھتے دیکھا جب وہ پڑھ چکے تو انہوں نے پوچھا تم نماز پڑھ چکے ہم نے کہا ہاں ظہر پڑھ چکے انہوں نے کہا میں عصر پڑھ چکا لوگوں نے کہا آپ نے جلدی پڑھی انہوں نے کہا میں تو اسی وقت پڑھتا ہوں جس وقت اپنے ساتھیوں کو پڑھتے دیکھا (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو)

باب التشدید فی تاخیر العصر

عصر کی نماز میں دیر کرنا کیسا ہے **عن العلاء انہ** دخل علی انس بن مالک فی دارہ بالبصرۃ حین انصرف من الظہر ودارہ بجنب المسجد فلما دخلنا علیہ قال صلیتم العصر قلنا لا انما انصرفنا الساعۃ من الظہر قال فصلوا العصر قال فقمنا فصلینا فلما انصرفنا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ عز وجل فیہا الا قلیلا ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس بصرہ میں اون کے گھر پر گئے ظہر کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور اونکا گھر مسجد سے ملا تھا تو جب انس پاس پہونچے انہوں نے کہا تم نے عصر کی نماز پڑھی ہم نے کہا نہیں ابھی تو ہم ظہر پڑھ کر آئے ہیں انس نے کہا تو عصر کی نماز پڑھ لو ہم گھر گئے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی جب پڑھ چکے تو انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا انتظار کر رہا ہے عصر کا (یعنی تاخیر کر رہا ہے سورج کا) جب سوج شیطان کے دونو چوٹیوں میں ہو گیا **ف** یعنی غروب کے وقت شیطان آفتاب پاس جاتا ہے اور اپنا سر اسپر رکھتا ہے تو آفتاب اوسکے سر کے دونو کناروں یا دونوں نے لفو کے بیچ میں آجاتا ہے اب جو لوگ آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں وہ گویا شیطان کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا مراد شیطان سے خود وہی شخص ہے جو آفتاب کو پوجتا ہے اسلیے کہ آفتاب پوجنے والا اغوا کے تیسا

اوسکی پرستش کرتا ہو اور اوسوقت آفتاب اوسکی زلفون کے لیسر کے دونو کناروں کے درمیان ہوتا ہے ف تو اوٹھا اور چار رکعتین گگا کے پڑہین یعنی جلدی سے چار رکعتین پڑہلین اور دو دو سجدون کے درمیان اچھی طرح سے بیٹہا بھی نہین تو ہر ایک رکعت مین گویا ایک سجدہ ہوا اور پھر ہر ایک سجدہ مین ہر ابھی نہین تو سجدہ کیا ہوا جانور کی ٹہونگ ہوئی اللہ کی یاد نہین کی اون مین مگر تہوڑی عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی تفوتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ ومالہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہی گویا اوسکا گہر بار لٹ گیا

آخر وقت العصر عصر کا اخیر وقت کیا ہے عن جابر بن عبد اللہ ان جبرئیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہ مواقیت الصلوۃ فقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظہر حین زالت الشمس واتاہ حین کان الظل مثل شخصہ فصنع کما صنع فقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العصر ثم اتاہ حین وجبت الشمس فقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی المغرب ثم اتاہ حین غاب الشفق فقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی العشاء ثم اتاہ حین انشق الفجر فقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الغداۃ ثم اتاہ الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصنع کما صنع بالامس فصلی الظہر ثم اتاہ حین کان ظل الرجل مثل شخصیہ فصنع کما صنع بالامس فصلی العصر ثم اتاہ حین وجبت الشمس فصنع کما صنع بالامس فصلی المغرب ثم اتاہ حین غاب الشفق فصنع کما صنع بالامس فصلی العشاء ثم اتاہ حین امتد الفجر واصبح والنجوم بادیۃ مشتبکۃ فصنع کما صنع بالامس فصلی الغداۃ ثم قال ما بین ہاتین وقت

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نماز کا وقت بتلانے کو آئے تو جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچہے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے تو نماز پڑہی اونہون نے ظہر کی جب آفتاب ڈہل گیا پہر جبرئیل آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکی برابر ہو گیا (سوا سایہ اصلی کے) اور ویسا ہی کیا یعنے جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچہے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے تو نماز پڑہی اونہون نے عصر کی پہر جبرئیل آئے جب آفتاب ڈوب گیا اور جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچہے اور لوگ آپ کے پیچہے تو نماز پڑہی مغرب کی پہر جبرئیل آئے جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل آگے کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچہے اور لوگ آپ کے پیچہے

تو نماز پڑھائی عشا کی پھر جبرئیل آئے صبح صادق ہوتی ہی اور وہ آگے کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑھائی فجر کی پھر دوسری روز جبرئیل اوسوقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہو گیا (سایہ اصلی سمیت) اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تھا ظہر کی نماز پڑھائی پھر اوسوقت آئی جب سایہ ہر چیز کا اوس کا دونا ہو گیا اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا عصر کی نماز پڑھائی پھر اوسوقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا مغرب کی نماز پڑھائی پھر ہم گئے اور سو رہے پھر اوٹھے (رات گئی) تو جبرئیل آئے اور جیسے کل کیا تھا ویسے ہی کیا عشا کی نماز پڑھائی پھر اوسوقت آئے جب فجر کی روشنی پھیل گئی اور صبح ہو گئی لیکن تارے صاف نہ ہوئے تھے اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تھا صبح کی نماز پڑھائی بعد اوس کے فرمایا دونوں نمازوں کے بیچ میں وقت ہی نماز (یعنی ایک دن اول وقت پڑھیں اور دوسری دن آخر وقت بس یہی وقت ہی نماز کا)

مدرک رکعتین من العصر

جس شخص نے آفتاب ڈوبنے سے پہلے دو رکعتیں عصر کی پڑھ لیں تو عصر کی نماز اوس نے پائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعتین من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عصر کی دو رکعتیں پالیں آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت فجر کی پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نی پالیا عصر اور فجر کو عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس او ادرک رکعۃ من الفجر قبل طلوع الشمس فقد ادرک

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے ایک رکعت پالی عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت پالی فجر کی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا نماز کو عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادرک احدکم اول سجدۃ من صلوۃ العصر قبل ان تغرب الشمس فلیتم صلوتہ واذا ادرک اول سجدۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فلیتم صلوتہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پالیوے تم میں سے کوئی پہلا سجدہ عصر کی نماز کا آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پورا کرلیوے اپنی نماز کو اور جب پالیوے پہلا سجدہ فجر کی نماز کا آفتاب نکلنے سے پہلے تو پورا کرلیوے اپنی نماز کو عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من صلوۃ الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس شخص نے عصر کی ایک رکعت پالی آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے عصر کی نماز

پہلی **وقت** یعنی وہ نماز ادا ہوگی نہ قضا ان حدیثوں سے صاف معلوم ہوگیا کہ جس شخص نے نماز فجر کی شروع کی یعنی ایک رکعت پڑھی تھی کہ آفتاب نکل آیا یا ڈوب گیا تو نماز اوسکی صحیح ہوگئی وہ پوری کرلیوے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عصر میں بھی حکم ہے اور فجر کی نماز میں کہتے ہیں کہ وہ باطل ہوجاوے گی مگر حدیث ہے اوسپر کوئی دلیل نہیں کہتے اور جو وجہ قیاسی بیان کرتے ہیں وہ صریح حدیث کے مقابلے میں مقبول نہیں ہوسکتی **عن** معاذ انہ طاف مع معاذ بن عفراء فلم یصل فقلت الا تصلی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس ولا بعد الصبح حتی تطلع الشمس **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے انہوں نے طواف کیا معاذ بن عفراء کے ساتھ تو انہوں نے دو گانہ طواف کا نہیں پڑھا معاذ نے کہا تم نے کیوں نہیں پڑھا معاذ بن عفراء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جبتک آفتاب ڈوب نہ جاوے اور فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جبتک آفتاب نکل نہ آوے

اول وقت المغرب مغرب کا اول وقت کیا ہے **عن** بریدۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن وقت الصلوٰۃ فقال اقم معنا هذین الیومین وامر بلالا فاقام عند الفجر فصلی الفجر ثم امرہ حین زالت الشمس فصلی الظهر ثم امرہ حین رای الشمس بیضاء فاقام العصر ثم امرہ حین وقع حاجب الشمس فاقام المغرب ثم امرہ حین غاب الشفق فاقام العشاء ثم امرہ من الغد فقر بالفجر ثم ابرد بالظهر وانعم ان یبرد ثم صلی العصر والشمس بیضاء واخر عن ذلک ثم صلی المغرب قبل ان یغیب الشفق ثم امر فاقام العشاء حین ذهب ثلث اللیل فصلاها ثم قال این السائل عن وقت الصلوٰۃ وقت صلاتکم فیما بین رایتم **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ہر ایک نماز کا وقت پوچھا آپ نے فرمایا دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑھ (تجھ کو اول اور آخر ہر نماز کے وقت کا اچھی طرح معلوم ہوجاوے گا) اور آپ نے حکم دیا بلال رض کو انہوں نے تکبیر کہی فجر ہوتی ہی پھر نماز پڑھی آپ نے فجر کے بعد اوسکو حکم دیا اوسنے جب آفتاب ڈھل گیا اور ظہر کی نماز پڑھی پھر حکم دیا اوسکو اور وقت تک آفتاب سفید تھا اور اسمیں دیر تھی اور عصر کی نماز پڑھی حکم دیا اوسکو جب آفتاب ڈوب گیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر حکم دیا اوسکو جب شفق ڈوب گئی اور عشا پڑھی پھر دوسرے دن حکم کیا اوسکو تو فجر روشنی میں پڑھی پھر ظہر کو بہت ٹھنڈے وقت پڑھا اور بہت ٹھنڈے وقت پڑھا پھر عصر کی نماز پڑھی اور آفتاب سفید تھا لیکن پہلے دن سے دیر کی پھر مغرب کی نماز پڑھی شفق ڈوبنے سے پہلے پھر حکم کیا تو انہوں نے تکبیر کہی عشا کی جب تہائی رات گزر گئی اوسوقت عشا کی نماز پڑھی بعد اوس کے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کے وقت پوچھتا تھا دیکھو تمہارے لئے کیوقت اس پنجوں نمازوں کا ہے

المغرب مغرب کی نماز میں جلدی کرنا **عن** رجل من اسلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انهم كانوا يصلون مع النبي صلى الله عليه وسلم المغرب ثم يرجعون الى بعاليهم الى قصاصهم يرمون ويبصرون مواقع سهامهم ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی جو قبیلہ اسلم سی تہا اور صحابہ مین سی تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑہ کر اپنے گہر دور کو جاتے تہے شہر کے کنارے تیر مارتے تہے اور جہان تیر گرتا تہا اوسکو دیکہ لیتے تہے ف یعنے اسقدر روشنی مین آپ مغرب کی نماز پڑہتے تہے - نووی نے کہا ہے امر اجماعی ہے کہ مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑہنا چاہیے اور یہی افضل وقت ہی اور وہ جو بعض حدیثون مین شفق ڈوبنے تک مغرب کی تاخیر مذکور ہی تو بیان جواز کیواسطے ہی

تاخیر المغرب مغرب کی نماز مین دیر کرنا **عن** ابی بصرة الغفاري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص قال ان هذه الصلوة عرضت على من كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد المنجم ترجمہ ابو بصرہ غفاری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی ہمارے ساتہ مخمص مین (ایک مقام کا نام ہے) پہر فرمایا کہ یہ نماز پیش کی گئی اگلے لوگون پر جو تم سے پہلے گزر گئے انہون نے اوسکو ضائع کیا (یعنے ادا نہ کر سکے) جو شخص محافظت کریگا اس نماز کی اوسکو دوہرا ثواب ملیگا اور کوئی نماز اس نماز کے بعد نہین ہی جبتک تارہ نہ نکلے ف مراد وہ تارہ ہی جو غروب سے کچہ دیر بعد دکہلائی دیتا ہے بہت چمکتا ہوا یہ مقصود نہین ہی کہ سب تارے نکل آوین اسلیے کہ روایت کیا ابو داؤد نے ابو ایوب سی اور دارمی نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری امت ہمیشہ خیریت سی رہیگی یا فطرہ پر رہیگی جبتک دیر نہ کریگی مغرب کی نماز مین یہانتک کہ گھن جاوین تارے

وقت المغرب مغرب کا اخیر وقت کیا ہی **عن** عبد الله بن عمرو (قال شعبة كان قتادة يرفعه احيانا واحيانا لا يرفعه) قال وقت صلوة الظهر مالم يحضر العصر ووقت صلوة العصر مالم تصفر الشمس ووقت المغرب مالم يسقط نور الشفق ووقت العشاء مالم ينتصف الليل ووقت الصبح مالم تطلع الشمس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی (شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے کبھی اسحدیث کو مرفوع کیا (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا) اور کبھی مرفوع نہین کیا) ظہر کی نماز کا وقت جبتک ہی کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہی کہ آفتاب زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت جبتک ہی کہ شفق کے تیز ہی جاتی نہ ہو اور عشا کا وقت جبتک ہی کہ آدہی رات نہ گزر جاوے اور فجر کا وقت جبتک ہی کہ آفتاب نہ نکلے **عن** ابی موسى قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم سائل يسأله عن مواقيت الصلوة فلم يرد عليه شيئا فامر بلالا فاقام بالفجر حين انشق الفجر وكاد بعض الناس يرى بعضا فاقام بالظهر حين زالت الشمس والسائل لا يعرفها ثم امره فاقام بالعصر والشمس مرتفعة ثم امره فاقام بالمغرب حين غربت الشمس ثم امره فاقام بالعشاء حين غاب الشفق ثم امره بالفجر من الغد حين انصرف

والقائل يقول طلعت الشمس ثم أخر الظهر إلى قريب من وقت العصر بالأمس ثم أخر العصر حتى انصرف والقائل يقول احمرت الشمس ثم أخر المغرب حتى كان عند سقوط الشفق ثم أخر العشاء إلى ثلث الليل ثم قال أين السائل عن وقت الصلاة فقال الرجل أنا ها أنذا يا رسول الله فقال وقت صلاتكم بين ما رأيتم

ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نماز کیوقت پوچھتا ہوا آیا آپنے کچھ جواب نہ دیا۔ اور حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی فجر کی جب صبح صادق ہوئی پھر حکم کیا اون کو انہوں نے تکبیر کہی ظہر کی جب آفتاب ڈھل گیا اور کہنے والا کہتا تھا ابھی دوپہر ہے لیکن آپ خوب جانتے تھے (کہ آفتاب ڈھل گیا ہے) پھر حکم کیا اونکو انہوں نے تکبیر کہی عصر کی اور آفتاب بلند تھا پھر حکم کیا اون کو انہوں نے تکبیر کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا اونکو انہوں نے تکبیر کہی عشا کی جب شفق غائب ہو گئی پھر حکم کیا اونکو دوسرے دن فجر کی نماز کا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا آفتاب نکل آیا (یعنی بہت دیر کر کی پڑھی) پھر ظہر کے وقت میں یہانتک کہ کل جو وقت عصر پڑھی تھی اوسکے قریب ہو گیا پھر دیر کی عصر میں یہانتک کہ جب عصر پڑھ چکے تو کہنے والا کہتا تھا آفتاب سرخ ہو گیا پھر دیر کی مغرب میں یہانتک کہ شفق دو بجے کا وقت قریب آگیا پھر دیر کی عشا میں تہائی رات تک پھر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہے

عن بشیر بن سلام قال دخلت أنا ومحمد بن عمرو على جابر بن عبد الله الأنصاري فسألناه فجعل يحدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم وذاك زمن الحجاج بن يوسف قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر حين زالت الشمس وكان الفيء قدر الشراك ثم صلى العصر حين كان الفيء قدر الشراك وظل الرجل ثم صلى المغرب حين غابت الشمس ثم صلى العشاء حين غاب الشفق ثم صلى الفجر حين طلع الفجر ثم صلى من الغد الظهر حين كان الظل طول الرجل مثله ثم صلى العصر حين كان ظل الرجل مثليه قدر ما يسير الراكب سير العنق إلى ذي الحليفة ثم صلى المغرب حين غابت الشمس ثم صلى العشاء إلى ثلث الليل أو نصف الليل شك زهير ثم صلى الفجر فأسفر ثم

ترجمہ بشیر بن سلام سے روایت ہے میں اور امام محمد بن علی بن حسین جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گئے اور اون سے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤ اور وہ زمانہ تھا حجاج بن یوسف (ظالم) کا جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے ظہر کی نماز اوس وقت پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا اور سایہ (اصلی) جوتی کے تسمے برابر تھا پھر نماز پڑھی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہو گیا سو اس سایہ سے جو تسمے کے برابر تھا پھر نماز پڑھی مغرب کے جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑھی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر نماز پڑھی فجر کی جب صبح صادق نکلی پھر دوسرے دن ظہر کی نماز پڑھی جب سایہ آدمی کا اوس کے برابر ہو گیا (سایہ اصلی سمیت) پھر نماز پڑھی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے دوبرابر ہو گیا اتنا دن تھا کہ اگر آدمی مدینہ سے ذوالحلیفہ پر سوار ہو کر متوسط چال سے چلے

توشہ بیک ذوالحلیفہ پہونچ جاوی (ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے) پھر نماز پڑھی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑھی عشا کی پھر ہمارے رات کو یا آدھی رات کو شک ہوا دی کو پھر نماز پڑھی فجر کی روشنی میں **کراھیۃ** النوم بعد صلوٰۃ المغرب مغرب کی نماز پڑھ کر سو جانا (عشا سے پہلے) مکروہ ہے **عن** سیار بن سلامۃ قال دخلت علی ابی برزۃ فسالہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ قال کان یصلی الھجیر التی تدعونھا الاولی حین تدحض الشمس وکان یصلی العصر حین یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ ونسیت ما قال فی المغرب وکان یستحب ان یؤخر العشاء التی تدعونھا العتمۃ وکان یکرہ النوم قبلھا والحدیث بعدھا وکان ینفتل من صلوٰۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ وکان یقرأ بالستین الی المائۃ **ترجمہ** سیار بن سلامہ سے روایت ہے میں ابوبرزہ پاس گیا تمہارے باپ نے ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا ظہر کی نماز جسکو تم پہلی نماز کہتے ہو اوسوقت پڑھتے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اوسوقت پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی اپنے مکان کو پہونچ جاتا اور وہ کنارے مدینہ کی عصر پڑھ کر اور آفتاب صاف اور بلند رہتا اور بھول گیا میں جو ابوبرزہ نے مغرب کے باب میں کہا اور آپ پسند کرتے تھے عشا میں دیر کرنا جسکو تم عتمہ کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا سے پہلے سونے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنیکو اور صبح کی نماز اب اوس وقت پڑھتے جب ایک ہر شخص اپنے دوست کو پہچاننے لگتا اور پڑھتے تھے ساٹھ آیتوں سے ستر آیتوں تک **اول وقت العشاء** عشا کا اول وقت کیا ہے **عن** جابر بن عبداللہ قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین زالت الشمس فقال قم یا محمد فصل الظھر حین مالت الشمس ثم مکث حتی اذا کان فی الرجل مثلہ جاءہ فقال قم یا محمد فصل العصر ثم مکث حتی اذا غابت الشمس جاءہ فقال قم فصل المغرب فقام فصلاھا حین غابت الشمس سواء ثم مکث حتی اذا ذھب الشفق جاءہ فقال قم فصل العشاء فقام فصلاھا ثم جاءہ حین سطع الفجر فی الصبح فقال قم یا محمد فصل فقام فصلی الصبح ثم جاءہ من الغد حین کان فی الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظھر ثم جاءہ حین صار ظل کل شیء مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی العصر ثم جاءہ للمغرب حین غابت الشمس من وقتہ واحدا لم یزل عنہ فقال قم فصل فصلی المغرب ثم جاءہ للعشاء حین ذھب ثلث اللیل الاول فقال قم فصل فصلی العشاء ثم جاءہ حین اسفر جدا فقال قم فصل فصلی الصبح فقال ما بین ھذین وقت کلہ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جب آفتاب ڈھل گیا دیکھا کہ محمد ظہر کی نماز پڑھو

جیسا آفتاب چمک گیا پھر ٹھہرے رہے جب سایہ ہر ایک آدمی کا اوسکے برابر ہو گیا تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو ای محمدؐ عصر کی
نماز پڑھو پھر آپ ٹھہرے رہے جب آفتاب ڈوب گیا تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو ای محمد مغرب کی نماز پڑھو آپ اوٹھے اور مغرب کے
وقت ادا کی جب آفتاب ڈوب گیا تھا پھر آپ ٹھہرے رہے یہانتک کہ جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل آئے اور کہا اوٹھو ای محمد
نماز پڑھو عشا کی آپ کھڑے ہوئے اور عشا کی نماز پڑھی پھر جبرئیل جھوٹھتی ہی (اندھیری منہ) آئے اور کہا اوٹھو ای محمد نماز پڑھو
آپ کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز ادا کی پھر دوسرے دن جبرئیل آئے جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہو گیا اور کہا اوٹھو ای محمد نماز پڑھو آپ نے
ظہر کی نماز پڑھی پھر جبرئیل اوسوقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے دوبرابر ہو گیا اور کہا اوٹھو ای محمد نماز پڑھو آپ نے عصر کی نماز پڑھی
پھر مغرب کے لیے جبرئیل اوسوقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اوسی وقت جسوقت پہلے روز آئے تھے اور کہا اوٹھو ای محمد نماز پڑھو آپ
نے مغرب کے نماز پڑھی پھر عشا کے لیے اوسوقت آئے جب تہائی رات کا گذر گیا اور کہا اوٹھو ای محمد نماز پڑھو پھر جبرئیل اوسوقت آئے جب خوب روشنی ہو گئی اور کہا اوٹھو
ای محمد نماز پڑھو آپ نے نماز پڑھی پھر جبرئیل نے کہا دونوں وقتوں کے بیچ میں نماز کا وقت ہے **باب تعجیل العشاء** عشا کی نماز جلدی کی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے
(یعنی آفتاب ڈھلتے ہی) اور عصر کی نماز اوسوقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور صاف ہوتا اور مغرب کی نماز جب آفتاب ڈوب جاتا
اور عشا کی جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی تو آپ بھی دیر کرتے **باب**
الشفق شفق ڈوبنے کا وقت

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيْقَاتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں عشا کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا اوسی وقت
پڑھتے جسوقت تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے **ف** تیسری رات کا چاند دو گھنٹے رات تک رہتا ہے پس اگر چھ بجے
شام ہو تو آٹھ بجے پر گویا عشا کی نماز پڑھے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ
الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ
لِثَالِثَةٍ

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ اس نماز کیوقت کو جانتا
ہوں یعنی عشا کیوقت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو اوسوقت پڑھتے جسوقت تیسری رات کا چاند ڈوبتا ہے **ما**
یستحب من تاخیر العشاء عشا کی تاخیر مستحب ہے

عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِيْ عَلٰى أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِيْ أَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ
قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْأُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ

نَحْنُ إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ
أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ
يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ترجمہ سیار بن سلامہ
سے روایت ہے میں اور میرا باپ میرا دادا ابوبرزہ اسلمی پاس گئے میرے باپ نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں
کیسی قرأت کرتے تھے انہوں نے کہا دوپہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو وہ تو آفتاب ڈھلے پڑھتے تھے اور عصر کی نماز وہ وقت پڑھتے تھے
کہ ہم میں سے کوئی شخص عصر پڑھ کر اپنے گھر کو شہر کے کنارے پہنچ جاتا اور آفتاب صاف اور بلند رہتا سیار نے کہا میں بھول گیا
ابوبرزہ نے مغرب کی باب میں کیا کہا پھر سیار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جانتے تھے عشا کی نماز میں دیر کرنے کو جسے تم عتمہ
کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو اور صبح کی نماز آپ اس وقت پڑھ چکتے کہ آدمی اپنے
جان پہچان کو پہچاننے لگتا اور ساٹھ آیتوں سے ستر آیتوں تک اس میں پڑھتے عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ
أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خَلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ
الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ
يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شَوْنِ رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَاسْتَبَتُّ عَطَاءٌ كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَأَوْمَى إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَدَلَّنِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ بِشَيْءٍ مِنْ
تَدْيِيرٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَأَنْهَى أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ إِلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّ بِهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ
حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْأُذُنِ يَمَانِيَهُ بِالْوَجْهَةِ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ الْجَبِينِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يَبْطِشُ
شَيْئًا إِلَّا كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُصَلُّوا عَلَيَّ إِلَّا هَكَذَا ترجمہ ابن
جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا تمہارے نزدیک کونسا وقت بہتر ہے عشا پڑھنے کا پسند خواہ میں امام ہو کر پڑھوں یا اکیلے پڑھوں
عطا نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک
کہ لوگ سو گئے اور جاگے پھر سو گئے اور جاگے تو عمر خطاب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے الصلوٰۃ الصلوٰۃ عطا نے کہا ابن عباس نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ اور ذکر کیا) نکلے گویا میں ابھی دیکھ رہا ہوں آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنا
اپنے سر پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے ابن جریج نے کہا میں نے عطا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیونکر ہاتھ اپنا سر پر رکھا تھا انہوں نے بتلایا جیسے ابن عباس نے بتلایا تھا تو عطا نے اپنی دو انگلیوں کو ذرا کھول کر سر پر رکھا
یہاں تک کہ کنارے دو انگلیوں کے سر کے آگے آگئے پھر دو انگلیوں کو ملا کر ہاتھ کو پھیرا یہاں پر یہاں تک کہ دونوں انگشت نے کان کے اوپر
کنارے پر آگئے جو منہ سے قریب ہے پھر کنپٹی پر اور پیشانی اور ڈاڑھی جلیسہ مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک کو لے پر لیکن دونوں ہاتھوں کے

ایکھیو نکو) لیکن باونکو دیکھو نسے پکڑا نہیں (یعنی صرف باون کو دباکر پانی نکالدیا) بس ایسی ہی کیا (یعنی وضو کیا) پھر آپ نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اگر میری اُمت پر مشکل نہ گزرتا تو میں اونکو حکم کرتا اسی وقت نماز پڑھنے کا (یعنی عشا کی نماز اتنی رات گئی پڑھا کریں) عن ابن عباس قال اخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ذات لیلۃ حتی ذھب من اللیل فقام عمر فنادی الصلوٰۃ یا رسول اللہ رقد النساء والولدان فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والماء یقطر من رأسہ ویقول انہ الوقت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں دیر کی یہانتک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا تب عمر نے کھڑے ہوکے اور پکارا الصلوٰۃ یا رسول اللہ سو گئی بچے اور عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر نکلے اور پانی انکے سر سے ٹپک رہا تھا آپ فرماتے تھے یہی وقت ہے نماز کا عن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر العشاء الاخرۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کرتے تھے عشا کی نماز میں عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ عند کل صلوٰۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ گزرتا میری اُمت پر تو میں اونکو حکم کرتا عشا کی نماز میں دیر کرنیکا اور ہر نماز کے لیے مسواک کرنیکا عن عائشۃ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بالعتمۃ فنادا عمر نام النساء والصبیان فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ما ینتظرھا غیرکم ولم یکن یصلی یومئذ الا بالمدینۃ ثم قال صلوھا فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکرات عشا کی نماز میں دیر کی تو عمر نے آپکو پکارا اور عرض کیا یا رسول اللہ بچے اور عورتیں سو گئے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا اس نماز کا انتظار (روئے زمین پر) اور کوئی نہیں کرتا (ان دنوں میں) سوا تمہارے کوئی نہیں کرتا (ان دنوں میں) سوا مدینہ کے اور کہیں نماز نہیں ہوتی تھی (کیونکہ اسلام پھیلا نہیں تھا) پھر آپ نے فرمایا پڑھا کرو اس نماز کو شفق ڈوبنے سے تہائی رات تک عن عائشۃ ام المؤمنین قالت اعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ حتی ذھب عامۃ اللیل وحتی نام اھل المسجد ثم خرج فصلی وقال انہ لوقتھا لولا ان اشق علی امتی ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکرات عشا کی نماز میں دیر کی یہانتک کہ زیادہ رات گزر گئی اور مسجد کے لوگ سو رہے پھر آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز اپنے وقت پر ہے اگر میری اُمت پر شاق نہ ہوتا (تو میں عشا کا یہی وقت مقرر کرتا) عن ابن عمر قال کنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعشاء الاخرۃ فخرج علینا حین ذھب ثلث اللیل او بعدہ فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلوٰۃ ما ینتظرھا اھل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بھم

هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ صَلّٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک رات ہم ٹھہرے رہے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کے لیے آپ تشریف لائے جب تہائی رات گزر گئی یا زیادہ پھر آپ نے فرمایا تم لوگ جس نماز کا انتظار کرتے ہو اوسکا انتظار کوئی مذہب والا نہیں کرتا سوا تمہارے اور اگر میری امت پر بار نہ گزرتا تو میں اونکے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا پھر اوسکے بعد آپنے حکم دیا مؤذن کو اوس نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْنَا حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰی بِهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسَقَمُ السَّقِیْمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہمارے ساتھ مغرب کی پھر اپنے گھر کو نہ آئے یہانتک کہ آدھی رات گزر گئی اوسوقت آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم کو نماز کا ثواب ملا کرتا ہے جیسے تم کو یا نماز ہی پڑھ رہی ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو اور اگر مجھکو ضعیف کے ضعف کا اور بیمار کی بیمار کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم کرتا اس نماز کو آدھی رات کیوقت پڑھنے کا عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَیْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَلَمَّا اَنْ صَلّٰی اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ اَلَا اِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ اَنَسٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِهٖ فِیْ صَوْتِ عَلِیٍّ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس بن مالک سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے انہوں نے کہا ہاں آپنے ایک رات عشا کی نماز میں دیر کی قریب آدھی رات کے پڑھی پھر جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا تم گویا نماز ہی میں ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو انس نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں آپکی انگوٹھی کی چمک کو علی بن حجر کی روایت میں ہے کہ آپ نے عشا کی نماز میں دیر کی آدھی رات تک اَلرُّخْصَةُ فِیْ اَنْ یُّقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ عشا کی نماز کو عتمہ کہنے کی اجازت ف عرب کے گنوار مغرب کے نماز کو عشا اور عشا کو عتمہ کہا کرتے تھے عتمہ کہتے ہیں تاریکی کو وہ لوگ اس نماز کو اندھیری اور تاریکی میں پڑھتے تھے کیونکہ بعد شفق ڈوبنے کے اپنی جانوروں کا دودھ دوہتے ایک حدیث میں ہے کہ آپنے منع کیا عشا کی نماز کو عتمہ کہنے سے کیونکہ یہ گنواروں کی اصطلاح ہے اور جاہلوں کی پس کیا ضرور ہے کہ اہل علم بھی اونکی اصطلاح پر عمل کریں بلکہ عشا کی نماز کہیں جیسے اللہ اور رسول نے کہا ہے من بعد صلوٰۃ العشاء کلام اللہ میں اور حدیث میں اور جو بعض حدیثوں میں اس نماز کو عتمہ کہا ہے اوسکی تاویل کئی طور پر کی ہے ایک تو یہ کہ یہ اطلاق نہی سے پہلے ہوگا دوسری یہ کہ نہی تنزیہی ہے پس جائز ہے اطلاق عتمہ کا عشا پر تیسری یہ کہ یہ اطلاق اون گنواروں کے سمجھانے کے لیے ہوگا جو عشا کو عتمہ کہتے تھے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی

الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے میں اور اول صفوں میں کھڑے ہونے میں پھر نہ پاتے اس دونوں کو (یعنے اذان دینا نہ ہو سکتا یا صف اول میں نہ مل سکتی) بغیر قرعہ ڈالے (بوجہ ہجوم اور کثرت کے) تو ضرور قرعہ ڈالتے (یعنی اسقدر جھگڑا کرتے کہ اسکا فیصلہ بغیر قرعے کے نہیں ہو سکتا اور جس کے نام پر قرعہ نکلتا وہ اذان دیتا اور اول صفوں میں شریک ہوتا) اور اگر لوگ جانتے کہ ظہر (یا جمعہ) کے لیے سویرے جانے میں جو کچھ ثواب ہے (یا ہر نماز کے اول وقت پڑھنے میں) تو جلدی کرتے اوسطرف اور اگر جانتے جو کچھ ثواب ہے عتمہ (یعنے عشا کی نماز) اور فجر کی نماز میں آنے کا البتہ آتے سرین گھسیٹتے ہوئے (یعنے اگر اپاہج بھی ہوتی چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو چوتڑوں کے بھل آتے) **الکراھیۃ فی ذلک**

عشا کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ هَذِهِ فَإِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ عَلَى الْإِبِلِ وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غالب آویں تم پر گنوار اس نماز کے نام میں (یعنے ایسا نہ ہو وہ اس نماز کو عتمہ کہنے میں تم پر غالب آویں کیونکہ وہ عتمہ کہنے کو یہ نہ کہو بلکہ تم عشا کی نماز کہا کرو) وہ تو اونٹ پیر اکر دیتے ہیں اپنے اونٹوں پر (یعنے اونٹوں کو وہ دیر میں مصروف رکھتے ہیں) اس نماز کا نام عشا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو غالب نہ آجاویں تم پر گنوار اس نماز کے نام میں اسکا نام عشا ہے

اول وقت الصبح صبح کی نماز کا اول وقت کیا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اوسوقت پڑھی جب معلوم ہو گیا آپ کو کہ صبح ہو گئی (یعنے روشنی صبح صادق کی دکھلائی دی) **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ أَمَرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٌ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور صبح کی نماز کا وقت پوچھا جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپ نے حکم کیا فجر نکلتی ہی نماز کا اور آپ نے نماز پڑھی پھر دوسرے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ نے حکم کیا نماز کا اور نماز پڑھائی بعد اوس کے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کا وقت پوچھتا تھا اندھلون وقتوں کے بیچمیں نماز کا وقت ہے **التغلیس فی الصبح** جب سفر میں ہو تو صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

اوڑھتی تھیں پھر وہ اپنی چادریں لپیٹی جاتیں تہبند (نماز پڑھ کر) پھچانے نہ جاتیں اندھیری سے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ**
النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مَا
يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِنَ الْغَلَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں صبح کی اپنی چادریں لپیٹی ہوئیں پھر لوٹ کر جاتیں تو انکو کوئی پہچانتا نہ تھا اندھیرے کے سبب **الْغَلَسِ فِي**
السَّفَرِ سفر میں فجر کی نماز اندھیری سو ہم پڑھنا **عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَوْمَ خَيْبَرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَأَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ
مَرَّتَيْنِ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز (یعنی جب خیبر پر حملہ کیا تھا) صبح کی نماز اندھیرے منہ پڑھی اور آپ قریب تھے خیبر والوں سے پر حملہ کیا اون پر اور فرمایا اللہ بہت بڑا ہے خراب ہو گیا خیبر دو بار ہم جب اوترینگے کسی قوم کے میدان میں تو بری ہو گی صبح اون کی جو ڈرائے گئے (یعنی خراب اور تباہ ہونگے اور ہم فتح پاوینگے ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرا دیا اور تمام مال و اسباب کافروں مسلمانوں کا ہاتھ لگا اور کچھ کافر قتل کیے گئے کچھ جلاوطن ہو گئے کچھ ذمہ میں مسلمانوں کی رعایا بنکر رہنے لگے) **بَابُ**
الْإِسْفَارِ فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْفِرُوا**
بِالْفَجْرِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشن کرو فجر کی نماز کو **ف** امام طحاوی حنفی نے اسکے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ شروع کرو نماز فجر کی اندھیرے میں لیکن اوسمیں قرأت اتنی کرو کہ نماز تمام ہوتے ہوتے روشنی ہو جاوے اور یہ وجہ اچھی ہے واسطے مطابقت کے اون حدیثوں کے ساتھ جنمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا منقول ہے **عَنْ**
مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْفِرُوا
بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ترجمہ محمود بن لبید اپنی قوم کے کئی انصاریوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشن کرو گے تم فجر کی نماز کو اتنا ہی ثواب زیادہ ہو گا **بَابُ** **مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ**
الصُّبْحِ جس شخص نے فجر کی ایک رکعت پائی کہ آفتاب نکل آیا اوسکا کیا حکم ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ
سَجْدَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا فجر کی نماز کو اور جس شخص نے عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے پالیا عصر کی نماز کو **عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً
مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نے فرمایا جس نے فجر کی ایک رکعت پائی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پائی سورج ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے عصر کی نماز پالی **اٰخِرُ وَقْتِ الصُّبْحِ** صبح کا اخیر وقت کیا ہے **عَنْ** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظھر اذا زالت الشمس ویصلی العصر بین صلوتیکم ھاتین ویصلی المغرب اذا غربت الشمس ویصلی العشاء اذا غاب الشفق فمد علی ذلک ویصلی الصبح الی ان ینفسح البصر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اوس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر کی نماز تمہارے ظہر اور عصر کے بیچمیں پڑھتے تھے (یعنے عصر تم سے پہلی پڑھتے تھے) اور مغرب آفتاب ڈوبتے ہی پڑھتے تھے اور عشا جب شفق ڈوب جاتی تو پڑھتے اور فجر کی نماز یہانتک پڑھتے کہ اجالا پھیلجاتی (یعنے روشنی ہوجاتی اور سب چیزیں دکھلائی دینے لگتیں) **مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ** جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی **عَنْ** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصلوۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اوس نے وہ نماز پالی **فائدہ** اس حدیث سے کئی مسائل نکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ جس نے نماز کا وقت ایک رکعت کے موافق پالیا جیسے حائضہ پاک ہوگئی یا لڑکا بالغ ہوگیا یا دیوانہ ہوشیار ہوگیا تو وہ نماز اوسکو ادا کرنا لازم ہوگئی دوسری یہ کہ جسنے ایک رکعت وقت کے اندر پڑھ لی پھر وقت گزر گیا جیسے فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ آفتاب نکل آیا یا عصر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ آفتاب ڈوب گیا تو وہ اپنی نماز پوری کرلیوے اور نماز اوسکی ادا ہوئی نہ قضا تیسری یہ کہ جو شخص امام کو تشہد ایک رکعت پالیوے تو اوس نے جماعت کا ثواب پالیا **عَنْ** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرکھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (جسنے ایک رکعت کسی نماز کی پالی تو اوس نے وہ نماز پالی **عَنْ** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک رکعت پائی اوس نے وہ نماز پالی **عَنْ** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من الصلوۃ رکعۃ فقد ادرکھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پائی اوس نے نماز پالی **عَنِ** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الجمعۃ او غیرھا فقد تمت صلوتہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعے کی یا اور کسی نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسکی نماز پوری ہوگئی (یعنے وہ نماز اوسکو ملگئی اب اگر ایک جمعے کی ایک رکعت پائی تو گویا جمعہ ملگیا ایک رکعت اور پڑھ لیوے) **عَنْ** سالم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من صلوۃ من الصلوات فقد ادرکھا الا انہ یقضی ما فاتہ ترجمہ سالم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

ایکرکعت پالی کسی نماز کی تو اوس نے وہ نماز پالی مگر جسقدر رجاتی رہی وسکو ادا کرلے **الساعات التی** **نھی عن الصلوٰۃ فیھا** جن اوقات مین نماز پڑہنا منع ہی اونکا بیان **عن** عبداللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشمس تطلع ومعھا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقھا فاذا استوت قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا دنت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی تلک الساعات ترجمہ عبداللہ صنابحی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب نکلتا ہے اور اوس کے ساتھ شیطان کی چوٹیان ہوتی ہین (یعنی شیطان اپنا سر اوسپر رکھدیتا ہی چوٹیان اوسکی آفتاب کے دونون طرف ہوتی ہین غرض اوسکی یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ آفتاب کو پوجین اونکا پونہ) اور سجدہ میرے لیے ہو پھر جب آفتاب بلند ہوجاتا ہی تو شیطان الگ ہوجاتا ہی پھر جب سیدھا ہوتا ہی دوپہر کو تو شیطان اوسکے نزدیک ہوجاتا ہی پھر جب ڈھلجاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے پھر جب ڈوبنے لگتا ہی تو اوسکے نزدیک ہوجاتا ہی پھر جب ڈوب جاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے منہ کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وقتون مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنی طلوع اور غروب اور دوپہر کو اب یہ ممانعت عام ہے ہر ایک نماز کی لیے فرض ہو یا نفل بشرطیکہ وہ فرض ہو جسکا وقت جاتا ہو تو بالاتفاق درست ہی بلا امام ابوحنیفہ کا قول ہی اور شافعی اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ ان سب وقتون مین نماز پڑہنا جائز ہی بلا کراہت کے اور امام احمد کے نزدیک طلوع کا دوگانہ ادا کرنا جائز ہی بدلیل حدیث جبیر بن مطعم کے جو آگے آتی ہی **عن** عقبۃ بن عامر الجھنی یقول ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے تھے تین وقتون مین نماز پڑہنے سے یا جنازہ دفن کرنے سے **ف** بعضون نے کہا ہی کہ مراد دفن کے تیسے نماز جنازہ ہے ورنہ دفن ہر وقت جائز ہی اور **نووی** نے کہا یہ تاویل بھی ضعیف ہی اسلیے کہ نماز جنازہ ان اوقات مین جائز ہے بلا کراہت بالاجماع پس ٹھیک یہ ہی کہ مقصود ممانعت ہی دفن سے ان اوقات مین جب قصداً ان اوقات کا انتظار کیا جاوے لیکن اگر بغیر قصد کے اتفاقاً یہ اوقات آجاوین تو دفن مین کوئی کراہت نہین ہی مین کہتا ہون کہ حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ بھی ان اوقات مین مکروہ ہے جب قصداً ہو پس دعوے اجماع کا مسلم نہین ہوسکتا **ان** ایک تو خود آفتاب نکل رہا ہے تک کہ بلند ہوجاوے دوسرے جسوقت ٹھیک دوپہر ہو یہانتک کہ آفتاب ڈہل جاوے تیسرے جسوقت آفتاب چمک جاوے ڈوبنے کو یہانتک کہ ڈوب جاوے **الناھی عن الصلوٰۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب** نماز **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلوٰۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑہنے سے عصر کے بعد یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اور فجر کے بعد یہانتک کہ آفتاب نکل آوے **عن** ابن عباس قال سمعت غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر

وَكَانَ مَنْزِلُهُمْ إِلَى أَنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کئی اصحاب سے سنا اور میں عمر سے بھی سنی اور وہ سب سے زیادہ جمتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے منع کیا نماز پڑھنے
سے بعد فجر کے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے اور بعد عصر کے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے **باب** النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ
طُلُوعِ الشَّمْسِ آفتاب نکلتے نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى
أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے کوئی قصد انماز نہ پڑھے جب آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى أَنْ يُصَلَّى مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
نماز پڑھنے سے آفتاب نکلتے یا ڈوبتے **النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ** نِصْفَ النَّهَارِ ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنْ**
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ
أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ
وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو
منع کرتے تھے نماز پڑھنے سے یا مردے دفنانے سے ایک تو جب آفتاب نکلے یہانتک کہ بلند ہو جاوے دوسری جب ٹھیک دوپہر کو ہو
یہانتک کہ جھک جاوے آفتاب تیسرے جب ڈوبنے کو ہو یہانتک کہ ڈوب جاوے **النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ** بَعْدَ الْعَصْرِ
عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک **عَنْ** أَبِي
سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ
حَتّٰى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہتے تھے
نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فجر کے بعد نماز نہیں ہے جبتک آفتاب نکلے اور عصر کے بعد نماز نہیں ہے
جبتک آفتاب ڈوبے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد عصر کے **عَنْ** عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ أَوْهَمَ عُمَرُ رضہ
إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا
تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے وہم ہو گیا حضرت عمر کو (کہ منع کرنے لگے عصر کے
بعد دو رکعت پڑھنے سے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اسبات سے کہ قصد اتم اپنی نماز کو آفتاب نکلتے یا ڈوبتے

نہ پڑھو کیونکہ وہ نکلتا ہے شیطان کے دو رلغون میں عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی تشرق فاذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوٰۃ حتی تغرب ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت نکل آوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز پڑھنے میں یہانتک کہ بلند اور روشن ہو جاوے اور جب ڈوب جاوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز میں یہانتک کہ بالکل ڈوب جاوے

عن عمرو بن عبسۃ یقول قلت یا رسول اللہ ھل من ساعۃ اقرب من الاخری او ھل من ساعۃ ینبغی ذکرھا قال نعم ان اقرب ما یکون الرب عز وجل من العبد جوف اللیل الاخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ عز وجل فی تلک الساعۃ فکن فان الصلوٰۃ محضورۃ مشھودۃ حتی تری الطلوع الشمس فانھا تطلع بین قرنی شیطان وھی ساعۃ صلوٰۃ الکفار فدع الصلوٰۃ حتی ترتفع قید رمح او رمحین فان الصلوٰۃ محضورۃ مشھودۃ حتی یعتدل الرمح بنصف النھار فانھا ساعۃ تسجر فیھا ابواب جھنم وتشجر فدع الصلوٰۃ حتی یفیئ الفیٔ ثم الصلوٰۃ محضورۃ مشھودۃ حتی تغیب الشمس فانھا تغیب بین قرنی شیطان وھی صلوٰۃ الکفار ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی وقت ایسا ہی ہیں اللہ سے نزدیک زیادہ ہو یا اوس وقت میں اللہ کی یاد کیجاوے آپنے فرمایا ہاں رات کے وقتوں سے زیادہ بندہ اللہ کے نزدیک ہوتا ہے پچھلی رات کو کیونکہ اوسوقت پروردگار عالم جلشانہ اوترتا ہے پہلے آسمان پر پس اگر تجھسے ہو سکے کہ تو اللہ کی یاد کرنیوالوں میں سے ہو اوسوقت میں تو ہو جا کیونکہ اوسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں رتو امید ہے کہ وہ جلدی قبول ہو) آفتاب نکلو تک اسلیے کہ آفتاب نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں کی بیچ میں اور یہ وقت ہے کافروں کی نماز کا تو اوسوقت (جب آفتاب نکل رہا ہو) نماز نہ پڑھ یہانتک کہ ایک نیزے برابر بلند ہو جاوے اور اوسکی شعاع جاتی رہے پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شریک رہتے ہیں نماز میں یہانتک کہ آفتاب سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کو (یعنی کسی طرف اوسکا سایہ نہیں پڑتا) جیسے نیزہ سیدھا ہو جاتا ہے اوسوقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ بھڑکایا جاتا ہے تو اوسوقت نماز چھوڑ دے یہانتک کہ سایہ پڑنے لگے (آفتاب کے ڈھل جانے سے) پھر نماز میں فرشتے حاضر اور شریک رہتے ہیں آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دو چوٹیوں کے بیچ میں اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے الرخصۃ فی الصلوٰۃ بعد العصر عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

عن علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ بعد العصر الا ان تکون الشمس بیضاء نقیۃ من تقعۃ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہتا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے مگر جب آفتاب سفید صاف اور اونچا ہو عن عائشۃ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التجلتین بعد العصر عندی قط ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی پیچھے دو رکعتیں جو میرے پاس آنکر پڑھا کرتے رہے کبھی ناغہ نہیں کیں عن عائشۃ قالت ما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد العصر الا

صَلَّاهُمَا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس آتے تو دو رکعتیں پڑھتے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے یہاں ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّوْتَانِ عَامَّتُهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي سِرًّا وَعَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا دو نمازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ناغہ نہیں کیا میرے گھر میں چھپے اور کھلے دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کو جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے ایکبار آپکو کچھ کام ہو گیا یا آپ بھول گئے تو ان دو رکعتوں کو عصر کے بعد پڑھ لیا اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو مضبوطی سے پڑھتے (یعنی ہمیشہ اور مسکو پڑھا کرتے) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے گھر میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں انہوں نے آپ سے ذکر کیا (کہ یہ رکعتیں خلاف معمول آپنے کیسی پڑھیں) آپنے فرمایا یہ وہ دو رکعتیں ہیں جنکو ظہر کے بعد میں پڑھتا تھا آج میں ادھر مشغول ہو گیا (یا بھول گیا) پڑھ نہ سکا یہانتک کہ عصر پڑھ لی (تو میں نے عصر کے بعد ان رکعتوں کو پڑھ لیا) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کام ہو گیا آپ عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھ نہ سکے تو آپ نے عصر کے بعد پڑھ لیں **الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ** آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنے کی اجازت عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ مُلَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكِعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدُ ترجمہ عمران بن حدیر سے روایت ہے میں نے لاحق سے پوچھا ان دو رکعتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں آفتاب ڈوبنے سے پہلے انہوں نے کہا عبداللہ بن زبیر ان کو پڑھا کرتے ہیں تو معاویہ نے ان سے کہلا بھیجا یہ دو رکعتیں کیسی آفتاب ڈوبنے کی وقت (یعنی تم کیوں پڑھتے ہو) انہوں نے ام سلمہ سے کہا ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتی تھے

ایک روز آپ کو کام ہو گیا تو آپ نے آفتاب ڈوبے اونکو پڑھا پھر میں نے انکو پڑھتے نہیں دیکھا ہے کعب اور نہ اس سے پہلے **الرخصة** فی الصلوٰۃ قبل المغرب سنت سے پہلے نماز پڑھنا عن ابی الخیر ان اباتمیم الجیشانی قام لیرکع رکعتین قبل المغرب فقلت لعقبة بن عامر انظر الی هذا ای صلوٰة یصلی فالتفت الیه فسمعه فقال هذه صلوٰة کنا نصلیها علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوالخیر سے روایت ہے ابوتمیم جیشانی کھڑے ہوئے مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھنے کو میں نے عقبہ بن عامر سے کہا دیکھو یہ کونسی نماز پڑھتے ہیں انہوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا یہ وہ نماز ہے جسکو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھا کرتے تھے **الصلوٰة بعد** طلوع الفجر بعد فجر ہو جانیکے نماز پڑھنا عن حفصة انها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ ام المومنین حفصہ رضؓ سے روایت ہے جب فجر ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے مگر دو رکعتیں ہلکی ہلکی (یعنے فجر کی سنتیں) پڑھتے تھے اور کوئی نفل نہیں پڑھتے تھے **اباحة** الصلوٰة الی ان یصلی الصبح بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا (یعنے نفل) فرض ہونیکے تک عن عمرو بن عبسة قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله من اسلم معک قال حر و عبد قلت هل من ساعة اقرب الی الله عزوجل من اخری قال نعم جوف اللیل الاوسط فصل ما بدا لک حتی تصلی الصبح ثم انته حتی تطلع الشمس وما دامت وقال ایوب فما دامت کانها جفنة حتی تنشر ثم صل ما بدا لک حتی یقوم العمود علی ظله ثم انته حتی تزول الشمس فان جهنم تسجر نصف النهار ثم صل ما بدا لک حتی تصلی العصر ثم انته حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین قرنی شیطان وتطلع بین قرنی شیطان ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے آپنے فرمایا ایک آزاد شخص (یعنے ابوبکر صدیق رضؓ) اور ایک غلام (یعنے بلال رضؓ) میں نے عرض کیا کیا کوئی گھڑی ایسی ہے جسمیں دوسری وقتوں سے زیادہ اللہ کا قرب ہو آپنے فرمایا ہاں رات کا آخیر حصہ اوسوقت جتنی نماز چاہے نفل نماز پڑھ فجر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب نکلے اور ڈال کیطرح رہے (یعنے اوسکی روشنی پھیلے) یہانتک کہ پھیل جاوے پھر جتنی چاہے اتنی نماز پڑھ یہانتک کہ ستون اپنے سایہ پر کھڑا ہو (یعنے اوسکا سایہ نہ پڑے ادھر نہ ادھر) ٹھیک دوپہر کو بعض ملکوں میں بلکہ کسی میں ایسا ہو جاتا ہے) پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے کیونکہ جہنم سلگایا جاتا ہے ہی دوپہر کو پھر نماز پڑھ (نفل) عصر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دو چوٹیوں میں اور نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں میں **اباحة** الصلوٰة فی الساعات کلها بہر گھڑی میں ہر وقت نماز کا درست ہونا (خواہ دوپہر ہو یا آفتاب ڈھلتا ہو یا ڈوبتا ہو) عن جبیر بن مطعم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البیت وصلی ای ساعة شاء من

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو۔ نووی نے کہا علمانے ہر مقام پر کئی تاویلیں کی ہیں اور غزنوی نے اپنی آخیر کتاب میں کہا ہے کہ میری کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جسکی ترک پر امت نے اتفاق کیا ہو مگر حدیث ابن عباس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا بغیر خوف کے اور بغیر بارش کے اور حدیث شراب پینے والیکی کہ چوتھی مرتبہ اسکو قتل کرو غیر شراب پینے والی کے قتل کے حدیث تو منسوخ ہے ہی امت کے اتفاق سے لیکن حدیث ابن عباس کے تو نہیں اتفاق کیا ہے امت نے اوسکے ترک پر بلکہ ان کے اقوال مختلف ہیں اس حدیث میں بعض کہتے ہیں کہ جمع میں کہ بارش کے عذر کیوجہ سے تھا اور باطل ہے کہ بارش کے عذر کیوجہ سے تھا اور باطل ہے کہ بارش تھی اسکو دوسری روایت جسمیں بغیر خوف ولا مطر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ابر کیحالت کا تھا آپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر ابر کھل گیا تو معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آگیا آپنے عصر کی بھی نماز پڑھ لی اور یہ باطل ہے اسوجہ سے کہ اسی حدیث میں ہے جمع کیا آپنے درمیان مغرب اور عشا کے پس کہا اوسنے دو نمازوں کو ہوا مغرب اور عشا میں ابھی حالانکہ دیکھا مغرب اور عشا میں ممکن نہیں ہوا اور بعضوں نے کہا کہ مراد جمع صوری ہے یعنی ظہر کو آخر وقت پڑھا اور عصر کو اول وقت ادا کیا ایسا ہی مغرب اور عشا میں کیا جیسا کہ نسائی کی روایت میں ہے کہ آپنے ظہر کی نماز میں دیر کی اور عصر کی نماز میں جلدی کی پس ظاہر اجمع ہوا فی الحقیقت جمع نہ تھا لیکن یہ تاویل بھی ضعیف ہے یا باطل ہے اسلیے کہ ظاہر کے مخالف ہے اور ابن عباس کا قول جب انہوں نے خطبہ پڑھا اور دلیل امامانکا حدیث ہے اور تصدیق کرنا ابوہریرہ کا ان کے قول کو رد کرتا ہے اس تاویل کو علاوہ اسکے ابن عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس جمع سے یہ تھا کہ آپ کی امت پر حرج نہ ہو اسی وقت بن سکتا ہے جب جمع حقیقی مراد ہو اور اگر جمع صوری مراد ہو تو بعض قسم حرج کی زیادتی حرج لازم آتی ہے اسلیے کہ پہچاننا آخر اور اول وقت کا اسطرح سے کہ جیسا ایک نماز کا سلام پھیرنا تو دوسری نماز کا وقت آجاوے عام پر کیا خواص پر بھی دشوار ہے اور بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث محمول ہے بیماری کیحالت پر یا اور کسی عذر پر اور یہی قول ہے امام احمد اور قاضی حسین کا اور اسی کو اختیار کیا ہے خطابی اور متولی اور رویانی نے اور یہی مختار ہے تاویل میں لیکن رد کرتا ہے اسکو فعل ابن عباس کا اگر مرض یا عذر مسلم جاری اسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہوا اور صحابہ کے لیے جو جمع میں شریک تھے دشوار ہے تو نووی نے کہا ایک جماعت امامزن کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا دو نمازوں میں جائز ہے حضر میں بشرطیکہ اسکی عادت نہ کرلے اور یہی قول ہے ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب میں سے امام مالک کے اور نقل کیا ہے اوسکو خطابی نے قفال شاشی سے اور انہوں نے ابو اسحاق مروزی سے انہوں نے ایک جماعت سے اہل حدیث کہ اوسی کو اختیار کیا ہے ابن منذر نے اور مؤید ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا کہ حرج نہ ہو اوسکی امت پر تو نہیں بیان کیا مرض اور غیر مرض کو (نووی مع زیادۃ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالْبَصْرَةِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ ترجمہ ابن عباس کی روایت ہے انہوں نے بصرہ میں پہلی نماز (یعنی ظہر کی نماز) اور عصر کی نماز پڑھی بیچمیں کوئی نماز نہیں پڑھی (یعنی نفل نہیں پڑھا) اور مغرب اور عشا کی اسی طرح پڑھی بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی کسی کام کیوجہ سے ایسا کیا ابن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں پڑھیں بیچ میں اون کے کوئی نماز نہیں **الوقت الاول**

يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مسافر مغرب اور عشا کو وقت جمع کرے حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ رَأَيْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتَّى ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ وَضَمَّةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَلَى إِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ اسمٰعیل بن عبدالرحمن سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ ہرا احی تک (جو ایک مقام کا نام ہے قریب مکے کے) جب آفتاب ڈوب گیا تو میں ڈرا اون سے یہ کہنے میں کہ نماز کا وقت آ گیا وہ چلے گئے یہانتک کہ سفیدی آسمان کے کنارے کی جاتی رہی اور سیاہی چھا گئی عشا کی اوسوقت اوترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر (عشا کی) دو رکعتیں اسکے بعد پڑھیں پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَّلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جلدی ہوتی چلنے کی سفر میں تو آپ دیر کرتی مغرب کے نماز میں یہانتک کہ جمع کرتے مغرب اور عشا کو عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِسَرِفَ ترجمہ جابر سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تھے پھر جمع کیا دونوں نمازوں کو سرف میں جاکر سرف ایک موضع ہے کئی کوس مکے کی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو آپ دیر کرتے ظہر میں عصر کے وقت تک پھر جمع کرلیتے ان دونوں کو اور دیر کرتے مغرب میں پھر جمع کرلیتے مغرب اور عشا کو جب شفق ڈوب جاتی عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ تُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا فَانْظُرْ أَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰذَا ترجمہ نافع سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ نکلا ایک سفر میں اپنی زمین میں جاتے تھے کہنے میں ایک شخص آیا اوکہنے لگا صفیہ بنت ابی عبید تحقیق بیمار ہیں کہ قریب موت کے ہوئے ہیں تو تم جلکر زندگی میں ان کو مل لو وہ بی بی ہیں عبداللہ بن عمر کی (یہ سنتی ہی) وہ جلدی جلدی چلے اور ایک شخص تھا قریش میں تو جو برابر برابر چلتا تھا تو آفتاب ڈوب گیا اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور میں سمجھتا تھا کہ نماز کا بہت خیال کرتے ہیں جب بہت دیر کی تو میں نے کہا الصلوٰۃ یرحمک اللہ انہوں نے میری طرف دیکھا اور چلے گئے (اور چلتا رہا) یہانتک کہ شفق ڈوب گئی اوسوقت اترے مغرب کے نماز پڑھی پھر عشا کی نماز پڑھی اوسوقت شفق ڈوب گئی تھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ رسول اللہ کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو ایسا ہی کرتے تھے عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ

لیلۃ سائلتی اسیرنا فقلنا الصلوٰۃ فقلنا لہ الصلوٰۃ فسکت وسار بنی کاد الشفق
ان یغیب ثم نزل فصلی وغاب الشفق فصلی العشاء ثم اقبل علینا فقال ھکذا کنا نصنع مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر ترجمہ نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکہ
سے آئے جب شام ہوئی تو چلتے رہے یہانتک کہ رات ہوگئی ہم سمجھے وہ نماز کو بھول گئے تو ہم نے کہا الصلوٰۃ وہ چپ چلتے رہے اور چلتے رہے
یہانتک کہ شفق غروب ہوگئی ڈوبنے کے پہلے تری اور نماز پڑھی تو میں شفق غائب ہوگئی تو عشا کی نماز پڑھی بعد اوسکی ہماری
طرف متوجہ ہوئے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا
وعن کثیر بن
قارظ قال سألنا سالم بن عبد اللہ عن الصلوٰۃ فی السفر فقلنا کان عبد اللہ یجمع بین شتی من الصلوٰۃ
فی السفر قال الا بجمع ثم انتبہ فقال کانت عندہ صفیۃ فارسلت الیہ انی فی آخر یوم من
الدنیا وآخر یوم من الآخرۃ فرکب وانا معہ فاسرع السیر حتی حانت الصلوٰۃ فقال المؤذن الصلوٰۃ
یا ابا عبد الرحمن فسار حتی اذا کان بین الصلوتین نزل فقال للمؤذن اقم فاذا سلمت من الظہر
فاخبرنی فاخبرہ حتی اذا کان بین الصلوتین نزل فقال للمؤذن اقم فاذا سلمت من الظہر
فاخبرنی فاخبرہ فاذا سلمت فاقم فصلی الظہر رکعتین ثم سلم ثم اقام مکانہ فصلی العصر رکعتین ثم رکب
فاسرع السیر حتی غابت الشمس فقال المؤذن الصلوٰۃ یا ابا عبد الرحمن فقال کفعلک الاول فسار حتی
اذا اشتبکت النجوم نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلی المغرب ثلثا ثم اقام مکانہ فصلی العشاء
الآخرۃ ثم سلم واحدۃ تلقاء وجہہ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احتث احدکم
امر یخشی فوتہ فلیصل ھذہ الصلوٰۃ ترجمہ کثیر بن قارظ کہتے ہیں ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے پوچھا سفر
کی نماز کو تو ہم نے کہا کیا عبداللہ بن عمر جمع کرتے تھے نماز کو سفر میں انہوں نے کہا ہاں مگر مزدلفہ میں (جمع کے دن) میں مغرب اور
عشا کو جمع کرتی تھی) پھر آگاہ ہوا تو کہا کہ عبداللہ بن عمر کو نکاح میں صفیہ بنت ابی عبید تھیں انہوں نے
کہلا بھیجا عبداللہ بن عمر کو کہ میرا دنیا میں آخری دن ہے اور آخرت کا پہلا دن ہے (یعنی مرنے والی ہوں) یہ سنکر عبداللہ بن عمر
سوار ہوئے میں بھی اون کے ساتھ تھا بہت جلد چلے جب نماز کا وقت آیا تو مؤذن نے کہا الصلوٰۃ یا ابا عبدالرحمن (ابو عبداللہ
کنیت تھی عبداللہ بن عمر کی) وہ چلتے رہے جب دونوں نمازوں کے بیچ کا وقت آگیا (یعنی دو وقت کے بعد دوسری نماز
کا وقت تھا) تو اتر پڑے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ پھر جب سلام پھیرا مؤذن نے ظہر کا تو اسی جگہ تکبیر کہی جہاں تکبیر کہی تھی عبداللہ بن عمر
نے ظہر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیرا مؤذن نے اسی جگہ تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں عبداللہ کے
ساتھ ہوئی اور جلدی چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا پھر مؤذن نے کہا نماز ہے یا عبدالرحمن انہوں نے کہا جیسے پہلے کیا ویسا ہی
کرو پھر پہلی نماز میں دیکھو جب اخیر وقت آجاوے تو دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو) پھر چلا کیے جب تارے گھن نکل آئے تو اتر پڑے
اور کہا تکبیر کہہ پھر جب سلام پھیرا مؤذن نے تکبیر کہی عبداوسکی انہوں نے مغرب کے تین رکعتیں پڑھیں پھر اسی جگہ تکبیر کہی عشا کی

و فقط ایک سلام کیا اپنے موزے کے سامنے (یعنی ایک بار السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہدیا اور منہ داہنی یا بائیں نہیں پھیرا) امید ہے کہ
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو ایسا کام پیش آوے جس کے بگڑ جانے کا ڈر ہو تو اسی طرح نماز پڑھے

الحال التي يجمع فيها بين الصلوتين نماز دونوں کو کس حالت میں جمع کرے **عن** ابن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو **عن** ابن عمر قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير او حزبه امر جمع بين المغرب والعشاء **ترجمہ** عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی یا کوئی ضرورت پیش آتی تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو **عن**
عبد الله بن عمر قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب جلدی چلنا ہوتا تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو

الجمع بين الصلوتين في السفر سفر میں نمازوں کا ملا کر پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال صلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا من غير خوف ولا سفر **ترجمہ** عبد
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی نہ کچھ ڈر تھا نہ سفر
تھا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالمدينة يجمع بين الصلوتين الظهر
والعصر والمغرب والعشاء من غير خوف ولا مطر قيل له لم قال لئلا يكون على امته حرج **ترجمہ** عبداللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ملا کر پڑھتے تھے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو نہ کچھ ڈر ہوتا تھا
نہ برستا تھا لوگوں نے کہا پھر کیا باعث تھا ابن عباس نے کہا اسی وجہ سے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو **عن** ابن عباس
قال صليت وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانيا جميعا وسبعا جميعا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آٹھ کھتیں ملا کر پڑھیں (ظہر اور عصر کی) اور سات رکعتیں ملا کر پڑھیں (مغرب اور
عشا کی) **الجمع بين الظهر والعصر بعرفة** عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنے کا بیان **عن** جابر بن
عبد الله قال سار رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له
بنمرة فنزل بها حتى اذا زالت الشمس امر بالقصواء فرحلت له حتى اذا اتى بطن الوادي خطب
الناس ثم اذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (منا) سے چلے یہاں تک کہ (پہنچے) عرفات کے (یعنی قریب عرفات کے)
دیکھا آپ کے لیے نمرہ میں لگایا ہوا ہے (نمرہ ایک مقام ہے متصل عرفات کے لیکن عرفات میں داخل نہیں ہے) اتارے وہاں پر
(مسجد بنگئی ہے) اور وہیں اترے جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم کیا قصواء (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے لیے وہ کسی گئی جب آپ

داخل ہو کر وادی میں (یعنی وادی عرفہ میں) تو خطبہ سنا لوگوں کو پھر بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی آنحضرت ظہر اور اس کی پھر بلال نے تکبیر کہی پھر عصر کی اور بیچ میں اذان و نفل کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنتیں نہیں پڑھیں) ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو جمع کرنے کا بیان عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا مزدلفہ میں عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هَكَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا جب وہ لوٹے عرفات سے تو مزدلفہ میں آئے اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا جب پڑھ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ ایسا ہی کیا تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ الصَّلَاتَيْنِ بِإِحْدَاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا دو نماز کو ملا کر پڑھتے مگر مزدلفہ میں (کہ وہاں مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھا) اور ابن مسعود فجر کی نماز کو بھی معمولی وقت سے پہلے پڑھا (یعنی صبح صادق نکلتی ہی اندھیرے منہ نماز پڑھ لی تاکہ فارغ ہو جاوے اور کام میں لگے) ف حنفیہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں جمع بین الصلوتین کی ممانعت پر سفر اور حضر میں حالانکہ یہ استدلال تام نہیں سکیم کہ نہ دیکھا عبداللہ بن مسعود نے کا مسلم نہیں ہو نفی جمع کو خصوصاً جب عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اکابر صحابہ سے بروایات صحیحہ جمع منقول ہو **فصل فی الجمع** وجمع کیونکر کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَنَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوا بِرِحَالِهِمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے سنا اسامہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ساتھ بٹھا لیا عرفات سے جب آپ گھاٹی میں آئے تو اتر کے اور پیشاب کیا (اور پانی سے استنجا کرنے کا ذکر نہیں کیا) اسامہ نے کہا میں نے چاگل سے پانی بیچ اوپر ڈالا آپ نے ایک ہلکا سا وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپ فرمایا نماز آگے چل کر جب آپ مزدلفہ میں پہنچے تو مغرب کی نماز پڑھی پھر لوگوں نے اپنے اپنے کجاوے اونٹوں سے **فصل فی الصلوٰۃ لمواقیتہا** نماز اپنے وقت پر پڑھنے کی فضیلت عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ

قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو عمر شیبانی سے روایت ہے کہ ہمیں اس گھر والے نے بیان کیا اور اشارہ کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل زیادہ پسند ہے اللہ جل جلالہ کو آپ نے فرمایا ایک تو نماز پڑھنا اپنی وقت پر (یعنی اول وقت پر) دوسری ان باپ کی ساتھ سلوک کرنا (یعنی اون سے محبت کرنا اور اون کی اطاعت کرنا بشرطے کہ وہ شرع کے خلاف حکم نہ کریں) تیسری اللہ جل جلالہ کی راہ میں جہاد کرنا (یعنے کافرون سے لڑنا دین کیواسطے نہ دنیا کے طمع سے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِھَا وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا کام اللہ جل جلالہ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا اور ماں باپ کیساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَجَعَلُوْا یَنْتَظِرُوْنَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَکِیْعٌ عَبْدُ اللّٰہِ ھَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَۃِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَامَ عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی ترجمہ محمد بن المنتشر سے روایت ہے وہ عمرو بن شرجیل کے مسجد میں تھے اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی لوگ اونکا انتظار کرنے لگے انہوں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا راوی نے کہا عبداللہ سے پوچھا کیا جب اذان ہو جاوی تو وتر پڑھنا درست ہے انہوں نے کہا ہاں اذان کیا تکبیر کے بعد بھی درست ہے اور حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سو گئے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر نماز پڑھی

فَمَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً ہر شخص نماز بھولجاوے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھولجاوے نماز کو تو پڑھ لے اوسکو جب یاد کرے

فَمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ جو شخص رہجاوے نماز سے یا غافل ہو جاوی اوس سے آپ نے فرمایا کفارہ اوسکا یہ ہے کہ جب یاد آوی تو پڑھ لیوے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرُوا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَوْمَھُمْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے صحابہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا سو جانا اور نماز کا وقت گزر جانا آپ نے فرمایا سوتے میں کچھ قصور نہیں قصور تو جاگتے میں ہے (کہ نماز نہ پڑھی یہانتک کہ وقت گزر جاوی) جب تم میں سے کوئی نماز بھولجاوے یا سوتا رہے اور نماز کا وقت گزر جاوی تو جب یاد آوی اوسی وقت پڑھ لیوے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِیْمَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ کُلِّ صَلٰوۃٍ ھٰکَذَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتیمیں کچھ قصور نہیں ہے (اگر نماز میں رہجاوے

یا قضا ہو جاوی) مطلب یہ ہے کہ نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے اور ہر شخص ہر وقت جانتا ہے اِعَادَۃ
سَاکِنَام حَسَنَۃ حَسَنٍ الصَّلٰوۃ لِوَقْتِہَا مِنْ غَیْرِ تَعَمُّدٍ جو نماز وقت کے میں قصداً نہ پڑھی ہو اور سو کر یا بھول کر پڑھ لیوی حَسَنٌ
اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اَحْرُسْ لَنَا صَلٰوتَنَا مِنَ الْغَدِ فَمَا اَحَدٌ مِنَّا اَلْقٰی لِرَقْدَتِہٖ تمام جمعہ الجماعۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ سو گئے تھے فجر کی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا کہ پڑھ لیتا اس نماز کو کوئی اپنے وقت پر حَسَنٌ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِیَتِ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّ اِذَا ذَکَرْتَ فَاِنَّ
اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تو بھول جاوی نماز کو تو پڑھ لے جب یاد آوی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پڑھ نماز کو جب میری یاد آوے حَسَنٌ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ
اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول جاوی نماز کو تو پڑھ
لیوی اسکو جب یاد کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنے پڑھو نماز کو میری یاد کیوقت حَسَنٌ
اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ
تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ قَالَتْ بِنْتُ عَمْرٍو فَکَانَ عُلَمَاءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالُوْا ثم ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول جاوی کسی نماز کو تو پڑھ لیوی جس کو
جب یاد آوی اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنے قائم کر نماز کو جب یاد آوی عمر نے کہا میں نے زہری سے جو
راوی حدیث کا ہے یہ حدیث کہ راوی ہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا ہے یا اپنی طرف سے ذکر کی انہوں نے کہا ان (اور
روایت مشہور ذکر کی ہے) حَسَنٌ لَمْ یَقْضِ الصَّلٰوۃَ الَّتِیْ نَسِیَ اِلَّا مِنَ الْغَدِ جو نماز قضا ہو جاوی اوسکو کل پڑھے
حَسَنٌ بُرَیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَسْرَیْنَا
لَیْلَۃً فَلَمَّا کَانَ فِیْ وَجْہِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ مَعَہٗ فَاسْتَیْقَظَ
اِلَّا بِالشَّمْسِ وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْنَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ
قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا مَا هُوَ بِکَائِنٍ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ ترجمہ بریدبن
ابی مریم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو رات بھر
ہم چلے جب صبح ہونے لگی تو آپ اتر پڑے اور سو رہے لوگ بھی سو گئے پھر جاگے نہیں مگر آفتاب نکلا تو اوسکی تپش سے جاگ اٹھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مؤذن کو اوس نے اذان دی پھر دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھیں بعد اوس کے حکم کیا مؤذن کو
اوس نے تکبیر کہی پھر آپ نے نماز پڑھائی بعد اوسکے بیان کیا ہم سے جو ہونیوالا تھا قیامت تک حَسَنٌ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحبسنا عن الظہر والعصر والمغرب والعشاء فاشتد ذلک علینا فقلنا ترون عن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاقام الظہر فصلی بنا الظہر ثم اقام فصلی بنا العصر ثم اقام فصلی بنا المغرب ثم اقام فصلی بنا العشاء ثم قال علینا فقال ما علی الارض عصابۃ یذکرون اللہ عز وجل غیرکم

۱۶۱ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ احزاب میں جسکو خندق بھی کہتے ہیں جو ۵ ہجری میں واقع ہوا) تو روکے گئے ہم (یعنی کافروں نے ہمکو مہلت نہ دی) ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سے (تو ظہر اور عصر اور مغرب کا وقت نکل گیا) اور عشا کا معمولی وقت گزر گیا) میرے دل پر بڑی مصیبت سخت گزری (یعنی نماز کا قضا ہونا) لیکن میں اپنی جی میں کہا ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اللہ کے راہ میں ہیں (پس یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اسپر مواخذہ نہ کریگا) پھر آپ نے حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپنے ظہر کی نماز پڑہی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپنے عصر کی نماز پڑہی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپنے مغرب کی نماز پڑہی) پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عشا کی نماز پڑہی بعد اوسکے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا (کہ آسوقت) زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتی ہوں سوا تمہارے۔ عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیحضن کل رجل منکم راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان قال ففعلنا فدرھا بالماء فتوضأ ثم صلی سجدتین ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلی الغداۃ

۱۶۲ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو اور بڑے سفر میں تو نہیں جا رہے تھے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو کہ اپنے اونٹ کا سر تھامے (اور اس مقام سے آگے چلا جاوے) کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آیا (اور اوسنے ہمکو نماز قضا کرائی) ابوہریرہ نے کہا ہم نے ایسا ہی کیا پھر اپنے اونٹ ہانکے اور پانی منگوایا اور وضو کیا اور دو رکعتیں پڑہیں پھر فجر کی تکبیر کہی گئی پھر آپنے فجر کی نماز پڑہی

۱۶۳ اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز سے غافل ہوئے حالانکہ آپ نے فرمایا ہے کہ میری آنکھ سوتی ہیں پر میرا دل نہیں سوتا ہے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ دل ادراک کرتا ہے معقولات کا اور ان محسوسات کا جنکا اثر دل پر ہوتا ہے جیسے خوشی اور رنج وغیرہ ان دونوں محسوسات کا جنکا ادراک صرف آنکھ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے جیسے فجر نکلنا دن ہونا شام ہونا یا سورج آنکھ ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں اور آنکھ آپ کی غیر کیفیت میں غافل ہوتی تھی اور بعضوں نے جواب دیا ہے کہ سونا آپکا وہ طرح کا تھا کہ دل غافل نہ ہو وہ دوسری یہ کہ دل بھی غافل ہو جاوے سے پہلی صورت میں دوسری طرح کا سونا ہوگا لیکن یہ جواب ضعیف ہے اور صحیح وہی پہلا جواب ہے (نووی) عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی سریت لیلۃ انا ومن معی حتی اذا کنا من آخر اللیل وقعنا وقعۃ ولا وقعۃ عند المسافر آحلی منھا فما ایقظنا الا حر الشمس فقام فقال تنحوا عن ھذا المکان ثم امر بلالا فاذن فتوضأنا ثم امر بلالا فاقام الصلوٰۃ فصلی بنا رکعتین ثم صلی الغداۃ

۱۶۴ حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رات کو چلا میں اور میرے ساتھ کے لوگ یہانتک کہ رات کے آخر میں ہم نے ایک نیند لی اور مسافر کو اخیر رات کی نیند سے زیادہ میٹھی نیند کوئی نہیں ہوتی ہے پھر ہمکو آفتاب کی گرمی نے جگایا تو آپ نے فرمایا کہ اس جگہ سے کوچ کرو پھر آپنے بلال کو حکم کیا انہوں نے اذان کہی ہم نے وضو کیا پھر آپنے بلال کو حکم کیا انہوں نے تکبیر کہی آپنے دو رکعت نماز پڑہی پھر صبح کی نماز پڑہی

الفجر ثم صلوا الصبح ترجمہ نافع بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں فرمایا دیکھو آج رات کو کون حفاظت کریگا ہماری یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کو نہ جاگیں بلال نے کہا میں خیال رکھونگا پھر انہوں نے منہ کیا پورب کیطرف (جدہر سے آفتاب نکلتا تھا) تو ان سب کا کان ٹیک دیے گئے (یعنی غافل ہو کر سو رہے) جب آفتاب گرم ہوا تو جاگے اور کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا وضو کرو پھر بلال نے اذان دی آپ دو رکعتیں پڑھیں اور سب لوگوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں (فجر کی سنتیں) پھر فجر کی نماز پڑھی عن ابن عباس قال لذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم عرس فلم یستیقظ حتی طلعت الشمس او بعضها فلم یصل حتی ارتفعت الشمس وهی صلوة الوسطی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو چلے پھر اتر پڑے (تو لوگ سو گئے) پھر جاگے نہیں یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پورا کچھ حصہ اور سکا اپنی نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر نماز پڑھی اور یہی صلوۃ الوسطے ہے (جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے۔ حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطی

کتاب الاذان

کتاب اذان کے بیان میں

عن عبد الله بن عمر انه كان يقول كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوة وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم بل قرنا مثل قرن اليهود وقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مسلمان جب مدینہ میں آئے تو وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے آتے تھے کوئی نماز کی پکار نہ تھا ایک روز انہوں نے گفتگو کی اس باب میں بعضوں نے کہا ایک ناقوس بنا لو جیسے نصاری کا ناقوس ہوتا ہے (ناقوس ایک بڑی لکڑی ہے جو چھوٹی لکڑی پر ماری جاتی ہے اور اوسمیں سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور بعضوں نے کہا یہود کی طرح ایک سینگ بنا لو حضرت عمر نے کہا اسکی ضرورت کیا ہے کیا تم نہیں بھیج سکتے ایک شخص کو جو پکار دے نماز کے لیے پسند کر رسول اللہ نے فرمایا اے بلال اٹھ اور پکار دے نماز کے لیے عن انس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو کلمے اذان کے دو دو بار کہنے کا اور کلمے تکبیر کے طاق ایک ایک بار کہنے کا (سوائے قامت الصلوۃ کے کہ وہ دو بار کہنا چاہیے جیسے دوسری روایت میں ہے) عن ابن عمر قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مثنى مثنى والاقامة مرة مرة غير انه كان يقول قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو دو بار تھی اور تکبیر ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہنا چاہیے ف امام شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے

بن اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح
فرقامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور امام مالک کے نزدیک قد قامت الصلوۃ
کو بھی ایک بار کہے تو دس کلمے ہوئے اور بعضوں کے نزدیک اللہ کبیر کو بھی ایک ایک بار کہے تو سترہ کلمے ہوئے اور بعضوں کے نزدیک سب کلمے کو
ایک ایک بار کہے مگر قد قامت الصلوۃ دو بار کہے تو نو کلمے ہوئے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تکبیر میں سترہ کلمے ہیں نووی نے کہا صحیح مختار اور
اول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے ہیں **مختصر الصفوت فی الترجیع فی الاذان** اذان میں شہادتین کو پھر آہستہ سے
کہنا ف یعنی پہلے شہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ شہد ان محمدا رسول اللہ کو آہستہ کہنا پھر دوبارہ بلند آواز
پکار کر کہنا اسکا ترجیع کہتے ہیں اور یہ سنت ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کے سوائے امام ابو حنیفہ کے کہ ان کے نزدیک
اذان میں ترجیع نہیں ہے بدلیل حدیث عبد اللہ بن زید کے اور جمہور کی دلیل حدیث ابو محذورہ کی ہے جس میں ترجیع موجود ہے اور وہ
متاخر ہے حدیث سے عبد اللہ بن زید کے کیونکہ وہ سنہ ہجری کی حکایت ہے اور عبد اللہ بن زید کی روایت اوائل ہجرت کی ہے پس موجود
اسکی کہ زیادت ثقہ کی مقبول اور واجب العمل ہے خصوصاً اوس صورت میں کہ عمل اہل مکہ اور مدینہ کا اوسپر ہو (نووی) **عن**
ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ والقی علیہ الاذان حرفا حرفا قال ابراہیم
هو مثل اذاننا اخذا قمت له اعد علی قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ مرتین
اشہد ان محمدا رسول اللہ مرتین قال بصوت دون ذلک الصوت ثم قال اشہد ان لا
الہ الا اللہ مرتین اشہد ان محمدا رسول اللہ مرتین حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سکھایا اور حرفا حرفا
اذان سکھلائے ابراہیم نے کہا یہ حدیث کہ راوی ہیں کہ وہ ایسی ہی اذان تھی جیسے ہماری اذان ہوتے ہے بشر بن معاذ کہتے ہیں میں نے
ابراہیم سے کہا وزاد جمہ کہ پھر سنا دو ہمنے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار پھر
ذرا ہلکی آواز سے جسکو پاس والے سن لیں اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار حی علی الصلوۃ دو بار
حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ف اس طور سے اذان کے سترہ کلمے ہوئے لیکن صحیح مختار یہ ہے کہ شروع
میں اللہ اکبر چار بار کہے تو اوپر کے کلمے ہوں گے اور یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کا لیکن امام مالک کے نزدیک
دو بار کہے **کیفیت الاذان** اذان کے کتنے کلمے ہیں **عن ابی محذورۃ ان رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ فعد ها ابو محذورۃ
تسع عشرۃ کلمۃ وسبع عشرۃ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اذان سکھلائی اور فرمایا
کلمے اور تکبیر کے سترہ کلمے پھر گنا اوسکو ابو محذورہ نے بیعنی اوپر اور سترہ کلمے ف اذان میں انیس کلمے جب ہی ہوں گے کہ شہادتین
میں ترجیع ہو پس حدیث حجت ہے حنفیہ پر **کیفیت الاذان** اذان کیونکر دینا چاہیے **عن ابی محذورۃ**

قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللّٰهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اذان سکھلائی
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد
رسول اللہ پھر بھی پکار کر) اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول
اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ حَتَّى حَبِيبُ اللّٰهِ
بْنُ مُحَيْرِيزٍ وَكَانَ نَدِيمًا فِي جُمَحَ أَبِي مَحْذُورَةَ حَتَّى جَهَزَهُ إِلَى الشَّامِ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي عَنْ دَوْرَانَ
خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَأَحَبُّ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ أَذَانِ أَبِي مَحْذُورَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ لَهُ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ
كُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ مُقْفِلِينَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيَنَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ
عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ فَقُلْنَا نَتَنَكَّبُهُ
وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ نَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا حَتَّى وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ فَأَشَارَ الْقَوْمُ إِلَيَّ وَصَدَقُوا
فَأَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي فَقَالَ لَهُمْ أَذِّنُوا بِالصَّلٰوةِ فَصَلَّيْتُ وَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَذَانَ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ قُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ
ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ
عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا
شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ قَالَ قَدْ أَمَّرْتُكَ بِهِ فَخَرَجْتُ حَتَّى عَتَّابَ
بْنَ أَسِيدٍ عَامِلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلٰوةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبید اللہ بن محیریز سے روایت ہے جو بنی جمح اور پرورش یافتی تھے ابو محذورہ کے یہ ابو
محذورہ وہ ہے اون کو شام کیطرف بھیجا انہوں نے کہا میں شام کو جاتا ہوں مجھ کو ڈر ہے کہ لوگ مجھ سے پوچھیں گے اذان کہ

(اور دین نباسکون) تو ابو محذورہ نے کہا میں چند ساتھیوں کے ساتھ نکلا تو حنین کے راستے میں پہونچے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حنین سے آرہے تھے (حنین ایک مقام کا نام ہے تو احلاف میں) راہ میں ہم کو ملے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان دی آپکے سامنے ہم نے جو مؤذن کی آواز سنی اور ہم دور تھے تو اوس کے نقل کرنے لگے ہنسی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سنکر ہم کو بلا بھیجا ہم آپکے سامنے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا وہ کون ہے تم میں جسکی آواز میں نے سنی تھی لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا اور اونہوں نے سچ کہا (کیونکہ میں ہی چلایا تھا اور میں نے نقل کیے تھے) آپ نے سب لوگوں کو چھوڑ دیا اور مجھ روک لیا پھر فرمایا اوٹھ اور اذان دے میں نماز کی میں اوٹھا آپ نے مجھے اذان سکھلائی اپنی ذات سے فرمایا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہدان لاالٰہ الا اللہ اشہدان لاالٰہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ پھر فرمایا بلند آواز کر اور فرمایا اشہدان لاالٰہ الا اللہ اشہدان لاالٰہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ پھر جب میں اذان دے چکا تو مجھے بلایا اور ایک تھیلی جس میں چاندی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مقرر کیجئے کہ میں اذان کہنے پر آپنے فرمایا میں نے مقرر کیا تو میں شتاب بن اسید پاس گیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے مکے میں اور اذان دی ساتھ اذان کے نماز کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہ آپکا کمال اخلاق تھا اور نہایت عمدہ تعلیم تھی کہ اوقات شخص کو جسنے دین کی بات پر پہنچی ہے شہنشاہ احسان کے بدلے سے شرمندہ کر دیا اور اوسکو دین کی بات بتلادی اور کوئی ہوتا تو جھڑکتا گھرکتا اس میں مطلب نکلتا

الاذان فی السفر سفر میں اذان دینے کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو مَحْذُورَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَيْهِمْ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُونَ بِالصَّلَاةِ فَسَمِعْنَا مُؤَذِّنًا يُسْمِعُنَا بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْتُ فَأَحْبَبْنَا فَخَرَجْنَا نَسْعَى حَتَّى لَقِيتُ فَأَرْسَلَنَا فَأَذَّنَ رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فَقَالَ حِينَ أَذَّنْتُ تَعَالَ فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي وَبَرَّكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ ثُمَّ قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِي كَمَا تُؤَذِّنُونَ الْآنَ بِصَا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولٰى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ

الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے لوٹے تو ہم میں آدمی کو سنے آپ کی تلاش میں ہم نے دیکھا آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ اذان دے رہے تھے نماز کی ہم بھی کھڑے ہو کر اذان دینے لگے اذان سے شیطا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں میں سے ایک شخص کی اذان میں نے سنی اسکی آواز اچھی تھی آپ نے ہم کو بلا بھیجا تو ہر ایک شخص نے باری باری اذان کہی میں سب کے خیر میں تھا جب میں اذان دے چکا تو آپ نے بلایا اور میرا سر اپنے سامنے بٹھلایا اور میری پیشانی پر ماتھے پر اور برکت کی دعا دی تین بار بعد اوس کے فرمایا جاؤ اذان دو کعبہ کے پاس پہنچے کہا کیونکر اذان دوں یا رسول اللہ آپ نے مجھکو اذان سکھلائی جیسے تم اب اذان دیا کرتے ہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح (اور فجر کی اذان میں اتنا زیادہ) الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم اور تکبیر مجھ کو دو دو بار بتلائی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ

اذان المنفردین

فی النفل جو لوگ سفر میں تنہا ہوں وہ بھی اذان کہیں عن مالک بن الحویرث قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی وقال مرۃ اخری انا وصاحب لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں اور میرا چچازاد بھائی یا اور کوئی ساتھی تھا آپ نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو (نماز کے لیے سفر میں) اور چاہیے کہ امامت وہ کرے جو تم دونوں میں بڑا ہو

اجزاء المرۃ باذان غیرہا

دوسری کی اذان پر عن مالک بن الحویرث قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شببۃ متقاربون فاقمنا عندہ عشرین لیلۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحیما رفیقا فظن انا قد اشتقنا الی اہلنا فسالنا عمن ترکنا من اہلنا فاخبرناہ فقال ارجعوا الی اہلیکم فاقیموا عندہم وعلموہم ومروہم واذا حضرت الصلوٰۃ فلیؤذن لکم احدکم ولیؤمکم اکبرکم ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور سب کے سب جوان ہم سن تھے تو بیس راتوں تک میں ہے آپ بڑی رحم کرنیوالے اور نہایت نرم دل تھے آپ نے سمجھا کہ ہم کو اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہوگا تو آپ نے پوچھا ہم اپنے گھر میں اپنے کون کون لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر کو جاؤ اور وہیں رہو اور لوگوں کو سکھلاؤ (دین کی باتیں) اور کہو اذان دے کہ جب نماز کا وقت آوے تو ایک شخص اذان کہہ دیوے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کرے

عن ایوب عن ابی قلابۃ

عن عمرو بن سلمۃ فقال لی ابو قلابۃ هو حی اقرا تلقاہ قال ایوب فاتیتہ فسالتہ فقال لما کان وقعۃ الفتح بادر کل

قوم بالسلام فذهبنا نتلقاهم فاذا هم اهل حوالينا فلما قدم استقبلناه فقال خيستكم والله من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلوا صلوة كذا في حين كذا وصلوة كذا في حين كذا فاذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم احدكم وليؤمكم اكثركم قرانا ترجمہ ایوب سے روایت ہے انہوں نے سنا ابو قلابہ سے انہوں نے سنا عمر بن سلمہ سے ابو قلابہ نے کہا عمر بن سلمہ زندہ ہیں تم ان سے نہیں ملتے ایوب نے کہا میں نے ان سے جا کر ملا انہوں نے کہا جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر ایک قوم نے اسلام لانے میں جلدی کی میرے باپ بھی قوم کی طرف سے گئے تھے اسلام کی خبر لیکر جب لوٹ کر آئے تو ہم سب ان کے استقبال کو گئی انہوں نے کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آتا ہوں آپ نے فرمایا فلانی نماز فلاں وقت میں پڑھو اور یہ نماز اس وقت میں پڑھو پھر جب نماز کا وقت آجاوے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور امامت وہ کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو **المؤذنان للمسجد الواحد** ایک مسجد کے لیے دو مؤذن کا ہونا

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات رہتے اذان دیدیا کرتے ہیں تو تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سنو **هما يؤذنان جميعا** اور فرمایا اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ ملکر اذان دیویں یا ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن بلال فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم قالت ولم يكن بينهما الا ان ينزل هذا ويصعد هذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلال اذان دیویں تو کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے حضرت عائشہ نے کہا ان دونوں کی اذانوں میں بہت فاصلہ نہ تھا مگر اتنا ہی کہ ایک اذان دیکر اترتا تو دوسرا اذان کو کسی چڑھتا **عن** انيسة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اذن ابن ام مكتوم فكلوا واشربوا واذا اذن بلال فلا تاكلوا ولا تشربوا ترجمہ انیسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے تو کھاؤ اور پیو اور جب بلال اذان دیوے تو نہ کھاؤ نہ پیو (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بلال کی اذان اخیر میں تھی) اور پہلی روایتوں سے معلوم ہوا کہ بلال کے اذان اول میں ہوتی پھر ابن مکتوم کی اور وہی صحیح ہے **الاذان في غير وقت الصلوة** نماز کے وقت نہ ہو اور اذان دیوے تو کیسا **عن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل ليوقظ نائمكم وليرجع قائمكم وليس ان يقول هكذا يعني في الصبح ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتا ہے

کو جگا دیں اور تہجد پڑھنے والے کو نماز میں کھانا کھانے کے لیے اور فجر ہوتی پر اذان نہیں دیتے پس تم اونکی اذان پر کھانا نہ چھوڑو

وَقْتُ أَذَانِ الصُّبْحِ فجر کی اذان کا وقت **عَنْ** **أَنَسٍ** أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

وَقْتِ الصُّبْحِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَخَّرَ الْفَجْرَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ

ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا فجر کی نماز کا

اپنے حکم دیا بلال کو انہوں نے اذان دی جب صبح کی روشنی دکھلائی دی پھر دوسرے دن فجر کی نماز میں بہانتک کہ اوجالا ہوگیا

بعد اوس کے حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھی پھر فرمایا یہ وقت ہے نماز کا **كَيْفَ يُقِيمُ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ** اذان میں کیونکر وقت کیا کرے **عَنْ** **أَبِي جُحَيْفَةَ** قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ هَكَذَا يَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا **ترجمہ** ابوجحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو بلال نکلے اور انہوں نے اذان دی وہ اذان میں وقت داہنی اور بائیں پھرتے تھے **بَابُ رَفْعِ**

الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ اذان میں وقت آواز کو بلند کرنا **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ** الْأَنْصَارِيِّ

الْمَازِنِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ

بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ

إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبداللہ بن

عبدالرحمان سے روایت ہے ابوسعید خدری نے اون سے کہا میں دیکھتا ہوں تم بہت چاہتے ہو جنگل کو اور بکریوں کو تو جب تم جنگل میں اپنے

بکریوں میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہانتک پہونچتی ہے وہانتک کے جن اور آدمی اور ہر چیز اوسکی گواہ

ہونگے قیامت کے روز ابوسعید نے کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یعنی جن اور آدمی اور جہانتک مؤذن کی آواز

پہونچیگی وہانتک کی سب چیزیں مؤذن کی ایمان کی گواہی دینگی قیامت میں اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے بلند آواز سے اذان کہے

عَنْ **أَبِي هُرَيْرَةَ** سَمِعَهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ

وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا آپ فرماتے تھے مؤذن

کی بخشش کیجاتی ہے جہانتک اوسکی آواز پہونچے (یعنی جتنی آواز بلند کریگا اوتنی مغفرت زیادہ ہوگی اگر اپنی طاقت بھر آواز بلند کردی تو

مغفرت پوری ہوگی) اور گواہی دینگی اوس کے لیے ہر تر اور خشک (یعنی زندہ اور مردہ درخت اور آدمی وغیرہ) **عَنِ الْبَرَاءِ**

بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَ

الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ **ترجمہ**

براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اوسکے فرشتے دعا کرتے

ہیں پہلی صف کے لیے اور مؤذن کی بخشائش ہوتی ہے جہانتک اوسکی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہیں اوسکو جو سنتا ہے اوسکی اذان کو تر

خوشنما اور اسکو ثواب متاہو ہر ایک نماز کے پڑھنے والے کو ساتھ بتاتا ہے **اَلتَّثْوِيبُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ** فجر کی اذان
مین تثویب کا بیان **ف** یہان تثویب سے مراد الصلوٰۃ خیر من النوم کا کہنا ہے دو بار بعد حی علے الفلاح کی فجر کی اذان مین ✣

عَنْ اَبِی مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ أُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ أَقُولُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ
الْأَوَّلِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہتا تھا تو فجر کے پہلے اذان مین (پہلی اذان
سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہین) بعد حی علے الفلاح کے مین کہتا الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **اٰخِرُ الْاَذَانِ** اذان کے اخیر مین کیا کہے مین **عَنْ** بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ بلال سے روایت ہے انہون نے کہا اذان کا آخر یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ اسود سے روایت ہے بلال کے
اذان کا اخیر یہ تھا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **عَنْ** اَبِی مَحْذُورَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ
ابو محذورہ سے روایت ہے انہون نے کہا اذان کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہے **اَلْاَذَانُ فِي الْخَلْفِ** من شہود
الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت مین آنا ضروری نہین ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُولُ
اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيفٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي لَيْلَةٍ مَّطِيرَةٍ فِي السَّفَرِ
يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ ترجمہ عمرو بن اوس سے روایت ہے مجھ سے ایک شخص نے
بیان کیا جو ثقیف کے قبیلے کا تھا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی کو سنا ایک رات سفر مین اور پانی برس رہا تھا
وہ کہتا تھا حی علے الصلوٰۃ حی علے الفلاح پڑھ لو نماز اپنی اپنی ٹھکانون مین **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ
فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ
اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے اذان
دی نماز کی ایک رات کو جسمین سردی بہت تھی اور ہوا چل رہی تھی انہون نے پکار دیا سب لوگ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے مؤذن کو جب ٹھنڈی رات ہوتی اور پانی برستا کہ پکار دیوے سب لوگ نماز پڑھ
لو اپنے اپنے ٹھکانون مین **اَلْاَذَانُ** لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي وَقْتِ الْاُولٰى مِنْهُمَا جو شخص دو نماز کو
ملا کر پڑھے پہلی نماز کے وقت مین تو وہ اذان دیوے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ
فَرُحِلَتْ لَهُ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ
فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کو

ہم کو مشرکوں نے مشغول کیا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور یہ سرقت کا ذکر ہے جبتک نمازیں نہیں پڑھی تھیں ہم نے ظہر و عصر و مغرب و عشا کی نمازیں پڑھیں یہ صلوۃ خوف کا حکم ہے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ یعنی آپ اور تمہارے اصحاب نے مسلمانوں کی لڑائی سے ایک پرلڑائی ہوا بھیجی جس سے کافروں کے خیموں کی رسیاں ٹوٹ گئیں یہ خبر ہے اکثر گھوڑوں نے گھوڑوں نے لشکریوں کو روند ڈالا پانی اولے گئیں سردی کی شدت جدا تھی کافر بھاگ کر بہاگ نکلے تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو اذان کی تکبیر کہی ظہر کی اور ہم نے پڑھی اوسکو جسطرح وقت پر پڑھتے تھی لَا يُجْزِئُ اِلَّا اَنْ يُّكَبِّرَ بِاَذَانٍ فِيْ حِيْنٍ وَّلَا اِقَامَةَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اگر کئی نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ایک اذان سب کے لیے کافی ہے ہر ایک نماز کی الگ جدا جدا تکبیر عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ترجمہ ابو عبیدہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا مشرکوں نے بازرکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کے روز پھر آپ نے حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی آپ نے عشا کی نماز پڑھی اَنَّهٗ يُجْزِئُ اَحَدَهُمْ اِقَامَةٌ بِلَا اِقَامَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ہر نماز کے لیے صرف تکبیر کہہ لینا بھی کافی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا فِيْ غَزْوَةٍ حَسِبْنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلٰى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا ہم ایک لڑائی میں تھے تو مشرکوں نے روکدیا ہم کو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز سے جب وہ بھاگ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اذان دینے والے کو اوس نے تکبیر کہی ظہر کی نماز کی ہم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی عصر کی نماز کی ہم نے عصر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی مغرب کی نماز کی ہم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی عشا کی نماز کی ہم نے عشا کی نماز پڑھی بعد اوس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتے ہوں (اسوقت میں) سوا تمہاری اَلْاِقَامَةُ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةٍ جو شخص ایک رکعت بھول گیا (اور سلام پھیر کر چلدیا) پھر اوس کو ایک رکعت کو ادا کرنا چاہیے تو تکبیر کہی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَاَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَرَجَعَ الْمَسْجِدَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا اِنَّ الرَّجُلَ كَانَ يُعْرَفُ فَمَا رَاَيْنَاهُ قَطُّ اِلَّا الْاٰنَ اَرَاهُ قُرَشِيًّا فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ قَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ترجمہ معاویہ بن حدیج سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھی تو ایک رکعت باقی تھے آپ نے سلام پھیر دیا اور مسجد سے باہر چلے گئے ایک شخص پیچھا اور کہا یا رسول اللہ آپ ایک رکعت بھول گئے آپ مسجد کے دروازے اور بال کو حکم کیا انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ایک رکعت ادا کی پھر ان لوگوں سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا تم سچ کہتے ہو اس شخص کو دیکھا ہے کہ آپ سے کہا تھا کہ آپ ایک رکعت بھول گئے ہیں نے کہا میں جانتا نہیں مگر دیکھوں تو البتہ پہچان لوں وہ شخص میری سامنی سے نکلا میں نے کہا وہ یہی ہے لوگوں نے کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ بن عبید اللہ ہیں **اَذَانُ الرَّاعِیْ** چرواہے جنگل میں اذان دیوے **عَنْ** عبد اللہ بن ربیعۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فسمع صوت رجل یؤذن حتی اذا بلغ اشھد ان محمدا رسول اللہ قال لکم لمن سمع ھذا من ابن ابی تلعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الراعی غنم رجل عاذ عن اھلہ فھبط الوادی فاذا ھو براعی غنم فاذا ھو بشاۃ منتتۃ قال اترون ھذہ ھینۃ علی اھلھا قالوا نعم قال لدنیا اھون علی اللہ من ھذہ الی اھلھا

ترجمہ عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے ایک شخص کے اذان کی جو اذان دیتا تھا جب اشہد ان محمدا رسول اللہ پر پہنچا تو آپ نے فرمایا یہ بکری کا چرواہا ہے یا اپنے گھر بار سے جدا ہے آپ وادی میں اترے دیکھا تو وہ بکری کا چرواہا ہے پھر آپ نے ایک بکری دیکھی جو مری ہوئی پڑتی تھی آپ نے فرمایا دیکھو یہ اس کے مالک کے نزدیک کسقدر ذلیل ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں آپ فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے **اَلْاَذَانُ** لمن یصلی وحدہ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ اذان دیوے **عَنْ** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یعجب ربک من راعی غنم فی رأس شظیۃ الجبل یؤذن بالصلوۃ ویصلی فیقول اللہ عز وجل انظروا الی عبدی ھذا یؤذن ویقیم الصلوۃ یخاف منی قد غفرت لعبدی وادخلتہ الجنۃ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعجب کرتا ہے اوس شخص سے جو بکریاں چراتا ہے پہاڑ کی چوٹی کے کنارے میں اذان دیتا ہے نماز کے لیے اور نماز پڑھتا ہے پروردگار فرماتا ہے دیکھو میری اس بندے کو اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میری ڈر سے میں نے اسکو بخشدیا اور جنتی کر دیا **اَلْاِقَامَۃُ** لمن یصلی وحدہ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ تکبیر کہے **عَنْ** رفاعۃ بن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ ھو جالس فی صفۃ الصلوۃ الحدیث

ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے نماز کی صفت میں

صِفَۃُ الْاِقَامَۃِ تکبیر کیونکر کہنا چاہیے **عَنْ** ابی المثنی مؤذن مسجد الجامع قال سألت ابن عمر عن الاذان فقال کان الاذان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثنی مثنی والاقامۃ مرۃ مرۃ الا انک اذا قلت قد قامت الصلوۃ قلتھا مرتین فاذا لم تکن قد قامت

الصَّلٰوةُ نُوْضِّئًا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ ابو المنیب سے روایت ہے جو جامع عتیک کے مؤذن تھے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر سے اذان کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان کے کلمے دو دو بار کہے جاتے اور تکبیر کے ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو بار کہتے جب ہم قد قامت الصلوٰۃ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے لیے باہر نکلتے اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِّيْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور میرے ایک رفیق سے فرمایا جب نماز کا وقت آوے تو تم دونوں اذان و پھر تکبیر کہنا پھر نماز وہ پڑھاوے جو تم دونوں میں بڑا ہو (عمر میں) فَضْلُ التَّاذِيْنِ اذان کی فضیلت عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الْمَرْءُ اَنْ لَّا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے نماز کی لیے تو شیطان پیٹ موڑ کر بادتا ہوا بھاگتا ہے اس لیے کہ اذان کی آواز نہ سنے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ہو چکتی ہے پھر لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ خطرہ کرتا ہے آدمی اور اوس کے دل کے بیچ میں (پس الگا کر دیتا ہے آدمی کو دل سے یعنی ظاہر میں جسم آدمی کا نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سو وہاں نہیں ہوتا دل اور خیالات میں پھنس جاتا ہے) تو وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جنکا نماز سے پہلے خیال نہ تھا یہاں تک کہ بھول جاتا ہے آدمی کتنی رکعتیں پڑھیں اَلْاِسْتِهَامُ عَلَى التَّاذِيْنِ اذان کہنے پر قرعہ ڈالنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اگر لوگ جانیں جتنا کہ اذان میں اور جماعت کے اول صف میں ہے پھر نہ پاویں مگر قرعہ ڈالنے سے البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر جانیں کیا ثواب ہے ظہر کو اول وقت پڑھنے میں تو جلدی کریں اوسکے اور اگر جانیں کیا ثواب ہے عشاء فجر کی جماعت کا تو آویں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے (یعنی اگر چلنے کی طاقت نہ ہو تب بھی چوتڑوں کے بل گھسٹتے آویں) اِحْتِسَابُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِيْ لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا مؤذن ایسے شخص کو کرنا چاہیے جو اذان پر اجرت نہ لیوے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو امام ہے اپنی قوم کا لیکن اقتدا کر اوس شخص کے جو سب سے زیادہ ضعیف ہو اور مؤذن ایسا

یعنی رعایت کرنے ضعیف اور بیمار کی اذان نماز کو طول مت دے کہ یہ لوگ جماعت سے گھبرا جاویں) اور مقرر کرے ایسے مؤذن کو جو اذان پر اجرت

نہ لیوے **ثواب ذالک** اذان کا ثواب **عن** ابی ہریرۃ یقول کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل ھذا یقینا دخل

الجنۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال کھڑا ہوا اذان دینے کو جب اذان دے چکے

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا ہی کہا دل سے یقین کر کے وہ جنت میں جاوے گا **القول مثل**

ما یقول المؤذن جو مؤذن کہے وہی سننے والا بھی کہے **عن** محمد بن یحیی الانصاری قال کنت جالسا عند

ابی امامۃ بن سھل بن حنیف فاذن المؤذن فقال اللہ اکبر اللہ اکبر فکبر اثنتین ثم قال اشھد ان

لا الہ الا اللہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشھد ان محمدا رسول اللہ فقال اشھد ان محمدا

رسول اللہ ثم قال حدثنی معاویۃ بن ابی سفیان عن قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمد بن یحیی انصاری سے روایت ہے

میں بیٹھا تھا ابوامامہ بن سہل بن حنیف میں مؤذن نے اذان دی تو ابوامامہ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہوں نے بھی دو بار اللہ اکبر کہا پھر مؤذن نے اشہد ان

لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا انہوں نے بھی دو بار اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر مؤذن نے اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد

ان محمدا رسول اللہ کہا انہوں نے بھی دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا پھر کہا مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا قول بیان کیا **عن** ابی امامۃ بن سھل قال سمعت معاویۃ یقول سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم وسمع المؤذن فقال مثل ما قال ترجمہ ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے معاویہ سے سنا

وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے مؤذن کو اذان دیتے سنا تو جیسا مؤذن کہتا جاتا ہے ویسا ہی آپ بھی

کہتے جاتے تھے **القول الذی** یقال اذا قال المؤذن حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح جب مؤذن کہے

علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہے اس سننے والا کیا کہے **عن** عبد اللہ بن علقمۃ بن وقاص قال کنت عند معاویۃ

اذا اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال المؤذن حتی اذا قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا

قوۃ الا باللہ فلما قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ وقال ھکذا سمعت نبیکم

المؤذن ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل ذلک ترجمہ عبداللہ بن علقمہ بن

وقاص سے روایت ہے میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس تھا اتنے میں اون کے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ نے بھی ویسا ہی کہا جیسے

مؤذن نے کہا جب مؤذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو انہوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا جب اس نے حی علی الفلاح کہا تو انہوں نے

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر یہی کہا جو مؤذن نے کہا بعد اوسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا آپ بھی

ایسا ہی کہا کرتے تھے **باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان** اذان کے بعد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم اذان سنو تو جو اذان دینے والا کہے وہ تم بھی کہو اور میرے اوپر درود بھیجو اسلیئے کہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار رحمت بھیجے گا پھر میرے لیئے اللہ سے اپنی پہنچی وسیلی کو سو اسطے کہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت میں جو کسیکو لائق نہیں ہے سوا ایک بندے کے اللہ کے بندوں میں سے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہونگا تو جو شخص میرے لیئے وسیلہ کو مانگیگا ضرور ہو جاوے گی اوس کے لیے میری شفاعت ف وسیلہ کے معنی کی ڈال آگے آتی ہے **الدعاء عند الاذان** اذان کی دعا کا بیان **عن** سعد بن ابی وقاص عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر کہے میں بھی گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اور بیشک محمد اوس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں اور میں اللہ جل جلالہ کے رب ہونے پر اور اسلام دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہوا اوسکا گناہ بخشدیا جاویگا **عن** جابر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر یہہ کہے اللھم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ تو ضرور ہو جاویگی شفاعت اوسکی میری ف اس دعا کے معنے یہ ہیں یا اللہ جو رب ہے اس پوری پکار کا (یعنی اذان کا) اور رب ہے نماز کا جو قایم رہنیوالی ہے قیامت تک دیتو محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور پہونچا اونکو مقام محمود میں (یعنی اوس مقام میں جسکی سب تعریف کرتے ہیں اور وہ مقام شفاعت ہے جہاں پر کسی کی پہونچ نہوگی) جسکا تونے وعدہ کیا ہے (اس آیت میں عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا) بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے انک لا تخلف المیعاد تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور یہ لفظ جو بعد فضیلہ کے بڑھاتے ہیں واللہ درجۃ الرفیعۃ اور اخیر میں وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ حدیث میں نہیں ہیں **الصلوۃ بین الاذان والاقامۃ** اذان اور اقامت (تکبیر) کے بیچ میں نماز پڑھنا **عن** عبداللہ بن مغفل قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ ترجمہ عبداللہ

بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذان کے بیچ میں نماز ہے ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے جسکا جی چاہے (وہ نفل پڑھے) اذان اور تکبیر کے بیچ میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مؤذن جب اذان دے چکتا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستونوں کی طرف چلے جاتے اور نماز پڑھا کرتے (یعنی سنتیں) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اسی طرح مغرب سے پہلے بھی وہ لوگ نماز پڑھتے (یعنے نفل) اور مغرب کے اذان اور اقامت میں کچھ فاصلہ نہ ہوتا اَلْتَشْكِيْلُ فِي الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ جب مسجد میں اذان ہو جاوے تو بیٹھ رہنے یا نکلنا کیسا ہے عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو الشعثاء سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ کو دیکھا ایک شخص مسجد میں سے جانے لگا اذان کے بعد یہاں تک کہ باہر چلا گیا انہوں نے کہا اس شخص نے تو ابو القاسم کی (یعنے آنحضرت) صلی اللہ علیہ وسلم کی (کیونکہ آپ کا فرمان ہے) کہ جب مسجد میں اذان ہو جاوے تو بیٹھ نماز پڑھے باہر نہ جاوے عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو الشعثاء سے روایت ہے ایک شخص مسجد سے نکلا جب اذان ہو چکی تھی ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِيْمَانُ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْاَئِمَّةِ بِالصَّلٰوةِ مؤذن کو امام کی خبر ہونی چاہیئے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهٗ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعتوں کے بیچ میں سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور ایک سجدہ کرتے تھے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھ لیتا پھر سر اٹھاتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان سے خاموش ہو جاتا اور آپ کو معلوم ہو جاتا کہ فجر ہو گئی تو ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ پاس آ کر تکبیر کی خبر کرتا اور آپ کے ساتھ نکلتے (تو اذان کے بعد مؤذن آپ کو آکر خبر کرتا کہ اب تکبیر ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ مؤذن امام کو خبر کر دے اور نماز کو اٹھ کھڑا ہو جانے کی یعنی جو وجہ ہے کہ وہ مشغول رہتے ہیں اور کاموں میں) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

ابن سباق ثم ذکرت کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فوصف انہ صلی احدی
عشرۃ رکعۃ یا لوتر ثم نام حتی استثقل فرایتہ ینفخ واتاہ بلال فقال الصلوۃ یا رسول اللہ ثم
فقام فصلی رکعتین وصلی بالناس ولم یتوضا ترجمہ کریب سے روایت ہے جو مولی تھے عبد اللہ بن عباس کے مینے
ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھتے
تھے پھر سو رہے یہانتک کہ سستہ ہو گئی اور میں نے دیکھا آپ کو خراٹے لیتے ہوئے اتنے میں بلال آئے اور عرض کیا نماز یا رسول
اللہ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز پڑھائی لوگوں کے ساتھ اور وضو نہیں کیا تھا اس حدیث سے کہ آپ ظاہر میں سوتے
تھے لیکن دل بیدار رہتا اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **اقامۃ المؤذن عند خروج الامام**
جب امام باہر نکلے تو مؤذن تکبیر کہے **عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت**
الصلوۃ فلا تقوموا حتی تروننی وقد خرجت ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو
مت کھڑے ہو یہانتک کہ دیکھو مجھ کو باہر نکلتے ہوئے **کتاب المساجد** کتاب مسجدوں کے بیان میں **الفضل فی بناء المسجد**
بنانے کی فضیلت **عن عمرو بن عنبسۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من بنی مسجدا**
یذکر اللہ عز وجل فیہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ترجمہ عمرو بن عنبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد بنا کر اسکی یاد اوسمیں کرے (یا مسجد بنا دیوے اور اوس میں اسکی یاد کیجاوے) تو اللہ
اوسکی لیے ایک گھر بنا دیگا جنت میں **ف** اگر یہ فضیلت اوسحالت میں ہے جب نمازیوں کو تکلیف ہو اور وہاں کوئی اور مسجد
نہ ہو اگر اور مسجدیں موجود ہوں تو اونہی کی مرمت اور درستی کرنا نئی مسجد بنانے سے بہتر ہے اور جو اون مسجدوں میں مرمت کے
حاجت نہ ہو نئی مسجد نہ بناوی بلکہ اسقدر روپیہ ضروری کاموں میں دین کے صرف کرے جیسے مدرسہ بنانا کنواں بنانا سرائے
دین کے کتابیں چھپوانا **المباھاۃ فی المساجد** مسجد بنانے میں فخر اور بڑائی کرنا کیسا ہے **عن انس ان النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشراط الساعۃ ان یتباھی الناس فی المساجد ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ فخر کرینگے مسجدوں میں **ف** یعنے اپنی نامور ی اور
بڑائی کی نیت سے مسجدیں بناوینگے اور ایک دوسری کے حرص سے اوسکی آراستگی اور زینت کرینگے مطلب یہ ہے کہ نیک کاموں میں
خدا کی مرضی کا خیال کم ہوگا **ذکر ای مسجد وضع اولا** کون سی مسجد پہلے بنائی گئی ہے **عن الاعمش**
ان ابراھیم قال کنت اقرأ علی ابی القرآن فی السکۃ فاذا قرأت السجدۃ سجد فقلت یا ابت السجد
فی الطریق فقال انی سمعت اباذر یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای مسجد وضع
اولا قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت وکم بینھما قال اربعون عاما
والارض لک مسجد فحیثما ادرکتک الصلوۃ فصل ترجمہ اعمش سے روایت ہے ابراہیم نے مجھ سے کہا میں اپنے باپ

سامنے قرآن پڑھا تھا سکہ مین (ایک مقام کا نام ہے) جب مین سجدہ کی آیۃ پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے مین نے کہا یا ابا تم راہ مین سجدہ کرتے ہو انہون نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی مسجد پہلی بنائی گئی ہے انہون نے کہا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) مین نے کہا پھر کون سی بنائی فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) مین نے کہا ان دونون مسجدون مین کتنا فاصلہ تھا آپنے فرمایا چالیس برس اور ساری زمین تیرے لیے مسجد ہی جہان تجھ نماز کا وقت آجاوے وہان پڑھ

فضل الصلوٰۃ فی المسجد الحرام

کعبہ مین نماز پڑھنے کی فضیلت عن ابن ابی نعیم بن عبید اللہ بن معتب بن عباس ان میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت من صلی فی مسجدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الصلوٰۃ فیہ افضل من الف صلوٰۃ فیما سواہ الا مسجد الکعبۃ مرجمہ ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین میمونہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) مین نماز پڑھنا اور مسجدون مین ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ ہے مگر خانہ کعبہ کی مسجد مین (یعنی مسجد حرام مین نماز پڑھنا مسجد نبوی سے بھی افضل ہے)

الصلوٰۃ فی الکعبۃ

خانہ کعبہ مین نماز پڑھنا عن ابن عمر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ھو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ فاغلقوا علیھم فلما فتحوا کنت اول من ولج فلقیت بلالا فسألتہ ھل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم صلی بین العمودین الیمانیین مرجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے دروازہ بند کر لیا جب دروازہ آپنے کھولا تو سب سے پہلی مین اندر گیا اور بلال سے کچھ پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی انہون نے کہا ہان نماز پڑھی میان دو ستونون یمانی کی

باب المحل الاقصیٰ فی الصلوٰۃ فیہ بیت المقدس

مسجد کا بیان اور اس مین نماز پڑھنے کا ذکر عن عبید اللہ بن عمر وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سلیمان بن داود علیہ السلام لما بنی بیت المقدس سأل اللہ عز وجل خلالا ثلثۃ سأل اللہ عز وجل حکما یصادف حکمہ فاعطیہ وسأل اللہ عز وجل ملکا لا ینبغی لاحد من بعدہ فاعطیہ وسأل اللہ عز وجل حین فرغ من بناء المسجد ان لا یاتیہ احد لا ینھزہ الا الصلوٰۃ فیہ ان یخرجہ من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ مرجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داود علیہ السلام نے جب بیت المقدس کو بنایا (یعنی اوسکی عمارت کی) اور ان عمارت بنانی اسلیے کہ بنا بیت المقدس اور کعبہ کی حضرت آدم علیہ السلام ڈال چکے تھے) تو اوسنے جل جلالہ سے تین باتون کے لیے دعا کی ایک تو یہ کہ اسے جل جلالہ اونکو ایسی حکومت عنایت فرماوی (کہ ہوا اور پانی اور جانورون کے مسخر اور تابعدار ہون) اللہ نے ایسی ہی حکومت دی دوسری یہ کہ اللہ اونکو ایسی سلطنت دیوے جو بعد اون کے کسی کو اللہ نے ایسی ہی سلطنت دون کو دی

تیسری یہ کہ جب مسجد بنانے سے فارغ ہوئے تو اللہ سے دعا کی یا اللہ جو کوئی اس مسجد میں نماز ہی کے لیے آوے تو اسکو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسی وہ پاک نہا پیدا ہونے کی وقت **فضل مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصلوٰۃ فیہ** مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت **عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن وابی عبید اللہ** الاعرج مولی الجہنیین وکانا من اصحاب ابی ہریرۃ انہما سمعا ابا ہریرۃ یقول صلوٰۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الف صلوٰۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر الانبیاء ومسجدہ اخر المساجد

ترجمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں ابوہریرہ کے رفیقوں میں سے تھے اون دونوں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا اور مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں کے بعد ہیں اور آپ کی مسجد سب مسجدوں کے بعد ہے (یعنی جیسے آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ایسی ہی آپ کی مسجد بھی اگلے تمام پیغمبروں کی مسجدوں سے افضل ہے) قال ابو سلمۃ وابو عبد اللہ لم نشک ان ابا ہریرۃ کان یقول عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنعتا ان نستثبت ابا ہریرۃ فی ذلک الحدیث حتی اذا توفی ابو ہریرۃ ذکرنا ذلک وتلاومنا ان لا نکون کلمنا ابا ہریرۃ فی ذلک حتی یسندہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان سمعہ منہ فبینا نحن علی ذلک جالسنا عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ فذکرنا ذلک الحدیث والذی فوضنا فیہ من نص ابی ہریرۃ فقال لنا عبد اللہ بن ابراہیم اشہد انی سمعت ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اخر الانبیاء وانہ اخر المساجد

ترجمہ ابوسلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا ہم کو یہ میں کچھ شک نہ تھی کہ ابوہریرہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے سو جب ہم نے اون سے صاف نہ کیا اس حدیث کو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا تمہارا قول ہے) جب ابوہریرہ مر گئے تو ہم نے اسکا ذکر کیا اور ایک نے دوسری کو ملامت کی اس بات پر کہ ابوہریرہ سے کیوں نہ پوچھا تاکہ وہ نسبت کر دیتے اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر انہوں نے سنا ہو تا اپ سے تو ہم اسی تردد میں تھے کہ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹھے اور اون سے بیان کیا اس حدیث کو اور ذکر کیا اپنے قصور کا جو ابوہریرہ سے نہ پوچھنے میں ہوا عبد اللہ بن ابراہیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسی حدیث کو) اس لیے کہ میں سب پیغمبروں کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی سب مسجدوں کے اخیر میں ہے **عن عبد اللہ بن زید** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ

ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے

اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے حدیث بیتی و بیتوں میں گھر ہی اور بعض میں حجرہ اور بعض میں قبر سب روایتوں کا ایک ہی مطلب ہے کیونکہ آپ کا گھر حضرت عائشہ کا حجرہ تھا آپ کا گھر اور حجرہ ملا ہوا تھا اور اسی میں آپ کی حضرت کی قبر شریف اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے مطلب یہ ہے کہ اتنی جگہ بہشت میں اور منبر کر ایک کیاری ہو جاوے گی یا کچھ زیادہ ہو گی یا کم ہو گی یا کچھ زیادہ کر جگہ بہشت میں جاوے گی اور ایک کیاری ہو جاوے گی یا درحقیقت اتنی زمین بہشت میں آ جاتی ہے جو بہشت ہے اور اس کا الاول حدیث ام سلمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان قوائم منبری ہذا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر کے پائے جنت میں سے ہیں فصل حدیث ابی سعید الخدری سئل عن المسجد الذی اسس علی التقوی دو لوگوں سے مسجد ہے جس کا ذکر کلام اللہ میں ہے کہ وہ بنائی گئی ہے پرہیزگاری پر حدیث ابی سعید الخدری قال تماری رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوی من اول یوم فقال ہو مسجدنا وقال الآخر ہو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو مسجدکما ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخصوں نے بحث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنے اوس مسجد میں جسکو شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ یعنی جو مسجد کہ اوسکی بنیاد دھری گئی پرہیزگاری پر پہلے دن سے وہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اوس میں ۔ ایک شخص بولا وہ مسجد تیری ہے (جو مدینے کے باہر بنی ہوئی ہے اور جب آپ پہلی ہجرت کر کے گئے تھے تو وہیں اتری تھی) دوسرا بولا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے آپ نے فرمایا وہ میری مسجد ہے (یعنی مسجد نبوی) فصل فضل مسجد قبا والصلوٰۃ فیہ مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت حدیث ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قباء کل سبت وکان یاتیہا راکبا وماشیا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل آتے تھے حدیث سہیل بن حنیف سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تطہر فی بیتہ ثم اتی مسجد قباء فصلی فیہ کان لہ اجر عمرۃ ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں نہا دھو کر پھر مسجد قبا میں آوے اور وہاں نماز پڑھے تو اوسکو ایک عمرے کا ثواب ملے گا فصل فضل المساجد الثلثۃ المسجد الحرام ومسجدی ہذا والمسجد الاقصیٰ حدیث ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد مسجد الحرام وہذا مسجدی والمسجد الاقصیٰ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندھے جاویں پالان (یعنی سفر نہ کیا جاوے) مگر تین مسجدوں کیطرف ایک مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ کے لیے) دوسری میری مسجد (یعنی مسجد نبوی جو مدینے میں ہے) تیسری مسجد الاقصیٰ (یعنی بیت المقدس) کیطرف ف مراد وہ سفر ہے جو بطریق تقرب الی اللہ اور عبادت کے ہو نہ مطلق سفر اس لیے کہ فرض ہے سفر واسطے تحصیل علم کے جب اوسکی احتیاج ہو اسی طرح ہر سفر

تجارت کے اور عزیزوں اور دوستوں کی ملاقات کے۔ پس ان تین مسجدوں کے سوا اور مسجدوں کیطرف سفر کرنا بالاتفاق ممنوع ہے کیونکہ سوا ان تین مسجدوں کے باقی سب مسجدیں فضیلت اور ثواب میں برابر ہیں اب رہا سفر کرنا انبیا اور اولیا کی قبروں کی زیارت کے لیے اس میں اختلاف ہے ایک جماعت محققین کا یہ قول ہے کہ وہ ناجائز ہے بسبب کہ حدیث مطلق ہے ممانعت سفر میں سوا ان تین مسجدوں کے اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ مراد حدیث میں خاص ہے یعنی سفر مساجد جیسا احمد کی روایت میں ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی مَسْجِدٍ اِلَّا اِلَی الثَّلٰثَةِ مَسَاجِدَ شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں اول قول کو اختیار کیا ہے اور روایت احمد کی ضعیف ہے بسبب شہر بن حوشب کے واللہ اعلم اِقْتِضَاءُ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْم مَسَاجِدَ نصاریٰ کی گرجا کو مسجد بنا لینا درست ہے عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاہُ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِیْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاہُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّہٗ فِیْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَکُمْ فَاکْسِرُوْا بِیْعَتَکُمْ وَانْضَحُوْا مَکَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیْدٌ وَالْحَرُّ شَدِیْدٌ وَالْمَاءُ یَنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْہُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُہٗ اِلَّا طِیْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰی قَفَلْنَا مِنْ بَلَدِنَا فَکَسَرْنَا بِیْعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَکَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَیْنَا فِیْهِ بِاَذَانٍ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ مَطْعٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةٌ حَبَشِیَّةٌ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تِلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَہٗ بَعْدُ نصر جہمہ لطلق بن علی سے روایت ہے ہم اپنی قوم کیطرف سے پیام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے بیان کیا آپ سے کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے پس ہم نے مانگا آپ سے وضو کا بچا ہوا پانی (برکت کے لیے) آپ نے پانی منگوایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اوس پانی کو ایک ڈول میں ڈالدیا اور فرمایا جاؤ جب تم اپنی بستی کو پہونچو تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اوس کے بجائے مسجد بنا لو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی بہت پڑتی ہے اور پانی سوکھ جاتا ہے آپ نے فرمایا اوسکو زیادہ کرو پانی سے (یعنی ڈول کو زیادہ پانی میں تر کر لیا کرو یا تھوڑا پانی اور اوسمیں ڈالدیا کرو جتنا سوکھے اوسکا بدل ہو جاوے) کیونکہ جتنا پانی اوسکو ہو جیگا اسکی خوشبو اور خوبی زیادہ ہوگی خیر ہم روانہ ہوئے یہانتک کہ اپنی شہر پہونچے اور گرجا کو توڑا پھر اوسجگہ یہ پانی چھڑکا اور وہاں مسجد بنائی پھر ہم نے اذان دی تو وہاں ایک پادری تھا اپنی طلی میں سے اوس نے جب اذان سنی تو کہنے لگا یہ حبشی پکار ہے پھر ایک طرف بلندی پر چلا گیا اوس وقت سے کہلائی نہیں دیا بِنَاءُ الْمَسْجِدِ وَاتِّخَاذُ اَرْضِهَا مَسْجِدًا قبروں کو کھود کر وہاں مسجد بنا دینا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِیْ عُرْضِ الْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِیْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِیْ سُیُوْفِهِمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَبُوْ بَکْرٍ رِدْفُہٗ وَمَلَاُ بَنِی النَّجَّارِ

النجار حزامه حق الله بفناء ابی ایوب وکان یصلی حیث ادرکته الصلوٰة ویصلی فی مرابض الغنم فامر بالمسجد فارسل الی ملاء من بنی النجار فجاؤا فقال یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم هذا قالوا والله ما نطلب ثمنه الا الی الله عزوجل قال انس وکانت فیه قبور المشرکین وکانت فیه خرب وکان فیه نخل فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقبور المشرکین فنبشت وبالنخل فقطعت وبالخرب فسویت فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتیه الحجارة وجعلوا ینقلون الصخر وهم یرتجزون ورسول الله صلی الله علیه وسلم معهم وهم یقولون اللهم لا خیر الا خیر الآخرة فانصر الانصار والمهاجرة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو ایک کنارے اوتری ایک محلے میں جسکا نام عمرو بن عوف تھا اور چودہ راتوں تک وہیں رہے پھر اپنے ننہیال بنو النجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے گویا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکے خاصے میں تھے اور بنو النجار کے لوگ آپکے گرد اگرد تھے یہانتک کہ آپ اوتری ابوایوب کے زمین میں (یعنی دالان کے مکان میں جو صحن تھا) اور آپ نماز پڑھ لیتے تھے جہاں پر وقت آجاتا نماز کا یہانتک کہ پڑھ لیتے تھے بکریوں کی رہنے جگہ میں پھر آپنے حکم کیا یا آپ کو حکم ہوا مسجد بنانے کا آپنے بنو النجار کے چند رئیسوں کو بلا بھیجا وہ آئے آپنے ان سے فرمایا تم مجھ سے اس زمین کی قیمت لے لو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم کبھی اوسکی قیمت نہ لینگے مگر خدا سے (یعنی خدا سے اوسکا ثواب لینگے) انس نے کہا اوس میں مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھی اور ایک درخت تھا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تو مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں اور درخت کاٹا گیا اور کھنڈر سب برابر کی گئی پھر درخت قبلہ کیجانب رکھا گیا اور چوکھٹ پتھر کی بنائی گئی صحابہ سب پتھر ڈھوتی تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اون کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے اللھم لا خیر الا خیر الآخرة فانصر الانصار والمهاجرة یا اللہ خوبی نہیں ہے مگر آخرت کی خوبی تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو **الثانی** **عن البخاری** القبور مساجد قبر کو مسجد بنانے کی ممانعت **عن** عائشة وابن عباس قالا لما نزل برسول الله صلی الله علیه وسلم طفق یطرح خمیصة له علی وجهه فاذا اغتم کشفها عن وجهه قال وهو کذلک لعنة الله علی الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد ترجمہ حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے دونوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنے قریب وفات کے) تو آپ ایک چادر ڈال لیتے اپنے منہ پر جب دم گھٹنے لگتا تو منہ کھول لیتے اور فرماتے اسی حال میں لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا **ف** یعنے وہاں پر عبادت کرنا شروع کیا جیسے مسجد میں عبادت کرتے ہیں یا اوسطرف سجدہ شروع کیا یا وہاں روشنی اور آرائش کی جیسے مسجدوں کی کرتے ہیں اللہ اعلم **عن** عائشة ان ام حبیبة وام سلمة ذکرتا کنیسة رأتاها بالحبشة فیها تصاویر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اولئک اذا کان

فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ ام سلمہ نے ذکر کیا ایک گرجا کا ملک حبش میں جسمیں تصویریں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان لوگوں کا قاعدہ تھا (یعنی یہود اور نصاریٰ کا) جب انمیں کوئی نیک بخت آدمی مرجاتا تو اسکی قبر پر ایک مسجد بنا دیتے اور اس کے صورتیں بنا کر رکھتے یہ لوگ بری ہوں گے سب مخلوقات میں اللہ کے نزدیک قیامت کے روز ؛

اَلْفَضْلُ فِي اِتْيَانِ الْمَسْجِدِ مسجد میں آنے کا ثواب

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَحُطُّ سَيِّئَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے پہلا قدم کہتا ہے تو ایک نیکی لکھی جاتی ہے پھر دوسری قدم پر ایک برائی معاف ہوتی ہے

اَلنَّهْيُ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ اِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہ کرنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَأْذَنَتْ اِحْدَاكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں (نماز کے لیے) جانے کی اجازت مانگے تو اسکو منع نہ کرے (دوسری روایت ہے کہ اجازت دو انکو) بخاری) مَنْ يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ مسجد میں آنا

کب منع ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ اَقَلُّ يَوْمًا الثُّومَ ثُمَّ قَالَ الثُّومَ وَالْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذَّى مِمَّا يَتَاَذَّى مِنْهُ الْاِنْسُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھاوے پہلے لہسن کو فرمایا پھر فرمایا لہسن یا پیاز یا گندنا تو وہ ہماری مسجدوں میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتے تکلیف پاتے ہیں اس چیز سے جس سے آدمی تکلیف پاتے ہیں ف پیاز لہسن کا کچا کھانا اس لیے علما نے مکروہ رکھا ہے اور اوسکو کھا کر مسجد میں جانا بڑا بھی امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مولی بھی پیاز لہسن کے برابر ہے اوسکی ڈکار سے بو آتی ہے اگر ان چیزوں کو پکا کر کھاوے یا سرکہ میں ڈالکر ان کی بو دفع کرے تو کھانا درست ہے

مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ کونسا شخص مسجد سے نکالا جاوی

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ اَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا ترجمہ معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا اے لوگو تم اندر ناپاک درختوں میں سے کھاتے ہو یہ پیاز اور لہسن کو اور میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کسی کے منہ سے ان کی بو پاتے تو حکم کرتے وہ نکالا جاتا بقیع کی طرف جو کوئی کھاوے تو چاہیے کہ انکو پکا کر کھاوے

حُكْمُ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں جنبی کا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الصبح ثم دخل فی المکان الذی یرید
ان یعتکف فیہ فاراد ان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فامر فضرب لہ خباءہ وامرت
حفصۃ فضرب لہا خباءہ فلما رات زینب خباءہا امرت فضرب لہا خباءہا فلما رای ذلک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البر یردن فلم یعتکف فی رمضان واعتکف عشرا من شوال

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا قصد کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اس مقام میں جاتے
جہاں اعتکاف کرنا اپنے رمضان کے اخیر دس میں اعتکاف کا ارادہ کیا تو حکم کیا ایک ڈیرہ لگانیکا (مسجد میں) ڈیرہ لگایا
گیا اور ام المومنین حفصہ نے بھی حکم کیا ان کا بھی ڈیرہ لگایا گیا جب ام المومنین زینب نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم کیا
ان کا بھی ڈیرہ لگایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا (کہ مسجد میں ڈیرے ڈیرے ہیں) تو آپ نے فرمایا کیا ان کی
نیت ثواب کی ہے ظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے دوسری کی دیکھا دیکھی اور حرص سے یہ ڈیرے لگائے ہیں) پھر آپ نے رمضان
میں اعتکاف نہ کیا اور شوال میں دس دن تک اعتکاف کیا حسن عائشۃ قال اصیب سفدیۃ من لخندرۃ
رجلا من قریش رجلا فی الکحل فضرب علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبأ فی
المسجد المنوۃ کا من قریب ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کی خندق کی لڑائی میں ہم نے خیمہ پہنچایا ایک
تیر کا جو قریش کے ایک شخص نے مارا تھا اکحل میں (اکحل ایک رگ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکا خیمہ مسجد میں لگایا
تاکہ انکی عیادت (بیمار پرسی) قریب سے کر لیا کریں ادخلا الخیمۃ فی المسجد لاعودہ من
قریب ترجمہ عمرۃ بنت عبد الرحمن قالت کنا عند عائشۃ فذکر المسجد اذ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لمکانکن
ابی امامۃ بن سہل بن حنیف قال کنا جلوسا فی المسجد اذ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لمکانکن انتن
ابی العاص بن الربیع واسمہا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی صبیۃ تحمل صبیا فصلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی علی عاتقہ یضعہا اذا رکع ویضعہا اذا قام حتی قضی صلاتہ
یفعل ذلک بہا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے امامہ
بنت ابی العاص کو لیے ہوئے اور اون کی ماں زینب تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھیں آپ اون کو اوٹھائے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور وہ آپکے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع اور سجدہ
کرتے تو اونکو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب کھڑے ہوتے تو اونکو اوٹھا لیتے اور کاندھے پر بٹھا لیتے ایسا ہی کرتے رہے نماز کے ختم ہونے
تک ربط الاسیر بساریۃ المسجد قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھنا حدثنا ابو ہریرۃ یقول بعث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ
بن اثال سید اہل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد (رخصتہ) ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سوار اون کو نجد کیطرف بھیجا وہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے جسکو ثمامہ بن اثال

فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِّثْ بِنِصْفِ الْحَدِیثِ قَالَ لَمْ ترجمہ سفیان سے روایت ہے یحییٰ عمرو سے کہا کیا تم نے جابر سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا پیکان پکڑے اپنوں کی نہ ان ف مفہوم یہ ہے کہ کسی کے لگ نہ جاوے کیونکہ مسجد میں لوگ جمع ہوتے ہیں پس اُن ہتیار نکالنا منع کی خلاف ہے **تشبیک الاصابع فی المسجد** انگلیاں انگلیوں میں ڈالنا مسجد میں **عَنْ** یزید بن اسود قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَّى خَلْفَكُمَا قُلْنَا لَا قَالَ فَهُوَ هُوَ فَصَلُّوا فَدَعَا لِلْقَوْمِ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ترجمہ اسود سے روایت ہے وہ اور علقمہ دونوں عبداللہ بن مسعود پاس گئے انہوں نے کہا کیا نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں انہوں نے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھو ہم چلے اون کے پیچھے کھڑے ہوئے انہوں نے ایک آدمی کو اپنے داہنی طرف کیا اور ایک کو بائیں طرف پھر نماز پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے جب وہ رکوع کرتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسری ہاتھ کے انگلیوں میں ڈال لیتے وہ ٹخنوں کے بیچ میں اور کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا **الرجل ینام فی المسجد** مسجد میں چت لیٹنا **عَنْ** عباد بن تمیم عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ پیر پر پیر رکھے ہوئے تھے **النوم فی المسجد** مسجد میں سونے کا بیان **عَنِ** ابن عمر أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ وَكَانَ أَهْلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ جوان تھے اور مجرد تو سویا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں **البصاق فی المسجد** مسجد میں تھوکنے کا بیان **عَنْ** أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اسکا ہے کہ اسکو زمین میں داب دیوے (یعنی مٹی اوپر سے ڈالکر دبا دیوے) **النہی عن ان یتخم الرجل فی قبلۃ المسجد** مسجد میں قبلہ کیطرف تھوکنے کی ممانعت **عَنِ** ابن عمر أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي قِبْلَةِ الْكَعْبَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک (بلغم) دیکھا آپ اسکو کھرچ دیا پھر متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھتا ہوتا ہے تو منہ کے سامنے نہ تھوکے اسلئے کہ اللہ جل جلالہ اسکے منہ کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے (یعنی اوسکیطرف متوجہ ہوتا ہے پس سامنے تھوکنا بڑی بے ادبی ہے) **کفارۃ النخع** النبی صلی اللہ

علیہ وسلم عن ان یبصق الرجل بین یدیہ او عن یمینہ وھو فی صلاتہ ترجمہ نماز میں سامنے یا داہنی
طرف تھوکنے سے حضرت نے ممانعت کی عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای نخامۃ
فی قبلۃ المسجد فحکھا بحصاۃ ونھی ان یبصق الرجل بین یدیہ او عن یمینہ وقال یبصق
عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں
قبلہ کیطرف بلغم دیکھا آپ نے ایک سنگریزہ سے اسکو کھرچ دیا اور منع کیا تھوکنے سے سامنے اور داہنی طرف اور فرمایا تھوکے بائیں طرف
یا بائیں قدم کے تلے الرخصۃ فی المصلی ان یبصق خلفہ او تلقاء شمالہ نمازی کو اجازت ہے پیچھے یا
بائیں طرف تھوکنے کی عن طارق بن عبد اللہ المحاربی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
کنت تصلی فلا تبزق من بین یدیک ولا عن یمینک وابصق خلفک او تلقاء شمالک ان کان
فارغا والا فھکذا وبزق تحت رجلہ وفتلہ ترجمہ طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز پڑھتا ہو تو نہ تھوک سامنے اپنی اور نہ داہنی طرف لیکن تھوک پیچھے اپنے یا بائیں تو اسطرح کہ آپ نے
اپنے بائیں کے تلے تھوکا پھر اوس کو ملدیا یا ای الرجلین یمسح بصاقہ کس پاؤں سے تھوک کو ملے عن
العلاء بن الشخیر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتفل فدلک برجلہ الیسری ترجمہ علاء
بن شخیر سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے تھوکا پھر اوسکو ملدیا بائیں پیر سے تخلیق المساجد
مسجد دن میں خوشبو لگانا عن انس بن مالک قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ فی قبلۃ
المسجد فغضب حتی احمر وجھہ فقامت امراۃ من الانصار فحکتھا وجعلت مکانھا خلوقا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ھذا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسجد میں قبلہ کیجانب بلغم دیکھا آپ غصے ہوئے یہانتک کہ چہرہ آپکا سرخ ہوگیا ایک عورت انصار میں سے کھڑے ہوئے اوسکو
رگڑکر اوسکی جگہہ خوشبو لگادی آپنے فرمایا یہ کیا اچھا کام ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد دن میں خوشبو لگانا اور عود و
لوبان جلانا عمدہ کام ہے علاوہ مسنون ہونے کے ایک یہ فائدہ ہے کہ جہاں مجمع ہو وہاں لوبان جلانے سے ہوا کی سمیت رفع ہوتی ہے
الغسل عند دخول المسجد وعند الخروج منہ مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت کیا کہے عن ابی حمید او
ابی اسید یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح
لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللھم انی اسالک من فضلک ترجمہ ابو حمید اور ابو اسید سے روایت ہے
دونو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو کہے یا اللہ کھولدے مجھپر اپنی رحمت کے دروازے اور
جب مسجد سے نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے فضل تیرا امر بالصلوۃ قبل الجلوس جب مسجد میں جاوے تو
بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیوے عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم

المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعتیں بیٹھنے سے پہلے پڑھ لیوے المرحصة قرار المؤمنين ومنه يقال صلوة ترجمہ مسجد میں بیٹھنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے اور مسجد میں بیٹھنے کی اجازت بغیر نماز پڑھے ہوئے حفص کعب بن مالك بحديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك قال وصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قادما وكان إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون إليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم إلى الله عز وجل حتى جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت حتى جلست بين يديه فقال لي ما خلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك قلت يا رسول الله إني والله لو جلست عند غيرك من أهل الدنيا لرأيت أني سأخرج من سخطه بعذر ولقد أعطيت جدلا ولكني والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن الله عز وجل أن يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه إني لأرجو فيه عفو الله والله ما كانت قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك فقمت فصليت (حضرت) ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے وہ اپنا قصہ بیان کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نہیں گئی تھی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں آپ دو رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھتے لوگوں کے سامنے اور وہ لوگ آنے لگے جو آپ سے سوا (جہاد میں) نہیں گئے تھے بلکہ پیچھے رہ گئے تھے (نہ جانے میں) اور طرح طرح کے عذر کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے وہ سب لوگ ستر میں اسی پر کئی آدمی تھے آپ نے اونکا ظاہری بیان قبول فرمایا اور اون سے بیعت کی اور دعا مغفرت کی اور اون کے بھید کی باتیں اللہ جل جلالہ پر رکھ دیں یہانتک کہ میں آیا (اور میں بھی اون لوگوں میں تھا جو جہاد کے لیے نہیں گئے تھے) آپ سے مجھ دیکھکر تبسم کیا جیسا کوئی غصہ میں تبسم کرتا ہے پھر فرمایا آؤ میں آپکے سامنے بیٹھ گیا آپنے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے کیا تم نے اونٹ نہیں خریدا تھا (سواری کے لیے) میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں کسی اور دنیا دار کے پاس بیٹھا ہوتا تو میں جانتا ہوں کہ ضرور اوسکے غصے سے نکلجاتا (یعنی اوسکا غصہ دور کر دیتا) اور مجھے باتیں بنانا خوب آتی ہیں لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج آپ سے جھوٹ کہہ دونگا تو آپ مجھسے راضی ہو جاوینگے لیکن اللہ عزوجل پھر آپ کو ناراض کر دیگا مجھسے (اس پر کہ اللہ جل جلالہ جھوٹ کو جانتا ہے کہ میری دلکا بھید آپ پر کھول دیگا اور آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ میں نے جھوٹی باتیں کہیں ہیں) اور جو میں آج آپسے سچ سچ کہہ دونگا تو آپ مجھپر غصہ کرینگے لیکن امید ہے کہ اللہ جل جلالہ میرا قصور معاف کر دیوے گا اور آپ کو مجھپر مہربان کر دیوے گا

قسم خدا کی جب میں ہانکو ساتھ نہ لگیا تو مجھ سے زیادہ کوئی زور آور اور طاقتور نہ تھا (یعنی مجھے کچھ عذر نہ تھا نہ میں بیمار تھا نہ بیمار کا رشتہ دار تھا مگر شامت نفس سے رہ گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پہلے کہ اب جایا جائے تک کہ اللہ فیصلہ کرے تم جو ابا میں میں کھڑا ہوا اور چلا گیا (یہ حدیث مختصر ہے) آگے اور قصہ کا طویل ہے ف تو کعب مسجد میں آئے اور پھر مسجد میں سے بغیر نماز پڑھے چلے گئے اور یہی مقصود ہے باب کا ثم صلوۃ الذی ثم علی المسجد جو شخص مسجد پر سے گزرے تو دو رکعت نماز نہ پڑھ لیا کرے اگر سکے (اگر سکے) عن قتیبۃ عن سعید بن الحارث قال کنا نغدو الی السوق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنمر علی المسجد فصلی فیہ ترجمہ ابو سعید بن حارث سے روایت ہے ہم صبح کو بازار جایا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو مسجد پر سے گزرتے وہاں نماز پڑھتے الترغیب فی الجلوس فی المسجد وانتظار الصلوۃ مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا کیسا ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ الذی صلی فیہ ما لم یحدث اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے دعا کرتے ہیں تم میں سے اوس شخص کی جو بیٹھا رہتا ہے اوسی جگہ جہاں اوس نے نماز پڑھی جبتک اوسکا وضو نہ ٹوٹے وہ کہتے ہیں۔ یا اللہ بخش دے اوسکو یا اللہ رحم کر اوسپر عن سہل الساعدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان فی المسجد ینتظر الصلوۃ فھو فی الصلوۃ ترجمہ سہل ساعدی سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے وہ گویا نماز ہی میں ہے ف یعنی اوسکو نماز کا ثواب ملتا رہے گا ذکر النہی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی اعطان الابل جہاں پر اونٹ پانی پیتے ہیں وہاں نماز پڑھنے کی ممانعت عن عبد اللہ بن مغفل قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ فی اعطان الابل ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ میں ف یہ ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اسواسطے کہ وہاں اونٹ پانی پیتے ہیں وہاں ہجوم رہتا ہے پس حرف ہے نمازی کو صدمہ پہنچنے کا الرخصۃ فی ذلک ترجمہ نماز پڑھنے کی اجازت عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما ادرک رجلا من امتی الصلوۃ صلی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی اور پاک کرنیوالی (تیمم میں) بنائی گئی ہے تو جہاں کوئی شخص میری امت میں سے نماز کو پالیوے (یعنی نماز کا وقت آجاوے) تو نماز پڑھ لیوے (اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے پانی پینے کی ہو کیونکہ حدیث میں کوئی قید نہیں ہے) الصلوۃ علی الخمر پوریہ پر نماز پڑھنے کا بیان عن اکثر بن زمیل ان امہ سلیم سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتیھا فیصلی فی بیتھا فتتخذہ مصلی فاتاھا فرمی الی خمرتہ فصلی علیہ فصلوا معہ ترجمہ اکثر بن زمیل سے روایت ہے

روایت ہے ام سلیم (انس کی ماں) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ آپ میری گھر پر آویں اور نماز پڑھیں تو میں اوسکو پھر نماز پڑھا کروں (برکت کی لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے گھر میں تشریف لائے اونھوں نے ایک بوریا اور نہایا بچھا دیا سو دیر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھی اور آپکے ساتھ انس اور ام سلیم نے بھی پڑھی **الصلوٰۃ علی الخمرۃ** سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا **عن** میمونہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی الخمرۃ ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے خمرہ پر **ف** خمرہ اوس چیز کو کہتے ہیں جسپر آدمی سجدہ کرتا ہے نماز میں اور وہ ایک ٹکڑا ہوتا ہے بوریے کا یا کھجور کی چھال کا یا اور کسی گھاس کا مجمع البحار میں ہے کہ خمرہ وہ سجدہ گاہ ہے جسپر اس زمانہ میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ چوہے نے بتی گسیٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خمرہ پر ڈالدی سو اس سے ایک روپیہ برابر دل گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خمرہ بڑا نہایا ہوا جیسے سجدہ گاہ ہوتی ہے واللہ اعلم **الصلوٰۃ علی المنبر** منبر پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابی حازم بن دینار ان رجالا اتوا سھل بن سعد بن الساعدی وقد امتروا فی المنبر مما عودہ فسالوہ عن ذلک فقال واللہ انی لاعرف مما ھو ولقد رایتہ اول یوم وضع واول یوم جلس علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فلانۃ امراۃ قد سماھا سھل ان مری غلامک النجار ان یعمل لی اعوادا اجلس علیھن اذا کلمت الناس فامرت فعملھا من طرفاء الغابۃ ثم جاء بھا فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بھا فوضعت ھھنا ثم رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فصلی علیھا وکبر وھو علیھا ثم رکع وھو علیھا ثم نزل القھقری فسجد فی اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ اقبل علی الناس فقال یا ایھا الناس انما صنعت ھذا لتاتموا بی ولتعلموا صلوتی ترجمہ ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس گئے اور وہ بحث کر رہے تھے منبر میں (رسول اللہ صلعم کی کہ یہ کس لکڑی کا ہے انھوں نے سہل سے پوچھا سہل نے کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں جس لکڑی کا یہ ہے اور میں نے دیکھا ہے اسے پہلے دن یہ منبر رکھا گیا اور جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر بیٹھے میں نے آپ کے بعد عورت پاس جسکا نام سہل نے لیا کھلا بھیجا کہ تو اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے کہہ کہ میری لیے چند لکڑیاں بنا دی جنپر میں بیٹھا کروں لوگوں سے باتیں کرنیکو (یعنی نصیحت کرنیکو) اوس عورت نے اپنے غلام کو حکم کیا اوس نے بنایا منبر کو غابہ (ایک مقام کا نام ہے) کے جھاڑ سے اور اوس عورت پاس لے آیا اوس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجدیا اپنے حکم کو یا وہ یہاں رکھا گیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اوسپر چڑھے پس نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا اوسی پر پھر قہقری اترے پاؤں اور سجدہ کیا منبر کی جڑ پاس پھر جب سجدہ سے فارغ ہوئے تو منبر پر جلیگئے جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے یہ کام اس لیے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو **الصلوٰۃ علی الحمار** گدھے پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابن عمر قال رایت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی حمار وھو متوجہ الی خیبر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے اور آپ کا منہ خیبر کی طرف تھا رکوع اور سجود اشارہ سے کرتے تھے خیبر سے شمال کی جانب میں ہے اور قبلہ مدینہ میں جنوب کی طرف ہے عن انس بن مالک انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی حمار وھو راکب یصلی الی خیبر والقبلۃ خلفہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے آپ سوار تھے اور نماز پڑھ رہے تھے منہ آپکا خیبر کی طرف تھا اور قبلہ پیچھے تھا **کتاب القبلۃ** کتاب قبلے کے بیان میں عن البراء بن عازب قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فصلی ستۃ عشر او سبعۃ عشر شھرا ثم امر ان یصرف الی الکعبۃ فمر رجل ممن صلی معہ علی قوم من الانصار فقال اشھد لقد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مکۃ فصرفوا الی الکعبۃ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھی پھر کعبہ کی طرف منہ کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کے ایک قوم پاس گیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے بیت المقدس کی طرف) اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی طرف منہ کیا وہ لوگ (یہ سنتے ہی نماز میں) کعبہ کی طرف پھر گئے **باب الحال التی یجوز علیھا استقبال غیر القبلۃ** کس وقت قبلے کی طرف منہ کرنا ضروری نہیں ہے عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ فی السفر حیث ما توجھت بہ قال مالک قال عبداللہ بن دینار وکان ابن عمر یفعل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے سفر میں جاتے جدھر اور سکا منہ ہوتا عبداللہ بن دینار نے کہا کہ عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے نفل سواری پر پڑھنا سفر میں باجماع علماء درست ہے اگرچہ منہ قبلے کی طرف نہ ہو لیکن شہر میں سواری پر نفل پڑھنا درست نہیں ہے شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت میں درست ہے اور یہی قول ہے انس بن مالک اور ابو یوسف کا اور فرض نماز سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے اکثر علماء کے نزدیک مگر خدا سے جیسے خوف ہو چور کا یا درندے کا یا ظالم جانی کا یا قافلے چلے جانے کا عن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الراحلۃ قبل ای وجہ توجہ بہ ویوتر علیھا غیر انہ لا یصلی علیھا المکتوبۃ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر چاہے جدھر منہ ہوتا اور سکا اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے مگر فرض نہ پڑھتے اوس پر **التیمم** التیمم بعد الوضوء بیان میں اگر ایک شخص نے سوچ کر قبلے کی طرف نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ اوسطرف قبلہ نہ تھا عن ابن عمر قال بینما الناس بقبا فی صلوۃ الصبح جاءھم آت فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل علیہ اللیلۃ قرآن وقد امر

ان تستقبل القبلة فاستقبلوها وكانت وجوههم الى الشام فاستداروا الى الكعبة ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن اترا اور حکم ہوا آپ کو کعبہ کیطرف منہ کرنیکا سو تم کو وہ لوگ (جو خانہ کعبہ میں) کعبہ کیطرف پھر گئے پہلے اوس کے
منہ شام کیطرف تھے پھر گھوم گئے کعبے کیطرف ف اور جسقدر نماز پڑھ چکے تھے اوسکا اعادہ نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا اگر کسی کو
قبلہ کیطرف نماز نہ ہے پھر معلوم ہو کہ قبلہ اوسطرف نہ تھا تو نماز کا لوٹانا ضرور نہیں **سُتْرَةُ الْمُصَلِّي** نمازی
کے سترہ کا بیان **عَنْ** عائشة رض قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك عن
سترة المصلي فقال مثل مؤخرة الرحل ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
تبوک کی لڑائی میں کہ نماز کیلئے سترہ کسقدر ہونا چاہیے آپنے فرمایا جتنی پالان کی لکڑی ہوتی ہے یعنی ایک ہاتھ کی بڑی اگر اس قدر
سترہ نمازی کے سامنے ہو تو اوس پار سے آدمی کا گزرنا منع نہیں ہے **عَنِ** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
كان ينزل الحربة ثم يصلي اليها ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ
لیتے پھر نماز پڑھتے اوسطرف **كَانَ يَأْمُرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ** سترہ سے نزدیک ہونا چاہیے تاکہ کوئی گزرنیوالا نمازی اور سترے
کے بیچمیں سے نہ گزر سکے **عَنْ** سهل بن ابي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم
الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلوته ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے سترہ لگا کر تو سترہ سے نزدیک رہے ایسا نہ ہو کہ شیطان یعنی وہ آدمی یا گدھا یا کتا جو نمازی کے سامنے
سے گزرے اوسکی نماز توڑ دیوے **مِقْدَارُ ذٰلِكَ** سترہ سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو **عَنْ** عبد الله بن عمر ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة واسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة الحجبي فاغلقها
عليه قال عبد الله بن عمر فسألت بلالا حين خرج ماذا صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال جعل عمودا عن يساره وعمودين عن يمينه وثلاثة اعمدة وراءه وكان البيت يومئذ
على ستة اعمدة ثم صلى وجعل بينه وبين الجدار نحوا من ثلثة اذرع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر تشریف لیگئے اور آپکے اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے آپنے دروازہ
بند کر لیا عبداللہ بن عمر نے کہا جب آپ نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپنے ایک ستون
کو بائیں طرف کیا اور دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اوس زمانے میں خانہ کعبہ چھ ستونوں پر تھا پھر آپنے نماز پڑھی دیوار سے
تین ہاتھ کے فاصلے پر دیس اسی قدر سترہ سے فاصلہ چاہیئے **ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَمَا لَا يَقْطَعُهَا اِذَا كَانَ**
بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز کے سامنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس سے نہیں ٹوٹتی
عَنْ ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان احدكم قائما يصلي فانه يستره

الله ان بين يديه مثل اخرة الرحل فان لم يكن بين يديه مثل اخرة الرحل فانه يقطع صلوته
المرأة والحمار والكلب الاسود قلت ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر فقال سألت رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فقال الكلب الاسود شيطان ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کجاوے پر سے نماز پڑھتا ہو تو اگر ہو جاوے اس کے لیے کوئی چیز اونٹ کی
پچھلی لکڑی برابر پس اگر اس کے سامنے اتنی بھی کوئی چیز نہ ہو تو توڑ دیں گے اس کی نماز کو عورت اور گدھا اور کالا کتا دیباتی
(نجدیوں) نے کہا میں نے ابوذر سے پوچھا کالی کتی کی کیا خصوصیت ہے اگر وہ کتا کالا کتا ہو فرمایا میں نے
کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا اپنے فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے عن
قتادة قال قلت لجابر بن زيد ما يقطع الصلوة قال كان ابن عباس يقول المرأة الحائض
والكلب قال قلت لسعيد بن جبير ما شأن الكلب قال سئلت كما سألتني ترجمہ قتادہ نے کہا میں نے جابر بن زید سے پوچھا نماز کس چیز کے سامنے سے ٹوٹ جاتی ہے انہوں نے
کہا ابن عباس کہتے ہیں حائضہ عورت اور کتے کے سامنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے میں نے کہا
شعبہ نے اس حدیث کو رفع کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا) عن ابن عباس قال مثلت انا
والفضل على اتان ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بمنى فدلفنا ذكر كلمة
يحيى امامه رويدا على بعض الصف فنزلنا ثم ركبنا امامه ثم قلت يقل انا رسول الله صلى الله عليه
وسلم سنة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ہم اور فضل بن عباس دو نوں ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑھا رہے تھے تو ہم کو صف کے سامنے تھوڑی دور کر گئے تھوڑے سے صف کے سامنے پھر اتر پڑے اور گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہ کہا عن الفضل بن عباس قال زارنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عشاء
بادية لنا وكانت لميمونة وحمارة ترعى فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العصر وهما بين يديه
فلم يحجرا ولم يثنيا ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کے ملاقات کو
آئے ایک جنگل میں جو ہم لوگوں کا ٹھکانا ہماری پاس ایک گدھی تھی اور ایک کتیا تھی گدھی چر رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھیں انکو ہنکایا یا ہٹایا نہیں عن ابن عباس قال اقبلت
راكبا على اتان وانا يومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس
فمررت بين يدي بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك علي احد
فصلوا معه فصلوا وهم ركوب فنزلوا وجعلوا معه فصلوا ولم ينصرف فجاءت جاريتان
فدخلتا من بين يدي عبد المطلب فاستدار الناس كلهم فافترج بينهما ولم ينصرف ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے وہ اور ایک لڑکا بنی ہاشم میں سے گدھے پر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے اور آپ نماز
پڑھ رہے تھے پھر اترے اور نماز میں شریک ہو گئے سب لوگ نماز پڑھا کیے اور آپ بھی پڑھا کیے اتنے میں دو لڑکیاں بنی عبدالمطلب کے

اولاد میں سے وارث ہوئیں اور آپ کے گھٹنوں سے لپٹ گئیں آپ نے دونوں کو بھیج دیا اور نماز نہ توڑی اس سے معلوم ہوا کہ گدھی اور عورت کے سامنے نکلجانے سے نماز نہیں ٹوٹتی عن عائشۃ قالت کنت بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فاذا اردت ان اقوم کرھت ان اقوم فامر بین یدیہ فاسلک اسلکا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے تھے تو جب میں اوٹھنا چاہتی تو مجھ کو معلوم ہوتا کہ اوٹھ کر آپ کے سامنے سے نکلوں میں آہستہ سے نکل جاتی **التشدید والتوریر** بین یدی المصلی وبین سترتہ ستری کے اور نمازی کے بیچ میں سے نکل جانے کی برائی عن بسر بن سعید ان زیدا کان یسال ابا جھیم ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی المار بین یدی المصلی فقال ابو جھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے ابو جہیم پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے اس شخص کے باب میں جو نمازی کے سامنے سے گزر جاوے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نمازی کے سامنے سے گزرنے سے اگر وہ جانے جو اوپر عذاب ہوگا تو چالیس دن یا برس تک کھڑا رہنا اچھا سمجھے سامنے نکلنے سے عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم یصلی فلا یدع احدا ان یمر بین یدیہ فان ابی فلیقاتلہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نکلنے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے **ف** اسلیے کہ وہ شیطان ہے کیونکہ دیدہ و دانستہ باوجود ممانعت کے نکلنے شروع کرتا ہے **الرخصۃ فی ذالک** اس امر کی اجازت کا بیان عن کثیر عن ابیہ عن جدہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت سبعا ثم صلی رکعتین عند المقام وکان بینہ وبین الطواف احد ترجمہ کثیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا پھر دو رکعتیں بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے پڑھیں اور آپ کے اور طواف کے بیچ میں کوئی حائل نہ تھا یعنی لوگ طواف کرتے تھے اور سامنے سے گزر جاتے تھے اسی حدیث سے بعضوں کا قول ہے کہ مسجد الحرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا منع نہیں ہے بوجہ عذر کے **الرخصۃ فی الصلوۃ خلف النائم** سوتے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا راقدۃ معترضۃ بینہ وبین القبلۃ علی فراشہ فاذا اراد ان یوتر ایقظنی فاوترت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے اور میں آپکے سامنے قبلے کیطرف لیٹی رہتی آپکے بستر پر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھ کو اٹھا

ہیں ذریعہ یعنی النہی عن الصلوٰۃ الی القبر قبر کیطرف نماز پڑھنے کی ممانعت عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیہا

ترجمہ ابو مرثد غنوی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو قبروں کی طرف اور مت بیٹھو قبر پر باب الصلوٰۃ الی الثوب فیہ تصاویر جس کپڑے میں تصویریں ہوں اور ہو نماز پڑھنے کی ممانعت عن عائشۃ قالت کان لی ستر فیہ تصاویر فجعلتہ الی سہوۃ فی البیت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الیہ ثم قال یا عائشۃ اخریہ عنی فنزعتہ فجعلتہ وسادتین ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میری گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں مورتیں تھیں میں نے اوسکو طاق میں رکھدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا ہے عائشہ ہٹا دے اس کپڑے کو میں نے اوسکو اتار کر اوس کے تکیے بنا ڈالے المصلی یکون بینہ وبین الامام سترۃ نمازی اور امام کے بیچ میں آڑ ہو تو کیسا ہے عن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حصیر یبسطہا بالنہار ویحتجرہا باللیل فیصلی فیہا فطفق ناس فصلوا بصلوتہ وبینہ وبینہم الحصیرۃ فقال اکلفوا من العمل ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا وان احب العمل الی اللہ ادومہ وان قل ثم ترک مصلاہ ذلک فما عاد لہ حتی قبضہ اللہ تعالیٰ وکان اذا عمل عملا اثبتہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بوریا تھا آپ دنکو اوسکو بچھاتے اور رات کو اوسکی آڑ کر لیتے اور نماز پڑھا کرتے لوگونکو معلوم ہوا تو وہ آپکے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور اون کے اور آپکے درمیان یہ بوریا تھا آپنے فرمایا اتنا عمل کرو جتنی کی طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ جل جلالہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا اور تم ہی تھک جاتے ہو بیشک اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو پھر آپنے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دے اور کبھی نہ پڑھے یہانتک کہ اللہ نے آپکو دنیا سے اوٹھا لیا اور آپ جب کبھی کام کرتے تو استقلال اور مضبوطی سے کرتے (یعنے نہیں کہ چار دن کیا پھر چھوڑ دیا) الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان عن ابی ہریرۃ انہ سائلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی الثوب الواحد فقال اولکلکم ثوبان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایکشخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ایک کپڑا یعنے فقط تہبند میں نماز درست ہے اگر چادر نہ ہو آپنے فرمایا کیا تم میں سبھی ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور نماز سب کو پڑھنا چاہیے پھر ایک کپڑے سے بھی نماز درست ہوگی) عن عمر بن ابی سلمۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اور اوس کے دونوں کنارے

آپ کے کندھے پر پڑے تھے **الصلوٰۃ** فی قمیص واحد فقط کرتے میں نماز پڑھنے کا بیان (جب نیچا ہو اور ستر چھپا رہے) **عن** سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللہ انی لا اکون فی الصید ولیس علی احدنا الا قمیص افاصلی فیہ قال وانزر علیک ولو بشوکۃ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں شکار میں فقط کرتا پہنے ہوتا ہوں کیا اسی طرح نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا (پڑھ لے) اور (اوسمیں) گانٹھ لگالے اگرچہ (ایک کانٹے کا ہو) (تاکہ ستر نہ کھلے) **الصلوٰۃ** فی الازار تہ بندمیں نماز پڑھنا **عن** سہل بن سعید قال کان رجال یصلون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاقدین ازرھم فی اعناقھم کھیئۃ الصبیان فقیل للنساء لا ترفعن رؤسکن حتی یستوی الرجال جلوسا ترجمہ سہل بن سعید سے روایت ہے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں پڑھا کرتے تھے تہ بند باندھے ہوئے گردن کیطرح (یعنی جب سجدہ میں جاتے تو پیچھے سے ازار کا ستر نظر آتا) تو حکم ہوا عورتوں کو کہ سر نہ اوٹھاویں (سجدہ سے) جبتک مرد سیدھے نہ کھڑے ہو جاویں **عن** عمرو بن سلمۃ قال لما رجع وفودھم من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا انہ قال لیؤمکم اکثرکم قرآنا بالقرآن قال فدعونی فعلمونی الرکوع والسجود فکنت اصلی بھم وکانت علی بردۃ مفتوقۃ فکانوا یقولون الا تغطی عنا است ابنک ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے جبکہ ہی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پاس سے لوٹ کر آئی انہوں نے کہا آپنے فرمایا ہے تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو لوگوں نے مجھکو بلایا (کیونکہ مجھکو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا) اور رکوع سجدہ سکھلایا میں نماز پڑھایا کرتا تھا اوسوقت میری بدن پر ایک پھٹی چادر تھی لوگ میرے باپ سے کہا کرتے تم اپنی بیٹی کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے **صلوٰۃ الرجل** فی ثوب بعضہ علی آخر آیا کپڑا کچھ نمازی کے بدن پر ہو اور کچھ اوس کی عورت پر **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبہ وانا حائض وعلی مرط بعضہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے پاس ہوتی حیض کی حالت میں اور ایک ہے چادر مجھپر ہوتی جس میں سے کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوتے **صلوٰۃ الرجل** فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جب کاندھے پر کچھ نہ ہو مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں جب اوس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو **الصلوٰۃ** فی الحریر رشمی کپڑے میں نماز پڑھنا **عن** عقبۃ بن عامر قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکاره لہ ثم قال لا ینبغی ھذا للمتقین ترجمہ عقبہ بن عامر

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے حریر (ریشمی کپڑے) کی ایک قبا تحفہ بھیجی آپ نے اوسکو پہنکر نماز پڑھی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے اوسکو اتار کر پھینکا جیسے کوئی برا جانتا ہے پھر فرمایا اسکا پہننا پرہیزگاروں کو نہیں چاہیے (کیونکہ یہ لباس عورتوں کا ہے یا دل مردوں کا جو عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں مصروف اور خدا سے غافل رہتے ہیں)

اَلرُّخْصَةُ فِي الصَّلٰوةِ فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ جس چادر میں نقش و نگار بنے ہوں (پہنے پہنے) نماز پڑھنا درست ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهِ اِذْهَبُوْا بِهٰذِهِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّتِهٖ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک چادر میں جسمیں بیل بوٹے تھے پھر پڑھ کر) فرمایا بازار کہا مجکو ان بوٹوں نے (نماز میں دل لگنے سے) الجھا دیا یہ چادر ابوجہم پاس اور لے آؤ اس کے بدلے میں) کمبل اونکا **اَلصَّلٰوةُ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ** لال کپڑے پہنکر نماز پڑھنا **عَنْ** اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَمَرَّ بِنَا عَنَزَةً صَلّٰى اِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَاَبْصَرْتُ

ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لال جوڑا پہنکر نکلے اور ایک برچھی سامنی گاڑدی پھر نماز پڑھی اور اوس برچھی کے اوس پار سے کتا اور گدھا نکلتا تھا اور عورت بھی نکلتی تھی **اَلصَّلٰوةُ فِي الشِّعَارِ** اوس کپڑے میں نماز پڑھنا جو بدن سے لگا رہتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوالْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَعْدُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ وَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ مِنِّيْ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَمْ يَعْدُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر سوتے اور میں حائضہ ہوتی اگر آپ کے کپڑے میں میرے طرف سے کچھ لگ جاتا تو آپ اوتنا ہی مقام دھو لیتے اور اوس سے زیادہ نہ دھوتے پھر نماز پڑھتے اوس میں پھر اگر میری پاس لیٹتے اگر کچھ لگ جاتا تو اوتنا ہی مقام دھوتے اور اوس سے زیادہ نہ دھوتے **اَلصَّلٰوةُ فِي الْخُفَّيْنِ** موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا **عَنْ** هَمَّامٍ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا

ترجمہ ہمام سے روایت ہے میں نے جریر کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی منگوایا اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی کسی نے اون سے پوچھا (کہ تم نے موزوں سے نماز پڑھی) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا **اَلصَّلٰوةُ فِي النَّعْلَيْنِ** جوتے پہنکر نماز پڑھنا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نئی بہنچ ہوئی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **اَیْنَ یَضَعُ الْاِمَامُ عَلَیْہِ اِذَا** صَلّٰی بِالنَّاسِ جب امام نماز پڑھاوے تو اپنے جوتے کہاں رکھے **عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ** عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِھِمْ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ وَضَعَ نَعْلَیْہِ عَنْ شِمَالِہٖ ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے جنہوں نے رفع ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جوتیاں اپنی بائیں طرف رکھیں **بَابُ کَرَاہِیَۃِ الْاِمَامَۃِ** کتاب جماعت کے بیان میں **اِمَامَۃُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ** علم اور بزرگی والے لوگوں کو امامت کرنا چاہئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اُمَرَاءُ فَاَتَاھُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَابَکْرٍ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَیُّکُمْ تَطِیْبُ نَفْسُہٗ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَبَابَکْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَابَکْرٍ ترجمہ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا ایک امیر ہم لوگوں میں سے ہونا چاہیے اور ایک امیر تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) تو عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا پھر تم میں سے کس کا جی خوش ہوگا ابوبکر کے آگے بڑھنے پر انصار نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی ابوبکر سے آگے بڑھنے پر **قَالَ** بعد اس کے انصار بھی راضی ہو گئے ابوبکر صدیق کی امامت پر اور خلافت لوگی یا جمع مہاجرین اور انصار منعقد ہوئی اگرچہ اس حدیث میں ذکر ہے امامت کبریٰ یعنے خلافت کا مگر امامت صغریٰ یعنے نماز کی امامت وہ بھی فرع ہے امامت کبریٰ کی نمازیوں کو چاہیے کہ اپنے میں جو شخص زیادہ علم اور فضیلت رکھتا ہو اسکو پیش نماز بناویں **اَلصَّلٰوۃُ مَعَ اَئِمَّۃِ الْجَوْرِ** ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھنا **عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ** ابوالعالیہ **اَلْبَرَاءِ** قَالَ اَخَّرَ زِیَادٌ الصَّلٰوۃَ فَاَتَانِیْ ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَیْتُ لَہٗ کُرْسِیًّا فَجَلَسَ عَلَیْہِ فَذَکَرْتُ لَہٗ صَنِیْعَ زِیَادٍ فَعَضَّ عَلٰی اِصْبَعِہٖ وَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَاذَرٍّ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ کَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَکَ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ کَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَکَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالصَّلٰوۃِ وَالْاِمَامُ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتَ مَعَھُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ صَلَّیْتُ فَلَا اُصَلِّیْ ترجمہ ابوالعالیہ سے جنکا نام براء ہے روایت ہے کہ زیاد نے (جو حاکم تھا) ایک روز نماز میں دیر کی تو ابن صامت میرے پاس آئے میں نے انکو کرسی دی وہ اوپر بیٹھ گئے پھر میں نے ان سے زیاد کا حال بیان کیا (کہ وہ نماز میں دیر کرتا ہے) انہوں نے انگلی دانتوں کے تلے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابوذر سے یہی بات پوچھی جیسی تو نے مجھ سے پوچھی انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا جیسی تو نے مجھ سے پوچھا آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لیا کر (یعنی اول وقت) پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر پڑھ لے (وہ نفل ہو جاوے گی) اور یہ نہ کہو کہ میں نماز

چکا نہیں ہوگا اس لیے کہ وہ ظالم حاکم تجھے ایذا نہ پہنچا ویں ۱۲ عَنْ یزید عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّکُمْ سَتُدْرِکُوْنَ اَقْوَامًا یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ لِغَیْرِ وَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتُمُوْھُمْ فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا وَصَلُّوْا مَعَھُمْ وَاجْعَلُوْھَا سُبْحَۃً ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیشک ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اوسکے وقت پر ادا نہ کریں گے پھر اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ تو نماز اپنے وقت پر پڑھو اور ان کے ساتھ بھی پڑھو اور اسکو نفل کر لو **مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ** امامت کا زیادہ حقدار کون ہے عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ فِی الْھِجْرَۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَکَ ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امامت کرے لوگوں کی وہ شخص جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھتا ہو اگر کلام اللہ پڑھنے میں برابر ہوں تو جس نے پہلی ہجرت کی ہو وہ امامت کرے اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو شخص سنت کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو) زیادہ جانتا ہو وہ امامت کرے اگر اسمیں بھی برابر ہوں تو جس شخص کا سن زیادہ ہو وہ امامت کرے اور کسی شخص کو نہیں چاہیے کہ وہ دوسری کی امامت کے کی جگہ میں جا کر امامت کرے یا اوس کی عزت کی جگہ پر جا کر بیٹھ جاوے مگر اوسکی اجازت سے **تَقْدِیْمُ ذِیْ السِّنِّ** جس کی عمر زیادہ ہو اوسکو امامت کرنا چاہیے عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّیْ وَقَالَ مَرَّۃً اَنَا وَصَاحِبٌ لِّیْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری ساتھ میری چچا کا بیٹا تھا اور کبھی یہ کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور امامت تم دونوں میں وہ کرے جو عمر میں بڑا ہو **اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ فِیْ مَوْضِعٍ ھُمْ فِیْہِ سَوَاءٌ** جب چند لوگ برابر کے جمع ہوں تو کون امامت کرے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَاُھُمْ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ایک امام ہو جاوے اور سب سے زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو کلام اللہ زیادہ پڑھا ہوا یا چاہتا ہو **اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ وَفِیْھِمُ الْوَالِیْ** جب چند آدمی جمع ہوں اور ان میں وہ شخص بھی ہو جو سب کا حاکم ہو عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَؤُمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَجْلِسُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ امامت کرے دوسرے کی حکومت میں اور نہ بیٹھے اوس کے عزت کے

جگہ پر گراوس کے اجازت سی اِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي صَلَّى بِالنَّاسِ بِغَيْرِ إِمَامَةٍ
سے کوئی شخص نماز پڑھاتا ہو پھر حاکم آجاوے تو کیا پیچھے چلا آوے (یعنی امامت چھوڑ کر مقتدیوں میں شامل ہو جاوے یا امامت
کرتا رہے) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ
فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ الْأُولَى فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا
أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ
النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ
فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ
أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ سہل بن سعد سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ بنی عمرو بن عوف آپسمین لڑے ہین تو آپ
تشریف لے گئے اونہین صلح کرانیکو اور کئی آدمی آپکے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان روکے گئی (یعنے آپ کو دیر
ہوگئی) اور ظہر کا وقت آگیا تو بلال ابوبکر صدیق پاس آئے اور کہا ای ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئے اور نماز
کا وقت آگیا تم نماز پڑہا سکتے ہو ابوبکر نے کہا ہان اگر تم چاہو بلال نے تکبیر کہی اور ابوبکر آگے بڑہے لوگون نے بھی تکبیر کہی ہر نبی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صفون کو اندر آپ چلے آرہے تھے یہانتک کہ صف مین کھڑے ہوگئے (اور آپنے قصد
کیا کہ نماز مین شریک ہو جاوین ابوبکر صدیق کے پیچھے) لوگون نے دستک دینا شروع کی لیکن ابوبکر نماز مین کسی طرف خیال نہین کرتے
تھے جب بہت دستکین دین تو اونہون نے دیکھا تو معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین آپنے اونکو اشارہ کیا کہ نماز
پڑہاؤ اوسوقت ابوبکر نے اپنے دونون ہاتھ دہائے اور اللہ جل جلالہ کا تبکر کیا یہ سبحات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو
امامت کے لائق سمجھا) پہر اولٹے پانون پیچھے چلے آئے یہانتک کہ صف مین ملگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہ گئے آپنے
نماز پڑہائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگون کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا ای لوگو تمہارا کیا حال ہے جب تم کو کوئی حادثہ پیش آتا ہے

نماز میں تو دستک دینی لگتی ہو دستک تو عورتوں کے لیے ہے اب جب کوئی حادثہ پیش آوے تو سبحان اللہ کہا کرو کیونکہ جب کوئی سبحان اللہ سنیگا اور ہر خیال کریگا پھر ابوبکر صدیق رضی سے فرمایا تم نے نماز کیوں نہ پڑھائی جب میں نے تم کو اشارہ کیا تھا انھوں نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھاوے (ابو قحافہ ابوبکر صدیق رضی کے باپ کا نام تھا ابوبکر نے تواضع سے اپنا نام ہی نہ لیا اور ابو قحافہ کا بیٹا کہا حدیث سے ابوبکر صدیق رضی کا درجہ اور اونکا سچا اخلاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے) **ثم ذکر الاختلاف علی الامام فی رعیتہ**

امام اپنی رعیت میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھے تو درست ہے **عن** عائشۃ ان ابابکر صلی للناس ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصف ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف میں تھے **امامۃ الزائر** جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے تو بدون اون کی اجازت کے اون کی امامت کرے **عن** مالک بن الحویرث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زار احدکم قوما فلا یصلین بھم ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم سے ملنے کو جاوے تو نماز نہ پڑھاوے **امامۃ الاعمی** اندھے کی امامت کرنا درست ہے **عن** محمود بن الربیع ان عتبان بن مالک کان یؤم قومہ وھو اعمی وانہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تکونون فی الظلمۃ والمطر والسیل وانا رجل ضریر البصر فصل یا رسول اللہ فی بیتی مکانا اتخذہ مصلی فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال این تحب ان اصلی فاشار الی مکان من البیت فصلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمود بن الربیع سے روایت ہے عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے اور وہ اندھے تھے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کبھی مینہ برستا ہے اور مینہ رستا ہے اور نالے چلتے ہیں میں اندھا آدمی ہوں تو آپ میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ دیجیے میں وہیں نماز پڑھا کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہاں تم چاہتے ہو میں نماز پڑھوں انھوں نے کہا گھر میں ایک جگہ بتلائی آپ نے اوسجگہ نماز پڑھی **امامۃ الغلام قبل ان یحتلم**

لڑکا نابالغ امامت کرسکتا ہے **عن** عمرو بن سلمۃ الجرمی قال کان عمر یعرض علینا القرآن فکان ابی اکثرنا قرآنا فقدمنا ابی فقال انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیؤمکم اکثرکم قرآنا فقدمنی وانا ابن ثمان سنین ترجمہ عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت ہے ہمپر سوار گذرا کرتے تھے ہم اون سے قرآن سیکھا کرتے تھے تو میری باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے آپ نے فرمایا تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو جب میرے باپ لوٹ کر آئے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امامت وہ شخص کرے جسکو قرآن

زیادہ یاد ہو پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن یاد نکلا میں دس برس کے امامت کرتا تھا اور وقت میری عمر آٹھ برس کی تھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امامت نابالغ کی جائز ہے جب صاحب علم ہو اور قرآن اچھا پڑھتا ہو اور یہی قول ہے اہل حدیث کا مگر فقہا نے فرض نماز میں نابالغ کی امامت کو ناجائز کہا ہے اور نفل میں بعضوں نے جائز کہا ہے **قیام الناس**

إذا رأى الإمام جب امام باہر نکلے نماز کے لیے اور وقت لوگ کھڑے ہوں **عن** أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتوا إلى الصلوة فلا تقوموا حتى تروني ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے مت ہو جبتک مجھ نہ دیکھو **الإمام تعرض له الحاجة** بعد الإقامة اگر تکبیر ہونے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آوے **عن** أنس قال أقيمت الصلوة ورسول الله صلى الله عليه وسلم يجيء رجل فما قام إلى الصلوة حتى نام القوم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص سے کان میں باتیں کر رہے تھے پھر نہیں کھڑے ہوئے آپ نماز میں یہانتک کہ بعض لوگ سو گئے اور دیگر اونگھنے لگے اتنی آپنے دیر کی **الإمام يذكر بعد قيامه** في مصلاه أنه على غير طهارة جب امام اپنی جگہ میں نماز پڑھانے کو کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے **عن** أبي هريرة قال أقيمت الصلوة فصف الناس صفوفهم وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا قام في مصلاه ذكر أنه لم يغتسل فقال للناس مكانكم فخرج إلى بيته ثم خرج علينا ينطف رأسه فاغتسل ونحن صفوف ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جب اپنی جگہ میں آکر کھڑے ہو گئے اور وقت آپکو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا ہے آپنے لوگوں سے فرمایا یہیں ٹھہرو پھر آپ اپنے گھر میں گئے اور باہر نکلے سر سے آپکے پانی ٹپک رہا تھا تو آپ نے غسل کیا جب ہم صفیں باندھی ہوئی تھی **استخلاف الإمام** إذا غاب جب امام کہیں جانے لگے تو کسی کو اپنا خلیفہ کر جاوے **عن** سهل بن سعد قال كان بين بني عمرو بن عوف شيء فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر ثم أتاهم ليصلح بينهم ثم قال لبلال يا بلال إذا حضر العصر ولم آت فمر أبا بكر فليصل بالناس فلما حضرت أذن بلال ثم أقام فقال لأبي بكر مثل ذلك فتقدم أبو بكر فدخل في الصلوة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يتبوأ الناس حتى قام خلف أبي بكر وصفح القوم وكان أبو بكر إذا دخل في الصلوة لم يلتفت فلما رأى أبو بكر التصفيح لا يمسك عنه التفت فإذا هو برسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فحمد الله عز وجل على قول رسول الله صلى الله عليه وسلم له امضه ثم مشى أبو بكر القهقرى على عقبيه فتأخر فلما رأى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم تقدم فصلى بالناس فلما فرغ

شوں

صلوٰتہ قال یا ابا بکر ما منعک اذ اتیتنا ان لا تکون مصلیت فقال لم یکن لابن ابی
قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال للناس اذا نابکم شیء فلیسبح الرجال
ولیصفح النساء ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے بنی عمرو بن عوف میں کچھ لڑائی ہوئی یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچی آپ ظہر پڑھ کر انکے پاس گئے صلح کرنے کو اور بلال سے فرمایا ای بلال جب عصر کا وقت آوے اور میں نہ
آؤں تو ابو بکر سے کہنا وہ نماز پڑھاویں جب عصر کا وقت آیا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہے اور ابو بکر سے کہا آگے بڑھو نماز
پڑھانے کے لیے) ابو بکر آگے بڑھے اور نماز شروع کر دے جب وہ نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابو بکر کے پیچھے کھڑی ہوئے لوگوں نے دستک دینا شروع کی ابو بکر کا یہ قاعدہ تھا کہ جب
نماز میں ہوتے تو کسی طرف دھیان نہ کرتے مگر جب انھوں نے دیکھا کہ برابر دستکیں ہو رہی ہیں کسیطرح نہیں تھمتی تو انہوں
نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور نماز پڑھاؤ) ابو بکر نے اللہ جل جلالہ کا
شکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فرمانے پر کہ نماز پڑھاؤ پھر الٹے پاؤں پیچھے آ گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ آگے
بڑھے اور نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوکر فرمایا ای ابو بکر جب میں نے تمکو اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کیوں نہیں پڑھتا تھا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ
کی بیٹی کی یہ مجال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے ہوتے لوگوں سے آگے بڑھے فرمایا جبکہ نماز میں کوئی چیز پیش آوے تو مرد سبحان اللہ کہیں
اور عورتیں دستک دیں **انما جعل الامام لیؤتم بہ الامام** امام کی پیروی کرنا چاہیے **عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم سقط من فرس علی شقہ الایمن فدخلوا علیہ یعودونہ فحضرت الصلوٰۃ فصلیٰ
فصلوا معہ قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا سجد
فاسجدوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم گھوڑے پر سے گری داہنی کروٹ پر تو صحابہ آپ کی عیادت کو گئے نماز کا وقت آگیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
امام اسی لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ سمع اللہ
لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو **انما یؤتم بالامام لیؤتم بالامام** جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو اوسکی اور لوگ
پیروی کریں **عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای فی اصحابہ تاخرا فقال**
تقدموا فاتموا بی ولیاتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتاخرون حتی یؤخرہم اللہ عز وجل
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں (یعنی صف اول
میں شریک نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور کچھ
لوگ ایسے ہیں جو پیچھے رہا کریں گے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ بھی اونکو پیچھے ڈالدیگا (یعنی قیامت میں جب لوگ جنت میں جاوینگے
تو وہ سب کے پیچھے پہنچا دیں گے) **عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ابا بکر ان یصلی**

بالناس قالت وكان النبي صلى الله عليه وسلم بين يدي أبي بكر فصلى قاعدا وأبو بكر يصلي
بالناس والناس خلف أبي بكر ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم دیا
نماز پڑھانے کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے سامنے تھے اور بیٹھکر نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے
سب لوگ ابوبکر کے پیچھے تھے **عن** جابر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر فلما كبر أبو بكر
خلفه فلما أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر أبو بكر يسمعنا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو ابوبکر بھی تکبیر کہتے ہم کو
سنانیکے لیے (تو ہم ابوبکر کی پیروی کرتے اور ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) **مقدار وقف الامام اذا**
كانوا ثلثة وما الاختلاف في ذلك جب تین آدمی ہوں تو بعضوں کے نزدیک امام بیچمیں کھڑا ہو اور ایک مقتدی کو داہنی
طرف کرے ایک کو بائیں طرف اور بعضوں کے نزدیک امام آگے بڑھ جاوے اور دونوں مقتدی ملکر اوسکے پیچھے کھڑے ہوں **عن**
الأسود وعلقمة قالا دخلنا على عبد الله نصف النهار فقال إنه سيكون أمراء يؤخرون الصلوة عن
وقتها الصلوة لوقتها ثم قام فصلى بيني وبينه فقال هكذا رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم فعل ترجمہ اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود پاس دوپہر کو گئے انہوں نے کہا قریب ہے وہ
زمانہ جب امیر لوگ نماز کیوقت اور کاموں میں مشغول ہیں گے تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا پھر عبداللہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور علقمہ
اور اسود کے بیچ میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی بعد اوس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **عن** مسعود
قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر فقال لي أبو بكر يا مسعود رأيت أبا تميم
يعني مولاه فقال له يحملنا على بعير وبعثت إلينا بزاد ودليل يدلنا فجئت إلى مولاي فأخبرته
فبعث معي ببعيرين ووطب من لبن فجعلت أحدثهم في أخفاء الطريق وحضرت الصلوة فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وقام أبو بكر عن يمينه وقد عرفت الإسلام وأنا
معهما فجئت فقمت خلفهما فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم في صدر أبي بكر فصففنا
خلفه ترجمہ مسعود سے روایت ہے میری سامنے سے ابوبکر نے کہا تم اپنی مالک ابوتمیم پاس جاؤ اور اون سے کہو ہمیں ایک اونٹ پر
سواری کو اور توشہ دی اور ایک شخص راہ بتلانے والا دیدی (جو ہم کو مدینہ کی راہ بتلادی) میں اپنی مالک پاس آیا اور اوسے
کہا انہوں نے میری ساتھ ایک اونٹ اور ایک کپہ دودھ کا کر دیا پھر میں اون کو لیچلا پوشیدہ رستوں میں (تاکہ فرون کو
پتا نہ ملے) اور نماز کا وقت آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ابوبکر صدیق رض آپ کی داہنی طرف
کھڑے ہوئے اوس زمانے میں میں دین اسلام کو جان چکا تھا اور آپکے ساتھ اس واسطے میں بھی آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کے سینے پر ہاتھ مارا (وہ پیچھے چلے آئے) پھر ہم دونوں آپکے پیچھے کھڑے ہوئے

إِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً وَامْرَأَةً جب امام سمیت تین مرد ہوں اور ایک عورت ہو تو کیونکر کھڑے ہوں **عَنْ أَنَسِ** بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْاُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کھانا کھلانے کے لیے جسکو انہوں نے تیار کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اٹھو پھر فرمایا کھڑی ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں انس نے کہا میں اوٹھا اور ایک بوریا جو بہت بچھاتے بچھاتے کالا ہو گیا تھا اوسکو پانی سے دھویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بڑھیا (یعنی ملیکہ) ہماری پیچھے تھی آپ نے دو رکعتیں ہمیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا **إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ** جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں تو کس طرح صف باندھیں **عَنْ أَنَسٍ** قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَالْيَتِيْمُ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلْاُصَلِّ بِكُمْ قَالَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اوسوقت کوئی نہ تھا مگر میں اور میری ماں اور یتیم لڑکا اور ام حرام میری خالہ آپ نے فرمایا کھڑی ہو میں تمہارے ساتھ نماز پڑھونگا اوسوقت نماز کا وقت نہ تھا پھر آپ نے نماز پڑھائی (یعنے نفل نماز برکت کے لیے) **عَنْ** أَنَسٍ اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اُنْسًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَاُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے وہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کے ماں اور خالہ تو آپ نے انس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور ماں اور خالہ کو اون کی پیچھے کھڑا کیا **ف** ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل نماز جماعت سے پڑھنا درست ہے اگرچہ دن کو ہو **موقف الامام إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ** جب ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کہاں کھڑا ہو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا فَصَلَّيْنَا مَعًا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اور عائشہ ہماری پیچھے تھیں تو آپ نے نماز پڑھی میں بھی آپ کے پہلو میں تھا آپ کے ساتھ نماز پڑھتا جاتا تھا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاِمْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَنَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز پڑھی اور ہماری گھر کی ایک عورت اور تھی آپ نے مجھے داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا **موقف الامام والمأموم** صبی جب ایک لڑکا امام کے ساتھ ہو تو امام کہاں کھڑا ہو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ

خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رات کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا (جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو اٹھے میں بھی اٹھا اور آپ کی طرف آپ کے کھڑا ہوا آپ نے میرا سر پکڑ کے مجھ کو داہنی طرف کھڑا کیا **هَلْ يَلِي الْإِمَامَ** ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ امام کے کون لوگ نزدیک ہیں عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو تو نہیں تو تمہاری دلوں میں پھوٹ ہو جاوے گی اور میرے نزدیک (یعنی اول صف میں) وہ لوگ ہیں گے جو عقل والے ہیں (یعنی ہوشیار لوگ عمر والے بڑی عمر کے) پھر وہ لوگ جو اون سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو اون سے قریب ہیں ابو مسعود نے کہا کہ اب تو زمانہ ایسا ہو گیا ہے عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مَجْبُوذٌ فِي رَجُلٍ مِنْ خَلْفِي جَبَذَهُ فَأَزَالَنِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُؤْكَ اللهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ وَاللهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلٰكِنْ آسَى عَلٰى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے میں مسجد میں پہلے صف میں تھا میں ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور آپ میری جگہ کھڑا ہو گیا سو قسم خدا کی مجھ کو نماز کا خیال ہی نہ رہا (یعنی بہت غصہ مجھ کو آیا کہ میں نماز کو بھول گیا) جب نماز سے فراغت ہوئی تو معلوم ہوا وہ ابی بن کعب ہیں انہوں نے کہا ہے جوان اللہ تم کو رنج نہ دے یہ وصیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم لوگوں کو کہ ہم آپ کے نزدیک رہیں پھر اونہوں نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا مر گئے اہل عقد (سردار) قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی (یعنی وہ سردار جو نماز کا اہتمام کرتے تھے اور صفوں کا خیال رکھتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ) یہ تین بار کہا پھر کہا قسم خدا کی میں اوپر رنج نہیں کرتا ہوں لیکن رنج کرتا ہوں اونپر جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا میں نے کہا اے ابو یعقوب اہل عقد کون لوگ مراد ہیں اونہوں نے کہا سردار اور پھر **إِقَامَةُ الصُّفُوفِ** قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ امام کے باہر آنے سے پہلے صفوں کا قائم ہو جانا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ

حَتّٰی خَرَجَ اِلَیْنَا قَدِ اغْتَسَلَ یَنْطِفُ رَأْسُہٗ مَاءً فَکَبَّرَ وَصَلّٰی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر کہی ہم لوگ کھڑے ہوئے اور صفیں ہم نے درست کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے سے پہلے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب اپنے مقام پر کھڑے ہوئے تو تکبیر نہ کہی اور ہم سے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو ہم لوگ کھڑے رہے انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ باہر نکلے غسل کر کے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے تکبیر کہی اور نماز پڑھی **یَقُوْمُ الْاِمَامُ الصُّفُوْفَ** کیا امام صفیں درست کرے **عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **یُقَوِّمُ الصُّفُوْفَ کَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَاَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُہٗ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ** صلی اللہ علیہ وسلم **یَقُوْلُ لَتُقِیْمُنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ** ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو ایسا برابر کرتے جیسے تیر برابر کیے جاتے ہیں دیکھا ایک تیر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ صفوں کو آپ ایسا برابر کرتے کہ تیروں کو اون سے برابر کر سکیں اور یہ سنا ہے صحت کی درستی میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے تھا میں نے دیکھا آپ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو برابر کرو نہیں تو اللہ خلاف ڈال دیگا تمہاری بیچ میں **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **یَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَاحِیَۃٍ اِلٰی نَاحِیَۃٍ یَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاکِبَنَا وَیَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَۃِ** ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے اندر ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تھے اور ہماری گردنوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے آپ فرماتے تھے اختلاف مت کرو نہیں تو تمہاری دلوں میں پھوٹ ہو جاوے گی اور آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں آگے کی صفوں کے لیے **مَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا تَقَدَّمَ فِی التَّسْوِیَۃِ الصُّفُوْفِ** ترجمہ جب امام آگے بڑھے تو صفوں کو برابر کرنے کے لیے کیا کہے **عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ وَیَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَلْیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ** ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر ہو جاؤ کجی مت ہو نہیں تو تمہاری دلوں میں پھوٹ ہو جاوے گی اور نزدیک رہیں میرے وہ لوگ جو عقل اور شعور والے ہیں پھر وہ لوگ جو اون سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو اون سے قریب ہیں **حَتّٰی مَتٰی یَقُوْلُ اسْتَوُوْا** امام کتنی بار کہے برابر ہو جاؤ **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ** صلی اللہ علیہ وسلم **کَانَ یَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرَاکُمْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ** ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو پیچھے سے ایسا دیکھتا ہوں جیسے آگے سے **حَتّٰی اِلْزَامُ الْاِمَامِ عَلٰی رَصِّ الصُّفُوْفِ**

وَالْتَفَ رَبِّكَ بَيْنَهُمَا امام لوگون کو رغبت دیوے صفین برابر کرنے کی اور ملکر کھڑی ہونے کی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے پہلے تکبیر تحریمہ سے پہلے آپ نے فرمایا برابر کرو صفین اپنی اور ملکر کھڑے ہو کیونکہ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہون عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُفُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملی ہوئی رکھو صفون کو اور نزدیک کرو صفین کو اور (یعنے پیچھے سے اشارہ نہ ہو کہ دوسری صف کھڑی ہو جاوی) اور برابر رکھو گردنین قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہون وہ صفون کے بیچ مین گھس آتا ہے گویا سیاہ بچہ بکری کا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا تم فرشتون کیطرح صف نہین باندھتے اپنے پروردگار کے سامنے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فرشتے کیونکر صف باندھتے ہین اپنے رب کے سامنے آپ نے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صف کو (یعنے اگلے کی صف کو جب بھر جاتی ہے تو پھر پیچھے دوسری صف باندھتے ہین) اور صف مین ملکر کھڑے ہوتے ہین **فَضْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عَلَى الثَّانِيْ** صف اول دوسری صف پر کیا فضیلت رکھتی ہے عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَّعَلَى الثَّانِيْ وَاحِدَةً ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار **اَلصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ** پچھلی صف کا بیان عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو پہلی صف کو پھر جو اوس سے نزدیک ہے اوسکو پورا کرو اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی صف مین ہو (نہ پہلی صف مین) **مَنْ وَصَلَ صَفًّا** جو شخص صف کو بھر دیوے (یعنے خالی جگہ مین کھڑا ہو جاوی) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صف کو ملاویگا اللہ بھی اوسکو ملاویگا (اپنی رحمت سے) اور جو شخص صف کاٹ دیگا اللہ بھی اوسکو کاٹ دیگا **ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ وَشَرِّهَا صُفُوْفُ الرِّجَالِ** مرد کی صف کون سی بری ہے اور عورتون کی صف کون سی بہتر ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر وہ صف ہے جو سب سے آگے ہو (امام کے قریب) اور بدتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو عورتوں کے قریب) اور عورتوں کی صفوں میں بہتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو اور بدتر وہ ہے جو سب سے آگے ہو (مردوں کے قریب)

الصَّفُّ بَيْنَ السَّوَارِيَيْنِ

ستونوں کے بیچ میں صف بنا کر نماز پڑھنا

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَدَفَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نُتَّقَى هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے ہم انس کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز پڑھی ایک حاکم کے ساتھ لوگوں نے ہم کو ڈھکیلا یہاں تک کہ ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دو ستونوں کے بیچ میں (انس یہ دیکھ کر) ہٹنے لگے اور کہتے تھے ہم ایسی بات سے بچتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یعنی ستونوں کو درمیان نہیں کرتے ہرتے تھے بلکہ پہلی صف علحدہ کرتے تھے)

الْمَكَانُ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

صف میں کون سی جگہ کہتری ہونا بہتر ہے

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ براء سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم چاہتے تھے کہ آپ کے داہنی طرف ہوں

مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ

امام کو نماز میں کسقدر تخفیف کرنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اسلئے کہ جماعت میں بیمار بھی ہے اور ناتوان بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور جب آپ اکیلی نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے (یعنی جتنی چاہے لمبی لمبی قرأت پڑھے)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ فَأُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں پھر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں (یعنے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہوں) کیونکہ مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ماں پر تکلیف ہو

الرُّخْصَةُ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ

امام کو لمبی سورتیں پڑھنے کی اجازت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے نماز ہلکی پڑھنے کا اور آپ پڑھتے تھے سورہ والصافات کو (جس میں لمبی لمبی آیتیں ہیں)

مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

امام کو نماز میں کونسا کام کرنا درست ہے

عَنْ أَبِي شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِتَؤُمَّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اَعَادَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ لوگوں کی امامت کرتے ہوتے تھے اور اپنی گود میں (پرائی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کو اٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع کرتے تو اسکو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب سجدہ سے اٹھتے تو اسکو دوبارہ اٹھا لیتے (اور کاندھے پر بٹھا لیتے) **مُبَادَرَةُ الْمَاْمُوْمِ** امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا امام سے پہلے رکوع اور سجدہ سے سر اٹھانا کیسا ہے **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشٰى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا (نماز میں) شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے کو اللہ اوسکا سر گدھے کا سر کر دیوے **عَنِ الْبَرَاءِ** اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ ثُمَّ سَجَدُوْا ترجمہ براء سے روایت ہے صحابہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ آپ سجدہ میں جا چکے اوسوقت سجدہ کرتے **عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ مُوْسٰى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اَقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ قَامَ الْقَوْمُ قَالَ فَاَرْعَدَ وَاَبْرَقَ قَالَ لَا اَرٰى قَدْ خَشِيْتُ اَنْ تَبْتَغِيَ بِهَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ ترجمہ حطان بن عبداللہ سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری نے نماز پڑھائی جب بیٹھے (نماز میں) تو ایک شخص آیا اور بولا قائم کی کہی نماز نیکی اور بھلائی سے جب ابو موسیٰ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے کس نے تم میں سے یہ بات کہی ہے سب لوگ چپ ہو رہے انہوں نے کہا اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی انہوں نے کہا نہیں مجھے ڈر ہے کہیں تم غصہ نہ ہو جاؤ ابو موسیٰ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے آپ نے فرمایا امام اس لئے ہے کہ اوسکی اطاعت کیجائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ اوسکی دعا قبول کریگا اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھاوے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو تمہاری دعا قبول ہوگی اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو تم بھی سر اٹھاؤ کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے (اور تمہارا ہر ایک رکن اوس کے بعد ہوگا) آپ نے فرمایا (دیر کی کسر اور) ہر رکن جاوے گی **حَتّٰى يَعْلَمَ الرَّسُوْلُ** اَنَّ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ فَوْقَ صَلٰوةِ اَخِيْهِ مَا دَامَ فِي تَاْخِيْرِ السُّجُوْدِ ایک شخص امام کے ساتھ ہے نماز توڑ کر الگ نماز پڑھی **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ جَآءَ

رجل من الانصار وقد اقیمت الصلوٰۃ فدخل المسجد فصلی خلف معاذ فطول بھم فنصرف الرجل فصلی فی ناحیۃ المسجد ثم انصرف فلما قضی معاذ الصلوٰۃ قیل لہ ان فلانا نصرف فصلی کذا فقال معاذ لئن اصبت لاذکرن ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی معاذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ فقال ما حملک علی ما صنعت فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عملت بنواضحی من النہار فجئت وقد اقیمت الصلوٰۃ فدخلت المسجد فدخلت معہ فی الصلوٰۃ فقرأ سورۃ کذا وکذا فطول فانصرفت فصلیت فی ناحیۃ المسجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتان یا معاذ افتان یا معاذ افتان یا معاذ ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص انصار میں سے آیا اور نماز کہڑی ہوئی مسجد میں گیا اور معاذ بن جبل کے پیچھے جماعت میں شریک ہوا معاذ نے لمبا کیا رکعت کو (یعنی بڑی سورت پڑھنا شروع کی) اوس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونے میں جاکر اکیلے نماز پڑھی پھر چلا گیا جب معاذ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آکر یہ بیان کیا کہ فلان شخص نے ایسا کیا معاذ نے کہا صبر ہو تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور بیان کرونگا معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے اوس شخص کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اور کیوں کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے سارے دن پانی کھینچا پھر آیا تو نماز ہو رہی تھی میں مسجد میں گیا اور جماعت میں انکے ساتھ شریک ہوا انہوں نے فلان فلان سورت پڑھنا شروع کی اور بہت طول کیا میں نے نماز توڑ کر ایک کونے میں الگ نماز پڑھ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا اے معاذ کیا تو لوگوں کو تکلیف دینے والا ہے اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے فتان یعنی لوگوں کو پریشان کرنا ہے کہ وہ مجبور ہو کر نماز اور روزہ چھوڑ دیں جہانتک ہو سکے دہیں کہ تکلیف اوہنا نکا حکم ہے جو ہمارے طاقت سے باہر ہے اللہ نے اوسکی تکلیف نہیں دی ہے کما یتمام بالامام یصلی قاعدا امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلوۃ من الصلوات وھو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ گر پڑے تو داہنا حصہ زخمی ہو گیا اسوجہ سے آپنے ایک نماز بیٹھکر پڑھی ہم لوگوں نے بھی آپکے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسلیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھکر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھکر نماز پڑھو بعض علماء

کا عمل ایسی پڑی لیکن کیونکہ ان کے نزدیک اگر امام کو کچھ عذر ہو تو ہمیشہ کو نماز پڑھی تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں اور دلیل
اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے ابوبکر کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی آپ نے انکو
بیٹھنے کا حکم نہیں دیا عن عائشۃ قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء بلال یؤذنہ
بالصلوٰۃ فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس قالت قلت یا رسول اللہ ان ابابکر رجل اسیف وانہ
متی یقم مقامک لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس فقلت
لحفصۃ قولی لہ فقالت لہ فقال انکن لانتن صواحبات یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس فقالت
فامر ابابکر فلما دخل فی الصلوٰۃ وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفسہ خفۃ فقام
یھادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض فلما دخل المسجد سمع ابوبکر حسہ فذھب
یتاخر فاومی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خمکما انت قالت فجاء رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی قام عن یسار ابی بکر جالسا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
بالناس جالسا وابوبکر قائما یقتدی ابوبکر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یقتدون
بصلوٰۃ ابی بکر رضی اللہ عنہم ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے تو بلال آپ کو نماز کی خبر دینے کو آئے آپ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو نماز پڑھانے کو میں نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہونگے (اور آپ کو یاد کرینگے) تو لوگوں کو رونے کی آواز نہ سنائی دیگی (یعنی قرآن پڑھنے کی بوجہ گریہ وزاری کے) کاش آپ عمر کو حکم کرتے آپ نے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑھیں میں نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپ نے فرمایا تم تو یوسف کی ساتھیاں ہو (کہ اپنا ہی کھی جاتی ہو) سو سری کی نہیں سنتی) حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑھیں آخر لوگوں نے ابوبکر سے کہا نماز پڑھانے کو جب انہوں نے نماز شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت کو ذرا ہلکا پایا (یعنی مرض کی شدت کم ہوگئی) آپ کھڑے ہوئے اور دو شخصوں پر تکیہ لگا کر چلے اور آپ کے پاؤں گھسٹتے تھے زمین پر (بوجہ ناطاقتی کے) جب آپ مسجد میں آئے ابوبکر نے آپ کی آہٹ پا کر پیچھے ہٹنے کا قصد کیا آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے اور ابوبکر کھڑے ہو کر پڑھتے تھے ابوبکر کی پیروی کرتے تھے اور لوگ سب ابوبکر کی پیروی کرتے تھے عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ
فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وحضر الصلوٰۃ قال اصلی الناس فقلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعل
فاغتسل ثم ذھب لیقوم فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس فقلنا لا وھم ینتظرونک یا رسول اللہ
قال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذھب لیقوم فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی

مثل قوله والناس عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء
فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر ان صل بالناس فجاءه الرسول فقال ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تصلي بالناس وكان ابو بكر رجلا رقيقا فقال يا عمر صل بالناس
فقال انت احق بذلك فصلى بهم ابو بكر تلك الايام ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد
من نفسه خفة فخرج بين رجلين احدهما العباس لصلوة الظهر فلما رآه ابو بكر ذهب
ليتاخر فاومى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتاخر وامر هما فاخلساه الى جنبه
فجعل ابو بكر يصلي قائما والناس يصلون بصلوة ابي بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي قاعدا قال عبيد الله فدخلت على ابن عباس فقلت الا اعرض عليك ما حدثتني عائشة عن مرض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال هم فحدثته ما اذكر منه شيئا غير انه قال اسمعت لك ايثبت لك الذي
كان مع العباس قلت لا قال هو علي ثم ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ کے پاس گیا
اور ان سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال مجھ سے بیان فرمائیں (کہ تب ان نے کہا جب آپ پر بیماری
کی شدت ہوئی تو آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ تیرا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے پانی
رکھو لشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے لگے تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو پوچھا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں
وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو لشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر اٹھنے لگے تو بیہوش
ہو گئے پھر تیسری بار ایسا ہی فرمایا اور لوگ جمع تھے مسجد میں آپ کا انتظار کر رہے تھے عشا کی نماز کے لیے آخر آپ نے ابو بکر کو
کہلا بھیجا تم نماز پڑھاؤ جب ان کی پاس پیام لانے والا آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانیکا
وہ نرم دل کے آدمی تھے انہوں نے کہا اے عمر تم نماز پڑھاؤ عمر نے کہا تم زیادہ حقدار ہو امامت کے پھر ان دنوں ابو بکر نماز پڑھاتے تھے
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ذرا تخفیف دیکھی تو آپ باہر تشریف لیجانے لگے دو آدمیوں پر ٹیکا دیے ہوئے
ان میں سے عباس تھے (چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دوسرے علی بن ابی طالب تھے لیکن حضرت عائشہ نے اوکا
نام نہیں لیا) جب ابو بکر نے آپکو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ نہیں پیچھے ہٹو اور ان
دونوں کو جنہوں نے ٹیکا لگائے ہوئے تھے حکم کیا انہوں نے آپ کو بٹھا دیا ابو بکر کے پہلو میں ابو بکر کھڑے کہڑے نماز پڑھتے رہے اور لوگ
ابو بکر ہی کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھ رہے تھے۔ عبید اللہ نے کہا میں یہ حدیث سنکر
عبد اللہ بن عباس پاس گیا اور ان سے کہا میں تمسے بیان کروں جو حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا
حال بیان کیا ہے انہوں نے کہا ان میں سے بیان کیا انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں کیا مگر اتنا کہا کہ کیا نام لیا حضرت
فرمائیے کہ ایک تھے ساتھ تمہارے میں نے کہا نہیں پھر عباس نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے احفظ لاکف نیتہ الامام و

سورہ بقرہ اور سورہ نساء کی نیت میں شامل ہو عمرو بن دینار بن عبداللہ یقول کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یرجع الی قومہ فیؤمہم فصلی بہم لیلۃ صلوٰۃ وھی لہ نافلۃ ولہم مکتوبۃ العشاء ثم افتتح سورۃ البقرۃ فلما سمع رجل من القوم انصرف فصلی وحدہ ثم ذھب فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت ولآتین النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلاحدثنہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان معاذا یصلی معک ثم یاتینا فیؤمنا وانک اخرت الصلوٰۃ البارحۃ فصلی معک ثم رجع فاممنا فاستفتح بسورۃ البقرۃ فلما سمعت ذلک تاخرت فصلیت لنفسی وانا نحن اصحاب نواضح نعمل بایدینا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ افتان انت اقرا بسورۃ کذا وکذا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں جاتے اور نماز پڑھاتے ایک رات نماز میں سورۃ بقرہ شروع کی ایک شخص نے مقتدیوں میں سے جب یہ دیکھا تو صف سے نکل کر الگ نماز پڑھی اور چلا گیا لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا اس نے کہا قسم خدا کی میں منافق نہیں ہوا اور البتہ میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہونگا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر یہاں آکر نماز پڑھاتے ہیں اور رات میں سورۃ بقرہ شروع کی میں نے یہ سنا تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز پڑھ لی (یعنی الگ پڑھ لی) ہم لوگ تو پانی بھرنے والے ہیں (سارا دن) ہاتھ سے محنت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ کرنیوالا (یعنی فساد پھیلا دیگا) (یعنی ایسی سورتیں پڑھا کر جو لمبی ہوں) (نسائی و غیرہ) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام و مقتدی کی نیت میں اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز ہو جاویگی اس لئے کہ معاذ نماز پڑھ کر امامت کرتے تھے تو وہ نفل کی نیت کرتی ہوگی اور مقتدی فرض کی نیت کرتی تھے اور بعض علما کے نزدیک فرض پڑھنے والی کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے صحیح درست نہیں ہوتی

عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوٰۃ اشرف فصلی بالذین خلفہ رکعتین وبالذین جاءوا رکعتین فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعا ولہم رکعتین رکعتین ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو جو لوگ آپ کے پیچھے تھے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ ان کی جگہ آئے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں

فضیلت کا بیان جماعت کے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ الجماعۃ تفضل علی صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز

اکیلی نماز سے بائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے اَلْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً جب تین آدمی ہوں تو جماعت کریں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور زیادہ حقدار امامت کا وہ شخص ہے جو قرآن کو خوب پڑھا ہو اَلْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةَ رَجُلٌ وَّصَبِیٌّ وَّامْرَاَةٌ جب تین آدمی ہوں ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کریں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّیْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّیْ مَعَهٗ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہؓ تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز میں شریک تھیں اوس زمانے میں ابن عباس لڑکے تھے اَلْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا اثْنَیْنِ جب دو آدمی ہوں تو جماعت کریں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخَذَنِیْ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے بائیں ہاتھ سے مجھے پکڑ کے داہنی طرف کھڑا کر لیا عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ یَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ الصَّلٰوةَ قَالُوْا لَا قَالَ فَفُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِیْلَتَهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْكٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوْا اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا کیا فلان شخص حاضر تھا جماعت میں لوگوں نے کہا نہیں آپ نے پوچھا اور فلان شخص لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشا) بہت بھاری ہوتی ہیں منافقوں پر اور اگر جانیں جوان میں فضیلت ہے تو چوتڑ پر گھسٹتے ہوئے آویں اور پہلی صف گویا فرشتوں کی صف ہے اگر تم اوسکی بندگی جانو تو جلدی کرو (پہلی صفمیں شریک ہونیکو لیے) اور

نماز پڑھنا ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ ملکر جماعت سے بہتر ہے اور دو شخصوں کے ساتھ ملکر پڑھنا ایک شخص کے ساتھ ملکر پڑھنے سے اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہو اسکو زیادہ پسند ہے **اَلْجَمَاعَةُ لِلْمَاْمُوْمِ** نفل نماز کے لیے جماعت کرنیکا بیان **عَنْ** عِتبان بن مالک انہ قال یا رسول اللہ انک لتحول بینی وبین مسجدِ قومی فاحب ان تاتینی فتصلی فی مکان من بیتی اتخذہ مسجدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنفعل فلما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال این تریدنی فاشرت الی ناحیۃ من البیت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصففنا خلفہ فصلی بنا رکعتین ترجمہ عتبان بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے گھر سے مسجد تک درمیان میں (جو برسات میں زور سے بہتی ہیں) میں حائل ہوں آپ میرے گھر تشریف لے چلیے اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجیے تو میں اسی جگہ مسجد بنالوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلونگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کہاں تم کو منظور ہے میں نے کہا جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں نے آپکے پیچھے صف باندھی پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں (نفل جماعت سے) **اَلْجَمَاعَةُ لِلْمَاْمُوْمِ** **اَلْمُفَاجَاَةُ مِنَ الْمَاْمُوْمِ** جو نماز قضا ہو جماعت سے اسکے لیے جماعت کرنیکا بیان **عَنْ** انس قال قیل علیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حین قامت الصلوۃ قبل ان نرکع فقال اقیموا صفوفکم فانی اراکم من وراء ظہری ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے جب نماز کھڑی ہونے لگے آپنے فرمایا درست کرو اپنی صفوں کو اور ملکر کھڑی ہو کیونکہ میں تمکو پیچھے سے دیکھتا ہوں (جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں) خلاصہ تمہارا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا **عَنْ** ابی قتادۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بعض القوم لو حرکت بنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانی اذا قمت فان تمام عن الصلوۃ قال بلال انا احفظکم فاضطجعوا فناموا واسند بلال ظہرہ الی راحلتہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال یا بلال این ما قلت قال ما القیت علی نومۃ مثلہا قط قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل قبض ارواحکم حین شاء وردہا حین شاء ثم قال یا بلال فاذن الناس بالصلوۃ فتوضا فلما ارتفعت الشمس قام فصلی ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو میں بعض لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ ہمیں (سلیم کر چلتے چلتے سب لوگ تھک گئے تھے) آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں سو جاؤ اور نماز جاتی رہے بلال نے کہا میں اسکا بندوبست کرونگا لوگ سوئے اور سوئے بلال نے اپنی پیٹ اونٹنی سے لگالی (وہ بھی سو گئے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے جب آفتاب کا ایک کنارہ نکل آیا اور بلال سے فرمایا تم نے کیا کہا تھا کہ میں بندوبست کرونگا بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسی نیند مجھ کبھی نہیں آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے تمہاری

رہیں قبض کر لیں ہر جب اوسکو منظور ہوا تو پہریں اوشہوا سے بلال اور اذان دو نماز کی بلال کہڑی ہوئی اور اذان دی پھر
سب لوگوں نے وضو کیا اوسوقت کتاب بند ہو گیا تھا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی اور نماز پڑھائے
التشدید فی ترک الجماعۃ جماعت میں نہ آنا کیسا ہے **عن ابی الدرداء قال** سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیہم الصلوۃ الا استحوذ
علیہم الشیطان علیکم بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ قال المثنی یعنی بالجماعۃ سمعہ عبد الاعلی
فی الصلوۃ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تین آدمی کسی بستی
یا جنگل میں ہوں اور وہ جماعت نہ کریں نماز کی تو سمجھو کہ شیطان اونپر غالب آگیا اور لازم کرو اپنے اوپر جماعت کو اسلیے کہ بھیڑیا اوسی
بکری کو کہاتا ہے جو گلے سے الگ ہو سو آپ نے کہا مراد جماعت سے نماز کی جماعت سے **التشدید فی التخلف عن الجماعۃ**
جماعت میں شریک نہ ہونا کیسا ہے **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی
بیدہ لقد ہممت ان امر بحطب فیحطب ثم امر بالصلوۃ فیؤذن لہا ثم امر رجلا فیؤم الناس
ثم اخالف الی رجال فاحرق علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عظما
سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے
اوس شخص کے جسکے قبضہ میں میری جان ہے میں نے قصد کیا کہ حکم کروں لکڑیاں جلانے کا پھر حکم کروں نماز کے لیے اذان دیگا اور
ایک شخص کو حکم کروں وہ نماز پڑھاوے اور میں جاؤں اون لوگوں کے گھر پر جو جماعت میں نہیں آتے) پھر جلا دوں اونکے گھروں کو
قسم اوس شخص کے جسکی ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو کہ مسجد میں ایک موٹی گوشت کی ہڈی یا اچھے کھر ملیں گے
تو عشا کی جماعت میں آوے **المحافظۃ علی الصلوات حیث ینادی بہن** جہاں پر اذان ہوتی ہو جماعت میں شریک
ہونا ضرور ہے **عن عبد اللہ بن مسعود** انہ کان یقول من سرہ ان یلقی اللہ عز وجل غدا مسلما
فلیحافظ علی ہؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بہن فان اللہ عز وجل شرع لنبیہ صلی اللہ علیہ
وسلم سنن الہدی واہن من سنن الہدی وانی لا احسب منکم احدا الا لہ مسجد یصلی فیہ
فی بیتہ فلو صلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم
لضللتم ولا من عبد مسلم یتوضا فیحسن الوضوء ثم مشی الی الصلوۃ الا کتب اللہ عز وجل لہ
بکل خطوۃ یخطوہا حسنۃ او یرفع لہا درجۃ او یحط عنہ بہا خطیئۃ ولقد رایتنا نقارب بین
الخطا ولقد رایتنا وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم نفاقہ ولقد رایت الرجل یہادی بین
الرجلین حتی یقام فی الصف ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا جس شخص کو قیامت کے روز اللہ سے ملنا
مسلمان ہو کر منظور ہو تو وہ ان پانچوں نمازوں کی محافظت کرے جہاں اذان دی جاوے (تو اذان سنکر جماعت میں آوے) اس لیے اللہ

جل جلالہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کا راستہ بتایا اور یہی راستہ ہے ایک نماز یہی ہے میں سمجھتا ہوں تم میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جسکی ایک مسجد اور گھر میں نہ ہو جہاں وہ نماز پڑھتا ہے پس اگر تم نماز پڑھا کرو گے اپنے گھروں میں اور مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم چھوڑ دو گے اپنے پیغمبر کے طریقے کو اور جب چھوڑ دیا تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو تو تم گمراہ ہو گئے اور جو بندہ مسلمان اچھی طرح وضو کرتا پھر نماز کے لیے (گھر سے) چلے تو اللہ تعالیٰ اوسکی ہر قدم پر ایک نیکی لکھیگا یا ایک درجہ اوسکا بلند کریگا یا ایک گناہ اوسکا معاف کر دیگا اور تم دیکھتے ہو کہ ہم (جب نماز کو جاتے ہیں) چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں (تاکہ نیکیاں زیادہ ہوں) اور تم دیکھتے ہو کہ جماعت میں وہی شریک نہیں ہوتا جو کھلم کھلا نفاق رکھتا ہو اور میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) ایک شخص کو دو آدمی سہارا کر لاتے یہاں تک کہ وہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک اندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا کوئی لانیوالا نہیں ہے جو مسجد تک پہونچا دے تو اجازت دیجیے مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی آپ نے اجازت دی جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا آپ نے پھر اوسکو بلایا اور فرمایا تجھے اذان کی آواز آتی ہے اندھے نے کہا ہاں آپنے فرمایا پھر قبول کر (مؤذن کی دعوت کو جب وہ کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ (نماز کے لیے)

عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ مَنْ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ ترجمہ ابن ام مکتوم سے روایت ہے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں کثیر ہے اور درندے بہت ہیں (تو مجھے اجازت دیجیے گھر میں نماز پڑھنے کی) آپنے فرمایا تو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتا ہے اونہوں نے کہا ہاں سنتا ہوں آپنے فرمایا پھر حاضر ہو اور نہیں اجازت دی اوسکو جماعت چھوڑنے کی

العُذْرُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کا چھوڑنا عذر سے درست ہے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے عبداللہ بن ارقم انپے لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے ایک بار نماز کا وقت آیا تو وہ حاجت کو گئے پھر لوٹ کر آئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں کسی کو پاخانے کی حاجت ہو تو نماز سے پہلے پہلے جا لیوے اگرچہ جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے آوے اور نماز کھڑی ہو (یعنی عشا کی) تو پہلے کھانا کھا لو

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَصَلَّى

مطر فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صلوا فی رحالکم ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں دھان پانی برسنے لگا تو آپ کے مؤذن نے پکارا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانوں میں **حث علی ادراک الجماعۃ** جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے کب ملتا ہے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج عامدا الی المسجد فوجد الناس قد صلوا کتب اللہ لہ مثل اجر من حضرھا ولا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کے قصد سے نکلا جب مسجد میں گیا دیکھا لوگ نماز پڑھ چکے تو اسکو اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اس شخص کو ہوا ہے جو جماعت میں شریک تھا اور جماعت والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا **عن عثمان بن عفان** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من توضأ للصلوۃ فاسبغ الوضوء ثم مشی الی الصلوۃ المکتوبۃ فصلاھا مع الناس او مع الجماعۃ او فی المسجد غفر اللہ لہ ذنوبہ ترجمہ عثمان ابن عفان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز کے لیے پورا وضو کرے (مواقیت سے) پھر فرض نماز کو مسجد میں جاوے) اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے یا جماعت سے پڑھے یا مسجد میں پڑھے (یعنی پہلی پڑھی جماعت میں شریک ہو یا دوسری جماعت میں یا اکیلے پڑھے بہر حال) اللہ اسکے گناہوں کو بخش دیگا **اعادۃ الصلوۃ مع الجماعۃ بعد صلوۃ الرجل لنفسہ** اگر کوئی شخص کسی نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے **عن** محجن انہ کان فی مجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بالصلوۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجع ومحجن فی مجلسہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تصلی الست برجل مسلم قال بلی ولکنی کنت قد صلیت فی اھلی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت فصل مع الناس وان کنت قد صلیت ترجمہ محجن سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں نماز کی اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے پھر نماز پڑھ کر آئے دیکھا تو محجن وہیں بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے کہا کیوں نہیں میں مسلمان ہوں لیکن میں نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر میں آپ نے فرمایا جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ اگرچہ پڑھ چکے ہو **اعادۃ الفجر مع الجماعۃ لمن صلی وحدہ** جو شخص فجر کی نماز کیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے **عن** یزید بن الاسود العامری قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر فی مسجد الخیف فلما قضی صلاتہ اذا ھو برجلین فی اخر القوم لم یصلیا معہ قال علی بھما فاتی بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا یا رسول اللہ

انا قد صلينا في رحالنا قال فلا تفعلا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة ترجمہ یزید بن اسود عامری کی روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہائی فجر کی نماز میں حاضر ہوا (جو منا میں ہی) جب آپ نماز پڑھ چکے دیکھا تو دو شخص پیچھے بیٹھے ہیں انہوں نے نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ لوگ انکو لیکر آئے اور ان کی گردن کے رگیں پھڑک رہی ہیں (ڈر کے مارے) آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی جگہ پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم اپنے مکانوں میں نماز پڑھ لو پھر اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہو تو دوبارہ پڑھ لو وہ نفل ہو جاوے گے

اعادۃ الصلوٰۃ بعد ذھاب فیھا مع الجماعۃ اگر فضیلت کا وقت گزر جانے کے بعد جماعت ہو رہی ہو تو دوبارہ شریک ہو جاوے عن عبد اللہ بن الصامت عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضرب بیدہ علی فخذی کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلوٰۃ عن وقتھا قال ما تامرنی قال صل الصلوٰۃ لوقتھا ثم اذھب لحاجتک فان اقیمت الصلوٰۃ وانت فی المسجد فصل ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مار کر تم کیا کرو گے جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں دیر کرینگے اوسکے وقت سے (یعنے مکروہ وقت میں پڑھیں گے) میں نے کہا آپ کیا حکم فرماتے ہیں (ایسی وقت میں) آپنے فرمایا وقت پر نماز پڑھ لے پھر اپنے کام کو جا اگر تو مسجد میں ہو اور جماعت تیرے سامنے کھڑے ہو تو شریک ہو جا۔ سقوط الصلوٰۃ عمن صلی مع الامام فی المسجد جو شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اوسکو دوسری جماعت میں شریک ہونا ضرور نہیں ہے عن سلیمان مولی میمونۃ قال رایت ابن عمر جالسا علی البلاط والناس یصلون قلت یا ابا عبد الرحمن ما لک لا تصلی قال ارانی قد صلیت ثم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تعاد الصلوٰۃ فی یوم مرتین ترجمہ سلیمان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو بلاط (ایک جگہ کا نام ہے مدینہ منورہ میں) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن تم کیوں نہیں نماز پڑھتے انہوں نے کہا میں پڑھ چکا اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک نماز کو دن میں دو بار نہیں پڑھنا چاہیے (یعنے جب جماعت سے امام کے ساتھ نماز پڑھ لی اب پھر اوسکو پڑھنا ضرور نہیں ہے) السعی الی الصلوٰۃ نماز کو کس طرح جانا چاہیے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الصلوٰۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون وائتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال سے آؤ اور اطمینان کے ساتھ جو نماز جماعت سے ملے اوتنی جماعت سے پڑھو اور جسقدر نہ ملے اوسکو سلام کے بعد) پڑھ لو اکل بعد ارادۃ الصلوٰۃ من غیر سعی

نماز کے لیے جلدی چلنا بغیر دوڑے عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ
ذَھَبَ اِلٰی بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ فَیَتَحَدَّثُ عِنْدَھُمْ حَتّٰی یَخْرُجَ اِلَی الْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَبَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَسِیْرُ اِلَی الْمَغْرِبِ مَرَّ بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اُفٍّ لَّکَ اُفٍّ لَّکَ قَالَ فَکَبُرَ ذٰلِکَ فِیْ ذَرْعِیْ فَاسْتَمْرَرْتُ
وَخِلْتُ اَنَّہٗ یُرِیْدُنِیْ فَقَالَ مَا لَکَ اَمُشِیَ فَقُلْتُ اَحْدَثْتُ حَدَثًا قَالَ مَا ذَاکَ قُلْتُ انْصَتَّ بِیْ قَالَ
لَا وَلٰکِنْ ھٰذَا فُلَانٌ بَعَثَنِیْ سَاعِیًا عَلٰی بَنِیْ فُلَانٍ فَضَلَّ غَرَّۃً فَنَدْرَعُ الْاٰنَ مِثْلَھَا مِنْ نَّارٍ ترجمہ ابو رافع
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو بنی عبد الاشہل کے لوگوں میں جاتے اور دین ہی باتیں
کیا کرتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے لوٹتے ابو رافع نے کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی مغرب کے نماز
کو جا رہے تھے اور ہم بقیع کے سامنے سے نکلے آپ نے فرمایا اف اف (یہ کلمہ زجر اور افسوس کا ہے زبان عرب میں جیسے کسی کی کمر کرنے
یا جھڑکنے میں تو اف لک کہتے ہیں) میرے دل میں آپ کے اس فرمانے سے ایک خوف پیدا ہوا میں سمجھ گیا اور سمجھا کہ آپ
نے مجھ ہی پر اف کیا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھے چلتا نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھ سے کوئی قصور ہوا آپ نے
فرمایا کیسے معلوم ہوا میں نے کہا کہ آپ نے مجھکو اف کہا آپ نے فرمایا میں نے تجھکو نہیں کہا میں نے اس شخص پر کہا جسکو صدقہ
صدقہ وصول کرنیکو لیے بھیجا اوس نے ایک کھال چرالی اب ویسی ہی کھال اسکے لیے جہنم میں آگ کی بنا دی گئی ہے الخ

اَلْمَشْیُ اِلَی الصَّلٰوۃِ نماز کے لیے اول وقت نکلنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا
مَثَلُ الْمُھَجِّرِ اِلَی الصَّلٰوۃِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِی الْبَدَنَۃَ ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اِثْرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْبَقَرَۃَ
ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اِثْرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْکَبْشَ ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اِثْرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الدَّجَاجَۃَ
ثُمَّ الَّذِیْ عَلٰی اِثْرِہٖ کَالَّذِیْ یُھْدِی الْبَیْضَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص سب سے پہلے (مسجد میں) نماز کو آوے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانے کو لیے بھیجا پھر جو اوسکے
بعد آوے وہ ایسا ہی جیسے کسی نے ایک بیل گائے ملی کو قربانے کے لیے بھیجا پھر جو اوسکے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک
مینڈھا بھیجا پھر جو اوس کے بعد آوے وہ ایسا ہی جیسی کسی نے مرغی بھیجی پھر جو اوس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسا کسی نے
ایک انڈا بھیجا مَا یُکْرَہُ مِنَ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ اِقَامَۃِ الْجَمَاعَۃِ جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل پڑھنا منع ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا
صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض کی تکبیر ہو تو کوئی
نماز نہیں ہے سوا فرض کے (یعنی سنت اور نفل کچھ نہ پڑھنا چاہیے بلکہ فرض میں شریک ہونا چاہیے البتہ اگر تکبیر سے پہلے شروع
کر چکا ہو تو اوسکو تمام کر لیوے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ
الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ کے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض نماز

کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہیے سوا فرض کے عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَوٰةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ لَرُبَاعِيَّةً ترجمہ عبید بن عمیر
روایت ہے کہ صبح کی تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا
تھا آپ نے فرمایا کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے فَإِنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَامَ فِي الصَّلٰوةِ جو شخص فجر کی
سنتیں پڑھتا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ
قَالَ يَا فُلَانُ بِأَيِّهِمَا صَلَاتَكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ ترجمہ عبداللہ بن سرجس سے
روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے دو رکعتیں (سنت کی) پڑھیں پھر امام
میں شریک ہوا آپ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے فلاں تیری نماز کون سی تھی وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی یا وہ جو تو نے اکیلی
پڑھی (یعنی جب فرض ہو رہے تھے تو سنت پڑھنا درست نہ تھا اب تو نے فرض ہے پڑھی ہوگی پھر جو اکیلی پڑھی وہ فرض ہے یا
جو جماعت سے پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب فرض کی جماعت کھڑی ہو تو کوئی سنت نہیں پڑھنا چاہیے اگرچہ فجر کی
سنت ہو) الْمُنْفَرِدُ خَلْفَ الصَّفِّ جو کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَأُمِّ سُلَيْمٍ لَنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے (صف باندھ کر) نماز پڑھی
اور ام سلیم نے ہماری پیچھے پڑھی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا
وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ يَعْنِي نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ایک
خوبصورت عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی تو بعضے لوگ اول صف میں ہو جاتے تاکہ وہ کہیں اس کو
نہ دیکھ سکیں اور بعضے اخیر صف میں رہتے اور جب رکوع کرتی تو بغلوں میں سے اس کو دیکھ جاتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہم
نے جانا ہے اگلوں کو تم میں سے اور ہم نے جانا ہے پچھلوں کو جو آگے رہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں ان لوگوں کو جو پیچھے رہتے ہیں اَلرُّكُوعُ دُونَ الصَّفِّ صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرنا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ
دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے
انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا (جلدی کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھ میں زیادہ حرص نماز کی

حرص و ریست کہ ایسا نہ کرنا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ
فَقَالَ یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ كَیْفَ یُصَلِّیْ لِنَفْسِهٖ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ عَلٰی نَفْسِهٖ
كَمَا اَبْصَرَ بَیْنَ یَدَیْهِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ
ہو کر فرمایا اے فلاں تو نماز کو درست نہیں کرتا کیا نمازی خود نہیں جان سکتا کہ کیونکر نماز پڑھنا چاہیے (دیکھ کر) اور میں تجھ کو بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسی سامنے دیکھتا ہوں **الصَّلٰوةُ بَعْدَ الظُّهْرِ** بعد ظہر کے کتنی نمازیں
پڑھے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا
رَكْعَتَیْنِ وَكَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَیْنِ وَكَانَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ
الْجُمُعَةِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے
پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں آکر پڑھتے تھے اور بعد عشا
کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد جمعہ کے کچھ نہیں پڑھتے تھے جب لوٹ کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے ف سنتوں کے باب مختلف
حدیثیں وارد ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ چار ظہر سے پہلے پڑھی اور چار بعد ظہر کے اور چار عصر سے پہلی اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد
عشا کے اور دو فجر سے پہلے **الصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعَصْرِ** عصر کی پہلی سنتوں کا بیان عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا
عَلِیًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِیْقُوْنَ ذٰلِكَ قُلْنَا اِنْ لَّمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا
قَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَیْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فَاِذَا كَانَتْ مِنْ
هٰهُنَا كَهَیْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا ثِنْتَیْنِ وَیُصَلِّیْ
قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا وَیَفْصِلُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ بِتَسْلِیْمٍ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے ہم نے حضرت علی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے
انہوں نے کہا تم میں سے کون اسکی طاقت رکھتا ہے ہم نے کہا خیر اگر طاقت نہ رکھیں تو سن لیں انہوں نے کہا جب آفتاب یہاں پر آتا
یعنی عصر کو تب تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب یہاں آتا یعنی ظہر کے وقت تو چار رکعت پڑھتے اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے
اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلی چار رکعتیں پڑھتے لیکن دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کرتے
ہر نزدیک والے فرشتوں اور پیغمبروں پر اور جو ان کے پیرو ہیں مومنین اور مسلمین سے (یعنی یوں فرماتے السلام علی الملائکۃ المقربین
والانبیاء والصالحین) عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فِی النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ مَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ حِیْنَ تَرْتَفِعُ الشَّمْسُ رَكْعَتَیْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ یَجْعَلُ التَّسْلِیْمَ فِیْ اٰخِرِهِنَّ ترجمہ
عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض سے پہلے کتنی رکعتیں پڑھتے

تھے انہوں نے کہا کس کی طاقت ہے کہ اتنی لمبی نماز پڑھ سکے کہا کہ اگر آپ جب بیٹھتے تو دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھ لیتے اور دونوں گھٹنوں کے درمیان سے ہٹا لیتے اور پیچھے ہٹ کر بیٹھتے (یعنی سرین زمین پر رکھ لیتے) اور دونوں پاؤں کھڑے رکھتے (یعنی دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر رکھتے) **کتاب الصلوٰۃ** نماز شروع کرنے کا بیان

ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکونا حذو منکبیہ واذا کبر للرکوع فعل مثل ذلک ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ فعل مثل ذلک وقال ربنا ولک الحمد ولا یفعل ذلک حین یسجد ولا حین یرفع رأسہ من السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب تکبیر کہتے نماز شروع کرنے کے تو دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہتھیلیاں کندھوں تک) پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہتھیلیاں کندھوں تک) اور ربنا ولک الحمد کہتے پھر جب سجدہ کو جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے اسی طرح جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب بھی ہاتھ نہ اٹھاتے **باب رفع الیدین قبل الرکوع** جب تکبیر کہے پہلے ہاتھ اٹھانا

عن ابن عمرؓ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر قال وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع ویفعل ذلک حین یرفع رأسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب کھڑے ہوتے نماز کیلئے اٹھاتے دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کی لئے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہتھیلیاں اٹھاتے کندھوں تک) پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے) اور جب سجدہ میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے **رفع الیدین حذو منکبیہ** کندھوں تک ہاتھ اٹھانا

عن عبداللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع رأسہ من الرکوع رفعہما کذلک وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو شروع کرتے تو دونوں ہتھیلیاں کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے کندھوں تک اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پر سجدہ میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے) **رفع الیدین حیال اذنین** کانوں تک ہاتھ اٹھانا

عن وائل بن حجرؓ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع رفعہما کذلک فلما قضی الصلوٰۃ اقبل علینا بوجہہ فقال لأتینکم بالصلوٰۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ کانوں تک پھر سر دونوں ہتھیلیاں جب رکوع سے فارغ ہوئے تو بلند آواز سے آمین کہی **عن مالک بن الحویرث** وہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھاتے اسی طرح جب رکوع سے سر اوٹھاتے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى حَاذَتَا فُرُوعُ أُذُنَيْهِ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اور جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر جب رکوع سے سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک **بَابُ** موضع رفع الیدین عند الرفع جب ہاتھ اوٹھاوے تو کہاں تک لاوے عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ

حَتَّى يُحَاذِيَ إِبْهَامَاهُ أُذُنَيْهِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے یہانتک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کے لو تک پہنچے **بَابُ** رَفْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ دونوں ہاتھ پڑھکر اوٹھانا عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي

زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُنَّ فَكَرِهَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي

الصَّلَاةِ رَفْعًا وَيُكَبِّرُ هَنِيهَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ ترجمہ سعید بن سمعان سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بنی زریق کے مسجد میں آئے اور کہا تین باتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کرتے تھے اور لوگوں نے انکو چھوڑ دیا ہے آپ دونوں ہاتھ اپنے پڑھکر نماز میں اوٹھاتے تھے پھر تھوڑی دیر چپ رہتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ سے سر اوٹھاتے وقت پھر تکبیر کہتے **فَرْضُ التَّكْبِيرَةِ** الْأُولَى نماز شروع کرتیوقت تکبیر کہنا فرض ہے (جسکو تکبیر اولی اور تکبیر تحریمہ بھی کہتے ہیں) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى

ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ

ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ

الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ

مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ

سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا جا پھر جا تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور جیسی پہلے پڑھی تھی ویسی ہی پڑھ کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا

آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح تین بار ہوا جب تیسری شخص نے کہا قسم ہے اس
جس نے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا آپ مجھ کو سکھلائیے آپنے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ
پھر جتنا قرآن ہو سکے پڑھ پھر رکوع کر خاطر جمع سے پھر سر اوٹھا اور سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر خاطر جمعی سے پھر سر اوٹھا اور خاطر
سے بیٹھ پھر اسی طرح ساری نماز کو ادا کر **الفعل الرکیک** یفتتح بالصلوٰۃ نماز کے شروع میں کیا پڑھنا چاہیے
عن عبید اللہ بن عمر قال قام رجل خلف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اکبر کبیرا
والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صاحب
فقال رجل انا یا نبی اللہ فقال لقد ابتدرھا اثنا عشر ملکا ترجمہ عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا اوس نے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا رسول اللہ
نے پوچھا یہ کون بولا اوس شخص نے کہا میں نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے ہر ایک چاہتا تھا کہ اس کو اللہ
اللہ جل جلالہ کے پاس لیجاوے **عن** ابن عمر قال بینما نحن نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال
رجل من القوم اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القائل کلمۃ کذا وکذا فقال رجل من القوم انا یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق
لھا بکر کلمۃ معناھا فتحت لھا ابواب السماء قال ابن عمر ما ترکتھا منذ سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ ترجمہ عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے
تھے میں ایک شخص بولا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا آپنے فرمایا کس نے یہ کلمہ کہا وہ شخص بولا میں نے
کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھ کو تعجب ہوا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے عبید اللہ بن عمر نے کہا اوس دن سے میں اس
کلمہ کو نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا **وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ** نماز میں
ہاتھ باندھنا **عن** وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان قائما فی الصلوٰۃ قبض
بیمینہ علی شمالہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو داہنے
ہاتھ پر بائیں ہاتھ کو باندھتے **فی الامام اذا رای الرجل قد وضع شمالہ علی یمینہ** اگر امام کسی کو بایاں ہاتھ داہنے
اوپر باندھے دیکھے **عن** ابن مسعود قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وضعت شمالی علی یمینی
فی الصلوٰۃ فاخذ بیمینی فوضعھا علی شمالی ترجمہ عبید اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا میں نے بایاں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھا ہاتھ آپنے میرا داہنا ہاتھ پکڑ کے بائیں کے اوپر کر دیا **باب** **موضع الیمین من**
الشمال فی الصلوٰۃ داہنا ہاتھ بائیں کے اوپر کہاں کہو **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوٰۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فنظرت الیہ فقام فکبر ورفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا
قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهُمَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ
بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى
وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ
حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا۔ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں میں نے دیکھا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر دونوں ہاتھ
اپنے کانوں کے برابر پھر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا یعنے ایک پہونچا دوسری پہونچے پر یا ایک ہاتھ دوسری ہاتھ
پر جب رکوع کرنیکا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنے کانوں کے برابر) اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر
جب سر اوٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنے کانوں کے برابر) پھر سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں
کو اپنے کانوں کے برابر رکھا پھر بیٹھے بائیں پاؤں بچھا کر اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے ران پر اور گھٹنے پر رکھی اور داہنی
ہاتھ کی کہنی داہنی ران پر جمائی پھر دو انگلیوں کو بند کر لیا اور ایک حلقہ باندھ لیا (یعنے انگوٹھے سے
اور کلمہ کی انگلی کو اوپر اوٹھایا تو میں نے دیکھا آپ کلمہ کی انگلی کو ہلاتے تھے اور اوس سے دعا کرتے تھے **باب النہی**
عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ کو کہتے ہیں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت **عَنْ** ابی ہریرۃ **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُصَلِّيَ**
الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس کو کہ نماز پڑھے کمر پر ہاتھ رکھکر
عَنْ زیاد بن صبیح **قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى خَصْرِي فَقَالَ لِي هٰكَذَا**
كَانَ يَفْعَلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا بَالُ
صَلٰوتِكَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ صَلٰوةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ ترجمہ زیاد بن صبیح سے
روایت ہے منی نماز پڑھی عبداللہ بن عمر کے پہلو میں تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا انہوں نے اپنا ہاتھ کو مارا (اشارہ کیا) جیسا میں
نماز پڑھ چکا تو میں نے اس شخص سے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ عبداللہ بن عمر ہیں میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن تم کو
کیا برا معلوم ہوا میری طرف سے انہوں نے کہا یہ سولی پر چڑھنے والی کے شکل دینے کمر پر ہاتھ رکھنا) بیشک رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ہمکو اس سے **الصَّمْتُ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ** نماز میں دونو پاؤں ملاکر
کھڑے ہونا کیسا ہے **عَنْ** ابی عبیدۃ **أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ**
خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ ترجمہ ابوعبیدہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے ایک شخص کو
دیکھا پاؤں جوڑے ہوئے کھڑا نماز میں تو کہا اس نے خلاف کیا سنت کے اگر ایک پاؤں کو دوسری پاؤں سے جدا رکھتا تو
بہتر ہوتا (یعنے دو قدم کے بیچ میں کچھ فاصلہ کہتا اور کبھی ایک پاؤں پر زور دیتا دوسری پاؤں کو آرام دیتا پھر اوس پاؤں

پڑھ دیتا اور اوسکو اوس نماز سے بہتر ہوتا عن عبد اللہ بن ابی اوفی ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کا صدقہ لیکر آتے تو یہ کہتے اللھم صل علیھم اے اللہ اوسکی قوم پر رحمت نازل فرما چنانچہ میرے باپ کا صدقہ لیکر آئے تو آپ نے فرمایا اللھم صل علی ابی اوفی اے اللہ ابی اوفی پر رحمت نازل فرما عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھوڑی دیر چپ رہتے تکبیر تحریمہ اور قرأت کے بیچ میں کیا دعا پڑھتا ہوں عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ سکت ھنیئۃ قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ اسکوتک بین التکبیر والقرأۃ ما تقول۔ اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من خطایای کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسلنی من خطایای بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھوڑی دیر چپ رہتے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں آپ کیا پڑھتے ہیں اس سکتہ میں جو درمیان تکبیر تحریمہ اور قرأت کے ہوتا ہے آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں اللھم باعد بینی الخ یعنی اے اللہ جو کو سیدھ کر دیا تو نے مشرق اور مغرب کو اور کر دے جیسی پورب پچھم میں دوری اے اللہ صاف کر دے مجھ کو گناہوں سے جیسے کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے یا اللہ میرے گناہ دھو ڈال برف اور پانی اور اولے سے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسکت بین التکبیر والقرأۃ دوسری حدیث میں تکبیر تحریمہ اور قرأت کے عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ کبر ثم قال ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک وانا بک وفیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

تو تکبیر کہو پھر قرأت کرو جہاں تک یسر ہو پھر اگر تو رکوع کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ اور اپنی پیٹھ کو برابر رکھ اور اپنے سر کو نہ اونچا کر اور نہ نیچا کر اور اپنے دونوں پہلوؤں سے اپنی دونوں کہنیوں کو الگ رکھ پھر اگر تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھ اور اپنی دونوں کہنیوں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے الگ رکھ پھر اگر تو بیٹھے تو بائیں سرین پر بیٹھ اور اپنا داہنا پاؤں کھڑا رکھ پھر اگر تو نماز کے دو رکعتوں میں بیٹھے تو تشہد پڑھ جب تو اٹھے تو تکبیر کہہ اور اپنے ہاتھوں کو اٹھا جیسا کہ تو نے پہلے کیا تھا پھر اپنی نماز کی باقی رکعتیں اسی طرح پوری کر یہاں تک کہ جب تو آخری سجدہ کرے تو اپنے بائیں سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھ اور اپنے داہنے پاؤں کو کھڑا رکھ پھر اگر تو نماز کے دو رکعتوں میں بیٹھے تو تشہد پڑھ پھر اگر تو نماز کے تین رکعتوں میں بیٹھے تو تشہد پڑھ پھر اگر تو نماز کے چار رکعتوں میں بیٹھے تو تشہد پڑھ پھر اگر تو سلام پھیرے تو اپنے داہنے کندھے پر سلام پھیر اور اپنے بائیں کندھے پر سلام پھیر

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ تَقْرَأُ ترجمہ محمد بن سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل پڑھنے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے وجہت وجہی الخ پھر قرأت کرتی ثُمَّ تَخْتِمُ بِالتَّكْبِيرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتُكَ **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ** كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو فرماتے سبحانک اللہم الخ پڑھتے تو اسی اللہ کی ہے تیرا برکت والا نام تیرا بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے ثُمَّ تَخْتِمُ بِالتَّكْبِيرِ **عَنْ أَنَسٍ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ أَيُّكُمْ وَلَمْ يَقُلْ لَمَّا قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں کھانسی آ گئی سانس پھول گئے تو تو نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے یہ کلمے پڑھے لوگ چپ ہو گئے آپ نے فرمایا اور نے کچھ بری بات نہیں کہی کسی نے کہا یا رسول اللہ میں کہے جب میں آیا تو میرا سانس پھول گیا اس وجہ سے میں نے یہ کلمے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا سب جلدی کر رہے تھے کون ان کلموں کو اوپر اٹھا کر لیجاوے **بَابُ** قراءۃ بفاتحۃ الکتاب قبل السورۃ پہلے فاتحہ پڑھنے اور پھر سورت پڑھنے کا بیان **عَنْ أَبِي** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِكُمْ وَعُمَرُ بِهِ يَسْتَفْتِحُ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر قرأت کو شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین سے (یعنی بسم اللہ
نہیں پڑھتے تھے) عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَكَانُوا يَفْتَتِحُونَ
بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی
انہوں نے قرأت شروع کی الحمد للہ رب العالمین سے قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے
کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُبْتَسِمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ
قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ
فِيهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي
فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَتْ بَعْدَكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے ایک ہی لمحہ آپ ذرا اونگھ گئے پھر آپ نے اپنا سر اوپر اٹھایا ہنستے ہوئے ہم نے پوچھا آپ کیوں
ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر سورت اتری ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان
شانئک ہو الابتر (ہم نے تجھ کو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کے لیے اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن بے چین کٹا ہوا ہے) تم جانتے ہو کوثر
کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا وہ نہر ہے جس کا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت میں اس میں بہت
(یعنی بے انتہا) خیر ہے وہ حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے دن آئے گی پھر ایک شخص اس میں سے ہانکا جائے گا میں کہوں گا اے پروردگار یہ
میری امت میں سے ہے پروردگار فرمائے گا تم نہیں جانتے جو اس نے کیا بعد تمہارے (یعنی شریعت اسلام کے برخلاف کیا اور مرتد
ہو گیا مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کیا
عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ
حَتَّى إِذَا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ
اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نعیم مجمر سے روایت ہے میں ابوہریرہ کے پیچھے نماز
پڑھتا تھا انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی
لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب سلام پھیرا
تو کہا قسم اس شخص کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **باب**
الجہر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر کہنا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نسمعہ قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی بنا ابی بکر و عمر
فلم نسمعہ منھما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز
ہم نے نہیں سنی اور ابوبکر اور عمر نے نماز پڑھی اون سے بھی ہم نے بسم اللہ کی آواز نہیں سنی (یعنی سب لوگ بسم اللہ
آہستہ پڑھتے تھے) عن انس قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر وعثمان
رضی اللہ عنہم فلم اسمع احدا منھم یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ انس سے روایت ہے کہ میں نے
پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے پھر کسیکو میں نے نہیں سنا بسم اللہ پکار کر پڑھتے ہوئے
عن عبد اللہ بن مغفل قال کان عبد اللہ بن مغفل اذا سمع لعلعا یقرأ بسم اللہ الرحمن
الرحیم یقول صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلف ابی بکر و عمر فما
سمعت احدا منھم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
مغفل جب کسیکو سنتے بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے تو کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور
عمر کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے نہیں سنا ترک قرأۃ بسم اللہ الرحمن
الرحیم فی فاتحۃ الکتاب بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ میں نہ پڑھنا عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج ھی خداج ھی خداج
غیر تمام فقلت یا ابا ھریرۃ انی احیانا اکون وراء الامام فغمز ذراعی وقال اقرأ بھا یا فارسی
فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقول اللہ عز وجل قسمت الصلوۃ
بینی وبین عبدی نصفین فنصفھا لی ونصفھا لعبدی ولعبدی ما سأل قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اقرءوا یقول العبد الحمد للہ رب العالمین یقول اللہ عز وجل حمدنی عبدی
یقول العبد الرحمن الرحیم یقول اللہ عز وجل اثنی علی عبدی یقول العبد مالک یوم
الدین یقول اللہ عز وجل مجدنی عبدی یقول العبد ایاک نعبد وایاک نستعین فھذہ
الآیۃ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل یقول العبد اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت
علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فھؤلاء لعبدی ولعبدی ما سأل ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھی اور اوسمیں سورہ فاتحہ نہ پڑھی وہ ناقص ہے ناقص ہے
ناقص ہے پوری نہیں ابوہریرہ نے کہا میں نے ابوہریرہ سے کہا کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو کیونکر سورہ فاتحہ
پڑھوں) انہوں نے میرا ہاتھ دبایا اور کہا اے فارسی اپنے دل میں پڑھ لے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا
آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے نماز بٹ گئی ہے میرے اور بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ تو وہی میرے لیے ہے اور آدھی

میری بندی کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اسکے لیے موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو جب بندہ کہتا ہے
الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو مالک ہے سارے جہان کا تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی
پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم بہت مہربان نہایت رحم والا اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے مجھ کو یاد کیا پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین
مالک بدلے کے دن کا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین
ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں یہ آیت میرے اور بندے کے بیچ میں ہے ف کیونکہ آدھی آیت یعنی ایاک نعبد
میں اقرار ہے اوسکی عبادت کا اور آدھی آیت یعنی ایاک نستعین میں بندہ حاجت طلب کرتا ہے اپنے پروردگار سے اور یہ بندے
کا کام ہے ف اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم ہمیں دکھلا ہم کو سیدھا راستہ
الذین انعمت علیہم ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ ان لوگوں کی راہ جو
پر تو غصہ ہوا یا وہ گمراہ ہو گئے یہ تینوں آیتیں بندے کے لیے ہیں اور میرے بندے کی لیے جو مانگے موجود ہے ف پس اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے اور صراط الذین انعمت علیہم ایک آیت ہے اور غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین دوسری آیت اسطرح اس سورت میں سات آیتیں ہونگی اور جو لوگ بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا جزو سمجھتے ہیں
ان کے نزدیک ایک آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ایک آیت ہے

ترجمہ باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی الصلوٰۃ سورہ فاتحہ نماز میں پڑھنا ضرور ہے خواہ اکیلے پڑھتا ہو یا امام کے پیچھے ہو مقتدی

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ہی نہیں ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
فَصَاعِدًا

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کی نماز نہیں ہے جو نہ پڑھے سورہ
فاتحہ نہ پڑھی پھر اوس سے زیادہ۔ یعنی سورت وغیرہ

فضل قراءۃ فاتحۃ الکتاب سورہ فاتحہ کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيْلُ إِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ

فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ
وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبرئیل نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز
سنی تو انہوں نے اپنی آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھا پھر کہا یہ وہ دروازہ ہے آسمان کا جو کبھی نہیں کھلا تھا پھر اوسمیں سے ایک فرشتہ اترا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا مبارک ہو تم کو دو نور جو تم کو دیے گئے اور تم سے پہلے کسی نبی کو نہیں

لیکھا ہے سورہ فاتحہ دوسری جگہ سورہ بقرہ کی (یعنی من الرسول سے آخر تک) اگر ان میں سے ایک حرف بھی چھوٹ جائے تو اوسکا ثواب جاتا رہیگا تاویل قولہ عزوجل وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ فی تفسیر اس آیت کی وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ عن ابی سعید بن المعلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وھو یصلی فدعاہ فقال فصلیت فاتیتہ فقال ما منعک ان تجیبنی قال کنت اصلی قال الم یقل اللہ عزوجل یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ لاعلمک اعظم سورۃ قبل ان اخرج من المسجد قال فذھب لیخرج قلت یا رسول اللہ قولک قال الحمد للہ رب العالمین ھی السبع المثانی الذی اوتیت والقرآن العظیم ترجمہ ابوسعید بن معلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے سامنے سے گئے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپنے اونکو بلایا وہ نماز پڑھ کر گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جواب کیوں نہیں دیا اونہوں نے کہا میں نماز پڑھتا تھا آپنے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا ای ایمان والو جواب دو اللہ اور اوسکے رسول کو جب بلاوی تم کو اوسکے سونپنے کے لیے جن سے تمہاری زندگی ہو (یعنی آخرت میں زندگی کا لطف اوٹھاؤ) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو پکارین اوسکو جواب دینا چاہیے اگرچہ نماز میں ہو تم کو ایک ایسی سورت بتاؤنگا مسجد سے باہر جانے سے پہلے جو بہت بڑی ہے (شان اور مرتبہ میں اگرچہ چھوٹے ہی لفظ میں) پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپنے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اور یہی سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (جسکا ذکر دوسری آیت میں ہے) سورہ فاتحہ کو سبع مثانی کہتے ہیں اس لیے کہ اوسمیں سات آیتیں ہیں اور وہ دو دو بار پڑھی جاتے ہے ہر نماز میں یا دو بار اوترتی ہے ایک بار کے میں اور دوسری بار دیئے میں عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ عزوجل فی التوراۃ ولا فی الانجیل مثل ام القرآن وھی السبع المثانی وھی مقسومۃ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سال ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے توراۃ میں اور نہ انجیل میں کوئی سورت مثل سورہ فاتحہ کی اوتاری وہ ام القرآن ہے یعنی جڑ ہے قرآن کی اور وہ سبع مثانی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ سورت بٹی ہوئی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچ میں اور میرے بندے کے لیے جو مانگے سو موجود ہے عن ابن عباس قال وفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی میں یعنے سات سورتیں جو بڑی ہیں (تو ہر اسبع مثانی سے یہ سات سورتیں ہیں اور مثانی اوسکو اسلیے کہا کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں اور وہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ اور اعراف اور یونس ہیں) عن ابن عباس فی قولہ عزوجل سبعا من المثانی قال السبع الطول ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا سبع مثانی سے مراد وہ سات سورتیں ہیں جو بہت لمبی ہیں ترک

القراءۃ خلف الامام فیما لم یجھر فیہ الامام کے پیچھے مقتدی (سوائے سورہ فاتحہ کے) اور کوئی سورت نہ پڑھے
اگرچہ سری نماز ہو عن عمران بن حصین قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظھر فمر رجل خلفہ
سبح اسم ربک الاعلی فلما صلی قال من قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال رجل انا قال قد علمت
ان بعضکم قد خالجنیھا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک
شخص نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے اس سورت کو پڑھا ایک شخص بولا میں نے
آپ نے فرمایا میں سمجھا کوئی مجھ سے قرآن چھینے لیتا ہے عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صلی صلوۃ الظھر او العصر ورجل یقرأ خلفہ فلما انصرف قال ایکم قرأ سبح اسم ربک الاعلی
قال رجل من القوم انا ولم ارد بھا الا الخیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد عرفت ان
بعضکم قد خالجنیھا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز
پڑھی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کسی نے پڑھا سبح اسم ربک الاعلی ایک شخص
بولا میں نے پڑھا اور میری نیت ثواب کی سوا کچھ نہ تھی آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے
ترک القراءۃ خلف الامام فیما جھر عن ابی ھریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوۃ جھر فیھا بالقراءۃ فقال ھل قرأ
معی احدکم انفا فقال رجل نعم یا رسول اللہ قال انی اقول مالی انازع القرآن فانتھی الناس
عن القراءۃ فیما جھر فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقراءۃ من الصلوۃ حین سمعوا
ذلک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں پکار کر آپ نے قرأت کی
تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا ایک شخص بولا ہاں میں نے پڑھا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب ہی میں کہتا
تھا مجھ کو کیا ہوا ہے قرآن کوئی چھینے لیتا ہے مجھ سے جب سے لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ پکار کر قرأت کرتے کوئی ایک
پیچھے قرأت نہ کرتا بغیر سورت نہ پڑھتا مگر سورہ فاتحہ ضرور پڑھ لیتا کیونکہ اس کی بغیر نماز ہی نہیں ہوتی) فلا تقرأ
بام القرآن خلف الامام فیما جھر بہ الامام جب امام جہری نماز میں قرأت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں مگر سورۂ فاتحہ
پڑھ لیں عن عبادۃ بن الصامت قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی
یجھر فیھا بالقراءۃ فقال لا یقرأن احد منکم اذا جھرت بالقراءۃ الا بام القرآن ترجمہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی جہری نماز پڑھائی پھر فرمایا جب میں پکار کر قرأت کروں
تو کوئی کچھ نہ پڑھے مگر سورہ فاتحہ تاویل قول اللہ عزوجل وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ
اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تفسیر اس آیت کی واذا قرئ القرآن الآیۃ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے تو سنو اور سکو رحم ہو

تاکہ تم رکھ کیے جاؤ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ
بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کے پیروی کرو جب وہ تکبیر
کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرات کرے تم چپ ہو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ
فَاَنْصِتُوْا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسلیے ہے کہ اوس کے پیروی کیجاوے
جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرات کرے تم چپ ہو ہو (اور سنو معلوم ہوا کہ یہہ آیت نماز کے باب میں اوتری
ہے) اِنْ قِرَاءَةُ الْمَاْمُوْمِ بِقِرَاءَةِ الْاِمَامِ امام کی قرات مقتدی کو کافی ہے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
وَجَبَتْ هٰذِهٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرٰی الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا اَقَدْ
كَفَاهُمْ ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ
اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یَقْرَاْ هٰذَا مَعَ الْكِتَابِ ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
کیا ہر نماز میں قرات ہے آپنے فرمایا ہاں ایک شخص انصاری بولا یہ بات واجب ہوگئی آپنے میری طرف دیکھا اور میں سب
لوگوں سے زیادہ آپ سے نزدیک تھا آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں جب امام لوگوں کی امامت کرے تو اوسکی قرات اوسکو
کافی ہے۔ ابوعبدالرحمان نسائی (اس کتاب کے مؤلف) نے کہا کہ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
قرار دینا غلط ہے یہہ ابوالدرداء کا قول ہے۔ مَا یُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَا یُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ جو شخص قرآن نہ
پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ
لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِیْ شَیْئًا یُجْزِئُنِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے
روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھ قرآن یاد نہیں ہوسکتا ہو ذرا سا بھی
تو آپ مجھ کھلا دیجیے ایسی چیز جو قرآن کا بدل ہو جاوے آپنے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ وَاِنْ لَّمْ یَقْرَاْ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اگر کسی شخص کو قرآن کے اسکے سوا بھی یاد نہ ہو یا صرف سورہ فاتحہ یاد ہو تو بجائی قرات کے نماز
میں یہ کلمات کہہ لیا کرے جَهْرُ الْاِمَامِ بِاٰمِیْنَ امام آمین پکار کر کہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسکے پیچھے والے آمین کہیں تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جاوے گی اسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فان الملائکۃ تقول آمین وان الامام یقول آمین فمن وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے پھر جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جاوے گی اسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فان من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو سو جسکی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جاوے گی (یعنی ایک ہی وقت ہو گی) اسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے

باب الجہر بالتامین خلف الامام امام کے پیچھے آمین کہنا

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اسلئے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جاوے گا اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے وفضل التامین آمین کہنے کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال احدکم آمین قالت الملائکۃ فی السماء آمین فوافقت احداھما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر اگر فرشتوں کی آمین اور اسکی آمین برابر ہو گئی تو تمہارے اگلے گناہ بخشے جاویں گے

باب قول الماموم اذا عطس خلف الامام اگر مقتدی چھینکے تو نماز میں کیا کہے

عن رفاعۃ بن رافع قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلوۃ فلم یکلمہ احد ثم قالہا الثانیۃ من المتکلم فی الصلوۃ فقال رفاعۃ بن رافع بن عفراء انا یا رسول اللہ قال کیف قلت قال قلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرھا بضعۃ وثلاثون ملکا ایہم یصعد بہا ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو مجھ کو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے بات کی تھی نماز میں مگر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے پھر پوچھا تب تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے بات کی تھی آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی پھر رسول اللہ صلعم

نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے البتہ دو تکرار دہرایا اسکو کئی اوپر تین فرشتون نے اور سب جو کہتے ہے اسباب کی کون اوپر لیکر جاوی ان کلمونکو ف احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین جہنیک کا شکر کرنا درست ہے اور بعضون نے کہا یہ عمل ابتدائی اسلام مین جایز تہا پھر منسوخ ہوگئی عن وائل بن حجر قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کبر رفع یدیہ اسفل من اذنیہ فلما قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال اٰمین فسمعتہ انا خلفہ فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقول الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلاتہ قال من صاحب الکلمۃ فی الصلوۃ فقال الرجل انا یا رسول اللہ ما اردت بہا الا خیرا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد ابتدرہا اثنا عشر ملکا کلہم یبتدر ایہم یرفعہا

الترجمہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی جب آپ نے تکبیر کہے دونون ہاتہہ اپنے کانون کی نیچے تک پہر جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہچکے تو آمین کہی زور سے آمین کو سنا اور مین آپکے پیچھے تہا اتنے مین آپنے اوسکو یہ کہتے سنا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپنے سلام پہیرا تو پوچہا یہ کس نے کہا تہا ایک شخص بولا مین نے یا رسول اللہ اور میری نیت بری نہین تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ فرشتے اسپر دوڑے پھر کہین لیجاکر یہ کلمہ عرش تک (یعنی خداوند کریم جلشانہ تک) گئے اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عرش مقدس خاص محل ہے انوار ایزدی جل شانہ و تعالے کا باب ما جاء من ما جاء فی القرآن کا بیان عن عائشۃ قالت سأل الحارث بن ہشام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یأتیک الوحی قال فی مثل صلصلۃ الجرس فیفصم عنی وقد وعیت منہ وہو اشدہ علی فیتمثل لی الملک رجلا فاعی ما یقول قالت عائشۃ ولقد رأیتہ ینزل علیہ فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا

الترجمہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپپر وحی کیونکر آتی ہے آپنے فرمایا کبھی تو وحی اسطرح آتی ہے جیسے گھنٹی کے جنکنے کی آواز

مجھپر نہایت سخت گزرتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی فرشتہ ایک مرد کی صورت بنکر میرے پاس آتا ہے وہ مجھ سے بات کرتا ہے میں اوسکو یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا میں نے دیکھا جب بہت کڑکتے جاڑے میں تم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اوترتی پھر موقوف ہو جاتی تو آپکے پیشانی سے پسینا ہوٹ نکلتا (وحی کی شدت اور زور سے)

عن ابن عباس فی قولہ عز وجل لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعالج من التنزیل شدۃ وکان یحرک شفتیہ قال اللہ عز وجل لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ قال جمعہ فی صدرک ثم تقرأہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ قال فاستمع لہ وانصت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ جبریل استمع فاذا انطلق قرأہ کما اقرأہ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ اوترنے سے تکلیف اٹھاتے اور اپنے ہونٹوں کو ہلایا کرتے اوسکو اوترتے وقت پڑھا کرتے اس خیال سے کہ کہیں بھول نہ جاوی تب اللہ تعالی نے فرمایا لا تحرک بہ لسانک الآیۃ نہ چلاؤ اوسکو پڑھنے پر اپنی زبان جلدی سیکھنے کے لیے وہ تو ہمارا ذمہ ہے اوسکو اکٹھا کرنا اور پڑھنا (یعنی یہ ہمارا کام ہے کہ سینے دلمیں اوسکو اکٹھا کر دینگے پھر تو اوسکو پڑھنے لگے گا) تو جب ہم پڑھنے لگیں تو اوسکی پیروی کر (یعنی چپ اور سنا کر) جب ہے یہ آیت اوترتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے آپ سنا کرتے (اور وہ پڑھا کرتے) پھر جب جبرئیل چلے جاتے آپ ویسا ہی پڑھ دیتے جیسا جبرئیل نے پڑھایا تھا

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت ہشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورۃ الفرقان فقرأ فیہا حروفا لم یکن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأنیہا قلت من اقرأک ہذہ السورۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت کذبت ما کذاک اقرأک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انک اقرأتنی سورۃ الفرقان وانی سمعت ہذا یقرأ فیہا حروفا لم تکن اقرأتنیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا ہشام فقرأ کما کان یقرأ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا انزلت ثم قال اقرأ یا عمر فقرأت فقال ہکذا انزلت ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا انہوں نے کچھ الفاظ اسطرح پر پڑھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اوسطرح نہیں پڑھائی تھی میں نے کہا تم کو یہ سورت کس نے پڑھائی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کبھی نہ پڑھائی ہوگی پھر میں اوسکا ہاتھ پکڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھینچ لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے مجھکو سورہ فرقان پڑھائی ہے اور میں نے اسکو پڑھتے سنا اوسمیں وہ الفاظ ہیں جو آپنے

نہیں پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام سے کہا پڑھو انھوں نے پڑھا جس طرح پہلے پڑھا تھا آپ نے فرمایا یہ
ہی اتری ہوئی ہے پھر فرمایا اے عمر پڑھو میں نے پڑھا پھر فرمایا اسی طرح یہ بھی اتری ہوئی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات بولیوں میں اترا ہوا ہے
عرب کی قریش اور ہذیل اور حمیر اور قضاعہ اور ثقیف اور بنی تمیم کے زبانوں میں پھر بسبب اختلاف جو کسی لفظ
کے اعراب یا اشتقاق میں ہو صرف نہیں کرتا اس حدیث کے معنی کسی کے اقوال میں جو اپنے مقام میں مذکور ہیں عن عمر
بن الخطاب یقول سمعت هشام بن حکیم یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأها علیه وکان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأنیها فکدت اعجل علیه ثم امهلته حتی انصرف
ثم لببته برداءه فجئت به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی
سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی غیر ما اقرأتنیها فقال له رسول الله صلی الله علیه
وسلم ارسله اقرأ فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هکذا انزلت
ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال هکذا انزلت ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤا
ما تیسر منه ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان اوسی طرح سے پڑھتے سنا
سوا اوسطرح کے جسطرح میں پڑھتا تھا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یہ سورت پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ
میں جلدی کروں اوپر (یعنے اون سے گفتگو کروں اسباب میں) مگر میں نے مہلت دی اونکو جب وہ پڑھکر تو اونہی کی
چادر اون کے گردن میں ڈالکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ
فرقان ایسے پڑھتے سنا اور طرح سوا اوس طرح کے جسطرح آپنے مجھے پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑھو
انہوں نے اوسی طرح پڑھا جسطرح میں نے اون سے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اتری ہے پھر مجھے فرمایا تم پڑھو
میں نے پڑھا آپنے فرمایا اسی طرح اتری ہے اور قرآن سات بولیوں میں اوتارا گیا ہے تو جسطرح آسان ہو پڑھو عن عمر بن الخطاب
یقول سمعت هشام بن حکیم یقرأ سورة الفرقان فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستمعت
لقراءته فاذا هو یقرأها علی حروف کثیرة لم یقرئنیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فکدت
اساوره فی الصلوة فصبرت حتی سلم فلببته برداءه فقلت من اقرأک هذه السورة
التی سمعتک تقرأها قال اقرأنیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت کذبت فوالله ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم هو اقرأنی هذه السورة التی سمعتک تقرأها فانطلقت به اقوده الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان علی حروف
لم تقرئنیها وانت اقرأتنی سورة الفرقان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا هشام اقرأ یا هشام فقرأ علیه القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هکذا

انزلت ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر فقرأت القراءۃ التی اقرأنی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ ترجمہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ہشام بن حکیم سے سنا وہ قرآن کو پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں میں نے اوکو پڑھتے سنا اور لفظوں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ میں حملہ کروں اون پر نماز ہی میں لیکن میں صبر کیا یہانتک کہ انہوں نے سلام پھیرا جب سلام پھیر چکے تو اونکی چادر میں نے اونکے گلے میں ڈالی اور پوچھا تمکو کس نے یہ سورت پڑھائی ہے میں نے انہی تم سے سنی انہوں نے کہا مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو قسم خدا کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ یہ سورت پڑھائی ہے پھر تم اوسکے خلاف کیونکر کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو پڑھائی ہے آخر میں اونکو پکڑکر کھینچتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اوکو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھا اور وہی لفظوں سے پڑھتے سنا جسطرح آپ نے مجھکو نہیں پڑھائی اور مجھکو تو آپ نے یہ سورت پڑھائی ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑدی اوکو اے عمر پھر فرمایا اسی طرح پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے اونکو پڑھتے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اوتری ہے پھر آپ نے مجھسے فرمایا اے عمر تم پڑھو میں نے اوسطرح پڑھا جسطرح آپنے مجھکو پڑھایا تھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اوتری ہے پھر آپنے فرمایا قرآن سات طرح پر اوترا ہے جو طرح آسان ہو پڑھو **ف** بشرطیکہ معنی اور مطلب میں تغیر نہ ہو جیسے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین مشہور قرأت ہے اور غیر مشہور یوں ہے غیر المغضوب علیھم وغیر الضالین یا صراط الذین انعمت علیھم میں صراط کو کوئی سین پڑھتا ہے کوئی زاے یا مالک یوم الدین کو کوئی ملک یوم الدین پڑھتا ہے کوئی ملک یوم الدین اور اسیطرح بہت سی مقاموں میں اختلاف ہے قرأت کا اور بعراب اور اشتقاق اور کمی اور بیشی کلمات کا مگر علما نے تصریح کردی ہے اسبات کی کہ قرأت مشہورہ سبعہ میں سے جو قرأت چاہے پڑھے مگر غیر مشہورہ کا پڑھنا بہتر نہیں ہے **عمر** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند اضاۃ بنی غفار فاتاہ جبریل علیہ السلام فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرأ امتک القرآن علی حرف فقال اسأل اللہ معافاتہ ومغفرتہ فان امتی لا تطیق ذلک ثم اتاہ الثانیۃ فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرأ امتک القرآن علی حرفین فقال اسأل اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک ثم اتاہ الثالثۃ فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرأ امتک القرآن علی ثلاثۃ احرف فقال اسأل اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک ثم جاءہ الرابعۃ فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرأ امتک القرآن علی سبعۃ احرف فایما حرف قرؤا علیہ فقد اصابوا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر تھے اتنے میں جبریل علیہ السلام شریف لائے اور کہا کہ اللہ جل جلالہ آپکو حکم کرتا ہے کہ امت آپکی ایکطرح پر قرآن پڑھا کرے (یعنی باوجودیکہ عرب میں بات

قومین ہین اور ہر ایک کے بھیجے اور محاورے جدا ہین مگر قرآن کو سب ایک بھیجے اور زبان پر پڑھین) آپ نے فرمایا مین اسد جل جلالہ سے معافی چاہتا ہون اور اوسکی بخشش چاہتا ہون کیونکہ میری اُمت اسکی طاقت نہین رکھتی پھر حضرت جبرئیل دوسری بار آئے اور کہا کہ اسد جل جلالہ حکم کرتا ہے آپکو کہ امت آپ کی قرآن کو دو طرح پر پڑھا کرے آپ نے فرمایا مین اسد کی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری اُمت کو اتنی طاقت نہین ہے پھر تیسری بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے کہ اسد جل جلالہ حکم کرتا ہے آپ کی امت کو کہ قرآن تین طرح پر پڑھا کرین آپ نے فرمایا مین اسد کی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری اُمت مین اتنی طاقت نہین ہے پھر چوتھی بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے اسد جل جلالہ حکم کرتا ہے کہ آپ کی اُمت قرآن کو سات طرح پڑھا کرین (یعنی عرب کی ساتون زبانون والے اپنی اپنی زبان مین پڑھین) اور جسطرح پڑھینگے صحیح ہوگا عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُوْرَۃً فَہٰہُنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ جَالِسٌ اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا یَقْرَاُ بِہَا یُخَالِفُ قِرَاءَتِیْ فَقُلْتُ لَہٗ مَنْ عَلَّمَکَ ہٰذِہِ السُّوْرَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا تُنَازِعْنِیْ حَتّٰی تَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ہٰذَا خَالَفَ قِرَاءَتِیْ فِی السُّوْرَۃِ الَّتِیْ عَلَّمْتَنِیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ یَا اُبَیُّ فَقَرَاْتُہَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اِقْرَاْ فَخَالَفَ قِرَاءَتِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُبَیُّ اِنَّہٗ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ کُلُّہَا شَافٍ کَافٍ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مجھکو ایکسورت پڑھائی ایک روز مین مسجد مین بیٹھا تھا ایک شخص نے وہی سورت پڑھی لیکن اوس نے اور طرح پڑھی مین نے کہا مجھکو یہ سورت کسنے سکھلائی وہ بولا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سکھلائی مین نے کہا چلا جا نہین جبتک ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے نہ ملین پھر مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اسد یہ شخص میرے خلاف پڑھتا ہے اوس سورت کو جو آپنے مجھکو سکھلائی ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ای ابی پڑھو مین نے پڑھا آپنے فرمایا تم نے اچھا پڑھا پھر آپنے اوس شخص سے فرمایا تو پڑھ اوس نے میری خلاف پڑھا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا پڑھا پھر آپنے فرمایا اسی طرح قرآن سات طرح پر اوترا ہے اور ہر ایک طرح صحیح اور کافی ہے عَنْ اُبَیٍّ قَالَ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِیْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّیْ قَرَاْتُ اٰیَۃً وَقَرَاْتُہَا اٰخَرَ خِلَافَ قِرَاءَتِیْ فَقُلْتُ اَقْرَاَنِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِیْ اٰخَرُ اَقْرَاَنِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَقْرَاْتَنِیْ اٰیَۃَ کَذَا وَکَذَا اَقَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِاٰخَرَ اَلَمْ تُقْرِئْنِیْ اٰیَۃَ کَذَا وَکَذَا اَقَالَ نَعَمْ اِنَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اَتَیَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِیْلُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ مِیْکَائِیْلُ اسْتَزِدْہُ اسْتَزِدْہُ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَۃَ اَحْرُفٍ فَکُلُّ حَرْفٍ شَافٍ کَافٍ ترجمہ ابی بن کعب سے

روایت ہے میرے دل میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں جیسی جب سے مسلمان ہوا جیسی یہ بات تھی کہ میں نے ایک آیت ایک طرح پڑھی ہے اور دوسرے نے اور طرح پڑھی میں نے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے اسنے ارادہ کیا کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے مجھے یہ آیت اسطرح پڑھائی ہے آپ نے فرمایا ہاں اور اسنے کہا مجھکو بھی آپنے اسطرح پڑھائی ہے آپ نے فرمایا ان جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے تو جبرئیل میری داہنی طرف بیٹھے اور میکائیل میری بائیں طرف بیٹھے جبرئیل نے کہا قرآن ایک طرح پڑھا کر و میکائیل نے کہا اور زیادہ کراؤ اور زیادہ کراؤ یہانتک کہ سات طرح تک پہونچے اور کہا کہ ہر آیت کے ساتھ کافی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَۃِ اِذَا عَاھَدَ عَلَیْھَا اَمْسَکَھَا وَاِنْ اَطْلَقَھَا ذَھَبَتْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے حافظ کی مثال ایسے ہے جیسے اونٹ والے کی ہو جسکے اونٹ رسی سے باندھے ہوں اگر انکی حفاظت کریگا تو وہ رہینگے اور اگر چھوڑ دیگا تو چلے جاوینگے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِھِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَۃَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ یُقَالُ نُسِّیَ اسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِھَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری بات ہے کسی کو کہو میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہے اسے بھلا دیا گیا (کیونکہ اسمیں حسرت اور قصور ظاہر ہوتا ہے اور بھول گیا میں بے پروائی سے نکلتی ہے) یاد کرتے رہو قرآن کو کیونکہ قرآن جلدی نکل جاتا ہے سینوں سے ان جانوروں سے بھی زیادہ جو رسی سے بندھی ہوں **اَلْقِرَاءَۃُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ** فجر کی سنتوں میں کیا پڑھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فِی الْاُوْلٰی مِنْھُمَا الْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَۃِ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا اِلَی الْاٰخِرِ الْاٰیَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْھَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں قولوا اٰمنا باللہ انزل الینا اخیر آیت تک جو سورہ بقر میں ہے پڑھتے اور دوسری رکعت میں اٰمنا باللہ واشھد بانا مسلمون پڑھتے **بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ** فجر کی سنتوں میں کافرون اور اخلاص پڑھنے کا بیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں میں قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا **تَخْفِیْفُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ** فجر کی سنتیں بلکی پڑھنا اور قرات کو ان میں طول نہ دینا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُھَیِّءُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاُخَفِّفُ مِنْھُمَا حَتّٰی اَقُوْلَ اَقَرَاَ فِیْھِمَا بِاُمِّ الْکِتَابِ ترجمہ

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں دیکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کو اتنا ہلکا پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں کہتی تھی کیا سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ** فجر کی نماز میں سورہ روم پڑھنا

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ أُولٰئِكَ

ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی آپ نے سورہ روم پڑھی اس میں بھول گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا نماز پڑھتے ہیں ہمارے ساتھ اور طہارت بھی طرح نہیں کرتے وہی لوگ قرآن ہلا دیتے ہیں **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ** فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھنا عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ

ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لیکر سو آیتوں تک پڑھتے **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِقَافٍ** فجر کی نماز میں سورہ قاف پڑھنا عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ إِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الصُّبْحِ

ترجمہ ام ہشام بنت حارثہ سے روایت ہے میں سورہ قاف نہیں سیکھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ کر کہ آپ ہر جمعہ کو اسکو فجر کی نماز میں عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلِ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهُ فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ قٓ

ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے میں نے اپنے چچا سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نے ایک رکعت میں والنخل باسقات لھا طلع نضید پڑھا شعبہ نے کہا میں زیاد سے بازار میں ہجوم میں ملا انہوں نے کہا سورہ قاف پڑھی **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ** فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑھنا عَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فجر کے نماز میں اذا الشمس کورت پڑھتے تھے **اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ** فجر کی نماز میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کو پوچھا آپ نے فجر کے نماز میں ہمیں دونوں سورتوں کو پڑھا **بَابُ الْفَضْلِ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** معوذتین کی فضیلت کا بیان

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى قَدَمَيْهِ فَقُلْتُ
أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ سُورَةَ هُودٍ وَسُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا آپ سوار تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے
پاؤں پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سورہ ہود اور سورہ یوسف سکھلائیے آپ نے فرمایا تو نہیں پڑھ سکیگا کوئی
سورت بہتر اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتٌ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
ترجمہ عقبہ عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر آج رات کو ایسی آیتیں اتری ہیں جنکی مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں ایک قل اعوذ برب الفلق اور دوسرے قل
اعوذ برب الناس **اَلْقِرَاءَةُ** فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں کونسی سورت پڑھنا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ
يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی
الانسان حین من الدہر پڑھتے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ
ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے **بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ** قرآن
شریف کے سجدہ کا بیان **اَلسُّجُودُ** فِي صٓ سورہ صٓ میں سجدہ کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا ترجمہ عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ صٓ میں اور فرمایا داؤد علیہ السلام نے یہ سجدہ کیا تھا توبہ کے
لیے اور ہم سجدہ کرتے ہیں شکر کے لیے کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی **اَلسُّجُودُ**
فِي النَّجْمِ سورہ نجم میں سجدہ کا بیان **عَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمَكَّةَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَأَبَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ
أَسْلَمَ الْمُطَّلِبِ ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں سورہ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ
کیا اور جتنے لوگ آپ پاس بیٹھے تھے سب نے سجدہ کیا میں نے اپنا سر اونچا رکھا اور سجدہ نہیں کیا اون دنوں میں میں مسلمان
نہ تھا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا ترجمہ عبداللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو سجدہ کیا اوسمیں **تَرْكُ السُّجُودِ** فِي النَّجْمِ سورہ نجم میں سجدہ
نہ کرنا **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي
شَيْءٍ وَذَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ ترجمہ عطا بن
یسار نے زید بن ثابت سے پوچھا کہ امام کے پیچھے قرات کرنا چاہیے انہوں نے کہا امام کے پیچھے کبھی قرات نہیں کرنا چاہیے
اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا **بَابُ**

السُّجُوْدِ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اذا السماء شقت میں سجدہ کرنیکا بیان عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ لَهُمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ نے اذا السماء انشقت پڑھا تو سجدہ کیا اور میں جب پڑھ چکے تو لوگوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے سجدہ کیا اور میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ هٰهُنَا فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت میں اور اقرا باسم ربک میں اور جو دونوں سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں

بَابُ السُّجُوْدِ فِي الْفَرِيْضَةِ فرض نماز میں سجدہ تلاوت کرنیکا بیان

عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ يَعْنِيْ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ يَعْنِيْ سَجْدَةً مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى الْقَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابورافع سے روایت ہے یعنی ابوہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑھی انہوں نے سورہ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا ای ابوہریرہ یہ سجدہ کیا ہے ہم نے کبھی سجدہ نہیں کیا اس سورت میں انہوں نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس سورت میں اور میں آپ کے پیچھے تھا تو میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہونگا ہمیشہ اس میں یہانتک کہ ملوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قِرَاءَةِ الْمُنْفَرِدِ فِي الصَّلٰوةِ الْجَهْرِ تنہا نماز میں آہستہ قرات کرنیکا بیان

عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ صَلٰوةٍ يُقْرَاُ فِيْهَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ ترجمہ عطا سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا ہر نماز میں قرات ہوتی ہے لیکن جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرات سنائی اوسمیں ہم تمکو سناتے ہیں (یعنی پکار کے پڑھتے ہیں) اور جس نماز میں آہستہ کی اوسمیں ہم بھی آہستہ پڑھتے ہیں

الظهر بمكة فى الركعتين الاولتين بفاتحة الكتاب وسورتين وربما اسمعنا الآية احيانا وكان يطيل الركعة الاولى من صلاة الظهر ويقصر فى الثانية وكذلك فى الصبح ۔ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرتی تھے اور کبھی ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے اور جس کو ذرا آپ بلند کر کے پڑھتے تھے اور پہلی رکعت ظہر اور فجر کی آپ لمبی پڑھتے تھے (بہ نسبت دوسری رکعت کے بخاری)

باب

سماع الامام الآية فى الصلوات يعنى نماز میں امام کا آیت پڑھنا سنانے کے

عن ابى قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بفاتحة الكتاب وسورتين فى الركعتين الاوليين من صلوة الظهر وصلوة العصر ويسمعنا الآية احيانا وكان يطيل فى الركعة الاولى ۔ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پہلے دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اور عصر کی اور کبھی آیت ہم کو سنا دیتے اور پہلی رکعت کو آپ لمبی کرتے

تقصير القيام فى الركعة الثانية من

الظُّهْرِ ظہر کی دوسری رکعت میں قرأت کم کرنا پہلی رکعت سے عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے پہلے دو رکعت میں قرأت کرتے کبھی ایک آدھ آیت ہم سن لیتے اور پہلی رکعت کو آپ دوسری رکعت سے لمبی کرتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے پہلی رکعت کو دوسری سے لمبی کرتے اور عصر کی نماز میں بھی آپ پہلے دو رکعتوں میں قرأت کرتے لیکن پہلی رکعت کو دوسرے سے لمبی پڑھتے اور دوسری کو چھوٹی کرتے اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ اَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پہلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت اسطرح پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی پڑھتے اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ عصر کے پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور ایک آدھ آیت اسطرح سے پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور ظہر کی پہلی رکعت بڑی کرتے اور دوسری چھوٹی اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کرتے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهَا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتیں پڑھتے تھے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں واللیل اذا یغشیٰ پڑھتے تھے اور عصر میں اسی سورت کے برابر اور صبح میں اس سے لمبی سورت پڑھتے تھے جیسے سورہ دہر یا والمرسلات یا قاف یا رحمان تَخْفِيْفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ قیام اور قرأت کو ہلکا کرنا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا

تو وہ شخص نماز پڑھ کے چلا گیا پھر یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا ہی معاذ تو فتنہ کرتا ہے کیا تو فتنہ کرنا چاہتا ہے (کہ لوگ نماز سے گھبرا کر جماعت میں آنا چھوڑ دیں) کیوں نہیں پڑھتا ہے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والشمس وضحٰہا اور انکے برابر سورتیں **القراءۃ فی المغرب بالمرسلات** مغرب میں سورہ والمرسلات پڑھنا **عن ام الفضل** بنت الحارث قالت صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ المغرب فقرأ والمرسلات ما صلی بعدہا صلوۃ حتی قبض صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام فضل بنت حارث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی مرض موت میں) گھر میں مغرب کے نماز پڑھی تو سورہ والمرسلات پڑھی پھر اوس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی **عن** ابن عباس عن امہ انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالمرسلات ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی اونہون نے اپنے ماں سے سنا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی والمرسلات مغرب مین **القراءۃ فی المغرب بالطور** مغرب کے نماز مین سورہ والطور پڑھنا **عن** جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالطور ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سورہ طور پڑھتے تھے مغرب مین **القراءۃ فی المغرب بحم الدخان** مغرب مین سورہ حم دخان پڑھنا **عن** عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی صلوۃ المغرب بحم الدخان ترجمہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز مین سورہ حم دخان پڑھی **القراءۃ فی المغرب بالمص** مغرب مین سورہ المص پڑھنا **عن** زید بن ثابت انہ قال لمروان یا ابا عبد الملک اقرأ فی المغرب بقل ہو اللہ احد وانا اعطیناک الکوثر قال لہم قال فلم لا قرأت قصۃ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فیہا بأطول الطولیین المص ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی اونہون نے مروان سے کہا ای ابا عبد الملک تم مغرب مین قل ہو اللہ احد اور انا اعطیناک الکوثر پڑھتے ہو اونہون نے کہا ہان زید نے کہا بھتیجے بات کیا ہی یا اون کہا مین قسم کہاتا ہون بیشک مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس مین لمبی سورت پڑھتے دیکھا یعنی المص سورہ اعراف **عن** مروان عن زید بن ثابت قال مالی اراک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فیہا بأطول الطولیین قلت یا ابا عبد اللہ ما اطول الطولیین قال المص ترجمہ مروان سے روایت ہی زید بن ثابت نے مجھسے کہا کیا وجہ ہے کہ تم مغرب مین چھوٹی سورتین پڑھتے ہو حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لمبی سورت دونون لمبی سورتون مین پڑھتے دیکھا مین نے کہا ای ابا عبد اللہ لمبی سورت کون ہی اونہون نے کہا اعراف **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی صلوۃ المغرب بسورۃ الاعراف فرقہا فی رکعتین ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز مین سورہ اعراف پڑھی دو رکعتون مین **القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب** مغرب کی سنتون مین

کون سی سورت پڑھتا عن ابن عمر قال رمقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرین مرۃ یقرأ
فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل الفجر قل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد ترجمہ
ابن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کو بیس مرتبہ دیکھا مغرب کے سنتوں اور فجر کی سنتوں سے قبل پڑھتا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے الفضل فی قراءۃ قل ھو اللہ احد قل ہو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت
عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی سریۃ فکان یقرأ لاصحابہ فی
صلوتھم فیختم بقل ھو اللہ احد فلما رجعوا ذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سلوہ
لای شیء یصنع ذلک فسألوہ فقال لانھا صفۃ الرحمن عز وجل فانا احب ان اقرأ بھا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ ان اللہ عز وجل یحبہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک شخص کو بھیجا ایک لشکر کا سردار کر کے وہ اپنی لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھا کرتا پھر جب واپس آئے تو
لوگوں نے یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اوس سے پوچھو وہ کیوں ایسا کرتا ہے لوگوں نے پوچھا اوس نے
کہا قل ہو اللہ احد میں صفت ہے اسلیے جل جلالہ کی سو جو سورہ مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے پڑھتا ہوں سو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم کہہ دو اوس سے کہ اللہ جل جلالہ دوست رکھتا ہے اوسکو عن ابی ھریرۃ یقول اقبلت مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فسمع رجلا یقرأ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت فسألتہ ماذا یا رسول اللہ قال الجنۃ ترجمہ ابوہریرہ
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا آپنے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا تو آپنے فرمایا ضرور ہو گئی میں
نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ضرور ہو گئی آپنے فرمایا جنت عن ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرأ قل
ھو اللہ احد یرددھا فلما اصبح جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ایک شخص
نے ایک شخص کو بار بار قل ہو اللہ پڑھتے دیکھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے
فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے عن ابی ایوب سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال قل ھو اللہ احد ثلث القرآن ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں) الختم بـ فی العشاء الاخرۃ یقرأ فیھا بالتین
عشا کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھنا عن جابر قال قام معاذ فصلی العشاء الاخرۃ فطول فقال النبی
افتان یا معاذ افتان یا معاذ این کنت عن سبح اسم ربک الاعلی والشمس وضحاھا واذا السماء انفطرت
ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل کھڑے ہوئے اوہنوں نے عشا کی نماز پڑھائی اور نبی پڑھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کیا تم نہ کرتے تھے اسی معاذ کہ پڑھا سبح اسم ربک الاعلی اور والضحی اور اذا السماء انفطرت (یعنی ان سورتوں کو کیوں نہ پڑھا)

القراءۃ فی العشاء الاخرۃ بالشمس وضحٰھا

عشا کی نماز میں والشمس وضحٰھا پڑھنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰی مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِاَصْحَابِہٖ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَیْھِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَاُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْہُ فَقَالَ اِنَّہٗ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِکَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُرِیْدُ اَنْ تَکُوْنَ فَتَّانًا یَا مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ

ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل نے اپنے لوگوں کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور اسکو طول دیا ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا معاذ نے کہا منافق ہے اوس شخص کو جب یہ خبر ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا معاذ کا کہنا آپنے معاذ سے فرمایا کیا تم فتنہ کرنا چاہتے ہو جب امامت کرو تو والشمس وضحٰھا اور سبح اسم ربک الاعلی اور واللیل اذا یغشٰے اور اقرا باسم ربک پڑھو

عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَاَشْبَاھِھَا مِنَ السُّوَرِ

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں والشمس وضحٰھا پڑھتے تھے اور اسکے مانند اس کے اور سورتیں پڑھتے تھے

القراءۃ فیھا بالتین والزیتون

عشا کی نماز میں والتین والزیتون پڑھنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَۃَ فَقَرَاَ فِیْھَا بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی آپنے اوس میں والتین والزیتون پڑھی

القراءۃ فی الرکعۃ الاولی من صلوۃ العشاء الاخرۃ

عشا کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِی الْعِشَاءِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے تو عشا کی پہلی رکعت میں والتین والزیتون پڑھی

القرءۃ فی الرکعتین الاولیین

پہلے دو رکعتوں کو لمبا پڑھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَکَاکَ النَّاسُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ سَعْدٌ اَتَّئِدُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ وَمَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَیْتُ بِہٖ مِنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاکَ الظَّنُّ بِکَ

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے سعد سے کہا ہر بات میں لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں یہانتک کہ نماز میں بھی سعد نے کہا میں پہلے دو رکعتوں میں قرات کو طول دیتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں قرات نہیں کرتا اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروی میں کسی طرح کمی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا تمہارے ساتھ یہی گمان ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ وَقَعَ نَاسٌ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ فِیْ سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا یُحْسِنُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَنَا اُنَبِّئُ بِھِمْ صَلَّوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اَخْرِمُ عَنْھَا اَرْکُدُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ

فَالْأَخَوَيْنِ قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّ تَرجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ کسی نے چند لوگوں نے حضرت عمر کے پاس شکایت
کی سعد کی اور کہا قسم خدا کی وہ نماز اچھی نہیں پڑھتے سعد نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھتا ہوں
اس میں کچھ کمی نہیں کرتا پہلے دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا ہمیں
بھی یقین ہے تم سے (کہ) تمہاری شکایت بیجا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے ہو ﴿ترجمہ﴾
سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ
يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً فِيْ عَشْرِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ عَلْقَمَةُ
فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ بِمَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے انہوں نے کہا
میں جانتا ہوں ان سورتوں کو جو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور وہ بیس سورتیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہر
رکعتوں میں پڑھتے تھے پھر انہوں نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر گئے بعد اس کے علقمہ باہر نکلے ہم نے ان سے
پوچھا ان سورتوں کو انہوں نے بیان کیا عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ قَرَأْتُ
الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ ترجمہ ابووائل
سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود کے سامنے کہا میں نے مفصل کو (یعنی اوسکی سب سورتوں کو حجرات سے اخیر تک)
ایک رکعت میں پڑھا انہوں نے کہا یہ تو شعر کا جلدی جلدی پڑھنا ہوا۔ میں پہچانتا ہوں ان سورتوں کو جو ایک دوسرے
کی شابہ ہیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے پھر بیان کیں انہوں نے بیس سورتیں مفصل کی ہر ایک
رکعت میں دو دو سورتیں ایسے پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّيْ قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ
فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ
الْمُفَصَّلِ الخ ترجمہ عبداللہ بن مسعود پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو ایک رکعت میں ساری مفصل کو
پڑھا انہوں نے کہا کیا شعر کی طرح تو اوڑ گیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جوڑ کی سورتوں کو پڑھتے تھے اور وہ
بیس سورتیں ہیں مفصل کے حم سے (اخیر تک) مفصل کے ابتدا میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں حجرات سے بعض قاف سے
بعض سورہ صف سے بعض نبارک سے بعض اضحی سے واللہ اعلم ﴿ترجمہ﴾ بَعْضِ السُّوْرَةِ سورت کا ایک حصہ پڑھنا
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ
حَتّٰى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ أَخَذَتْهُ سَكْتَةٌ فَقَطَعَ الْقِرَاءَةَ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ أَخَذَتْهُ سَكْتَةٌ
أُخْرٰى فَقَطَعَ الْقِرَاءَةَ ترجمہ عبداللہ بن سائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا جب مکہ فتح ہوا تو
آپ نماز پڑھی کعبہ کے سامنے اور جو تیان اوتار کر ہمارے طرف رکھیں اور سورہ مومنون شروع کی جب موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام

کے ذکر پہونچی (اس آیت پر تم رسنا سو واخاہ ہارون یا یاتنا وسلطان مبین) آپ کو کہانسی ہے آپ نے رکوع کر دیا
تعوذ القاری اذا مر بایۃ عذاب جب نماز میں آیت عذاب کے آوے تو اللہ سے پناہ مانگنا **عن**
حذیفہ انہ صلی الی جنب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقرأ فکان اذا مر بایۃ عذاب وقف
وتعوذ واذا مر بایۃ رحمۃ وقف فدعا وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ
سبحان ربی الاعلی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑی
ہو کر نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ قرآن پڑھتے جب عذاب کی آیت آتی ٹھہر جاتے اور اللہ کی پناہ مانگتے اور جب رحمت کی آیت
آتی تو ٹھہر جاتے اور دعا کرتے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کہتے **مسألۃ**
القاری اذا مر بایۃ رحمۃ قاری جب رحمت کی آیت پڑھے تو اللہ سے رحمت مانگے **عن** حذیفہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء فی رکعۃ لا یمر بایۃ رحمۃ الا سأل ولا
بایۃ عذاب الا تعوذ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء
ایک رکعت میں پڑھی جب رحمت کی آیت پڑھتے تو اللہ سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اسکی پناہ مانگتے.....
ترديد الآیۃ ایک آیت کو کئی بار پڑھنا **عن** ابی ذر قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی
اصبح بایۃ والآیۃ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور ایک آیت میں صبح کر دی وہ آیت یہ تھی)
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت میں اللہ جل جلالہ سے عرض کریں گے) ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز
الحکیم اگر تو عذاب کرے انکو تو تیرے بندے ہیں اور جو بخشدے تو تو غالب ہے حکمت والا **قولہ عز وجل** ولا تجہر
بصلاتک ولا تخافت بہا اس آیت کی تفسیر ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا **عن** ابن عباس فی قولہ
عز وجل ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا قال نزلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متخف
بمکۃ وکان اذا صلی بأصحابہ رفع صوتہ وقال ابن منیع یجہر بالقرآن وکان المشرکون اذا سمعوا
صوتہ سبوا القرآن ومن انزلہ ومن جاء بہ فقال اللہ عز وجل لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تجہر بصلاتک ای بقراءتک فیسمع المشرکون فیسبوا القرآن ولا تخافت بہا عن اصحابک
فلا یسمعوا وابتغ بین ذلک سبیلا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجہر بصلوتک ولا
تخافت بہا میں یہ روایت ہے جب یہ آیت اتری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں چھپے ہوتے تھے جب اپنے یاروں کے ساتھ
نماز پڑھتے تو کلام اللہ ملبند آواز سے پکار کر پڑھتے مشرک جب آپ کے آواز سنتے تو کلام اللہ کو (معاذ اللہ) برا کہتے اور جس نے اتارا
اور جو لیکر آیا اسکو بھی برا کہتے تب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام پہونچانے والی سے فرمایا مت پکار اپنی نماز میں یعنے کلام اللہ بہت

پکار کے ست پڑھ ایسا نہو کہ مشرک سنیں اور قرآن کو برا کہیں اور بہت آہستہ پڑھ کہ تیرے ساتھی سنیں بلکہ بیچ بیچ کا طریقہ اختیار کر
وہ یہ ہے کہ تیرے ساتھی سنیں اور باہر والے کافر نہ سنیں) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ
صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں
آواز سے قرآن کو پڑھتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سنتے تو قرآن کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کو لیکر آیا اور سکو بھی برا کہتے اس لیے
آپ قرآن کو آہستہ پڑھنے لگے اتنا کہ آپ کے ساتھیوں کو بھی سنانا نہ دیتا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری ولا تجہر بصلوتک
ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا **بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ** قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا عَنْ
أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي ترجمہ ام ہانی سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو سنتی تھی (مسجد میں) اور میں اپنے چھت کے اوپر ہوتی **بَابُ**
مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ قرآن بلند آواز سے پڑھنا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر قرآن پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے **تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ**
قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ
ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے **ف** یعنی خوش الحانی
سے پڑھو مگر حروف کو اپنی مقدار سے گھٹاؤ بڑھاؤ نہیں ہر ایک مد کو اسکی موافق ادا کرو عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْنَجَةَ كُنْتُ كَتَبْتُ هَذَا
زَيِّنُوا الْقُرْآنَ حَتَّى ذَكَرْتُ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں سے ابن عونجہ نے کہا میں اسکو بھول گیا تھا مجھے یاد دلایا ابن مزاحم نے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ
الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
فرماتے تھے اللہ جل جلالہ کسی چیز کو (ایسی توجہ اور محبت سے) نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے دس پیغمبر کی زبان سے جو خوش
آواز ہو اور پکار کر پڑھے کلام اللہ کو خوش آوازی سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِي أَذَنَهُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو اسطرح نہیں سنتا جیسے کلام اللہ کو سنتا پیغمبر کے زبان سے جو خوش آوازی سے پڑھے عَنْ

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع قراءۃ ابی موسیٰ فقال لقد اوتی مزمارا من مزامیر آل داود علیہ السلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کی قرأت سنی تو فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کے خاندان کی بانسری دیا گیا ہے تو داؤد علیہ السلام اپنی بانسری بجا کر اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے تھے اور نہایت خوش آواز تھے حضرت نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خوش آوازی کو دیکھ کر فرمایا تجھ کو بھی حضرت داؤد کے خاندان کی ایک بانسری ملی ہے یعنی ویسا ہی کلمہ ملا ہے اور تو خوش آواز ہے

عن عائشۃ قالت سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ ابی موسیٰ فقال لقد اوتی ھذا مزمارا من مزامیر آل داود علیہ السلام ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کی قرأت سنی تو فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری دیا گیا ہے

عن عائشۃ قالت سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ ابی موسیٰ فقال لقد اوتی ھذا مزمارا من مزامیر آل داود علیہ السلام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کی قرأت سنی تو فرمایا اسکو حضرت داؤد کے گھرانے کی ایک بانسری ملی ہے

عن ہلال بن مسلم انہ سأل انس بن مالک عن قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلوتہ فقالت مالکم وصلوتہ لقد صلی صلوتہ فلانۃ فاذا ھی تنعت قرأتہ حرفا حرفا قال فلانۃ ترجمہ ہلال بن مسلم سے روایت ہے انہوں نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کو انہوں نے کہا تم کو آپ کی نماز سے کیا مطلب پھر بیان کیا انہوں نے آپ کی قرأت کو وہ دس فاختہ تھی ایک ایک حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا

باب التکبیر الرفع عند الرکوع

اخبرنا ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ھریرۃ حین استخلفہ مروان علی المدینۃ کان اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع فاذا رفع راسہ من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ من السجدۃ ثم یکبر حین یقوم من الثنتین بعد التشھد یفعل ذلک حتی یقضی صلوتہ فاذا قضی صلوتہ وسلم اقبل علی اھل المسجد فقال والذی نفسی بیدہ انی لاقربکم شبھا بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے ابوہریرہ کو جب مروان نے خلیفہ کیا مدینہ میں تو وہ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کی لیے جھکتے پھر جب دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے ایسا ہی ساری نماز میں کرتے پھر جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے اور کہا قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں

عن مالک بن الحویرث قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر واذا رکع واذا رفع

رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے کانوں کی لو تک

باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ سو دونوں مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اسیطرح جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے

تَرْكُ ذٰلِكَ اس کا ترک

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں پھر وہ کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھائے پہلی بار میں (یعنی جب نماز شروع کی) پھر نہ اٹھائے

اِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوْعِ رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ترجمہ ابی مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدے میں

اَلْاِعْتِدَالُ فِي الرُّكُوْعِ رکوع کس طرح کرے

عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست اور ٹھیک رہا کرو رکوع اور سجدے میں اور نہ بچھا دے کوئی تم میں سے اپنے دونوں ہاتھ کتے کیطرح ف یعنی زمین پر نہ لگا دے کہنیوں کو بلکہ الگ رکھے اور رکوع کا اعتدال یہ ہے کہ پیٹھ برابر کرے اور سر کو اسکے برابر نہ اونچا نہ نیچا اور دونوں ہاتھ سیدھے کر کے گھٹنوں پر رکھے اور سجدے کا اعتدال یہ ہے کہ کہنیوں کو پیٹ سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے

اَلتَّطْبِيْقُ دونوں ہاتھ ملا کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھنا رکوع میں

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَاَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوْا هٰكَذَا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے ہم دونوں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے ان کے گھر میں انہوں نے کہا کیا یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے کہا ہاں پھر عبد اللہ بن مسعود نے امامت کی اور ہم دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے نہ اذان کہی نہ اقامت اور کہا جب تم تین آدمی ہو تو ایسا ہی کرو (یعنی امام بیچ میں کھڑا ہو اور دو مقتدی داہنے بائیں کھڑے ہوں) اور جب تم اس سے زیادہ ہو تو کوئی تم میں سے امامت کرے اور چاہیے کہ بچھا لے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنی رانوں پر گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو جدا جدا

عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ بَيْتِهٖ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا

علقمہ سے روایت ہے دونوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نماز پڑھی انکے گھر میں ہمارے بیچ میں کھڑی ہوئی تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے انہوں نے ہماری ہتھیلیاں سے اوٹھا دی اور انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر کر دیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے عن عبداللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ فقام فکبر فلما اراد ان یرکع طبق یدیہ بین رکبتیہ ومکن مرفقیہ فلما قضی صلاتہ اخبر انہ قد کان یفعل ھذا ثم امر بہ فعلق یعنی الامساک بالرکب ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز سکھلائی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب آپ رکوع کرنے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر آپ نے گھٹنوں کے بیچ میں کر لیے اور رکوع کیا جب رجدیث سعد کو پہنچی تو انہوں نے کہا سچ کہا میری بھائی نے پہلے ایسا ہی حکم تھا پھر گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا رکوع میں فنسخ ذلک اس حکم کا منسوخ ہونا عن مصعب بن سعد قال صلیت الی جنب ابی وجعلت یدی بین رکبتی فقال اضرب بکفیک علی رکبتیک قال ثم فعلت ذلک مرۃ اخری فضرب یدای وقال انا قد نھینا عن ھذا وامرنا ان نضرب بالاکف علی الرکب ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے بیچ میں کہا رکوع میں میری باپ نے کہا اپنے دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ پھر میں نے دوسری بار ایسا ہی کیا یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے بیچ میں کیے میرے باپ نے میری ہاتھ پر مارا اور کہا ہم کو ممانعت ہوئی اس سے اور حکم ہوا ہاتھ رکھنے گھٹنوں پر جانے کا عن مصعب بن سعد قال رکعت فطبقت فقال انی اذا ھذا شیء کنا نفعلہ ثم امرنا بالرکب ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے باپ (سعد بن ابی وقاص) نے کہا پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا امسکنا بالرکب فی الرکوع رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا عن عمر قال سنت لکم الرکب فامسکوا بالرکب ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے رکوع میں تو گھٹنوں کو پکڑو عن ابی عبدالرحمن السلمی قال قال عمر انھا السنۃ اخذ بالرکب ترجمہ ابوعبدالرحمن سلمی سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے (رکوع میں) صفۃ رکوع الرکعتین فی الرکوع رکوع میں اپنے دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھے عن مسلم قال اتینا ابا مسعود فقلنا لہ حدثنا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بین ایدینا وکبر فلما رکع وضع راحتیہ علی رکبتیہ وجعل اصابعہ اسفل من ذلک وجافی بین ذراعیہ حتی استوی کل شیء منہ ثم قال ھکذا سمع اللہ لمن حمدہ فقام حتی استوی کل شیء منہ ترجمہ مسلم سے روایت ہے ہم ابومسعود پاس گئے اور ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھتے تھے بیان کرو وہ ہمارے سامنے

وخاتم الذهب وعن القراءة وانا راكع وقال مرة انهى وان اقرأ راكعا ترجمه حضرت علی رضی الله عنه نے منع کیا مجھ کو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے قسی اور زرد کپڑے پہننے سے قسی کپڑا ریشمی ہوتا ہے اور زرد رنگ کپڑا ریشمی ہے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں کلام الله پڑھنے سے عن علی قال نهانی النبی صلی الله علیه وسلم عن خاتم الذهب وعن القراءة راكعا وعن القسي والمعصفر ترجمه حضرت علی رضی نے منع کیا مجھ کو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے اور قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا اقول نهاكم عن تختم الذهب وعن لبس القسي وعن لبس المفدم والمعصفر وعن القراءة في الركوع ترجمه حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ منع کیا تم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور لال رنگے ہوئے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرأت کرنے سے عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبوس القسي والمعصفر وقراءة القرآن وانا راكع ترجمه حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور قسی کے پہننے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور قرآن کے پڑھنے کو رکوع میں عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن القراءة في الركوع ترجمه حضرت علی سے روایت ہے رسول الله نے منع کیا مجھ کو قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے

تعظیم الرب في الركوع رکوع میں پروردگار کی تعظیم کرنا

عن ابن عباس قال كشف رسول الله صلی الله علیه وسلم الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له ثم قال الا اني نهيت ان اقرأ راكعا او ساجدا فاما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم ترجمه عبد الله بن عباس سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے پردہ اوٹھایا اپنے حجرے کا اور لوگ صف باندھے ہوئے تھے (نماز کے لیے) ابوبکر صدیق رض کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کی خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوس کے لیے دیکھا جائے پھر فرمایا خبردار ہو جاؤ مجھ کو منع ہوا رکوع یا سجدے میں کلام الله پڑھنا لیکن رکوع میں بڑائی بیان کرو اپنے رب کی اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو کیونکہ سزاوار ہے دعا قبول ہونا اوس میں (اسلیے کہ سجدہ انتہا کی عاجزی ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید ہے کہ مالک اپنے بندے پر رحم کرے اور جو مانگے سو دیوے)

باب الذكر في الركوع رکوع میں کیا کہے

عن حذيفة قال صليت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فركع فقال في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الاعلى ترجمه حذیفہ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ آپ نے رکوع کیا اور اوس میں سبحان ربی العظیم کہا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا

نوع آخر من الذكر في الركوع رکوع میں دوسرا کلمہ

عن عائشة قالت كان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کہتے ہیں کہ یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجدہ میں سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی کہتے تھے **نوع آخر** رکوع میں تیسرا کلمہ **عن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **نوع آخر** من التکبیر فی الرکوع رکوع میں جو تھا کلمہ **عن عوف** بن مالک یقول قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فلما رکع مکث قدر سورۃ البقرۃ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات گیا جب آپ نے رکوع کیا تو سورہ بقرہ کے برابر ٹھہرے رہے اپنے رکوع میں کہتے تھے) ایک کہتے تھے۔ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ **نوع آخر** رکوع میں پانچویں طرح کا کلمہ **عن علی** بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وبک اٰمنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے۔ اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت تیرے لئے جھکا میرا سمع وبصر وعظام ومخ وعصب **نوع آخر** ایک اور طرح کا کلمہ رکوع میں **عن** جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین **عن** محمد بن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام یصلی تطوعا یقول اذا رکع اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ومخی وعظمی وما اقلت قدمی وعصبی للہ رب العالمین ترجمہ محمد بن مسلمہ نے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھتے تھے تو رکوع میں کہتے تھے۔ اللھم لک رکعت وبک اٰمنت الخ ترجمہ یعنی رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے گردن کو جھکا دی اور تجھ پر بھروسا کیا تو میرا پالنے والا ہے میری کان اور آنکھ اور گوشت اور خون اور مغز اور پٹھے سب اللہ کے سامنے جھکے ہیں جو پالنے والا ہے ساری جہان کا **باب** الرخصۃ فی ذلک للنساء فی الرکوع رکوع میں کچھ نہ کہنا **عن** رفاعۃ بن رافع کان بدریا قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل رجل المسجد فصلی فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برمقہ ولا یشعر ثم انصرف فاتی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد علیہ السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل قال لا ادری
فی الثانیۃ او فی التی تلیہا قال والذی انزل علیک الکتاب لقد جہدت فعلمنی وقال اذا اردت
الصلوۃ فتوضأ فاحسن الوضوء ثم قم فاستقبل القبلۃ فکبر ثم اقرأ ثم ارکع حتی تطمئن راکعا
ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع راسک حتی تطمئن قاعدا ثم اسجد
حتی تطمئن ساجدا افعل ذلک فقد قضیت صلوتک وما انتقصت من ذلک فانما انتقصت
من صلوتک ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے وہ بدری تھے یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ شریک تھے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص مسجد میں آیا اور اوس نے نماز پڑھی آپ اوسکو دیکھ رہے تھے
لیکن اوسکو خبر نہ تھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا
پھر فرمایا جا تو نے نماز نہیں پڑھی نماز پڑھ اوس نے دوسری یا تیسری بار میں کہا قسم اوسکی جسنے آپ پر قرآن اتارا میں تھک
گیا اب آپ مجھکو بتلا دیجئے اور تبلا دیجئے (کیونکر نماز پڑھوں) آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنا چاہے تو اچھی طرح وضو کر پھر کھڑا ہو
قبلہ کیطرف منہ کر تکبیر کہے پھر قرآن پڑھ (یعنے سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اوٹھا اور
سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اچھی طرح اطمینان سے جب تو ایسا کریگا (یعنی رکعت میں) تو نماز کو ادا کریگا اور جتنی اسمیں کمی
کریگا اپنی نماز میں کمی کریگا ف پس معلوم ہوا کہ طمانیت اور تعدیل ارکان جزو نماز کا اور رکن ہے **باب**
الامر بالقیام الرکوع رکوع کو اچھی طرح پورا ادا کرنا **عن** انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اتموا الرکوع والسجود اذا رکعتم وسجدتم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا
کرو رکوع اور سجود کو جب تم رکوع اور سجدہ کرو **باب** رفع الیدین عند الرفع من الرکوع رکوع سے سر اوٹھاتے
وقت ہاتھ کو اوٹھانا **عن** وائل بن حجر قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ
یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ہکذا واشار رقیس الی فوق
الا ذنین ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے دیکھا آپ دونوں
ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے قیس نے کہا کانوں تک **رفع**
الیدین حذو وفروع الا ذنین عند الرفع من الرکوع دونوں ہاتھ کانوں کے لو تک اوٹھانا جب رکوع سے
اوٹھاوے **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع راسہ
من الرکوع حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا دونوں ہاتھ اوٹھاتے ہوئے رکوع کیوقت اور رکوع سے سر اوٹھاتی وقت کانوں کے لو تک **رفع الیدین**
حذو المنکبین عند الرفع من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوی تو ہاتھ کندھوں تک اوٹھانا **عن**

بیہقی اور طحاوی اور طبرانی سے بھی رفع الیدین کا ثبوت ہے

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا دخل الصلوٰۃ حذو منکبیہ ثم رفع اذا رفع رأسہ من الرکوع فعل مثل ذلک واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال ربنا لک الحمد وکان لا یرفع یدیہ بین السجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اوٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور جب سر اوٹھاتے رکوع سے تو ایسا ہی کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ربنا لک الحمد کہتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھاتے **الرخصۃ فی ترک ذلک** ہاتھ نہ اوٹھانے کی اجازت رکوع کو جاتے سر اوٹھاتے وقت

عن عبداللہ انہ قال الا اصلی لکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے نماز پڑھی تو نہیں اوٹھائے ہاتھ مگر ایک بار (یعنی جب نماز شروع کی حدیث سے رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھ نہ اوٹھانے کی رخصت نکلی یعنی یہ ثابت ہوا کہ ہاتھ اوٹھانا واجب لازم نہیں ہے جناب نے کتاب نے اس باب کو یوں ہی لکھا کہ رفع یدین نہ کرنے کی رخصت پس جو لوگ اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں رفع یدین کے مستحب نہ ہونے پر ان کی دلیل تمام نہیں ہے) **ما یقول اذا رفع رأسہ من الرکوع** امام جب رکوع سے سر اوٹھاوے کیا کہے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا کبر للرکوع واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما کذلک ایضا وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اوٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ سنتے تو ربنا ولک الحمد کہتے اور سجدہ میں ہاتھ نہ اوٹھاتے

عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من الرکوع قال اللہم ربنا ولک الحمد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو اللہم ربنا ولک الحمد کہتے **باب ما یقول المأموم** مقتدی جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سقط من فرس علی شقہ الایمن فدخلوا علیہ یعودونہ فحضرت الصلوٰۃ فصلی بہم قاعدا فلما قضی الصلوٰۃ قال انما الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے داہنی پہلو پر گر پڑے تو صحابہ آپ کو پوچھنے کو گئے نماز کا وقت آگیا جب آپ نے نماز پڑھ چکے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کیجاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو

عن وائل بن حجر قال کنا یوما نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رفع رأسہ من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما انصرف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من المتکلم انفا فقال الرجل انا یا رسول اللہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لقد رایت بضعۃ وثلاثین ملکا یبتدرونہا ایہم یکتبہا اولا ترجمہ
رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو
کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص آپ کے پیچھے بولا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
تو فرمایا کس نے نماز میں یہ کلمہ کہا تھا ایک شخص بولا میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں نے کئی اور تیس فرشتوں کو دیکھا ہر ایک
لپک رہا تھا کہ پہلے کون اس کلمہ کو لے جائے باب قولہ ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان میں سے

ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا و
لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوجائے
گا اوسکے اگلے گناہ بخش دیئے جاوینگے عن ابی موسی قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا وبین
لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر الامام
فکبروا واذا قرا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ واذا کبر ورکع فکبروا
وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا
قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا ولک الحمد یسمع اللہ لکم فان اللہ قال تعالی لسان نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ فاذا کبر وسجد فکبروا واسجدوا فان الامام یسجد قبلکم
ویرفع قبلکم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا کان عند القعدۃ فلیکن من اول
قول احدکم التحیات الطیبات الصلوات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سبع کلمات
وہی تحیۃ الصلوۃ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور
نماز سکھلائی پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور
جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالی قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو
اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ہم کے
کہ اوہ ہر نکل آویگے (یعنی تم اوس کے بعد رکوع کروگے تو وہ تم سے پہلے سر اوٹھاویگا اور تم اوس کے بعد اوٹھاؤ گے پس تمہارا
رکوع بھی اوس کے رکوع کے برابر ہوجاویگا) اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہارا
کہنا اس لیے کہ اللہ نے اپنی پیغمبر کی زبان فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف کرے پھر وہ

تکبیر کہو اور سجدہ کرو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور اس کی کسر اور یہ اس کی کسر آوے گی اور جب امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے یہ کہے۔ التحیات للہ والصلوٰت للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یہ سب لوگ کہیں تحیہ میں نماز کے **قدر القیام** بین الرفع من الرکوع والسجود رکوع کے بعد کتنی دیر تک کھڑا ہو **عن** البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان رکوعہ فاذا رفع راسہ من الرکوع وسجودہ وما بین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اوٹھانا اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا یہ سب برابر برابر ہوتے **باب** ما یقول فی قیامہ جب رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال اللہم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اس کے بعد کہتے اللہم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد یعنی اے اللہ پالنے والے ہماری تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اس کے سوا جس بھر تو چاہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد السجود بعد الرکعۃ یقول اللہم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کر کے سجدہ کرنا چاہتے تو فرماتے اللہم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد **عن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد اہل الثناء والمجد خیر ما قال العبد وکلنا لک عبد اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک یعنی اے پالنے والے ہماری تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر اور اس کے بعد جس بھر تو چاہے اے تعریف اور بڑائی کی لائق بہتر جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہیں کوئی روکنے والا نہیں تیرے دیے کو تیرے سامنے مالدار کا مال کام نہیں آتا **عن** حذیفۃ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم حین رکع قال اللہ اکبر ذو الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم واذا رفع راسہ من الرکوع قال لربی الحمد وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وبین السجدتین رب اغفر لی وکان قیامہ ورکوعہ واذا رفع راسہ من الرکوع وسجودہ وما بین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیاون نماز پڑھی جب آپ رکوع میں تکبیر

کسی تو فرماتا اللہ لمن حمدہ والجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا اور جب رکوع سے سر اوٹھایا تو ربنا لک الحمد کہا اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کہا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں رب اغفرلی اور ایسا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ کا قعدہ قریب قریب تھے **باب القنوت بعد الرکوع** رکوع کے بعد قنوت پڑھنا **عن انس بن مالک** قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا بعد الرکوع یدعو علی رعل وذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ بددعا کرتے تھے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے نافرمانی کی تھی اللہ اور اسکے رسول کی **باب القنوت فی صلوۃ الصبح** فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا **عن انس بن سیرین** قال قلت لانس بن مالک ھل قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الصبح قال نعم فقیل لہ قبل الرکوع او بعدہ قال بعد الرکوع ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے انس بن مالک سے سوال ہوا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی ہے فجر کے نماز میں انہوں نے کہا ہاں پڑھی ہے پوچھا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد انہوں نے کہا رکوع کے بعد **عن ابن سیرین** قال حدثنی بعض من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ الثانیۃ قام ھنیئۃ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اوس شخص نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی فجر کی اوس نے کہا جب اپنے سمع اللہ لمن حمدہ دوسری رکعت میں کہا تو تھوڑی دیر تک کھڑی رہے (قنوت پڑھنے کو) **عن ابی ھریرۃ** قال لعنا رھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ من الرکعۃ الثانیۃ من صلوۃ الصبح قال اللھم العن الولید بن الولید والمسلمین ھشام فجاءنا بن ابی ربیعۃ واستضعفین بمکۃ اللھم اشدد وطأتک علی مضر واجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت میں تو کہا یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو ف جو بھائی ہے خالد بن ولید کے وہ مسلمان ہو گئے تھے لیکن مکے میں کافروں کے ہاتھ میں قید تھے ث اور سلمہ بن ہشام کو ف جو بھائی تھے ابوجہل کے اور کافروں کے ہاتھوں گرفتار تھے ف اور عیاش بن ابی ربیعہ کو ف جو ابوجہل کے ماں جائے بھائی تھے اور ابوجہل اونکو ذیقعدہ میں مکے میں لیگیا تھا اور وہاں جاکر قید کیا تھا اللہ تعالی نے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول کے اور یہ تینوں شخص بھاگ کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے ف اور جو ضعیف لوگ مکہ میں کافروں کے ہاتھوں میں پھنسے ہیں) یا اللہ اپنا عذاب سخت کر مضر کی قوم پر اور اونکے برس حضرت یوسف علیہ السلام کے سے برس دے ش یعنی قحط اور خشک سالی اور پڑ دالدی ایسا ہی ہوا سات برس تک مضر قحط کی لپیٹ میں گرفتار رہے یہانتک کہ مردار کھانے لگے **عن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی الصلوۃ حین یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم یقول وھو قائم قبل ان

يُسَمِّيهِنَّ لَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْجُدُ فَصَلَّى
مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُحِقَّةً لِقُنُوتِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم دعا کرتی تھے نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کے بعد کھڑی کھڑے سجدہ سے پہلے آپ فرماتی تھے یا اللہ نجات دی
ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ مکہ میں رہ گئے ہیں مسلمانوں میں سے انکو یا اللہ سخت
کر اپنا عذاب مضر کی قوم پر اون کے سال ایسے ہوں جیسے یوسف ع کے سال گنتی پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ کرتی تھے اور
دونوں میں مضر کا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھا **باب** القنوت فی صلوۃ الظہر ظہر کی نماز
میں قنوت پڑھنا **عن** ابی ھریرۃ قال لاقربن لکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکان
ابو ھریرۃ یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من صلوۃ الظہر وصلوۃ العشاء الاخرۃ وصلوۃ الصبح بعد ما
یقول سمع اللہ لمن حمدہ فیدعو للمؤمنین ویلعن الکفرۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا
میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا تو وہ ہمیشہ رکعت میں ظہر اور عشا اور فجر کے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد
دعا کرتے مسلمانوں کو لیے اور لعنت کرتی کافروں پر **باب** القنوت فی صلوۃ المغرب مغرب کی نماز میں قنوت
پڑھنا **عن** البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الصبح والمغرب ترجمہ ابن
عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے فجر اور مغرب کی نماز میں **الکلام فی القنوت**
قنوت میں لعنت کرنا کافروں پر **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرا قال شعبۃ لعن
رعلا وذکوان وھشام یذکر عن العصیاء من لحیاء العرب ثم ترکہ بعد الرکوع ھذا قول ھشام قال شعبۃ
عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرا یلعن رعلا وذکوان وعصیان
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی چند آدمیوں پر چند قبیلوں پر عرب کے لعنت
کی پھر چھوڑ دیا اسکو اور یہ قنوت اٹھنے رکوع کے بعد پڑھی ایک روایت میں ہے کہ ایک مہینے تک قنوت پڑھی آپ لعنت کرتی
تھے رعل اور ذکوان اور لحیان پر یہ قبیلوں کے نام ہیں **باب** لعن المنافقین فی القنوت قنوت میں منافقوں
پر لعنت کرنا **عن** ابن عمر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین رفع رأسہ من صلوۃ الفجر من الرکعۃ
الاخرۃ قال اللھم العن فلانا وفلانا وفلانا یدعو علی ناس من المنافقین فانزل اللہ عز وجل لیس لک
من الامر شیء او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جب اوٹھایا فجر کی آخر رکعت میں سر کو رکوع سے تو فرمایا یا اللہ لعنت کر فلانے اور فلانے پر آپ
بددعا کی چند منافقوں کے لیے (جو ظاہر میں مسلمان تھے اور دل میں انکے کفر بھرا تھا) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری

لیس لک من الامر شیٔ الآیۃ یعنے تجھ کچھ اختیار نہیں اسکو اختیار ہے چاہے اون کو بخشدے اور چاہے عذاب کرے کہ وہ گنہگار ہین ف حق تعالے نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں اللہ تعالی جو چاہے سو کرے اگرچہ کافر تمھارے دشمن ہین اور ظالم ہین لیکن چاہے اونکو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے ہی اپنی طرف سے بد دعا نہ کرو (موضح القرآن) **ترک القنوت** قنوت نہ پڑہنا **عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنت شہرا یدعو علی حی من احیاء العرب ثم ترکہ** ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک مہینے تک دعا ی قنوت پڑہی آپ بد دعا کرتے تھے عرب کے ایک قبیلے پر پھر چھوڑ دیا اوسکو **عن ابی مالک الاشجعی عن ابیہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقنت وصلیت خلف ابی بکر فلم یقنت وصلیت خلف عمر فلم یقنت وصلیت خلف عثمان فلم یقنت وصلیت خلف علی فلم یقنت ثم قال یا بنی انہا بدعۃ** ترجمہ ابو مالک اشجعی سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ (طارق بن اشیم) سے سنا مین نے رسول اللہ صلعم کے پیچھے نماز پڑہی آپ نے قنوت نہین پڑہا اور ابو بکر صدیق کے پیچھے پڑہی اونہون نے قنوت نہین پڑہا اور عمر فاروق کے پیچھے پڑہی اونہون نے قنوت نہین پڑہا اور عثمان ذی النورین کے پیچھے پڑہی اونہون نے قنوت نہین پڑہا اور علی مرتضی کے پیچھے پڑہی اونہون نے قنوت نہین پڑہا پھر کہا ای بیٹا یہ نئی بات ہے یعنے قنوت پڑہنا جو رسول اللہ صلعم اور خلفاے راشدین سے ثابت نہین ہے **ترک الحجر علیہ للسجود** کنکر کو ہٹا دینا اون پر سجدہ کرنے کے لیے **عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فاخذ قبضۃ من حصی فی کفی بردہ ثم حولہ فی کفی الاخری فاذا سجدت وضعتہ بجبہتی** ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑہتے تھے تو مین (نماز ہی مین) ایک مٹھی کنکریون کی اوٹھا لیتا پھر اوسکو دوسری ہاتھ کی مٹھی مین رکھ لیتا ہٹھنڈا کرنے کے لیے جب سجدہ کرتا تو اپنی پیشانی کے تلے اونکو رکھ لیتا **ف** اسلیے کہ گرمی کی شدت سے زمین بہت گرم ہوتی اوسپر سجدہ کرنا مشکل ہوتا **باب التکبیر للسجود** سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا **عن مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب فکان اذا سجد کبر واذا رفع رأسہ من السجود کبر واذا نہض من الرکعتین کبر فلما قضی صلوتہ اخذ عمران بیدی فقال لقد ذکرنی ہذا صلاۃ یعنی صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم** ترجمہ مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑہی حضرت علی رضہ کے پیچھے وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے جب نماز پڑہ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اونہون نے (یعنے حضرت علی نے) مجھکو رسول اللہ صلعم کی نماز یاد دلادی **عن عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود وعن یمینہ وعن یسارہ وکان ابو بکر وعمر یفعلان** ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکتے اور دونوں تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہی اور باقی سلام پھیرتے اور ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **باب**

کیفیۃ خرور المتعبد بسجودہ میں کونسا گھٹنا پہلے رکھے

عن وائل بن حجر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ

قائما ترجمہ حکیم سے روایت ہے وہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسبات پر کہ نہ گروں گا سجدہ میں مگر کھڑے ہوکر **باب**

یعنی کھڑے ہوکر سجدہ میں چلا جاؤں گا یا یہ نہ ہوگا کہ پہلے کھڑے ہی ہو جاؤں پھر سجدہ کروں یا یہ کہ رکوع کے بعد کھڑا ہوکر سجدہ کروں گا

یہ نہیں کہ رکوع ہی سے سجدہ کرنے لگوں اسلیے کہ کھڑا ہونا رکوع کے بعد فرض ہے بعضوں نے احدث کیا یعنی کہیں نہ مروں گا

مگر اسلام پر قائم اور مضبوط رہ کر (مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ) **باب** رفع الیدین للسجود سجدہ کی وقت ہاتھ

اوٹھانا **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ فی صلوتہ واذا رکع

واذا رفع راسہ من السجود حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے دیکھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اوٹھاتے ہوئے نماز میں (یعنی نماز شروع کرتیوقت) اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اوٹھایا

اور جب سجدہ کیا اور جب سجدہ سے سر اوٹھایا ہاتھوں کی نوک **عن** مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ

وسلم رفع یدیہ فذکر مثلہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اوٹھاتے

ہوئے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا **عن** مالک بن الحویرث ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل فی

الصلوۃ قد کبر نحو وزاد فیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع راسہ من الرکوع فعل مثل ذلک واذا

رفع راسہ من السجود فعل مثل ذلک ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ کو جب نماز میں جاتے

پھر ویسا ہی بیان کیا اتنا زیادہ ہے کہ جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتی اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر

اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے) **ترک** رفع الیدین عند السجود سجدہ کی وقت ہاتھ نہ اوٹھانا

عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا

رفع وکان لا یفعل ذلک فی السجود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اوٹھاتے

تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور سجدہ میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اوٹھاتے) **ترک** اول

ما یصل الی الارض من الانسان فی السجود سجدہ کرتے وقت پہلی زمین پر کونسا عضو رکھے **عن** وائل بن حجر قال

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل

رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنوں سے

پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدہ سے اوٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اوٹھاتے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلوتہ فیبرک کما یبرک البعیر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک شخص نماز میں بیٹھا جاتا ہے اس طرح بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے **باب**

کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتا ہے پھر پاؤں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نماز میں سجدہ کرنے لگے تو پہلے گھٹنے زمین پر بھی بعد اسکے ہاتھ رکھے اور اونٹ کیطرح پہلے ہاتھ نہ ٹیکے اور یہی قول ہے جمہور اہل جیسے ابو حنیفہ اور شافعی اور یہی کا مختار ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر گھٹنے اور نہ بیٹھے اونٹ کیطرح ف اسطرح کہ پہلے گھٹنے ٹیکے کیونکہ انسان کے گھٹنے اونٹ کے ہاتھوں سے مشابہ ہیں اسلیئے کہ جانور کے گھٹنے اوسکے ہاتھ میں ہوتے ہیں بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اونٹ کا سابیٹنا جب ہی ہوگا کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اس حدیث میں ایسا ہی حکم ہے پھر اور ہی وجہ تاویل کرنا چاہیئے ولی الملک اور اوزاعی اور ایک جماعت علما کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ خطابی نے کہا کہ وائل بن حجر کی حدیث اس سے زیادہ ثابت ہے اور لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضوں نے اسطرح تاویل کی ہے کہ مراد ہاتھوں سے گھٹنے ہیں اور گھٹنوں سے ہاتھ مگر یہ تاویل ضعیف ہے مولانا شاہ ولی اللہ نے کہا ہے کہ مقصود حدیث کا تخصیص اور استثنا ہے کیونکہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں ایک دونوں ہاتھوں کا پہلے رکھنا دوسرے دونوں ہاتھوں پر زور دینا تیسری دونوں پاؤں کھڑے رکھنا تو ممانعت ہوئی ان سب باتوں سے باستثنا امر اول کے وہ بھی جب کہ زمین کے قریب لیجاوے اور گھٹنے مرجاویں وقت ہاتھ پہلے رکھنے کے پھر گھٹنے واللہ اعلم **باب** وَضْعِ الْیَدَیْنِ مَعَ الْوَجْہِ فِی السُّجُوْدِ دونوں ہاتھ منہ کے ساتھ زمین پر رکھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَہٗ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ وَلْیَضَعْ یَدَیْہِ وَلْیَرْفَعْ رُکْبَتَیْہِ

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا دونوں ہاتھ اسطرح سجدہ کرتے ہیں جیسے منہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی تم میں سے اپنا منہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب منہ کو اٹھاوے تو ہاتھ بھی اٹھاوے **باب** عَلٰی کَمْ یَسْجُدُ الرَّجُلُ کتنے اعضا پر سجدہ کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرَہٗ وَلَا ثِیَابَہٗ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا (ایک پیشانی دوسری اور تیسری دونوں ہاتھ چوتھی اور پانچویں دونوں گھٹنے چھٹے اور ساتویں دونوں پاؤں) اور حکم کیا کہ بالوں کو اور کپڑوں کو نہ جوڑیں ف بالوں کا جوڑنا یہ ہے کہ اون سب کو اکٹھا کرکے جوڑا باندھ لے یا دستار میں لپیٹ لے اور کپڑوں کا جوڑنا یہ ہے کہ سجدہ کے وقت کپڑوں کو سمیٹ لے اس خیال سے کہ گرد نہ لگے **فصل دوم** وہ سات اعضا کون سے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَہٗ سَبْعَۃُ اٰرَابٍ وَجْھُہٗ وَکَفَّاہُ وَرُکْبَتَاہُ وَقَدَمَاہُ

ترجمہ عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اسکے سات اعضا سجدہ کرتے ہیں منہ

اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں السجود علی السبعۃ مجھ کو حکم ہوا ہے زمین پر لگانا عن ابن عباس
الخدری قال فیصرت عیناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جبینہ وانفہ اثر الماء والطین من
صبح لیلۃ احدی وعشرین منتصف ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے (ایک طولانی حدیث ہے اور یہ ہمارے
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تھا اکیسویں رات کی صبح کو (یہ
معلوم ہوا کہ سجدہ میں پیشانی زمین سے لگانا ضروری ہے) باب السجود علی الانف ناک زمین پر لگانا
سجدہ میں عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ ولا
اکف الشعر ولا الثیاب الجبھۃ والانف والیدین والرکبتین والقدمین ترجمہ عبداللہ بن عباس
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور کپڑے یا بال نہ سمیٹنے کا پیشانی
یعنی پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور گھٹنے اور پاؤں السجود علی الیدین دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا عن
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ واشار
بیدہ علی الانف والیدین والرکبتین واطراف القدمین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اور دونوں
ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کنارے (یعنی انگلیوں کی نوکیں) السجود علی الرکبتین سجدہ میں
دونوں گھٹنے زمین پر لگانا عن ابن عباس امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ ولا یکف
الشعر والثیاب علی یدیہ ورکبتیہ واطراف اصابعہ قال سفیان قال لنا ابن طاؤس ووضع
یدیہ علی جبھتہ وامرھما علی انفہ قال ھذا واحد اللفظ محمد ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات چیزوں پر سجدہ کرنے کا اور ممانعت ہوئی بالوں اور کپڑوں کو جوڑنے کی دونوں ہتھیلیوں
پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کے انگلیوں کی سروں پر سفیان نے کہا (حدیث کے راوی ہیں) ابن طاؤس نے
دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور ناک تک کر لائے اور کہا یہ سب ایک ہے (پیشانی اور ناک ہڈی میں داخل ہے اور وہ ایک
عضو ہے اور دونوں ہاتھ اور گھٹنے اور پاؤں یہ عضو ہوئی سب سات عضو ہو گئے) امام نسائی نے کہا میں نے یہ حدیث
دو آدمیوں سے سنی ایک محمد بن منصور دوسری عبداللہ بن محمد سے اور یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہیں باب السجود
علی القدمین دونوں پاؤں پر سجدہ کرنا عن عباس بن عبدالمطلب سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجھہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ ترجمہ عباس بن عبدالمطلب
سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات عضو سجدہ کرتے
ہیں ایک منہ اور دوسری تیسری دونوں ہتھیلیاں چوتھی پانچویں دونوں گھٹنے چھٹے ساتویں دونوں پاؤں نصب

القدمين في السجود سجدے میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنا عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذات ليلة فانتهيت اليه وهو ساجد وقدماه منصوبتان وهو يقول اللهم اني اعوذ برضاك
من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ دیکھا تو میں چلی دیکھا آپ سجدے
میں ہیں اور دونوں پاؤں آپ کے کھڑے ہوئے ہیں آپ فرماتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک الخ یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
تیری خوشی کے تیری غصے سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ویسا ہے
جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے فتح استحباب الرجلين في السجود سجدے میں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھنا عن
ابي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا انتهض الى الارض ساجدا جافى عضديه
عن ابطيه وفتح اصابع رجليه وثنى رجله
ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے
میں جاتے تو اپنی بازو بغلوں سے جدا رکھتے اور انگلیاں پاؤں کی کھڑی رکھتے مكان اليدين من السجود
جب سجدہ کرے تو دونوں ہاتھ کہاں رکھے عن وائل بن حجر قال قدمت المدينة فقلت لانظرن الى صلوة
رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي فلما اراد
ان يركع كبر ورفع يديه حتى رأيت ابهاميه قريبا من اذنيه فلما اراد
ان يرفع من ركوعه رفع يديه مثل ذلك ثم سجد فكانت يداه عند
اذنيه على نحو موضع الذي استقبل به صلوته
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا اور میں نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو دیکھوں گا آپ نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اونچا سے یہاں تک کہ انگوٹھے آپ کے
کانوں کے پاس دیکھے جب آپ رکوع کا قصد کیا تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اونچا سے پھر اونچا یا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ تکبیر
کہی اور سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ آپ کے اسی جگہ تھے جہاں نماز کے شروع میں تھے النهي عن بسط الذراعين
في السجود سجدے میں دونو بازو زمین پر نہ رکھے عن انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعتدلوا
في السجود ولا يفترش احدكم ذراعيه افتراش الكلب
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اعتدال کرو سجدے میں اور کوئی تم میں سے بازو اپنے سجدے میں بچھا دے جیسے کتا بچھاتا ہے صفة السجود سجدے کی ترکیب عن ابي اسحاق
قال وصف لنا البراء السجود فوضع يديه بالارض ورفع عجيزته وقال هكذا رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يفعل
ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے سجدہ کو دکھلایا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے
اور سرین اونچا رکھا اور کہا کہ ایسا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا عن البراء ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان اذا صلى سجد
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو سجدے
میں اپنے دونوں بازو پسلیوں سے جدا رکھتے عن عبد الله بن مالك ابن بحينة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

كَانَ إِذَا صَلَّى مَشَجَ بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَ ترجمہ عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں بازوؤں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی دکھلائی دیتی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبْصَرْتُ إِبْطَيْهِ قَالَ أَيُّوبُ فَكَانَ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي صَلْوَةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا (نماز میں جب آپ سجدہ میں ہوتے) تو آپ کی بغلیں دیکھتا (اسقدر آپ بازوؤں کو کشادہ کرتے) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ ترجمہ عبداللہ بن ارقم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھتا تھا سجدہ میں **الْبِتَاعُ فِي السُّجُودِ** سجدہ میں دونوں ہاتھ کھولنا عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے اسقدر کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ کے ہاتھوں کے اندر سے نکل جاتا **الِاعْتِدَالُ فِي السُّجُودِ** سجدہ میں اعتدال (درستی) کا بیان عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال کرو (یعنی درستی اور خوبی کے ساتھ سجدہ کرو) اور نہ پھیلا دے کوئی تم میں سے بازو اپنے کتی کیطرح **إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ** سجدہ میں پیٹھ برابر رکھنا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَوٰةُ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہوتی ہے نماز اوس شخص کے جو اپنی پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ میں **النَّهْيُ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ** کوے کیطرح چونچیں گاڑنا منع ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ لِلصَّلَوٰةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ ترجمہ عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تین باتوں سے ایک تو کوے کیطرح چونچیں گاڑنے سے دوسرے درندے کیطرح جھپاٹا مارنے سے یہ کہ نماز کے لیے ایک جگہ مقرر کرلے جیسے اونٹ مقرر کرلیتا ہے (یعنی وہیں نماز پڑھا کرے دوسری جگہ نہ پڑھے) **النَّهْيُ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ** بال جوڑنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور بال اور کپڑا نہ جوڑنے کا **مَثَلُ الَّذِي يَصِلُ شَعْرَهُ وَهُوَ مَعْقُوصٌ** جس شخص کا جوڑا بندھا ہو اور وہ نماز پڑھے عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَهُوَ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا باندھے ہوئے تھا اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر
کھولنے لگے جب عبد اللہ بن حارث نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباس پاس گئے اور کہا میرے سر سے تم کو کیا واسطہ تھا انہوں
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مثال اوس شخص کے جو جوڑا باندھ کر نماز پڑھتا ہے ایسی ہے
جیسے کسی کا ہاتھ پیچھے بندھے ہوں اور وہ نماز پڑھے **باب النھی عن کف الثیاب والشعر فی السجود** کپڑے اور جوڑے
کی ممانعت **عن ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعظم ولا نکف الشعر
والثیاب** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ
کرنیکا اور منع کیا بال اور کپڑے جوڑنے **السجود علی الثیاب** کپڑے پر سجدہ کرنا **عن انس قال کنا اذا صلینا
خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالظھائر سجدنا علی ثیابنا اتقاء الحر** ترجمہ انس سے روایت ہے
ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے دوپہر کو تو اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے گرمی کے سبب سے **باب
ما یقول بعد السجود** سجدہ پورا کرنے کا بیان **عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیقوم الرکوع و
السجود فوالذی نفسی بیدہ انی لاراکم من خلف ظھری رکوعکم وسجودکم** ترجمہ ابن سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو رکوع اور سجدہ کو اسلیے کہ قسم خدا کے میں تمکو پیچھے سے دیکھتا ہوں رکوع اور سجدہ میں **+
الذکر عند القراءۃ فی السجود** سجدہ میں کلام اللہ کی پڑھنے کی ممانعت **عن علی بن ابی طالب قال نھانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثلاث لا اقول نھاکم الناس نھانی عن تختم الذھب وعن لبس القسی
وعن المعصفر المقدم ولا اقرأ ساجدا ولا راکعا** ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھکو منع کیا میرے محبوب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا مجھکو منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور
ریشمی قس کا کپڑا پہننے سے اور کسم کا کپڑا جو ڈھالا ہوا سرخ ہوتا ہے اور سجدہ اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے **عن علی قال نھانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ راکعا او ساجدا** ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ میں کلام اللہ پڑھنے سے **الامر بالاجتہاد فی الدعاء فی السجود** سجدہ میں
دعا کوشش سے کرنا **عن عبد اللہ بن عباس قال کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الستر ورأسہ معصوب
فی مرضہ الذی مات فیہ فقال اللھم قد بلغت ثلاث مرات انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا
الرؤیا الصالحۃ یراھا العبد او تری لہ الا وانی نھیت عن القراءۃ فی الرکوع والسجود فاما الرکوع
فعظموا فیہ الرب واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ کا سر بندھا ہوا تھا اوس بیماری کی وجہ سے جسمیں آپنے انتقال کیا تو فرمایا

یا اللہ میں نے پہونچا دیا تیرے حکموں اور پیغاموں کو تین بار یہ فرمایا پھر فرمایا ای لوگو پیغمبری کی خوشخبریوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب جسکو بندہ دیکھے یا اوس کے لیے کوئی اور دیکھے آگاہ ہو مجھ کو ممانعت ہوئی رکوع میں اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے تو جب تم رکوع کرو بڑائی کرو اپنے پروردگار کی اور جب سجدہ کرو تو کوشش کرو دعا میں کیونکہ سزاوار ہے دعا قبول ہونا

وَمِنْ اَلدُّعَاءِ فِی السُّجُوْدِ سجدہ میں دعا کرنے کا بیان **عَنِ** ابن عباس رض قَالَ بِتُّ اَلْحَارِثِ وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَاَیْتُہٗ قَامَ اِلٰی حَاجَتِہٖ فَاَتَی الْقِرْبَۃَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَیْنَ وُضُوْءَیْنِ ثُمَّ اَتَی فِرَاشَہٗ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَۃً اُخْرٰی فَاَتَی الْقِرْبَۃَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا هُوَ الْوُضُوْءُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰی نَفَخَ فَاَتَاہُ بِلَالٌ فَاٰذَنَہٗ لِلصَّلٰوۃِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ پاس رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس رات کو میمونہ کے یہاں رہے میمونہ نے دیکھا آپ حاجت کو اٹھے اور مشک پاس آئی مگر اوسکا بند نہ کھولا اور وضو کیا (ایک طرح کا یعنی جیسا ہمیشہ کرتے تھے) پھر اپنے بستر پر آئے اور سوئے پھر اٹھے اور مشک پاس آئی مگر اوسکا بند نہ کھولا اور پورا وضو کیا (جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں) پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کی اور سجدہ میں فرمایا اللھم اجعل فی قلبی نورا (یعنی تک یعنی یا اللہ میرے دل میں نور دے، اور کان میں نور دی اور آنکھ میں نور دی اور میری نیچے نور دی اور اوپر نور دے اور داہنی نور دی اور بائیں نور دے اور آگے نور دے اور پیچھے نور دی اور بڑا کر دی نور میرا یہاں تک کہ اخیر تک لینے لگے پھر مجھ کو خیال آئے اور آپ کو نماز کی جگہ یاد

نَوْعٌ اٰخَرُ سجدہ میں اور طرح کی دعا **عَنْ** عائشہ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَتَاَوَّلُ اَلْقُرْاٰنَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی کہتے تھے آپ قرآن کی (کیونکہ قرآن میں ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ)

نَوْعٌ اٰخَرُ سجدہ میں اور طرح کی دعا **عَنْ** عائشہ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَتَاَوَّلُ اَلْقُرْاٰنَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی کہتے قرآن کی تفسیر کرتے اس آیت کی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی مراد یہ ہے کہ رکوع میں اسکی پاکی بیان کر اور اوس سے بخشش چاہ)

نَوْعٌ اٰخَرُ سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا **عَنْ** عائشہ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِہٖ فَجَعَلْتُ اَلْتَمِسُہٗ وَوَضَعْتُ اَنَّہٗ اَتٰی بَعْضَ جَوَارِیْہِ فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلَیْہِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خو الگاہ مین نہ ملے تو مین آپکو ڈھونڈھنے لگے مین سمجھی کہ آپ کسی لونڈی پاس گئے ہین اتنے مین میرا ہاتھ آپ پر پڑا آپ سجدے مین تھے اور فرماتے تھے اللھم اغفرلی ما اسررت وما اعلنت **نوع اخر** سجدے مین ایک طرح کی دعا **عن** عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فظننت انہ اتی بعض جواریہ فطلبتہ فاذا ھو ساجد یقول رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا ایک رات مین سمجھی آپ کسی لونڈی پاس گئے ہین پھر مین نے ڈھونڈھا تو آپ سجدے مین ملے فرماتے تھے رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت اے پروردگار بخشدے میری چھپی اور کھلے گناہ **نوع اخر** ایک اور طرح کی دعا سجدے مین **عن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک اٰمنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو فرماتے اللھم لک سجدت الخ یعنی تیرے ہی لیے پروردگار مین نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تیرے لیے گردن رکھدی اور تجھ پر یقین لایا میرے منہ نے سجدہ کیا اوس شخص کے لیے جسنے اوسکو بنایا اور صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ بنائے بہت برکت والا ہے وہ اللہ جو بہتر ہے سب بنانیوالون سے **نوع اخر** ایک اور طرح کی دعا سجدے مین **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللھم لک سجدت وبک اٰمنت ولک اسلمت وانت ربی سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ترجمہ جابر عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین فرماتے تھے اللھم لک سجدت الخ یعنی تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر یقین لایا اور تیرے ہی آگے گردن رکھدی تو میرا مالک ہی سجدہ کیا میرے منہ نے اوس پروردگار کے لیے جسنے اوسے بنایا اور صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ بنائی بڑی برکت والا ہے سب سے بہتر ہے سب پیدا کرنیوالون مین **نوع اخر** سجدے مین اور ایک طرح کی دعا **عن** محمد بن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یصلی تطوعا قال اذا سجد اللھم لک سجدت وبک اٰمنت ولک اسلمت اللھم انت ربی سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین ترجمہ محمد بن مسلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے نفل پڑھتے اور سجدے مین کہتے اللھم لک سجدت الخ یعنی تیرے لیے **نوع اخر** سجدے مین اور ایک طرح کے دعا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القراٰن باللیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تلاوت مین رات کو کہتے سجد وجھی للذی خلقہ الخ **نوع اخر** سجدے مین ایک اور طرح کی دعا **عن** عائشۃ قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فوجدتہ وھو ساجد وصدورد

قد فقدته فتوضأت فبدأت بيمينها فغسلتها ثم جاءت تنوء بيمينها حتى جاءت بمكانها فتوضأت وضوءا بين وضوءين لم تكثر وقد أبلغت وهي تقول اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر دیکھا تو آپ سجدے میں تھے اور آپ کے پاؤں کی دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف تھیں میں نے سنا آپ فرماتے تھے اے اللہ میں تیری رضا مندی کی تیری غصہ سے اور تیری بخشش کی تیری عذاب سے پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف پوری نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے آپ اپنی تعریف کی

نوع اخر سجدے میں ایک اور طرح کی دعا عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فظننت أنه ذهب إلى بعض نسائه فتحسسته فإذا هو راكع أو ساجد يقول سبحانك اللهم وبحمدك لا إله إلا أنت فقلت بأبي أنت وأمي إني لفي شأن وإنك لفي شأن ترجمہ ابن ابی عاصم عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں سمجھی کہ آپ کسی بی بی کے پاس گئے ہیں ٹٹولا تو آپ رکوع میں تھے یا سجدے میں فرماتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کس خیال میں تھی اور آپ کس خیال میں ہیں

نوع اخر ایک اور طرح کے دعا سجدے میں عن عوف بن مالك قمت مع النبي صلى الله عليه وسلم فبدأ فاستاك وتوضأ ثم قام فصلى فبدأ فاستفتح من البقرة لا يمر بآية رحمة إلا وقف فسأل ولا يمر بآية عذاب إلا وقف فتعوذ ثم ركع فمكث راكعا قدر قيامه يقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم سجد قدر ركعته يقول في سجوده سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة ثم قرأ آل عمران ثم سورة سورة هكذا مثل ذلك ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا آپ پہلے مسواک کی اور وضو کیا پھر نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو سورہ بقر شروع کی اس طرح سے کہ جب رحمت کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور اس سے دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور پناہ مانگتے پھر رکوع کیا اور رکوع میں اتنا ٹھہرے جتنی دیر تک کھڑے رہے تھے آپ فرماتے تھے رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پھر سجدہ کیا رکوع کے برابر آپ سجدہ میں کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ یعنی میں بیان کرتا ہوں اس کی جو زور اور سلطنت اور بڑائی اور بزرگی والا ہے پھر آپ نے سورہ آل عمران (تین رکعت میں) آپ نے سورہ آل عمران تک اسی طرح ایک ایک سورت اور ایسا ہی کیا (یہ آپکا تہجد تھا)

نوع اخر سجدے میں اور ایک طرح کی دعا عن حذيفة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فافتتح بسورة البقرة فقرأ مائة آية لا يركع ثم مضى قلت يصلي بها في ركعتين فمضى قلت يختمها ثم يركع ثم مضى حتى قرأ سورة النساء ثم سورة آل عمران ثم قرأ سورة سورة يفعل في ركوعه مثل ذلك يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم سبحان ربي العظيم ثم رفع رأسه فقال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد ملء السماء

القیام ثم سجد فاطال السجود یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی سبحان ربی
الاعلی الا بامر بتعریف او تعظیم للہ عزوجل الا ذکر ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ سورہ بقرہ شروع کی سو آیتیں پڑھ گئے لیکن رکوع نہ کیا میں سمجھا آپ دو رکعت میں
اس سورت کو ختم کریں گے آپ آگے بڑھ گئے جب میں سمجھا آپ اس سورۃ کو ختم کر کے رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ سورہ
نساء پڑھی پھر سورہ آل عمران پڑھی پھر رکوع کیا قریب قریب قیام کے (یعنی اتنی ہی دیر تک رکوع میں رہے) رکوع میں آپ کہتے
تھے سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے
رہے پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک آپ سجدے میں کہتے تھے سبحان ربی الاعلیٰ سبحان ربی الاعلیٰ جب کوئی آیت خوف کے
یا اللہ کی بڑائی کی آتی تو آپ اللہ کا ذکر کرتے (یعنی اس کی حمد اور ثنا کرتے) **ثم رفع راسہ** سجدے میں اور ایک طرح کے دعا
عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رکوعہ وسجودہ سبوح قدوس
رب الملائکۃ والروح ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس
رب الملائکہ والروح کہتے تھے **عن** عبد اللہ بن مسعود فی السجود سجدے میں کتنی بار تسبیح کہے **عن** انس بن مالک
یقول ما رأیت احدا اشبہ صلوۃ بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الفتی یعنی عمر
بن عبد العزیز قال فحزرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ اس جوان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھا یعنی عمر بن عبد العزیز
کی (جو خلیفہ عادل تھے) سعید بن جبیر نے کہا ہم نے اندازہ کیا ان کے رکوع کا تو دس تسبیحوں کے برابر تھا اسی طرح سجدہ ہے
الرخصۃ فی ترک الذکر فی السجود سجدہ میں اگر کچھ نہ کہے تو بھی سجدہ درست ہوگا **عن** رفاعۃ بن
رافع قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس ونحن حولہ اذ دخل رجل فاتی القبلۃ فصلی
فلما قضی صلوتہ جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی القوم فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک اذھب فصل فانک لم تصل فذھب فصلی فجعل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یرمق صلوتہ وکا یدری ما یعیب منھا فلما قضی صلوتہ جاء فسلم علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی القوم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک اذھب فصل فانک
لم تصل فاعادھا مرتین او ثلاثا فقال الرجل یا رسول اللہ ما عبت من صلاتی فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ لا تتم صلوۃ احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ عزوجل فیغسل وجھہ
ویدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عزوجل ویحمدہ ویمجدہ قال
ھمام وربما قال ویحمدہ ویمجدہ ویکبرہ قال فکلاھما قد سمعتہ یقول قال ویقرأ ما تیسر

سن القرآن بما علمه الله وأذن له فيه ثم يكبر فيركع حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يكبر فيرفع
فيرفع حتى يستوي قائما على مقعدته ويقيم صلبه ثم يكبر فيسجد حتى تطمئن مفاصله وتسترخي
فإذا فعل هكذا فقد تم صلوته ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک بار ایسا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد
اور ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور قبلہ کے پاس جا کر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو
سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک (یعنی تجھ پر سلام ہو) جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر نماز پڑھ گیا آپ اوس کی
نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اوسکو معلوم نہ تھا کہ میری نماز میں کیا عیب ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو آیا اور آپ کو اور سب لوگوں کو
سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسیطرح اوس نے دو یا تین مرتبے نماز پڑھی آخر اوس نے کہا
یا رسول اللہ میری نماز میں کوئی عیب ہمیں نہیں سمجھتا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کے نماز پوری نہیں ہوتی جبتک وضو
نہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا یعنی منہ دھووے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرے سر پر اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک پھر اللہ جل جلالہ کی بڑائی کرکے (یعنی تکبیر تحریمہ کہے) اور اوسکی تعریف کرے اور بزرگی بیان کرے جتنا ہو سکے پھر جو
آسان ہو اتنا قرآن پڑھے اوس میں سے جتنا اللہ نے اوسکو سکھلایا اور حکم دیا پھر تکبیر کہے اور رکوع کرے یہانتک کہ اوس کے
سب جوڑ اپنی جگہ پر آجاویں اور ڈھیلے ہو جاویں پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے پھر سیدھا کھڑا ہو یہانتک کہ اوسکی پیٹھ
ہو جاوے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے یہانتک کہ اوسکا منہ جم جاوے اور ڈھیلا ہو جاوے اگر ایسا نہ کریگا تو اوسکی نماز پوری نہ ہوگی
تو رکوع اور سجدہ میں آپنے کچھ پڑھنے کو نہیں فرمایا معلوم ہوا کہ اگر تسبیح نہ کہے تو بھی رکوع اور سجدہ درست ہو جاویگا

أقرب ما يكون العبد من الله عز وجل بندہ اللہ سے کب زیادہ قریب ہوتا ہے **عن** أبي هريرة

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فأكثروا الدعاء

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اللہ سے اوسوقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے جبکہ
سجدہ میں ہو تو بہت دعا کرو سجدہ میں **فضل السجود** سجدہ کی فضیلت **عن** ربيعة بن كعب

الأسلمي قال كنت آتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بوضوئه وحاجته فقال سلني فقلت
أسألك مرافقتك في الجنة قال أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود ترجمہ
ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا اور حاجت کا سامان لیکر آتا تھا آپنے فرمایا اور مانگ
وغیرہ آپنے ایکبار فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپکی رفاقت جنت میں آپنے فرمایا اچھا اس کے سوا اور کچھ میں نے کہا بس
یہی آپنے فرمایا تو پھر میری مدد کر اپنے اوپر بہت سجدہ کرکے (یعنی تو سجدہ بہت کیا کر اس لیے کہ بہت عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت
پسند ہے پس شاید مجھی موقعہ ملجاوے تیرا کہا سفارش کرنیکا اور جنت میں اپنے ساتھ لیجانے کا **ثواب من سجد** لله عز وجل سجدة اللہ کے لیے جو کوئی ایک سجدہ کریگا تو اوسکو کیا ثواب ملے گا **عن** معدان بن طلحة اليعمري

قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي أَوْ يُبَاعِدُنِي الْجَنَّةَ
فَسَكَتَ حِينًا مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ
لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

ترجمہ معدان بن ابی طلحہ روایت ہے میں ثوبان سے ملا جو مولی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے کہا مجھ کو ایسا کام بتاؤ جو جنت میں لیجاوے وہ تھوڑی دیر تک چپ ہو رہے پھر میری طرف متوجہ ہو کر اور کہا تم سجدہ کیا کرو اسلیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ اوسکا ایک درجہ بلند کر دیگا اور اوسکا ایک گناہ معاف کر دیگا معدان نے کہا پھر میں ابو الدرداء سے ملا اور اون سے بھی وہی بات پوچھی جو ثوبان سے پوچھی تھی اونہوں نے کہا تم سجدہ کیا کرو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ اوسکا ایک درجہ بلند کر دیگا اور ایک گناہ معاف کر دیگا

باب موضع السجود

باب سجدہ میں جو عضو زمین پر لگتے ہیں اونکی فضیلت

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا بِحَدِيثِ
الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَأَتَى الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا فَرَغَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ
مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيَعْرِفُونَ بِعَلَامَاتِ النَّارِ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ
مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيَوَةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ

ترجمہ عطاء بن یزید سے روایت ہے میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری پاس بیٹھا تھا اون دونوں میں سے ایک نے شفاعت کے حدیث بیان کی اور دوسرا چپ رہا تو بیان کیا کہ فرشتے شفاعت کرینگے وہ شفاعت کرینگے اور پیغمبر بھی شفاعت کرینگے اور ذکر کیا پل صراط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں اوس پل پر سے نکلجاؤں گا جب اللہ تعالی اپنی خلق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن لوگوں کو آگ سے نکالنا چاہے گا اونکو نکال لیگا اوسوقت فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دیگا وہ پہچانیں گے اون لوگوں کو (جو شفاعت کے قابل ہیں) اونکی نشانیوں سے وہ یہ ہے کہ آگ آدمی کے ہر عضو کو کھا جاویگی مگر سجدہ کے مقام کو پھر اون پر چشمہ حیاۃ کا پانی ڈالا جاویگا اور وہ اسطرح اوگینگے جیسے دانہ اوگتا ہے بہاؤ کے کوڑی کی کشتا میں (یعنی جسطرح وہ جلدی تر و تازہ ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے جینگے اور پہلے ہو جاوینگے اور آگ کا نشان مٹ جاویگا

هل يجوز أن تكون سجدة أطول من سجدة

کیا ایک سجدہ دوسرے سجدہ سے بڑا ہو سکتا ہے

أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ شَدَّادٍ
قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا

فتقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ ثم کبر للصلوٰۃ فصلی فلما سجد بین کفیہ کما یصلی ثم رفع رأسہ کما
فعل ثم قام فصنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک حتی فرغ قال فرأی رجل من القوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع
قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ قال الرجل یا رسول اللہ إنک سجدت بین ظہرانی
صلوتک شیئا ما کنت تسجدہ أم رأیتنا حتی ظننا أنہ قد حدث أمر أو أنہ یوحی إلیک قال کل ذلک لم یکن ولکن
ابن ابنی فکرہت أن أعجلہ حتی یقضی حاجتہ ترجمہ شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز
لیے باہر آئے اور آپ کے ساتھ ہوئی تھی امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام کو تو آپ آگے جب نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے
دیر میں پھر نماز کے لیے تکبیر کہی اور نماز شروع کی بیچ نماز میں آپ نے بہت سجدہ میں دیر کی تو میں نے سر اوٹھایا دیکھا تو صاحبزادے
آپ کے پیٹ پر ہیں اور آپ سجدہ میں ہیں میں پھر سجدہ میں چلا گیا جب آپ نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نے بیچ نماز میں اتنی دیر کی یہانتک ہم تو سمجھے کہ کوئی حادثہ ہوا یا آپ پر وحی آنے لگی آپ نے فرمایا یہ کوئی بات نہ تھی جو تم نے
سمجھی سوا اس کے تو سمجھ یا معلوم ہو کہ جلدی اوٹھ کھڑا ہوں اور اس کی ہر اوپری نہ ہو حدیث سے سر اوٹھانا امام حسن
یا امام حسین علیہما السلام کا معلوم ہوا آپ نے اذکو اپنا بیٹا فرمایا پیار سے یا اس سبب سے کہ بیٹی کا بیٹا بھی بیٹا ہوتا ہے **الفاکہانی**
عفنا الرفع من السجود جب سجدہ سے سر اوٹھا دی تو تکبیر کہے **عن** عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یکبر فی کل خفض ورفع وقیام وقعود ویسلم عن یمینہ وعن شمالہ السلام علیک ورحمۃ اللہ
حتی یری بیاض خدیہ قال ورأیت أبا بکر وعمر رضی اللہ عنہما یفعلان ذلک ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئی جھکتے اور اوٹھتے اور کھڑے اور بیٹھتے آپ سلام پھیرتے تھے داہنے اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ
یہانتک کہ آپکی گلی کے سفیدی دکھلائی دیتی اور ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا **باب** رفع الیدین عند الرفع من السجدۃ الاولی جب پہلا سجدہ کر کے سر اوٹھا دی تو دونوں ہاتھ نہ اوٹھائے **عن**
مالک بن الحویرث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل فی الصلوٰۃ یعنی رفع یدیہ واذا رفع رأسہ
من الرکوع رفع یدیہ واذا رفع رأسہ من السجود فعل مثل ذلک واذا رفع رأسہ من الرکوع فعل مثل ذلک کلہ حتی
رفع یدیہ ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور
سجدہ سے سر اوٹھاتی تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے **ترجمہ** ذلک بین السجدتین دونوں
سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھانا **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ کبر ورفع
یدیہ واذا رکع وبعد الرکوع ولا یرفع بین السجدتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز شروع کرتے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور رکوع کے بعد بھی اوٹھاتے
اور دونوں سجدوں کے بیچ میں نہ اوٹھاتے **الماحاذیتین السجدتین** دونوں سجدوں کے بیچ میں رفع کرنا

حکم حذیفہ انہ انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو قائم الی جنبہ فقال اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ ثم قرأ بالبقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ ثم قال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم وکان یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی وکان یقول بین السجدتین رب اغفر لی رب اغفر لی ثم قرأ آل عمران ثم سورۃ سورۃ علی نحو ہذا

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ کے پاس کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا اللہ بڑا ہے ملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر سورہ بقر پڑھی پھر رکوع کیا اور رکوع میں اتنی دیر کھڑے رہے جتنی دیر کھڑے رہے تھے اور سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہا کہی جب رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اللہ سمع اللہ لمن حمدہ اور سجدہ میں کہا سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی اور دونوں سجدوں کے بیچ میں کہا رب اغفر لی رب اغفر لی پھر آل عمران پڑھی پھر اسی طرح

حکم ابن عباس رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الرکن الذی یقابل دار السائب فرأیتہ یسجد علی سبعۃ اعظم الجبہۃ والیدین والرکبتین والرجلین

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن کے سامنے نماز پڑھتے دیکھا جو دار السائب کے مقابل ہے میں نے آپ کو سجدہ کرتے دیکھا سات ہڈیوں پر پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں

حکم ابن عباس امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ولا اکف شعرا ولا ثوبا

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹوں

حکم عبد اللہ بن طاؤس عن ابیہ قال صلیت الی جنبی عبد اللہ بن عباس بمنی فی مجلس الخیف فکان اذا سجد سجدۃ الاولی اغرز رأسہ تحت منکبی یدیہ تلقاء وجہہ فانکرت ذلک فقلت لوہیب بن خالد انہ ہذا یصنع شیئا لم ار احدا یصنعہ فقال لہ وہیب دعہ فقد رأی عبد اللہ بن عباس یصنعہ فقال عبد اللہ بن طاؤس رأیت ابی یصنعہ وقال ابی رأیت ابن عباس یصنعہ وقال عبد اللہ بن عباس رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ

ترجمہ ابو سہل ازدی نے کہا میری پاس عبد اللہ بن طاؤس نے نماز پڑھی منا میں مسجد خیف کے اندر جب انہوں نے پہلا سجدہ کیا سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اوٹھائے میں نے اسکا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے کہا یہ وہ کام کرتا ہے جو ہم نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ کو ایسا کرتے دیکھا ہے وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عباس کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور عبد اللہ بن عباس کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا

حکم البراء کان رکوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ وقیامہ بعد ما یرفع رأسہ من الرکوع وبین السجدتین قریبا من السواء

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر برابر ہوتا تھا

حکم البراء کان رکوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ وبین السجدتین قریبا من السواء ما خلا القیام والقعود

ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر ہوتا تھا قیام اور قعود کے سوا

حکم البراء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد جافی یدیہ حتی یری وضح ابطیہ من وراء ہما واذا قعد اطمأن علی فخذہ الیسری

ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کہلے رکھتے یہانتک کہ آپ کے بغلوں کے چمکے پیچھے سے معلوم ہوتے اور جب بیٹھتے تو بائیں ران پر بیٹھتے

عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی کل رفع ووضع وقیام وقعود وابو بکر

وعمرو عثمان ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اٹھتے اللہ کہتے اور اٹھتے اور بیٹھتے تکبیر کہتے ابوبکر
اور عمر اور عثمان بھی ایسا ہی کہتے عن ابی ھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ
یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ ثم
یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یکبر
حین یسجد ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوٰۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین یقوم
من الثنتین بعد الجلوس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تو تکبیر کہتے پھر
جب رکوع کرتے تکبیر کہتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب رکوع سے سر اٹھاتے پھر کہتے ربنا لک الحمد پھر جب
سجدہ میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو
تکبیر کہتے پھر ایسا ہی ساری نماز میں کرتے یہاں تک اور جب دو رکعتوں پڑھ کر اٹھتے تو بھی تکبیر کہتے الا یستتم الحامدین
عند کارع من السجدتین جب دو سجدے کر کے اٹھنے لگی تو پہلے سیدھا ہو کر بیٹھ جاوے پھر اٹھے عن ابی قلابۃ
قال جاءنا ابوسلیمان مالک بن الحویرث الی مسجدنا فقال ائذا ارید کم کیف رایت رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد فی الرکعۃ الاولی حین رفع رأسہ من السجدۃ الاخرۃ ترجمہ ابوقلابہ
سے روایت ہے ابوسلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور کہا میں چاہتا ہوں تم کو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے پھر اوہنوں نے نماز پڑھی تو پہلی رکعت پر بیٹھے پہلی رکعت پڑھ کے جب دوسرے سجدے سے سر اٹھایا (یہ بیٹھنا خفیف
ہوتا ہے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں) عن مالک بن الحویرث قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
فاذا کان فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی جالسا ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ جب طاق نماز میں ہوتے (یعنی ایک رکعت یا تین رکعت پڑھ چکتے) تو نہ اٹھتے جب تک
سیدھے ہو کر بیٹھ نہ لیتے الاعتماد عند النھوض کہ زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھے عن ابی قلابۃ قال کان مالک
ابن الحویرث یاتینا فیقول الا احدثکم عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فی غیر وقت صلوۃ
فاذا رفع رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی اول الرکعۃ استوی قاعدا ثم قام فاعتمد علی الارض ترجمہ ابوقلابہ
سے روایت ہے مالک بن الحویرث ہمارے پاس آتے تھے اور کہتے تھے کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں پھر وہ
بیوقت نماز پڑھتے تھے (یعنی نفل) تو جب دوسرا سجدہ کر کے سر اٹھاتے پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر ٹیکتے
دیکھا شتی رکبتیہ قبل الیدین پہلی دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو عن وائل بن حجر قال
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل
رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے دونوں گھٹنے ہاتھوں

سے پہلے رکھتا اور جب سجدہ سے اٹھنے لگتے تو پہلے دونوں ہاتھ زمین کو دھاتے پھر گھٹنے کو **اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ**
جب سجدہ سے اٹھنے لگے تو تکبیر کہے **عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یُصَلِّیْ بِھِمْ فَیُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ**
وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَشْبَہُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوسلمہ سے
روایت ہے ابوہریرہ نماز پڑھایا کرتے تھے تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اوٹھتے پھر جب فارغ ہوتے تو کہتے قسم خدا کی میں زیادہ
مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ**
اَنَّھُمَا صَلَّیَا خَلْفَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَکَانَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا رَفَعَ وَخَفَضَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَنَا اَشْبَہُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ یُصَلِّیْھَا حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا ترجمہ ابوبکر بن
عبدالرحمن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے ان دونوں نے نماز پڑھی ابوہریرہ رضہ کے پیچھے جب رکوع کیا تو تکبیر کہی
پھر جب سر اوٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی پھر جب رکعت
پڑھ کر پھرے ہوئی تو تکبیر کہے بعد اوس کے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ
ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اور اگلی اسیطرح نماز رہی یہانتک کہ دنیا سے تشریف لے گئی **کَیْفَ**
یَجْلِسُ لِلتَّشَہُّدِ الْاَوَّلِ پہلے قعدے میں کیونکر بیٹھے **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ مِنْ سُنَّۃِ الصَّلٰوۃِ**
اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَتَثْنِیَ الْیُسْرٰی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے کہا نماز میں سنت ہے کہ داہنے پیر کو کھڑا کرے (قعدے میں)
اَلَا اَسْتَمْ ھٰبَالْ باطراف اصابع القدم القبلۃ عند القعود للتشہد ترجمہ تشہد میں بیٹھنے
وقت پاؤں کے اوگلیاں قبلے کیطرف رکھے **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مِنْ سُنَّۃِ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ**
الْیُمْنٰی وَتَسْتَقْبِلَ بِاَصَابِعِھَا الْقِبْلَۃَ وَالْجُلُوْسُ عَلَی الْیُسْرٰی ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا نماز کی سنت یہ ہے کہ
داہنے پاؤں کو کھڑا کرے اور اوگلیاں قبلے کیطرف کرے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھے **مَوْضِعُ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْجُلُوْسِ**
بیٹھتے وقت ہاتھ کہاں رکھے **عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یَرْفَعُ یَدَیْہِ**
اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَضْجَعَ الْیُسْرٰی وَ
نَصَبَ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَنَصَبَ اِصْبَعَہُ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی
رِجْلِہِ الْیُسْرٰی قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُھُمْ زَمَانًا فَرَاَیْتُھُمْ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ فِی الْبَرْدِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میں نے دیکھا آپ دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے نماز کی شروع میں مونڈھوں تک اسیطرح جب
رکوع کرتے اور جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا کھڑا کرتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی
سے کلمہ کی اشارہ کرتے دعا کی لیے اور بایاں ہاتھ گھٹنے پر رکھتے وائل بن حجر نے کہا پھر میں صحابہ پاس دوسرے سال آیا دیکھا تو وہ

اپنے ہاتھ سے پتھریوں کے اندر

باب موضع البصر فی التشہد

نماز میں جب بیٹھے تو نگاہ کہاں رکھے

عبد اللہ بن عمر رأی رجلا یعبث بالحصا بیدہ وھو فی الصلوۃ فلما انصرف قال لہ عبد اللہ لا تعبث بالحصا وانت فی الصلوۃ فان ذلک من الشیطان ولکن اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع قال وکیف کان یصنع قال وضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار بإصبعہ التی تلی الابہام فی القبلۃ ووضع بصرہ الیہا او نحوہا ثم قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو کنکریاں چنتے دیکھا نماز میں جب نماز پڑھ چکا تو عبد اللہ نے اسے کنکریوں سے منع کیا کہ نماز میں ایسا کیا کر شیطان کی طرف سے ہے (تاکہ نماز سے غافل کر دیوے) لیکن وہ کام کیا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اس نے کہا آپ کیا کرتے تھے عبد اللہ نے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا قبلہ کی طرف اور اپنی نگاہ کو اسی طرف رکھا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا

باب الاشارۃ بالاصبع

انگلی سے اشارہ کرنا

عبد اللہ بن الزبیر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی الرکعتین اوفی الاربع وضع یدیہ علی رکبتیہ ثم اشار بإصبعہ

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھ کر بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ کرتے

التشہد الاول

پہلا تشہد کیسا ہے

عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلسنا فی الرکعتین التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا کہ ہم جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں تو یوں کہیں التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عبد اللہ قال کنا اذا صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا فی کل رکعتین فیما یقول التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عبد اللہ علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشہد وکفی بین کفیہ کما یعلمنی السورۃ من القرآن فقال اذا قعدت فی کل رکعتین فقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم لیتخیر احدکم من الدعاء اعجبہ الیہ فلیدع اللہ عز وجل

ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں سوا اس کے کہ تسبیح کہیں اور تکبیر اور تعریف کریں اپنے پروردگار کی اور کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ باتیں کہا کریں جو ہمیں سکھلا دیں آخر جب آپ نے فرمایا جب تم بیٹھو دو رکعت پڑھ کر تو یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر اختیار کرلو کوئی

دعا جو پہلے معلوم ہوا اور مانگو اسد جل جلالہٗ سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ فَاَمَّا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ہم کو تشہد کا تشہد اور حاجت کا تشہد بتلایا تو نماز کا تشہد یہ ہے التحیات سد والصلوات والطیبات اخیر تک عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ رَاَيْتُ سُفْيَانَ يَثْنِيْ رِجْلَهٗ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَحَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یحیی بن آدم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سفیان کو یہ تشہد پڑھتے دیکھا فرض اور نفل میں اور وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یہ تشہد ابو اسحاق سے انہوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے عبد اسد بن مسعود سے انہوں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْفُسِنَا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا فِيْ كُلِّ جَلْسَةٍ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ سے کچھ نہ جانتے تھے آپ نے فرمایا جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ کہا کرو التحیات سد والصلوات اخیر تک یعنی سب بزرگیاں اسد کے لیے ہیں اسی طرح سب نمازیں یا دعائیں اور پاک چیزیں سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اسد کی اور برکتیں اس کی سلامتی ہو ہم پر اور اسد کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اسد کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ بیشک حضرت محمد اسکے بندے ہیں اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعَ اَنَّكُمْ فَقَالَ لَنَا قُوْلُوا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ ترجمہ علقمہ بن قیس سے روایت ہے عبد اسد بن مسعود نے کہا ہم نہیں جانتے تھے نماز میں کیا کہیں رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے چند جامع کلمے ہم کو سکھلائے اپنے فرمایا کہو التحیات اسد والصلوات اخیر تک علقمہ نے کہا عبد اسد بن مسعود ہم کو یہ کلمے اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن سکھلاتے تھے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا

السلام علی اللہ فان اللہ ھو السلام ولکن قولوا التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا
النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ الخ ایک نام ہے یا وہ سالم ہے تمام برائیوں اور
آفتوں سے پھر اس کے سلامتی چاہنا نادانی ہے مترجم لیکن یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا
النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر
آپ نے فرمایا ایسا مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات الخ تیرک عن عبد اللہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی التشھد التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک
ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا
اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں یوں بتلایا التحیات
للہ والصلوات الخ تیرک عن عبد اللہ یقول علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشھد کما یعلمنا السورۃ
من القرآن وکفہ بین کفیہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ
ورسولہ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تشہد اس طرح سکھلایا جیسے قرآن کی سورت
سکھلاتے تھے اپنا ہاتھ سامنے رکھا فرمایا التحیات للہ الخ تیرک ذکر الاختلاف فی التشھد الاول دوسری قسم
تشہد عن الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا فعلمنا سنتنا وبین لنا صلوتنا
قال اقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین یجبکم
اللہ واذا کبر الامام وکبر فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم قال نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فتلک بتلک واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد یسمع اللہ لکم فان اللہ عز وجل قال
علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ ثم اذا کبر الامام وسجد فکبروا واسجدوا فان

فَإِنَّ الْإِمَامَ يَبْتَدِئُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھائی پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑے کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادھر کی کسر اور ادھر نکل آویگی اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہارے اسلیے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کے زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اسکی تعریف کرے پھر جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادھر کی کسر اور ادھر نکل آویگی جب بیٹھنے لگے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھے ہی پہلے یہ کہے التحیات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ حطان بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں بیٹھے تو پہلے یہ کہے التحیات للہ الطیبات الصلوات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

نوع آخر من التشہد ایک اور قسم کا تشہد

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد ایسے طریق سے سکھلاتے تھے جیسی قرآن سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

نوع آخر ایک اور قسم تشہد

عَنْ جَابِرٍ قَالَ

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن بسم الله والله التحيات
لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله
الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اسأل الله الجنة واعوذ بالله
من النار ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اسطرح سکھلاتی ہے جیسی قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے
بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار **ذکر صفۃ التشہد**
الأول یہلا قعدہ کیسا کرنا **عن** عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين كأنه
على الرضف قلت حتى يقوم قال ذلك يريد ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) دو رکعت پر بیٹھتے
جیسے تو سی پر بیٹھے ہیں (ابو عبید نے کہا) میں نے کہا (اٹھنے تک) وہ نے کہا ہاں یہ مراد ہے **ذکر ترک الشہادۃ الأول** اگر پہلا قعدہ بھول جائے **عن** ابن
جحيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قام من الركعتين الذي كان يريد ان يجلس فيه فقضى صلوته حتى اذا كان من آخر صلوته سجد سجدتين
قبل ان يسلم ثم سلم ترجمہ ابن جحیفہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھی تو پہلے دو رکعتوں کے بعد جب آپ بیٹھے اور بیٹھنا بھول گئے اور کھڑے ہو گئے آپ نماز پڑھ کر جب
اخیر نماز میں سلام پھیرنے والے ہوئے تو سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے **عن** ابن جحيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قام في الركعتين فسبحوا فمضى ثم قام عن صلوته
متعمدا فلما فرغ من صلوته سلم ترجمہ ابن جحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھی دو رکعتیں پڑھکر کھڑے ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے صحابہ نے
تسبیح کہی آپ نماز پڑھی چکے جب **التکبیر للقیام الی الرکعتین الاخریین** جب بیچ کی رکعتوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوں
دو رکعتوں کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے **عن** عبد الرحمن بن الاصم قال سئل انس بن مالك عن التكبير
في الصلوة فقال يكبر اذا ركع واذا سجد واذا رفع رأسه من سجوده واذا قام من الركعتين فقال
حطيم عمن يحفظ هذا قال عن النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر ثم سكت قال له
حطيم وعثمان قال وعثمان ترجمہ عبد الرحمن بن اصم سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا نماز میں تکبیر کہنے کو کہا ان
نے تکبیر کہی جب رکوع کی اور جب سجدہ کی سر اٹھا دی اور جب دو رکعتوں پر کہ کھڑا ہوا حطیم نے کہا تم نے
کہاں سے جانا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر سے پھر چپ ہو رہی حطیم نے کہا اور عثمان کو انس نے
کہا اور عثمان سے **عن** مطرف بن عبد الله قال صلى علي بن ابي طالب فكان يكبر في كل خفض ورفع من
التكبير فقال عمران بن حصين لقد ذكرني هذا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ مطرف
بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت علی نے نماز پڑھی تکبیر کہتی تھی جبکی اور اٹھتے پوری تکبیر عمران بن حصین نے کہا انہوں نے
ولایا اس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ذکر القیام الی الرکعتین** دو رکعتوں سے کھڑے ہونے
دو رکعتوں کے لیے اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھاوے **عن** ابي حميد الساعدي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا

دو رکعتوں سے کھڑے ہونے کو اللہ اکبر کہنا

مِنَ التَّشَهُّدَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک جیسی شروع نماز میں اوٹھاتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ

جلد ۱ کی تکبیر کا بیان ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور جب دو رکعت پڑھ کر اوٹھتے اس طرح مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھاتے

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَبَدْءِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ

دونوں ہاتھ اوٹھانا اور نماز کے اندر خدا کی صفت اور تعریف کرنے کا بیان

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَيُقِيمَ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ الصُّفُوفُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَنِي أَشَرْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ فَلْيُسَبِّحِ الرَّجُلُ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کو گئی نماز کا وقت آگیا تو مؤذن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس آیا اور حکم کیا ان کو لوگوں کی جماعت کے ساتھ امامت کرنے کا (انہوں نے امامت شروع کی) اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہوئی اور لوگوں نے تالیاں دینا شروع کیں تو ابوبکر کو معلوم ہوجاوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں لیکن ابوبکر نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے جب بہت تالیاں بجائیں تو ادھر معلوم ہوا کوئی حادثہ پیش آیا انہوں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں آپ نے ابوبکر کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو انہوں نے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ثنا بیان کی نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے پر کہ تم امامت کرو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے اندر ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا درست ہے پھر اولٹے پانوں پیچھے پھرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپنے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں نے تم کو جب اشارہ کیا تو تم کیوں نہیں کھڑے رہے ابوبکر نے رضا جوئی سے کہا بھلا ابوقحافہ (ابوبکر کے باپ کی کنیت ہے) کے بیٹے کو لائق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپنے لوگوں سے

فرمایا کیا ہوا تم کو تم ہاتھ دیتے ہو جیسے عورتوں کا کام ہے تم کو نماز میں جب کوئی حادثہ درپیش ہو تو سبحان اللہ کہو
السلام ملا یدیہ فی الصلوۃ نماز میں ہاتھ اوٹھا کر سلام کرنا کیسا ہے عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن رافعو ایدینا فی الصلوۃ فقال مالی اراکم رافعین ایدیکم
فی الصلوۃ کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہم نماز میں ہاتھ اوٹھا رہے تھے رسول اللہ کے لیے یعنی اشارہ سے ہاتھ اوٹھا کر لوگوں کو سلام کرتے ہیں ہم
سلام کا جواب دیتے ہیں آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اپنے ہاتھ سرکش اوٹھاتے ہیں جیسی شریر گھوڑوں کی دمیں نماز میں سکون
کرو (یعنی بغیر ضرورت حرکت نہ کرو) ف الحدیث سے سلام میں ہاتھ اوٹھانے کی ممانعت نکلی نہ رکوع اور رکوع سے اوٹھتے وقت
ہاتھ اوٹھانے کی تو سنت ہے اور نماز کے افعال میں سے ایک فعل ہے پھر جو شخص دلیل لایا حدیث سے رفع یدین کی ممانعت پر رکوع
کیوقت اور رکوع سے اوٹھتے وقت وہ بیخبر اور ناواقف ہے عن جابر بن سمرۃ قال کنا نصلی خلف النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فنسلم بایدینا فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اما
یکفی احدکم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یقول السلام علیکم السلام علیکم ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہاتھوں کے اشارے سے سلام کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا
ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے
لی اور زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے ف شاید یہ حکم نماز میں سلام کی ممانعت سے پہلے ہوگا رد السلام
بالاشارۃ فی الصلوۃ نماز میں سلام کا جواب اشارہ سے دینا عن صہیب صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال مررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فسلمت علیہ فرد علی اشارۃ ولا
اعلم الا انہ قال باصبعہ ترجمہ صہیب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نماز پڑھ رہے تھے
میں نے سلام کیا آپ نے اشارے سے جواب دیا عن زید بن اسلم قال قال ابن عمر دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد قبا لیصلی فیہ فدخل علیہ رجال یسلمون علیہ فسألت صہیبا وکان معہ
کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا سلم علیہ قال کان یشیر بیدہ ترجمہ زید بن اسلم سے
روایت ہے عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے گئے کچھ لوگ آپ کے سلام کو گئے صہیب آپ کے
ساتھ تھے میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کرتے تھے سلام کے جواب میں صہیب نے کہا دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے عن
عمار بن یاسر انہ سلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فرد علیہ ترجمہ عمار بن یاسر نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نماز پڑھتے تھے آپ نے جواب دیا عن جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لحاجۃ ثم ادرکتہ وہو یصلی فسلمت علیہ فاشار الی فقمت فوضع دعائی فقال انک سلمت علی انفا

وَاَنَا اُصَلِّی وَاَنَا هُوَ مُوَجِّهٌ یَوْمِئِذٍ اِلَی الْمَشْرِقِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کو بھیجا میں جب لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے میری طرف اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے مجھ کو بلایا اور فرمایا تو نے ابھی مجھے سلام کیا تھا لیکن میں نماز پڑھ رہا تھا (اسوجہ سے جواب نہ دے سکا) اوسوقت اپکا منہ پورب کیطرف تھا رشاید آپ سفر میں سواری پر ہوں گے جیسے دوسری روایت میں ہے) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهُ وَهُوَ یَسِیْرُ مُسْتَقْبِلًا اَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِیْ یَا جَابِرُ فَنَادَانِیَ النَّاسُ یَا جَابِرُ فَاَتَیْتُهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّیْ سَلَّمْتُ عَلَیْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کہیں بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ سواری پر جا رہے تھے پورب یا پچھم کو میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا میں لوٹ گیا تو آپنے پکارا اے جابر لوگوں نے بھی پکارا اور جابر میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپکو سلام کیا آپنے جواب نہیں دیا آپنے فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا **اَلنَّهْیُ** عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ نماز میں کنکریاں ہٹانیکی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا یَمَسَّ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں ہو تو کنکریاں نہ ہٹاوے رحمت اسکے سامنے ہے اس لیے کہ رحمت اللہ کی اوسکے سامنے ہوتی ہے **ف** پس یہ حدیث تفسیر ہے اوس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ اللہ اوسکے سامنے ہے **اَلرُّخْصَةُ** فِیْهِ مَرَّةً ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت **عَنْ** مُعَیْقِیْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ضرور کنکریاں ہٹاوے تو خیر ایک بار ہٹاوے یعنے اگر ایسی ضرورت واقع ہو کہ کنکریاں ہٹائے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار ہٹاوے بار بار ایسا نہ کرے **اَلنَّهْیُ** عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی قَالَ لَیَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اوٹھاتے ہیں پھر آپنے سختی کے اس باب میں اور فرمایا باز آویں لوگ اس حرکت سے نہیں تو اوسکی بینائی جاتی رہیگی **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا یَرْفَعْ بَصَرَهٗ اِلَی السَّمَاءِ اَنْ یَّلْتَمِعَ بَصَرُهٗ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنی آنکھ آسمان کیطرف نہ اوٹھاوے ایسا نہ ہو کہ اوس کی بینائی جاتی رہے **اَلتَّشْدِیْدُ** فِی الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں اوہر اوہر دیکھنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ قَائِمًا فِي صَلٰوتِهٖ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهٗ انْصَرَفَ عَنْهُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ متوجہ رہتا ہے بندہ کی طرف جبتک وہ نماز میں کسی طرف نہ پھرے اور جب وہ پھر جاتا ہے اللہ بھی اس سے پھر جاتا ہے اور اس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں التفات کرنے کو فرمایا یہ ایک چھپ شیطان کی جو اوچک لیتا ہے نماز میں سے عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِيَّاكُمُ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهُ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ ترجمہ ابوعطیہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا التفات سے بچو نماز میں یہ شیطان کی جو اوچک لیتا ہے نماز میں سے اَلْخَضْخَضَةُ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا نماز میں دائیں بائیں پھرنے کی عادت عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتُمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ہم نے آپکے پیچھے نماز پڑھی (کھڑے ہوکر) اور آپ بیٹھے تھے اور ابوبکر تکبیر کی آواز لوگوں کو سناتے تھے آپ نے ہماری طرف دیکھا (نماز میں) تو ہم کھڑے ہوئے آپ نے اشارہ کیا ہم بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا ابھی تم فارس اور روم والوں کا کام کرتے تھے وہ اپنی بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ اپنی امور کی پیروی کرو اگر وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھیں تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور جو وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهٖ قِيَامًا وَقُعُوْدًا وَكَانَ يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داہنی اور بائیں دیکھتے تھے لیکن گردن اپنی پیچھے پھیرتے بَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں کوئی کام کرنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سانپ اور بچھو کے مارڈالنے کا نماز میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سانپ اور بچھو کے مارڈالنے کا نماز میں خواہ اگرچہ کسی کو لگا ہوا ہو اور جلتا ہو کیونکہ ایسی موذی کا مارنا ضرور ہے جس سے خلق اللہ کو تکلیف ہو اور نماز اوس سے فاسد نہیں ہوتی عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ رَفَعَهَا ترجمہ

ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ (اپنی نواسی کو جو زینب کی صاحبزادی تھیں)
نماز میں جب سجدہ کرتے اسکو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے اوسکو اٹھا لیتے عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَھَا فَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ
اَعَادَھَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامہ کو جو لوگوں کی اور اٹھائے
ہوئے تھے امامہ بنت ابی العاص کو اپنی گاندھ پر جب رکوع کرتے تو بٹھا دیتے پھر جب سجدہ سے سر فارغ ہوتے تو اٹھا لیتے عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَفْضَتِ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَی الْقِبْلَةِ فَمَشٰی حَتّٰی
بِیَمِیْنِہٖ اَوْ عَنْ یَسَارِہٖ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْمُصَلّٰی ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے دروازہ کھلوایا
آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ قبلہ کی طرف تھا تو آپ داہنی طرف چلے یا بائیں طرف اور دروازہ کھولا پھر نماز پڑھنے لگے ف
احمد یہ سے معلوم ہوا کہ نفل نماز میں دروازہ کھول دینا درست ہے اگر اور کوئی گھر میں کھولنے والا نہ ہو التَّصْفِیْقُ
فِی الصَّلٰوةِ نماز میں دستک دینا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَ
التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِی الصَّلٰوةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں
کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے نماز میں (اگر کوئی حادثہ ہو یا امام بھولجاوے) عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے (یعنی سبحان اللہ کہیں) اور عورتوں کے لیے دستک ہے التَّسْلِیْمُ
فِی الصَّلٰوةِ نماز میں سبحان اللہ کہنا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ
لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے
اور عورتوں کے لیے دستک ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ
لِلنِّسَاءِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اَلْمَشْیُ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں کہیں جانا کیسا ہے عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اِنِّیْ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاعَةَ اٰتِیْہِ فِیْھَا فَاِذَا اَتَیْتُہٗ اِسْتَاْذَنْتُ اِنْ وَجَدْتُہٗ یُصَلِّیْ تَنَحْنَحَ
دَخَلْتُ وَاِنْ وَجَدْتُہٗ فَارِغًا اَذِنَ لِیْ ترجمہ حضرت علی نے کہا میرا ایک وقت مقرر تھا میں اوسی وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس جاتا جب میں جاتا تو آپ سے اجازت چاہتا اگر آپ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہدیتے میں اندر چلا جاتا اور جو فارغ
ہوتے تو اجازت دیتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ کَانَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ فَکُنْتُ اَدْخُلُ
بِاللَّیْلِ وَلَا اَدْخُلُ بِالنَّھَارِ فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے کے لیے میرا وقت تھا کبھی رات کو ایک دن کو تو جب میں رات کو جاتا تو آپ کھانس دیتے
عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَتْ لِیْ مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ فَکُنْتُ

یہ بات کرنا درست نہیں ورنہ آپ نماز نہیں کے اندر اور سکو فرمایا ہے عن ابی ہریرۃ ان اعرابیا دخل المسجد فصلی
رکعتین ثم قال اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لقد تحجرت واسعا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار مسجد میں آیا اور دو رکعت پڑھ کر دعا کرنے لگا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور
محمد پر اور رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے تنگ کر دیا کہلی چیز کو عن معاویۃ
بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ انا حدیث عھد بجاھلیۃ فجاء اللہ بالاسلام وان منا رجالا یاتون الکھان قال فلا تاتوھم قال
قال وان منا رجالا یتطیرون قال ذاک شیء یجدونہ فی صدورھم فلا یصدنھم ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال وبینا انا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ اذا عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فحدقنی القوم
بابصارھم فقلت وثکل امیاہ ما لکم تنظرون الی قال فضربوا یفخذھم علی اکفھم فلما رایتھم
یسکتونی لکنی سکت فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعانی بابی وامی ما ھو ضربنی ولا
کھرنی ولا سبنی ما رایت معلما قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ قال ان صلاتنا ھذہ لا یصلح فیھا شیء
من کلام الناس انما ھی التسبیح والتکبیر وتلاوۃ القرآن قال او کما قال قلت انی حدیث عھد بجاھلیۃ وقد جاء نا اللہ
فی قتل الحدء والخوانیتہ وانی اطلعت فوجدت الاتیس قد ذھب منی بشاۃ وانا رجل من بنی آدم اسف
کما یاسفون فصککتھا صکۃ ثم انصرفت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فعظم ذلک علی
فقلت یا رسول اللہ افلا اعتقھا قال ادعھا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این اللہ قالت فی
السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مؤمنۃ ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے
کہا یا رسول اللہ ہمارا زمانہ ابھی گزرا ہے جاہلیت کا پھر اللہ لے آیا اسلام کو بعض لوگ ہم میں سے بدفالی (یعنی فحکون) یعنی میں
آپ نے فرمایا یہ دلوں کے وہموں کا خیال ہے تو بدفالی کسی کام سے دلوں کو نہ روکے۔ پھر میں نے کہا) بعض لوگ ہم میں سے جو میدان (نپٹ تون کے
پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا مت جاؤ دن کے پاس پھر میں نے کہا یا رسول اللہ بعض لوگ ہم میں ہوتے ہیں لکیریں کھینچتے ہیں یعنی زمین
پر یا کاغذ پر آئندہ کی بات بتانے کو آپ نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبروں سے لکیریں کیا کرتے تھے وہ ادریس علیہ السلام یا دانیال علیہ السلام
تھے علم رمل اوھنی سے نکلا ہے اب جسکی لکیریں ان کے مثل ہوں تو صحیح ہے اور اوسکا سیکھنا مباح ہے لیکن معلوم نہیں کہ ان
کے مثل ہے یا نہیں پھر شک پر یہ کام کرنا بہتر نہیں ہے) معاویہ نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا نماز میں
تھینکا میں جسنے مجھ پر (نماز ہی میں) کہا یرحمک اللہ لوگ گھور کر مجھ دیکھنے لگے میں نے کہا میری ماں مجھ پر روئی (یعنی
میں جاؤں) تم مجھ کیوں گھورتے ہو یہ سنکر لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے میں سمجھا کہ مجھ چپ رہنے کو کہتے ہیں اسلیئے میں چپ ہو رہا
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ بلایا پھر قسم میری باپ کی نہ مجھ مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا میں نے تو کوئی سکھلانے

فِي الصَّلٰوةِ بِالْحَاجَةِ عَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے پہلے ہر شخص اپنے لانے سے حاجت کیا کرتا نماز میں جب حاجت ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہاں تک کہ یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے لیے چپکے اوس روز سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُعَنِّيْ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَحْدَثَ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوْا إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْبَغِيْ لَكُمْ وَأَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کرتا آپ نماز پڑھتے ہوتی تو میں سلام کرتا آپ جواب دیتے ایکبار میں نے آپکو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا جب سلام پھیرا تو لوگوں کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نیا حکم دیا نماز میں کہ نہ بات کرو مگر اللہ کی یاد کرو اور نہیں لائق ہے تم کو اور کوئی بات کرنا اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ یا الحاعت سے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے (نماز میں) آپ جواب دیا کرتے تھے جب ہم حبش سے لوٹ کر آئے تو آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھے نزدیک اور دور کی فکر پیدا ہوئی (یعنی طرح طرح کے پرانے اور نئے خیال گزرنے لگے اور یہ ہوا کہ اپنے جواب کیوں نہیں دیا) جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ جل جلالہ جب چاہتا ہے نیا حکم دیتا ہے اب اوس نے یہ نیا حکم دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کیا جاوے (سوا قرآن اور اذکار ماثورہ کے) مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہو جاوے اور بیچ کا قعدہ نہ کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ فَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیچ کا قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم منتظر رہے آپکے سلام کے تو ہم نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپکے اوپر تھا (یعنی بیچ کا قعدہ نہیں کیا) تو آپ نے دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے مَنْ سَلَّمَ مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ جو شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کر لیں اب کیا کرے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَلٰکِنِّیْ نَسِیْتُ قَالَ
فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَاَتٰی اِلٰی خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِیَدِهٖ عَلَیْهَا کَاَنَّهٗ غَضْبَانُ
وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا اَنْ
یُکَلِّمَاهُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ یَدَیْهِ طُوْلٌ قَالَ کَانَ یُسَمّٰی ذَا الْیَدَیْنِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِیْتَ اَمْ قَصُرَتِ
الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ قَالَ وَقَالَ اَکَمَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی
الَّذِیْ کَانَ تَرَکَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَکَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ
اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ کَبَّرَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز دو رکعت
پڑھی کہا میں بھول گیا تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا پھر آپ ایک لکڑی کیطرف چلے گئے جو مسجد میں لگی ہوئی تھی اور اس پر ہاتھ رکھا اور
کہا آپ غصہ میں تھے اور جلدی جانیوالے لوگ مسجد کے دروازوں سے نکلے لوگوں نے کہا شاید نماز کم ہوگئی (یعنی چار رکعتوں کے
عوض دو رکعتیں پڑھیں) اسوقت لوگوں میں ابوبکر اور عمر رضہ موجود تھے دونوں ہیبت کی وجہ سے اور آپ سے کہہ نہ سکے اسوجہ سے کہ آپ
غصہ میں تھے) اور ایک شخص لمبے ہاتھ والا جسکو دونوں ہاتھ لمبے تھے اسکو ذوالیدین (ہاتھوں والا) کہا کرتے تھے اس نے کہا یا رسول
اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی آپ نے فرمایا میں بھولا نہ نماز کم ہوگئی پھر آپ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتا ہے
لوگوں نے عرض کیا ہاں ایسا ہی ہوا یا رسول اللہ آپ پھرے (مصلے کیطرف) اور جتنی نماز رہ گئی تھی اسکو ادا کیا پھر سلام پھیرا
پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی پھر سجدہ کیا معمولی سجدہ کی برابر یا اوس سے
کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھولے سے اگر کوئی نماز میں بات کرلی تو نماز باطل نہ ہوگی اور
یہی قول ہے جمہور کا لیکن امام ابوحنیفہ رح اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہوجاوے گی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْیَدَیْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اثْنَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ
اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھکر رخصت پائی (یا دو رکعت پڑھی) اسی
ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے اپنے لوگوں سے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے کہا ہاں
یا رسول اللہ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور ایک سجدہ کیا معمولی سجدہ کی برابر یا اوس سے کچھ
لمبا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا معمولی سجدہ کی برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ صَلّٰی لَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ فَقَامَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ اَکُنْ فَقَالَ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِکَ یَا

يَارَسُولَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ
فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین کھڑا
ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہوئی
ذوالیدین نے کہا کوئی بات تو ہوئی یا رسول اللہ آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا ذوالیدین یہ کہتا ہے لوگوں
نے عرض کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری کی پھر دو سجدہ سہو کئے سلام کے بعد عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا
لوگوں نے کہا کیا نماز گھٹ ہو گئی آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدہ سہو کئے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ
يَارَسُولَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيتَ فَقَالَ لَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ اَنْسَ قَالَ بَلٰى وَالَّذِي يَسْتَحْلِفُ بِالْحَقِّ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ چلے ذوالیدین پہونچا
اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا ذوالیدین نے کہا ضرور ایک بات
ہوئی ہے قسم اس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) پوچھا ذوالیدین یہ کہتا ہے
لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ نے دو رکعتیں اور پڑھائیں عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ
فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيتَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَمَّ الصَّلٰوةَ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اپنے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالشمالین (یعنی ذوالیدین) نے کہا
یا رسول اللہ نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین یہ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنے نماز پوری کی۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ اَبَعْدَ اَمْ اَنْقَصَتِ الصَّلٰوةُ
اَمْ نَسِيتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا صَدَقَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَاَتَمَّ الرَّكْعَتَيْنِ
اللَّتَيْنِ بَقِيَتَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا
اور فارغ ہوئے ذوالشمالین جو عمرو کا بیٹا تھا بولا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے فرمایا ذوالیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا

سجے کہتا ہے ابی اسد کے آپنے دو رکعتین پڑہین عن سلیمان بن ابی حشمۃ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی رکعتین فقال لہ ذو الشمالین نحوہ ترجمہ سلیمان بن ابی حشمہ سے روایت ہے انکو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہول سے دو رکعتین پڑہین پھر ذو الشمالین نے کہا بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسی پر گذری

ذکر اختلاف علی ابی ہریرۃ فی السجدتین

ابو سریرہ سے روایت ہونے کا اختلاف کہ آپنے سہو کے سجدے کیے یا نہین عن ابی ہریرۃ انہ قال لم یسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ قبل السلام کما بعد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن رہتے ذو الیدین نے جب کہا کہ نماز گھٹ گئی یا آپ بہول گئے سجدے سہو کے نہین کیے نہ سلام سے پہلے نہ سلام کے بعد عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد یوم ذی الیدین سجدتین بعد السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو الیدین کے روز سجدہ کیا بعد سلام کے عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی وھمہ بعد السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہول مین سجدہ کیا بعد سلام کے عن عمران ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فسھا فسجد سجدتین ثم سلم ترجمہ عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی تو آپ بہول گئے پھر دو سجدے کیے سلام کے بعد عن عمران بن حصین قال سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاث رکعات من العصر فدخل منزلہ فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق فقال یعنی اقصرت الصلوۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر ردائہ فقال اصدق قالوا نعم فقام فصلی ثلاث الرکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم ترجمہ عمران بن حسین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتین پڑہکر سلام پہیر دیا (بہولسے) پہر اپنے گہر مین تشریف لے گئے ایک شخص جسکو خرباق کہتے تہے بولا یا رسول اللہ کیا نماز گہٹ گئی آپ غصہ مین بھرے اپنی چادر گہسٹتے ہوئے اور پوچہا کیا یہ سچ کہتا ہے لوگون نے عرض کیا ہان آپ کہڑے ہوئے اور دو رکعت جو باقی تہی پڑہی پہر سلام پہیرا پہر دو سجدے کیے پہر سلام پہیرا **اتمام الصلوۃ علی ما ذکر اذا شک** جب نماز مین شک ہو جاوے رکعتی رکعتین ہین تو جتنی بیتینا ہو اتنی پر بنا کرے عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیلغ الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن بالتمام فلیسجد سجدتین وھو قاعد ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکو نماز مین شک ہو تو چاہیے کہ دفع کرے شک کو اور بنا کرے یقین پر **ف** یعنے اگر شک ہو کہ تین رکعتین پڑہی ہین یا چار تو شک کو دور کرے اور تین رکعتین سمجہے اس لیے کہ تین کا یقین ہے **ف** جب یقین ہو جاوے نماز پورا ہونیکا تو دو سجدے کرلیوے بیٹہے بیٹہے عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم فصلی ثلثا او اربعا فلیصل رکعۃ ثم یسجد بعد ذلک سجدتین وھو جالس فان کان صلی

خمسا شفعتہ صلوتہ وان صلی اربعا کانتا ترغیما للشیطان ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ اوس نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑھ
پھر دو سجدہ سہو کرے بیٹھی بیٹھے اب اگر اوس نے پانچ پڑھیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک رکعت نفل کر لیا اور اگر اوس نے
چار پڑھیں ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت ہوئی رکعت اوس کے بھلانے اور بہکانے سے کچھ گناہ نہیں ہوا بلکہ خدا کی
عبادت اور بڑھ گئی **الشعبی** شک میں سونچنے کا بیان **عن** عبداللہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الذی یری انہ الصواب فلیتم ثم یسلم ثم یسجد سجدتین
ولم یذکر بعضہم رفعہ یسجد کما اردت ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمودہ بیان کیا جب کوئی نماز میں شک کرے تو سوچ کر ٹھیک کیا ہے پھر اوسکو اختیار کرے اور دو سجدے کر لیوے **عن**
عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر ویسجد بعد
ما یسلم ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں شک
کرے تو سوچ اور دو سجدے کر لیوے بعد فراغت کے **عن** عبداللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزاد او نقص
فقیل یا رسول اللہ ھل حدث فی الصلوۃ شیء قال لو حدث شیء فی الصلوۃ انبأتکم بہ ولکنی انما انا بشر
انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی واذا شک احدکم فی صلوتہ فلینظر احری ذلک الی الصواب فلیتم علیہ ثم یسلم و
یسجد سجدتین ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو زیادہ پڑھ گئی یا کم پڑھی
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا اس لیے کہ میرا کام یہی ہے لیکن
میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو ویسے ہی میں بھی بھولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو چاہیے جو ٹھیک بات ہو اوس کو
سوچ کر نکالے اور اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کر لیوے **عن** عبداللہ قال صلی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ فزاد فیھا او نقص فلما سلم قلنا یا نبی اللہ ھل حدث فی الصلوۃ شیء قال
وما ذاک قلنا صلیت کذا وکذا فثنی رجلہ واستقبل القبلۃ فسجد سجدتی السھو ثم اقبل علینا بوجھہ
فقال لو حدث فی الصلوۃ شیء لنبأتکم بہ ولکنی انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی واذا شک احدکم فی صلوتہ
شیئا فلیتحر الذی یری انہ ھو الصواب ثم لیسلم ثم یسجد سجدتی السھو ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو زیادہ پڑھ گئی یا کم پڑھی جب سلام پھیرا ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا کیا ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ کیطرف منہ کیا پھر دو سجدے
سہو کے کیے پھر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے
ہو میں بھی بھولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سوچ کر صحیح کیا ہے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے کرے **عن**

عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوۃ الظہر ثم اقبل علیہم بوجھہ فقالوا یا حدث فی الصلوۃ حدث قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلہ واستقبل القبلۃ فسجد سجدتین ثم سلم ثم اقبل علیہم بوجھہ فقال انہ لیس انی کما تقولون فاذا نسیت ذکرونی وقال لو کان حدث فی الصلوۃ انبأتکم وقال اذا اوھم احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب ثم لیسجد سجدتین

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا کیا انہوں نے بیان کیا جو آپ نے کیا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ کی طرف رخ کیا پھر دو سجدہ کئے اور سلام پھیرا بعد اس کے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا میں آدمی ہوں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو تو جب میں بھول جاؤں مجھے یاد دلا دو اور فرمایا آپ نے اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا اور فرمایا جب تم میں کسی کو نماز میں وہم ہو تو جو بات صحت کے نزدیک ہو اسکو سوچے پھر اسی حساب سے نماز کو پورا کرے اور دو سجدہ کرے عن ابی وائل قال قال عبد اللہ من اوھم فی صلوتہ فلیتحر الصواب ثم لیسجد سجدتین بعد ما یسلم وھو جالس ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا جو شخص نماز میں وہم کرے تو چاہیے جو صحیح ہو اسکو سوچے پھر دو سجدہ کرے نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے بیٹھے عن عبد اللہ قال من شک اوھم فلیتحر الصواب ثم لیسجد سجدتین ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا جو شخص شک یا وہم کرے نماز میں تو چاہیے کہ سوچے یعنی ٹھیک بات کو پھر دو سجدہ کرے عن ابراھیم قال کانوا یستحبون اذا اوھم یتحری الصواب ثم یسجد سجدتین ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے صحابہ کرام کہتے تھے جب کسی کو نماز میں وہم ہو تو ٹھیک بات سوچ لیوے پھر دو سجدہ کرے عن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شک فی صلوتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سلام کے بعد دو سجدہ کر لیوے عن عبد اللہ بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلوتہ فلیسجد سجدتین بعد التسلیم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلوتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد اللہ بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلوتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم وقال روح وھو جالس ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی نماز میں شک کرے تو سجدہ کر لیوے سلام کے بعد اور روح نے کہا سلام کے بعد اور روح دونوں نے کہا میں اس حدیث کو ابن جریج سے سنا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وھو جالس

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم میں سے جب کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اسکی نماز میں شک ڈالتا ہے یہاں تک کہ نہیں جانتا کہ کتنی پڑھیں جب تم میں سے کسی کو ایسا اتفاق ہو تو دو سجدہ کر لیوے بیٹھے بیٹھے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا بہالتا ہے پھر جب کبیر ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں کہکر اور وسوسے ڈالتا ہے یہانتک کہ اوس کو یاد نہیں رہتا میں نے کتنی رکعتیں پڑہیں میں جب تم سے کوئی ایسا دیکھو تو دو سجدہ کرے **مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلَّى خَمْسًا** جو شخص پانچ رکعتیں پڑہ لیوے وہ کیا کرے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنٰى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ**

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑہیں لوگوں نے آپ سے عرض کیا کیا نماز زیادہ ہو گئی آپنے فرمایا کیسا لوگوں نے کہا آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں آپنے اپنا پانوں موڑا اور دو سجدے کیے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا أَيْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ** ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہائی تو پانچ رکعتیں پڑہ گئی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں آپنے دو سجدے سہو کے سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے **عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا صَلَّيْتُ قُلْتُ يَا أَبَا شِبْلٍ بَلٰى قَالَ وَأَنْتَ يَا أَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوا لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا فَاحْبَرُوهُ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ** ترجمہ ابراہیم بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے (بھولے سے) پانچ رکعتیں پڑہ لیں لوگوں نے اون سے کہا اونہوں نے کہا نہیں میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ پڑہیں اونہوں نے کہا اور تو نے بھی اے کانے پانچ پڑہیں میں نے کہا ہاں علقمہ نے دو سجدے کیے پھر حدیث بیان کی عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑہیں لوگوں نے گھسپھسر (یعنی آہستہ باتیں کرنا) شروع کی آخر آپسے کہا گیا نماز زیادہ ہو گئی آپنے فرمایا نہیں تب لوگوں نے بیان کیا کہ آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں آپنے اپنا پانوں موڑا اور دو سجدے کیے پھر فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں **عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلٰوتِهِ فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالُوا كَذٰلِكَ يَا أَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حَبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ أُمَّكُمْ يَقُولُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلّٰى خَمْسًا** ترجمہ شعبی سے روایت ہے علقمہ بن قیس نے نماز میں سہو کیا لوگوں نے اون سے بیان کیا جب وہ باتیں کر چکے تھے اونہوں نے کہا کیا ایسا ہی ہوا اے کانے اوس نے کہا ہاں اونہوں نے اپنا کمر بند کھولا پھر دو سجدے سہو کیے اور کہا ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا شعبی نے کہا میں نے حکم سے سنا کہ علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑہ لیں تہیں **عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ صَلّٰى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا أَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ كَذٰلِكَ يَا أَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو ابراہیم نخعی نے کہا اسی مثل
تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں اونہوں نے کہا ہاں اسی کا نے پھر دو سجدہ سہو کئے بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا ہی کیا عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی احدی صلوتی العشی فقیل له او زید
فی الصلوۃ فقال وما ذاک قالوا صلیت کذا کذا فثنی رجلیه واستقبل القبلة فسجد سجدتین ثم اقبل
علینا بوجهه فقال اذا شک احدکم فی صلوته فلم یدر واحدة صلی او اثنتین او ثلثا او اربعا فلیسجد
سجدتین وهو جالس قبل ان یسلم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی پانچ رکعتیں پڑھیں
لوگوں نے آپ سے کہا کیا نماز بڑھ گئی آپ نے فرمایا کیسے لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں بھی آدمی ہوں
بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو اور یاد کراتا ہوں جب تم یاد کرتے ہو پھر آپ نے دو سجدے کئے اور داہنے کہنے کی طرف پھر کر
قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دو سجدے کئے اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو شک ہو اپنی نماز میں کہ کتنی پڑھی ایک یا دو یا تین یا چار
پس چاہیے کہ دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے سلام پھیرنے سے پہلے عن یونس ان معاویة صلی امامهم
فقام فی الصلوۃ وعلیه جلوس فسبح الناس فقام علی قیامه ثم سجد سجدتین وهو جالس بعد ان
اتم الصلوۃ ثم قعد علی المنبر فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من صلی شیئا
من صلوته فلیسجد مثل هاتین السجدتین ترجمہ یونس سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے نماز پڑھی تیسری رکعت
میں بیٹھے اور کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا سبحان اللہ کہا وہ کھڑے ہی رہے پھر جب نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے بعد اس کے
منبر پر گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص نماز میں کچھ بھول جاوے تو اسی طرح دو
سجدے کرلیوے الرکعتین فی السجدتی السهو سجدہ سہو میں تکبیر کہنا عن عبد اللہ بن بحینة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قام فی اثنتین من الظهر فلم یجلس فلما قضی صلوته سجد سجدتین
کبر فی کل سجدة وهو جالس قبل ان یسلم وسجدهما الناس معه مکان ما نسی من الجلوس ترجمہ
عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیٹھنے کا قصد نہیں کیا
جب آپ نماز پڑھ چکے تو دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ وہ دو
سجدے کئے یہ عوض تھے اس قعدے کی جسکو آپ بھول گئے تھے صفة الجلوس فی الرکعة التی یقوم فیها
الصلوۃ اخیر جلسے میں کس طرح بیٹھنا چاہیے عن ابی حمید الساعدی قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا
کان فی الرکعتین اللتین تقضی فیهما الصلوۃ اخر رجله الیسری وقعد علی شقه مفضیا
ثم سلم ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کے دو رکعتوں کے بعد جن پر نماز ختم ہوتی ہے
اس طرح بیٹھتے کہ بایاں پاؤں داہنی طرف نکال دیتے اور اپنی ایک سرین پر زور دیکر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے عن وائل بن حجر
قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا سجد وضع رکبتیه قبل یدیه واذا رفع رفع یدیه قبل رکبتیه
واذا جلس افتخ رجله الیسری ونصب الیمنی ووضع یده الیسری علی فخذه الایسر وما یلی رکبته

الیمنی علی فخذہ الیمنی وعقد ثنتین الوسطی والابہام واشار ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے
اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور جب بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا لیتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران
پر رکھتے اور داہنا داہنی ران پر رکھتے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ کرتے **موضع**
الذراعین دونوں بانہیں کہاں رکھے **عن** وائل بن حجر انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی
الصلوٰۃ فرش رجلہ الیسری ووضع ذراعیہ علی فخذیہ واشار بالسبابۃ یدعو بہا ترجمہ
وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نماز میں بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا
اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دعا مانگتے تھے اوس سے **موضع حذا**
الرجلین دونوں کہنیاں بیٹھنے میں کس طرح رکھے **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فرفع یدیہ
حتی حاذتا باذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک ووضع یدیہ علی رکبتیہ
فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک المنزل من یدیہ ثم جلس
فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ
الیمنی وقبض ثنتین وحلق ورایتہ یقول ہکذا واشار یزید بالسبابۃ من الیمنی وحلق الابہام
والوسطی ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا آپ کس طرح نماز پڑھتے
ہیں تو آپ کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں کے برابر پھر داہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو
پکڑا جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اوٹھایا (یعنی کانوں کے برابر) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے
جب رکوع سے سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھ کو اسی طرح اوٹھایا پھر جب سجدہ کیا تو سر کو اسی مقام پر ہاتھ کے رکھا
(یعنی جہاں تک ہاتھ اوٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ سجدہ میں سر کے قریب رکھا) پھر بیٹھے تو بائیں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران
پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے اوٹھا رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے ملا نہیں رکھا بلکہ الگ رکھا) اور دو انگلیوں کو بند
کر لیا (یعنی چھنگلیا کو اور اوس کے پاس والی انگلی کو) اور حلقہ باندھا مطرف بن عبداللہ جو راوی ہے حدیث کا اوس نے کلمے
کی انگلی سے اشارہ کیا داہنی ہاتھ کی اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ بنایا **موضع الکفین**
دونوں ہتیلیاں بیٹھنے میں کہاں رکھے **عن** علی بن عبدالرحمن یقول صلیت الی جنب ابن عمر فقلبت الحصی فقال
لی ابن عمر لا تقلب الحصی فان تقلیب الحصی من الشیطان وافعل کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یفعل قلت وکیف رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قال ہکذا ونصب الیمنی

وَاَجْمَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَبَسَطَ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کی بیچھے نماز پڑھی انکی ہتھیلیوں کو کہنیوں کے پاس اور انگلیوں کو گھٹنوں کے پاس دیکھا عبداللہ بن عمر نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا مت اولٹ کنگریوں کو کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہے (یعنی انوسکا وسوسے) بلکہ ایسا کر جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا کرتے دیکھا انہوں نے کہا اس طرح داہنی ہاتھوں کو کھڑا کیا اور بائیں ہاتھوں کو لٹا دیا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور بایاں بائیں ران پر رکھا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا قَبَضَ الْاَصَابِعَ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى دُوْنَ السَّبَّابَةِ

سوا کلمے کی انگلی کے اور داہنی ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر لیا عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ

وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ

قَبَضَ بِثَلٰثِ اَصَابِعَهُ كُلِّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سے روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا اور میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا نماز میں جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ کو منع کیا اور کہا ایسا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں کہا آپ کسطرح کرتے تھے انہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو داہنی ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور کلمے کی انگلی سے جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے قَبَضَ اِثْنَتَيْنِ وَعَقَدَ الْوُسْطٰى وَاَبْهَامَهُ دو

انگلیوں کو بند کر لیتا اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتا عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ

الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى

ثُمَّ قَبَضَ اِثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا ترجمہ وائل

بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا (پھر وائل بن حجر نے دیکھا اور بیان کیا تو کہا آپ بیٹھے اور بایاں پاؤں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور داہنی ہاتھ کی کہنی داہنی ران کے برابر کی پھر دو انگلیاں بند کر لیں اور ایک حلقہ باندھا پھر اوسکی انگلی اوٹھائی تو میں نے دیکھا آپ اوسکو ہلاتے تھے اور اوس سے دعا کرتے تھے بَسَطَ الْيُسْرٰى عَلَى الرُّكْبَةِ بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَسَطَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ

تَدْعُوْ بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جماتے اور کلمے کی انگلی کو داہنے ہاتھ کی اوٹھاتے اوس سے دعا کرتے

اور بیان انگشت شہادت پر بیٹھے رہتے عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکھا قال ابن جریج وزاد عمرو وقال اخبرنی عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو کذلک ویقاصل بیدہ الیسری علی رجلہ الیسری ترجمہ عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرتے جب دعا کرتے لیکن اسکو ہلاتے نہیں دوسری روایت میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح دعا کرتے تھے اور بیان ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے **الاشارۃ بالاصبع فی التشہد** شہد میں انگلی سے اشارہ کرنا عن مالک وھو ابن نمیر الخزاعی عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضعا یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی فی الصلوۃ ویشیر باصبعہ ترجمہ مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے **النہی عن الاشارۃ بالاصبع** وبایماء بالاصبع یشیر دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور بیان اس بات کا کہ کس انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے عن ابی ھریرۃ ان رجلا کان یذکر باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایک انگلی سے کر ایک انگلی سے کر کیونکہ یہ اشارہ ہے توحید کی طرف عن سعد قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ادعو باصابعی فقال احد احد واشار بالسبابۃ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں انگلیوں سے دعا کر رہا تھا آپ نے فرمایا ایک انگلی سے دعا کر اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا **باب استحباب السبابۃ فی الاشارۃ** کلمے کی انگلی کو اشارہ میں جھکانا عن مالک بن نمیر الخزاعی من اھل البصرۃ ان ابا محمد تہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعدا فی الصلوۃ واضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد لحظ بھا شیئا وھو یدعو ترجمہ مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز میں بیٹھے تھے داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائے تھے اور کسی قدر جھکائے تھے اور آپ دعا کر رہے تھے **موضع البصر عند الاشارۃ** اشارہ کے وقت نگاہ کہاں رکھنا عن عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قعد فی التشہد وضع کفہ الیسری علی فخذہ الیسری واشار بالسبابۃ لا یجاوز بصرہ اشارتہ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے اور داہنی ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور دیکھتے اپنی نگاہ رکھتے **النہی عن رفع البصر**

إِلَى السَّمَاءِ حِينَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ جب نماز میں دعا مانگے تو آسمان کیطرف نگاہ نہ اوٹھائے اور عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ
إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ بازآنا
چاہیے لوگوں کو نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کیطرف دیکھنے سے نہیں تو اللہ انکی نگاہیں اوچکا لیگا (اس لیے کہ بے ادبی ہے) عن
ابن مسعود قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد وكفي بين راحتيه كما يعلمني السورة من القرآن التحيات لله
والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله
وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد
(یعنی التحیات) مجھ کو سکھلایا جبکہ میری ہتھیلیاں آپکے دونوں ہاتھوں کے بیچ میں تھیں جیسا کہ آپ مجھ کو قرآن کی سورت سکھلاتے تھے
التحیات اللہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم لیتخیر بعد من الکلام ما شاء
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ خود سلام ہے (یعنی اللہ کا نام سلام ہے) تو تم میں
کوئی تم میں سے (نماز میں) بیٹھے تو کہو التحیات للہ الصلوات آخر تک (ثم لیتخیر احب ما شاء من الثناء فیقول)
تشهد عن أبي موسى الأشعري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا سنتنا وبين لنا
صلاتنا فقال إذا قمتم إلى الصلوة فأقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم أحدكم فإذا كبر فكبروا وإذا قال ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله ثم إذا كبر وركع فكبروا واركعوا فإن الإمام
يركع قبلكم ويرفع قبلكم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك وإذا قال سمع الله لمن
حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فإن الله قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده

فتراد اکبر ان حمد و کبروا و ان قرا فانصتوا فان الامام ینتظر بعضکم بعضا و یرفع قبلکم قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم و تلک بتلک و اذا کان عند القعدۃ فلیکن من قول احدکم ان یقول التحیات
الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد
اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ترجمہ ابوموسی اشعری سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس خطبہ پڑھا تو ہمکو طریقے سکھلائے اور نماز بتلائی پھر فرمایا جب تم نماز کے لیے
کھڑے ہو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین
کہو تم آمین کہو اللہ قبول کریگا پھر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے
رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر اوہر کی کسر اوہر نکل آویگی اور جب وہ
سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جو کوئی
اوسکی تعریف کرے پھر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا
ہے اور تم سے پہلے سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوہر کی کسر اوہر نکل آویگی اور جب وہ بیٹھے
تو یہ کہو التحیات الطیبات الصلوات السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ
الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ف یہ حدیث کئی بار اوپر گزر چکی فوع
احق من التشہد ایک اور طرح کا تشہد عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعلمنا التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن بسم اللہ و باللہ التحیات للہ و الصلوات و الطیبات
السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اشہد ان
لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ و اسال اللہ الجنۃ و اعوذ باللہ من النار ترجمہ جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے بسم اللہ
و باللہ التحیات للہ و الصلوات و الطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ و اسال اللہ الجنۃ و اعوذ باللہ من النار امام بخاری نے کہا ہم نہیں جانتے
کسی کو اوس نے متابعت کی جو امین بن نابل کے اس روایت پر اور ہماری تزدیک امین بن نابل میں کوئی عیب نہیں
ہے مگر حدیث خطا ہے اور اللہ سے توفیق مانگتے ہیں ہم ف تقریب میں ہے کہ امین بن نابل سچا ہے مگر اوسکو وہم ہوتا ہے
اور روایت کیا اوس سے بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور غالبا یہ عبارت اسال الجنۃ و اعوذ باللہ من النار تفہیم میں
بڑھانا امین بن نابل کا وہم ہے التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
سلام کرنا عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض

يبلغوني عن نبيكم السلام ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرا کرتے ہیں اور میری اُمت کا سلام مجھ کو پہنچاتے ہیں ف جب تم نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود والوں کا سلام نہیں سنتے **فضل التسليم على النبي صلى الله عليه وسلم** عن ابي طلحة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ذات يوم والبشر في وجهه قلنا اناس ابشر في وجهك فقال انه اتاني الملك فقال يا محمد ان ربك يقول اما يرضيك انه لا يصلي عليك احد من امتك صلاة الا صليت عليه عشرا ولا يسلم عليك احد الا سلمت عليه عشرا ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی پاتے ہیں آپ نے فرمایا بیشک میرے پاس فرشتہ آیا اور بولا ای محمد اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کیا تم خوش نہیں ہوتے جو تم پر درود بھیجیگا ایک بار میں اور میرے رحمتیں بھیجونگا اور جو تم پر سلام کریگا ایک بار میں اس پر دس بار سلام کرونگا **التشهد والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة** نماز میں اللہ بزرگ بیان کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا **حسن فضالة بن عبيد** يقول سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو في الصلوة لم يمجد الله ولم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له ولغيره اذا صلى احدكم فليبدا بتمجيد ربه عز وجل والثناء عليه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يدعو بما شاء قال ثم صلى رجل اخر بعد ذلك فحمد الله ومجده وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ادع تجب وسل تعط ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا اس نے اللہ کی بزرگی بیان نہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا تب آپ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی بعد اس کے آپ نے لوگوں کو سکھلایا کہ پہلے اللہ جل جلالہ کی بزرگی بیان کیا کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو بعد اس کے دعا کیا کرو تاکہ جلدی قبول ہو پھر آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے سنا اس نے اللہ کی بزرگی بیان کی اور اسکی تعریف کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجی کہہ فرمایا اب تو دعا کر قبول ہوگی اور مانگ ملیگا **الامر بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم** عن ابي مسعود الانصاري انه قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجلس سعد بن عبادة فقال له بشير بن سعد امرنا الله ان نصلي عليك يا رسول الله فكيف نصلي عليك فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تمنينا انه لم يسأله قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ال ابراهيم وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد والسلام كما قد علمتم ترجمہ

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد بن عبادہ کے مکان میں بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ نے ہم کو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا اس لیئے کہ فرمایا ہے اللہ ایمان والو درود بھیجو ان پر یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کاش اوس نے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ نے فرمایا یوں کہو۔ اللھم صل علے محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علے محمد کما بارکت علے ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید۔ اور سلام کو تم جان چکے ہو اور تشہد میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **کیفیۃ الصلوٰۃ** علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر درود بھیجنا چاہیئے **عن** ابی مسعود الانصاری قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نصلی علیک ونسلم فکیف نصلی علیک قال فقولوا۔ اللھم صل علے محمد کما صلیت علی ابراہیم اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی ابراہیم ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہوا آپ پر درود بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا تو سلام تو ہمکو معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علے محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم یا اللہ رحمت بھیج اپنے محمد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور برکت دی محمد کو جیسی برکت دی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو **نوع اخر** ایک اور طرح کی درود **عن** کعب بن عجرۃ قال قلنا یا رسول اللہ السلام علیک قد عرفناہ فکیف الصلوٰۃ قال قولوا ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم معلوم کر چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید ابن ابی لیلیٰ کہا ہم سے ساتھ اسناد اور بڑھاتے ہیں وعلینا معھم امام نسائی نے کہا یہ حدیث اوس نے اپنی کتاب میں سہو بیان کی اور یہ خطا ہے **عن** کعب بن عجرۃ قال قلنا یا رسول اللہ السلام علیک قد عرفناہ فکیف الصلوٰۃ علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا اسطرح اللھم صل علے محمد وعلی آل محمد اخیر تک۔ عبد الرحمن نے کہا ہم آتنا اور کہتے ہیں وعلینا معھم امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے **عن** ابن ابی لیلیٰ قال قال لی کعب بن عجرۃ الا اھدی لک ھدیۃ قلنا یا رسول اللہ قد عرفنا کیف السلام علیک فکیف نصلی علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید

تشہید ترجمہ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے مجھ سے کہا کہ میں تجھ کو ایک ہدیہ دوں ہم لوگوں نے عرض کیا
یارسول اللہ ہم سلام کرنا تو پہچان چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد اخیر تک تو ع حسن
ایک اور طرح کی درود عن طلحۃ قال قلنا یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یارسول
اللہ درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید
وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید عن طلحۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کیف نصلی علیک یا نبی اللہ قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما
صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم
انک حمید مجید ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ ہم کیونکر
درود بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد اخیر تک عن زید بن خارجۃ قال اتانا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی واجتھدوا فی الدعاء وقولوا اللھم صل علی محمد وعلی
آل محمد ترجمہ زید بن خارجہ سے روایت ہے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آپ نے فرمایا درود بھیجو میرے اوپر
اور کوشش کرو دعا میں اور کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد نوع آخر ایک اور طرح کی درود عن
ابی سعید الخدری قال قلنا یا رسول اللہ ھذا التسلیم علیک قد عرفناہ فکیف الصلوٰۃ علیک قال
قولوا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ پر سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا اب درود
کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراھیم وبارک
علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم نوع آخر ایک اور طرح کی درود عن ابی حمید
الساعدی انھم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا
ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے کہا یارسول اللہ ہم کیونکر درود بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل
علی محمد وازواجہ وذریتہ حارث کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کما صلیت علی ابراھیم وبارک
علی محمد وازواجہ وذریتہ پھر حارث اور قتیبہ دونوں کی روایت میں ہے کما بارکت علی ابراھیم انک
حمید مجید امام بخاری نے کہا قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث دوبارہ بیان کی شاید دو میں سے ایک سطر رہ گئی اقتضاء
فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم درود بھیجنے کی فضیلت عن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر یرى فی وجھہ فقال انہ جاءنی جبریل فقال اما یرضیک

یَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے پوچھا آپ کے چہرے پر خوشی کیوں ہے آپنے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل آئے اور انہوں نے کہا (اللہ جل جلالہ فرماتا ہے) کیا تم راضی نہیں ہوتے اے محمد جو کوئی تمہاری اُمت میں سے تم پر ایک بار درود پڑھیگا میں اُس پر دس بار رحمت بھیجونگا اور جو کوئی تمہاری اُمت میں سے ایک بار تم پر سلام بھیجیگا میں دس بار اور سیر سلامتی بھیجونگا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ تعالیٰ اوسپر دس رحمتیں بھیجیگا اور دس گناہ معاف ہونگے اور دس درجے اوس کے بلند ہونگے **تَخْیِیْرُ الدُّعَاءِ** بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ درود شریف پڑھ کر پھر جو جی چاہے دُعا مانگے نماز میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِکَ اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدُ اَعْجَبَهٗ اِلَیْهِ فَیَدْعُوْ بِهٖ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھتے تھے نماز میں تو کہتے تھے السلام علی اللہ عن عباد اللہ یعنی سلام ہو اللہ پر اللہ کے بندوں کی طرف سے سلام ہو فلانے فلانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو سلام اللہ پر اس لیے کہ اللہ خود سلام ہے بلکہ جب تم میں سے کوئی بیٹھے تو یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب ایسا کہیگا تو ہر ایک نیک بندے کو آسمان و زمین میں سلام پہونچ جاویگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو چاہے دعا پسند ہو وہ مانگے **اَلذِّکْرُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ** نماز میں تشہد کے بعد کیا پڑھے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ جَاءَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ کَلِمَاتٍ اَدْعُوْ بِهِنَّ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ سَبِّحِی اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِیْهِ عَشْرًا وَکَبِّرِیْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِیْ حَاجَتَکِ یَقُلْ نَعَمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور بولیں یا رسول اللہ مجھے چند کلمے سکھلا دیجیے میں اون کے وسیلے سے دعا کیا کروں نماز میں آپنے فرمایا سبحان اللہ کہو دس بار پھر الحمد للہ کہو دس بار پھر

اللہ الصمد کہہ کر اس کے بعد دعا کرے اور اپنی مطلب سے مانگے وہ فرمایا کہ ایسا ان کی دعا قبول کریگا دنیا یا آخرت میں یا

الدعاء بعد الذکر دعا ماثور کے بیان میں

عن انس رضی اللہ عنہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل قائم یصلی فلما رکع ودعا وتشہد دعا فقال فی دعائہ اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انی اسألک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ تدرون بما دعا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال والذی نفسی بیدہ لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا تھا اور ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا جب وہ رکوع اور سجدہ سے اور تشہد سے فارغ ہوا تو دعا مانگنے لگا اور کہنے لگا اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انی اسألک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے ہو اس نے کن کلموں سے دعا کی انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ کو پکارا اوسکے اسم اعظم یعنے بڑے نام سے جب اللہ پکارا جاتا ہے اس نام سے تو قبول کرتا ہے اور جب کوئی مانگتا ہے اوس سے یہ نام لیکر تو دیتا ہے

عن رجل من بنی الاذرع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد اذا رجل قد قضی صلوتہ وھو یتشہد فقال اللھم انی اسألک یا اللہ بانک الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد غفر لہ ثلثا ترجمہ مجزن بن الاذرع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں تھا آپنے میں کہتے سنا اللھم انی اسألک یا اللہ بانک الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپنے فرمایا تین بار بخشدیا گیا

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء اخصہ بہ فی صلوتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم ترجمہ امیر المومنین ابوبکر صدیق سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایک دعا سکھلائیے جسکو میں نماز پڑھکر دن آپنے فرمایا کہ اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم

عن معاذ بن جبل قال اخذ بیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت وانا احبک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تدع ان تقول فی کل صلوۃ رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا

ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تجھسے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں نے کہا میں آپسے محبت رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو ہرنماز میں کہا کر رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَ
الْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا
وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ ترجمہ شداد بن
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے اللھم انی اسالک التثبت فی الامر الخیر تک یعنی یا اللہ میں تجھسے
مضبوطی چاہتا ہوں ہر کام میں رہنے استقلال اور صبر اور عزم بالجزم ہدایت پر اور مانگتا ہوں تجھسے شکر تیری نعمت
پر اور خوبی تیری عبادت کے اور چاہتا ہوں تجھسے سلامتی دل کی اور سچائی زبان کی اور مانگتا ہوں تجھسے بہتری ہر چیز کی
جسکو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے ہر چیز کی جسکو تو جانتا ہے اور بخشش چاہتا ہوں تیری اس چیز سے
جسکو تو جانتا ہے (یعنی جو قصور مجھسے سرزد ہوئے ہوں) لَوْعُ الْحُرِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَانَا
عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَمَا
عَلَیْھَا ذٰلِکَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِیْھَا دَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَہٗ
رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ھُوَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ کُنْیَ عَنْ نَفْسِہٖ فَسَاَلَہٗ عَنِ الدَّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ۔ اَللّٰھُمَّ
بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ
اَللّٰھُمَّ وَاَسْاَلُکَ خَشْیَتَکَ یَعْنِیْ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْاَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُکَ
الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْاَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا یَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ
الْقَضَاءِ وَاَسْاَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ
ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ ایک اور طرح کی تشہد
علاء ابن السائب نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عمار بن یاسر رض نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعضوں نے کہا تم نے نماز ہلکی یا مختصر پڑھی
انہوں نے کہا باوجود اسکے میں نے اوسمیں کئی دعائیں پڑھیں جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب وہ کھڑے ہوئے
تو ایک شخص اونکے پیچھے گئے (عطاء نے کہا وہ میرے باپ تھے) لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور وہ دعائیں ان سے
پوچھی پھر لوٹ کر آئے اور لوگوں کو بتائی وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ خیرک یعنی یا اللہ میں
تجھسے دعا کرتا ہوں تیرے علم غیب اور قدرت کے وسیلے سے جو تجھکو مخلوقات پر ہے جلا مجھکو جب تک میرا جینا زندگی تو بہتر جانے
اور مار ڈال مجھکو جب موت میری لیے بہتر جانے یا اللہ میں مانگتا ہوں تیرا ڈر چھپے اور کھلے اور مانگتا ہوں تجھسے حکمت بھری ہوئی سچی
بات کو خوشی اور غصہ میں اور مانگتا ہوں تجھسے میانہ روی درجہ محتاجی اور تونگری میں اور مانگتا ہوں تجھسے اوس نعمت کو جو تمام نہ ہووے

اور اوس آنکھ کی ٹھنڈک کہ جو ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے رضامندی تیری فیصلے پر اور مانگتا ہوں تجھ سے راحت اور آسایش بعد موت کے اور مانگتا ہوں تجھ سے لذت تیری منہ کو دیکھنی کو اور شوق تجھ سے ملنی کا اور پناہ مانگتا ہوں تیری اوس مصیبت سے جسپر صبر نہ ہو سکے اور اوس فساد سے جو گمراہ کر دیوے ہم کو ایمان کی آرایش سے اور بنا دے ہم کو راہ دکھلانے والے (گمراہ نہ کر) اور راہ پایے ہوئے عن قیس بن عباد قال صلی عمار بالقوم صلوۃ اخفھا فکانھم انکروھا فقال الم اتم الرکوع والسجود قالوا بلی قال اما انی دعوت فیھا بدعاء کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی واسألک خشیتک فی الغیب والشھادۃ وکلمۃ الاخلاص فی الرضا والغضب واسألک نعیما لا ینفد وقرۃ عین لا تنقطع واسألک الرضا بالقضاء وبرد العیش بعد الموت ولذۃ النظر الی وجھک والشوق الی لقائک واعوذ بک من ضراء مضرۃ وفتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھتدین ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگون کی ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی پڑھائی تو اونہون نے انکار کیا (اتنی ہلکی پڑھنے پر) ہم عمار نے کہا کیا میں نے رکوع اور سجدہ کو برابر نہین ادا کیا اونہون نے کہا کیون نہین عمار نے کہا میں نے تو نماز مین وہ دعا پڑھی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیوۃ خیرا لی الخ **التعوذ فی الصلوۃ** نماز مین پناہ مانگنا عن فروۃ بن نوفل قال قلت لعائشۃ ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ فی شیء من صلوتہ قالت نعم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا مجھکو وہ دعا بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین پڑھا کرتے تھے اونہون نے کہا ہان آپ یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری برائی سے اوس کام کے جو مین نے کیا ہے اور برائی سے اوس کام کے جو مین نے نہین کیا ہے (ایسا نہ ہو کہ کرنے لگون) **نوع آخر** ایک اور طرح کی دعا مانگنا عن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشۃ فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوۃ بعد الا تعوذ من عذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قبر کے عذاب کو آپ نے فرمایا قبر کا عذاب سچ ہے حضرت عائشہ نے کہا پھر جو نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ فی الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم

وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اخیر تک یعنی اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے دجال کے فساد سے جو کانا ہوگا اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور قرضدار سے کسی شخص نے کہا کیا وجہ ہے جو آپ اکثر پناہ مانگتے ہیں قرضداری سے آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ کہتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے دین کو قرض لینا گناہ نہیں ہے مگر ذریعہ ہے گناہ ہونے کا اس لیے اوس سے پناہ مانگنا چاہیے +

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ لِيَدْعُ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو چاہیے سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسری قبر کے عذاب سے تیسری زندگی اور موت کے فتنے سے چوتھی دجال کے شر سے پھر دعا کرے اپنے لیے جو مناسب معلوم ہو **ذکر** اخر من الذکر ایک اور طرح کی دعا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد فرماتے تھے احسن الکلام کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا **تخفیف الصلوٰۃ** نماز کو گھٹانا عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مُتَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ مُتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ ترجمہ حذیفہ رضی نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز کو گھٹایا یعنی اوس کے شرائط اور ارکان میں کمی کی، تو پوچھا کتنے دنوں سے تو ایسی نماز پڑھتا ہے اوس نے کہا چالیس برس سے حذیفہ نے کہا تو نے چالیس برس سے نماز نہیں پڑھی اور جو تو مرجاوے گا ایسی نماز پڑھتے ہوئے تو مرجاویگا کسی اور دین پر نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر پھر کہا کہ نماز کو ہلکا کرتے ہیں لیکن اوس کے شرائط اور ارکان کو پورا اچھی طرح ادا کرتے ہیں **ف** نماز میں ایک تخفیف ہی وہ یہ کہ رکوع اور سجود اور قیام کو اچھی طرح ادا کرے لیکن بجائے لمبے سورتوں کے مختصر سورتیں پڑھی اسمیں کچھ قباحت نہیں، اور ایک تخفیف ہے یعنی رکوع اور سجود اور قیام کو قدر واجب سے کم کرنا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہ ٹھہرنا اسی طرح رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہونا یہ چوری ہے نماز میں اور بالکل منع ہے اور مذموم ہے **افضل ما یجزی** بہ الصلوٰۃ نماز کے لیے کم سے کم کیا شرائط ہیں عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّ لَهُ بَدْرِيٍّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمْقَهُ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا رَفَعَ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ ترجمہ علی بن حجر سے اور ہمیں نے سنا اپنے باپ سے انہوں اپنے چچا سے جو بدری تھے (یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے) انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے لیکن ہم نہیں جانتے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور پھر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح دو یا تین بار فرمایا وہ شخص بولا یا رسول اللہ قسم اس ذات کی جس نے آپکو عزت دی (یعنی اللہ جل جلالہ کی) میں تھک گیا اب مجھے بتلائیے (کیونکر نماز پڑھوں) آپ نے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کر (یعنی تمام شرائط اور ارکان کا خیال رکھ) پھر قبلے کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن شریف پڑھ (یعنی سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ اطمینان سے کھڑا ہو جا اسی طرح کیا کر ساری نماز میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان یعنی سجدہ اور رکوع قیام اور قعود کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا نماز میں فرض ہے بغیر اسکی نماز درست نہیں ہوتی دلیل اوسکی یہ ہے کہ آپ نے اوس سے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی **حسن**

عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمْقَهُ فِي صَلَاتِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ وَحَرِصْتُ فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلَى هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا انْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ ترجمہ علی بن یحیی بن خلاد اپنے

ایک انصاری سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے سنا اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے جو بدری تھے
کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور اوس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ اوسکو دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی جب تیسری یا چوتھی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو اوس نے عرض کیا قسم اوس شخص کی جسنے آپ پر کتاب اوتاری میں تھک گیا اور مجھ سے نہیں ہوتا تو آپ بتلا دیجئے اور سکھلا دیجئے آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کا قصد کرے تو جیسی طرح وضو کر پھر قبلہ کیطرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان سے پھر سر اوٹھا اور اطمینان سے پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا اگر تو نے اسطرح نماز کو تمام کیا تو تیری نماز پوری ہوئی اور جو تو نے اسمیں سے گھٹایا تو اپنی نماز میں سے گھٹایا **باب السلام**

سلام کا بیان عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے عرض کیا ام المومنین یعنی بی بی صاحبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر بتلا دیں ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر جب اللہ چاہتا آپ کو اوٹھاتا رات کو آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے اون میں مگر آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم کو سنا دیتا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ وَثَبَتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ترجمہ سعد سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے داہنی اور بائیں طرف سے یہانتک کہ آپ کے گال کی سفیدی معلوم ہوتی (یعنی سلام پھیرتے تھے)

باب عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ جب سلام پھیرے تو دونوں ہاتھ کہاں رکھے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اسْكُنُوا أَحَدُكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم السلام علیکم معترض نے کہا وجہ دار ہی اس حدیث کا

کہ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے داہنے اور بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے ان کو کہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں گویا شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے دیوے اور زبان سے کہے بھائی کو داہنے اور بائیں سلام کرے عن عبد اللہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فسلمت علیہ فرد علی وقال اذا سلم احدکم علی اخیہ فلیشر الیہ بیدہ ولیسلم علی نفسہ وعن قتادۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ وکانت ابا بکر وعمر یفعلان ذلک ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کبھی کبھی رکوع جھکتے اور اوٹھتے اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے داہنے اور بائیں طرف کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی کی دکھائی دیتی اور کبھی ابوبکر اور عمر کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا عن وابصۃ بن معبد ان اللہ سال عبد اللہ بن عمر عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ اکبر کلما وضع اللہ اکبر کلما رفع ثم یقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن یمینہ السلام علیکم عن یسارہ ترجمہ واسع بن حبان سے روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو عبد اللہ نے کہا آپ اللہ اکبر کہتے جب جھکتے اور اللہ اکبر کہتے جب اوٹھتے پھر داہنے میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے داہنی طرف اور بائیں طرف السلام علیکم عن الشمال بائیں طرف سلام میں کیا کہے عن واسع بن حبان قال قلت لابن عمر اخبرنی عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف کانت قال فذکر التکبیر وذکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن یمینہ السلام علیکم عن یسارہ ترجمہ واسع بن حبان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوچھی کہ کس طرح تھی انہوں نے بیان کیا تکبیر کا اور بیان کیا کہ آپ داہنی طرف فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانی انظر الی بیاض خدہ عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ داہنی طرف فرماتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ عن عبد اللہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم عن یمینہ حتی یری بیاض خدہ وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف اسطرح سلام پھیرتے تھے کہ آپ کی گال کی سفیدی نظر آتی اور اسطرح بائیں طرف پھیرتے تھے عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ من ہٰھنا من عاتقہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

اور کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ کی گال کی سفیدی ادھر سے اور ادھر سے نظر آتے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ داہنی رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتے **اَلسَّلَامُ بِالْيَدَيْنِ** ہاتھوں سے اشارہ کرنا سلام کیوقت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِئْ بِيَدِهٖ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم جب سلام پھیرتے ہاتھوں کو اٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا وہ دمیں ہیں شریر گھوڑوں کی جب تم میں سے کوئی نماز کا سلام کرے تو اپنے پاس والے کیطرف دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے **سَلَامُ الْمَاْمُوْمِ حِيْنَ يُسَلِّمُ الْاِمَامُ** جب امام سلام کرے اسی وقت مقتدی سلام کرے

عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاَنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ ترجمہ عتبان بن مالک سے روایت ہے میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بینائی نے مجھے جواب دیا ہے اور راستہ میں میدان نالی مجھکو روکتے ہیں میری قوم کی مسجد میں جانے سے تو میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر تشریف لائیے اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجئے میں اسکو مسجد بنالوں آپ نے فرمایا انشاء اللہ ایسا کرونگا صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر بھی تھے آپ کے ساتھ تھوڑی دیر گیا تھا آپ اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو اپنے گھر میں کہیں تاکہ نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ بتلائی جہاں میں چاہتا تھا آپ کا نماز پڑھنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی رات آپ

نماز ادا کی پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ ہی سلام پھیرا **اَلتَّحِيَّةُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ** نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرنا **عَنْ** عائشہ **قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَيَقْضِيْ مِنْهُنَّ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ** ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے فراغت کے بعد فجر ہونے تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی اور سجدہ کرتے جتنی دیر تک تم میں کوئی پچاس آیتیں پڑھ سکے سر اوٹھانے سے پہلے اور تم میں سے ایک سر ہی زیادہ جلدی پڑھ سکتا ہے یہ حدیث مختصر ہے پوری حدیث سے **ف** مراد سجدہ سے یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ اس نماز کا اتنا بڑا ہوتا یا ایک سجدہ ان سجدوں میں اتنا بڑا ہوتا مگر مؤلف کے جواب قایم کیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سجدہ بعد نماز کے ہوتا پر اسکی تصریح دوسری حدیثوں میں نہیں ہے **بَابُ التَّحِيَّةِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ** سلام پھیرنے اور بات کرنے کے بعد سجدہ سہو کرنا **عَنْ** عبداللہ **اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ** ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر بات کی بعد اوس کے سہو کے سجدہ کیے پھر سلام پھیرا **وَعَنْ** ابی ہریرہ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ** ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کے دو سجدے بیٹھے ہوئے کیے پھر سلام پھیرا **عَنْ** عمران بن حصین **اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ثَلٰثًا ثُمَّ سَاَلَهٗ فَقَالَ اَيُرْضِيْكَ اَنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلٰثًا فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ** ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا خارجہ نے جسکو ذوالیدین کہتے ہیں کہا یا رسول اللہ کیا تین رکعتیں ہیں آپ نے جو رکعت باقی تھی اوسکو پڑھا پھر دو سجدے سہو کے کیے پھر سلام پھیرا **بَابُ الْاِمَامِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ وَهُمْ يَنْصَرِفُوْنَ** سلام پھیرنے کے بعد امام کتنی دیر بیٹھے پھر کب اٹھے **عَنِ** البراء بن عازب **قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَوَجَدْتُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَتَيْتُ اللّٰهَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَجَلَسْتُهٗ يَعْنِيْ السَّجْدَتَيْنِ فَجَعَلْتُهٗ فِيْمَا بَيْنَ التَّسْلِيْمِ وَالْكَلَامِ** ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے دیکھا تو آپ کا کھڑا ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع کر کے کھڑا ہونا پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کر کے بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ پھر سلام پھیر کے بیٹھنا سب قریب قریب تہائی رہتی ہے ایک دوسرے کے برابر **عَنْ** ام سلمہ **اَنَّ التَّسْلِيْمَةَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُلِّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَامَ مَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ** ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

میں عورتیں نماز سے سلام پھیرتی ہی اوٹھ جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں بیٹھے رہتے اور مرد بھی سب بیٹھے رہتے جبتک اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آپ اوٹھتے تو مرد بھی اوٹھتے ف آپ اس لئے وہیں بیٹھے رہتے کہ عورتیں چلی جاویں اور انہیں اس لیے کہ عورتوں کے ہجوم سے تکلیف نہ ہو **اَلْاِنْحِرَافُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ** سلام پھیرتے ہی اوٹھ جانا

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰی انْحَرَفَ

ترجمہ یزید بن الاسود سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نماز پڑھ کر اوٹھ گئے ف کیونکہ سلام کے بعد بیٹھنا واجب نہیں ہے **اَلتَّکْبِیْرُ بَعْدَ تَسْلِیْمِ الْاِمَامِ** امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا کُنْتُ اَعْلَمُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّکْبِیْرِ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھکو جب معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے جبتک تکبیر سنتی **اَلْاَمْرُ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ مِنَ الصَّلٰوةِ** نماز کے بعد معوذات (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوةٍ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا معوذات پڑھنے کا ہر نماز کے بعد **اَلْاِسْتِغْفَارُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ** سلام کے بعد استغفار پڑھنا

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی (آزاد کیے ہوئے غلام) ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے (یعنی استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ) پھر فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (یعنی اے اللہ تو سالم ہے ہر برائی اور عیب سے اور تیری طرف سے ہر سلامتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے نزدیکی اور عزت والی)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام **اَلذِّکْرُ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ** سلام کے بعد کیا پڑھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ

ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کوئی سچا معبود نہیں

سوا اللہ جل جلالہ کے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے نہیں طاقت
گناہوں سے اور نہ طاقت ہے عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے ہم نہیں پوجتے کسی کو مگر اوسی کو وہی لائق ہے نعمت اور فضل اور اچھی
تعریف کے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ ہم اوسی کے خالص اطاعت کرتے ہیں اگرچہ برا مانیں کافر **باب التہلیل**
والتکبیر بعد التسلیم سلام کے بعد تہلیل اور ذکر کرنا **عن** ابی الزبیر قال کان عبد اللہ بن الزبیر یہلل
فی دبر الصلوٰۃ یقول لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین
لہ الدین ولو کرہ الکافرون ثم یقول ابن الزبیر کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہلل
بہن فی دبر الصلوٰۃ **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر نماز کے بعد لا الٰہ الا اللہ اسطرح کہتے تھے لا الٰہ الا
اللہ وحدہ لا شریک الخ تک اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہا کرتے تھے نماز کے بعد **نوع اخر**
من القول حین ینصرف الصلوٰۃ ایک اور دعا نماز کے بعد **عن** وراد کاتب المغیرۃ بن شعبۃ یقول کتب
معاویۃ الی المغیرۃ بن شعبۃ اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی الصلوٰۃ قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ
الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع
ذا الجد منک الجد **ترجمہ** وراد سے روایت ہے جو منشی تھا مغیرہ بن شعبہ کا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا
مجھ کو بتلاؤ وہ دعا جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا آپ جب نماز پڑھ چکتے تو فرماتے لا الٰہ الا اللہ
وحدہ الخ تک بغیر کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی
کو تعریف زیبا ہے اور وہ ہر چیز پر کہ سکتا ہے یا اللہ جو تو دیوے اوسکا کوئی روکنیوالا نہیں ہے اور جسکو تو روک دیوے اوسکا
کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے مقابلہ سے مالدار کو اوسکا مال کچھ نہیں بچا سکتا **عن** وراد کتب المغیرۃ الی معاویۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول دبر الصلوٰۃ اذا سلم لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک
الجد **ترجمہ** وراد سے روایت ہے مغیرہ بن شعبہ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے
نماز کے بعد تو فرماتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ الخیر تک **عن** عمرو بن دینار یقول ذلک کتبی بایدیہ دعا پڑھنے کے **عن** وراد
کاتب المغیرۃ ان معاویۃ کتب الی المغیرۃ ان اکتب الی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فکتب الیہ المغیرۃ انی سمعتہ یقول عند انصرافہ من الصلوٰۃ لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ثلث مرات **ترجمہ** وراد سے روایت ہے جو مغیرہ

بن شعبہ کے بتلایا تھا کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا میرے پاس وہ دعا لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ نے اوسکا جواب لکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نماز پڑھ کر فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر تین بار عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی رکعۃ یکلمات فسألتہ عائشۃ عن الکلمات فقالت ان تکلم بخیر کان طابعا علیہن الی یوم القیامۃ وان تکلم بغیر ذلک کان کفارۃ لہ اللھم مغفرتک اسئلک وثوبک الیک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمے کہتے حضرت عائشہ نے آپ سے اون کلموں کو پوچھا حضرت عائشہ نے کہا اگر وہ نیک بات کرتا ہے تو یہ کلمے قیامت تک مہر کیطرح اوون پر قائم رہتے ہیں اور جو اور طرح کی باتیں کرے تو اون باتوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں وہ کلمات یہ ہیں سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک نوع آخر من الذکر والدعاء بعد التشہد ایک اور طرح کی دعا تشہد اور سلام کے بعد عن عائشۃ رض قالت دخلت علی امرأۃ من الیہود فقالت ان عذاب القبر من البول فتلت کذبت فقالت بلی وہذا النقرض منہ الجلد والثوب فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوٰۃ وقد رفعت اصواتنا فقال ما ھذا فاخبرتہ بما قالت فقال صدقت ثم صلی بعد یخمر صلوٰۃ الا قال فی دبر الصلوٰۃ رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک عورت یہودی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ عذاب قبر کا پیشاب سے کچھ سبب ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے اوس نے کہا نہیں سچ ہے ہمکو حکم ہے کہ اگر پیشاب کہیں پر ہو میں لگجاوے تو اوسکو کاٹ ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے ہم آواز سے باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا ہے میں نے بیان کیا جو یہودی عورت نے کہا تھا آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی ہے پیشاب سے اپنے کو بچا نماز نہیں ہوتی مگر یہ نماز کے فرمایا کرتے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے بچا مجھکو جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے نوع آخر من الذکر والدعاء بعد التشہد ایک اور طرح کی دعا عن مروان ان کعبا حلف لہ باللہ الذی فلق البحر لموسی انا نجد فی التوراۃ ان داود نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلاتہ قال اللھم اصلح لی دینی الذی جعلتہ لی عصمۃ وأصلح لی دنیای التی جعلت فیہا معاشی اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من نقمتک واعوذ بک منک لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد قال حدثنی کعب ان صہیبا حدثہ ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول من عند انصرافہ من صلوتہ ترجمہ مروان سے روایت ہے کعب نے حلف کیا اوسکے ساتھ قسم اوس اللہ کی جس نے چیرا دریا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہم نے توراۃ میں دیکھا ہے

کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ یعنی یا اللہ درست کر دے میرا دین میرا جس سے میرا بچاؤ ہے اور درست کر دے دنیا میری جس میں میری روزی ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے تیری خوشنودی کی اور پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے تیری دی کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور تیرے روکے کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کو مال تجھ سے کچھ کام نہ دیگا مرد ان کے کہا مجھ سے کعب نے بیان کیا صہیب نے ان سے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ان کلمات کو کہتے اَلتَّعَوُّذُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ نماز کے بعد پناہ مانگنا عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ اَبَاہُ کَانَ اَبُوْ بَکْرَۃَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُھُنَّ فَقَالَ لِیْ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا قُلْتُ عَنْکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نماز کے بعد کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ میں بھی کہنے لگا میرے باپ نے پوچھا تو نے یہ کلمے کہاں سے سیکھے میں نے کہا تم سے سیکھے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد کہا کرتے تھے عَدَدُ التَّسْبِیْحِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ سلام کے بعد گنتی تسبیح کی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ اَوْ خَصْلَتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَھُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ یُسَبِّحُ اللّٰہَ اَحَدُکُمْ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَیَحْمَدُہٗ عَشْرًا وَیُکَبِّرُہٗ عَشْرًا فَتِلْکَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُھُنَّ بِیَدِہٖ وَاِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَوْ مَضْجَعِہٖ یُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَیَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَیُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ فَھُوَ مِائَۃٌ عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِیْ یَوْمٍ بِاَلْفَیْنِ وَخَمْسِمِائَۃِ سَیِّئَۃٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ لَا یُحْصِیْھِمَا قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا اَیْ یَاْتِیْہِ بِحَدِیْثِ مَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جنکو اگر مسلمان اختیار کرے تو جنت میں جاویگا اور وہ آسان ہیں لیکن عمل کرنیوالے اوپر تھوڑے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں تسبیح کرے ہر ایک تم سے ہر نماز کے بعد دس بار (یعنی سبحان اللہ کہے) اور دس بار الحمد للہ کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے تو سب ملا کر ڈیڑھ سو کلمے ہوئے زبان پر اور ایک ہزار پانسو ہوئی میزان پر (اس لیے کہ ایک نیکی کے بدلے اللہ عزوجل دس نیکیاں دیتا ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی انگلیوں پر ان کلموں کو شمار کرتے اور جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے کو جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور

چونتیس بار اللہ اکبر کہو تو یہ سو کلمے ہوئے زبان پر اور ہزار ہوئے میزان میں (اور یہ اسوہ ملکر ہر روز دو ہزار پانسو ہوئے کیزان میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کون تم میں سے ہر روز دو ہزار پانسو گناہ کر سکتا ہے کیونکہ جب اتنے گناہ ہر روز کرے تب البتہ گناہ اوسکو نیکیوں سے بڑھ سکتے ہیں نہیں تو نیکیاں ہی بڑھتی رہیں گی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دو خصلتوں کا اختیار کرنا بڑا مشکل کیا ہے آپ نے فرمایا شیطان نماز میں آتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں مقدمہ یاد کر (پس بھلا دیتا ہے ان کلموں کا کہنا) اسیطرح سو تو وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے (اور یہ کلمے نہیں کہنے دیتا) **نوع اخر**

عن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن یسبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلاثا و ثلاثین و یحمدہ ثلاثا و ثلاثین و یکبرہ اربعا و ثلاثین ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لفظ ہیں نماز کے بعد کہنے کی جنکا کہنے والا نامید اور محروم نہیں ہو سکتا سبحان اللہ تینتیس بار ہر نماز کے بعد اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار **عن زید بن ثابت** قال امرنا ان نسبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلاثا و ثلاثین و نحمدہ ثلاثا و ثلاثین و نکبرہ اربعا و ثلاثین فاتی رجل من الانصار فقال امرکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسبحوا دبر کل صلوۃ ثلاثا و ثلاثین و تحمدوہ ثلاثا و ثلاثین و تکبروہ اربعا و ثلاثین قال نعم قال فاجعلوھا خمسا و عشرین و اجعلوا فیھا التھلیل فلما اصبح اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال افعلوا کذلک ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے صحابہ کرام کو حکم ہوا ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا ایک شخص انصاری آیا اور بولا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم کیا ہے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا اونہوں نے کہا ہاں اوس شخص نے کہا تو تم پچیس پچیس بار ہر ایک کلمے کو کھو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو اونہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو **عن** ابن عمر ان رجلا رای فیما یری النائم قیل لہ ما اتی شیء امر بہ نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم قال امرنا ان نسبح ثلاثا و ثلاثین و نحمد ثلاثا و ثلاثین و نکبر اربعا و ثلاثین فتلک مائۃ قال سبحوا خمسا و عشرین و احمدوا خمسا و عشرین و کبروا خمسا و عشرین و ھللوا خمسا و عشرین فتلک مائۃ فلما اصبح ذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعلوا کما قال الانصاری ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے خواب میں دیکھا اوس سے کسی نے پوچھا تم کو تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم کیا ہے اونہوں نے کہا ہم کو حکم کیا ہے ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا سب سے بار ہوئے اوس نے کہا ۲۵ بار سبحان اللہ کہو اور ۲۵ بار الحمد للہ کہو اور ۲۵ بار اللہ اکبر کہو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا آپ نے صحابہ سے فرمایا ایسا ہی کرو جیسا انصاری نے

بیان کیا معلوم ہوا دعا جواب پہنچتا ہے اور اللہ جل جلالہ کی طرف سے تعلیم تھی) **نوع اخر من عدد التسبیح** ایک اور طرح کی تسبیح **عن جویریۃ بنت الحارث** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہا وھی فی المسجد تذکر اللہ فمر بہا قریبا من نصف النہار فقال لہا ما زلت علی حالک قالت نعم قال لقد قلت بعدک کلمات ثلاث لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتہن سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ سبحان اللہ مداد کلماتہ ترجمہ جویریہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر صبح گزری دیکھا تو وہ مسجد میں بیٹھی ہوئے دعا کرتے ہیں پھر دوپہر کو ادھر گئے اون سے فرمایا کیا تم اب تک اوسی حال میں ہو اونہوں نے کہا ہاں اوسنے فرمایا میں تم کو چند کلمے بتاتا ہوں اون کو کہا کرو سبحان اللہ عدد خلقہ ۳ بار سبحان اللہ رضی نفسہ تین بار سبحان اللہ زنۃ عرشہ تین بار سبحان اللہ مداد کلماتہ تین بار **عن ابن عباس** قال جاء الفقراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان الاغنیاء یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولہم اموال یتصدقون بہا ویعتقون قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فقولوا سبحان اللہ ثلثا وثلثین والحمد للہ ثلثا وثلثین واللہ اکبر ثلثا وثلثین ولا الہ الا اللہ عشرا فانکم تدرکون بذلک من سبقکم وتسبقون من بعدکم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فقیر محتاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں پھر اونکے پاس مال ہے اوس کو صدقہ دیتے ہیں اور اوس سے بردے خرید کر آزاد کرتے ہیں ہم کسطرح اونکی برابری کریں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار اور لا الہ الا اللہ دس بار کہا کرو تم برابر ہو جاؤ گے اون لوگوں سے جو تم سے آگے ہیں (درجوں میں) اور بڑھ جاؤ گے اون سے جو تمہاری بعد ہیں **نوع اخر** ایک اور طرح کی تسبیح **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح فی دبر صلوۃ الغداۃ مائۃ تسبیحۃ وحلل مائۃ تحلیلۃ غفرت ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو بار سبحان اللہ کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے اوس کے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں **عقد التسبیح** تسبیح کا شمار کرنا **عن عبد اللہ بن عمرو** قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح گنتے دیکھا (انگلیوں پر) **ترک مسبحۃ الجنازۃ بعد التسلیم** سلام کے بعد جنازہ پڑھنا **عن ابی حثمۃ** الخزاعی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاوز فی العشر الذی فی وسط

الشهر فاذا كان من حين تمضي عشرون ليلة ويستقبل احدا وعشرين رجع الى مسكنه ويرجع من كان يجاور معه ثم انه اقام في شهر جاور فيه تلك الليلة التي كان يرجع فيها فخطب الناس فامرهم بما شاء الله ثم قال اني كنت اجاور هذه العشر ثم بدا لي ان اجاور هذه العشر الاواخر فمن كان اعتكف معي فليثبت في معتكفه وقد رايت هذه الليلة فانسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر في كل وتر وقد رايتني اسجد في ماء وطين قال ابو سعيد فمطرنا ليلة احدى وعشرين فوكف المسجد في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظرت اليه وقد انصرف من صلوة الصبح ووجهه مبتلا من ماء وطين ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے رمضان کے بیچ میں دہے میں جب بیسویں رات گذر جاتی ہوتی اور اکیسویں رات آتی تو آپ گھر میں چلے آتے اور جو لوگ آپکے ساتھ اعتکاف کرتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے پھر ایک مہینہ میں آپ جسرات کو لوٹ آتے ٹھہرتے ہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ کو منظور رہتا اوس کا لوگوں کو حکم دیا پھر فرمایا میں اعتکاف کیا کرتا تھا اس دہے میں اب مجھے بہتر معلوم ہوا اخیر دہے میں اعتکاف کرنا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنی جگہ میں جما رہے اور میں نے اس رات کو لیلۃ القدر کو دیکھا پھر میں بھول گیا اب تم اوس کو اخیر دہے میں ڈھونڈھو ہر طاق رات میں اور میں نے دیکھا کہ اوس رات کو میں سجدہ کرتا ہوں کیچڑ پانی میں۔ ابو سعید نے کہا اکیسویں رات کو پانی برسا اور جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے وہیں پانی ٹپکا میں نے آپکو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ چکے تھے اور آپکا منہ تر تھا پانی اور مٹی سے تو آپ نے اپنے منہ کو نہ پونچھا اور یہی مقصود ہے اس باب میں **باب** قعود الامام في مصلاه بعد التسليم سلام کے بعد امام کا بیٹھنا جہاں پر نماز پڑھی ہے **عن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر قعد في مصلاه حتى تطلع الشمس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک **عن** سماك بن حرب قال قلت لجابر بن سمرة كنت تجالس رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الفجر جلس في مصلاه حتى تطلع الشمس فيتحدث اصحابه يذكرون حديث الجاهلية ويضحكون من الشعر ويتبسم ترجمہ سماک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا کرتے ہو اونہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو اوسی جگہ بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک پھر انکے اصحاب سے باتیں کرتے وہ جاہلیت کے زمانے میں کی کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے **باب** الانصراف من الصلوة نماز سے فارغ ہو کر کسطرف جانا **عن** السري قال سألت انس بن مالك كيف انصرف اذا صليت معه او عن يسارك قال اما انا فاكثر ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن ميمنته ترجمہ سری سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا جب میں نماز پڑھ چکوں تو کہ کسطرف

اوٹھ کر چلوں اپنی طرف یا اُنکی طرف اونہوں نے کہا میں نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف جاتے دیکھا ہے

عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهٖ جُزْءًا اَيْ بَرِّى اَنْ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ لَا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ اِنْصِرَافِهٖ عَنْ يَسَارِهٖ ترجمہ اسود سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کوئی تم میں سے اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نہ لگاوے (یعنی جو بات شرع میں ضروری نہیں اسکو ضرور کر لیوے) یہ سمجھے کہ جب نماز سے فارغ ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اکثر آپ بائیں طرف اوٹھ کر جاتی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پانی پیتے ہوئے کھڑے اور بیٹھے اور نماز پڑھتے ہوئے جوتے سمیت اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد داہنی اور بائیں طرف اوٹھتے ہوئے پس معلوم ہوا کہ بسبب باتیں دست ہیں اب اگر کوئی ان میں سے کسی بات کو لازم یا ضرور جانے مثلاً نماز سے اگر ضرور جانے تو یہ شیطان کی تقلید ہے

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَنْصَرِفُ فِيْهِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلٰوةِ عورتیں نماز سے کس وقت فارغ ہو جاویں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتیں پھر آپ جب سلام پھیرتے تو لوٹ کر چلی جاتیں چادریں لپیٹے ہوئے پہچانی نہ جاتیں اندھیری سے معلوم ہوا عورتوں کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی چلی جاویں تاکہ مردوں کے ہجوم کی وجہ سے اونکو تکلیف نہ ہو

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ امام سے جلدی کرنا اوٹھنے میں منع ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تُبَادِرُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا فَلَمَّا مَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہارا امام ہوں تو مت جلدی کرو مجھ سے رکوع اور سجدہ اور قیام میں اور نماز سے فارغ ہو کر اوٹھنے میں کیونکہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم دیکھو جو میں نے دیکھا تو بہت کم ہنسو اور رو بہت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا آپنے فرمایا میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا

بَابُ مَنْ رَاٰى اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک رہے اوسکو اوٹھنے تک تو کتنا ثواب پاویگا

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ

اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ
ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَنِسَائِهِ وَحَشَدَ النَّاسُ فَقَامَ
بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ تَفُوتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ
السُّحُورُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا آپ نے تراویح نہیں پڑھی یہانتک کہ سات راتیں رہ گئیں اوسوقت آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چھبیسویں کو نہیں کھڑے ہوئے پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نے عرض کیا یارسول اللہ کاش آپ زیادہ کھڑے ہوتے آپنے فرمایا جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھی اوس کے فارغ ہونے تک تو اوسکو ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملیگا پھر چھبیسویں رات کو آپ نہیں کھڑے ہوئے پھر جب تین راتیں رہ گئیں یعنی ستائیسویں شب کو ہمکو بلا بھیجا آپنے اپنی بیبیوں اور عورتوں اور تمام لوگوں کی جماعتوں کو اور کھڑے ہوئے آپ یہانتک کہ ڈر ہوئے ہم فلاح کے جاتا رہنے سے پھر باقی راتوں میں آپ کھڑے نہیں ہوئے داؤد بن ابی ہند نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے ولید سے پوچھا فلاح کیا ہے انہوں نے کہا سحری

باب الرخصة للإمام في تخطي رقاب الناس امام کو لوگونکی گردنیں پھاندکر جانا درست ہے

عن عقبة بن الحارث قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم العصر بالمدينة ثم انصرف يتخطى رقاب
الناس سريعا حتى تعجب الناس لسرعته فتبعه بعض أصحابه فدخل على بعض أزواجه ثم خرج ورآهم
أنه ذكر شيئا وأنا في العصي شيئا من تبر كان عندنا فكرهت أن يبيت عندنا فأمرت بقسمته

ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی مدینہ میں آپ نماز سے فارغ ہوکر چلے لوگونکی گردنیں پھاندتے ہوئے جلدی سے یہانتک کہ لوگون نے تعجب کیا آپ کی جلدی پر آپ کے ساتھ بعض صحابہ بھی ہولیے آپ اپنی ایک بی بی کے پاس تشریف لیگئے پھر نکلے اور فرمایا مجھے عصر کی نماز میں خیال آیا ایک ڈلی کا رہ سونے کا تھا یا چاندی کا تو میں نے بُرا سمجھا رات کو اوسکا رہنا اپنے پاس اسلیے میں نے حکم کیا اوسکو بانٹنے کا **ف** امام کے سوا اور لوگون کو یہ حکم ہے کہ وہ جب مسجد میں آویں تو جہان جگہ پاویں بیٹھ جاویں لوگون کی گردنیں پھاندکر خواہ مخواہ آگے جانا منع ہے لیکن امام کو اجازت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ذرا بھی رغبت نہ تھی بلکہ بڑی نفرت تھی آپنے ایک رات بھی اوس ڈلی کا اپنے پاس رہنا گوارا نہ کیا اور فی الفور محتاجون کو تقسیم کر دیا یہ اخلاق پیغمبرون کے سوا اور لوگون میں بہت کم ہوتے ہیں **باب إذا قيل للرجل هل صليت هل يقول** کا جب کسی شخص سے پوچھا جاوے تو نماز پڑھ چکا وہ کہہ سکتا ہے میں نے نہیں پڑھی **عن جابر** بن عبد الله أن عمر بن الخطاب يوم
الخندق بعد ما غربت الشمس جعل يسب كفار قريش قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كدت

اَنْ اُصَلِّيَ عَصْرًا كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا مَعَهُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے جنگ خندق کے روز جب آفتاب ڈوب گیا
کافروں کو برا کہنا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ میں نماز نہ پڑھ سکا یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے کو تھا آپنے فرمایا قسم خدا کی میں نے
تو اب تک نہیں پڑھی پھر ہم اوتھے آپکے ساتھ بطحان میں اور وضو کیا آپنے نماز کے لیے ہم نے بھی وضو کیا پھر آپ نے
عصر کی نماز پڑھی آفتاب ڈوبنے کے بعد پھر مغرب کی نماز پڑھی اخر کتاب التشہد والسلام والتسہو تمام ہوئی کتاب

شہد اور سلام اور سہو کی کتاب الجمعۃ

کتاب جمعہ کے بیان میں

ایجاب الجمعۃ جمعہ کا واجب ہونا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ
كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالنَّاسُ فِيْهِ
تَبَعٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے آئے ہیں دنیا میں لیکن پہلے ہونگے قیامت میں
(یہود اور نصاریٰ سے درجہ اور مرتبہ میں) صرف اتنی بات ہے کہ انکو ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہم کو بعد میں یہ وہ دن ہے (یعنی
جمعہ کا دن) کہ اللہ تعالیٰ نے اوسدن انپر عبادت فرض کی تھی مگر وہنوں نے اختلاف کیا اور ہمیں یہود نے ہفتے کا دن
تجویز کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا) اور اللہ نے ہم کو ہدایت کردی اس دن کی اور لوگ تابع ہیں ہمارے (اس لیے کہ جمعہ ابتدا کی تخلیق
کا روز ہے) **اليهود غدا** وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ یہود ایک دن ہمارے بعد ہیں اور نصاریٰ ہمارے دو دن بعد ہیں
عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا
فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ
الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہ کردیا اللہ نے
اگلے لوگوں کو جمعہ سے تو یہودیوں نے ہفتے کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم کو لوگوں کو پیدا کیا تو
جمعہ کا دن بتلایا اب پہلا جمعہ ہوا ہفتہ پھر اتوار تو یہود و نصاریٰ ہمارے تابع ہوں گے قیامت کے روز اور ہم لوگ دنیا والوں
میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے یعنی سب مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔ **التشديد**
فی التخلف عن الجمعۃ جمعہ کو ترک کرنیکی بہت تاکید عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ ترجمہ ابوالجعد ضمری سے روایت ہے وہ

ضحاکی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دیوے تین جمعے سستی سے اللہ تعالیٰ سخت کر دیگا اوس کے دل پر
ف یعنی بند کر دیگا اوس کے دل کو خیر اور ہدایت کے قبول کرنے سے **عن** ابن عباس وابن عمر یحدث ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال وھو علی اعواد منبرہ لینتھین اقوام عن ودعھم الجمعات او لیختمن اللہ
علی قلوبھم ولیکونن من الغافلین ترجمہ ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنے منبر کی لکڑیوں پر لوگوں کو بازآنا چاہیے جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو اللہ دلوں کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر ہو جاوینگے
غافلوں میں سے **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رواح
الجمعۃ واجب علی کل محتلم ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کو جانا واجب
ہے ہر بالغ مرد پر **باب کفارۃ** من ترک الجمعۃ من غیر عذر جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے اوسکا کفارہ
کیا ہے **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر
فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار ترجمہ سمر بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے تو ایک دینار خیرات دیوے اگر ایک دینار نہ ملے تو آدھا دینار دیوے **باب**
ذکر فضل الجمعۃ جمعہ کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر
یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم علیہ السلام وفیہ ادخل الجنۃ وفیہ اخرج منھا
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جسمیں آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم علیہ السلام
پیدا ہوئے اوسی دن جنت میں پہونچائے گئے اوسی دن جنت سے نکالے گئے **اکثار الصلوۃ** علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجنا **عن** اوس بن
اوس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم علیہ السلام
وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علی من الصلوۃ فان صلوتکم معروضۃ علی
قالوا یا رسول اللہ کیف تعرض صلوتنا علیک وقد رمت ای یقولون قد بلیت قال ان اللہ عز وجل
قد حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء علیھم السلام ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں میں تمہارے افضل دن جمعہ کا ہے اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن اونکے
روح قبض ہوئے اور اوسی دن صور پھونکا جاویگا اور لوگ بیہوش ہو جاوینگے تو اوس دن بہت درود بھیجو مجھپر کیونکہ تم
جو درود بھیجوگے وہ میرے سامنے لائی جاویگی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہماری درود آپ پر پیش کیجاویگی حالانکہ
آپ گل جاوینگے گویعنی قبر میں ہم آپکو فرمایا اللہ عزوجل نے حرام کیا ہے زمین پر انبیا کے بدنوں کو یعنی زمین اونکو نہیں کھا سکتی
میں قبر میں زندہ ہونگے **باب** الامر بالسواک یوم الجمعۃ جمعہ کے دن مسواک کرنیکا حکم **عن** ابی سعید

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا إِنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا غسل ہر بالغ پر (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مقدور کے موافق ایک روایت میں ہے اگرچہ عورت کی خوشبو ہو **قَالَ** نیز جس میں رنگ ہو اور بہتر مردوں کی خوشبو ہے جس میں رنگ نہ ہو جیسے عطر اور مشک اور گلاب وغیرہ **إِيجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعہ کا غسل واجب ہے **عَنِ** ابن عمر أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ میں آوے تو غسل کرلیا کرے **بَابُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعہ کے دن غسل کرنیکا حکم **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر ہر سات دن میں ایک دن غسل کرنا ضرور ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے **بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعہ کے دن اگر غسل نہ کرے تو کیسا ہے **عَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَكْتَنِفُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَيَرُوحُ وَتَنِّخُ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذَّى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَلَا تَغْتَسِلُونَ ترجمہ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے لوگوں نے ام المؤمنین عائشہ رضہ پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ عالیہ (عالیہ وہ دیہات ہیں جو مدینہ سے قریب بلندی پر واقع ہیں) اور وہ جمعہ میں آتے میلے کچیلے تو جب ہوا چلتی تو وہ انکے بدن کی بو میں اڑا کر لیجاتی اوسکی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی جب اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا تم غسل کیوں نہیں کرتے **عَنْ** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا جمعہ کی روز تو اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل تو افضل ہے) امام ابوداؤد نے کہا حسن نے سمرہ سے اس حدیث کو سمرہ سے نقل کیا کتاب سے اسلیے کہ حسن نے سمرہ سے نہیں سنا مگر عقیقہ کی حدیث کو اور اللہ خوب جانتا ہے **فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ** جمعہ کے غسل کی فضیلت **عَنْ** أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نہلاوی جمعہ کو (اپنی عورت کو یعنی اوس سے صحبت کرے) اور خود بھی نہاوے اور سویرے جاوے اور امام سے نزدیک بیٹھے اور بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم کے بدلے ایک برس کے روزے اور عبادت کا ثواب ملیگا **بَابُ لِبَاسِ الْجُمُعَةِ** جمعہ کے لباس کیسا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا کپڑا بکتے دیکھا (وہ ریشمی تھا جسکو عطارد بن حاجب بیچتا تھا) تو عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اسکو خرید لیویں اور جمعہ کے دن اور جب دن باہر کے لوگ آپ پاس آیا کریں آپ اسکو پہنا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو وہ پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے (یعنی کافر) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسی قسم کے جوڑے آئے آپ نے انمیں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہناتے ہیں اور پہلے آپنے عطارد کے جوڑے میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے تجھے یہ جوڑا پہننے کو نہیں دیا ہے پھر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنا دیا جو مشرک تھا مکہ میں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكَ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا غسل واجب ہے ہر بالغ پر اسی طرح مسواک کرنا اور جو خوشبو لگانا اپنے مقدور کے موافق **فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ** جمعہ کو جانیکی فضیلت **عَنْ** أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے دن اور غسل کرادے اپنی بی بی کو اور سویرے چلے اور پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام سے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے اور بیہودہ نہ بکے تو اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی عبادت کا ثواب ملیگا **الْتَّبْكِيرُ إِلَى الْجُمُعَةِ** جمعہ کو سویرے جانے کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ

کَالْمُهْدِیْ بِبَدَنَةٍ یَعْنِیْ بَدَنَةً ثُمَّ کَالْمُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ کَالْمُهْدِیْ شَاةً ثُمَّ کَالْمُهْدِیْ دَجَاجَةً ثُمَّ کَالْمُهْدِیْ بَیْضَةً ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر ہوتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے لیے آتا ہے اوسکا نام لکھتے ہیں پھر جب امام نکلتا ہے (خطبہ پڑھنے کو) تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں اسپر فرمایا جو سب سے پہلے جمعہ کو آتا ہے وہ تو ایسا ہے جیسی کسینی ایک اونٹ (کہ ہیں) قربانی کی لیی بھیجا پھر جیسی کسینی گائی بھیجی پھر جیسی کسینی بکری بھیجی پھر جیسی کسینی لیڈ بھیجی پھر جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جیسی کسینی انڈا بھیجا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهٖ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِکَةٌ یَکْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِیَتِ الصُّحُفُ فَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ اِلَی الْجُمُعَةِ کَالْمُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ کَالْمُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ کَالْمُهْدِیْ کَبْشًا حَتّٰی ذَکَرَ الدَّجَاجَ وَالْبَیْضَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اوسکو پہلے پھر جو اوس کے بعد آتا ہے اوسکو بعد لکھتے ہیں اسی طرح جب امام نکلتا ہے تو کتابیں لپیٹ دی جاتیں ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو کوئی سب سے پہلے جمعہ کو سویرے آتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسینی ایک اونٹ قربانی کی لیی بھیجا پھر جو اوس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسی کسینی ایک گائی قربانی کے لیے بھیجا یہانتک کہ ذکر کیا آپ نے مرغی اور انڈی کا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِکَةُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰی اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِیْهِ کَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَکَرَجُلٍ قَدَّمَ بَیْضَةً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جمعہ کے روز مسجد کے دروازوں پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو اونکے درجوں کیموافق (یعنی ترتیب سے) لکھتے ہیں بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کی لیے بھیجا ایک اونٹ قربانی کی بھیجا اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسی کسی نے ایک گائی قربانی کی لیے بھیجی ایک گائی قربانی کی لیی بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک بکری قربانی کی لیی بھیجی ایک بکری قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کی لیی بھیجی ایک مرغی قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیی بھیجی ایک چڑیا قربانی کی لیی بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا بھیجا ایک انڈا بھیجا **وقت الجمعہ** جمعہ کو کس وقت جانا بہتر ہے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا وَمَنْ رَاحَ

فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل کرے اور چلا جاوے (زوال ہوتے ہی پہلی گھڑی میں) اوس نے گویا ایک اونٹ بھیجا (قربانی کو) اور جو دوسری گھڑی میں جاوے اوس نے گویا ایک گائے بھیجی اور جو تیسری گھڑی میں جاوے اوس نے گویا ایک بکری بھیجی اور جو چوتھی گھڑی میں جاوے اوس نے گویا ایک مرغی بھیجی اور جو پانچویں گھڑی میں جاوے اوس نے گویا ایک انڈا بھیجا پھر جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے آجاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں **عَنْ جَابِرِ** بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اِثْنَا عَشَرَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اِيَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ گھنٹے کا ہے جو بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا تو ڈھونڈھو اوسکو آخر گھنٹے میں بعد عصر کے ف کیونکہ یہ ساعت وہ ہے جسمیں دعا قبول ہوتی ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایسی ساعت ایسی ہے اگر کوئی بندہ مسلمان اللہ سے کچھ مانگے اوس ساعت میں تو اللہ اوسکو دیگا اور خلاف اس ساعت میں بعضے کہتے ہیں عصر سے غروب تک بعضے کہتے ہیں جب سے نماز کے لیے تکبیر ہو نماز سے فراغت تک بعضے کہتے ہیں جب سے امام منبر پر بیٹھے نماز سے فارغ ہوتی تک بعضے کہتے ہیں اخیر ساعت جمعہ کے بعضے کہتے ہیں زوال ہوتے ہی بعضے کہتے ہیں زوال سے سایہ ایک ماثل ہونے تک بعضے کہتے ہیں وہ ساعت پوشیدہ ہے جمعہ میں جیسی شب قدر راتوں میں بعضے کہتے ہیں فجر سے طلوع آفتاب تک نووی نے کہا صحیح اور صواب یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبے کے لیے بیٹھنے سے نماز سے فراغت تک ہے جیسے مسلم نے ابوموسیٰ سے روایت کیا واللہ اعلم **عَنْ جَابِرِ** بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ اَيَّةُ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے پھر لوٹ کر آتے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے امام محمد باقر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کونسا وقت ہوتا اونہوں نے کہا آفتاب ڈھلتا ہے **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ فَيْءٌ نَسْتَظِلُّ بِهٖ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے جب لوٹ کر آتے تو دیوار وں کا سایہ نہ ہوتا کہ دن کے سایے میں ہم ٹھہریں **بَابُ الْاَذَانِ لِلْجُمُعَةِ** جمعہ کی اذان کا بیان **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ الْاَذَانَ كَانَ اَوَّلُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے زمانے میں پہلے اذان جمعہ کی اوسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان کی خلافت ہوئی

اور لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا (یعنی سیت تین اذانیں ہو گئیں) تو اذان دی گئی زوراء پر (زوراء ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں) پھر یہی حکم قایم رہا اگرچہ اس اذان کو حضرت عثمان نے نکالا مگر اور صحابہ نے قبول کیا اور کسی نے انکار نہیں کیا پس اجماع ہو گیا اور اجماع حجت ہے شرع میں خصوصاً اجماع صحابہ کرام کا اور جو اجماع کا خیال نہ کریں تب بھی خلفاء راشدین کا فعل سنت ہے بموجب حدیث تمسکوا بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین عن السائب بن یزید قال انما امر بالنداء الثالث عثمان حین کثر اھل المدینۃ ولم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اذان واحد وکان النداء یوم الجمعۃ حین یجلس الامام ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان نے دیا جب مدینہ میں لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ہی اذان تھی یعنی جب امام منبر پر بیٹھتا تھا عن السائب بن یزید قال کان بلال یؤذن اذا جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ فاذا نزل اقام فکذلک علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے بلال اذان دیتے تھے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھتے پھر جب آپ منبر پر سے اترتے تو تکبیر کہتے اور ایسا ہی تھا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں قائم الصلوٰۃ یوم الجمعۃ حین جاء وقد خرج الامام امام خطبہ کے لیے نکل چکا ہو اور وقت کوئی مسجد میں آوے تو سنت پڑھے یا نہیں عن جابر بن عبد اللہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم وقد خرج الامام فلیصل رکعتین قال شعبۃ یوم الجمعۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام نکل چکا ہو خطبہ کو تو دو رکعتیں پڑھ لیوے (تحیۃ المسجد کی) جمعہ کے دن ما یقال فی الخطبۃ امام خطبہ کے لیے کیا کہے عن جابر بن عبد اللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب یستند الی جذع فلما صنع المنبر وانتقل علیہ اضطربت تلک الجذیۃ حتی سمعھا اھل المسجد حتی نزل الیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستنھا فسکنت ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کھجور کی کڑی کا تھا ٹیکا لگاتے جب منبر بنگیا اور آپ اس پر چڑھنے لگی تو وہ ستون بیقرار ہوا اور اس میں سے آواز پیدا ہوئی جیسے اونٹنی روتی ہے وہ ستون آپ کے جدائی پر رونے لگا یہاں تک کہ اس آواز کو سب مسجد والوں نے سنا آپ اس کے پاس گئے اور اس کو گلے سے لگایا وہ چپ ہو رہا عن کعب بن عجرۃ انہ دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحکم یخطب قاعدا فقال انظروا الی ھذا الخبیث یخطب قاعدا وقد قال اللہ عز وجل واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما ترجمہ کعب بن عجرہ مسجد میں گئے عبد الرحمن بن ام الحکم کو دیکھا بیٹھے خطبہ پڑھتے ہوئے انہوں نے کہا دیکھو اس کو اور مسلم کی روایت میں ہے دیکھو اس خبیث کو بیٹھ کر خطبہ پڑھتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل دوڑ جاتے ہیں اور سلف اور تجھ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے) باب الفضل فی الدنو من الامام اس سے

نزدیک بیٹھنے کی فضیلت عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَکَرَ وَغَدَا وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ یَلْغُ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ کَاَجْرِ سَنَۃٍ صِیَامُہَا وَقِیَامُہَا ترجمہ اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہلا دے اور نہاوے اور سویرے جاوے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی روزہ اور عبادت کا ثواب ملیگا **اَلنَّہْیُ عَنْ تَخَطِّیْ رِقَابِ النَّاسِ وَالْاِمَامُ یُصَلِّی لِلنَّبِیِّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ** امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا منع ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی جَانِبِہٖ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ یَتَخَطَّی رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَیْتَ ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آپنے فرمایا ارے بیٹھ جا تو نے ستایا لوگوں کو **بَابُ الصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ لِمَنْ جَاءَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ** امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی اوسوقت آوے تو نماز پڑھے یا نہیں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ لَہٗ اَرَکَعْتَ رَکْعَتَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَارْکَعْ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے جمعہ کے روز آپنے فرمایا تو نے دو رکعتیں پڑھیں (تحیۃ المسجد یا جمعہ کی) بولا نہیں آپنے فرمایا پڑھ لے **بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ** جب خطبہ ہوتا ہو تو چپ رہے کسی سے بھی نہ کہے کہ چپ رہ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعہ کے روز کہے چپ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اوس نے بھی بیہودہ کہا (کیونکہ چپ رہنے کا حکم ہے تو کسی بات کرنیکا پھر کسی سے یہ کہنا چپ رہ یہ بھی ایک بات ہے البتہ اگر اشارہ سے چپ کرے تو قباحت نہیں ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ اَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تو خطبہ کیوقت اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو تو نے بیہودہ بکا **بَابُ فَضْلِ الْاِنْصَاتِ وَتَرْکِ اللَّغْوِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ** چپ رہنے کی فضیلت عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَمَا اُمِرَ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَ الْجُمُعَۃَ وَیُنْصِتُ حَتّٰی یَقْضِیَ صَلٰوتَہٗ اِلَّا کَانَ کَفَّارَۃً لِمَا قَبْلَہٗ مِنَ الْجُمُعَۃِ ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز طہارت کرے حکم کیموافق پھر اپنے گھر سے نکلے اور جمعہ کو آوے اور چپ رہے نماز ہو تک اوسکے اگلے جمعہ کے گناہ معاف ہو جاوینگے **بَابُ کَیْفَ الْخُطْبَۃُ** خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَشَھُّدٌ فَھِیَ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ

فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ حاجت کا (یعنی نکاح وغیرہ کا) یوں سکھلایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ آخر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو ہی ہم اللہ کو ہی ہم مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں ہم اپنے اللہ کی اور اپنے دلوں کی برائی سے جسکو اللہ راہ بتلادے اوسکو بھکانیوالا کوئی نہیں اور جسکو وہ بھکادے اوسکو بتلانے والا کوئی نہیں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد اوسکے بندے ہیں اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر تین آیتیں پڑھیں اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسے چاہیے اوس سے ڈرنا اور مت مرو مگر اسلام پر۔ اے ایمان والو ڈرو اپنے پروردگار سے جسنے تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر اوسی سے اوسکا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور ڈرو اللہ سے جسکے نام پر تم مانگتے ہو اور ڈرو اپس کے ناتوں سے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور مضبوط بات کہو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے اسلیئے کہ ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا نہ عبدالرحمن نے عبداللہ سے سنا نہ عبدالجبار بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے سنا **باب حَثِّ الْإِمَامِ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** جمعہ کے خطبے میں غسل کی ترغیب دینا **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا تم میں سے جب کوئی جمعہ کو جانے لگے تو غسل کرے **عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ** انہ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ أَحَسَنٌ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ ترجمہ ابراہیم بن نشیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعہ کی دن غسل کرنیکو انہوں نے سنت ہے پھر کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منبر پر بیان کیا **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کو آوے وہ غسل کرے **باب حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** امام جمعہ کے دن لوگوں کو صدقے کی ترغیب دیوے **عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ** الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَثَّ

ع قال ابو عبد الرحمن ابو عبيدة لم يسمع من ابيه عبد الله بن مسعود شيئا وانما سمع من اخيه عتبة وابو عبيدة اسمه عامر بن عبد الله بن مسعود

النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابَهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَأَلْقَى أَحَدُ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَمَرْتُ
لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَى أَحَدَهُمَا فَانْتَهَرْتُهُ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کو انمیں ایک شخص آیا پھٹے حال میں (یعنی میلے کچیلے پرانے کپڑے پہنے ہوئے) آپ نے فرمایا اوس سے تو نماز پڑھ چکا وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لے اور لوگوں کو رغبت دلائی آپ نے صدقہ دینے کی اونہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کیے آپ نے اوس شخص کو دو کپڑے دیے جب دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ کی اوس شخص نے اون دو کپڑوں میں سے (جو اگلے جمعے میں اوسکو ملی تھی) ایک کپڑا ڈال دیا (یعنی صدقہ دینے لگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اوس جمعے کو تو یہ پھٹے حال میں آیا تھا میں نے لوگوں کو صدقے کا حکم دیا جب اونہوں نے کپڑے ڈالے تو میں نے اسکو دو کپڑے دلائے پھر یہ آیا اسلیے میں نے پھر لوگوں کو صدقے کا حکم دیا تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا ڈال دیا آپ نے اوسکو جھڑکا اور فرمایا اوٹھا لے اپنا کپڑا **ف** یعنی تو خود محتاج ہے ابھی گئے جمعے کو خدا کے نام پر دو کپڑے ملی تھے پھر اوسمیں سے کیا دیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان جب خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت رفع کرے پھر اگر بچے تو صدقہ دیوے **مخاطبۃ الامام رعیتہ وھو علی المنبر** امام منبر پر اپنی رعیت سے مخاطب ہو **عن جابر بن عبد اللہ قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم یخطب الجمعۃ اذ جاء رجل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلیت قال لا قال قم فارکع**

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کی دن خطبہ پڑھ رہے تھے انمیں ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا نماز پڑھ **عن ابی بکرۃ یقول لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن معہ وھو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ مرۃ ویقول ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین عظیمتین** ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا امام حسن علیہ السلام اون کے ساتھ تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی اونکی طرف فرماتے میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ اسکی وجہ سے صلح کردے مسلمانوں کی دو بڑی گروہوں میں **باب القراءۃ فی الخطبۃ** خطبے میں قرآن پڑھنا **عن عمارۃ بن النعمان قالت حفظت ق والقرآن المجید من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یوم الجمعۃ** ترجمہ حارثہ بن نعمان سے روایت ہے میں سورہ قاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنکر یاد کی آپ اوسکو پڑھتے تھے منبر پر جمعے کے روز **باب الاشارۃ فی الخطبۃ** خطبے میں اشارہ کرنا **عن حصین ان بشر بن مروان رفع یدیہ یوم الجمعۃ علی المنبر فسبہ عمارۃ بن رویبۃ الثقفی**

وقال ما زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ھذا واشار باصبعیہ السبابۃ ترجمہ حصین سے روایت ہے بشر بن مروان نے دونوں ہاتھ اپنے اوپر اٹھائے جمعہ کے دن منبر پر تو عمارہ بن رویبہ نے اوسکو برا کہا اور انہوں نے کہا برا کرے اللہ ان دونوں ہاتھوں کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نہیں زیادہ کیا اسپر اشارہ کیا اور انہوں نے اپنی انگلی کے

باب نزول الامام عن المنبر قبل قراءۃ من الخطبۃ یوم الجمعۃ خطبہ کو تمام کرنے سے پہلے منبر سے اوترنا کسی کے لیے درست ہے

عن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فجاء الحسن والحسین رضی اللہ عنہما وعلیہما قمیصان احمران یعثران فیہما فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطع کلامہ ثم حملہما ثم عاد الی المنبر قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ رأیت ھذین یعثران فی قمیصیہما فلم اصبر حتی قطعت کلامی فحملتہما ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ حسن اور حسین علیہما السلام تشریف لائے دونوں لال کرتے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے چلے آتے تھے آپ منبر سے اوترے اور خطبہ موقوف کر دیا اور دونوں کو گود میں اوٹھا لیا پھر منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے سچ فرمایا تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ اپنے کرتے میں گرتے آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے خطبہ موقوف کیا اور انکو اوٹھا لیا

باب ما یستحب من تقصیر الخطبۃ خطبہ چھوٹا پڑھنا بہتر ہے

عن عبد اللہ بن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الذکر ویقصر الخطبۃ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی بہت کرتے اور بیکار باتیں کم کرتے اور نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ کو چھوٹا کرتے اور بیوہ اور مسکینوں کے ساتھ چلنے میں اور انکا کام کر دینے میں نہیں شرماتے

باب خطبۃ یوم الجمعۃ جمعہ کے دن کا خطبہ

عن جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم نمرۃ یخطب فیہا قائما ویجلس فلا یقوم ویخطب الخطبۃ الاخرۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا میں نے نہیں دیکھا آپ کو خطبہ پڑھتے ہوئے مگر کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور دوسرا خطبہ پڑھتے تھے

باب الفصل بین الخطبتین بالجلوس دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا

عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب الخطبتین وھو قائم ثم کان یفصل بینہما بجلوس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے کھڑے ہو کر اور بیچ میں دونوں کے بیٹھتے تھے

باب الکلام فی الفصل بین الخطبتین دو خطبوں کے بیچ میں جب بیٹھے تو جیب سے

عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ قائما ثم یقعد قعدۃ لا یتکلم ثم یقوم فیخطب خطبۃ اخری فمن حدثکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب جالسا فقد کذب ترجمہ جابر بن

سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھتے لیکن بات نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ پڑھتے اب جو کوئی تم سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے اس نے غلط کہا **بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيهَا** دوسرے خطبے میں کلام اللہ پڑھنا اور اللہ کا ذکر کرنا **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيُذَكِّرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلٰوتُهُ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور چند آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے اور خطبہ آپکا متوسط ہوتا زیادہ بڑا نہ بہت چھوٹا اسی طرح نماز بھی متوسط ہوتی **اَلْكَلَامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ النُّزُولِ عَنِ الْمِنْبَرِ** منبر سے اتر کر کھڑے ہونا یا کسی سے بات کرنا **عَنْ اَنَسٍ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيُعْرَضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهُ فَيَقُومُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ اِلَى الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّي ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے خطبہ پڑھ کر اترتے پھر جو کوئی شخص سامنے آجاتا تو اس سے باتیں کرتے کھڑے رہتے جب باتیں ختم ہو چکتیں تو نماز کی جگہ پر بڑھتے اور نماز پڑھاتے **عَدَدُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ** جمعہ کی نماز کتنی رکعتیں ہیں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو عِيْسٰى اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عُمَرَ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا جمعہ کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الضحی کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سب پوری ہیں ان میں کمی نہیں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا۔ امام نسائی نے کہا عبدالرحمن بن ابی لیلی نے حضرت عمر سے نہیں سنا **اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْاِمَامِ فِي الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ** جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون پڑھنا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ وَفِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقُوْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدہ پڑھتے تھے اور ہل اتی علی الانسان اور جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور منافقون **اَلْقِرَاءَةُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ** جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا **عَنْ سَمُرَةَ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے **ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ** نعمان بن بشیر سے روایات کا اختلاف

جمعہ کی تراویح میں عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے بعد کونسی سورت پڑھتے تو انہوں نے کہا ہل اتاک حدیث الغاشیہ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَأُ بِهِمَا جَمِيعًا ترجمہ حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اللہ کبھی عید اور جمعہ ایک ہی روز آجاتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ جس نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت امام کے ساتھ پائی اس نے جمعہ پالیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائے اس نے جمعہ پالیا عَدَدُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ جمعہ کے بعد مسجد میں کتنی رکعتیں پڑھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمعہ پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے (سنتوں کی) صَلَاةُ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ امام جمعہ کی بعد نماز کہاں پڑھے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی بعد نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ اپنے گھر میں لوٹ آتے تھے پھر دو رکعتیں پڑھتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی بعد دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھتے تھے بَابُ إِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ جمعہ کی بعد دو رکعتیں لمبی پڑھنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيلُ فِيهِمَا وَيَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ جمعہ کی بعد دو رکعتیں لمبی پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے السَّاعَةُ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ میں اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيتُ الطُّورَ هُوَ حَدَّثَ هُوَ ثُمَّ كَعْبًا فَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيخَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنَ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا

مؤمن وهو في الصلوة يسأل الله شيئا إلا اعطاه إياه قال كعب ذلك يوم في كل سنة فقلت
بل هي في كل جمعة فقرأ كعب التوراة فقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
ثم لقيت بصرة بن ابي بصرة الغفاري فقال من اين جئت فقلت من الطور قال
لو لقيتك قبل ان تاتيه لما اتيته قلت له ولم قال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا
تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد الحرام ومسجدي ومسجد بيت المقدس فلقيت عبد الله بن
سلام فقلت لو رايتني مررت بالطور فلقيت كعبا فمكثت عنده يوما احدثه عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم ويحدثني عن التوراة فقلت له قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت
فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه اهبط وفيه تيب عليه وفيه قبض وفيه تقوم الساعة
ما على الارض من دابة الا وهي تصيح يوم الجمعة مصيخة حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا ابن ادم
وفيه ساعة لا يصادفها عبد مؤمن وهو في الصلوة يسأل الله شيئا الا اعطاه اياه قال كعب ذلك
يوم في كل سنة فقال عبد الله بن سلام كذب كعب قلت ثم قرأ كعب فقال صدق رسول الله صلى
الله عليه وسلم هو في كل جمعة فقال عبد الله صدق كعب اني لاعلم وما تلك الساعة فقلت يا اخي
حدثني بها قال هي آخر ساعة من يوم الجمعة قبل ان تغيب الشمس فقلت اليس قد سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول لا يصادفها مؤمن وهو في الصلوة وليست تلك الساعة صلوة قال اليس
قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى وجلس ينتظر الصلاة فهو في صلوة حتى تاتيه
الصلوة التي تليها قلت بلى قال فهو كذلك ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے میں کوہ طور پر گیا وہاں کعب احبار ملی
بڑے عالم تھے اہل کتاب کے پہلے مسلمان ہو گئے تھے میں اور وہ ایک دن ساتھ رہے میں نے اونسے حدیثیں بیان کیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اونھوں نے مجھ سے حدیثیں بیان کیں توراۃ شریف سے میں نے اونسے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب دنوں میں جنمیں آفتاب نکلا ہر جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن بہشت سے اوتارے گئے اور اسی
دن انکی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں قیامت قایم ہوگی زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے روز صبح کو کان نہ لگائے ہو
آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے مگر آدمی اور جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جب مسلمان کو وہ ساعت نماز میں ملے اور وہ اللہ سے
اس ساعت میں کچھ مانگے تو اللہ اسکو ضرور دیگا کعب نے کہا ایسا دن ہر سال میں ایکبار آتا ہے میں نے کہا نہیں یہ ساعت ہر جمعہ میں آتی
ہے پھر کعب نے پڑھ کر دیکھا تو کہا سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ساعت ہر جمعہ میں ہوتی ہے عبد اللہ کہتے ہیں میں کوہ طور سے نکلا راہ
میں مجھکو بصرہ بن ابی بصرہ غفاری ملے انھوں نے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو میں نے کہا طور سے انھوں نے کہا اگر تم مجھ سے طور جانے سے پہلے
ملتے تو وہاں نہ جاتے میں نے کہا کیوں انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نہ کلام لیا جاوے نہ خیرات
سے (یعنی سفر کیا جاوے) مگر تین مسجدوں کیطرف ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد (یعنی مدینہ کی مسجد نبوی) تیسری مسجد بیت المقدس

ف پس سوا ان تین مقاموں کے اور کسی متبرک مقام کی زیارت کے لیے خواہ وہ قبر ہو یا مسجد یا اور کچھ سفر کرنا درست نہیں اور دلیل اسکی یہ ہے کہ بصرہ نے کہا اگر تم کو یہ حدیث معلوم ہوتی تو کو وطور نہ جاتے ف پھر من عبد اللہ بن سلام سے طاؤس نے کہا کوش تجھے دیکھا ہوتا طور جاتے ہوئے میں ان کعب سے ملا اور ایک دن میں اور وہ ساتھ رہے میں نے ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کیں میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین سب دنوں میں جن میں آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن اوتارے گئے اور اوسی دن انکی توبہ قبول ہوئی اور اوسی دن انکی وفات ہوئی اور اوسی دن قیامت قایم ہوگی زمین پر کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن صبح سے کان نہ لگائے ہے قیامت کے ڈر سے آفتاب نکلے تک سوا آدمی کے (وہی غافل ہے اور سب ہوشیار ہیں) جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے جس مسلمان کو وہ ساعت نماز میں ملجاوے اور وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو دیگا۔ کعب نے کہا ایسا دن ہر سال میں ایک بار ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے پڑھ کر دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا بیشک ایسا دن ہر جمعہ ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے سچ کہا اور میں اس ساعت کو جانتا ہوں میں نے کہا میرے بھائی مجھ تبادو انہوں نے کہا وہ اخیر ساعت ہے جمعہ کے دن کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے میں نے کہا کیا تم نے نہیں سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو آپنے فرمایا جو مسلمان اوس ساعت کو نماز میں پاوے اور یہ ساعت نماز کی نہیں ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپنے فرمایا جو شخص نماز پڑھ کر بیٹھا رہے نماز کی انتظار میں وہ نماز ہی میں ہے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آوے میں نے کہا کیوں نہیں ہے عبد اللہ نے کہا بس یہی مراد ہے ف اپکی نماز سے کہ وہ نماز کی انتظار میں بیٹھا ہو تو گویا نماز ہی میں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے اگر کوئی مسلمان اوس ساعت کو پاکر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو ضرور دیگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قُلْنَا يَقُلْهَا لَنَا يُقَلِّلُهَا لَنَا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے اگر اوسکو مسلمان نماز میں کھڑا ہوا پاوے پھر اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ ضرور عنایت کریگا ہم نے کہا آپ فرماتے تھے یہ ساعت تھوڑی ہے اور اشارہ کرتی تھے اپنی پور کو انکلی کے بیچ میں یا چھنگلیا پر پھر کہا ف اگر بیچ میں کہا تو اشارہ ہے کہ یہ ساعت جمعہ کے بیچ میں ہے اور چھنگلیا پر کہنے سے یہ غرض ہے کہ یہ ساعت اخیر دن میں ہے

آخر کتاب الجمعۃ

تمام ہوئی کتاب جمعہ کی

کتاب التقصیر الصلوٰۃ فی السفر کتاب نماز قصر کرنے کی سفر میں

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے حضرت عمر رضی سے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر گناہ نہیں نماز کا کم کرنا اگر ڈر ہو کافروں کے فساد سے (اس سے معلوم ہوا کہ قصر جب ہی چاہیے جب خوف ہو) اب تو لوگ مامن ہو گیا (تو چاہیے کہ سفر میں قصر نہ کریں) حضرت عمر نے کہا میں نے بھی تعجب کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا قصر صدقہ ہے اللہ کا جو دیا ہے تم کو تو قبول کرو صدقہ اوسکا ف یعنی اگرچہ قرآن سے قصر کا جائز ہونا اسی سفر میں معلوم ہوتا ہے جہاں خوف ہو پر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت اور فضل سے ہر سفر میں قصر جائز کر دیا تو تم قبول کرو فضل اوسکا عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْحَضَرِ وَصَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ اَخِي اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ اُمیہ بن عبداللہ بن خالد نے عبداللہ بن عمر سے کہا ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن میں پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز قرآن میں نہیں پاتے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا اس سے بھائی کے بیٹے اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت ہمارے پاس بھیجا جب ہم کچھ نہ جانتے تھے پھر جیسا آپ نے کیا ویسا ہی ہم بھی کرتے ہیں اور آپ نے سفر میں قصر کیا پس ہم کو بھی کرنا چاہیے اگرچہ قرآن میں اوسکا ذکر نہ ہو کیونکہ قرآن میں بہت مسائل کا ذکر نہیں ہے اور وہ حدیث سے معلوم ہوتے ہیں اور جیسے قرآن کی پیروی ضرور ہے ویسی ہی حدیث کی تابعداری بھی ضرور ہے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو چلے راہ میں آپ کو سوا خدا کے کسی کا ڈر نہ تھا اور آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی قصر کرتے تھے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نُسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں اور ہمیں کسی کا ڈر نہ تھا سوا اللہ تعالیٰ کے مگر ہم دو رکعتیں پڑھتے تھے عَنِ ابْنِ السَّمْطِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَنَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ ابن السمط سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب کو ذوالحلیفہ (جو مدینہ سے تین کوس پر ہے) میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا میں نے اوسے پوچھا اونہوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا ترجمہ انس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ گیا آپ جبتک وہاں رہے قصر کرتے رہے یہانتک کہ لوٹے اور دس دن آپ وہاں رہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور عمر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اضحی ہو الفطر دونوں ہی عن عمر قال صلوۃ الجمعۃ رکعتان والفطر رکعتان والاضحی رکعتان والسفر رکعتان تمام غیر قصر علی لسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ حضرت عمر رضی فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الضحی کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی دو رکعتیں ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں کمی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان کے موافق یعنی یہ نہیں ہے کہ پوری چار رکعتیں ہوں اور قصر ہے دو رکعتیں بلکہ دو ہی رکعتیں ہیں اور چار پڑھنا درست نہیں عن ابن عباس قال فرضت صلوۃ المقیم علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم اربعا وصلوۃ السفر رکعتین وصلوۃ الخوف رکعۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا حضر کی نماز فرض ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر چار رکعتیں اور سفر کی دو رکعتیں اور خوف کی ایک رکعت فقہ یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلا یا صرف ایک ہی رکعت جیسے بعض سلف کا قول ہے عن ابن عباس قال ان اللہ عز وجل فرض الصلوۃ علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرض کیا تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت الصلوۃ بمکۃ یعنی مکہ مدینہ کا رہنے والا مکہ میں قصر کرے عن موسی وھو ابن مسلمۃ قال قلت لابن عباس کیف اصلی بمکۃ اذا لم اصل فی جماعۃ قال رکعتین سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ موسی بن مسلمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا میں مکہ میں اگر جماعت کے ساتھ نہ ہوں تو کتنی رکعتیں پڑھوں انہوں نے کہا دو رکعتیں یہی سنت ہیں ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عن موسی بن مسلمۃ انہ سال ابن عباس کیف نصلی الصلوۃ فی جماعۃ وانا فی بیتنا بمکۃ قال رکعتین لسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ موسی بن مسلمہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا جماعت قضا ہو جاتی ہے اور میں بطحا میں ہوتا ہوں (یعنی مکہ میں) تو کتنی رکعتیں پڑھوں انہوں نے کہا دو رکعتیں سنت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اوس شخص کے لیے جو مکہ میں سا رہو) الصلوۃ بمنی منا میں قصر کرنے کا بیان عن حارثۃ بن وھب الخزاعی قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی امن ما کان الناس واکثرہ رکعتین

ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں جبکہ لوگ بہت تھے اور سب طرح امن تھا (کسی قسم کا خوف نہ تھا) عن حارثۃ بن وھب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اکثر ما کان الناس وامنہ رکعتین

ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں بہت لوگ ہوتے ہوئی اور سب طرح امن ہوتے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں عن انس بن مالک انہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی ومع ابی بکر وعمر رکعتین ومع عثمان رکعتین صدرا من امارتہ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ اور عثمان کے ساتھ ان کے

شروع خلافت میں منا میں دو رکعتیں پڑھیں عن عبداللہ قال صلیت بمنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں عن عبدالرحمن بن یزید قال صلی عثمان بمنی اربعا حتی بلغہ ذلک عبداللہ فقال لقد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ترجمہ عبدالرحمان بن یزید سے روایت ہے عثمان نے منا میں چار رکعتیں پڑھیں یہ خبر عبداللہ بن مسعود کو پہونچی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق کے ساتھ دو رکعتیں اور عمر فاروق کے ساتھ بھی دو رکعتیں عن عبداللہ بن محمد قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین وصلاہا عمر رکعتین وصلاہا عثمان صدرا من خلافتہ ترجمہ عبداللہ بن محمد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عمر نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عثمان نے بھی شروع خلافت میں دو پڑھیں (پھر چار پڑھنے لگے اسوجہ سے کہ وہ بنیت اقامت کی کرتے تھے یہ حکمین اور بعضوں نے کہا انہوں نے وہاں نکاح کر لیا تھا واللہ اعلم) المقام الذی یقصر بمثلہ الصلوٰۃ کتنے دن کی اقامت تک قصر کرنا چاہیے عن انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا قلت هل اقام بمکۃ قال نعم اقمنا بها عشرا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکہ کیطرف تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے یہانتک کہ لوٹے ہم ابو اسحاق نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا آپ کچھ دن ٹھہرے تھے مکہ میں انس نے کہا ہاں ہم وہاں دس دن تک رہے تھے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام بمکۃ خمس عشرۃ یصلی رکعتین رکعتین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں پندرہ دن تک رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے عن العلاء بن الحضرمی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث المهاجر بعد قضاء نسکہ ثلثا ترجمہ علاء بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مکہ میں تشریف لیگئے حج کرنیکو) جو شخص مکے سے ہجرت کر چکا ہے وہ جب کہ ارکان حج سے کر لے تین دن تک رہے عن العلاء بن الحضرمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث المهاجر بمکۃ بعد نسکہ ثلثا ترجمہ علاء بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے ارکان پورے کر کے مکے میں تین دن تک رہے عن عائشۃ انها اعتمرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ حتی اذا قدمت مکۃ قالت یا رسول اللہ بابی انت وامی قصرت واتممت وافطرت وصمت قال احسنت یا عائشۃ وما عاب علی ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے عمرہ کیا رسول اللہ صلے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکے کو گئیں جب مکے پہونچیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے نماز میں قصر کیا اور پوری بھی پڑھی اور فطر بھی کیا اور روزہ بھی کہہ آپ نے فرمایا اچھا کیا تو نے اے عائشہ اور کچھ عیب نہیں کیا ہم کہتے ہیں حدیث سے معلوم ہوا کہ مسافر میں نماز کو تمام کرنا بھی سنت ہے جیسے شافعی اور مالک رح کا قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک اتمام افضل ہے لیکن اکثر کے نزدیک قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصر واجب ہے اور اتمام درست نہیں ہے **ترک التطوع فی السفر** سفر میں نفل نہ پڑھنا **عن** وبرۃ بن عبد الرحمن قال کان ابن عمر لا یزید فی السفر علی رکعتین لا یصلی قبلھا ولا بعدھا فقیل لہ ما ھذا قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ترجمہ وبرہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سفر میں دو رکعت فرض سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے نہ فرض سے پہلے سنت پڑھتے نہ فرض کے بعد ایک شخص نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **عن** حفص بن عاصم قال کنت مع ابن عمر فی سفر فصلی الظھر والعصر رکعتین ثم انصرف فرأی قوما یسبحون فقال ما یصنع ھؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسبحا لاتممت صلاتی قلت فما یمنعک وقد صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان لا یزید فی السفر علی رکعتین وابا بکر حتی قبض وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم کذلک ترجمہ حفص بن عاصم سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا ایک سفر میں انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے ڈیرے میں چلے گئے لوگوں کو دیکھا نماز پڑھ رہے ہیں تو پوچھا یہ لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نفل پڑھتے ہیں (یعنی سنتیں) عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑھتا تو فرض ہی کو پورا کرتا (قصر کیوں کرتا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں کی وفات تک اور عمر و عثمان کے ساتھ تھا انہوں نے اللہ دان سے انہوں نے بھی ایسا ہی کیا **ف** یعنی معمولی سنتیں سفر میں کبھی نہ پڑھتا تھا لیکن مطلق نوافل سفر میں پڑھنا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ثابت ہے اور کئی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے **کتاب الکسوف** گہن کا بیان **کسوف القمر والشمس** چاند گہن اور سورج گہن کا بیان **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ تعالی لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ ولکن اللہ عز وجل یخوف بھما عبادہ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی اوسکی نشانیوں میں سے کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا لیکن اللہ جل جلالہ ڈراتا ہے اوسکی وجہ سے اپنے بندوں کو **ف** کہ اتنی بڑی بڑی جسم اور ایسی مضبوط تسخیر کے قابل ہیں پس انسان ضعیف البنیان کی کیا بساط ہے چاند کو دیکھو اوسکا قطر دو ہزار ایک سو آٹھ میل کا ہے اور آفتاب کا قطر سات لاکھ بیاسی ہزار میل کا۔ آفتاب اوس زمین سے جسپر ہم بستے ہیں کئی ہزار حصہ بڑا ہے کیونکہ زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کے قریب ہے **التسبیح والتکبیر** **والدعاء عند کسوف الشمس** جب آفتاب میں گہن لگے تو تسبیح اور تکبیر کہنا اور دعا مانگنا **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال بینما انا اترامی بأسھم لی بالمدینۃ اذا الکسفت

الشمس فجمعت انتبي وصلت لا اظنك ما احدثته رسول الله صلى الله عليه وسلم في كسوف
الشمس فاتيته مما يلي ظهره وهو في المسجد فصل بهم ركعتين ويدعو حتى حسر عنها قال
ثم قام فصلى ركعتين واربع سجدات ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے میں پانچ تیروں سے کمان لے کر
مدینہ میں آفتاب کو گہن لگا میں نے پانچ تیروں کو اکٹھا کیا اور کہا دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
نئی بات کی ہے آفتاب کے گہن میں میں آپ پاس آیا آپ کے پیٹ کیطرف سے آپ مسجد میں تھے تسبیح اور تکبیر کہہ رہے تھے اور دعا
مانگ رہے تھے یہانتک کہ آفتاب صاف ہو گیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور چار سجدے کیے ف ظاہر
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نماز ہی بعد آفتاب صاف ہو جانے کے حالانکہ گہن کی نماز بعد صاف ہو جانیکے درست نہیں
تو مراد یہ ہے کہ عبدالرحمن نے آپ کو نماز ہی میں کھڑا پایا اور تسبیح اور تکبیر آپ نماز ہی میں کہہ رہے تھے جیسے مسلم کی ایک روایت
میں ہے فاتيته وهو قائم في الصلوة رافع يديه فجعل يسبح ويحمد ويهلل ويكبر ويدعو اور
بعضوں نے کہا کہ دو رکعتیں الگ نہیں سو نماز کسوف کے بطور شکر کسوف کے آفتاب کے صاف ہو جانے پر واللہ اعلم

باب الأمر بالصلوة عند كسوف الشمس جب آفتاب میں گہن ہو تو نماز پڑھنے کا حکم عن عبدالله
بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الشمس والقمر لا يخسفان لموت احد ولا لحيوته
ولكنهما اية من اٰيات الله تعالى فاذا رايتموهما فصلوا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کی لئے گہن نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے اللہ کی نشانیوں
میں سے جب تم اوسکو دیکھو تو نماز پڑھو **باب الأمر بالصلوة عند كسوف القمر** چاند گہن کے وقت نماز پڑھنے
کا حکم عن ابي مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر لا يخسفان
لموت احد ولا لحيوته اٰيتان من اٰيات الله عز وجل فاذا رايتموهما فصلوا ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے کے لئے نہیں گہناتے وہ دونو نشانیاں ہیں اللہ جل جلالہ
کی نشانیوں میں سے جب تم اوسکو دیکھو تو نماز پڑھو **باب الأمر بالصلوة عند الكسوف حتى تجلى** جب آفتاب
میں گہن ہو تو یہانتک نماز پڑھے کہ آفتاب صاف ہو جاوے عن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الشمس والقمر اٰيتان من اٰيات الله وانهما لا يخسفان لموت احد ولا لحيوته فاذا
رايتم ذلك فصلوا حتى تجلى ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونو
اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور وہ کسی کے مرنے یا جینے کی لئے نہیں گہناتے جب تم اوسکو گہناتے دیکھو تو نماز پڑھو
یہانتک کہ آفتاب صاف ہو جاوے عن ابي بكرة قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فكسفت
الشمس فوثب يجر ثوبه فصلى ركعتين حتى انجلت ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس مسجد ہی تھی اتنے میں آفتاب میں گہن لگا آپ جلدی اٹھے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور دوڑ کر تین جگہ میں کھڑے ہوئے تک کہ آفتاب صاف ہو گیا **باب** الامر بالنداء لصلوٰۃ الکسوف سورج گہن کی نماز کے لیے لوگوں کو پکارنا

عن عائشۃ قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم منادیا ینادی فنادی ان الصلوٰۃ جامعۃ فاجتمعوا واصطفوا فصلی رکعتین فی رکعۃ وأربع سجدات ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ نے حکم دیا ایک پکارنے والے کو وہ پکارا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ سب لوگ جمع ہو گئے اور صفیں باندھیں آپ دو رکعتیں پڑھیں چار رکوع اور چار سجدہ دن میں **باب** الصفوف فی صلوٰۃ الکسوف سورج گہن کی نماز میں صفیں باندھنا

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کسفت الشمس فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقام فکبر وصف الناس وراءہ فاقترأ قراءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد فقام وکبر وصف الناس وراءہ فاستکمل أربع رکعات وأربع سجدات وانجلت الشمس قبل أن ینصرف ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے آفتاب کو گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نکلے مسجد کی طرف اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **صفۃ** صلوٰۃ الکسوف گہن کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الکسوف الشمس ثمانی رکعات وأربع سجدات وقال علی مثل ذلک ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے ہر رکعت میں چار رکوع) اور چار سجدے کیے۔ علما نے بھی ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف فقرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد والأخری مثلہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھائی تو قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا **نوع آخر** من صلوٰۃ الکسوف

عن ابن عباس ابن عباس سے دوسری طرح سورج گہن کے نماز کی روایت عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم کسفت الشمس أربع رکعات فی رکعتین وأربع سجدات ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن سورج گہن ہوا چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے (تو ہر رکعت میں دو رکوع کیے) **نوع آخر** من صلوٰۃ الکسوف ایک اور طرح سورج گہن کی نماز

عن عطاء قال سمعت عبید بن عمیر یحدث قال سمعت من أصدق فظننت انہ یرید عائشۃ انہا قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بالناس قیاما شدیدا یقوم قیاما ثم رکع رکوعا ثم یقوم

ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى إِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشَى عَلَيْهِمْ حَتَّى إِنَّ يَسَارَ الْمَاءِ لَتُصِيبُ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ إِيَّاهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا فَإِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يُنْجَلِيَا ترجمہ عطا سے روایت ہے میں نے عبید بن عمیر سے سنا انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسکو میں سچا جانتا ہوں میرا گمان ہے کہ مراد اوس کی حضرت عائشہ تھیں انہوں نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کو لیکر بڑی دیر تک کھڑے رہے کھڑے ہوتے ہی پھر رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے تو دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں تین رکوع کیئے تیسری رکوع کے بعد سجدہ کیا یہانتک کہ بعض لوگوں کو غش آگیا اور اون پر پانی کے ڈول ڈالے گئے کھڑے کھڑے (یا خوف سے) آپ جب رکوع کرتی تھے تو فرماتے تھے اللہ اکبر اور جب سر اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ نہیں فارغ ہوئے نماز سے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اور فرمایا بیشک سورج اور چاند کسی کے موت سے کیلئے نہیں گہناتے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں تم کو ڈراتا ہے اونکی وجہ سے تو جب گہن لگے اون میں تو اللہ کی یاد کیلئے یہانتک کہ صاف ہوجاوے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَعَلَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَضَى صَلَاتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْهَدُ وَلَا مِرْيَةَ ترجمہ ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں رسول صلعم نے چھ رکوع کیے چار سجدوں میں یہ کیا

نَحْوَ حَدِيثِهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَقَرَأَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هِيَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي أَرَدْتُ أَنْ أَخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آفتاب کو گہن لگا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے آپ کو پیچھے

صف باندھی پہلے آپ نے ایک بڑی لمبی چوڑی قرات کی پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع پھر سر اوٹھایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پھر قرات شروع کی تو ایک لمبی چوڑی قرات کی لیکن پہلے سے کچھ کم پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا تو چار رکوع کئے اور چار سجدے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے پھر کھڑی ہوئی سو آپ نے خطبہ سنایا لوگوں کو پہلے اللہ کی تعریف کی جیسی لائق ہے اوسکو پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زیست کے لئے ان میں گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ اللہ دور کرے اوسکو تم سے آپ نے فرمایا میں نے اسجگہ سب چیزیں دیکھ لیں جسکا تم کو وعدہ ہوا ہے تم نے دیکھا میں نے چاہا کہ جنت کے میووں میں سے ایک گچھا تو لوں جب تم نے دیکھا میں آگے بڑھا تھا اور میں نے جہنم کو دیکھا وہ اوٹ پٹ رہا تھا (جیسے سمندر موج مارتا ہے) اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا اوسی نے سب سے پہلے سایبہ زکالا ف جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص بحیرہ لایا اوسکا کوئی مقصود پورا ہوتا تو اپنی اونٹنی کا سایبہ کر دیتا یعنی وہ چھٹی پھرتی نہ اوس پر سواری ہوتی نہ اوسکا دودھ دوہتے

عن عائشۃ قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام فصلی بالصلوٰۃ جامعۃ فاجتمع الناس فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو آواز دی گئی کہ نماز جماعت ہوگی لوگ جمع ہوئے آپ نے نماز پڑھائی دو رکعتیں پڑھیں دو میں چار رکوع کئے اور چار سجدے

عن عائشۃ قالت خسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس فقام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم قام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم قام فاطال القیام وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد ثم فعل ذلک فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فادعوا اللہ عز وجل وکبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ عز وجل ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نماز پڑھائی تو کھڑی ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر کھڑی ہوئی بڑی دیر تک لیکن پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا بعد اوس کے فارغ ہوئی تو آفتاب صاف ہو گیا تھا آپ خطبہ سنایا لوگوں کو اللہ کی تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں نشانیوں میں اللہ کی نشانیوں میں سے کسی کی موت یا زیست کے لیے

ان میں گہن نہیں لگتا جب تم دیکھو ان میں گہن لگا ہے تو دعا مانگو اللہ جل جلالہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پھر فرمایا
اے امت محمد کی اللہ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں ہے اس بات پر کہ اوسکا غلام یا اوسکی لونڈی زنا کری یعنی اگر تم میں
سے کسیکا غلام یا لونڈی زنا کرے تو کسقدر غیرت تم کو ہوگی پھر خدا تو سب سے زیادہ غیرت مند ہے اوسکو تمہارا زنا کرنا کتنا
برا معلوم ہوگا اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی اگر تم کو اوتنا علم ہو جتنا میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت رویا کرو عن
عائشۃ ان یہودیۃ اتتہا فقالت اجارک اللہ من عذاب القبر قالت عائشۃ یا رسول اللہ ان
الناس لیعذبون فی القبور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاذا باللہ قالت عائشۃ ثم ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج خرجا فخسف الشمس فخرجنا الی الحجرۃ فاجتمع الینا نساء و اقبل
الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک ضحوۃ فقام قیاما طویلا ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع
رأسہ فقام دون القیام الاول ثم رکع دون رکوعہ ثم سجد ثم قام الثانیۃ فصنع مثل ذلک
الا ان رکوعہ و قیامہ دون الرکعۃ الاولی ثم سجد والجلت الشمس فلما انصرف قعد علی المنبر
فقال فیما یقول ان الناس یفتنون فی قبورھم کفتنۃ الدجال قالت عائشۃ کنا نسمعہ بعد
ذلک یتعوذ من عذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت یہودی اون کے پاس آئی اور کہنے لگی
اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگون کو قبر میں بھی عذاب ہوگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہون میں اللہ کی قبر کے عذاب سے حضرت عائشہ نے کہا پھر آپ کہیں باہر نکلی اتنے میں سورج کو
گہن لگا ہم سب حجرہ میں چلی آئی اور عورتیں ہمارے پاس اکٹھا ہوگئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوس وقت
پھر دن چڑھا ہوگا آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے سے کچھ کم پھر رکوع
کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اوس میں بھی ایسا ہی کیا لیکن رکوع اور قیام
اوسکا پہلی رکعت سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور سورج صاف ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر بیٹھے اور فرمایا لوگ قبر میں ایسی
آزمائے جاوینگے جیسے دجال کے سامنے آزمائے جاوینگے حضرت عائشہ نے کہا اوس دن سے ہم سنتے ہیں آپ پناہ مانگا کرتے تھے اللہ کے
قبر کے عذاب سے عن عائشۃ تقول جاءتنی یہودیۃ تسألنی فقالت اعاذک اللہ من عذاب القبر فلما جاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ایعذب الناس فی القبور قال عاذا باللہ فرکب
مرکبا یعنی فانخسفت الشمس فکنت بین الحجر مع نسوۃ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مرکبہ
فاتی مصلاہ فصلی بالناس فقام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع رأسہ فاطال القیام ثم
رکع فاطال الرکوع ثم رفع رأسہ فاطال القیام ثم سجد فاطال السجود ثم قام قیاما ایسر من قیامہ
الاول ثم رکع ایسر من رکوعہ الاول ثم رفع رأسہ فقام ایسر من قیامہ الاول ثم رکع ایسر من رکوعہ

الاوّل ثم رفع راسه فقام اطول من قیامه الاوّل فکانت اربع رکعات واربع سجدات وانجلت الشمس فقال انکم تفتنون فی القبور کفتنة الدجال قالت عائشة فسمعته یقول ذلک یتعوذ من عذاب القبر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہنے لگی اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچاوے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا آپ نے فرمایا پناہ اللہ کی پھر آپ سوار ہوگئے اور سورج کو گہن لگا میں حجروں میں عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور نماز پڑھنے کی جگہ میں گئے آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی تو کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے لیکن پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور کھڑے ہوئے پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم تو سب چار رکوع ہوئے اور چار سجدے اتنے میں آفتاب صاف ہوگیا آپ نے فرمایا قبر میں تمہاری آزمایش ہوگی جیسے دجال کی سامنے آزمایش ہوگی حضرت عائشہ نے کہا پھر میں نے سنا آپ سے آپ پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی فی کسوف فی صفة رضم اربع رکعات فی اربع سجدات ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو بہ گہن کی نماز پڑھی زنرم کے پاس (وادی کے کنارے میں) اوس میں چار رکوع کیے اور چار سجدے عن جابر قال کسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم شدید الحر فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم باصحابه فاطال القیام حتی جعلوا یخرون ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتین ثم قام فصنع نحوا من ذلک وجعل یتقدم ثم تاخر وکانت اربع رکعات واربع سجدات کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت عظیم من عظماء الناس وانهما ایتان من ایات الله یریکموهما فاذا انخسفت فصلوا حتی تنجلی ترجمہ جابر سے روایت ہے سو بہ گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بڑی گرمی کے دنوں میں آپ اپنی اصحاب کے ساتھ نماز پڑھی تو بہت دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا بڑی دیر تک پھر رکوع میں بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا آپ آگے بڑھتے تھے پھر ہٹتے تھے ساری نماز میں چار رکوع اور چار سجدے کیے آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے تھے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کو لیکن حالانکہ ان دونوں کا گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب ایسا ہو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ سورج یا چاند صاف ہو جاوے **نوع آخر** ایک اور طرح گہن کی نماز عن عبد الله بن عمرو قال خسفت الشمس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام فنودی الصلوة جامعة فصلی رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے حکم دیا منادی ہوئی کہ نماز جماعت ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع کیے اور ایک سجدہ پھر کھڑی ہوئی اور دو رکوع کیے اور ایک سجدہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے کبھی اتنا لمبا رکوع نہیں کیا اور نہ کبھی اتنا لمبا سجدہ کیا (امام نسائی نے کہا کہ اس حدیث کو مروان نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا اور اوس کی مخالفت کی محمد بن حمیر نے جیسا کہ آگے ابن حمیر کی روایت مذکور ہوتی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَّى عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ مَا سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُودًا وَلَا رَكَعَ رُكُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز پڑھی اوسمیں پہلی رکعت میں) دو رکوع کیے اور دو سجدے پھر کھڑی ہوئی اور دو رکوع کیے اور دو سجدے پھر آفتاب صاف ہو گیا حضرت عائشہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور رکوع اوس سے زیادہ لمبا نہیں کیا (خلاف کیا ابن حمیر کا علی بن مبارک نے اوسکی روایت آگے آتی ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَاطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلَاتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ فِرَاسُودَةَ الْبِقْرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَيَسْجُدُ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجَدَ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے وضو کیا اور حکم کیا تو پکارا گیا کہ نماز جماعت سے ہونیوالی ہے پھر آپ کھڑی ہوئی اور دیر تک کھڑی رہی نماز میں میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے سورہ بقر پڑھی ہوگی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہی پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور اتنی ہی دیر تک کھڑی رہی جتنی دیر تک رکوع کیا پھر سجدہ نہیں کیا پھر رکوع کیا پھر سجدے میں گئی پھر کھڑی ہو کر ایسا ہی کیا یعنی دو رکوع کیے پھر سجدہ کیا بعد اوسکے دیکھا تو سورج صاف ہو گیا تھا فَرَجَعَ أَحْمَدُ ایک اور طرح سے گہن کی نماز عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا فَاطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ فَاطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَجَلَسَ فَاطَالَ الْجُلُوسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي آخِرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي وَيَقُولُ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَأَنَا فِيهِمْ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ....

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ دُنِيَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي لَتَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَ
لَقَدْ دُنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتَّقِيهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرَ
تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ
فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَإِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ لَيْتَهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السَّيْبَتَيْنِ يَجُرُّ
بِنَجِّ اللهُ عَدْعٍ يَدْفَعُ بِعَصَاتَيْنِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ
بِمِحْجَنِهِ مُتَكَعِّكًا عَلَى مِحْجَنٍ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ تَرْجَمَهُ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نماز کی لئی کہڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ جو لوگ تہے وہ بہی کہڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک کہڑے
رہے پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہا کر بیٹہے رہے بڑی دیر تک پہر سجدہ کیا بڑی دیر
تک پہر سر اوٹہایا اور کہڑے ہوئے اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا جیسا پہلی رکعت مین کیا تہا یعنی قیام اور رکوع اور سجود
اور جلوس بہت دیر تک کئی پہر دوسری رکعت کے اخیر سجدے مین آپ ہانپنے لگی اور رونے لگے فرماتے تہے تو نے مجہسے یہ وعدہ نہین
کیا تہا (یعنی عذاب کا) حالانکہ مین ان لوگون مین موجود ہون اور تو خود فرماتا ہے اپنی کلام مین اللہ نہین عذاب کرنیوالا
اون کو جب تو اون مین موجود ہے) تو نے مجہسے یہ وعدہ نہین کیا تہا اور ہم تجہسے بخشش چاہتے ہین اور تو خود فرماتا ہے
اپنی کلام مین اللہ اونکو عذاب کرنیوالا نہین جیسا وہ اپنے گناہون کی بخشش چاہتے ہین) پہر آپ نے سر اوٹہایا تو سورج
صاف ہو گیا تہا اوسوقت آپ کہڑے ہوئے اور لوگون کو خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پہر فرمایا سورج اور چاند دو اللہ
کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جب تم دیکہو ان مین گہن لگا ہے تو دوڑو اللہ کی یاد کی طرف قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہ
محمد کی جان ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی) جنت مجہسے اتنی قریب کر دی گئی تہی اگر مین ہاتہ پہیلاتا تو اوس کے پہل خوشی لیتا اور جہنم
مجہسے اتنا نزدیک ہو گیا کہ مین اوس سے بچنے لگا مین ڈرتا تہا کہین تمھین ڈبا نہ لیوے مین نے اوسمین حمیر ایک قبیلہ کا نام ہے
کی عورت کو دیکہا جسکو ایک بلی کیوجہ سے عذاب ہو رہا تہا اوس نے بلی کو باندہ دیا تہا پہر نہ چہوڑا اوسکو یہانتک کہ وہ زمین کے
کیڑے مکوڑے کہانے لگے نہ اوسکو کہانا دیا نہ پانی دیا آخر وہ مر گئی (بہوک پیاس سے) مین نے دیکہا وہ بلی اوس عورت کو نوچتی تہی
جب وہ سامنے آتی اور جب پیٹہ پہیرتی تو اوس کے سرین کو نوچتی اور مین نے اوس مین دو جوتیون والیکو دیکہا جو بنی دعدع مین سے
تہا (وہ لوگون کی جوتیان چرا یا کرتا) ایک لکڑی دو شاخی سے مار کر جہنم مین ٹہکیلا جاتا تہا اور مین نے اوسمین عمرو بن لحی کو دیکہا جو جہنم مین
آنتین گھسیٹتا پہرتا تہا (اگر کسیکو معلوم ہو گیا تو کہتا میری لکڑی مین اٹک گیا تہا مین تو بہی بہاگ گیا) وہ اپنی لکڑی
پر تکیہ لگائے کہڑا تہا مین لکڑی کا چور ہون عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

علیہ وسلم قام فصلی للناس فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم قام فاطال القیام وھو دون
القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد فاطال السجود ثم رفع ثم سجد
فاطال السجود وھو دون السجود الاول ثم قام فصلی رکعتین وفعل فیھما مثل ذلک ثم سجد سجدتین
یفعل فیھما مثل ذلک حتی فرغ من صلوتہ ثم قال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ وانھما
لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فافزعوا الی ذکر اللہ عزوجل والی الصلوۃ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے سو بے گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر بڑی دیر تک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر بڑی دیر تک سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے سجدے سے کم پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اور ان میں بھی ایسا ہی کیا پھر دو سجدے کیے اور ان میں بھی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زیست کی لیئے اور میں گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کی یاد کے لیئے دوڑو اور نماز کے لیئے **نوع آخر** ایک اور طرح گہن کے نماز عن ثعلبۃ بن عباد العبدی من اھل البصرۃ انہ شھد خطبۃ یوما لسمرۃ بن جندب فذکر فی خطبتہ حدیثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمرۃ بن جندب بینا انا یومئذ وغلام من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کنا رشقین رشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کانت الشمس قید رمحین او ثلاثۃ فی عین الناظر من الافق اسودت فقال احدنا لصاحبہ انطلق بنا الی المسجد فوا للہ لیطلعن الشمس الساعۃ علی امر شان ھذہ الشمس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فدفعنا الی المسجد قال فوافینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی الناس قال فاستقدم فصلی فقام کاطول قیام ما قام بنا فی صلوۃ قط ما نسمع لہ صوتا ثم رکع بنا کاطول رکوع ما رکع بنا فی صلوۃ قط ما نسمع لہ صوتا ثم سجد بنا کاطول سجود ما سجد بنا فی صلوۃ قط ما نسمع لہ صوتا ثم فعل ذلک فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک قال فوافق تجلی الشمس جلوسہ فی الرکعۃ الثانیۃ فسلم فحمد اللہ واثنی علیہ وشھد ان لا الہ الا اللہ وشھد انہ عبد اللہ ورسولہ مختصر

ترجمہ ثعلبہ بن عباد عبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا تھا اس نے ایک دن خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے اور انہوں نے ایک حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اسی دن میں اور ایک لڑکا انصار کا نشانہ لگا رہے تھے (تیر کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آفتاب دیکھنے والی کی نگاہ میں دو یا تین نیزے برابر بلند ہوا ایکا ایک سیاہ ہو گیا ہم نے ایک دوسرے سے کہا چلو مسجد کو آفتاب کا یہ حال ضرور کوئی نئی بات پیدا کرائیگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی امت کی لیئے ہم مسجد کو چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نکلتے ہوئے ملے آپ گئے تھے اور نماز پڑھی آپ نے

دیر تک کھڑے رہے جیسی کہ ویسا کسی نماز میں نہیں کھڑے رہے تھے ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے پھر آپ رکوع کیا اتنا بڑا ویسا رکوع کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپکی آواز نہیں سنی پھر سجدہ کیا اتنا بڑا ویسا سجدہ کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جب آپ دوسری رکعت کو بیٹھے تو آفتاب صاف ہو گیا آپ نے سلام پھیرا اور اللہ کی تعریف کی اور اوس کی ثنا بیان کی اور گواہی دی اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور گواہی دی اس بات کی کہ میں اللہ کا بندہ اور بھیجا ہوا ہوں حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نگہبرا کر اپنا کپڑا سمیٹتے ہوئے یہاں تک کہ مسجد میں آئے اور برابر ہمارے ساتھ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا جب صاف ہو گیا تو آپ نے فرمایا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑی شخص کے مرنیکے لیئے حالانکہ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا کسی کے موت یا زیست کے لیئے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ جب کسی اپنی مخلوق پر تجلی کرتا ہے تو وہ اوسکی بعد رہ جاتی ہے جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو مثل اوس فرض نماز کی جو نئی تم نے پڑھی ہو یعنی جسکے بعد گہن ہوا گر فجر کے بعد ہو تو دو رکعتیں پڑھو اگر ظہر یا عصر یا عشا کے بعد ہو تو چار پڑھو حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ فِي إِهْلَالِهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ تُصَلُّونَهَا مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت ہے سورج گہن ہوا ہم اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مدینہ میں آپ گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے نکلے دو رکعتیں آپنے پڑھیں لمبی پڑھیں پھر آپ کا نماز سے فارغ ہونا اور سورج کا صاف ہونا ساتھ ہوا آپنے اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور دونوں میں کسی کی موت یا زیست کے لیئے گہن نہیں لگتا جب تم اون میں گہن دیکھو تو جو فرض نماز نئی پڑھی ہو اسی طرح نماز پڑھو حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ الْهِلَالِيُّ إِنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ كَسَّرَ فِيهِمَا حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا مَخْلُوقَانِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ

فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِنَّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتَّى يُنْجِيَ
أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا ترجمہ شعیب ہالی سورہ روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں
پڑھیں یہانتک کہ آفتاب صاف ہو گیا پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسیکے مرنے کے لیئے گہن نہیں لگتا وہ تو اللہ کی پیدا کی
ہوئیں چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا کرتا
ہے اور اللہ عزوجل جب اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اس کی تابعداری کرتی ہے جب سورج گہن ہو
یا چاند گہن تو نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ کوئی نئی بات پیدا کرے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ نعمان
بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو نئی فرض کی طرح نماز پڑھو۔
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا أَيْ كُسُوفٍ
وَسُجُودٍ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سورج گہن کی وقت جیسے ہم پڑھتے ہیں
رکوع اور سجدہ کرتی تھی عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى
الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
وَإِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَإِنَّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ
اللَّهُ أَمْرًا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جلدی کرتی ہوئے مسجد کو نکلی اوسوقت سورج
میں گہن لگا تھا آپ نے نماز پڑھی یہانتک کہ سورج صاف ہو گیا پھر فرمایا جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے سورج اور چاند میں
گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لیئے زمین کی بڑے آدمیوں میں سے حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے
یا جینے کے لیئے گہن نہیں لگتا لیکن وہ دونوں اللہ کے مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں
نئی بات پیدا کرتا ہے پھر اگر دونوں میں سے جب گہن لگے نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہو جاوے یا اللہ نئی بات پیدا کرے عَنْ
أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتْ قَالَ إِنَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ
وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ ابْنًا لَهُ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ
فَقَالَ نَاسٌ فِي ذَلِكَ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ
اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے یہانتک کہ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑ کر جمع ہو گئے آپ نے ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں

جب سورج صاف ہو گیا تو فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنکی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور ان میں کسی کی موت یا زیست کے لئے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ گہن جاتا رہے پھر آپ نے اس لیے فرمایا کہ (اوسی روز) آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا لوگوں نے کہا (کہ اسی وجہ سے آفتاب کو گہن لگا تھا

عن ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی رکعتین مثل صلوتکم ھذہ وذکر الکسوف الشمس ترجمہ ابوبکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں مثل تمہاری نماز کی سورج گہن میں

قدر القراءۃ فی صلوۃ الکسوف سورج گہن میں کتنی قرات کرے

عن ابن عباس قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا قرأ نحوا من سورۃ البقرۃ قال ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فاذکروا اللہ عز وجل قالوا یا رسول اللہ رایناک تناولت شیئا فی مقامک ھذا ثم رایناک تکعکعت قال انی رایت الجنۃ او اریت الجنۃ فتناولت منھا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا واریت النار فلم ار کالیوم منظرا قط ورایت اکثر اھلھا النساء قالوا لم یا رسول اللہ قال بکفرھن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رات منک شیئا قالت ما رایت منک خیرا قط ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے سورج گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے قریب قریب سورہ بقر کے پھر قرات کی پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سر اوٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو گیا تھا آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ عزوجل کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے آپ کو دیکھا آپ کسی چیز کو پکڑ کر لیتے ہو اپنی جگہ میں پھر ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹ گئے آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا یا جنت مجھکو دکھلائی گئی میں نے اوسمیں سے ایک خوشہ جنت کے میوہ کا لینا چاہا اگر میں اوس کو لیتا تو جبتک دنیا قایم رہتی تم اوسمیں سے کھایا کرتے اور وہ ختم نہ ہوتا اس لیے

کہ جنت کے میوہ کو فنا نہیں ہے کھلہا دایم وظلہا (سایہ دایمی ہے) پھر جہنم مجھکو دکھلایا گیا میں نے آجتک ایسی ناپسند چیز نہیں دیکھی اور میں نے دیکھا اوسمیں عورتیں بہت ہیں صحابہ نے عرض کیا کیوں یارسول اللہ آپنے فرمایا اونکی کفر کیوجہ سے لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے سے آپنے فرمایا خاوند کا کفر کرتے ہیں (یعنے اوسکی ناشکری کرتے ہیں) اور احسان نہیں مانتیں اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ایک بات تیری بری دیکھی تو کہنے لگتی ہے میں نے کبھی تجھسے بھلائی نہ پائی۔

باب الجہر بالقراءۃ فی صلوۃ الکسوف سورج گہن کی نماز میں پکار کر قرات کرنا

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی اربع رکعات فی اربع سجدات وجہر فیھما بالقراءۃ فلما رفع راسہ قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے گہن کے نماز میں چار رکوع کیئے اور چار سجدے اور دو رکعتوں میں پکار کر قرات کی جب رکوع سے سر اوٹہاتے تو آپ فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد **ف** یہہ جمہور علما کے نزدیک محمول ہے چاند گہن پر اسلیئے کہ امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور لیث اور جمہور فقہا کے نزدیک سورج گہن کی نماز میں آہستہ قرات کرنا چاہیے اور چاند گہن کے نماز میں پکار کر کے اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق کے نزدیک دونوں نمازوں میں پکار کر قرات کرنا چاہیے **فوائد**

الجہر فیھما سورج گہن کے نماز میں قرات پکار کر نا **عن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا بھم فی کسوف الشمس لا نسمع لہ صوتا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑہائی ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے (یعنی قرات آپ کی)

باب القول فی السجود فی صلوۃ الکسوف گہن کی نماز میں سجدے میں کیا کہے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع فاطال قال شعبۃ وحسبہ قال فی السجود نحو ذلک وجعل ینکی فی سجودہ وینفخ ویقول رب لم تعدنی فی ھذا وانا استغفرک لم تعدنی فی ھذا وانا فیھم فلما صلی قال عرضت علی الجنۃ حتی لو مددت یدی تناولت من قطوفھا وعرضت علی النار فجعلت اتقی حشیۃ ان یغشاکم حرھا ورایت فیھا سارق بدنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورایت فیھا اخا بنی دلیع سارق المجمر فاذا فطن لہ قال ھذا عمل المجن ورایت فیھا امراۃ طویلۃ سوداء تعذب فی ھرۃ ربطتھا فلم تطعمھا ولم تسقھا ولم تدعھا تاکل من خشاش الارض حتی ماتت وان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ وربما قال ھما ایتان من ایات اللہ فاذا انکسفتا عند ذلک او قال فصل احدھما شیئا من ذلک فاسرعوا الی ذکر اللہ عز وجل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ گہن ہوا رسول اللہ صلعم کے زمانے میں آپ نے نماز پڑہائی تو ایک لمبا قیام کیا پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اوٹہایا شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں عطاء نے سجدہ میں بھی ایسا

سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا اور کھا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا
لنبا رکوع کے برابر یا اس سے بھی بڑا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے
ہوئے اور ایک لنبی قرات کی لیکن پہلی قرات سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا۔ اور
سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر ایک لنبی قرات کی لیکن پہلی قرات سے (یعنی جو دوسری رکعت میں کی تھی) کم پھر تکبیر کہی اور ایک لنبا رکوع
کیا پھر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لیکن پہلے سجدے سے کم پھر تشہد پڑھا پھر سلام
پھیرا یعنی اوس کے کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زیست کے لیے
نہیں گہناتے وہ دونو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے جب اون میں سے کسی کو گہن لگے تو دوڑو اللہ کیطرف
نماز کے ساتھ (یعنی جلدی نماز پڑہو) عن اسماء بنت ابی بکر قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الکسوف فقام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع
ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم قام فاطال القیام ثم رفع
فاطال الرکوع ثم رفع فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم رفع
ثم انصرف ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑہی تو کھڑے ہوئے
بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور
سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے اور قیام کیا بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی
دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر
اوٹھایا پھر نماز سے فارغ ہوئے **باب** الصلوٰۃ علی المنبر بعد صلوٰۃ الکسوف گہن کی نماز کے بعد منبر
پر بیٹھنا عن عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج مخرجا فخسفت الشمس فرجع حتی
ابصر فاجتمع الیہ الناس وقیل الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذالک ضحوۃ فقام فیہا فاثنی
علی اللہ بما ہو اہلہ ثم قال ما من شیء لم اکن رایتہ الا وقد رایتہ فی مقامی ہذا حتی الجنۃ والنار
ولقد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا او مثل الدجال لا ادری ایتہما قال اسماء فیوتی
احدکم فیقال ما علمک بہذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادری ایتہما قالت اسماء فیقول ہو
محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات والہدی فاجبنا واتبعنا ہو محمد ثلاثا فیقال لہ نم صالحا قد علمنا
انک مؤمن بہ وانتم فی ریب منہ واما المنافق او المرتاب لا ادری ایتہما قالت اسماء فیقول سمعت
الناس یقولون قولا فقلتہ لا ادری ما ہو ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جانے کو تھے کہ گہن
لگا ہم حجرے میں چلے آئے اور عورتیں ہمارے پاس جمع ہوگئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوسوقت پھر جتنا ہوا
ہوگا آپ کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر ایک لنبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا لیکن
پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا مگر اوس میں رکوع اور قیام پہلے رکعت سے

کہ کہ پھر سجدہ کیا اللہ سورج صاف ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اور باتوں میں یہ بھی کہ لوگوں کی آزمائش ہوگی قبروں میں جیسے دجال کے ساتھ آزمائش ہوگی یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے (جو اوپر گزر چکی) باب کیف الخطبۃ فی الکسوف کہن کی نماز میں خطبہ کیونکر پڑھے عن عائشۃ قالت خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام فصلی فاطال القیام جدا وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم رفع راسہ فاطال القیام وھو دون القیام الاول ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول ثم سجد فقرغ من صلاتہ وقد تجلی عن الشمس فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتم ذلک فصلوا وتصدقوا واذکروا اللہ عزوجل وقال یا امۃ محمد واللہ عزوجل ما من احد اغیر من اللہ عزوجل ان یزنی عبدہ او امتہ یا امۃ محمد لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے سورج گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی تو بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور بڑی دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا پھر خطبہ سنایا لوگوں کو تو اللہ کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو اور صدقہ دو اور یاد کرو اللہ عزوجل کی اور فرمایا اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اللہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہیں ہے اوس کے غلام اور لونڈی کے زنا کرنے سے (یعنے اگر تمہارا غلام یا لونڈی زنا کرے تو ضرور تم کو غیرت آوے گی پھر اللہ کا کوئی غلام یا اللہ کی کوئی لونڈی زنا کرے تو اوسکو کتنا غیرت آتی ہوگی) اور فرمایا اے امت محمد کے اگر تم کو اتنا علم ہو جتنا مجھ کو ہے تو بہت تھوڑا ہنسو اور بہت رو

حدیث سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب حین انکسفت الشمس فقال اما بعد ترجمہ سمرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن میں خطبہ پڑھا تو فرمایا بعد حمد اور ثنا کے (یعنے پہلے اللہ کی حمد اور ثنا کی پھر اما بعد کہہ کے خطبہ شروع کیا اس میں تعلیم ہے اس بات کی کہ خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے) باب الامر بالدعاء فی الکسوف سورج گہن میں دعا کرنے کا حکم عن ابی بکرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانکسفت الشمس فقام الی المسجد یمر رداءہ من العجلۃ فقام الیہ الناس فصلی رکعتین کما یصلون فانجلت فخطبنا فقال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ یخوف بھما عبادہ وانھما لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتم کسوف احدھما فصلوا وادعوا حتی ینکشف ما بکم ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی وفات ہوئی تو سورج کو گہن لگا آپ مسجد کیطرف چلے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے جلدی سے لوگ بھی آپکے ساتھ چلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جیسے لوگ پڑھتے ہیں جب سورج صاف ہوگیا تو ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جیسے ڈراتا ہے وہ اپنے بندوں کو ان میں کسی کے مرنے کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم دیکھو ان میں سے کسیکو گہن لگا ہے تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہانتک کہ گہن صاف ہو جاوے

الامر بالاستغفار فی الکسوف

سورج گہن میں استغفار کرنیکا حکم عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرِعًا یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ فَقَامَ حَتّٰی اَتَی الْمَسْجِدَ فَقَامَ یُصَلِّیْ بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَرُکُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَاَیْتُہٗ یَفْعَلُہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُرْسِلُھَا یُخَوِّفُ بِھَا عِبَادَہٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْھَا شَیْئًا فَافْزَعُوْا اِلَی الذِّکْرِ وَدُعَائِہٖ وَالْاِسْتِغْفَارِ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اوٹھے قیامت کے خوف سے آپ کھڑے ہوئے اور مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بہت لمبی لمبی قیام اور رکوع اور سجود سے ویسی لمبی کسی نماز میں آپ کرتے نہیں دیکھا پھر فرمایا یہ وہ نشانیاں ہیں جنکو اللہ بھیجتا ہے کسی کے مرنے یا جینے کے لیے نہیں ہوتیں لیکن اللہ انکو اپنے بندوں کے ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے جب تم میں سے کسیکو دیکھو تو دوڑو اللہ کی یاد کیلیے اور اس سے دعا اور استغفار کرنے کے لیے

کتاب الاستسقاء

استسقا کی نماز کا بیان

جب پانی کم برسے اور لوگوں پر تباہی کا خوف ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ رعایا کے ساتھ بستی سے باہر نکلکر نماز پڑھے اور دعا اور استغفار کرے

صفۃ یستسقی الامام

امام اسلام استسقا کیلیے کب نکلے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰہَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَۃِ اِلَی الْجُمُعَۃِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَھَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَھَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا وَبُطُوْنَ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتَ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ اِنْجِیَابَ الثَّوْبِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایکشخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جانور مر گئی اور راستے بند ہوگئے (پانی نہ ہونے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنے کی لیے آپنے دعا کی تو اوس جمعہ سے لیکر وہ سر جمعہ تک پانی برسا کیا پھر ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور راستے بند ہوگئی اور جانور مر گئے (بہت پانی برسنے سے) آپنے فرمایا یا اللہ برسا پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور ٹیلوں پر اور نالوں اور درختوں میں اوگنے کی جگہ پر بدلیں سب پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے

خروج الامام الی المصلی للاستسقاء

امام کا نکلنا استسقا کے لیے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَلَّذِیْ اُرِیَ النِّدَآءَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے (انہوں نے خواب میں اذان سنی تھی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلی کیطرف نکلے (یعنی جنگل میں جہاں عید کی نماز پڑھتے تھے) استسقا کیلئے آپنے قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر کو الٹا اور دو رکعتیں پڑھیں قتیبہ امام نسائی نے کہا یہ غلطی ہے سفیان بن عیینہ کی عبداللہ بن یزید جنکو خواب میں اذان کی تعلیم ہوئی تھی وہ عبداللہ بن یزید بن عاصم ہیں اور یہ عبداللہ بن یزید بن عاصم مازنی ہیں جو استسقا کی حدیث روایت کرتے ہیں

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ

يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِمَا إِذَا خَرَجَ امام کو کس حال میں نکلنا چاہیے عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَضَرِّعًا فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو فلان شخص نے عبداللہ بن عباس کیپاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ استسقا کیلئے نکلے عاجزی کرتے ہوئے انکسار سے بغیر آرایش اور زینت کے زاری کرتے اللہ کی درگاہ میں محتاجی ظاہر ہوتے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسے تم پڑھتے ہو اور خطبہ نہیں پڑھا جیسے تم پڑھتے ہو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا کی نماز کیلئے ایک سیاہ چادر اوڑھی تھی

بَابُ جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلِاسْتِسْقَاءِ

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کیلئے نکلے عاجزی اور تضرع اور زاری سے بغیر زینت اور آرائش کے پھر منبر پر بیٹھے لیکن تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا بلکہ برابر دعا اور عاجزی کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسی عیدین میں پڑھتے تھے

تَحْوِيلُ الْإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

امام جب استسقا میں دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگوں کیطرف کرے عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَحَوَّلَ النَّاسُ ظُهُورَهُمْ وَدَعَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فِيهِمَا ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے استسقا کیلئے اپنی چادر الٹی اور لوگوں کیطرف پیٹھ پھیر دی اور دعا کی پھر دو رکعتیں پڑھیں اونچی قرأت پکار کے کی

تقلیب الامام الرداء عند الاستسقاء استسقا کے وقت امام کا چادر الٹنا **عن عباد بن تمیم** عباد بن تمیم سے
عن عمه انه النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی وصلی رکعتین وقلب رداءه ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت
ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن زید بن عاصم سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے
دو رکعتیں پڑھیں اور چادر کو الٹا **ف** اسطرح کہ داہنا کونا اوسکا بائیں مونڈھے پر کیا اور بایاں اوسکا داہنے مونڈھے پر کیا جیسا
ابوداؤد کی روایت میں ہے مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فصل کی حالت بھی اسیطرح الٹ جاویگی قحط اور گرانی کے بدلے بارش
اور ارزانی ہوگی **حتی یحول الامام رداءه** امام اپنی چادر کب الٹی **عن عبداللہ بن زید یقول** خرجنا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی وحول رداءه حین استقبل القبلة ترجمہ عبداللہ بن زید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپنے پانی کے لیے دعا کی اور چادر الٹی جب قبلہ کیطرف منہ کیا **رفع**
الامام یدیه امام کا ہاتھ اوٹھانا دعا کے لیے **استسقاء عن عباد بن تمیم عن عمه انه رای رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء استقبل القبلة وقلب الرداء ورفع یدیه ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت
ہے انہوں نے اپنے چچا سے سنا (عبداللہ بن زید سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا استسقا میں آپنے
قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر الٹی اور ہاتھ اوٹھائے دونوں **ف** آسمان کیطرف دعا کی لیکن ہتھیلیاں نیچے کیطرف
رکھیں اور انکی پشت اوپر کی **ینضح** الٹی جیسے مسلم کی روایت میں ہے نووی نے کہا اجماعت نے ہمارے اصحاب میں سے کہا ہے
کہ جب دعا کیجاوے کسی بلا کے اوٹھنے کے لیے جیسے قحط وغیرہ تو ہاتھوں کی پشت اوپر رکھی اور جب دعا کیجاوے کسی چیز کے مانگنے
کے لیے تو ہتھیلیاں اوپر رکھے **باب کیف یرفع** یرفع ہاتھوں کو کہانتک اوٹھاوے **عن انس قال کان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیه فی شیء من دعائه الا فی الاستسقاء فانه کان یرفع
یدیه حتی یرای بیاض ابطیه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھ نہیں اوٹھاتے
تھے مگر استسقا میں سیانتک اوٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی **ف** نووی نے کہا حدیث کی تاویل یہ ہے
کہ بہت بلند نہ اوٹھاتے تھے مگر استسقا میں اسلیے کہ اور دعاؤں میں بھی ہاتھ کا اٹھانا آپ سے ثابت ہوا ہے **عن ابی اللحم**
انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عند احجار الزیت یستسقی وهو مقنع یکفیه یدیه ترجمہ
ابواللحم سے روایت ہے اوس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے لیے دعا کرتے ہوئے احجار الزیت (ایک جگہ کا نام
ہے مدینہ میں وہاں کے پتھر سیاہ اور چکنے ہیں) میں آپ دونوں ہتھیلیاں اوٹھائے ہوئے **عن انس بن مالک یقول**
بینما نحن فی المسجد یوم الجمعة ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یخطب الناس قام رجل فقال یا
رسول اللہ انقطعت السبل وهلکت الاموال وتجدب البلاد فادع اللہ ان یسقینا فرفع رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یدیه حذاء وجهه فقال اللهم اسقنا فوا للہ ما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیه

وسلم من المنبر حتى قوسنا مطرنا وما نظرنا ذلك اليوم الى الجمعة التي تليها فجاء رجل فقال يا رسول الله هو
الذي قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم استسق لنا فقال رجل يا رسول الله انقطعت السبل
وهلكت الاموال من كثرة الماء فادع الله ان يمسك عنا الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم حوالينا ولا علينا وكان على الجبال ومنابت الشجر قال والله ما هو الا ان تكلم رسول
الله صلى الله عليه وسلم بذلك تمزق السحاب حتى ما نرى منه شيئا ثم حدثنا شريك عن انس بن مالك قال بينما
مسجد میں بیٹھے تھے جمعہ کے روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے لوگوں کو اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے
لگا یا رسول اللہ راستے بند ہو گئے اور اونٹ مر گئے اور شہروں میں قحط ہو گیا (پانی نہ برسنے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برسا دے
رسول اللہ یہ سنکر دونوں ہاتھ اپنے منہ کے سامنے اٹھائے اور فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو تو قسم خدا کی آپ منبر پر سے نہیں اترے تھے
کہ پانی زور کا برس گیا اور برابر برسا کیا اور سدن ہی لیکر دوسرے جمعہ تک پھر ایک شخص بولا (لیکن مجھے یاد نہیں ہے کہ شخص تو جس نے
پہلے کہا تھا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ پانی برسا دے یا دوسرا شخص تھا) یا رسول اللہ راستے بند ہو گئے اور اونٹ مر گئے پانی کی شدت
سے تو دعا کیجیے اللہ پانی کو روک لیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ہماری گرداگرد (ہمارے اوپر نہیں) برسے لیکن
ہمیں برسو انس نے کہا قسم خدا کی آپکا یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا یہانتک کہ ہم کو دکھلائی نہ دیا **ذکر الاستسقاء**
استسقا میں کیا دعا مانگے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی الله عليه وسلم قال اللهم اسقنا ثم حدثنا شريك عن انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اللھم اسقنا یعنی یا اللہ پانی پلا ہم کو **عن** انس قال كان
النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة فقام اليه الناس فصاحوا فقالوا يا نبي الله تحطت المطر
وهلكت البهائم فادع الله ان يسقينا قال اللهم اسقنا اللهم اسقنا وايم الله ما نرى في السماء قزعة
من سحاب قال فانشأت سحابة فانتشرت ثم امطرت ونزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى
وانصرف فلم تزل تمطر الى الجمعة الاخرى فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب صاحوا
اليه فقالوا يا نبي الله تهدمت البيوت وبقطعت السبل فادع الله يحبسها عنا فتبسم رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقال اللهم حوالينا ولا علينا فانقشعت عن المدينة فجعلت تمطر حولها
وما تمطر بالمدينة قطرة فنظرت الى المدينة وانها لفي مثل الاكليل ثم حدثنا انس ہی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے میں لوگ کھڑے ہوئے اور چلانے لگے کہنے لگے یا نبی اللہ کے پانی رک گیا ہے اور
جانور مر گئے تو اللہ سے دعا کیجیے پس آپ نے فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو قسم خدا کی اسوقت آسمان میں ہم کو ایک ٹکڑا بھی
ابر کا دکھلائی نہ دیتا تھا اتنے میں ابر کا ایک ٹکڑا پیدا ہوا اور وہ پھیل گیا پھر پانی برسنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے
اتر کر نماز پڑھ کر فارغ ہوئے پھر پانی برسا کیا دوسرے جمعہ تک جب دوسرا جمعہ کو آپ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو لوگ چلانے لگے

اور کہنے لگے ای نبی اللہ کے گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے پانی کی شدت سے تو دعا کیجئے اللہ سے پانی رکنے کا ہو آپ نے تبسم فرمایا (یعنی آپ ہنسے اسباب پر کہ ابھی تو پانی کو مانگتے تھے اب پانی سے ڈر گئے) پھر آپ نے دعا کی یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسے ہم پر نہ برسے یہ کہنا تھا کہ ابر مدینے سے پھٹ گیا تو پانی مینھ کے گرد برستا تھا لیکن مدینے میں ایک قطرہ نہ پڑتا تھا راوی نے کہا میں نے مدینے کو دیکھا کہ ابر اوس پر سایہ کر رہا تھا جیسے ٹوپی سر پر (یعنی چھپر سے پیٹا ہوا تھا) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُغِيثَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَأَمْطَرَتْ قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَحْبِسَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ سَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے وہ آپ کے سامنے گیا کھڑے کھڑے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مر گئے اونٹ اور بند ہو گئے رستے تو دعا کیجئے اللہ سے پانی برسا دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا یا اللہ پانی برسا ہم پر انس نے کہا قسم خدا کی ہم کو آسمان میں کہیں بادل کا ٹکڑا ابر کا معلوم نہ ہوتا تھا اور ہمارے اور سلع (ایک پہاڑ کا نام ہے مدینے کے پاس) کے بیچ میں کسی گھر یا مکان کی آڑ نہ تھی (کہ اوس میں سے چھپا ہو) مقصود اوس سے آپ کے معجزے کا ظاہر کرنا ہے کہ بارش کا کوئی سامان نہ تھا اور دفعتاً آپ کے دعا مانگتے ہی ابر پیدا ہو گیا اور پانی برسنے لگا) اتنے میں ایک ٹکڑا ابر کا مثل ڈال کے نمودار ہوا اور آسمان کے بیچ میں آکر پھیل گیا اور برسنے لگا انس نے کہا قسم خدا کی اوس روز ہم نے ایک ہفتے تک سورج کو نہ دیکھا پھر ایک شخص اوسی دروازے سے دوسرے جمعے کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ سامنے آن کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اونٹ مر گئے اور رستے بند ہو گئے تو دعا کیجئے اللہ سے پانی رکنے کا ہے آپ نے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے یا اللہ برسے ٹیلوں اور پہاڑوں اور وادیوں اور درختوں میں یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا اور ہم دھوپ میں نکلے چلتے ہوئے شریک نے کہا میں نے انس سے پوچھا یہ دوسرا شخص وہی پہلا شخص تھا اوہنوں نے کہا نہیں **باب الصلوٰۃ بعد الدعاء** استسقا میں دعا مانگ کر نماز پڑھنے کا بیان عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ

وعن ابی بردۃ ثم صلی رکعتین قال ابو خیثمۃ فی حدیثہ وقرأ فیھما ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں
نے سنا اپنے چچا سے (عبداللہ بن زید سے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دن استسقا کے لیے نکلے تو آپ لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرتے تھے قبلہ کی طرف منہ کرکے اور چادر الٹی پھیر دو
رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں قرأت کی **عن** صلوٰۃ الاستسقاء استسقا کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں **عن**
عبداللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یستسقی فصلی رکعتین واستقبل القبلۃ ترجمہ
عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اور قبلہ کی طرف منہ کیا **باب**
صلوٰۃ الاستسقاء استسقا کی نماز پڑھنا چاہیے **عن** اسحاق بن عبداللہ بن کنانۃ قال ارسلنی امیر
من الامراء الی ابن عباس اسألہ عن الاستسقاء فقال ابن عباس ما منعہ ان یسألنی خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم متواضعا متبذلا متخشعا متضرعا فصلی رکعتین کما یصلی فی العیدین ولم
یخطبکم ھذہ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے کہا مجھکو امیروں میں سے ایک امیر نے عبداللہ بن عباس رضی
بھیجا استسقا کی نماز پوچھنے کے لیے ابن عباس نے کہا اس نے خود کیوں مجھسے نہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عاجزی سے
بے بنا کیچ جھکتی اور زاری کرتے ہوئے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں اور تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا **باب**
الجھر بالقراءۃ فی صلوٰۃ الاستسقاء استسقا کی نماز میں قرأت پکار کر کرنا **عن** عباد بن تمیم عن عمہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم استسقی وصلی رکعتین جھر فیھما بالقراءۃ ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ
بن زید سے) روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں قرأت پکار کر کے
القول عند المطر ما یقال جب پانی برسے وقت کیا کہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اصطر
قال اللھم اجعلہ صیبا نافعا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب پانی برستا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے یا اللہ زور سے برسا اور فائدہ مند کر **باب** الاستمطار بالکواکب تاروں کی گردش پر پانی
برسنے کا اعتقاد رکھنا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل ما انعمت علی
عبادی من نعمۃ الا اصبح فریق منھم بھا کافرین یقولون الکوکب وبالکوکب ترجمہ ابوہریرہ رضی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت اوتارتا ہوں تو ایک فرقہ اسکا
انکار کرتا ہے کہتا ہے فلان تارے نے ایسا کیا یا فلان تارے سے ایسا ہوا **ف** حالانکہ تارے میں کوئی ارادہ نہیں ہے وہ تو جماد ہے
یہ سب نعمتیں اسکی دی ہوئی ہیں جسنے تارے کو بنایا **عن** زید بن خالد الجھنی قال مطرنا الناس علی عھد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتدرون ماذا قال ربکم اللیلۃ قال ما انعمت علی عبادی من نعمۃ الا
اصبح طائفۃ منھم بھا کافرین یقولون مطرنا بنوء کذا وکذا فاما من آمن بی وحمدنی علی سقیای

فَذَاكَ الَّذِي آمَنَ بِي وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِي كَفَرَ بِي وَآمَنَ بِالْكَوْكَبِ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم پر اوس کے صبح کو فرمایا تم نے نہیں سنا رات کو تمہارے پروردگار نے کہا فرمایا پروردگار نے فرمایا میں نے اپنے بندوں پر کوئی نعمت اتاری ہو ان کو ایک گروہ اوسکا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں ہمپر فلاں ستارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا پھر جو شخص مجھپر ایمان لایا اور میرا شکر کیا پانی برسنے پر وہ تو مومن ہے میرا اور کافر ہے ستارے کا اور جس نے کہا ہمپر فلاں ستارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا وہ کافر ہے میرا اور مومن ہے ستارے کا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ پانچ برس تک اپنے بندوں سے پانی کو روک لیوے پھر پانی برسا دے جب بھی ایک گروہ کافر ہی رہے گا وہ کہیگا ہمپر پانی پڑا مجدح (ایک تارے کا نام ہے) کے نکلنے سے صَلَاةُ الْإِمَامِ وَقْتَ الْمَطَرِ إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ جب بہت شدت سے پانی پڑے اور نقصان کا خوف ہو تو اوسکو بند ہونے کیلئے امام دعا کرے عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاجْدَبَتِ الْأَرْضُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةً فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَاحْتُبِسَ الرُّكْبَانُ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ مَلَالَةُ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک سال قحط ہوا تو بعضے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جمعہ کے روز اور عرض کیا یا رسول اللہ پانی رک گیا ہے زمین سوکھ گئی (اوسپر سبزہ باقی نہیں رہا) اور اونٹ مر گئے (چارہ اور پانی نہ ملنے سے) آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسوقت آسمان میں ذرا سا بھی ابر نہ تھا آپنے دونوں ہاتھ لمبے کر دراز کیا یہانتک کہ میں نے آپکے بغلوں کی چمک دیکھی آپ پانی مانگ رہے تھے اللہ جل جلالہ سے پھر جمعے کی نماز سے ہم فارغ نہ ہوئے تھے کہ جس جس ان کا گھر قریب تھا اوسکو اپنے گھر جانا مشکل ہو گیا ایک ہفتے تک برابر برستا تھا جب دوسرا جمعہ آیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور سواروں کا چلنا موقوف ہو گیا آپنے تبسم فرمایا آدمی کی جلدی بیجا دیکھ کر اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے اور فرمایا یا اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر برسے اوسی وقت ابر پھٹ گیا مدینہ پر سے رَفْعُ الْإِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ اسْتِسْقَاءِ الْمَطَرِ جب پانی بند ہونا چاہے تو امام اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ما وضعتھا حتی تار سحاب
کثیر فما برحنا حتی ثار علینا من الغد
الذی یلیہ حتی الجمعۃ الاخری فقام ذلک الاعرابی او قال غیرہ فقال یا رسول اللہ تھدم البناء و
غرق المال فادع اللہ لنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فقال اللھم حوالینا ولا علینا فما
یشیر بیدہ الی ناحیۃ من السحاب الا انفرجت حتی صارت المدینۃ مثل الجوبۃ وسال الوادی قناۃ
شھرا ولم یجئ احد من ناحیۃ الا حدث بالجود ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے لوگوں پر قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے منبر پر جمعہ کی روز ایک گنوار اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ گئے اونٹ اور ہو گئے ہوئی بچوں والے تو
دعا کیجیے اللہ سے آپ نے یہ سنکر اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسوقت آسمان میں بر کا ٹکڑا بھی کہلائی نہ دیتا تھا قسم اوس ذات کی جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے آپنے دونوں ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ ابر کی ٹکڑی اوٹھی پھاڑوں کیطرح پھر منبر پر سے آپا اور ترنے نہیں پائے تھے کہ
منہ کا پانی آپکی داڑھی پر گرنے لگا (مسجد کے ٹپکنے سے) پھر اوس روز ساری دن پانی برستا رہا اور دوسری دن بھی دوسرے جمعہ
تک یہانتک کہ وہی اعرابی یا دوسرا اوٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی نے لگا یا رسول اللہ گھر گر پڑے اور اونٹ ڈوب گئے اب اللہ سے دعا کیجیے
پانی موقوف ہونیکی لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہماری گرداگرد برسے اور
ہم پر نہ برسے پھر جدہر آپنے ابر کو اشارہ کیا اودہر ہی وہ پھٹ گیا یہانتک کہ مدینہ مثل ایک گڑھے کے ہوگیا (جسکو گرداگرد ابر تھا اور
بیچ میں خالی تھا) اور نالوں میں پانی بہا گیا پھر جو کوئی کسی طرف سے آیا اوس نے بیان کیا کہ ہماری طرف پانی برسا ہے اور اس سے
اور تصدیق ہوئی آپ کے دعا قبول ہونیکی) **اخر کتاب الاستسقاء وللہ المنۃ تمام ہوئی کتاب**
استسقا کی شکر خدا کا **کتاب صلوۃ الخوف** خوف کی نماز کا بیان **عن ثعلبۃ بن ھکیم**
قال کنا مع سعید بن العاص بطبرستان ومعنا حذیفۃ بن الیمان فقال ایکم صلی مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف فقال حذیفۃ انا فوصف فقال صلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلوۃ الخوف بطائفۃ رکعۃ صفت خلفہ وطائفۃ اخری بینہ وبین العدو فصلی بالتی
التی تلیہ رکعۃ ثم نکص ھؤلاء الی مصاف اولئک وجاء اولئک فصلی بھم رکعۃ ترجمہ ثعلبہ بن
زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان میں اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن الیمان تھے (صحابی رسول اللہ صلعم کے
سعید نے کہا تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر انہوں نے بیان
کیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز اسطرح پڑھی کہ (لشکر کے دو حصے کیے) پہلے ایک حصے کے ساتھ ایک رکعت
جس نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا پھر دوسرے حصے کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور یہ حصہ
اوسکی جگہ پر چلا گیا **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی ایک ایک رکعت اور خوف ہوا

ایک رکعت کافی ہے عن ثعلبة بن زهدم قال كنا مع سعيد بن العاص بطبرستان فقال ايكم صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فقال حذيفة انا فقام حذيفة وصفت الناس خلفه صفين صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بالذين خلفه ركعة ثم انصرف الذين صلوا الى مكان هؤلاء وجاء اولئك فصلى بهم ركعة ولم يقضوا ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان میں اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسنے تم میں سے خوف کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر حذیفہ کھڑے ہوئے اور اونکے پیچھے دو صفیں ہوئیں ایک صف تو دشمن کے سامنے رہی اور ایک صف اونکے پیچھے پھر جو صف اون کے پیچھے تھی اوس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر اوس کے وہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دشمن کے سامنے والے آئے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر کسی نے قضا نہیں کی ف یعنی کسی گروہ نے دوسری رکعت نہیں پڑھی ایک رکعت پر قناعت کی عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل صلوة حذيفة ترجمہ زید بن ثابت نے بھی مثل حذیفہ کی خوف کی نماز بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عن ابن عباس قال فرض الله الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بذي قرد ركعتين ثم صف الناس خلفه صفين صفا خلفه وصفا موازي العدو فصلى بالذين خلفه ركعة ثم انصرفوا هؤلاء الى مكان هؤلاء وجاء اولئك فصلى بهم ركعة فلم يقضوا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ذی قرد میں (جو ایک مقام ہے مدینہ سے دو منزل پر) اور لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں کیں ایک صف تو آپکے پیچھے رہی اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہی پھر جو صف اگلی پیچھے تھی اوس کے ساتھ آپنے ایک رکعت پڑھائی بعد اوس کے وہ صف چلی گئی اور دوسری صف آئی آپنے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑھائی اور کسی نے قضا نہیں کی عن عبد الله بن عتبة قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقام الناس معه فكبر وكبروا ثم ركع وركع اناس منهم ثم سجد وسجدوا ثم قام الى الركعة الثانية فاخر الذين سجدوا معه وصفوا مع من لم يسجد وكبت الطائفة الاخرى فركعوا مع النبي صلى الله عليه وسلم وسجدوا والناس كلهم في صلوة يركعون ولكن يحرس بعضهم بعضا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز کے لیے) اور لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے آپنے تکبیر کہی پھر آپنے رکوع کیا اور لوگوں میں سے بھی کچھ لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اونہوں نے بھی سجدہ کیا بعد اوسکے آپ دوسری رکعت پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تھا وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے اور دوسرے لوگ آئے

اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوسری رکعت کا) رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز ہی مین تھے پھیر کہتے جاتے تھے لیکن ایک دوسری کی حفاظت کرتا (پہرہ دیتے) ایک ساتھ سلام پھیرا۔ عن ابن عباس قال ما کانت صلوۃ الخوف الا سجدتین کصلوتکم ھؤلاء الیوم خلف ائمتکم ھؤلاء الا انھا کانت عقبا قامت طائفۃ منھم وھم جمیع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلت معہ طائفۃ منھم ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقاموا معہ جمیعا ثم سجد فسجد معہ الذین کانوا قیاما اول مرۃ فلما جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین سجدوا معہ فی اخر صلوتھم سجد الذین کانوا قیاما علی انفسھم ثم جلسوا جمیعھم ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتسلیم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خوف کی نماز نہیں مگر دو سجدے جیسی آج کل تمھاری نگہبان پیچھے ہیں تمہارے امامون کے پیچھے گروہ آگے پیچھے ہوتے اسطرح کہ پہلے ایک گروہ بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر ایک گروہ نے آپکے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور سب آپ کے ساتھ اوٹھے پھر آپنے رکوع کیا تو سب نے آپکے ساتھ رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اوگون نے سجدہ کیا جو پہلے کھڑے ہوے تھے اور اونہون نے سجدہ نہین کیا تھا اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے وہ اب کھڑے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور وہ لوگ بھی بیٹھے جنھون نے اخیر مین آپکے ساتھ سجدہ کیا تو جو لوگ کھڑے رہے تھے (اور اونہون نے سجدہ نہین کیا تھا) اونہون نے اپنی لیے سجدہ کر لیا پھر سب بیٹھے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔ عن سھل بن ابی حثمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم صلوۃ الخوف فصفت صفا خلفہ وصفا مصافو العدو فصلی بھم رکعۃ ثم ذھب ھؤلاء وجاء اولئک فصلی بھم رکعۃ ثم قاموا فقضوا رکعۃ رکعۃ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑہائی تو ایک صف آپکے پیچھے کھڑی ہوی اور ایک صف دشمن کے مقابل رہی آپنے ایک رکعت پڑہی پھر وہ لوگ چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تھے وہ آئے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑہی پھر سب اوٹھے اور ہر ایک نے ایک ایک رکعت اوا کی (جو رہ گئی تھی) عن صالح بن خوات عمن صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلوۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالذین معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسھم ثم انصرفوا فصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بھم الرکعۃ التی بقیت من صلوتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسھم ثم سلم بھم ترجمہ صالح بن خوات نے روایت کیا اوس شخص سے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع مین (جو سنہ ہجری مین ہوا اوس مین مسلمانون کو بہت تکلیف تہی سنکے پانون تھے اسلئے پیچھے لپیٹ لیتے تھے اسی واسطے اوسکو ذات الرقاع کہتے ہین) خوف کی نماز پڑہی تھی (اوس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تہا) اسطرح کہ پہلے ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندہی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا آپنے ایک رکعت اون لوگون کے ساتھ

پڑھی جو آپ کے پیچھے تھے پھر آپ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑھ کر فارغ ہوگئے اور دشمن کے سامنے جاکر صف باندھی اور دوسرا گروہ آیا آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھ رہے اور اون لوگوں نے دوسری رکعت اپنی (جو باقی تھی) پڑھی بعد اوس کے آپ نے سلام پھیرا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یاخذی الطائفتین رکعۃ وطائفۃ مواجھۃ العدو ثم انطلقوا فقاموا مقام اولئک وجاء اولئک فصلی بھم رکعۃ اخری ثم سلم علیھم فقام ھؤلاء فقضوا رکعتھم وقام ھؤلاء فقضوا رکعتھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پھر وہ چلے گئے اور اونکی جگہ جاکر کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا اوسکے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے سلام پھیرا پس ہر ایک گروہ کھڑا ہوا اور اپنی ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) پڑھی **عن** عبداللہ بن عمر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فوازینا العدو وصاففناھم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا فقامت طائفۃ منا معہ واقبل طائفۃ علی العدو فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن معہ رکعۃ وسجدتین ثم انصرفوا فکانوا مکان اولئک الذین لم یصلوا وجاءت الطائفۃ التی لم تصل فرکع بھم رکعۃ وسجدتین ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام کل رجل من المسلمین فرکع لنفسہ رکعۃ وسجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کیطرف تو ہم دشمن کے برابر کھڑے ہوئے اور اوس کے مقابل صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے تو پہلے ایک گروہ ہم میں سے آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کیطرف منہ کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے اوسکے ساتھ کیے پھر وہ گروہ دوسری گروہ کی جگہ چلا گیا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی اور وہ گروہ آیا اوسکے ساتھ بھی آپنے ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر آپ نے سلام پھیرا بعد اوس کے ہر ایک مسلمان کھڑا ہوا اور اوس نے اپنے لئے ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیے **عن** عبداللہ بن عمر بحدیث انہ صلی صلوۃ الخوف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف خلفہ طائفۃ منا واقبلت طائفۃ علی العدو فرکع بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ وسجد سجدتین ثم انصرفوا واقبلوا علی العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل مثل ذلک ثم سلم ثم قام کل رجل من الطائفتین فصلی لنفسہ رکعۃ وسجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی اونہوں نے کہا آپنے تکبیر کہی اور ایک گروہ نے ہم میں سے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پہلے آپ نے اوس گروہ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر وہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا اوس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے ایسا ہی کیا یعنی ایک رکوع اور دو سجدے اوس کے ساتھ کیے

پھر کہے سلام پھیرے یا بعد اوسکے ہر ایک شخص دونوں گروہوں میں سے کھڑا ہوا اور اپنی نماز ایک ایک رکعت اور دو سجدے کرے عمرو
سمعت اللہ بن محمد قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف قام فکبر فصلی خلفہ طائفۃ
منا وطائفۃ موجھۃ العدو فرکع بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ وسجد سجدتین ثم
انصرفوا ولم یسلموا واقبلوا علی العدو فصف فرقۃ امکانھم وجاءت الطائفۃ الاخری فصفوا خلف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بھم رکعۃ وسجد تین ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقد انتظر رکعتین واربع سجدات ثم قامت الطائفتان فصلی کل انسان منھم لنفسہ رکعۃ وا
سجد تین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور
ہم میں سے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے
کیے پھر وہ گروہ چلا گیا لیکن اُسنے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اور صف باندھی اور دوسرا گروہ (جو دشمن کے
سامنے تھا) آیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی آپنے ایک رکوع اور دو سجدے اوس کے ساتھ کیے پھر آپ نے
سلام پھیرا پھر یہ اپنی رکعت اور چار سجدے پوری کر گئے بعد اوس کے دونوں کے لوگ کھڑے ہوئے اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک
ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کیے (امام نسائی نے کہا ابوبکر بن النضر نے کہا ابو یحییٰ حدیث منقطع ہے) اسمایی کہ ابن شہاب
زہری نے ابن عمر سے صرف دو حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث انہیں میں سے ہے) عمرو ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلوۃ الخوف فی بعض ایامہ فقامت طائفۃ معہ وطائفۃ بازاء العدو فصلی بالذین معہ
رکعۃ ثم ذھبوا وجاء الاخرون فصلی بھم رکعۃ ثم قضت الطائفتان رکعۃ رکعۃ ترجمہ عبداللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے
کھڑا ہوا پھر جو گروہ آپکے ساتھ تھا آپنے اوس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اوس کے وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے اوس
کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر ہر ایک گروہ نے ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) ادا کی عمرو مروان بن الحکم ابا ہ سال
ابا ھریرۃ ھل صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف فقال ابو ھریرۃ نعم قال متی قال
عام غزوۃ نجد قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ العصر وقامت معہ طائفۃ وطائفۃ
اخری مقابل العدو وظھورھم الی القبلۃ فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبروا جمیعا الذین
معہ والذین یقاتلون العدو ثم رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ واحدۃ ورکعت معہ
الطائفۃ التی تلیہ ثم سجد وسجدت الطائفۃ التی تلیہ والآخرون قیام مقابل العدو ثم قام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وقامت الطائفۃ التی معہ فذھبوا الی العدو فقابلوھم وانصلت الطائفۃ التی
کانت مقابلۃ العدو فرکعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کما ھو ثم قاموا فرکع

قال ابو عیسیٰ ھذا اسنادہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى وَرَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدُوْا مَعَهُ وَسَجَدُوْا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِيْعًا فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ ترجمہ مروان بن حکم سے روایت ہے انہوں نے ابوہریرہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابوہریرہ نے کہا ہاں مروان نے کہا کب ابوہریرہ نے کہا جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو لیے کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی آپ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا جو آپ کے پیچھے تھا پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کی ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ کے پیچھے تھا پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن کی سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے پھر وہ رکوع اور سجدہ کر کے جب کھڑے ہوئے تو آپ نے دوسری رکعت کا رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر جو گروہ دشمن کے ساتھ تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بیٹھے رہے پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور سب لوگوں نے سلام پھیرا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں مسکن عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ اجْمَعُوْا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً فَجَاءَ جِبْرِيْلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّقْسِمَ أَصْحَابَهُ بِصَفَّيْنِ فَيُصَلِّيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُّقْبِلُوْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هٰؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ هٰؤُلَاءِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً فَيَكُوْنُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان کے بیچ میں اترے کافروں کو کہیں خبر ہوئی تو کافروں نے کہا یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور بیبیوں سے زیادہ چاہتے ہیں تم سب لوگ تیار ہو جاؤ ایک ہی دفعہ ان پر جا پڑو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حکم کیا کہ اپنے اصحاب کے دو گروہ کر دو ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے بچاؤ اور تمہارے سنبھالی رہا ایک رکعت پڑھ کر یہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی آپ کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی اور ایک ایک رکعت الگ انہوں نے پڑھی مسکن عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم صلوٰۃ الخوف فقام صفا بین یدیہ وصف خلفہ صلی بالذین یلونہ رکعۃ
وسجد بہم ثم تقدم ھؤلاء حتی قاموا فی مقام اصحابہم وجاء اولئک فقاموا مقام ھؤلاء فی
صلی بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ وسجد بہم ثم سلم فکانت للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم رکعتان ولھم رکعۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پڑھی
تو ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اس صف کے ساتھ جو پیچھے تھی
ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے پھر وہ لوگ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ میں کھڑے ہو گئے (یعنی اون لوگوں کے
جگہ جو آپ کے آگے تھی) اور وہ لوگ آئے اون کی جگہ کھڑے ہوئے (یعنی آپ کے پیچھے) آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو
سجدے کیے پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور اون لوگوں کی ایک ایک رکعت عن جابر بن عبد اللہ
قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوٰۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقامت
خلفہ طائفۃ وطائفۃ مواجھۃ العدو فصلی بالذین خلفہ رکعۃ وسجد بھم سجدتین ثم انصرفوا
فقاموا مقام اولئک الذین کانوا فی وجہ العدو وجاءت تلک الطائفۃ فصلی بھم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ وسجد بھم سجدتین ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم الذین خلفہ وسلم اولئک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
لڑائی میں تو پھر نماز کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے
جو لوگ پیچھے تھے اون کے ساتھ آپ نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر وہ چلے گئے اور اون لوگوں کی جگہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے
تھے اور وہ گروہ آیا اون کے ساتھ آپ نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور جو لوگ
آپ کے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے اونہوں نے بھی سلام پھیرا عن جابر قال شھدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوٰۃ الخوف فصففنا خلفہ صفین والعدو بیننا وبین القبلۃ فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وکبرنا ورکع ورکعنا ورفع ورفعنا ثم انحدر بالسجود والصف الذی یلونہ وحرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین
یلونہ وقام الصف الثانی حین رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ارتفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصف الذین یلونہ ثم سجد الصف
الثانی حین رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم تأخر الصف الذین کانوا یلون النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وتقدم الصف الاخر فقاموا فی مقامھم وقام ھؤلاء فی مقام الاخرین ورکع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورکعنا ثم رفع ورفعنا فلما انحدر بالسجود والصف الذین یلونہ والاخرون قیاما
فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین یلونہ سجد الاخرون ثم سلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے خوف کی نماز میں ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو صفیں کیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا ہم نے بھی سر اوٹھایا جب آپ سجدہ کو جھکے تو آپ نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے نزدیک تھی اور دوسری صف کھڑی رہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاس والی صف نے سر اوٹھایا پھر دوسری صف نے سجدہ کیا جب آپ نے سر اوٹھایا اپنی جگہوں میں پھر جو صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی وہ پیچھے ہٹ گئی اور جو صف پیچھے تھی وہ آگے بڑھی اور اونکی جگہ پر کھڑی ہوئی اور یہ صف اوس صف کی جگہ کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے اوٹھایا ہم نے بھی سر اوٹھایا جب آپ سجدہ کے لیے جھکے تو جو لوگ آپ کے نزدیک تھے اونہوں نے سجدہ کیا اور دوسری لوگ کھڑی رہی (دشمن کو دیکھتے ہوئے) جب آپنے سر اوٹھایا اور آپ کے پاس والے لوگوں نے تو اور لوگوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سلام پھیرا عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِينَ كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ وَتَأَخَّرَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ فَرَكَعُوا جَمِيعًا فَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَجَلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكُمْ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نخل کے درختوں میں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ اوس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے پاس تھی اور دوسری لوگ کھڑی رہی حفاظت کرتی ہوئی جب وہ سجدہ سے اوٹھے تو دوسروں نے سجدہ کیا اور اسی جگہ کھڑے رہے پھر وہ لوگ اون لوگوں کی جگہ آگئے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے پاس والے لوگ اونکی جگہ چلے گئے) پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر آپنے سر اوٹھایا سب نے سر اوٹھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے پاس تھے اور دوسری لوگ کھڑی رہی حفاظت کرتے ہوئے جب وہ سجدہ کرکے بیٹھ گئے تو اونہوں نے سجدہ کیا اپنی جگہ میں پھر آپ نے سلام پھیرا جابر رضی کہا جیسے آجکل تمہارے امیر کیا کرتے ہیں عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَصَافُّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُمْ لَهُمْ صَلَاةً بَعْدَ هَذِهِ هِيَ لَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهُ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كَمَوْقِفِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا

ثُمَّ رَفَعُوا مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا فَرَغَ هَؤُلَاءِ مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ

سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ ابوعیاش زرقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے سامنے تھے

عسفان میں (جو دوسری منزل ہے مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے) اور مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے (جو اس وقت تک مسلمان نہیں

ہوئے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا اسکے بعد ان کے ایک نماز ہے جسکو اپنی مال اور اولاد سے

زیادہ چاہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی تو لوگوں کی دو صفیں کیں (یعنی بیچ میں پہلے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر جب سب نے سر اٹھایا تو آپ کو پاس والی صف نے سجدہ کیا اور دوسرے

لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو اور لوگوں نے جو ان کے پیچھے تھے سجدہ کیا اور

رکوع کے بعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پھر آگے والی صف پیچھے آگئی اور پیچھے والی صف آگے بڑھ گئی اور ہر ایک

شخص اپنے ساتھ کی جگہ پر کھڑا ہوا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا جب سب کے سر سے اٹھایا

تو پاس والی صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب وہ سجدہ سے فارغ ہوئے تو دوسرے

لوگوں نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا لَهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَتَرَكْتُ يَعْنِي صَلَاةَ الْمَغْرِبِ

بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَرَقَّ فَرِيقَيْنِ فِرْقَةٌ تُصَلِّي مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةٌ يَحْرُسُونَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا

أُولَئِكَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَأَخَّرَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ

فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا فِي الثَّانِيَةِ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَبِالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ تَأَخَّرُوا

فَقَامُوا فِي مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ

وَصَلَّى مَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ ترجمہ ابوعیاش زرقی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان میں آپ نے

ظہر کی نماز پڑھی اوسوقت مشرکوں کے سردار خالد بن ولید تھے مشرکوں نے کہا ہم نے انکو دھوکا دینے کا ایک وقت پایا ان کی غفلت کا

ایک وقت پایا ہے (یعنی نماز کا وقت) اوسوقت خوف کی نماز کی آیت اتری ظہر اور عصر کے بیچ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر

کی نماز پڑھی ہمارے دو لشکر ہو گئے ایک لشکر نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک لشکر حفاظت کرتی رہی پہلے آپ نے سب کے ساتھ رکعت پڑھی

یعنی جو لوگ آپ کے پاس تھے اور جو لوگ حفاظت کرتی تھے سب نے تکبیر کہی) پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا آپ کے پاس

والوں نے اور سجدہ کر کے وہ پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے والے آگے بڑھ گئے اونہوں نے سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دوسری رکوع کیا آپ کے

ساتھ (یعنی جو پاس والے تھے اور جو حفاظت کرتی تھے سب نے رکوع کیا) پھر سجدہ کیا پاس والوں نے اور وہ پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے ساتھیوں

کیونکہ کہڑے ہوئے اور پیچھے والے آگے بڑھ گئے انہوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سب پر سلام پھیرا تو ہر ایک کی دو دو رکعتیں امام کے ساتھ ہو گئیں اور ایکبار اپنے خوف کی نماز پڑھی ہے سلیم کی زمین میں عن ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالقوم فی الخوف رکعتین ثم سلم ثم صلی بالقوم الآخرین رکعتین ثم سلم فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ خوف کی نماز میں دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دوسرے لوگوں کو آگے بڑھایا دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو دو رکعتیں) عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بطائفۃ من اصحابہ رکعتین ثم سلم ثم صلی باخرین ایضا رکعتین ثم سلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا) عن سہل بن ابی حثمۃ فی صلوۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ ویقوم طائفۃ منھم معہ وطائفۃ قبل العدو وجوھھم الی العدو فیرکع بھم رکعۃ ویرکعون لانفسھم ویسجدون سجدتین فی مکانھم ویذھبون الی مقام اولئک ویجیئ اولئک فیرکع بھم ویسجد بھم سجدتین فھی لہ ثنتان ولھم واحدۃ ثم یرکعون رکعۃ رکعۃ ویسجدون سجدتین ترجمہ سہل ابن ابی حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز میں کہ امام قبلہ کیطرف منہ کر کے کھڑا ہو اور ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کر کے کھڑا ہو پہلے امام اوس گروہ کے ساتھ جو اوس کے پاس ہے ایک رکعت پڑھی (پھر امام ٹھہرا رہا اور وہ لوگ اکیلے اکیلے رکوع اور دو سجدے کر کے چلے جاویں اور اوس گروہ کیجگہ کہڑے ہوں (جو دشمن کے سامنے تھا) اور وہ گروہ آوے اون کے ساتھ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے تو امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اوس گروہ کے پہلی رکعت پھر وہ اپنی اپنی ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے اور کر لیں عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ صلوۃ الخوف فصلت طائفۃ معہ وطائفۃ وجوھھم قبل العدو فصلی بھم رکعتین ثم قاموا مقام الآخرین وجاء الآخرون فصلی بھم رکعتین ثم سلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کئے رہا پہلے آپنے اوس گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ چلا گیا اور دوسرے گروہ کی جگہ پر کہڑا ہوا اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ آپنے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوۃ الخوف بالذین خلفہ رکعتین والذین جاؤا بعد رکعتین وکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات ولھؤلاء رکعتین رکعتین ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی اوس گروہ کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھا دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ

دو رکعتیں پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور اون لوگوں کی دو دو رکعتیں آخر کتاب صلوٰۃ الخوف
تمام ہوئی خوف کی نماز کی کتاب **کتاب العیدین** شروع ہوئی عیدین کی نماز کی کتاب

عن انس بن مالک قال کان لاھل الجاھلیۃ یومان فی کل سنۃ یلعبون فیھما فلما قدم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ قال کان لکم یومان تلعبون فیھما وقد ابدلکم اللہ بھما خیرا
منھما یوم الفطر ویوم الاضحی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جاہلیت کے لوگوں میں سال میں دو دن مقرر
تھے جنمیں وہ کھیلا کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو فرمایا تمھارے لئے دو دن تھے جن میں
تم کھیلا کرتے تھے اب اللہ نے اون کے بدلے اون سے بہتر دو دن تم کو دیئے ہیں ایک عید الفطر کا دن اور ایک عید اضحیٰ کا دن

الخروج الی العیدین من طریق الغد عید کے لئے دوسرے دن نکلنا **عن** ابی عمیر بن انس عن عمومۃ له ان
نفرا رکبوا الھلال فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھم ان یفطروا اذا عدا او ان یفطروا ان
یخرجوا الی العید من الغد ترجمہ ابو عمیر بن انس نے اپنے چچا سے سنا کچھ لوگوں نے چاند دیکھا (عید کا) تو رسول
صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچے (اور بیان کیا آپ سے) اوسوقت دن چڑھ گیا تھا آپنے حکم دیا روزہ توڑ دینے کا اور دوسرے دن عید
کی نماز کے لئے نکلنے کا **خروج العواتق وذوات الخدور فی العیدین** جوان عورتیں اور پردہ والی عورتوں
کا عیدین میں نکلنا **عن** حفصۃ قالت کانت ام عطیۃ لا تذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قالت
بابا قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر کذا وکذا فقالت نعم بابا قالت لیخرج العواتق
وذوات الخدور او العواتق وذوات الخدور والحیض ولیشھدن العید ودعوۃ المسلمین ویعتزل الحیض المصلی ترجمہ ام المومنین
حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نقل کرتے ہیں تو کہتیں میرے باپ آپ پر فدا
ہوں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے اونہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا جوان عورتیں اور
پردہ والی عورتیں اور جو حیض سے ہوں سب نکلیں عید کی نماز کے لئے اور حاضر ہوں عید گاہ میں اور شریک ہوں
مسلمانوں کی دعا میں لیکن جو حائضہ ہوں وہ مسجد کے باہر رہیں **ف** اس حدیث سے جوان اور پردہ والی
عورتوں کا عید کی نماز کے لئے نکلنا درست ہوا اور بعضوں کے نزدیک ضرور ہے **اعتزال الحیض المصلی** الگ رہنا
حائضہ عورتوں کا مسجد سے **عن** محمد قال لقیت ام عطیۃ فقلت لھا ھل سمعت من النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وکانت اذا ذکرتہ قالت بابا قال اخرجوا العواتق وذوات یعنی الخدور فیشھدن الخیر
ودعوۃ المسلمین ویعتزل الحیض مصلی الناس ترجمہ محمد سے روایت ہے میں ام عطیہ سے ملا اون سے میں نے کہا
کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ جب آپکا ذکر کرتیں تو کہتیں فدا ہوں آپ پر باپ میرے آپ نے فرمایا نکالو
جوان عورتوں اور پردہ والی عورتوں کو وہ حاضر ہوں نیک کام میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں اور حیض والی جدا

رہنا حائضہ عورتوں کو مسجد سے لیکن عیدگاہ میں آنا چاہیے اور مسجد کے باہر بیٹھ کر دعا میں شریک ہونا چاہیے **باب**
الزِّينَةِ فِي الْعِيدَيْنِ عیدین میں زینت کرنا **عَنِ** ابن عمر قال وجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حلة
من استبرق بالسوق فاخذها فاتى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ابتع
هذه فتجمل بها للعيد والوفد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذه لباس من لا خلاق
له وانما ليس هذه من لا خلاق له فلبثت عمر ما شاء الله ثم ارسل اليه رسول الله صلى الله عليه
وسلم بحبة ديباج فاقبل بها حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله قلت
انما هذه لباس من لا خلاق له ثم ارسلت الى بهذه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبيعها
او تقضي بها حاجتك ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رض نے استبرق (موٹا ریشمی کپڑا) کا ایک جوڑا
بکتا دیکھا بازار میں تو اوس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو خرید کر
لیجیے اور عید فطر عید قربان اور وفد کے لوگ آپ پاس آیا کریں اس سے آرایش کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ تو اوس شخص کا لباس ہے جسکا کچھ حصہ نہیں (آخرت میں) یا دنیا میں علم اور فضیلت سے) اور اس کو وہ بھی
جسکو کچھ حصہ نہیں ہے پھر سنکر حضرت عمر ٹھہری رہے جبتک اللہ نے چاہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ
دیباج (باریک ریشمی کپڑے) کا حضرت عمر کو بھیجا وہ اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول
اللہ آپنے فرمایا تھا یہ اوس شخص کا لباس ہے جسکو کچھ حصہ نہیں ہے پھر آپنے مجھ سے یہ کپڑا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اسکو بیچکر اپنے کام میں لا (یعنی میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس کو بیچکر اوس کی قیمت اپنے کاموں میں صرف کر)
الصَّلٰوةُ قَبْلَ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ عید کے دن امام سے پہلے نماز پڑھنا **عَنْ** ثعلبة بن زهدم ان عليا
راى ناسا تخلف اباهم مسعود على الناس فخرج يوم عيد فقال يا ايها الناس انه ليس من السنة ان
يصلى قبل الامام ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے حضرت علی نے خلیفہ کیا ابو مسعود کو لوگوں پر وہ عید کے دن نکلے
اور کہا اے لوگو امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں ہے **تَرْكُ الْاَذَانِ لِلْعِيْدَيْنِ** عیدین میں اذان نہ
دینا **عَنْ** جابر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في عيد قبل الخطبة بغير اذان ولا
اقامة ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبے سے پہلے بڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے
اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيْدِ عید کے دن خطبہ پڑھنا **عَنِ** الشعبي يقول حدثنا البراء بن عازب عند
سارية من سواري المسجد قال خطب النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال ان اول ما
نبدا به في يومنا هذا ان نصلي ثم نذبح من فعل ذلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ذلك
فانما هو لحم قدمه لاهله فذبح ابو بردة بن نيار فقال يا رسول الله عندي جذعة خير من

مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے ہم سے براء بن عازب نے بیان کیا مسجد کے ایک ستون پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے روز خطبہ پڑھا تو فرمایا ہے پہلے ہم کو آج کے روز نماز پڑھنا چاہیئے پھر قربانی جو ایسا کرے اوس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جسنے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اوس نے اپنے گھر والوں کے لیئے گوشت تیار کیا (یعنے قربانی کا ثواب اوسکو نہ ملیگا) تو ابو بردہ بن نیار نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس چھ مہینے کا ایک دنبہ ہے جو ایک برس کی دنبی سے بہتر ہے (یعنے موٹا تازہ اچھا ہے) آپنے فرمایا اچھا ذبح کر اوسکو لیکن تیرے سوا اور کسی کو تیری بعد درست نہو کا ف جذعہ بہیڑ بکری میں یہ ہے کہ چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو اور مسنہ وہ جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو لیکن صحیح یہ ہے کہ جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو کر دوسری میں لگا ہو اور مسنہ وہ جو دو برس کا ہو کر تیسری میں لگا ہو **باب** صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رض كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رض عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے **صلوٰة** الْعِيْدَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ برچھی میدان میں گاڑکر عید کی نماز اوس کے سامنے پڑھنا **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى فَيَرْكُزُهَا فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی میں برچھی نکالتے تھے اوسکو گاڑتے تھے (میدان میں سترہ کی لیئے) اور اوس کے سامنے نماز پڑھتے تھے **عدد** صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ عیدین کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر نے فرمایا عید الضحی کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور پھر سب پوری ہیں انمیں قصر نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کیموافق **باب** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ عیدین میں سورہ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَضَرَ عُمَرُ يَوْمَ عِيْدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عمر رض عید کے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن کونسی سورت پڑھتے تھے اوسنے کہا سورہ قاف اور سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر **باب** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ عیدین کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي

یوم واحد فقرأ بهما ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا تو دونوں نمازوں میں یہ سورتیں پڑھتے **باب الخطبۃ فی العیدین بعد الصلوٰۃ** نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا **عن** ابن عباس یقول اشهد لی شهدت العید مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فبدأ بالصلوٰة قبل الخطبة ثم خطب ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عید کے نماز میں آپ نے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم النحر بعد الصلوٰة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا بقرعید کے روز بعد نماز کے **الجلوس** بین الجلوس فی الخطبة للعیدین عیدین کا خطبہ سننے کی لئے بیٹھنا ضرور نہیں ہے **عن** عبد الله بن السائب ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی العید قال من احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقعد لخطبة فلیقعد ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے نماز پڑھی پھر فرمایا جسکا جی چاہے چلا جاوے اور جسکا جی چاہے بیٹھا رہے خطبہ سننے کی لئے **الزینۃ** للخطبة خطبے کے لئے اچھا لباس پہننا **عن** ابی بعشة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یخطب علیه برد ان احضران ترجمہ ابوبعشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے آپ دو چادریں سبز اوڑھے تھے **الخطبۃ علی البعیر** اونٹ پر خطبہ پڑھنا **عن** ابی کاهل ان الاحمسی قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یخطب علی ناقة وحبشی آخذ بخطام الناقة ترجمہ ابوکاہل احمسی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے ایک حبشی تھامے ہوئے تھا نکیل اونٹ کی **قیام الامام فی الخطبۃ** خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا **عن** سماك قال سألت جابر ا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب قائما قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب قائما ثم یقعد قعدة ثم یقوم ترجمہ سماک سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں آپ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے **قیام الامام فی الخطبۃ** متوکئا علی انسان خطبہ میں کسی آدمی پر ٹیکا لگانا **عن** جابر قال شهدت الصلوٰة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلوٰة قبل الخطبة بغیر اذان ولا اقامة فلما قضی الصلوٰة قام متوکئا علی بلال فحمد الله واثنی علیه ووعظ الناس وذکرهم وحثهم علی طاعته ثم مال ومضی الی النساء ومعه بلال قائم فوعظهن وذکرهن وحمد الله واثنی علیه ثم حثهن علی طاعته ثم قال تصدقن فان اکثرکن حطب جهنم فقالت امرأة من سفلة النساء

سَفْعَاءَ الْخَدَّيْنِ لِسَيِّدِ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ وَقَلَائِدِهِنَّ
(بقیہ حدیث گذشتہ صفحہ سے)
وَأَقْرَطَتِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقُ بِهِ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں عیدالفطر کی نماز میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھی بغیر اذان اور اقامت کے جب نماز سے فارغ ہوئے تو
بلال پر سہارا لگائے کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی اطاعت
کرنے کو رغبت دی پھر چلے یہاں تک کہ عورتوں پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے آپ نے عورتوں کو حکم کیا خدا سے ڈرنے
کا اور انکو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر اون کو رغبت دلائی اللہ کی اطاعت
کرنے کی بعد اوس کے فرمایا اے عورتو تم صدقہ دو اس لیئے کہ تم میں سے بہت عورتیں جہنم کی ایندھن ہونگی ایک عورت کہ درجوں کی کالی
کالی بولی اور بھی یا رسول اللہ ایسا کیوں ہوگا (یعنی عورتیں کیوں جہنم میں بہت جاوینگی) آپ نے فرمایا اس لیئے
کہ شکوہ اور گلا بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں یہ سنکر عورتوں نے اپنے زیور اور بالیاں اور انگوٹھیاں اور ہار کپڑے
کے کپڑے میں ڈالنا شروع کیا صدقہ دیدیا **اِسْتِقْبَالُ الْاِمَامِ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ فِي الْخُطْبَةِ** امام کا لوگوں کیطرف منہ کرنا
عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ
وَيَوْمَ الْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ
النَّاسُ جُلُوْسٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ وَقَالَ
تَصَدَّقُوْا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحی کے روز عیدگاہ میں جاتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب دوسری رکعت میں
بیٹھ کر سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کیطرف منہ کرلیتے لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے پھر اگر آپ کو کوئی کام منظور ہوتا جیسی
کہیں فوج بھیجنا تو لوگوں سے بیان کر دیتے نہیں تو صدقہ دینے کا حکم دیتے آپ فرماتے صدقہ دو تین بار سے زیادہ عورتیں صدقہ
دینے میں **اَلْاِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ** خطبہ کیوقت کسی کو چپ کرانا کیسا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے کہہ چپ رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے بھی ایک بیہودہ
بات کی (کیونکہ اشارہ سے منع کرنا کافی تھا) **كَيْفَ الْخُطْبَةُ** خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے **عَنْ** جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ وَيُثْنِيَ عَلَيْهِ بِمَا
هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ
اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ثُمَّ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ اَحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ

وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ
وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں فرماتے تھے تعریف اور ثنا کرتے ہیں ہم اللہ کی جیسی اوسکو لایق ہے پھر فرماتے تھے
جسکو اللہ راہ دکھلاوے اوسکا بہٹکانے والا کوئی نہیں ہے اور جسکو وہ بہٹکاوے اوسکو بتلانیوالا کوئی نہیں ہے
بیشک سب سے سچی اللہ کی کتاب ہے (یعنے قرآن شریف) اور سب طریقوں سے بہتر محمد ؐ کا طریقہ ہے اور سب میں
بری نئی باتیں ہیں (جو دین میں پیدا ہوں) اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں
لیجاویگی پھر فرمایا میں اور قیامت اسقدر نزدیک ہوں جیسے یہ دونوں انگلیاں (ایک دوسری سے ملی ہیں) آپ جب
قیامت کا ذکر کرتے تو آپ کی آواز سرخ ہوجاتے اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ بڑھ جاتا جیسی کوئی ڈرانیوالا لشکر کا
کہتا ہے صبح کو دشمن تم کو لیگا یا شام کو جو شخص مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے گھر والوں کا ہے اور جو قرضہ بچے یا بے چھوڑ جاوے
(جنکا کوئی پالنے والا نہ ہو) تو وہ میرے طرف ہیں یا میرے اوپر ہیں (یعنے میں وہ قرضہ ادا کرونگا اور اون لڑکے بالوں
کی پرورش کرونگا سبحان اللہ کیا شفقت کریمانہ ہے) اور میں ولی ہوں مسلمانوں کا (یعنے متکفل ہوں انکے امورات کا اور
متصرف ہوں انکے حوایج کا) حث الامام علی الصدقۃ امام کا رغبت دلانا لوگوں کو صدقہ کرنے پر
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ
بَعْثًا تَكَلَّمَ وَإِلَّا رَجَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے تو دو رکعتیں پڑھ
کر خطبہ پڑھتے پھر صدقہ دینے کا حکم کرتے تو سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں اگر آپ کو کوئی کام ہوتا یا کچھ لشکر بھیجنا
ہوتا تو بیان کرتے نہیں تو لوٹ آتے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ
النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ
وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے خطبہ
پڑھا بصرے میں تو کہا ادا کرو زکوۃ اپنے روزوں کی یہ سنکر لوگ ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے عبداللہ بن عباس نے
کہا یہاں مدینہ والوں میں سے کون کون ہیں اوٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کا ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک
صاع کھجور یا جو سے (صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ

قبل الصلوٰة فتلك شاة لحم فقال ابو بردة بن يا رسول الله والله لقد نسكت قبل ان اخرج الى الصلوٰة
عرفت ان اليوم يوم اكل وشرب فتعجلت فاكلت واطعمت اهلي وجيراني فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم تلك شاة لحم قال فان عندي جذعة خير من شاتي لحم فهل تجزي عني قال
نعم ولن تجزي عن احد بعدك ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز نماز کے
بعد ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا جو شخص ہمارے ایسی نماز پڑھی اور ہماری ایسی قربانی کری اوس نے ٹھیک کیا اور جو شخص نماز سے
پہلے قربانی کرلیوی تو وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی کا ثواب اوس میں نہیں ہے) ابو بردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا
کی میں نے قربانی کرلی نماز کو نکلنے سے پہلے میں سمجھا یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے کھایا اور اپنے گھر
والوں اور ہمسایوں کو کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی ابو بردہ نے کہا تو میرے
پاس چھ مہینے کا (یا ایک برس کا) ایک دنبہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا وہ کفایت کریگا میری طرف سے
قربانی کے لیئے آپ نے فرمایا ہاں اور سوا تیرے اور کسی کو کافی نہ ہوگا **اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ** خطبہ متوسط پڑھنا
یہ بہت برا نہ بہت چھوٹا) **عَنْ** جابر بن سمرة قال كنت اصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فكانت
صلوته قصدا وخطبته قصدا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھا کرتا آپ کے نماز بھی متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ بہت لمبا نہ مختصر) **اَلْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ**
وَالسُّكُوْتُ فِيْهِمَا دونوں خطبہ کے بیچ میں بیٹھنا اور چپ رہنا **عَنْ** جابر بن سمرة قال رايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم فيها ثم يقوم فيخطب خطبة الثانية
فمن حدثك ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب قاعدا فلا تصدقه ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اثر پہنچ دیکھا پھر آپ بیٹھ گئے اور بات نہ کی پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا
خطبہ پڑھا اب جو تجھ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھا تو اس کو سچا نہ جان **اَلْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ**
الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيْهَا دوسرے خطبہ میں قرآن کی آیتیں پڑھنا اور اللہ کی یاد کرنا **عَنْ** جابر بن سمرة قال
كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يجلس ثم يقوم ويقرأ آيات ويذكر الله وكانت
خطبته قصدا وصلوته قصدا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ
پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور کچھ آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور خطبہ بھی آپکا میانہ ہوتا
اور نماز بھی بیچ بیچ کی ہوتی **نُزُوْلُ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ** خطبہ کے تمام ہونے سے پہلے امام کا
منبر سے اترنا **عَنْ** ابی موسیٰ قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر يخطب اذا من حسن و
حسين عليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل وحملهما فقال صدق الله انما اموالكم

وَاوَدَ ذَكَرَ فِتْنَةَ رَأَيْتُهُمَا يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا ترجمہ ابو سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام
قمیص پہنے ہوئے دو لال کرتے پہنے ہوئے چلتے جاتے تھے اور گرتے جاتے تھے آپ منبر پر سے اترے اور دونوں کو گود میں اٹھا
لیا بعد اوس کے فرمایا سچ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ تمھارے مال اور اولاد فتنہ ہیں (یعنی خدا سے غافل کرتے ہیں) میں نے ان
دونوں کو دیکھا گرتے پڑتے چلے آتے تھے میں اپنے کرتوں میں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہانتک کہ منبر پر سے اترا اور اون کو اٹھا
لیا وَحَثُّ الْإِمَامِ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثُّهُنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ خطبہ سے فارغ ہو کر
عورتوں کو نصیحت کرنا اور انکو رغبت دلانا صدقے کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ
الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ
أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَمِنْ يُحَلَّاتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى يَعْنِي حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ترجمہ ابن عباس
ایک شخص نے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے (عید کے نماز کو) اونہوں نے کہا ہاں
اور اگر میرا درجہ آپ کے نزدیک نہ ہوتا تو میں ساتھ نہ رہ سکتا (اس لیئے کہ بہت کم سن تھا) آپ اوس نشان پاس آئے
جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس ہے آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر عورتوں پاس آئے اونکو وعظ اور نصیحت کی اور حکم
کیا اونکو صدقہ دینے کا تو عورتوں نے اشارہ شروع کیا اپنے گلوں کیطرف ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں (یعنی زیور اپنے
اوتار اوتار کر دینا شروع کیا) الصَّلَاةُ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا عید کی نماز سے پہلے یا بعد نماز نہ پڑھنا عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا
بَعْدَهُمَا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اوس سے
پہلے یا اوس کے بعد نماز نہیں پڑھی فِي كَمْ أَيَّامٍ يَوْمُ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يُذْبَحُ امام عید کے دن کتنی قربانیاں
کرے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ
أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقر عید کے روز پھر
آپ گئے دو مینڈھوں کیطرف جو سیاہ اور سفید تھے (یعنے ابلق) اور انکو ذبح کیا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی
کرتے تھے عیدگاہ میں اِجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں تو کیا کرنا چاہیے
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا ترجمہ

نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑہتے اور جب جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑہتے تو دونون نمازون مین بھی سورتین پڑہتے **الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ** اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑین اور کوئی شخص عید کی نماز پڑہ لیوے تو اوسکو اختیار ہے جمعہ مین آوے یا نہ آوے **عَنْ** معاویۃ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ارقم سے پوچہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز مین آوہنون نے کہا ہان آنحضرت عید کی نماز پڑہی سویرے پھر رخصت دی جمعہ مین (جسکا جی چاہے آوے اور جسکا جی چاہے نہ آوے) **عَنْ** وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ يَخْطُبُ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى لَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ ترجمہ وہب بن کیسان سے روایت ہی عبداللہ بن الزبیر کے زمانے مین دو عیدین ایک دن پڑین (یعنی جمعہ اور عید) اونہون نے دیر کی نکلنے مین جب نکلے تو نکلے خطبہ پڑہنے کو اور لمبا خطبہ پڑہا پھر اترے اور نماز پڑہی اوسدن جمعہ کی نماز نہین پڑہی لوگون نے ابن عباس سے یہ بیان کیا اونہون نے کہا ٹھیک کیا سنت کیموافق **صَرَّحَ** الدَّرَقِيُّ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے دن خوشی سے باجا بجانا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ تَدُفَّانِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا ترجمہ ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لیگئے وہان دو لڑکیان دف (ایک قسم کا باجا) بجا رہی تہین ابوبکر رضہ نے اونکو جھڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بجانے دو ای ابوبکر اس لیئے کہ ہر ایک قوم کے ایک عید ہی (جسمین وہ خوشی کرتے ہین اور گاتے بجاتے ہین بخاری اور مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اور یہ ہماری عید ہی) **خ** نووی نے کہا اختلاف کیا علما نے گانے مین تو جائز کہا اوسکو اہجاعت نے اہل حجاز سے اور یہی ہی ہے مالک سے اور حنفیہ کا حکم کہا اہل بصرہ اور اہل عراق نے اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہی اور صحیح یہہ ہے کہ درست ہی گانا اوس قسم کا جسمین بری باتون کی رغبت نہ ہو بلکہ شجاعت اور مخاوت اور عمدہ خصایل کیطرف منسوب ہو اور یہ گانے والیان انصار کی لڑکیان تہین جو عرب کی اوس اور خزرج کی لڑائی کا ذکر کرتی تہین اور گانا پیشہ گانے کا نہ تہا جیسی مسلم کی روایت مین ہی) **الرَّهْبُ** یتردد کہ امام یوم العید عید کے روز امام کے سامنے کھیل کود کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ الْحَبَشَ يَلْعَبُونَ يَتَرَدَّدُ بِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَسَتَرَنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ لَمْ أَزَلْ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ ترجمہ ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی حبشی آئے کھیلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے روز (مسجد مین) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے مجھ کو بلایا میں آپ کے کام ہی پر سیدھا ان کو دیکھتی تھی پھر برابر میں دیکھتی رہی یہانتک کہ میں خود چلی آئی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بس نہیں کہا بلکہ میرا جی خود بھر گیا اور سوقت چلی آئی) ف یہ کھیل حبشیوں کا ایک قسم کی کثرت تھی ہتھیاروں سے اور ایسا کھیل جس سے مقصود جہاد کی قوت ہو مسجد میں درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو اجنبی مردوں کیطرف دیکھنا درست ہے اور بعضوں نے کہا نادرست ہے بدلیل حدیث ام سلمہ اور رام جبکہ کہ منع کیا آپ نے ان دونوں کو عبداللہ بن ام مکتوم کے سامنے نکلنے سے حالانکہ وہ اندھے تھے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو اور تم دیکھتی ہو بعضوں نے کہا یہ واقعہ آیت حجاب سے پہلے کا ہے اور بعضوں نے کہا عورت کو مردوں کا کھیل دیکھنا درست ہے لیکن خاص مردوں کے طرف یعنے ان کے بدن کو دیکھنا درست نہیں ہے واللہ اعلم **اللعب في المسجد**

يَوْمَ الْعِيدِ وَنَظَرُ النِّسَاءِ إِلَى ذَلِكَ مسجد میں عید کے دن کھیلنا اور عورتوں کا یہ کھیل دیکھنا **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنی چادر سے مجھ کو چھپا لیا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کھیل رہے تھے یہانتک کہ میں خود تھک گئی اب تم اندازہ کرو جوان چھوکرے کم سن جو کھیل کود پر دیوانے ہو کتنی دیر کھڑی رہیگی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَإِنَّمَا هُمْ بَنُو أَرْفِدَةَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے عمر رضہ آئے اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے حضرت عمر نے ان کو ڈانٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیلنے دے ان کو ای عمر وہ بنی ارفدہ ہیں (یعنے حبشی ہیں) **الرخصة** فِي ذَلِكَ اسْتِمَاعٌ إِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے دن گانے اور بجانے کی اجازت **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى مُتَسَجٍّ بِثَوْبِهِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَهُنَّ أَيَّامُ مِنًى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق ان کے پاس گئے دیکھا تو دو لڑکیاں وہاں دف بجا رہی ہیں اور گا رہی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں تو آپ نے اپنا منہ کھولا اور فرمایا اے ابوبکر انکو گانے بجانے دے کیونکہ یہ دن عید کے ہیں اور وہ دن منا کے تھے (یعنے ۱۱ ۱۲ ۱۳ ذوالحجہ کی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مدینہ میں تھے **أَبْوَابُ** تَكْبِيرِ الْعِيدَيْنِ تمام ہوئی کتاب عیدین کی **كتاب** قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ رات اور دن کے نوافل کے کتاب **باب** الْحَثِّ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ وَالْفَضْلِ فِي ذَلِكَ گھروں میں نفل نماز پڑھنے کی فضیلت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم صلوا في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا ترجمہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھو اپنے گھروں میں یعنی نفل اور مت بناؤ گھروں کو قبریں جیسے قبریں نماز نہیں ہوتی) عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا لیالی حتی اجتمع الیہ الناس ثم فقدوا صوتہ لیلۃ فظنوا انہ نائم فجعل بعضھم یتنحنح لیخرج الیھم فقال ما زال بکم الذی رأیت من صنیعکم حتی خشیت ان یکتب علیکم فعلیکم بالصلوٰۃ المکتوبۃ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا بوریے کا آپ اس میں کئی رات نماز (نفل) پڑھا کیے یہاں تک کہ لوگ مسجد میں آپ پاس جمع ہونے لگے (اور آپ کے پیچھے شریک ہو کر نماز میں) پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی سمجھے آپ سو رہے ہیں بعضوں نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ باہر تشریف لائیں فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور میں ڈرا کہ میں فرض نہ ہو جاوے پھر اگر فرض ہو جاتا تو تم اوس کو نہ سکتے (لوگو نماز پڑھو نفل) اپنے گھروں میں اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہ ہے جو اوس کے گھر میں ہو کیونکہ خالی ہوتی ہے ریا سے اور کسی کو اوس کی خبر نہیں ہوتی سوا خدا کے) سوا فرض کے (وہ مسجد میں افضل ہے) عن کعب بن عجرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المغرب فی مسجد بنی عبد الاشھل فلما صلی قام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذہ الصلوۃ فی البیوت ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبد الاشہل کی مسجد میں پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو لوگ کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے لگے آپ نے فرمایا یہ گھروں میں پڑھا کرو **قیام اللیل** تہجد کا بیان عن سعد بن ھشام انہ اتی ابن عباس فسألہ عن الوتر فقال الا ابئتک باعلم اھل زمانہ کنت اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال عائشۃ ایتھا فاسئلھا ثم ارجع الیک فاخبرنی برجعھا علیک فاتیت علی حکیم بن افلح فاستلحقتہ الیھا فقال ما انا بقارہ بھا انی نھیتھا ان تقول فی ھاتین الشیعتین شیئا فابت فیھما الا مضیا کما قمت علیہ فاتاھا فدخل علیھا فسألھا ثم رجع الیھا فقالت لحکیم من ھذا معک قلت سعد بن ھشام قالت من ھشام قال ابن عامر فترحمت علیہ وقالت نعم المرء کان عامر قال یا ام المؤمنین انبئینی عن خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الیس تقرأ القرآن قال قلت بلی قالت فان خلق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القرآن فھممت ان اقوم ولا اقعد الا قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام المؤمنین انبئینی عن قیام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الیس تقرأ ھذہ السورۃ یا ایھا المزمل قلت بلی قالت فان اللہ عز وجل افترض قیام اللیل فی اول ھذہ السورۃ فقام نبی اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم واصحابہ سنۃ حتی اختلفت اقاویلہم وماتت اللہ عزوجل خادمتہا اثنی عشرۃ سنۃ
ثم انزل اللہ عزوجل التخفیف فی اخر ھذہ السورۃ فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضۃ فمہمت ان
اقوم عبدا فی وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلت یا ام المؤمنین انبئینی عن وتر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قالت کنا نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ اللہ عزوجل لما شاء ان یبعثہ
من اللیل فیتسوک ویتوضا ویصلی ثمان رکعات لا یجلس فیہن الا عند الثامنۃ یسلم ثم یذکر اللہ عزوجل
ویحمدہ ویسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین وھو جالس بعد ما یسلم ثم یصلی رکعۃ
فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع
صلی رکعتین وھو جالس بعد ما سلم قال تسع رکعات یا بنی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صلی الصلوۃ احب ان یدوم علیہا وکان اذا شغلہ عن قیام اللیل نوم او مرض او وجع صلی من النہار
ثنتی عشرۃ رکعۃ ولا اعلم ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا القرآن کلہ فی لیلۃ ولا قام لیلۃ
کاملۃ حتی الصباح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان فانطلقت ابن عباس فحدثتہ بحدیثہا فقال
صدقت اما انی لو کنت ادخل علیہا لاتیتہا حتی تشافہنی مشافہۃ قال وما عدا ان وعدل الرجل ذلک او وقع فی نفسی

وہ اور دوسرے ممر الخیاط فی موضع قبر علیہ السلام ہے محمد بن مسلم سے روایت ہے وہ عبید اللہ بن عباس سے ملے اور اس سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہوں نے کہا میں تمکو بتلاؤں اس شخص کو جو ساری مخلوق سے زیادہ جانتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کو سو نے کہا ہاں انہوں نے
کہا وہ عائشہ ہیں جاؤ ان کے پاس اور پوچھو ان سے پھر جو وہ جواب دیں مجھ سے بیان کرو میں حکیم بن افلح پاس آیا اور
اس سے کہا میرے ساتھ چلو حضرت عائشہ تک انہوں نے کہا میں نہیں جانے کا میں نے انکو منع کیا تھا کہ تم ان گروہوں
کے حق میں کچھ نہ کہو یعنی معاویہ اور علی رضی اللہ عنہ کے گروہوں میں لیکن انہوں نے نہ مانا اور کہا میں کہی جاؤں گی میں نے انکو
قسم دی ضرور میرے ساتھ چلو وہ میرے ساتھ آئے اور حضرت عائشہ پاس گئے انہوں نے حکیم سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون
ہے میں نے کہا سعد بیٹا ہشام کا انہوں نے کہا کون ہشام حکیم نے کہا عامر کا بیٹا حضرت عائشہ بولیں اللہ رحم کرے عامر
پر اچھا آدمی تھا عامر سعد نے کہا میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق یعنی عادات اور
خصایل بتلایئے انہوں نے کیا تم قرآن نہیں پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق قرآن کیموافق تھے میں نے قصد کیا انہوں نے پھر مجھ سے یا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی رات کو
میں نے کہا اے ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز مجھکو بتلاؤ انہوں نے کہا کیا تو نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی
میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے کہا اللہ جل جلالہ نے رات کی نماز فرض کر دی تھی پہلے اس سورت میں رکیونکہ ارشاد فرمایا تم
اللیل الا قلیلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک سال تک راتوں کو کھڑے ہوا کیے یہانتک کہ ان کے

باتون بھول گئی اور اسد نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینہ تک روک کہا پھر خیر مین آیت تخفیف کی اوتری یعنی علم ان سیکون منکم مرضی خیر تک) اوسوقت رات کو کھڑا ہونا سنت رہ گیا پہلے فرض تہا پھر مین نے اوٹھنے کا قصد کیا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے درکا (یعنی طاق رکھتو زکا جو آپ رات کو پڑھتے تہے) مجھے خیال آیا مین نی عرض کیا ای ام المومنین مجھے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اوہنون نے کہا ہم آپ کے لیئے مسواک اور وضو کا پانی رکھدیتے تہی پھر اسد جل جلالہ کو جب منظور ہوتا آپ کو بیدار کرتا رات کو آپ اوٹھتے اور مسواک کرکے وضو کرتے اور آٹہہ رکعتین پڑہتے بیچمین اونکے نہ بیٹہتے مگر آخیر مین آٹہوین رکعت پڑہ کر بیٹہتے پھر اسد کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے اور سلام پہیرتی آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر سلام کے بعد دو رکعتین بیٹہکر پڑہتے پھر ایکرکعت پڑہتے سب گیارہ رکعتین پڑہتے ای بیٹے میرے جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور گوشت بڑہ گیا (یعنے موٹی اور بہاری ہوگئے) تو آپ وتر کی سات رکعتین پڑہنی لگی اور دو رکعتین بیٹہکر سلام کے بعد سب نو رکعتین پڑہتے لگی ای بیٹی میرے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب کوئی نماز (نفل) پڑہتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اوسکو پڑہا کرین اور جب رات کو آپ نیند یا درد کہانسی وغیرہ کے سبب نہ اوٹہ سکتے یا رکعتین پڑہتے اور مین نہین جانتی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سارا قرآن ایکرات مین کبہی پڑہا ہو یا کبہی رمضان کی پوری صبح تک عبادت کی ہو یا کسی پورے مہینہ کا روزہ رکہتے ہون سوا رمضان کے سعد نے کہا یہہ سنکر مین ابن عباس رض کے پاس آیا اور اونسے حدیث بیان کی اونہون نے کہا سچ کہا حضرت عائشہ رض اور جو اونکے پاس جاتا ہوتا اوسے اونکی زبان سے یہہ حدیث سنتا کہا ابو عبد الرحمن نے کسی طرح کچہ کتابین کی اور نہین جانتا مین کہ کس شخص سے غلطی ہوئی اور قولہ ثم سنت رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی یعنی اوسکی پابندی کرنا بہتر ہے

باب من قام رمضان ایمانا واحتسابا جو شخص رمضان کی راتون مین نماز پڑہے ایمان سے ثواب کے واسطے اوسکی فضیلت

عن ابی ہریرۃ ان رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عبادت کرے رمضان مین ایمان سے ثواب کے واسطے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

باب قیام شہر رمضان رمضان کی راتون مین نماز پڑہنے کا بیان

عن عائشۃ ان رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم صلی فی المسجد ذات لیلۃ وصلی بصلوتہ ناس ثم صلی من القابلۃ وکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ والرابعۃ فلم یخرج الیہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم فلما اصبح قال قد رایت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان یفرض علیکم وذلک فی رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مسجد مین ایکرات نماز پڑہی آپکے ساتہہ اور لوگون نے بھی پڑہی پھر دوسری رات کو بہی پڑہی اور لوگ بہت ہے جب تیسری اور چوتہی رات کو لوگ جمع ہوئے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم باہر نہ نکلے صبح کو آپنے فرمایا مین نے دیکہا جو تم نے کیا لیکن مین صرف اسوجہ سے نہ نکلا کہ کہین فرض نہو جاوے تمپر اور یہ حال رمضان مین ہوا

عن ابی ذر قال صمنا مع رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم

فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ فَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُسَلِّمْ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ ثُمَّ

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہمنے روزے رکھے (رمضان کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نہیں کھڑے ہوئے ہمارے (راتوں کو تراویح کے لیے) یہاں تک کہ سات (یعنی بیسویں رات کو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چھبیسویں رات کو نہیں کھڑے ہوئے پچیسویں کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش باقی رات بھی آپ اسی طرح ہمارے ساتھ نماز پڑھتے آپنے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو (نماز کے لیے) اوسکو فراغت پانے تک اللہ اوس کے لیے ساری رات کی نماز کا ثواب لکھیگا پھر آپ نہیں کھڑے ہوئے (چھبیسویں رات کو) جب تین رہتیں گئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے اور اپنے گھر والوں اور بی بیوں کو جمع کیا اور سب ہم کھڑے رہے یہاں تک کہ ہمکو سحری جاتی رہی یعنی رات تک آپ کھڑے ہوئے (سحری کا وقت گذرنے کو تھا) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَكَانُوا يُسَمُّونَهُ السَّحُورَ

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے رمضان کے مہینہ میں تیئیسویں رات کو تہائی رات تک پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک پھر ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے یہاں تک کہ سحری جاتے رہنے کا ڈر ہوا) بَابُ الترغيب فِي قِيَامِ اللَّيْلِ رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلَةٌ طَوِيلَةٌ أَيْ رَقْدٌ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ أُخْرَى فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيطًا وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوتا ہے تو شیطان اوس کے سر پر تین گرہیں دیتا ہے اور ہر ایک پر یہ مار دیتا ہے کہ رات بڑی ہے سوتا رہ پھر اگر وہ جاگا (اور شیطان کا کہا نہ سنا) اوس نے اللہ کی یاد کی (یعنی سوا اٹھتے ہی) تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج چست کہتا ہے نہیں تو منحوس اور سست رہتا ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کا ذکر آیا جو رات کو صبح تک سوتا رہا

اپنے فرمایا اوسکے کانون مین شیطان نے موت دیا ہی (یعنے غفلت ڈالدی ہی جب نیند سے نہین جگتا) عَنْ سَعِيدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِي

اُذُنِهٖ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی ایکشخص نے کہا یارسول اللہ فلان شخص رات کو سوگیا نماز سے یہانتک کہ صبح ہوگئی اپنے فرمایا شیطان نے اوسکے کانون مین موت دیا ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ

فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَإِنْ أَبٰى

نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کری اللہ اوس شخص پر جو رات کو جاگے پھر نماز پڑہے پھر جگاوے اپنی عورت کو وہ بھی نماز پڑہے اگر نہ اوٹھے تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک دیوی اور رحم کری اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑہے پھر جگاوے اپنے خاوند کو وہ بھی نماز پڑہے اگر نہ مانے تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ

فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَ

يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور حضرت فاطمہ کو پکارا رات کو اور فرمایا نماز نہین پڑہتے (تہجد کی) مین نے کہا یارسول اللہ ہماری جانین اللہ جل جلالہ کے ہاتہہ مین ہین جب وہ چاہی گا ہم کو اوٹہا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے جب مین نے یہ کہا پہر مین نے سنا آپ پیٹہ موڑے جارہی تہے اور ران پر ہاتہہ مار کے فرماتے تہے (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا یعنے انسان سب سے زیادہ جہگڑنیوالا ہی) مطلب یہ ہی کہ حق بات کو بعضے وقت نہین مانتا اور چاہتا ہی کہ بیفایدہ دلیل کری جس سے اپنی بات رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی کو پکارنا یہ بہی تو اللہ ہی کی چاہنے سے تہا اور جب وہ جاگ اوٹہی تو اللہ ہی نے اونکو جگایا پہر برطنے مین کیا عذر تہا اگرچہ تہجد کی نماز فرض نہ تہی نفل تہی اور اسی مثال سے حضرت علی رضہ نے اوس مین دیر کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بطریق اعلام تہا نہ وجوب ورنہ اطاعت لازم ہوجاتی واللہ اعلم عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ

عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى

هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ نَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَأَيْقَظَنَا فَقَالَ قُومَا فَصَلِّيَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنَيَّ

وَأَقُولُ أَنَا وَاللهِ لَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كُتِبَ عَلَيْنَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلّٰى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا وَ

كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ کے پاس

پس رات کو آئے اور ہم کو جگایا نماز کے لیے پھر اپنے گھر کو لوٹ گئے اور بڑی دیر تک نماز پڑھا کیے لیکن ہماری آنکھ نہ لگی ہم
(پھر لیٹ کر سو رہے تھے) تب تو آپ پھر آئے اور ہم کو جگایا اور فرمایا اوٹھو نماز پڑھو میں اوٹھ کر بیٹھا آنکھیں ملتا جاتا اور کہتا تھا
قسم خدا کی ہم اوسی قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھی ہے اور ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں اگر وہ
چاہیگا تو ہم کو اوٹھا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور اپنا ہاتھ ران پر مار کے فرماتے تھے ہم اوسی
قدر نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھی ہے (یہ حضرت علی کا کلام تھا آپ اوس کو تعجب سے نقل کرتے تھے) انسان
سب سے زیادہ جھگڑالو ہے ف اس لیے کہ یہ امر سچ ہے جتنا تقدیر میں ہے اتنا ہی انسان کریگا مگر تقدیر کا کسی کو علم نہیں
ہے پھر اوسکو ذکر کا کیا محل ہے نیک کاموں میں کوشش کرنا ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ تقدیر کا حیلہ کر کے ہاتھ پاؤں پسار دیں فقط

باب فضل صلوٰۃ اللیل رات کی نماز کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد شہر رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد روزہ رکھنے کی لئی سب مہینوں سے زیادہ
محرم کا مہینہ افضل ہے اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے عن حمید بن عبد الرحمن یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ قیام اللیل افضل الصیام بعد
رمضان المحرم ارسلہ شعبۃ بن الحجاج ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض کے بعد رات کے نماز افضل
رکھتی ہے اور روزے لئی رمضان کے بعد محرم فضیلت رکھتا ہے ارسال کیا اس حدیث کو شعبہ بن حجاج نے فضل صلوٰۃ اللیل فی السفر مترجم شب
پڑھنے کی فضیلت عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ یحبہم اللہ عز وجل ورجل اتی قوما
فسألہم باللہ ولم یسألہم بقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل بأعقابہم فاعطاہ سرا لا یعلم
یعطیہ الا اللہ عز وجل والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل
بہ نزلوا فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا
فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح اللہ لہ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تین
آدمیوں سے محبت رکھتا ہے ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تھا اوس قوم میں ایک شخص آیا اللہ کے لیئے رشتہ اور ناتا کچھ
سمجھ اوس قوم نے اوسکو نہ دیا وہ شخص چپکے سے چلا گیا اور چھپا کر اوسکو دے آیا جسکو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے یا اوس
شخص کے جسنے دیا ہے اور ایک وہ شخص جو ایک قوم میں تھا وہ رات بھر چلے جب سونا اوسکو سب سے بھلا معلوم ہوا تو وہ اوتری
اور پڑ کر سو رہے مگر وہ شخص کھڑا رہا اللہ سے دعا کرتا ہوا اور اوس کے سامنے عاجزی کرتا ہوا اور اوس کے آیتیں مجھ پر پڑھتا ہوا (یعنے
نفل پڑھا کیا) اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تھا جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے مگر وہ سینہ سامنے کئے ہوئے چلا گیا
یہانتک کہ مارا گیا یا اللہ نے فتح دی اوسکو ف وقت قیام رات کو کسوقت نفل پڑھے عن مسروق قال ذات

لِعَائِشَةَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُومُ قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کونسا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند ہوتا اونہوں نے کہا جو کام ہمیشہ ہو میں نے کہا آپ رات کو کب اوٹھتے ہے اونہوں نے کہا جب مرغ بولتا ہے یعنی اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے اس لیئے کہ مرغ کی آواز شروع ہوتی ہے جب پچھلی رات باقی رہتی ہے **باب ذکر ما یستحب من صیام القیام** مستحب روزے اور قیام کے **عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ** قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ حصین بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس طرح شروع کرتے تھے اونہوں نے کہا تو نے وہ بات مجھ سے پوچھی کسی نے نہیں آجتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس بار اللہ اکبر کہتے پھر دس بار الحمد للہ کہتے پھر دس بار سبحان اللہ کہتے پھر دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر دس بار استغفار کرتے اور فرماتے اللھم اغفرلی واھدنی اخیر تک یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور راہ بتلا مجھ اور روزی دے مجکو اور تندرست رکھ مجھکو پناہ مانگتا ہوں اللہ کی قیامت کے دن کی تنگی سے **عَنْ زَيْدِ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ** قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهُوِيَّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْهُوِيَّ ترجمہ زید بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس سوتا میں سنتا جب آپ کو اوٹھتے تو دیر فرماتے سبحان اللہ رب العالمین بھر دیر تک فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ ثُمَّ ذَكَرَ فَتَيَسَّرَ وَكَلَّمَهُ مَعْنَاهَا وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تہجد کے لیئے تو فرماتے اللھم لک الحمد اخیر تک یعنی یا اللہ تجھی کو تعریف لایق ہے تو روشن کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو اون میں ہیں تجھی کو تعریف لایق ہے تو سچا تیرا وعدہ سچا باغ سچ آگ سچ قیامت سچ نبی سچی محمد سچا میں نے تیری لیئی گردن رکھدی اور تجھپر بھروسا کیا تجھپر یقین لایا تیری ہی لیئی بھڑا اور تیری ہی طرف فیصلہ کی لیئی آیا سو بخش اگلے اور پچھلے اور کھلے گناہ سب بخشدے تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے ہے سوا تیرے کوئی پوجنے کے لایق نہیں کسی میں زور اور طاقت نہیں ہے اللہ کے **عَنْ**

جبرئیل و میکائیل و اسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اللھم اھدنی لما اختلف فیہ من الحق انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے انھوں نے کہا آپ جب رات کو اٹھتے نماز شروع کرتے تو فرماتے اللھم رب جبرئیل الخ یعنی اے مالک جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے اے جاننے والی غایب اور حاضر کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندوں کا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں یا اللہ جس بات میں اختلاف ہے اوس میں تو مجھکو حق بتلا دے بیشک جسکو چاہتا ہے تو سیدھی راہ پر لگاتا ہے عن حمید بن عبدالرحمن بن عوف ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لاراقبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ حتی اری فعلہ فلما صلی صلوۃ العشاء وھی العتمۃ اضطجع ھویا من اللیل ثم استیقظ فنظر فی الافق فقال ربنا ما خلقت ھذا باطلا حتی بلغ ان لا تخلف المیعاد ثم اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فراشہ فاستن منہ سواکا ثم قام فی قدح من اداوۃ عندہ ماء فاستن ثم قام فصلی حتی قلت قد صلی قدر ما نام ثم اضطجع حتی قلت قد نام قدر ما صلی ثم استیقظ فعل کما فعل قلت مرۃ قال مثل ما قال ففعل مثل ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات قبل الفجر ترجمہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا وہ کہتا تھا میں سفر میں ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو میں نے کہا ضرور دیکھونگا آپ کسطرح نماز پڑھتے ہیں جب آپ عشا کی نماز پڑھ چکے تو بڑی دیر تک سوتے رہے پھر جاگے اور آسمان کے کنارے کو دیکھا اور فرمایا ربنا ما خلقت ھذا باطلا یعنی اے پروردگار تو نے یہ بیکار نہیں بنایا یہانتک کہ پہونچی انک لا تخلف المیعاد تک پھر آپ بچھونے کیطرف جھکے اور مسواک اوٹھائی اور ڈول سے پانی نکالا ایک پیالہ میں اور مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے یہانتک کہ میں سمجھا جتنی دیر تک سوئے تھے اوتنی ہی دیر تک نماز پڑھی پھر لیٹ رہے یہانتک کہ میں سمجھا سوئے اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگے اور ایسا ہی کیا (یعنی مسواک کی اور نماز پڑھی) اور کہا وہی جو پہلے کہا تھا (یعنی ربنا ما خلقت ھذا باطلا) الخیر تک) تو فجر سے پہلے آپ نے تین بار ایسا ہی کیا باب ذکر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان عن انس قال ما کنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رایناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رایناہ ترجمہ انس سے روایت ہے ہم جب چاہتے رات کو دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتی ہوئی تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے سوتے ہوئے دیکھیں تو سوتے ہوئے دیکھتے (یعنی آپ رات کو سوتے بھی اور نماز بھی پڑھتے نہ ساری

رات جاگتی رہی ساری رات سوتے عن یعلی بن مملک انه سأل ام سلمة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالت كان يصلي العتمة ثم يدخل فيصلي بعدها ما شاء الله من الليل ثم ينصرف فينام قدر
مثل ما صلى ثم يستيقظ من نومه ذلك فيصلي مثل ما نام وصلوته تلك الآخرة تكون الى الصبح
ترجمہ یعلی بن مملک نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اونہوں نے کہا آپ عشا کی نماز
پڑھتے پھر سنتیں پڑھتے پھر اوس کے بعد جتنی رات تک اللہ چاہتا آپ نماز پڑھا کرتے پھر سو رہتے اتنی دیر تک جتنی
دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگتے اور نماز پڑھتے اتنی دیر تک جتنی دیر تک سوئے تھے اور یہ اخیر کی نماز آپ کی فجر تک ہوتی

عن يعلى بن مملك انه سأل ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قراءة رسول الله صلى
الله عليه وسلم وعن صلوته فقالت مالكم وصلوته كان يصلي ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلي
قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت له قراءته فاذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا
حرفا ترجمہ یعلی بن مملک نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت کو (یعنے آپ کلام اللہ کیونکر پڑھتے
تھے) اور نماز کو، اونہوں نے کہا تمہین کیا آپ کی نماز سے (یعنے تمہارا پوچھنا بیفائدہ ہی کیونکہ تم ویسی نماز نہین
پڑھ سکتے آپ نماز پڑھتے تھے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی
تھی صبح تک پھر قرارت کو بیان کیا تو وہ صاف ایک ایک حرف الگ الگ تھی) ذکر صلوة داود عليه السلام
داود علیہ السلام کی نماز کا بیان عن عبد الله بن عمرو بن العاص يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
احب الصيام الى الله عز وجل صيام داود عليه السلام كان يصوم يوما ويفطر يوما واحب الصلاة
الى الله صلوة داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزون مین سے زیادہ پسند اللہ کو حضرت داود علیہ السلام کا روزہ ہی
وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازون مین زیادہ پسند اللہ کو حضرت داود کی نماز ہی وہ آدھی رات
سوتے پھر تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ مین سوتے (اسطرح ساری رات کو تقسیم کرتے) ذکر صلوة
نبي الله موسى كليم الله عليه السلام عن انس بن مالك ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اتيت ليلة اسري بي على موسى عليه السلام عند الكثيب الاحمر وهو قائم
يصلي في قبره ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجکو معراج ہوا تو مین نے
علیہ السلام کو پایا سرخ ریتے کی پاس وہ اپنی قبر مین کھڑے ہوے نماز پڑھ رہے تھے عن انس ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم مر في اليوم الذي عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلي قال ابو عبد الرحمن الناس يهذا اولى بالصواب عندنا من حديث معاذ
بن خالد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین موسی علیہ السلام پر گیا سرخ ریتے کے ٹیلے پر وہ کھڑے ہوے نماز پڑھ رہے تھے

ف امام نسائی نے کہا ہمارے نزدیک یہ روایت ٹھیک ہے پہلی روایت سے انتہی وجہ اس کی یہ ہے کہ معراج کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ سے چھٹے آسمان پر ملے تھے اور ممکن ہے کہ پہلی ملاقات قبر میں ہوئی ہو بہر حال آسمان پر اور سرخ ٹیلا ایک مقام ہے بیت المقدس سے ایک منزل پر ہے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے **عَنْ أَنَسٍ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى قَبْرِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عَنْ أَنَسِ** بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس ہو کر گیا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عَنْ أَنَسٍ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزرے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عَنْ أَنَسٍ** أَنَّهُ حَدَّثَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس سے گئے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عَنْ أَنَسٍ** عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے بعض صحابہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات آپ مجھ کو معراج ہوا تو میں موسیٰ علیہ السلام پر گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے

بَابُ إِحْيَاءِ اللَّيْلِ رات کو عبادت کرنا **عَنْ** خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَاقَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا حَتَّى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلَاةً مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا أَهْلَكَ بِهِ الْأُمَمَ قَبْلَنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيهَا ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے وہ نے رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب فجر قریب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا خباب گئے اور

۱۰ عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ اس رات کو ایسی نماز پڑھی ویسی کبھی میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ نماز محبت اور شکر کی ہے میں نے آسمین اپنے پروردگار سے تین باتین مانگیں وہ تو عنایت ہوئین اور ایک نہیں ملی میں نے اپنے پروردگار سے یہ مانگا کہ ہم کو ہلاک نہ کرے اون غذابون سے جن سے اگلی امتون کو ہلاک کیا تو قبول ہوا پھر میں نے مانگا کہ ہمپر غیر دشمن مسلط نہ ہو تو قبول ہوا ف اسمین یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اور بھی بہت سے زمانون مین جا بجا مسلمان کافرون کی رعایا ہے ہین چنانچہ اس وقت ہندوستان مین نصاری کی حکومت ہے اور اسکا جواب یہ ہے کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام سے ہے یعنی جو لوگ اوسوقت آپ کے ساتھ موجود تھے اون پر کبھی غیر دشمن مسلط نہین ہوا۔ یا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانون پر غیر دشمن مسلط نہ ہوا اور ابھی تک عرب اور افریقہ اور وسط ایشیا اور شرقی ایشیا کے کوچک اور ٹرکی یورپ کی بعض مقامات پر مسلمان آزاد ہین اور اون کے حاکم مسلمان ہین اگرچہ نصاری سے تعلق کچھ نہ کچھ قائم ہوگیا ہے اور اونکی حکومت نے ایک عالم کو گھیر لیا ہے۔ یا مراد خاص عرب کے مسلمان ہین۔ یا مراد یہ ہے کہ جبتک قیامت کی آثار ظاہر نہ ہون مسلمانون پر غیر دشمن مسلط نہ ہو اور نصاری کا تمام مسلمانون پر مسلط ہونا اور سب ملکون پر حکومت قائم کرنا قیامت کی آثار سے ہے واللہ اعلم۔ ف پھر میں نے مانگا کہ ہم میں پھوٹ نہ ہو اور گروہ گروہ نہ ہون یعنی سب متفق اور متحد رہین) تو قبول نہ ہوا ف بلکہ بہتر فرقے ہوگئے اور ہر ایک فرقے کے سیکڑون شاخین ہوگئین ہم اختلاف علی عائشۃ فی احیاء اللیل اختلاف سورتہ کا

حضرت عائشہ پر رات کی عبادت مین عن عائشۃ قالت کان اذا دخل العشر احیی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللیل وایقظ اھلہ وشد المئزر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین جب رمضان کا اخیر عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھر کے لوگون کو جگاتے اور تہبند مضبوط باندھتے عن ابی اسحاق قال اتیت الاسود بن یزید وکان لی صدیقا فقلت یا ابا عمرو حدثنی ما حدثتک ام المومنین عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قالت کان ینام اول اللیل ویحیی آخرہ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے میں اسود بن یزید پاس آیا اور وہ میرے بہائی دوست تھے میں نے کہا اے ابا عمرو بیان کر دے مجھ سے جو بیان کیا ہو تم سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے باب مین اونہون نے کہا حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کو سوتے اور پچھلی رات مین جاگتے عن عائشۃ رض قالت لا اعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرا القرآن کلہ فی لیلۃ ولا قام لیلۃ حتی الصباح ولا صام شہرا کاملا قط غیر رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہین جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مین کبھی سارا قرآن پڑھا ہو یا رات بھر صبح تک عبادت کی ہو یا ایک مہینہ پورا روزے سے کہی ہون سوا رمضان کے ترجمہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وعندہا امراۃ فقال من ھذہ قالت فلانۃ لا ینام فذکرت من صلاتہا فقال مہ علیکم بما تطیقون فواللہ لا یمل اللہ عز وجل حتی تملوا وکان

اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَادُوْمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے وہان ایکعورت بیٹھی تھی آپنے پوچھا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے پھر آپ سے کیا کہ یہ سوتی نہین ہے اور رات بھر نماز پڑھتی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا بات ہے تم کو چاہیئے اتنا عمل کرو جتنی طاقت ہو قسم خدا کی اللہ جل جلالہ نہین تکیگا (ثواب دینیسے) تم ہی تھک جاؤگے (عمل کرنیسے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ کام پسند تہا جسکو آدمی ہمیشہ کرے **ف** ہمیشہ وہی کام تکیگا جو اعتدال سے ہو بیمار روزہ رکھنا رات بھر محنت اور عبادت کرنا اچھا نہین اسلیئے کہ وہ چھوٹ جاتا ہے ہمیشہ نہین رکھتا اس لیئے حکمت کا قاعدہ یہ ہے کہ تھوڑا کام کرے جتنا طبیعت پر بار نہ ہو وہ ہمیشہ قایم رہیگا اور وہی فائدہ بخشیگا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے وہان ایک رسی دیکھی جو دو کھنبھون مین بندہی تہی آپنے پوچھا یہ رسی کیسی ہے لوگون نے کہا زینب نماز پڑھتی ہین جب تھک جاتی ہین تو اس رسی سے لٹک رہتی ہین (لیکن بیٹھتی نہین اور آرام نہین پاتین) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رسی کو کھول ڈالو جبتک دل لگی نماز پڑھو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ (آرام پاؤ) سو یہ ہوا اس لیئے کہ بعد ریاضت اور محنت کے سکون اور راحت ضرور ہے ورنہ آدمی بیمار ہو جاویگا پھر مطلق ریاضت نہ ہو سکیگی **عن** اَلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے نماز مین یہانتک کہ پانون آپ کے سوج گئے کسینے کہا آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ اللہ نے بخش دیے ہین (پھر آپ کس لیئے اتنی عبادت کرتے ہین) آپنے فرمایا کیا مین اللہ کا بندہ شکر گزار نہون (یعنے اگر میرے گناہ اللہ نے معاف کر دیے ہین تو مین اسی احسان کا شکر کرتا ہون) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ اَوْ تَرْلَعَ يَعْنِيْ تَشَقَّقَ قدما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یہانتک کہ پانون پھٹ جاتے **کَيْفَ يَفْعَلُ** اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا

ذکر اختلاف الناقلین عن عائشۃ فی ذلک جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرے تو کس طرح کرے اور بیان راویون کے اختلاف کا

اس باب مین حضرت عائشہ سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز پڑھتے جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتی تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ

الصلوٰۃ قائما ثم رکع قائما واذا افتتح الصلوٰۃ قاعدا رکع قاعدا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب آپ کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وھو جالس فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھ بیٹھ قرأت کرتے جب رکوع کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور اونچا پڑھ کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے عن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللیل حتی حمل فی السن فکان یصلی وھو جالس یقرأ فاذا بقی من السورۃ ثلاثون او اربعون اٰیۃ قام فقرأ بھا ثم رکع ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ..... پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپکا سن زیادہ ہو گیا اور طاقت کم ہو گئی اور وقت آپ بیٹھ کر نماز (نفل) پڑھنے لگے تو آپ بیٹھ بیٹھ قرأت کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور اونچا پڑھتے پھر رکوع کرتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ وھو قاعد فاذا اراد ان یرکع قام قدر ما یقرأ انسان قدر اربعین اٰیۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے آپ بیٹھ کر قرأت کرتے (نفل نماز دن میں) پھر جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر تک آدمی چالیس آیتیں پڑھے عن سعد بن ھشام بن عامر قال قدمت المدینۃ فدخلت علی عائشۃ رض قال من انت قلت انا سعد بن ھشام بن عامر قالت رحم اللہ اباک قلت اخبرنی عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الست تقرأ القرآن قلت بلی قالت فان خلق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القرآن قلت فاخبرنی عن قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل قالت الست تقرأ یا ایھا المزمل قلت بلی قالت فان اول ھذہ السورۃ نزلت کان اصحابہ قیاما فی بیوتھم وحولھم حتی طالت انفسھم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حولا وامسک اللہ خاتمتھا اثنی عشر شھرا فی السماء ثم نزل اٰخرھا فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضۃ قلت فاخبرنی عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا نعد لہ سواکہ وطھورہ فیبعثہ اللہ ما شاء ان یبعثہ من اللیل فیتسوک ویتوضأ ویصلی تسع رکعات لا یجلس فیھا الا فی الثامنۃ فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم ینھض ولا یسلم فیصلی التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین بعد ما یسلم وھو قاعد فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللحم واوتر صلی سبعا وصنع فی رکعتی الفجر مثل صنیعہ الاول فتلک تسع یا بنی وکان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلوٰۃ احب ان یداوم علیھا وکان اذا غلبہ نوم او وجع عن قیام اللیل صلی من النھار ثنتی عشرۃ رکعۃ ولا اعلم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ القرآن کلہ فی لیلۃ ولا صلی لیلۃ الی الصبح ولا صام شھرا کاملا غیر رمضان قلت فکیف صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ قالت کان یصلی ثمان رکعات بخیل الی انہ یسوی بینھن فی القرأۃ والرکوع والسجود ویوتر برکعۃ ثم یصلی رکعتین وھو جالس ثم یضع جنبہ وربما جاء بلال فاذنہ بالصلوٰۃ قبل ان یقعد

وَرُبَّمَا اَعْيَنِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَعْيَنِي اَمَرَهُ حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَالَتْ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعد بن ہشام بن عامر سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو حضرت عائشہ کے پاس گیا اور انہوں
نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا سعد بن ہشام بن عامر انہوں نے کہا رحم کرے اللہ تمہارے باپ پر میں نے کہا مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتلاؤ انہوں نے کہا آپ ایسا کرتے تھے یا کرتے ہیں میں نے کہا ہاں کیا انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اور سوتے جب آدھی رات ہو جاتی تو اٹھتے
حاجت کو اور طہارت کو پھر وضو کرتے اور مسجد میں آتے اور آٹھ رکعتیں پڑھتے میرے خیال میں آپ ان رکعتوں میں قرأت
اور رکوع اور سجود کو برابر کرتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے بعد اس کے
بلال آپ کو جگاتے کبھی سو جاتے پہلے کبھی سونے کے بعد کبھی مجھ کو شک رہتی کہ آپ سوئے یا نہیں سوئے یہاں تک کہ بلال انکو
جگا دیتے نماز کے لیے پھر بھی یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ آپکا جسم زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا پھر
بیان کیا آپ کے گوشت کا حال جو اللہ نے چاہا پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے
بچھونے پر آتے جب آدھی رات گزر جاتی تو آپ طہارت اور حاجت کو جاتی پھر وضو کرتے اور مسجد میں آکر جتنی رکعتیں پڑھتے میرے
خیال میں انکی قرأت اور رکوع اور سجود سب ایکدوسرے کے برابر ہوتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر
پڑھتے پھر کروٹ لیٹ رہتے تو کبھی انکو بلال نماز کے لیے بلاتے سو جانے سے پہلے اور کبھی سو جانے کے بعد اور کبھی مجھ کو شک رہتی
کہ آپ سو گئے یا نہیں یہاں تک کہ بلال انکو جگا دیتے پھر ہمیشہ یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

باب

صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَطَوَّعُ مِنْ وَجْهِي وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتَّى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا تَرَدَّدَ كَلِمَةً مُعْتَاطٌ
اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منہ سے مزہ لیتے (یعنی پیار کرتے) اور آپ روزے سے ہوتے اور آپ کی وفات نہ ہوئی یہاں تک کہ
اکثر نماز آپ کے بیٹھکر ہوتی سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپ کو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہوا کرے اگرچہ تھوڑا ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ ترجمہ ام سلمہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھ کر ہونے لگی مگر فرض اور وہ کھڑی ہو کر پڑھتے
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ قَاعِدًا اِلَّا الْفَرِيْضَةَ
وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا اَدْوَمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ اکثر نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپ کو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہو
اگرچہ تھوڑا ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے وہ نہوں نے کہا قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہیں کیا یہانتک کہ اکثر نماز آپ کی بیٹھکر ہونے لگی مگر فرض کھڑے ہوکر پڑھتے اور ہمیشہ پسند تہا آپکو وہ کام جسکو ہمیشہ کرے اگرچہ تھوڑا ہو عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہیں کیا یہانتک کہ آپ اپنی اکثر نماز دن کو بیٹھکر پڑہتے تہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑہتے تہے اونہوں نے کہا ہاں جب لوگوں نے آپکو بوڑہا کردیا (یعنی طرح طرح کے بوجہ ڈالکر) عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْرَاُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹھکر نفل پڑہتے نہیں دیکہا لیکن وفات سے ایکسال پہلے آپ بیٹھکر پڑہنے لگے آپ ایک سورت کو پڑہتے تہے اتنا ٹہہر ٹہہر کر کہ وہ بڑی سی بڑی ہوجاتی۔

باب فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ کہڑے ہوکر پڑہنے والے کی فضیلت بیٹھکر پڑہنے والے پر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ اِنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹھکر نماز پڑہتے دیکہا تو میں نے کہا میں نے سنا ہے آپنے فرمایا بیٹھکر نماز پڑہنے والے کو آدہا ثواب ہے کہڑے ہوکر نماز پڑہنے والے کا پہر آپ بیٹھکر پڑہتے ہیں آپنے فرمایا بیشک لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں ف یعنی مجہکو دونوں حال میں ثواب برابر ہے اس لئے کہ میں بیٹھکر جب ہی پڑہتا ہوں جب کہڑے کہڑے تہک جاتا ہوں یا مجہکو اللہ تعالی نے اس حکم سے مستثنی کیا ہے **فضل** صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰى صَلٰوةِ النَّائِمِ بیٹھکر نماز پڑہنیوالے کی فضیلت لیٹکر پڑہنے والے پر عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا بیٹھکر نماز پڑہنے والے کو آپنے فرمایا جو کہڑے ہوکر پڑہے تو سب سے بہتر ہے اور جو بیٹھکر پڑہے اوسکو کہڑے ہوکر پڑہنے والیکا آدہا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑہے اوسکو بیٹھکر پڑہنے والیکا آدہا ثواب ہے **کیفیت** صَلٰوةِ الْقَاعِدِ بیٹھکر نماز کیسی ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا

ترجمہ امام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار رکعت قرأت یعنی بالجہر پڑھتے دیکھا۔ امام نسائی نے کہا میں نہیں جانتا اس حدیث کو کسی نے روایت کیا ہو سوا ابو داؤد حضرمی کے اور وہ ثقہ ہے لیکن میں اس حدیث کو غلط سمجھتا ہوں ف خطا کی وجہ یہ ہے کہ اور روایات میں ہمیشہ دو رکعت پڑھنا منقول ہے اور شاید یہ فعل ایک دو بار ہو بیان جواز کے لئے واللہ اعلم

باب کیف القراءۃ باللیل

رات کو کس طرح قرأت کرے

عن عبداللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ کیف کانت قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل أکان یسر بالقراءۃ أم یجہر قالت کل ذلک قد کان یفعل ربما جہر وربما أسر

ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر قرأت کرتے پکار کر یا آہستہ حضرت عائشہ نے کہا دونوں طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ ف فضل الجہر علی المخافۃ اس سے ثابت ہوئی

عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یجہر بالقرآن کالذی یجہر بالصدقۃ والذی یسر بالقرآن کالذی یسر بالصدقۃ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو پکار کر پڑھے وہ ایسا ہی جیسے کوئی علانیہ صدقہ دیوے اور جو شخص آہستہ پڑھے وہ ایسا ہی جیسے کوئی چپکے سے صدقہ دیوے

باب ترویۃ القیام والرکوع والسجود والجلوس بین السجدتین فی صلاۃ اللیل

رات کی نماز میں قیام اور رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا سب برابر کرنا

عن حذیفۃ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فافتتح البقرۃ فقلت یرکع عند المائۃ فمضی فقلت یصلی بہا فی رکعۃ فمضی فافتتح النساء فقرأہا ثم افتتح آل عمران فقرأہا یقرأ مترسلا اذا مر بآیۃ فیہا تسبیح سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم رکع فقال سبحان ربی العظیم فکان رکوعہ نحوا من قیامہ ثم رفع رأسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ فکان قیامہ نحوا من رکوعہ ثم سجد فجعل یقول سبحان ربی الأعلی فکان سجودہ قریبا من رکوعہ

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو آپ نے سورہ بقرہ شروع کی میں نے کہا سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا دو سو آیتوں پر آپ رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے ——— تب میں نے کہا آپ پوری سورت پڑھیں گے اکیلی کعت میں آپ آگے بڑھ گئے پھر سورہ نساء شروع کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بعد سورہ بقرہ کے سورہ نساء ہی پھر سورہ آل عمران مگر جو ترتیب بالمصحف مجید میں ہے اوس میں پہلی سورہ بقر پھر آل عمران پھر نساء ہے اور یہ ترتیب دوسری حدیثوں سے نکلتی ہے اسی پر اصحاب نے اجماع کیا اور ممکن ہے کہ حضرت نے ترتیب نہ کی ہو اس لئے کہ ترتیب کرنا ضرور نہیں خصوصاً نوافل میں اور ممکن ہے کہ حذیفہ کو سہو ہوا ہو ت اوسکو پڑھا پھر سورہ آل عمران شروع کی اوسکو پڑھا اور یہ سب روایات

آپ کی آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر تھی جب کوئی آیت اسد کی پاکی کی آتی تو تسبیح کہتے اور جب کوئی آیت سوال کی آتی تو اسد سوال کرتے اور جب کوئی آیت پناہ مانگنے کی آتی تو اسد سے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا تو سبحان ربی العظیم کہا کیتی رکوع بھی قیام کے برابر تہا پھر سر اوٹھایا اور سمع اسد لمن حمدہ کہا اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تہا پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلی کہنے لگے تو سجدہ رکوع کے قریب قریب تہا عن حذیفۃ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فرکع فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم مثل ما کان قائما ثم جلس یقول رب اغفر لی رب اغفر لی مثل ما کان قائما ثم سجد فقال سبحان ربی الاعلی مثل ما کان قائما فما صلی اربع رکعات حتی جاء بلال الی الغداۃ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رمضان میں آپنے رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم کہا کیتنی دیر تک جتنی دیر کہڑے رہے تہے پھر بیٹھے تو رب اغفر لی رب اغفر لی کہا کیتی قیام کے برابر سجدہ کیا تو سبحان ربی الاعلی کہا کیتی قیام کے برابر اسی طرح صرف چار رکعتیں آپنے پڑہیں یہانتک کہ بلال آئے فجر کی نماز کے لیے بلانے کو باب کیف صلوۃ اللیل رات کی نماز کیونکر پڑہنا چاہیے عن ابن عمر یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں ف یعنی دو دو رکعت کر کے پڑہنا چاہیے مراد نفل نمازیں ہیں امام نسائی نے کہا میرے نزدیک یہ حدیث خطا ہے (یعنی دن کا ذکر کرنا صحیح نہیں ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں) عن ابن عمر سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فواحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑہ لی (تا کہ سب نماز وتر یعنی طاق ہو جاوے) عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑہ لے عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یسأل عن صلوۃ اللیل فقال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر برکعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچہا گیا منبر پر رات کی نماز کو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب فجر کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر پڑہ لے عن ابن عمر ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل قال مثنی مثنی فان خشی احدکم الصبح فلیوتر بواحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا رات کی نماز کو آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اگر فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑہ لے عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ ترجمہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانیکا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے **عن** ابن عمر قال سأل رجل من المسلمين رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صلوة الليل فقال صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خشيت الصبح فاوتر بواحدة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے مسلمانوں میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے **عن** عبيد الله بن عمر ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خشيت الصبح فاوتر بواحدة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے **عن** عبد الله بن عمر قال قام رجل فقال يا رسول الله كيف صلوة الليل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الليل مثنى مثنى فاذا خشيت الصبح فاوتر بواحدة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ رات کی نماز کیونکر ہے آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تجھ کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے

باب الامر بالوتر وترغيب من كان حكمه **عن** علي قال اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا اهل القرآن اوتروا فان الله عز وجل وتر يحب الوتر ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھا پھر فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ وتر ہے (یعنی ایک ہے اور ایک طاق ہے) دوست رکھتا ہے وتر کو **عن** علي رضي الله عنه قال الوتر ليس بحتم كهيئة المكتوبة ولكنه سنة سنها رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت علی نے فرمایا وتر فرض نہیں ہے جیسی پنجوقتہ نماز لیکن وہ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** مگر ایسی سنت جسکو آنحضرت ہمیشہ ادا کیا اسی واسطے بعضوں نے اسکو واجب قرار دیا اور واجب کا درجہ فرض سے کم مقرر کیا لیکن سنت سے زیادہ اور صحیح یہ ہے کہ واجب وہی فرض ہے اور فرض وہی واجب اور وتر نہ واجب ہے نہ فرض بلکہ سنت ہے

باب الحث على الوتر قبل النوم سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا (اوس شخص کو جسکو جاگنے کا بھروسہ نہ ہو) **عن** ابي هريرة قال اوصاني خليلي صلى الله عليه وسلم بثلاث النوم على وتر وصيام ثلثة ايام من كل شهر وركعتي الفجر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مجھکو وصیت کی میرے دوست (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا (۱۳-۱۴-۱۵) کو تیسرے فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا **عن** ابي هريرة قال اوصاني خليلي صلى الله عليه وسلم بثلاث الوتر اول الليل وركعتي الفجر وصوم ثلثة ايام من كل شهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مجھکو وصیت کی میرے دوست نے اسدن پر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی ایک تو وتر پہلی رات میں پڑھ لینا دوسرے فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا تیسرے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا **باب** في النبي صلى الله عليه وسلم

عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں سے منع کیا ہے ۱۲ منہ

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمْسَيْنَا وَقَامَ بِنَا ثُلُثَ اللَّيْلَةِ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِهِمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ ترجمہ قیس بن طلق سے روایت ہے ہمارے پاس آئے ابا میرے طلق بن علی رمضان میں ایک دن تو شام تک رہے اور رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے پھر ایک مسجد کو گئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھی جب وتر رہ گیا تو ایک اور شخص کو آگے کیا اور کہا وتر پڑھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں چاہییں **وَقْتُ الْوِتْرِ** وتر کا وقت

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب سو رہتے پھر اٹھتے جب سحر کا وقت ہوتا وتر پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اگر آپ کو خواہش ہوتی تو اپنی بی بی پاس جاتے جب اذان کی آواز آتی فوراً اٹھ کھڑے ہوتے اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو نہا لیتے نہیں تو وضو کر کے نماز کو جاتے **عَنْ** مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِهِ وَمِنْ أَوْسَطِهِ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات اور بیچ رات اور پچھلی رات سب میں وتر پڑھا ہے اور ختم ہوا وتر آپکا سحر تک **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ وتر پڑھنا رات میں وتر پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا ہے **بَابُ** الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ صبح سے پہلے وتر پڑھنا چاہیے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجھا کسی نے وتر کو آپنے فرمایا پڑھو وتر کو فجر ہونے سے پہلے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر پڑھو فجر سے پہلے **الْوِتْرُ** بَعْدَ الْأَذَانِ فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلَ لَا يَنْظُرُ فِيهِ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ هَلْ يُعَادُ بَعْدَ الْأَذَانِ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام من الصلوٰۃ حتی طلعت الشمس ثم صلی ترجمہ ابراہیم بن مہرز سے روایت ہے حسن نے اپنے باپ سے سنا وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے تو انہوں نے نماز کی تکبیر ہوئی لوگ اذان کا انتظار کرنے لگے جب وہ آئے تو انہوں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا وہ بولے نے کہا عبداللہ سے سوال ہوا اگر فجر کی اذان ہو جاوے تو وتر پڑھنا چاہیے یا نہیں انہوں نے کہا پڑھنا چاہیے اگرچہ تکبیر ہی ہو جاوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ سو گئے تھے فجر کی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ نے نماز پڑھی **باب** الوتر علی الراحلۃ سواری پر وتر پڑھنا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر علی الراحلۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر پڑھتے تھے **عن** ابن عمر کان یوتر علی بعیرہ ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر علی البعیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھتے تھے **باب** کم الوتر وتر کی کتنی رکعتیں ہیں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر رکعۃ من آخر اللیل ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر رکعۃ من آخر اللیل ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر ان رجلا من اہل البادیۃ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ اللیل قال مثنی مثنی والوتر رکعۃ من آخر اللیل ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک جنگل کے رہنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اور وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں **کیف** الوتر بواحدۃ ایک رکعت وتر کیونکر پڑھنا چاہیے **عن** عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا اردت ان تنصرف فارکع بواحدۃ توتر بذلک ما قد صلیت ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تو ختم کرے تو ایک رکعت اور پڑھ لے وہ سب طاق ہو جاویں گے یعنی طاق) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ واحدۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں وتر کی ایک رکعت **عن** عبداللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تم میں سے کسی کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ ساری نماز کو وتر

کردی عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمعہ یقول صلوۃ اللیل رکعتین رکعتین فاذا خفتم الصبح فاوتروا بواحدۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لو عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ ثم یضطجع علی شقہ الایمن ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے ایک رکعت اون میں وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ لیٹتے **باب** کیف الوتر ثلاثا تین رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھنا چاہیے عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن انہ سأل عائشۃ ام المؤمنین کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ انتنام قبل ان توتر قال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے اونہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو رمضان میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رمضان میں کچھ زیادہ نہیں پڑھتے ہے گیارہ رکعتوں سے پہلے آپ چار رکعتیں پڑھتے ہے تو مت پوچھ اونکی خوبی اور بڑائی پھر چار پڑھتے ہے مت پوچھ اون کی خوبی اور بڑائی پھر تین رکعتیں پڑھتے ہے (وتر کی) میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سوجاتے ہیں وتر پڑھنے سے پہلے آپنے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتے ہیں لیکن دل نہیں سوتا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے رضؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہیں پھیرتے تھے وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر ف یعنی تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے **ذکر** اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر ابی بن کعب کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے راویوں کا اختلاف ہے عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد ویقنت قبل الرکوع فاذا فرغ قال عند فراغہ سبحان الملک القدوس ثلث مرات یطیل فی آخرہن ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے جب وتر سے فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور آخر میں پکار کر کہتے عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعۃ الاولی من الوتر سبح اسم ربک الاعلی وفی الرکعۃ الثانیۃ بقل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد ترجمہ

ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری رکعت
میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ
بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَيَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رجمہ
ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا
الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور سلام نہیں پھیرتے تھے مگر اخیر میں اور بعد سلام کے سبحان الملک القدوس
تین بار کہتے **اَلْاِخْتِلَافُ** علی اسحاق فی حدیث سعید بن جبیر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ وابن عباس کی
حدیث میں راویوں کا اختلاف ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي
الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَفْصَةُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں
قل ہو اللہ احد پڑھتے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ
وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ترجمہ عبد اللہ بن عباس وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَا
سْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى سِتًّا ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَ
صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور مسواک کی پھر دو رکعتیں
پڑھیں پھر سو رہے پھر کھڑے ہوئے اور مسواک کی پھر وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ چھ رکعتیں پڑھیں پھر تین رکعتیں وتر
کی پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں فجر کی سنتوں کی یا وتر کے بعد دو نفل پڑھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَةَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ فِي خَلْقِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَقَامَ حَتَّى
سَمِعْتُ نَفْخَهُ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ مَا زَالَ يَقُومُ فَيَتَوَضَّأُ وَيَسْتَاكُ وَيَصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں ایک رات میں میمونہ کے پاس تھا رات کو آپ اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی اور اس آیت کو پڑھ رہے تھے ان فی خلق
السموت والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم اخیر تک پھر
دو رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے سونے کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کیا اور دو دو رکعتیں
پڑھیں پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ
وَتَسَاوَكَ الْحَدِيثَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور مسواک کی پھر بیان کیا حدیث کا

اخبرنا عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثمان رکعات ویوتر بثلاث ویصلی رکعتین قبل صلوۃ الفجر خالفہ عمرو بن مرۃ فرواہ عن یحیی بن الجزار عن ام سلمۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور وتر کی تین رکعتیں اور دو رکعتیں فجر کے نماز سے پہلے پڑھتے تھے۔ مخالفت کی حبیب بن ابی ثابت کی عمرو بن مرہ نے اور روایت کیا اوسکو یحیی بن الجزار سے انہون نی ام سلمہ سے عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ فلما کبر وضعف اوتر بتسع خالفہ عمارۃ بن عمیر فرواہ عن یحیی بن الجزار عن عائشۃ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے جب عمر آپ کی زیادہ ہوئی اور ضعف ہوگیا تو آپ نو رکعتیں پڑھنے لگے۔ مخالفت کی عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے انہون نے روایت کیا اسحدیث کو یحیی بن الجزار سے انہون نے عائشہ سے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل تسعا فلما اسن وثقل صلی سبعا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھا کرتے جب سن آپکا زیادہ ہوگیا اور آپ بھاری ہوگئے تو سات رکعتیں پڑھنے لگے

باب ذکر الاختلاف علی الزہری فی حدیث ابی ایوب فی الوتر

راویون کا اختلاف ہے زہری پر ابو ایوب کے حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے عن ابی ایوب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر حق فمن شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلاث ومن شاء اوتر بواحدۃ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ضرور ہے اب جسکا جی چاہے سات رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے عن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر حق فمن شاء اوتر بخمس فمن شاء اوتر بثلاث فمن شاء اوتر بواحدۃ ترجمہ اور گذرا عن ابی ایوب الانصاری یقولہا الوتر حق فمن احب ان یوتر بخمس رکعات فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے وہ کہتے وتر ضرور ہے اب جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر پڑھنے کا تو وہ پانچ پڑھے اور جسکا چاہے تین رکعتیں پڑھنے کا تو وہ تین پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھنے کا تو وہ ایک پڑھے عن ابی ایوب قال من شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلاث ومن شاء اوتر بواحدۃ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے انہون نے کہا جسکا جی چاہے وتر کی سات رکعتیں پڑھے اور جس کا جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے وتر کی تین رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے اور جسکا جی چاہے اشارہ کرے

کیف الوتر بخمس وذکر الاختلاف علی الحکم فی حدیث ابی ایوب

پانچ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے اور بیان راویون کے اختلاف کا حکم پر وتر کی حدیث میں عن ابی سلمۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بخمس وتسع لا یفصل بینہن بسلام ولا بکلام ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں اور سات رکعتیں پڑھتے تھے اور اون کی پچھلی سلام پھیرنے سے بات کرتے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات رکعتیں یا پانچ رکعتیں پڑھتے اون کی پچھلی سلام نہ پھیرتے عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَوْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَدَرَيْتُ ذَلِكَ لِأَبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ لَكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ فَلَقِيتُ مَسْرُوقًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مَيْمُونَةَ ترجمہ مسروق نے کہا وتر کی سات رکعتیں ہیں اور پانچ سے کم نہیں ہیں حکم نے کہا میں نے یہ ابراہیم سے بیان کیا انہوں نے کہا مسروق نے کس سے سنا میں نے کہا میں نہیں جانتا پھر میں حج کو گیا تو مسروق سے ملا اور اون سے پوچھا انہوں نے کہا ایک معتبر شخص سے سنا اوس نے حضرت عائشہ اور میمونہ سے سنا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے اور نہیں بیٹھتے تھے مگر اخیر میں

باب کَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ

سات رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھی جاتی ہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا تو آپ سات رکعتیں پڑھنے لگے نہیں بیٹھتے تھے مگر اون کی اخیر میں اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے سلام کے بعد تو سب نو رکعتیں ہوئیں اے بیٹے میری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ پڑھیں اوس کو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا فِي التَّاسِعَةِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ فَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھا کرتے اور نہیں بیٹھتے مگر دوسری رکعت کے بعد تو اللہ کی تعریف کرتے اور اوسکا ذکر کرتے اور دعا کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر سات رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتی اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اسطرح کہ ہم کو سنا دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے جب آپ بوڑھے ہو گئے اور ضعف آگیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھنے لگے اور نہیں بیٹھتے تھے مگر چھٹی رکعت کے بعد پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر ساتویں رکعت پڑھتے بعد اوس کے ایک سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے

کیف

الوتر بتسع نو رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھی جاتی ہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ

وطهوره فيبعثه الله عز وجل لما شاء ان يبعثه من الليل فيستاك ويتوضأ ويصلي تسع ركعات
لا يجلس فيهن الا عند الثامنة فيحمد الله ويصلي على نبيه صلى الله عليه وسلم ويدعو ثم ينهض ولا يسلم
تسليما ثم يصلي التاسعة ويقعد ويذكر كلمة عزوها ويحمد الله ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم
ويدعو ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي ركعتين وهو قاعد ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر اللہ آپ کو جگا دیتا جب منظور ہوتا اور کس وقت جگاتا
رات میں آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے نہیں بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت پڑھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور درود پڑھتے
اور دعا مانگتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے
پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے **عن** زرارۃ بن اوفی ان سعد بن ہشام
بن عامر رضی انہ ان قدم علینا اخبرنا انہ اتی ابن عباس فسالہ عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
الا ادلک او لا اتیتک یا علم اہل الارض بوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت من قال عائشۃ فاتیناہا
فاستاذنا علیہا ودخلنا فسالناہا فقلت ائتینی عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا
نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ اللہ عز وجل ما شاء ان یبعثہ من اللیل فیستاک ویتوضأ ثم
یصلی تسع رکعات لا یقعد فیہن الا فی الثامنۃ فیحمد اللہ ویذکرہ ویدعوہ ثم ینہض ولا یسلم ثم
یصلی التاسعۃ فیقعد فیحمد اللہ ویذکرہ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین وہو
جالس فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع
ثم یصلی رکعتین وہو جالس بعد ما یسلم فتلک تسع یا بنی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی
صلوۃ احب ان یداوم علیہا ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر رضی ہمارے پاس آئے تو انہوں نے
بیان کیا کہ وہ ابن عباس پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو انہوں نے کہا میں تمکو
اس شخص کو نہ بتاؤں جو تمام روئے زمین کے لوگوں سے زیادہ واقف ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے میں نے کہا
کون انہوں نے کہا عائشہ رضی پھر ہم ان کے پاس گئے اور سلام کیا اور اندر گئے ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وتر کا حال بیان کرو انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے پھر اللہ جب چاہتا رات کو
اٹھا دیتا آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے پھر نو رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد پھر اللہ کی تعریف کرتے اور
اسکا ذکر کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہیں پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اللہ کی تعریف کرتے اور اس کی
یاد کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے میرے
میرے جب آپکا بدن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں سلام کے بعد یہ تو

رکعتین ہوئیں اور جب میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اوسکو پڑھا کریں عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع رکعات ثم یصلی رکعتین وھو جالس فلما ضعف
او ترتسع رکعات ثم صلی رکعتین وھو جالس ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر
کی نو رکعتیں پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے جبکہ کہ جب ضعیف ہو گئے تو سات رکعتیں وتر کی پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر عن
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع ویرکع رکعتین وھو جالس ترجمہ ام المومنین
عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر عن سعد بن ھشام انہ
وفد علی ام المومنین عائشۃ فسالھا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی من
اللیل ثمان رکعات ویوتر بالتاسعۃ ویصلی رکعتین وھو جالس ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ ام المومنین
عائشہ پاس گئے اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اونہون نے کہا آپ رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے اور اون
سے اونکو طاق کرتے پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل
تسع رکعات ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے باب کیف الوتر
باحدی عشرۃ رکعۃ گیارہ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی
من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ ویوتر منھا بواحدۃ ثم یضطجع علی شقہ الایمن ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اون میں سے ایک وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ پر سوتے باب
الوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ تیرہ رکعتیں وتر کی پڑھنا عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
یوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ فلما کبر وضعف اوتر بتسع ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جب سن زیادہ ہوا اور ضعیف ہو گئے تو نو رکعتیں پڑھنے لگے باب القراءۃ فی الوتر
وترمین کتنا کلام اسد پڑھے عن ابی بشر ان ابا موسی کان بین مکۃ والمدینۃ فصلی العشاء رکعتین ثم
قام فصلی رکعتا اوتر بھما یقرا فیھما بمائتی ایۃ من النساء ثم قال ما الوت ان اصنع قد اتی حیث وضع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدمیہ وان اقرا بما اقرا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
ابو بشر سے روایت ہے ابو موسی اشعری مکے اور مدینے کی بیچ میں تھے اونہون نے عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور ایک
رکعت وتر کی پڑھی اوسمیں سو آیتیں سورہ نسا کی پڑھیں پھر کہا میں نے کوتاہی نہیں کی کہ رکھوں قدم اپنے جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے قدم رکھے اور پڑھوں وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے نوع احمر من القراءۃ فی الوتر
وترمین اور طرح کی قرات عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی الوتر بسبح اسم
ربک الاعلی وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد فاذا سلم قال سبحان الملک القدوس ثلث مرات

ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب سلام پھیرتے تو فرماتے سبحان الملک القدوس تین بار عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور سلام کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے پھر سلام کے بعد کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسری بار سبحان الملک القدوس بلند آواز سے کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے اور فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس تین کہتے اور تیسری بار بلند کرتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ ابزی کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے

ترجمان الملک القدوس تین بار کہتے عَنْ ابی ابزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابن ابزی سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَمَدَّ فِی الثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَنْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَکُمْ خَالَجَنِیْھَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا ایک شخص نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھ سے جھگڑا لیا اور ان کو الدُّعَاءُ فِی الْوِتْرِ وتر میں کیا دعا پڑھے عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِی الْوِتْرِ فِی الْقُنُوْتِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ ترجمہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمے سکھائے میں ان کو وتر کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللّٰھم اہدنی فیمن ہیت اخیر تک یعنی یا اللہ راہ دکھلا مجھ کو ان

۴ اوپر کی دو حدیثوں سے معلوم ہوا

لوگون کے ساتھ مین جنکو تو نے راہ دکھلائی اور تندرست رکھ مجھکو اون لوگون کے ساتھ مین جنکو تو نے تندرست رکھا اور نگہبانی کر میری اون لوگون کے ساتھ مین جنکی تو نے نگہبانی کی اور برکت دی اُس مین جو تو نے مجھکو دیا ہے اور بچا مجھ کو برائی سے اوس کے جو تو نے ٹھہرایا ہے جو تجھہ سے دوستی کرے وہ ذلیل نہین ہوتا بڑی برکت والا ہے تو اور اونچا ہے **عن** الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هؤلاء الكلمات في الوتر قال قل ترجمہ امام حسن بن علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ کلمات سکھائے وتر مین اینچ فرمایا کہہ اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وقني شر ما قضيت فانك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت وصلى الله على النبي محمد **عن** علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في آخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے اخیر مین فرماتے اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری خوشی کی تیری غصہ سے اور تیری بچاؤ کی تیری عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری تجھہ سے مین تیری تعریف نہین کر سکتا تو ایسا ہے جیسے تو نے اپنے آپ کی تعریف کی **ترک** رفع اليدين في الدعاء في الوتر وترمین دعا قنوت پڑھتے وقت ہاتھہ نہ اوٹھانا **عن** انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه في شيء من دعائه الا في الاستسقاء قال شعبة فقلت لثابت انت سمعته من انس قال سبحان الله قلت سمعته قال سبحان الله ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا مین ہاتھہ نہین اوٹھاتے تھے مگر پانی مانگنے وقت شعبہ نے کہا میرے ثابت سے پوچھا تم نے یہ حدیث انس سے سنی ہے اونہون نے کہا سبحان اللہ مین نے کہا سنی ہے اونہون نے کہا سبحان اللہ یہ اونہون نے تعجب سے کہا یعنے سنی کیون نہین اگرچہ اسحدیث مین ہاتھہ کا اوٹھانا اور دعا مین ثابت نہین ہوتا لیکن اور حدیثون سے ہاتھہ کا اوٹھانا اور مقامات مین بھی ہے اور شاید انس کو اس کی خبر نہ ہوگی یا مقصود اون کا مبالغہ ہے یعنے بہت لمبا کر کے نہین اوٹھاتے تھے جیسی استسقا مین اوٹھاتے تھے **باب** قدر التسبيح بعد الوتر وتر کے بعد کتنا بڑا سجدہ کرے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي احدى عشرة ركعة فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى الفجر يسلم بين كل ركعتين ويسجد قدر ما يقرأ احدكم خمسين آية ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتین پڑھتے عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک سو فجر کے دو سنتون کو اور سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک جتنی دیر مین تم مین سو کوئی پچاس آیتین پڑھے **التسبيح** بعد الفراغ من الوتر وتر سے فارغ ہو کر تسبیح کہنا **عن** عبد الرحمن بن ابزى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يوتر بتسبيح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد ويقول بعد ما يسلم سبحان الملك

القدوس ثلث مرات یرفع بها صوته ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور سلام کے بعد تین بار بلند آواز سے سبحان الملک القدوس

ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور سلام پھیرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے پھر ابقی

واقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد فاذا فرغ قال سبحان الملک القدوس ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے ایما حدیث اصح

پہچیں نفل پڑھنا درست ہے عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن انہ سال عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فقالت کان یصلی ثلث عشرۃ رکعۃ تسع رکعات ثم یوتر فیسمع ودکعتین جالسا فاذا اراد ان یرکع قام فرکع ویسجد ویفعل ذلک بعد الوتر فاذا سمع نداء الصبح قام فرکع رکعتین خفیفتین ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا رات میں حضرت عائشہ نے کہا آپ کا تیرہ رکعتیں پڑھتے نو رکعتیں کھڑے ہو کر اور وتر ہوتا اور دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کرنے لگے تو کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں) المحافظۃ علی الرکعتین قبل الفجر فجر کی سنتوں کی تاکید عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لیدع اربع رکعات قبل الظہر وربع رکعتین قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتیں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع اربعا قبل الظہر

فرکعتین قبل الصبح ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں بہتر ہیں دنیا سے اور جو دنیا میں ہے وقت رکعتی الفجر فجر کی دو رکعتوں کا وقت عن حفصۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا نودی للصلوۃ الصبح رکع رکعتین خفیفتین قبل ان یقوم الی الصلوۃ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو جانے سے پہلے دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے عن حفصۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اضاء لہ الفجر صلی رکعتین ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے الاضطجاع بعد رکعتی الفجر علی الشق الایمن فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹنا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سکت المؤذن بلالا اول ما یبدأ من صلوۃ الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین قبل صلوۃ الفجر بعد ان یتبین الفجر ثم یضطجع علی شقہ الایمن ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان دینے والے مؤذن چپ ہو رہتا تو آپ اٹھتے اور دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے فرض سے پہلے لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے باب ذکر من ترک لیلہ قیام اللیل جو شخص رات کو عبادت کرتا ہو پھر چھوڑ دے اس کی مذمت عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل ثم ترک قیام اللیل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مت ہو مثل فلانے کے پہلے وہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکن یا عبد اللہ مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیامہ اللیل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو اے عبد اللہ مثل اس شخص کے جو پہلے رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی باب وقت رکعتی الفجر فجر کی رکعتوں کا وقت عن حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یصلی رکعتی الفجر رکعتین خفیفتین ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکع رکعتین خفیفتین بین النداء والاقامۃ من صلوۃ الفجر ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے تھے اذان اور تکبیر کے بیچ میں فجر کی نماز کے عن حفصۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکع بین النداء والاقامۃ رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں اذان اور نماز کی دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے عن حفصۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بین النداء والاقامۃ رکعتین خفیفتین رکعتی الفجر

ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے اذان اور تکبیر کے بیچ فجر کی عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ليصلي ركعتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح

ترجمہ پس گذرا عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل الصبح ركعتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اذن المؤذن لصلوة الصبح سجد سجدتين قبل صلوة الصبح ترجمہ

فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدے کرتے (یعنی دو رکعتیں پڑھتے) فجر کی نماز سے پہلی عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن صلى ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پہلے پڑھتے جب مؤذن چپ ہو رہتا اذان دیکر عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سكت المؤذن من الاذان لصلوة الصبح وبدا الصبح صلى ركعتين خفيفتين قبل ان تقام الصلوة ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے جب مؤذن فجر کی اذان دیکر چپ ہو رہتا اور نماز کو کھڑی نکلتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے نماز کھڑی ہونے سے پہلے عن حفصة انه كان يصلي قبل الفجر ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں ہلکی پہلی پڑھتے عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين اذا طلع الفجر ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہوتی عن حفصة انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے جب فجر نمودار ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی پہلی عن حفصة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا نودي لصلوة الصبح ركع ركعتين خفيفتين قبل ان تقوم الى الصلوة ترجمہ حفصہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے نماز کو کھڑی ہونے سے پہلی عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يركع ركعتين قبل الفجر وذلك بعد ما يطلع الفجر ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہو جاتی عن حفصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اضاء له الفجر صلى ركعتين ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء والاقامة من صلوة الفجر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پڑھتے درمیان اذان اور اقامت کے فجر کی وقت عن ابي سلمة انه سال عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل قالت كان يصلي بالليل عشر ركعات ويسجد سجدة يقدر احدكم اذا رفع راسه ان يقرا خمسين اية قبل ان يركع ويصلي ركعتين قبل صلوة الفجر ثم يضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن فيصلي ركعتين خفيفتين ثم يخرج فيصلي بالناس ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے میں نے

اونہون نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو اونہون نے کہا تیرہ رکعتین پہلے آٹھ رکعتین پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر دو رکعتین بیٹھ کر پڑھتے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتین اذان اور اقامت کے بیچمین پڑھتے فجر کی نماز کے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتین اذان سنکر پڑھتے اور ہلکا کرتے اونکو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَيْهَمَ الْحِضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْآنَ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شریح حضرمی کا ذکر آیا آپنے فرمایا وہ توسد نہین کرتا قرآنکا **ف** توسد کے معنے تکیہ لگانا اور قرآن کے توسد نہ کرنیکو دو معنی ہین۔ ایک تو یہ کہ وہ رات کو سوتا نہین بلکہ رات بھر عبادت کرتا ہے اگر سوتا اور تکیہ پر سر رکھتا تو قرآن بھی اوس کے ساتھ نہین رہتا اگر پہلے معنے مراد ہین تو تعریف ہے شریح کی اور جو دوسرے معنے مراد ہین تو مذمت ہے واللہ اعلم **بَابُ** مَنْ كَانَ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات نیند کے سبب سے نہ پڑھ سکے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَلَيْهَا نَوْمَةٌ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو نماز پڑھا کرتا ہو پھر وہ نیند کیوجہ سے پڑھ نہ سکے تو اللہ نماز کا ثواب اوسی دیگا اور اوسکا سونا صدقہ ہو جاویگا اوس پر (یعنی اللہ جل جلالہ سونیکو معاف کردیگا) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلَاةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو کوئی نماز پڑھا کرتا ہو پھر سو جاوے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ صدقہ ہوگا اللہ کا اوسپر اور لکھا جاویگا اوس کے لیئے نماز کا ثواب **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کے اسناد مین ابو جعفر رازی ہے جو قوی نہین ہے حدیث مین **بَابُ** مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ ایک شخص اپنے بچھونے پر آیا اور نیت رکھتا تہا رات کو اوٹھنے کی لیکن سو گیا اور اوٹھ نہ سکا **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بچھونے پر آوے (سونیکو) لیکن نیت رکھتا ہو رات کو اوٹھنے کی اور نماز پڑھنے کی پھر اوسکی آنکھ لگجاوے صبح تک

تو اوسکو نیت کا ثواب ہوگا اور اوسکا سونا ایک صدقہ ہوگا اوسکی پروردگار کیطرف سے۔ امام نسائی نے کہا مخالفت کے
حبیب بن ابی ثابت کی سفیان ثوری نے اور روایت کیا اوسکو عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ مَوْقُوْفًا ابوالدرداء سے قول اوسکا
نہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **بَابُ** باب **مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوتِهٖ اَوْ مَنَعَهٗ وَجَعٌ** کہ کوئی شخص نیند یا
بیماری کیوجہ سے رات کی نماز نہ پڑھ سکے تو دن کو کتنی رکعتیں پڑھے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز نہ پڑھ سکے نیند یا بیماری کیوجہ سے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھتے تھے **بَابُ**
مَتٰى يَقْضِيْ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ جو شخص اپنا وظیفہ رات کو نہ پڑھ سکے تو وہ دن کو کس وقت پڑھے عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهُ فِيْمَا
بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ورد پورا یا کچھ اوسمیں سے رات کو نہ پڑھ سکا اور سو جاوے پھر فجر کی نماز سے لیکر ظہر تک اوسکو
پڑھ لیوے تو گویا اوس نے رات میں ہی پڑھا دیسا ہی ویسا ہی ثواب اوسکا لکھا جاویگا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ
مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ
مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ حضرت عمرؓ نے کہا جو شخص اپنے وظیفہ یا رات کے ایک حصے سے سو جاوے پھر اوسکو صبح کی نماز سے لیکر ظہر تک پڑھ لیوے تو
گویا اوس نے رات ہی کو پڑھا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰى
صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَفُتْهُ اَوْ كَاَنَّهٗ اَدْرَكَهٗ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جس شخص کا رات
کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر وہ آفتاب کے ڈھلنے سے ظہر کیوقت تک اوسکو پڑھ لیوے تو گویا قضا ہی نہیں ہوا یا گویا اوس نے وہ وظیفہ
بِاللَّيْلِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ وِرْدُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهُ فِيْ صَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَاِنَّهٗ تَعْدِلُ
صَلٰوةُ اللَّيْلِ ترجمہ حمید بن عبدالرحمان نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر اوسکو ظہر سے پہلے پڑھ لیوے تو رات
کی نماز کے برابر ہوگا **بَابُ** باب **كَمْ يُصَلِّيْ فِيْ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِنْ رَكْعَةٍ سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ** عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ
الْجَنَّةَ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو رات دن میں جنت میں
جاویگا چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے
پہلے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ

قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ رکعتوں کو اللہ عزوجل
اوسکے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت میں چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو
فجر سے پہلے عنبسۃ بن ابی سفیان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رکع فی یوم
عشرۃ رکعۃ فی یومہ ولیلتہ سوی المکتوبۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ترجمہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے ہر دن اور رات میں سوا فرض کے اللہ
اوس کے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت میں عنبسۃ ابن ابی سفیان قال قلت لعلماء بلغنی انک ترکع قبل الجمعۃ اثنی عشرۃ
رکعۃ فما بلغک فی ذالک قال اخبرت ان ام حبیبۃ حدثت عنبسۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من رکع اثنتی عشرۃ رکعۃ فی الیوم واللیلۃ سوی المکتوبۃ بنی اللہ لہ عزوجل بیتا فی الجنۃ
ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا مجھ کو خبر پہونچی ہے تم جمعہ سے پہلے بارہ رکعتیں پڑھتے ہو اس باب میں تمنے کیا سنا ہے
اونہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ ام حبیبہ نے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ
رکعتیں پڑھے رات اور دن میں سوا فرض کے تو اللہ تعالی اوس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیگا عنبسۃ ام حبیبۃ قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی فی یوم اثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ عزوجل لہ بیتا
فی الجنۃ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں جو شخص اکیدن میں بارہ رکعتیں پڑھے اللہ
اوس کے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت میں عنبسۃ بن امیۃ قال قدمت الطائفۃ فدخلت علی عنبسۃ بن ابی
سفیان وھو یموت فرایت منہ جزعا فقلت انک علی خیر فقال الخیر ثنی اخبرتنی ام حبیبۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ بالنھار او باللیل بنی اللہ عزوجل بیتا فی الجنۃ
ترجمہ عنبسہ بن امیہ سے روایت ہے میں طائف میں گیا تو عنبسہ ابن ابی سفیان کو مرتا ہوا پایا اور میں نے دیکھا وہ بیقرار ہیں میں نے
کہا تم تو اچھے آدمی ہو اونہوں نے کہا مجھ سے میری بہن ام حبیبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بارہ رکعتیں پڑھے دن کو یا رات کو اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت میں عنبسۃ ام حبیبۃ بنت ابی سفیان قالت
من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی یوم فصلی قبل الظھر اربعا بعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین وقبل الغداۃ
رکعتین بعد الفجر ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جو شخص بارہ رکعتیں اکیدن میں پڑھا جاتا ہے ظہر سے پہلے اور دو اوس کے بعد اور دو مغرب کے اور دو عشا کے اور دو فجر سے پہلے اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بنا دیگا

عنبسۃ ام حبیبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتی عشرۃ رکعۃ من صلی بنی لہ بیت فی الجنۃ
اربع رکعات قبل الظھر ورکعتین بعد الظھر ورکعتین قبل العصر ورکعتین بعد المغرب ورکعتین
قبل صلوۃ الصبح ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ رکعتیں ہیں جو اونکو پڑھیگا اوس کے
لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت میں چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عنبسۃ

أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ
ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتیں پڑھے اللہ اوس کے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت
میں چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ
وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
اونہون نے کہا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑہین فرض کے سوا اوس نے اپنا گھر جنت مین بنایا چار ظہر سے پہلے
اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑہین اوس نے اپنا گھر جنت مین عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ
قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
اونہون نے کہا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑہین سوا فرض کے اوسکے لیے بنایا جاویگا ایک گھر جنت مین
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ
بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑہین سوا فرض کے اللہ تعالی اوسکے لیے ایک
گھر بنا دیگا جنت مین عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ
ام حبیبہ نے کہا جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتین پڑہے اوس کے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ
بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتین پڑہے سوا فرض
کے اللہ اوسکے لیے ایک گھر بنا دیگا یا اوسکے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتین پڑہے ایک دن رات مین اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت مین عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ
قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے اونہون نے کہا جو شخص
ایک دن مین بارہ رکعتین پڑہے اوسکے واسطے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن مین بارہ رکعتین پڑہے سوا فرض کے اللہ اوس کے لیے ایک گھر جنت مین بنا دیگا عَنْ

حسان بن عطیۃ قال لما نزل بعنبسۃ جعل یتصوب فقیل لہ فقال لما انی سمعت ام حبیبۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم تحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ من رکع اربع رکعات قبل الظہر واربعا
بعدہا حرمہا اللہ عز وجل لحمہ علی النار فما ترکتہن منذ سمعتہن من ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت
ہے جب عنبسہ کی وفات قریب ہوئی تو وہ تڑپ رہے تھے لوگوں نے اون سے کہا (یعنی اونکو تسکین دی) اونہوں نے کہا نے
ام حبیبہ سے سنا جو نبی کی بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپنے فرمایا جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے
بعد اللہ اوسکا گوشت حرام کریگا جہنم پر اوس روز سے میں نے اونکو نہیں چھوڑا جب سے میں نے عن ام حبیبۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہا حدثتہا ان ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اخبرہا ما من عبد مؤمن یصلی اربع
رکعات بعد الظہر فلا تمسہ النار بجلدۃ ابدا ان شاء اللہ عز وجل ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں کہ اونکی حبیب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جو بندہ مسلمان چار رکعتیں
پڑھے ظہر کے بعد تو جہنم کی آگ اگر خدا چاہے اوسکی بدن سے نہ لگیگی کبھی عن ام حبیبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقول من صلی اربع رکعات قبل الظہر واربعا بعدہا حرمہ اللہ عز وجل علی النار ترجمہ ام حبیبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ اوس کو
حرام کریگا جہنم پر عن محمد بن ابی سفیان قال لما نزل بہ الموت اخذہ امر شدید فقال حدثتنی اختی ام حبیبۃ
بنت ابی سفیان قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدہا
حرمہ اللہ تعالی علی النار ترجمہ محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے جب اونکو موت آنے لگی تو بڑی بیقراری ہوئی اونہوں
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کریگا
ظہر سے پہلے چار رکعتوں پر اور ظہر کے بعد چار رکعتوں پر تو حرام کریگا اللہ اوسکو جہنم پر عن ام حبیبۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی اربعا قبل الظہر واربعا بعدہا لم تمسہ النار ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے بعد اوس کو جہنم کی آگ نہ لگیگی

اخر کتاب الصلوۃ تمام ہوئی کتاب نماز کی باب تمنی الموت موت کی آرزو کرنا کیسا ہے

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت
اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان یستعتب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آرزو نہ کرے تم میں سے موت کی اسلیے کہ وہ نیک ہے شاید زیادہ نیکی کرے اور جو بد ہے تو شاید بدی
سے توبہ کرے (بہرحال جینا بہتر ہے اوس کے لیے) عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یتمنین احدکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا ولعل یزداد خیرا لہ واما مسیئا فلعلہ

أن يستحب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں موت کی آرزو نہ کرے اسلیے کہ اگر وہ نیک ہے تو شاید جیئے اور بھلائی زیادہ کرے اور گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت بضر نزل بہ فی الدنیا ولکن لیقل اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی ان کانت الوفاۃ خیرا لی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں موت کی آرزو نہ کرے اوس مصیبت سے جو دنیا میں اوسکو پہونچی لیکن یوں کہے یا اللہ جلا مجھکو جبتک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو اگر مرنا میرے لیے بہتر ہو **الدعاء بما للموت** موت کی دعا کرنا کیسا ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات احدکم انقطع عملہ وانہ لا یزید المؤمن عمرہ الا خیرا فلیعمل المؤمن ما احیینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت کی دعا کرے موت کے آنے سے پہلے اسلیے کہ جب تم میں کوئی مرتا ہے اوسکا عمل بند ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر اوسکے حق میں بہتری ہی بڑھاتی ہے پس مومن کو چاہیے کہ عمل کرے جبتک جینا اوسکے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو **عن قیس** قال دخلت علی خباب وقد اکتوی فی بطنہ سبعا وقال لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا ان ندعو بالموت دعوت بہ ترجمہ قیس سے روایت ہے میں خباب پاس گیا اونہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لیے تھے وہ کہنے لگے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع نکیا ہوتا تو میں دعا کرتا موت کی زور و شدت اور تکلیف سے **کثرۃ ذکر الموت** موت کی بہت یاد کرنا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت یاد کرو لذتوں کو مٹانیوالی اور کام شہوت والی کو **ف** یعنی موت کی فایدہ اوسکا یہ ہے کہ انسان موت کو یاد کرکے کاموں میں جلدی کو کم کرتا ہے اور بری کاموں سے توبہ کرتا ہے اور دوسری یہ ہے کہ اکثر وقت غفلت اور خوشی میں گزرتا ہے پھر اگر کسی وقت فکر اور رنج تھوڑے رنج کی عادت جاتی رہے گی اور جب ایک بار کوئی رنج ہوگا تو ہلاکت کا خوف ہے اسی واسطے انسان کے لیے ضرور ہے کہ وہ خوشی اور رنج دونوں کا مزہ اوٹھاتا رہے تیسری یہ ہے کہ موت کی یاد فکر و شہوت مٹاتی ہے اور دنیا دی رنجوں جو فلاں نے تنگدستی یا اور سبب سے ہوں دور کرتی ہے اور خلک وحسد کی مادی کو قطع کرتی ہے عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا حضرتم المریض فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون قلما مات ابو سلمۃ قلت یا رسول اللہ کیف اقول قال قولی اللھم اغفر لنا ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ فاعقبنی اللہ عز وجل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مریض کے پاس (یعنی جو بیمار موت کے قریب ہو) تو اچھی بات کہو یعنی دعا کرو اوس کے لیے مغفرت کی) اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری بات پر جب ابوسلمہ میرے خاوند مر گئے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کیا کہوں آپنے فرمایا کہہ یا اللہ بخشدے ہم کو اور اوسکو اور اوس کے بعد اوس سے بہتر کر دے تو اللہ نے اوس کے بعد مجھکو دیا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو بہتر ہیں ام سلمہ سے یعنی اپنے مجوسی نکاح کیا) **باب تلقین المیت** میت کو سکھلانا لا الٰہ الا اللہ کا

ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھلاؤ اپنے مردوں کو (یعنی جو مرنے کے قریب ہوں) لا الٰہ الا اللہ یعنی اس کلمہ کو اوسوقت پڑھو تاکہ وہ بھی سنکر پڑھ لیں **عن عائشۃ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **باب علامۃ موت المؤمن** مومن کے مرنیکی نشانی **عن بریدۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موت المؤمن بعرق الجبین ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے **ف** یعنی مسلمان پر موتی وقت اتنی شدت ہوتی ہے کہ پیشانی پر پسینا آجاتا ہے اور یہ سختی اس لئے ہوتی ہے کہ اوسکے گناہ دنیا میں مٹجاویں اور وہ اللہ کے پاس پاک اور صاف ہوکر جاوے **عن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤمن یموت بعرق الجبین ترجمہ بریدہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان مرتا ہے پیشانی کے پسینے سے **شدۃ الموت** موت کی سختی کا بیان **عن عائشۃ** قالت مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لبین حاقنتی وذاقنتی فلا اکره شدۃ الموت لاحد بعدہ ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میری جگنی اور ٹھوڑی کے بیچمیں ہوئی (یعنی میں اچھی دیکھ بھی نہ سکی) اب میں کسی کی موت کی سختی برا نہیں سمجھتی) جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا **ف** کہ آپ پر موت کی بہت سختی ہوئی پس معلوم ہوا کہ موت کی سختی کچھ برائی کی دلیل نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور باعث ہے ترقی درجات اور مغفرت ذنوب کی **الموت یوم الاثنین** پیر کے دن مرنا **عن انس** قال اخر نظرۃ نظرتها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر رض فاراد ابو بکر ان یرتد فاشار الیهم ان اثبتوا والقی الستر فتوفی من یومه ذلک یوم الاثنین ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے آخر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے پردہ اوٹھایا اور لوگ ابو بکر کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے ابو بکر نے چاہا پیچھے ہٹنا آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو اور پردہ ڈال لیا پھر اوسی روز اخیر دن میں آپکا انتقال ہوا اور وہ پیر کا دن تھا **الموت بغیر مولدہ** وطن کے سوا اور کہیں مرنے کی فضیلت **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مات رجل بالمدینۃ ممن ولد بها فصلی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذاک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس له من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص جو مدینے کی پیدایش تھا مدینے میں مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھی پھر فرمایا کاش کہ وہ اور کہیں مرتا لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا آدمی جب اپنے وطن کے اور کہیں مرتا ہے تو اوسکو

کر جنت میں دیں گے بدلا اس کے کہ اللہ سے لیسکر اوسکو خیر مانگنے کی نشان تک (یعنی تو مرنیکی جگہ تک) ف اس حدیث سے فضیلت مسافرت اور غربت کی معلوم ہوئی جب وہ بری کام کے لیئے نہ ہو بلکہ جہاد کے لیئے ہو یا اپنے لوگوں مالوں کو معاش پیدا کرنے کے لیئے **باب ما یلقی المؤمن من الکرامۃ عند خروج نفسہ** مرنے کیوقت مومن کی کیسی عزت ہوتی ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حضر المؤمن اتتہ ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لیناولہ بعضہم بعضا حتی یاتون بہ باب السماء فیقولون ما اطیب ھذا الریح الذی جاءکم من الارض ویاتون بہ ارواح المؤمنین فلھم اشد فرحا بہ من احدکم بغائبہ یقدم علیکم فیسالونہ ماذا فعل فلان فیقولون دعوہ فانہ کان فی غم الدنیا فاذا قال اما اتاکم قالوا ذھب بہ الی امہ الھاویۃ وان الکافر اذا حضر اتتہ ملائکۃ العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطا علیک الی عذاب اللہ عزوجل فتخرج کانتن ریح خبیثۃ حتی یاتون بہ باب الارض فیقولون ما انتن ھذا الریح حتی یاتون بہ ارواح الکفار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت نزدیک ہوتی ہے تو فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑے لیکر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل راضی ہو تو اللہ سے اور اللہ تجھسے راضی ہے اللہ کی رحمت کیطرف اور اوس کے رزق کیطرف اور اپنے پروردگار کیطرف جو غصہ نہیں ہے (فرشتے روح سے کہتے ہیں) پھر وہ نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبودار مشک اور ہاتھوں ہاتھ فرشتے اوس کو اوٹھاتے ہیں اور آسمان کے دروازے پر لیجاتے ہیں اور کہتے ہیں کیا خوشبو ہے یہ جو زمین سے آئی ہے پھر اوس کو لاتے ہیں اور مومنوں کی روحوں پاس وہ خوش ہوتے ہیں اوس سے زیادہ جو تم کو کسی گئی ہوئی شخص کے آنے سے ہوتی ہے اور اوس سے پوچھتے ہیں فلان شخص (یعنے جسکو وہ دنیا میں چھوڑ گئے تھے) اب کیسی کام کرتا ہے پھر روحیں کہتے ہیں ابھی ٹھہرو چھوڑو اسکو دنیا کے غم میں ہے پھر وہ کہتی ہے کیا وہ شخص تمہارے پاس نہیں آیا (وہ تو مر گیا تھا) روحیں کہتی ہیں وہ دوزخ میں گیا ہوگا اور کافر کی جب موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لیکر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل تو ناراض ہے اللہ سے اور اللہ تجھسے ناراض ہے اللہ کے عذاب کیطرف پھر وہ نکلتی ہے جیسی بری مردار کی بو یہانتک کہ زمین کے دروازے پر لاتی ہیں (حوالہ پر ہے جہاں سے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے اور نیچی ہے اسفل السافلین میں) اور کہتے ہیں کیا بدبو ہے پھر لیجاتی ہیں اوسکو کافروں کی روحوں میں **فیمن احب لقاء اللہ** اللہ کی ملاقات جو شخص چاہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ قال شریح فاتیت عائشۃ فقلت یا ام المؤمنین سمعت ابا ھریرۃ یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ان کان کذلک فقد ھلکنا قالت وما ذاک فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ولکن لیس ذاک ولکن اذا حضر المؤت قالت فقد قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس

بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا ظَهَرَ الْبَيَاضُ وَخَرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ اس سے ملنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے شریح نے کہا میں حضرت عائشہ پاس گیا اور عرض کیا اے ام المومنین ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی ہے اگر ایسا ہو تو ہم سب تباہ ہو جاویں گے انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا جانے اللہ بھی اسکی ملاقات کو برا جانتا ہے لیکن ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو موت کو برا نہ جانے حضرت عائشہ نے کہا بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں جو تم سمجھے ہو بلکہ مطلب یہ ہے جب بینائی مٹ جاوے اور چھاتی میں دم آ جاوے اور رونگٹے کھڑے ہو جاویں اس وقت جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنا نہ چاہے اللہ بھی اس سے ملنا نہ چاہے گا یعنی جب موت قریب ہوتی ہے اس وقت مومن کو خوشی ہوتی ہے اللہ سے ملنے کی اور کافر بہت ڈرتا ہے اور گھبراتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ میرا محب ہے ملنا چاہتا ہے میں اس سے ملنا چاہتا ہوں اور جب وہ میرا ملنا برا جانتا ہے میں اس سے ملنا برا جانتا ہوں عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہے گا اللہ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ سے ملنے کو برا جانیگا اللہ بھی اس سے ملنے کو برا جانیگا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَزَادَ عُمَرُ وَفِي حَدِيثِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے ملنا کیا ہے موت سے ملنا اور موت سے ملنا تو ہر شخص ہم میں سے برا جانتا ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ مراد نہیں ہے جب فرشتے کسی کو خوشخبری دیتے ہیں اللہ کی رحمت اور مغفرت کے ساتھ تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جب اس کو خبر دیتے ہیں اللہ کے عذاب کی تو وہ اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا برا جانتا ہے **تقبیل المیت** میت کو بوسہ دینا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم کو دھلنے میت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے بیچ میں اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عن ابن عباس وعن عائشۃ ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو میت ترجمہ عبداللہ بن عباس سے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عن عائشۃ ان ابا بکر اقبل علی فرس من مسکنہ بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم الناس حتی دخل علی عائشۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجی ببرد حبرۃ فکشف عن وجہہ فاکب علیہ فقبلہ ثم بکی ثم قال بابی انت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک موتتین ابدا اما الموتۃ التی کتبت علیک فقد متہا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے ایک گھوڑے پر اپنے مکان سے جو سنح میں تھا (سنح ایک موضع کا نام ہے طرف عوالی مدینہ میں) یہاں تک کہ اترے اور مسجد میں گئے اور کسی سے بات نہیں کی اور حضرت عائشہ کے حجرے میں گئے اور سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مخطط یعنی کھیروان دار جس میں سرخ یا سیاہ لکیریں ہیں) چادر سے ڈھانپ دیا تھا اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکر نے پکا منہ کھولا اور جھک پڑے آپ پر اور بوسہ دیا اور رونے لگے پھر کہا ذبیح ہوں آپ پر باپ میرے قسم اللہ کی اللہ آپ کو دو بار نہ مارے گا موت یعنی اب اس کے بعد آپ کو موت نہیں ہے لیکن حیات ہے اور اللہ جل جلالہ کی حمت اور عنایت اور الطاف میں آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے جنت میں لیکن جو موت آپ کے لیے لکھ گئی تھی وہ ہو چکی **تسجیۃ المیت** میت کو ڈھانپ دینا عن جابر یقول جیئ بابی یوم احد قد مثل بہ فوضع بفناء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد بجی بثوب فجعلت ارید ان اکشف عنہ فنہانی قومی فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرفع فسمعت صوت باکیۃ فقال من ھذہ فقالوا ابنۃ عمرو او اخت عمرو قال فلا تبکی او فلم تبکی ما زالت تظلہ باجنحتہا حتی رفع ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے میرے باپ کو احد کے دن لائے اور کافروں نے اونکے ساتھ مثلہ کیا تھا یعنی اون کی کان ناک کاٹ ڈالے تو سامنے رکھی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اون پر ایک کپڑا ڈھنپا ہوا تھا میں نے قصد کیا کھولنے کا لوگوں نے منع کیا اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے باپ کو اس حال میں دیکھ کر زیادہ بیقرار نہ ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور اٹھا لے گئے جب اونکو اٹھایا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنی آپنے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا عمرو کی بیٹی یا بہن آپنے فرمایا مت رو یا کیوں روتی ہے فرشتے برابر پر اس پر سایہ کیے ہیں یہاں تک کہ اوٹھایا گیا **فی البکاء علی المیت** میت پر رونا کیسا ہے عن ابن عباس قال لما حضرت بنت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صغیرۃ ظنوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمہا الی صدرہ ثم وضع یدیہ علیہا فقبضت وھی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکت ام ایمن فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام ایمن اتبکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندک فقالت مالی لا ابکی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لست ابکی ولکنہا رحمۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن بخیر
علی کل حال ینزع نفسہ من بین جنبیہ وہو یحمد اللہ عزوجل ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی مرنے لگی آپ نے اوسکو اٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا پھر دونوں ہاتھ اپنے اوپر رکھدیے وہ مرگئی
آپ کی سامنے ام ایمن رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن تم روتی ہو اور میں تمہارے پاس موجود ہوں
ام ایمن نے کہا میں کیوں نہ روؤں جب اللہ کے رسول روتے ہیں آپنے فرمایا میں روتا نہیں لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے (یعنی
آہستہ رونا اور صرف آنسو نکلنا اللہ کا رحم ہے بندے پر) پھر آپنے فرمایا مسلمان کی ہر حال میں بہتری ہے اوسکی جان نکلتی ہے
پسینو لیکن وہ اللہ جل جلالہ کا شکر کرتا ہے عن انس ان فاطمۃ بکت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
مات فقالت یا ابتاہ من ربہ ما ادناہ یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ یا ابتاہ جنۃ الفردوس مأواہ ترجمہ انس سے
روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت فاطمہ نے آپ پر رو کر کہنی لگیں اے باپ میرے تم اپنے
پروردگار سے نزدیک ہوگئے اے باپ میں تمہاری نیکی خبر جبرئیل کو پہونچاتی ہوں اے باپ میرے تمہارا ٹھکانا جنت الفردوس
میں ہے عن جابر ان اباہ قتل یوم احد فجعلت اکشف عن وجہہ واکبی والناس ینہونی ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینہانی وجعلت عمتی تبکیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکیہ
ما زالت الملائکۃ تظلہ باجنحتہا حتی رفعتموہ ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ احد کی لڑائی میں قتل ہوئے
اوسکا منہ کھولتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع نہ کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مت رو اوسپر برابر فرشتے اوپر اپنے بازو ان سے
سایہ کیے رہے یہانتک کہ تم نے اوسکو اوٹھایا۔ النہی عن البکاء کے کو نسا رونا منع ہے عن جابر بن عتیک
اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء یعود عبداللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب علیہ فصاح بہ فلم یجبہ
فاسترجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد غلبنا علیک یا ابا الربیع فصحن النساء وبکین فجعل ابن عتیک
یسکتہن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہن فاذا وجبت فلا تبکین باکیۃ قالوا وما الوجوب
یا رسول اللہ قال الموت قالت ابنتہ ان کنت لارجو ان تکون شہیدا قد کنت قضیت جہازک قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ عزوجل قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہا وما تعدون الشہادۃ قالوا
القتل فی سبیل اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ عزوجل المطعون
شہید والمبطون شہید والغریق شہید وصاحب الہدم شہید وصاحب ذات الجنب شہید وصاحب
الحرق شہید والمرأۃ تموت بجمع شہیدۃ ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت
کی عیادت (بیمار پرسی) کو آئے دیکھا تو بیماری اون پر غالب ہے آپ نے اونکو زور سے پکارا اونہوں نے جواب نہ دیا آپنے فرمایا انا للہ
وانا الیہ راجعون اور فرمایا ہم مغلوب ہوگئے تم پر اے ابوالربیع (ابوالربیع کنیت ہے عبداللہ بن ثابت کی) یعنی تقدیر ہماری ارادی پر غالب

النیاحۃ علی المیت میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے (یعنی مردی پر چلا کر رونا اور اسکے اوصاف کا بیان کرنا) عن قتیبۃ بن عاصم قال لا تناح علی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یناح علیہ ترجمہ قتیبہ بن عاصم سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے نوحہ کرنا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں ہوا عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ علینا فی البیعۃ حین بایعھن ان لا ینحن فقلن یا رسول اللہ ان نساء اسعدننا فی الجاھلیۃ فنسعدھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اسعاد فی الاسلام ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو قرار کرایا نوحہ نہ کرنے کا اونہوں نے کہا یا رسول اللہ بعضے عورتوں نے ہماری مدد کی ہے جاہلیت کے زمانے میں (یعنی رونے پیٹنے میں شریک ہوئیں ہم بھی انکی مدد کریں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات اسلام میں نہیں ہو سکتی عن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مردی کو عذاب ہوتا ہے قبر میں جب لوگ اوسپر نوحہ کرتے ہیں عن عمران بن حصین قال المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ فقال لہ رجل ارایت رجلا مات بخراسان وناح اھلہ علیہ ھھنا کان یعذب ببکاء اھلہ علیہ قال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبت انت ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے اونہوں نے کہا مردی کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے چلا کر رونے سے ایک شخص بولا کیا اگر کوئی خراسان (ایک ولایت کا نام ہے ایران میں ہے اور اوسکے گھر والے یہاں اوسپر نوحہ کریں تو اوسکو عذاب ہوگا اوسکے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے (یہ امر قیاس سے بعید ہے) عمران نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اور تو جھوٹا ہے (یہی جواب ہے اوس شخص کا جو قیاس کو حدیث کے سامنے لاوے) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ وذکر ذلک لعائشۃ فقالت وھل انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبر فقال ان صاحب ھذا القبر لیعذب وان اھلہ لیبکون علیہ ثم قرات ولا تزر وازرۃ وزر اخری ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردی پر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا گیا اونہوں نے کہا بھول گئے عبد اللہ بن عمر اصل یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گزرے اور فرمایا اس قبر والے پر عذاب ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اوسپر رو رہے ہیں پھر اس آیت کو پڑھا ولا تزر وازرۃ وزر اخری (یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اوٹھاویگا پھر کہا وجہ ہے کہ اوسپر رونے سے مردی پر عذاب ہو جواب یہ ہے کہ مردی کا قصور اوسکے عذاب کا باعث ہے اس لیے کہ جو وہ جانتا تھا نہیں گھر والوں کی جہالت کو تو کیوں نہیں وصیت کی کہ مجھ پر نوحہ نہ کرنا چلا کر نہ رونا عن عائشۃ ذکر لھا ان عبد اللہ بن عمر یقول ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ قالت عائشۃ یغفر اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لم یکذب ولکن نسی او اخطا انما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یھودیۃ یبکی علیھا فقال انھم لیبکون علیھا وانھا لتعذب

ترجمہ ام المومنین عائشہ کے سامنے ذکر ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں مردہ کو عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابو عبد الرحمان پر (کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) وہ جھوٹ نہیں بولے لیکن بھول یا چوک گئے ہیں یا مسئلہ سمجھے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے جس کو لوگ اوپر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا وہ تو یہ رو رہے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے عن عائشۃ انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ ترجمہ ام المومنین عائشہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کافر کو عذاب زیادہ کرتا ہے اوس کے گھر والوں کے رونے کے سبب سے عن ابن ابی ملیکۃ یقول لما ھلکت ام کلثوم حفدت مع النساء شبیث بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان فقال ابن عمر الا تنھین عن ھؤلاء البکاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث عمر حتی اذا کنا بالبیداء اذا ھو بکب تحت شجرۃ فقال انظر من الراکب فذھبت فاذا صھیب فاخبرتہ فقال ادعہ لی فرجعت الیہ فقلت یا امیر المومنین ھذا صھیب معہ اھلہ فقال علی بصھیب فلما دخلت المدینۃ اصیب عمر فدخل صھیب یبکی عندہ یقول واخیاہ واصاحباہ فقال عمر یا صھیب اتبکی علی وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ قال فذکرت ذلک لعائشۃ فقالت ما وھل واللہ ما حدث ھذا الحدیث عن کاذبین ولکن السمع یخطیء ولکن انکم فی القرآن ما یشفیکم ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اوٹھاوے گا) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

کافر کو عذاب زیادہ کریگا اوسکے گھر والون کو رونے سے **ف** مگر اس صورت مین بھی آیت کی مخالفت باقی رہیگی اور شاید ارادہ کافر ہو جو اپنے اوپر رونے پیٹنے کا حکم کر جاوے **باب** الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ رونے کی اجازت مذکور ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین سے ایک شخص مرگیا (یعنے حضرت زینب صاحبزادی آپکی) عورتین جمع ہو کر رونے لگین حضرت عمر کھڑے ہوئے اور منع کرنے لگے اور مارنے لگے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جانے دو ہی عمر اسلیے کہ آنکھ رونیوالی ہے اور دل پر رنج ہے اور زمانہ نزدیک ہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی رونیکی اسلیے کہ وہ آہستہ روتی تھین اور اگر زور مین تو دل کا بخار آنکھون سے باہر نکلتا اور ایک مرض پیدا کرتا **وَعَوِيلٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ** جاہلیت کیطرح چلانا اور پکار کر رونا منع ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہین یعنے مسلمان نہین ہی وہ شخص جو گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے (یعنے میت پر نوحہ کرے) **الساق** چلا کر رونا منع ہے **عن** صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى فَبَكَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرِئَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ ترجمہ صفوان بن محرز سے روایت ہے ابوموسیٰ اشعری بیہوش ہو گئے لوگ رونے لگی انہون نے کہا مین بری ہوتا ہون جسسے (یعنے تمکو نصیحت کر دیتا ہون) جیسے بری ہوئے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین سے نہین ہے جو سر منڈوا دے (یعنے مصیبت مین ہندون کیطرح) اور کپڑے پھاڑے اور چلا کر روے **ضرب الخدود** گالون پر مارنا منع ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے، وہ شخص جو گالون کو مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے **الحالق** سر منڈانا مصیبت مین منع ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ قَالَا لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ تَصِيحُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أُخْبِرْكِ أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید اور ابوبردہ سے روایت ہے جب ابوموسیٰ اشعری کی بیماری سخت ہوئی تو انکی عورت آئین چلاتی ہوئین ابوموسے ہوش مین آئے اور کہا مین بیزار ہون اوس سے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہوئے دونون نے کہا ابوموسیٰ ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اوس شخص سے جو سر منڈوا دے اور کپڑے پھاڑے اور چلا کر روے **شق الجيوب** گریبان پھاڑنا منع ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیة ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو شخص منہ پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح چلاوے عن ابی موسی
انه اغمی علیہ فحلقت امرأة له فلما افاق قال لها اما بلغك ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانا
منه فقالت قال لیس منا من سلق وحلق وخرق ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے وہ بیہوش ہوگئے اونکی لونڈی ام ولد (جنکے
بچہ کی ماں) رونے لگے جب انکو ہوش آیا تو کہنے لگی کیا تم کو خبر نہیں پہنچی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں
فرمایا وہ بولیں فرمایا نہیں ہے ہم میں سے جو چلاوے اور منہ نوچ ڈالے اور کپڑے پھاڑے عن ابی موسی قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لیس منا من حلق وسلق وخرق ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں ہم میں سے جو بال منڈاوے یا چلاوے یا کپڑے پھاڑے عن القرثع قال ما ثقل ابو موسی صاحت امرأته فقال
أما علمت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت بلی ثم سکتت فقیل لها بعد ذلك ما شأنك قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن من حلق او سلق او خرق ترجمہ قرثع سے روایت ہے جب ابوموسی بہت بیمار ہوئے
تو انکی بی بی نے چیخ ماری ابوموسی نے کہا تو نہیں جانتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا بولی ہاں کیوں نہیں جانتی
پھر جب ہوش ہوئی لوگوں نے اوس سے پوچھا کہ کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی تحقیق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص پر جو بال منڈاوے یا پکار کر چلاوے یا کپڑے پھاڑے اما ترضی اذا اصیب احدکم
عند المصیبة ان یصبر ویحتسب فان لله ما اخذ وله ما اعطی وکل شیء عنده باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیه تقسم علیه لیاتینها فقام ومعه سعد بن
عبادة ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال فرفع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبی ونفسه تقعقع ففاضت عیناه فقال سعد یا رسول الله ما هذا قال هذا رحمة یجعلها الله فی قلوب عباده
وانما یرحم الله من عباده الرحماء ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (زینب) نے آپ پاس کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرنیکو ہے آپ تشریف لائیں آپنے جواب میں کہلا بھیجا اللہ کا مال ہے جولی اور جو دی اور
ہر چیز کی مدت اوسکے پاس مقرر ہے چاہیئے صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا اونہوں نے پھر قسم دیکر کہلا بھیجا آپ تشریف لائیے
اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور آپکے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور اور لوگ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ بچہ لایا گیا اوسکی سانس ٹوٹ رہی تھی آپ کی آنکھیں بھر آئیں سعد نے کہا یا رسول اللہ
کیا ہے آپنے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ نے بندوں کے دلوں میں رکھتا ہے اور اللہ اونہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم کرتے ہیں عن
انس یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبر عند الصدمة الاولی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ پہونچتے ہی ہو اور روپیٹ کر تو سب کو صبر آجاتا ہے **عن** انس ان
رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسعد بن لہ فقال تعست فقال لا تقل ذلک فانک اذا قلت تعس تعاظم حتی یکون
فقال عنہ فقال ما یسرنی انہ لم یاتنی بابا من ابواب الجنۃ الا وجدتہ عندہ یستفرغ لقدمک ترجمہ انس سے
سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سکے ساتھ اوسکا بیٹا تھا آپنے پوچھا کیا تو اوسکو چاہتا ہے اوس نے
کہا اللہ کو چاہیے بیٹے مین اوسکو چاہتا ہون پھر وہ لڑکا مرگیا آپ نے اوسکو نہ دیکھا اوسکے باپ سے پوچھا معلوم ہوا وہ
مرگیا آپنے (اوسکے باپ سے) فرمایا کیا تو خوش نہین ہوتا اسبات سے تو جس دروازے پر جنت کے جاویگا اوسپر بچہ کو پاوی گا
وہ تیرے لیے کوشش کریگا دروازہ کھولے گا **ثواب من صبر واحتسب** جو شخص صبر کرے اور خدا سے اجر چاہے اوسکا
ثواب **عن** عمرو بن شعیب کتب الی عبد اللہ بن عبد الرحمان بن ابی حسین یعزیہ بابن لہ ھلک وذکر
فی کتابہ انہ سمع اباہ یحدث عن جدہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ لا یرضی لعبدہ المؤمن اذا ذھب بصفیہ من اھل الارض فصبر واحتسب بثواب دون
الجنۃ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونہون نے عبد اللہ بن عبد الرحمان کو ایک خط لکھا اون کے بچہ کی تعزیت مین جو
مرگیا تھا اور اوس خط مین یہ لکھا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا اونہون نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی نہین ہوتا اپنے بندہ مومن کے لیے کسی ثواب سے جب اوسکی لڑکی کو لیجاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے
اور ثواب چاہتا ہے سوا جنت کے (یعنے جنت کے سوا دوسری چیز سے راضی نہین ہوتا) **ثواب من احتسب ثلاثۃ من**
صلبہ جس شخص کے تین لڑکے مرجاوین اوسکا ثواب **عن** انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتسب ثلاثۃ من
صلبہ دخل الجنۃ فقامت امرأۃ فقالت او اثنان قال واثنان قالت المرأۃ یا لیتنی قلت واحد قال
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین لڑکون کو مرنے پر جو اوسکی لصلب سے ہون ثواب رکھی
وہ جنت مین جاویگا ایک عورت کھڑی ہوئی اور بولے یا دو لڑکون کے مرنے پر آپ نے فرمایا یا دو لڑکون کو مرنے پر عورت نے
کہا کاش مین ایک لڑکا کہتی **من یتوفی لہ ثلاثۃ** جسکے تین لڑکے مرجاوین **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من مسلم یتوفی لہ ثلاثۃ لم یبلغوا الحنث الا ادخلہ اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاھم ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جسکے تین لڑکے مرجاوین جو ان ہونے پہلے مگر اللہ اوس کو
جنت مین داخل کریگا اپنی رحمت کے فضل سے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین
یموت بینھما ثلاثۃ اولاد لم یبلغوا الحنث الا غفر اللہ لھما بفضل رحمتہ ایاھم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان مرین کہ (یعنے باپ اور مان کی) تین اولاد جو بلوغ سے پہلے تو اللہ اون دونو کو بخشدیگا اپنی
رحمت کے فضل سے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلاثۃ من

الْوَالِدِ فَقَدَ النَّارَ لَا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین لڑکے نہیں مرتے جس پر دوزخ میں آگ لگے مگر قسم پوری ہونے کی (وہ قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وان منکم الا واردہا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے نہ جاوے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَوْ كَادَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ قَالَ يُقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں کی تین اولاد جوانی سے پہلے مرجاویں تو اللہ انکو جنت میں لیجاویگا اپنی رحمت کی فضل سے پہلی لڑکوں سے کہا جاویگا جنت میں جاؤ وہ کہینگے ہم نہیں جاتے جبتک ہمارے ماں باپ نہ جاویں پھر کہا جاویگا جاؤ تم بھی اور تمہاری ماں باپ عَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً جو شخص تین لڑکے آگے بھیج چکا ہو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا تَسْتَشْفِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک لڑکا لیکر جو بیمار تھا اور بولی یا رسول اللہ میں ڈرتی ہوں اسکی مرجانیسے اور پہلی میری تین لڑکے مرگئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مضبوط روک کرلی ہے جہنم کی آگ سے اَلْمَيِّتِ موت کی خبر پہونچانا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر کی موت کی خبر دی قبل اوسکی خبر آنیکے تو جب خبر دی آپکی آنکھیں بھر رہی تھیں یعنی آنسو نکل رہے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر دی جس روز وہ مرا اور فرمایا بخشش چاہو اپنے بھائی کے لیئے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرَ بِامْرَأَةٍ لَا نَظُنُّ إِلَّا عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ حَتَّى أَشْهَقَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا سَلَكَكِ مَسْلَكَكِ هَذَا قَالَتْ أَتَيْتُ أَهْلَ هَذَا الْمَيِّتِ فَرَحِمْتُ الْيَوْمَ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمُصِيبَتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَكُونَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي ذَلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتَّى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے تو انہوں نے ایک عورت کو دیکھا ہمارے سمجھ میں آپنے اوسکو نہیں پہچانا جب پہنچے رستہ میں پہونچکر تو آپ کھڑے ہوگئے یہانتک کہ وہ عورت آپکے پاس آگئی اوسوقت معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ زہرا ہیں آپکی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تم اپنے گھر سے کیوں نکلیں اوہنوں نے کہا میں اس میت کے گھر والوں کے پاس گئی تھی اوسپر رحمت کی اور اونکی مصیبت کی تعزیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اونکے ساتھ قبرستان تک

کفین تہین اونہون نے کہا اللہ کی پناہ مین قبرستان تک کیون جاتی اور آپ سے سن چکی ہی جو آپ نے فرمایا تہا اس
مین آپنے فرمایا اگر تو اونکے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکہتی یہانتک کہ تہاری باپ کے دادا یعنی عبدالمطلب
نہ دیکہتی (اور وہ تو کبھی نہ دیکہینگی اسلیئے کہ اونکی موت کفر پر ہوئی ہی پہر تو بہی نہ دیکہوگی) ف احدیث سے معلوم ہوا
کہ عورتون کو بہی قبرستان مین جانا منع ہے **غسل المیت بالماء والسدر** میت کو پانی اور بیری کی پتی سے غسل
دینا **عن** اُمِّ عَطِیَّةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَتْ
ابْنَتُہٗ فَقَالَ اغْسِلْنَہَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ
کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَعْطَانَا حِقْوَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَہَا
اِیَّاہُ ترجمہ ام عطیہ انصاری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپکی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا
فوت ہوگئی کیا آپنے فرمایا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکہو یعنی جبتک خوب طہارت ہو جائے
اور بیری سے اور اخیر کے غسل مین تہوڑا کافور ملا دو جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجہ کو خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے خبر دی
آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اونکے بدن پر لپیٹ دو یعنی کفن کے نیچے برکت کے لیئے **غسل المیت بالحمیم**
گرم پانی سے غسل کرنا **عن** اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ تُوُفِّیَتِ ابْنَۃٌ لِیْ فَحَضَرْتُ عَلَیْہَا فَقُلْتُ لِلَّذِیْ یَغْسِلُہَا لَا تَغْسِلِ ابْنَتِیْ بِالْمَاءِ
الْبَارِدِ فَقَتَلَہٗ فَانْطَلَقْتُ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِقَوْلِہَا فَتَبَسَّمَ
ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ قَالَ عُمْرُہَا قَالَ لَا تَعْلَمُ اِمْرَاَۃٌ مِنْ اُمَّتِہٖ عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ ترجمہ ام قیس سے روایت ہی میری بیٹی مر گئی
اُسپر روئی لگی تو مین نے اوس شخص سے کہا جو غسل دیتا تہا مت غسل دے میری بیٹی کو ٹہنڈے پانی سے مت اور اوسکو بیٹہنے سے عکاشہ
بن محصن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ سے بیان کیا قول ام قیس کا آپنے تبسم فرمایا اور کہا کیا کہا ام قیس نے
دراز ہو عمر اوسکی پہر نہین جانتی ہم کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہو جتنی ام قیس کی ہوئی ربوجہ دعا دینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے **غسل میت کے سر کو دہونا** **عن** حَفْصَۃَ تَقُوْلُ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِیَّۃَ اَنَّہُنَّ
یَغْسِلْنَ رَاْسَ بِنْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ قُلْتُ نَقَضْنَہٗ وَجَعَلْنَہٗ ثَلَاثَۃَ قُرُوْنٍ قَالَتْ
نَعَمْ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہی ہمسے ام عطیہ نے بیان کیا کہ اون عورتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صاحبزادی کے سر کو تین چوٹیون پر تقسیم کیا مین نے کہا بالوںکو کہولکر تین چوٹیان کردین اونہون نے کہا ہان **غسل**
میت من المیت وموضع الوضوء منہ میت کی داہنی طرف سے غسل شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دہونا **عن**
اُمِّ عَطِیَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِہٖ اِبْدَاْنَ بِمَیَامِنِہَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْہَا
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل مین فرمایا پہلے داہنی طرف کے اعضا سے
اور وضو کے مقامات سے شروع کرو **غسل المیت وتوالیت کو طاق بار غسل دینا** **عن** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ مَاتَتْ اِحْدٰی

بِبَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا قَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا
أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ
فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا ترجمہ ام عطیہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گئیں آپنے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا انکو غسل دو پانی اور بیری
سے اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار ان کو غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور جنمیں میں تھوڑا کافور ملا دو جب غسل سے فارغ ہو
تو مجھکو خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو انکو خبر دی آپنے اپنی تہبند ہماری طرف پھینکی اور فرمایا یہ دان کے بدن پر لپیٹ دو عن
أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا
أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ
فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپنے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم کو ضرورت
معلوم ہو پانی اور بیری سے اور جنمیں میں کافور شریک کرو جب ہم غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم غسل دیچکے تو آپ کو خبر کی
آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اسکو بدن پر لپیٹ دو دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ
أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ میں تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو عن
أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا
أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّهُ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ
كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپنے حکم کیا اونکو غسل دینے کا تو فرمایا غسل دو تین بار یا پانچ بار یا سات
بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے طاق بار فرمایا ہاں اور جنمیں میں کافور یا تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دیچکو تو مجھکو خبر
کرو جب ہم غسل دیچکے تو آپ کو خبر دی آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا پھر اون کے بدن پر لپیٹ دو الکافور
غسل المیت میت کے غسل میں کافور شریک کرنا عن أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَسِّلُ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
نَغْسِلُهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ
كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا
إِيَّاهُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم غسل دے رہی تھیں اونکی صاحبزادی کو آپنے فرمایا غسل دو ان کو
تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو پانی اور بیری کر کے سو اور جنمیں میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دیچکو تو

تو مجھ بھی اطلاع کر دجب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر کی آپنے اپنا تہبند پہنکا اور فرمایا یہ اوان کو اندر کا دو حفصہ نے کہا غسل دو اوکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہا ام عطیہ نے ہمنے اونکی بالون کی تین چوٹیان کر دین ایک رہنے دین ہم وجعلنا راسہا ثلثۃ قرون یعنی ہم نے اونکے بالون اونکے سر کو تین چوٹیان کر دین **الاشعث** اندر ایک کیڑا ہے **عن محمد** بن سیرین یقول کانت ام عطیۃ امراۃ من الانصار قد مات ابنا لہا فلم تبک حدثنا قالت دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رایتن بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذننی فلما فرغنا القی الینا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ وکان یرید بذلک قال لا ادری ای بناتہ قال قلت ما قولہ اشعرنہا ایاہ او زرنہ بہ قال لا ارادہ الا ان یقول الفہا فیہ ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے ام عطیہ ایک انصاری عورت تہی وہ کہتی ہی (بصرہ مین) اپنی بیٹی کو دیکھنے کو ایئی لیکن نہ پایا اوسکو (وہ مرگیا) یا چلا گیا) تو اوسی عورت نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تہے آپ کی صاحبزادی کو آپنے فرمایا غسل دو اوکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو پانی اور بیری سے اور آخر مین تہوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھ خبر دو جب ہم فارغ ہوئے تو آپنے انا تہبند پہنکا اور فرمایا یہ اون کو بدن پر لپیٹ دو اس سے زیادہ نہین بیان کیا اور کہا مین نہین جانتا کونسی صاحبزادی آنحضرت کی تہین مین نے کہا اشعار سے کیا مراد ہے کیا ازار پہنانا مقصود ہے اور نہون نے کہا مین یہ سمجہتا ہون لپیٹ دینا مقصد ہے یہ کیڑا آپنے کفن کے اندر تبرک کی لیئے لپیٹ دیا **عن ام عطیۃ** قالت قرونا راسہا یعنی بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلنہا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رایتن ذلک واغسلنہا بالسدر والماء واجعلن فی اخر ذلک کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذننی قالت فاذنا ہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنہا ایاہ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے انتقال کیا تو آپنے فرمایا اوکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور بیری اور پانی سے دھوؤ اور اخیر مین تہوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو ہم نے خبر دی آپکو آپنے اپنا تہبند پہنکا اور فرمایا یہ اوس کے بدن پر لپیٹ دو **الامر بتحسین الکفن** کفن اچہا دینے کا حکم **عن جابر** یقول خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر رجلا من اصحابہ مات فقبر لیلا وکفن فی کفن غیر طائل فزجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقبر الانسان لیلا الا ان تضطر الی ذلک وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولی احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا آپنے ایک صحابی کا ذکر کیا جو مرگیا تہا اور رات ہی کو دفن کیا گیا ایک سیرل (ناقص) کفن مین آپنے منع کیا رات کو دفن کرنے سے (اس لیئے کہ لوگ نماز کو کم آوینگے یا کفن کا عیب چہپانیکو لیئے) مگر جب ضرورت ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے

کوئی بیجا بہانی کا دانست ہو تو کفن اوسکو چہا دیوے ف یعنی صاف اور پورا پاک سنت کیموافق نہ اوسمین اسراف کرے نہ کمی بلکہ جیسا وہ زندگی مین پہنتا تہا اوسی کپڑے کا دیوے عن ابی کفن خیر کونسا کفن بہتر ہے عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البسوا من ثیابکم البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم ترجمہ سمرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ اور عمدہ ہین اور اونہی مین کفن دیا کرو اور مردونکو کم کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین کفن دیگئے عن عائشۃ قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب سحولیۃ بیض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیگئے سحول (ایک گانو کا نام ہے یمن مین) کے سفید تین کپڑون مین عن عائشۃ قالت کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ اثواب یمانیۃ کرسف لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ قد کرہا عائشۃ فقولہا فی ثوبین وبردہ حبرۃ فقالت قد اتی بالبرد ولکنہم ردوہ ولم یکفنوہ فیہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیگئے یمن کے تین کپڑونمین جو روئی کے تہے نہ ان مین کرتہ تہا نہ عمامہ ف بلکہ ایک ازار تہی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ جمہور علما کا یہی قول ہے کہ کفن مین یہی تین کپڑے سنت ہین اور عمامہ اور قمیص خلاف سنت ہے اور مالک اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک قمیص اور عمامہ مستحب ہے ف پھر حضرت عائشہ سے ذکر ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر تھی یمن کی اونہون نے کہا یمن کے چادر آئی تہی لیکن لوگون نے اوسکو پھیر دیا اور آپ کو کفن مین نہین دی القمیص فی الکفن کفن مین قمیص ہونا عن عبد اللہ بن عمر قال لما مات عبد اللہ بن ابی جاء ابنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطنی قمیصک حتی اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ ثم قال فاذنونی اصلی علیہ فاذنوہ فاصلی علیہ فجذبہ عمر وقال قد نہاک اللہ ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفرلہم او لا استغفرلہم فصلی علیہ فانزل اللہ تعالی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوۃ علیہم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مرگیا تو اوسکا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھے اپنا کرتہ دیجیے تاکہ اوسمین کفن دون اپنے باپ کو اور آپ اوس پر نماز پڑہیے اور بخشش مانگیے اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اوسکو دیا پھر فرمایا جب تم فارغ ہو غسل اور کفن سے تو مجھے خبر کرنا میں نماز پڑہونگا اور پھر حضرت عمر نے یہہ سنکر اوسکو کہینچا اور کہا اللہ نے آپکو منع کیا ہے منافقون پر نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا مجھے اختیار دیا ہے کہ اون کے لیے بخشش مانگون یا نہ مانگون پھر آپنے اوپر نماز پڑہی تب اللہ تعالی نے حضرت عمر کی رائے کے موافق) یہ آیت اوتاری ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنی مت نماز پڑہ اون مین سے کسی پر کبھی جب وہ جاوے اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر یعنی آپنے منافقون پر نماز پڑہنا چہوڑدی عن جابر یقول اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر عبد اللہ بن ابی وقد وضع فی حفرتہ فوقف علیہ فامر بہ فاخرج لہ فوضعہ علی

ل اس سے ثابت ہوا کہ دو کپڑے کا کفن بھی سنت ہے مصنف

رُكْبَتَيْهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَكَفَّنَ عَلَيْهِ مِرْدَعَتَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ کہڑے ہوئے اور حکم کیا وہ نکالا گیا آپ نے اوسکو بٹھایا اوسکے گھٹنوں پر پھر اپنا کرتہ بنایا اور تھوک اپنا سر پر ڈالا ف شاید یہ دوسرا کرتہ ہوگا کیونکہ پہلا کرتہ تو آپ دے چکے تھے یہ اوس کرتہ کا عوض ہے جو اوسنے حضرت عباس کو دیا تھا اگر منافق کا احسان نہ رہے عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ فَطُلِبَتْ الْأَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُونَهُ فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ إِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَكَسَوْهُ إِيَّاهُ ترجمہ جابر سے روایت ہے حضرت عباس مدینہ میں تھے انصار نے ایک کرتہ اون کے پہننے کے لیئے ڈھونڈھا تو نہیں ملا مگر عبداللہ بن ابی کا کرتہ ٹھیک آیا وہی اونکو پہنا دیا عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اللہ کیواسطے تو ثابت ہوگیا اجر ہمارا اللہ پر لیکن کوئی ہم مین سے مرگیا اور اوس نے اپنے اجر مین سے کچھ نہ کھایا نہ کہا یا بلکہ سب آخرت مین ہے اون مین سے مصعب بن عمیر تھے جو مارے گئے احد کے روز اور اون کو کفن کو لیے ہمنے کچھ نہ پایا مگر ایک کملی جب اوسکو ہم اون کے سر پر رکھتے تو پانوں باہر نکل آتے اور جب پانوں پر رکھتے تو سر نکل آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو اوکا سر چھپا دو اور پانوں پر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے) ڈالدو۔ اور کوئی ہم مین سے ایسا بھی جسکی پھل پکے اوسوہ اوسکو چنتا ہے (یعنی باغات رکھتا ہے) كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ محرم جب مرجاوے تو اوسکو کیونکر کفن دین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمَيِّتَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذِينَ أَحْرَمَ فِيهِمَا وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو غسل دو اوسکے دو کپڑون مین جنمین اوسنے احرام باندھا تھا اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسکو اوسی دو کپڑون مین اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈھانپو وہ قیامت مین احرام باندھے ہوئے اوٹھے گا اَلْمِسْكُ مشک کا بیان عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِزَاجُ طِينَتِكُمُ الْمِسْكُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشبو تمہاری مشک ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ اَلْأَذَانُ بِالْجَنَازَةِ جنازہ کی خبر کرنا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي

فاخرج بجنازتها ليلا وكرهوا ان يوقظوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبر بالذي كان منها فقال الا اذنتموني بها قالوا يا رسول الله كرهنا ان نوقظك ليلا فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صفت بالناس على قبرها وكبر اربع تكبيرات

ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے ایک مسکین عورت بیمار ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی آپ مسکینوں کی بیمار پرسی کرتے تھے اور انکا حال پوچھتے رہتے آپ نے فرمایا جب یہ جاوے تو مجھے خبر کرنا (وہ مر گئی) اور سکا جنازہ رات کو نکلا لوگوں نے رات کو اپکا جگانا مناسب نہ جانا (اور اوسکو دفن کر دیا) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بیان کیا آپنے فرمایا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے خبر کرنا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رات تھی آپکے آرام کا خیال تھا لیکن آپکو برا معلوم ہوا آپ کو جگانا رات میں پھر نکلکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کہ صف بندی لوگوں کی اوس نے چار تکبیریں کہیں

المسرعة بالجنازة جنازہ کو جلدی لیچلنا

عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا وضع الرجل الصالح على سريره قال قدموني قدموني واذا وضع الرجل السوء على سريره قال يا ويلتى اين تذهبون بي

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے لیچلو مجھکو اور جب برا آدمی رکھا جاتا ہے چارپائی پر تو وہ کہتا ہے خرابی ہو کہاں لیجاتی ہو مجھکو

عن ابي سعيد الخدري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال على اعناقهم فان كانت صالحة قالت قدموني قدموني وان كانت غير صالحة قالت يا ويلها اين تذهبون بها يسمع صوته كل شيء الا الانسان ولو سمعها الانسان لصعق

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اوسکو اوٹھاتے ہیں اور گردنوں پر تو اگر نیک ہوتا ہے وہ کہتا ہے مجھے آگے لیچلو لیچلو اور جو نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے خرابی ہو کہاں لیجاتے ہو ہر ایک سننے والا اوسکی آواز سنتا ہے سوا آدمی کے اگر آدمی سنے تو بیہوش ہو جاوے

عن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اسرعوا بالجنازة فان تك صالحة خير تقدمونها اليه وان تك غير ذلك شر تضعونه عن رقابكم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی لیچلو جنازہ کو اگر نیک ہے تو اوسکو نیکی کی طرف لیجاتے ہو اور جو نیک نہیں ہے تو بد کو جلدی گردنوں سے اوتارنا چاہیے

عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اسرعوا بالجنازة فان تك صالحة قدمتموها الى الخير وان كانت غير ذلك كانت شرا تضعونه عن رقابكم

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن عبد الرحمن بن يونس قال شهدت جنازة عبد الرحمن بن سمرة وخرج زياد يمشي يتريد به السرير فجعل رجال من اهل عبد الرحمن ومواليهم يستقبلون السرير ويمشون على اعقابهم ويقولون رويدا بارك الله فيكم فكانوا يدبون دبيبا حتى اذا كنا

بِبَعْضِ الطَّرِيقِ الرَّبَذَةِ لَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَتَمَارَى الَّذِينَ يَمْشُونَ حَوْلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهِ فَاهْوَى إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوا فَوَالَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ كَادَ لَيَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ ترجمہ عبدالرحمن بن یونس سے روایت ہے مدینہ عبدالرحمن بن سمرہ کے جنازہ کے ساتھ تھا اور زیادہ آگے چل رہے تھے تخت کے سامنے تو چند لوگوں نے عبدالرحمن کے عزیزوں اور اوان کے غلاموں میں سے تخت کو آگے چلنا شروع کیا اپنی گردنوں پر اور کہنے لگے آہستہ آہستہ چلو برکت دے اللہ تم کو تو وہ آہستہ چل رہی تھی یہاں تک کہ جب ہم مربد کی راستے میں تھے تو ابوبکرہ اپنی خچر پر سوار ملے جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو خچر کو اوہر لیکے اور کوڑے سے اشارہ کیا اور کہا ہٹو قسم اوس شخص کے جسنے عزت دی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم نے نہ دیکھا ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریب دوڑنے کے جنازہ کو لیجانے میں سنکہ لوگ خوش ہو گئے **عَنْ أَبِي بَكْرَةَ** قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ كَادَ لَيَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کرنے لگتے جنازہ میں **ف** رمل ایک قسم کی دوڑ ہے یعنی جلدی جلدی قریب لے جانے کے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُومُوا لَهَا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ اور جو جنازہ کے ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے **الاَمْرُ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ** جنازہ کیلئے کھڑے ہونیکا حکم **عَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے جنازہ کو دیکھو اور اوس کے ساتھ نہ چلتے تو کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکھا جاوے اگر جانے پہلے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکھا جاوے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ثُمَّ مَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جو شخص ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بیٹھے ہوئے جنازہ میں جبتک وہ زمین پر نہ رکھا جاوے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ عُمَرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ ایک جنازہ

نہ ہوتے تو کھڑی ہو کر اور ابو سعید کی روایت میں ہے کہ کہا ہم یہودی کا جنازہ ہے کہا کہ ہو جائے گا عن یزید بن ثابت
انہ رای جنازۃ فقام وقعد فجلس فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت جنازۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انما ھی جنازۃ یھودیۃ فقال ان للموت فزعا فاذا رایتم الجنازۃ فقوموا
یزید بن ثابت سے روایت ہے کہ جنازہ دیکھا تو بیٹھ گئے پھر کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے
ہو گئے ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ یہودی کا ہے فرمایا موت کا ڈر ہے جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ **القیام** لجنازۃ المشرکین مشرکوں کے جنازہ کو کھڑا ہونا عن
عبد الرحمن بن ابی لیلی قال قام قیس بن سعد وسھل بن حنیف بالقادسیۃ فمر علیھما بجنازۃ فقاما فقیل لھما
انھا من اھل الارض فقالا مرت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فقام فقیل لہ انہ یھودی فقال
الیست نفسا ترحمہ عبد الرحمن ابی لیلی سے روایت ہے کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ قادسیہ میں کھڑے تھے ایک جنازہ
ان پر سے گزرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ بھی ایک زمین کا رہنے والا ہے پھر کھڑے ہو گئے ہم تھے کہ ہم پر سے ایک جنازہ
گزرا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ جنازہ یہودی کا تھا فرمایا کہ کیا یہ نفس نہیں ہے عن جابر بن عبد اللہ
قال مرت بنا جنازۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقمنا معہ فقلنا یا رسول اللہ انھا جنازۃ یھودی فقال ان للموت فزعا فاذا رایتم الجنازۃ فقوموا
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے
ہو گئے ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے فرمایا موت ایک قسم کی مصیبت ہے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے
ہو جاؤ **الرخصۃ** فی ترک القیام لجنازۃ کے لئے کھڑا نہ ہونا عن ابی معمر قال کنا عند خباب فمرت بہ جنازۃ
فقاموا لھا فقال علی ما ھذا فقالوا امر ابو موسی فقال انما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ
یھودیۃ وکانہ یعد بعدہ لک ابو معمر سے روایت ہے ہم حضرت خباب کے پاس تھے ان میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے
حضرت علی نے کہا یہ کیا ہے کہا ابو موسیٰ نے کہا حکم ہے ابو موسیٰ کا (یعنی ابو موسیٰ نے کہا ہے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کو) حضرت
علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہوئے پھر اس کے بعد کبھی نہیں کھڑے ہوئے
تو وہ حکم موقوف ہو گیا عن محمد ان جنازۃ مرت بالحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم
ابن عباس فقال الحسن الیس قد قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ یھودی قال
ابن عباس نعم ثم جلس ترجمہ محمد سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا حسن بن علی اور ابن عباس کے سامنے تو حسن کھڑے ہو گئے
اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حسن نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے
ابن عباس نے کہا ان کچھ بیٹھ رہنے لگے (یعنی پھر اس کے بعد جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے) عن ابن سیرین قال مر
جنازۃ علی الحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن اما قام لھا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن عباس فقمنا ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا امام حسن رضی اللہ عنہ اور ابن عباس کے سامنے امام حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے امام حسن نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کی لیئے نہیں کھڑے ہوئے ابن عباس نے کہا ان کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے عن ابی مخلد عن ابن عباس والحسین بن علی مرت بہما جنازۃ فقام احدھما وقعد الآخر فقال الذی قام اما واللہ لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قام قال الذی جلس لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جلس ترجمہ ابو مخلد سے روایت ہے ابن عباس اور امام حسن کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک بیٹھ رہے جو کھڑے ہوئے تھے اونہوں نے کہا دوسرے سے کیا تم کو معلوم نہیں قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے جو بیٹھے تھے اونہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تھے عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان الحسن بن علی کان جالسا فمر علیہ بجنازۃ فقام الناس حتی جاوزت الجنازۃ فقال الحسن انما مر بجنازۃ یہودی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی طریقہا جالسا فکرہ ان تعلو رأس جنازۃ یہودی فقام ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے کہ امام حسن بن علی بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے یہانتک کہ جنازہ پار ہو گیا امام حسن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ نکلا آپ راستے میں بیٹھے تھے آپکو برا معلوم ہوا کہ اوپر سے یہودی کا جنازہ جائے اسلیئے آپ کھڑے ہو گئے عن جابر یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ مرت بہ حتی توارت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کی لیئے کھڑے ہوئے یہانتک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا دوسری روایت میں یوں ہے قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لجنازۃ یہودی حتی توارت یعنے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک یہودی کے جنازے کی لیئے یہانتک کہ وہ چھپ گیا یعنے دور نکل گیا عن انس ان جنازۃ مرت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام فقیل انہا جنازۃ یہودی فقال انما قمنا للملائکۃ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ یہودی کا ہے آپنے فرمایا ہم فرشتوں کے لیئے کھڑے ہوئے استراح المؤمن الموت مومن کا موت سے آرام پانا عن ابی قتادۃ بن ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ قالوا وما المستریح ومن المستراح قال العبد المؤمن یستریح من تعب الدنیا واذاھا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپنے فرمایا آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا صحابہ نے عرض کیا اسکا کیا مطلب ہے آپنے فرمایا مسلمان بندہ (جب مرجاتا ہے) تو دنیا کی تکلیفوں اور صدموں سے چھٹ کر آرام پاتا ہے اور کافر جب مرجاتا ہے تو دنیا سے بندے اور بستیاں

اور درخت و جانور آرام پاتے ہیں رکیونکہ وہ ستاتا ہے اللہ بندوں کو اور وہ جاتا ہے بستیوں کو اور کاٹتا ہے درختوں کو اور مارتا ہے جانور کو (بخاری و مسلم) عن ابی قتادۃ قال کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلعت جنازۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستریح ومستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ قال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا وأذاھا والفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آرام پانے والا ہے یا آرام دیا گیا ہے (یعنی نیک بندہ گناہوں سے پاک) جب مرتا ہے تو دنیا کی تکلیف اور صدمہ اور رنجوں سے آرام پاتا ہے اور فاجر یعنی گنہگار ظالم یا جب مرتا ہے تو اس سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور بھی آرام پا جاتے ہیں (بخاری و مسلم) باب الثناء علی المیت وذکر ما جاء فی الثناء مردے کی تعریف کرنا عن انس قال مر بجنازۃ فاثنی علیھا خیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ومر بجنازۃ اخری فاثنی علیھا شرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجبت فقال عمر فداک ابی وامی مر بجنازۃ فاثنی علیھا خیرا فقلت وجبت ومر بجنازۃ فاثنی علیھا شرا فقلت وجبت فقال من اثنیتم علیہ خیرا وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار انتم شھداء اللہ فی الارض ترجمہ انس سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اوسکی تعریف کی (اچھا شخص تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی بیان کی آپ نے فرمایا واجب ہو گئی حضرت عمر نے کہا قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اوس کی تعریف کی آپ نے فرمایا واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی آپ نے فرمایا واجب ہو گئی (اس سے کیا مراد ہے) آپ نے فرمایا جسکی تم تعریف کی اوس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جسکی تم نے برائی کی اوسکے لیے دوزخ واجب ہو گئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں عن ابی ھریرۃ قال مروا بجنازۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاثنوا علیھا خیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثم مروا بجنازۃ اخری فاثنوا علیھا شرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجبت قالوا یا رسول اللہ قولک الاول وجبت قال انہ من یشھد لہ اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلاثۃ قال وثلاثۃ قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسألہ عن الواحد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا لوگوں نے اوس کی تعریف کی آپ نے فرمایا واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی آپ نے فرمایا واجب ہو گئی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلی آپ نے کیا فرمایا پھر کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے گواہ ہوں چار شخص اللہ کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں عن ابی الاسود الدئلی قال اتیت المدینۃ فجلست الی عمر بن الخطاب فمر بجنازۃ فاثنی علی صاحبھا خیرا فقال عمر وجبت ثم مر بالثالثۃ فاثنی علی صاحبھا شرا فقال عمر وجبت فقلت وما وجبت یا امیر المؤمنین قال قلت کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شھد لہ اربعۃ بالخیر ادخلہ اللہ الجنۃ فقلنا وثلاثۃ قال وثلاثۃ

قُلْنَا اَوْ اثْنَانِ قَالَ اَوْ اِثْنَانِ تَرجمہ ابوالاسود دیلی سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک جنازہ سامنے سے گیا لوگوں نے اوسکی تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی تعریف کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی پھر تیسرا نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوئی اے امیر المومنین اونھوں نے کہا میں نے اوسی طرح کہا جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اوسکی لیے چار آدمی تعریف کی گواہی دیں اللہ اوسکو جنت میں لیجاویگا ہم نے کہا اگر تین آدمی گواہی دیں اونھوں نے فرمایا تین ہی بھی ہم نے کہا اگر دو آدمی گواہی دیں اونھوں نے فرمایا دو ہی بھی اَلنَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَالِكِ اِلَّا بِخَيْرٍ مردوں کا ذکر نیکی سے کرنا چاہیے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جو مر گیا تھا برائی سے ذکر ہوا آپ نے فرمایا اپنے مُردوں کا ذکر مت کرو مگر بھلائی کے ساتھ اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ مردوں کے برا کہنے کی ممانعت عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا مت کہو مردوں کو تو پہونچ گئی اپنے عملوں کو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ عَمَلُهُ ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ایک اوسکے عزیز و اقربا دوسری اوسکا مال تیسری اوسکے اعمال پھر دو لوٹ آتی ہیں عزیز و اقربا اور مال اور ایک اوسکے ساتھ رہتا ہے یعنی عمل عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو مومن پر چھ حق ہیں ایک تو وہ جب بیمار ہو تو اوسکی پوچھ کو جاوے دوسرے جب وہ مر جاوے تو اوسکے جنازے میں حاضر ہو تیسرے جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے چوتھے جب وہ ملے تو اوسکو سلام کرے پانچویں جب وہ چھینکے تو اوسکا جواب دیوے چھٹے غایب اور حاضر میں اوسکا خیر خواہ رہے اَلْاَمْرُ بِاِتْبَاعِ الْجَنَائِزِ جنازوں کے ساتھ جانیکا حکم عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِتْبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو سات باتوں کا حکم کیا ہے اور سات باتوں سے منع کیا ہے ایک تو بیمار کو پوچھنے کا دوسرے جنازے کا جواب دینے کا تیسرے قسم پورا کرنے کا چوتھے مظلوم کی مدد کرنیکا پانچویں سلام کو جاری کرنیکا چھٹی دعوت قبول کرنیکا ساتویں جنازوں کے ساتھ جانیکا

اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کی اور ترجمہ میں کہا فی پنجہ سے اور ریشم اور دیبا اور حریر اور دیبا کو پہننے سے ف یہ ترجمہ ہشیر کی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہوتا ہے اور قسی ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب طرف قس کے جو ایک موضع ہے اور استبرق اور حریر اور دیبا سب ریشمی کپڑے مشہور ہیں **فضل من تبع جنازة** جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے اسکی فضیلت **عن البراء بن عازب** یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازة حتی یصلی علیها کان له من الاجر قیراط ومن شهد مع الجنازة حتی تدفن کان له من الاجر قیراطان والقیراط مثل احد ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ رہے نماز پڑھنے تک اوسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب ملیگا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا (دنیا کی قیراط کیطرح) **عن عبد اللہ بن المغفل** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازة حتی یفرغ منها فله قیراطان فان رجع قبل ان یفرغ منها فله قیراط ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے اور دفن سے فارغ ہونے تک ساتھ رہے اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اگر اوس سے پہلے چلا آوے تو ایک قیراط برابر ثواب ہے) **مکان الراکب من الجنازة** جو شخص سوار ہو وہ جنازہ سے کہاں ہو **عن المغیرة بن شعبة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب خلف الجنازة والماشی حیث شاء منها والطفل یصلی علیه ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے (اگر پاس چاہے یا برابر) اور بچہ پر نماز پڑھی جاوے **مکان الماشی من الجنازة** پیدل جنازہ کے ساتھ کہاں رہے **عن المغیرة بن شعبة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب خلف الجنازة والماشی حیث شاء والطفل یصلی علیه ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے اور بچہ پر نماز پڑھی جاوے **عن ابن عمر** انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کو دیکھا جنازہ کے آگے چلتے **عن ابن عمر** انه رای النبی صلی اللہ علیه وسلم وابا بکر وعمر وعثمان یمشون بین یدی الجنازة ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا **الامر بالصلوة علی المیت** مردہ پر نماز پڑھنے کا حکم **عن عمران بن حصین** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیه ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی مرگیا اوٹھو نماز پڑھو اوس پر **الصلوة علی الصبیان** بچوں پر نماز پڑھنا **عن عائشة** قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بصبی من صبیان الانصار یصلی علیه قالت عائشة فقلت طوبی لهذا عصفور من عصافیر الجنة لم یعمل سوءا ولم یدرکه قال اوغیر ذلک یا عائشة خلق اللہ عز وجل

الجنة وخلق لها اهلاً خلقهم في اصلاب آبائهم وخلق النار وخلق لها اهلاً خلقهم في اصلاب
آبائهم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ انصار کا لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز
جنازہ پڑھیں تو ام المومنین حضرت عائشہ نے کہا خوشی ہو اسکو یہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے نہ کوئی برائی کی نہ برائی کے
زمانے تک پہونچا آپ نے فرمایا اے عائشہ اور کچھ بھی ہو اللہ جل جلالہ نے جنت کو پیدا کیا اور اسکے لوگ پیدا کیے وہ
اپنے باپوں کی پشت میں تھے یعنی دنیا میں آنے سے پہلے ہی سے مقرر کر دیا ہے کہ یہ جنتی ہے اور وہ دوزخی اور جہنم کو پیدا
کیا اور اسکے لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے پس کیا معلوم ہے کہ یہ لڑکا جنت والوں میں سے ہے یا دوزخ
والوں میں سے

الصلوٰة على الاطفال بچوں پر نماز پڑھنا

عن المغيرة بن شعبة انه ذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الراكب خلف الجنازة والماشي حيث شاء منها والطفل يصلى عليه ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے چلے اور لڑکے
پر نماز پڑھی جائے

اولاد المشركين مشرکوں کی اولاد

عن ابي هريرة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اولاد المشركين فقال الله اعلم بما كانوا عاملين ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال (وہ جنت میں جاوینگے یا دوزخ میں) آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ
عمل کرنیوالے تھے یعنی اگر بڑے ہوتے تو کیا کرتے مطلب یہ ہے کہ خداوند کریم کو اختیار ہے اون کو جنت میں لیجاوے یا دوزخ میں

عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن اولاد المشركين فقال الله اعلم بما كانوا عاملين
ترجمہ اوپر گزر چکا

عن ابن عباس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اولاد المشركين فقال خلقهم الله حين خلقهم وهو يعلم بما كانوا عاملين ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کا حال آپنے فرمایا اللہ تعالی نے جب انکو پیدا کیا وہ جانتا تھا جو عمل کرنیوالے تھے

عن ابن عباس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذراري المشركين فقال الله اعلم بما كانوا عاملين ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشرکوں کی اولاد کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالے تھے

الصلوٰة على الشهداء شہیدوں پر نماز پڑھنا

عن شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه ثم قال اهاجر معك فاوصى به النبي صلى الله عليه
وسلم بعض اصحابه فلما كانت غزوة غنم النبي صلى الله عليه وسلم سبيا فقسم وقسم له فاعطى اصحابه
ما قسم له وكان يرعى ظهرهم فلما جاء دفعوه اليه فقال ما هذا قالوا قسم قسمه لك النبي صلى الله عليه
وسلم فاخذه فجاء به الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا قال قسمته لك قال ما على هذا
اتبعتك ولكني اتبعتك على ان ارمى الى ههنا واشار الى حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة فقال ان تصدق

اللّٰہ یصدقک فلبثوا قلیلا ثم نھضوا فی قتال العدو فاتی برأس النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یحمل فوضعہ
بین یدیہ حیث اشار فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لھو ھو قالوا نعم قال صدق اللّٰہ فصدقتہ ثم
النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی جبتہ ثم قدمہ فصلی علیہ فکان مما ظھر من صلوتہ اللھم ھذا عبدک
خرج مھاجرا فی سبیلک فقتل شھیدا انا شھید علی ذلک ترجمہ شداد بن الہاد سے روایت ہے ایک شخص جنگل
کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایمان لایا اور آپ کے ساتھ ہوا پھر کہنے لگا میں آپکے ساتھ ہجرت کرونگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے بعض صحابہ کو وصیت کی جب غزوہ غنم ہوا (یعنے جس لڑائی میں مسلمانوں کو بکریاں ہاتھ آئیں)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون بکریوں کو تقسیم کیا اور اوسکا بھی حصہ لگایا آپکے اصحاب نے اوسکا حصہ اوسکو دیا وہ اونکی جانور
سواری کے چرایا کرتا تھا جب اوسکا حصہ اونکو آیا تو اوس نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا یہ تیرا حصہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تجھکو دیا ہے اوسنے لیا اور اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا حصہ
میں نے دیا ہے اوس نے کہا میں اس لیے آپ کے ساتھ نہیں ہوا تھا بلکہ میں آپ کی پیروی اسلیے کی ہے کہ میری اسجگہ پر اوسمیں حلق کو یہاں
تیر مارا جاوے (یعنے لڑائی میں) پھر میں مروں اور جنت میں جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ کو سچا کریگا اللہ تجھے
سچا کریگا (یعنے پورا کریگا) پھر لوگ تھوڑی دیر تک ٹھہرے بعد اوسکے دشمن سے لڑنے کے لیے اٹھے (اور لڑائی شروع ہوئی) لوگ اوسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اوٹھاکر اوسکو تیر لگا تھا اوسی جگہ جہاں اوسنے بتلایا تھا آپنے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے لوگوں نے کہا
ہاں آپنے فرمایا اللہ کو اوس نے سچ کیا (یعنے اللہ تعالی نے جو صفات مجاہدین کی بیان فرمائی ہیں اون سبکو اوس نے سچ کیا) تو اللہ نے بھی
اسکو سچا کیا (یعنے اسکی مراد پوری ہوئی یعنے شہید ہوا) پھر آپنے اپنی جبہ کا کفن اوسکو دیا اور اوسکو آگے رکھا اور اوس پر نماز پڑھی جسمیں
آپکی نماز میں سے لوگوں کو سنائی دیا تھا وہ یہ تھا آپ فرماتے تھے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ میں ہجرت کرکے نکلا اور شہید ہوکر مارا
گیا میں اسبات کا گواہ ہوں عن عقبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اھل احد صلوتہ
علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شھید علیکم ترجمہ عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے (مدینے کے) پھر نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر جیسے میت پر پڑھتے تھے پھر منبر کیطرف آئے اور فرمایا میں
تمہارا پیش خیمہ ہوں (یعنے قیامت میں تم سے پہلے اوٹھکر تمہارے لیے جنت میں جانیکی تیاری کرونگا) اور تمپر گواہ ہوں توکل
الصلوۃ علیھم شہید پر نماز پڑھنا عن جابر بن عتیک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین
الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایھم اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر الی احدھما قدمہ فی اللحد
قال انا شھید علی ھؤلاء وامر بدفنھم بدمائھم ولم یصل علیھم ولم یغسلوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو مردوں کو احد کے شہیدوں میں سے ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے پھر فرماتے کون انہ دونوں میں
سے قرآن زیادہ جانتا ہے جب ایک کیطرف اشارہ کرتے اوسکو قبر میں آگے کرتے (قبلے کیطرف) پھر فرمایا میں گواہ ہوں ان لوگوں پر

اور حکم کیا اون کو دفن کرنیکا لہو لگے سو ہی نو نہ پر نماز پڑہی نہ اونکو غسل دیا **باب** ترک الصلوٰۃ علی الرجوم جو شخص زنا کی حد مین سنگسار کیا جاوی اوسپر نماز نہ پڑہین

عن جابر بن عبد اللہ ان رجلا من اسلم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنہ ثم اعترف فاعرض عنہ حتی شہد علی نفسہ اربع مرات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابک جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجم فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم فمات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہ خیرا ولم یصل علیہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ اسلم مین سے (ماعز اسلمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف سے منہ پہیر لیا یہانتک کہ چار بار اوس نے اپنے اوپر گواہی دی (یعنے اقرار کیا زنا کا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو جنون ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا تو محصن ہے (یعنے تیرا نکاح ہو چکا ہی) اوہ بولا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکو پتھرون سے مارڈالنے کا جب پتھر دنکی تکلیف اوسکو پہونچی تو بھاگا پہر لیکن لوگون نے پالیا اور پتھرون سے مارڈالا مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی حق مین نیک باتین کین اور نماز نہین پڑہی اوسپر **الصلوٰۃ** علی الرجوم زنا کی حد مین جو سنگسار کیا جاوی اوسپر نماز نہ پڑہنا **عن** عمران بن حصین ان امراۃ من جہینۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی زنیت وہی حبلی فدعا ولیہا فقال احسن الیہا فاذا وضعت فأتنی بہا ففعل فامر بہا فشکت علیہا ثیابہا ثم رجمہا ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہا وقد زنت فقال لقد تابت توبۃ لو قسمت علی سبعین من اہل المدینۃ لوسعتہم وہل وجدت توبۃ افضل من ان جادت بنفسہا للہ عز وجل ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی مین نے زنا کی وہ پیٹ سے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے اوسکو ولی (یعنے وارث اور سرپرست) کی سپرد کیا اور فرمایا اسکو اچھی طرح سے رکہہ جب جنے تو میرے پاس لیکر آ جب وہ جنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس نے اپنے کپڑے اپنی اوپر لپیٹ لیے (اور کانون ہی اوسکو جما لیا) کہ جسم کرنیمین بدن نہ کہلے) آپنے اوسکو پتھرون سے مرواڈالا پہر اوسپر نماز پڑہی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسپر نماز پڑہتے ہین اور اوس نے زنا کی تھی آپنے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینے کے ستر آدمیون پر وہ توبہ بانٹی جاوی البتہ اون سب کو کافی ہو اور کیا اس سے بہتر توبہ ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو دیڈالا اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنے اوسکی رضامندی کو لیی اور اوسکو عذاب سے بچنے کو لیی)

الصلوٰۃ علی من یحیف فی وصیتہ جو شخص وصیت مین ظلم کرے (یعنے حق جانے سے زیادہ وصیت کرے اور ورثہ کو لیی کچہ نہ چہوڑے) اوسپر نماز پڑہنا **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستۃ مملوکین لہ عند موتہ ولم یکن لہ مال غیرہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغضب من ذلک وقال لقد ہممت ان لا اصلی علیہ ثم

دعا مملوکیہ فجزاھم ثلثۃ اجزاء ثم اقرع بینھم فاعتق اثنین وارق اربعۃ ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہے ایک شخص نے مرتی وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور سوا دان کے اور کچھ مال اسکے پاس نہ تھا یہ خبر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ غصہ ہوئے اور فرمایا میں نے قصد کیا تھا کہ اوسپر نماز نہ پڑھوں پھر اوسکے غلاموں کو بلایا اور دان کو تین
کیے پھر قرعہ ڈالا تو دو غلاموں کو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا اور بہت تہائی مال میں اوسکی وصیت ناقذ کی اور باقی میں مال الصلوٰۃ
علی من علیہ دین جس شخص نے بیشمار کا مال میں چوری کی ہو اوسپر نماز نہ پڑھنا عن زید بن خالد قال جاء رجل الی النبی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم انہ غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا
فیہ خرزا من خرز یھود ما یساوی درھمین ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے ایک شخص خیبر میں گیا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے تم اپسر نماز پڑھو (میں نہیں پڑھتا) اس نے اسد کی راہ میں چوری کی جب ہم نے اوسکا اسباب دیکھا
تو ایک گلوبند پایا یہود کی گنیوں میں سے جسکی قیمت دو درم کی بھی نہ تھی الصلوٰۃ علی من علیہ دین جو شخص قرضدار
ہو اوسپر نماز نہ پڑھنا عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل من الانصار لیصلی علیہ فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم فان علیہ دینا قال ابو قتادۃ ھو علی قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالوفاء فصلی علیہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس انصار کے ایک جنازہ آیا تاکہ
پڑھنے کو لیکن آپ نے (صحابہ سے) فرمایا تم پڑھو نماز اپنی صاحب پر (میں نہیں پڑھونگا) اس لیے کہ وہ قرضدار ہے ابو قتادہ نے کہا
یا رسول اللہ وہ قرض میرے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس قرار کو پورا کریگا انہوں نے کہا ہاں پورا کرونگا تب آپ نے
نماز پڑھی اسپر عن سلمۃ بن الاکوع قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فقالوا یا نبی اللہ صل علیھا قال
ھل ترک علیہ من دین قالوا لا قال فھل ترک من شیء قالوا لا قال صلوا علی صاحبکم قال جل من الانصار
یقال لہ ابو قتادۃ صل علیہ علی دینہ فصلی علیہ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ
آیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز پڑھیے اسپر آپ نے فرمایا کیا اوسپر کچھ قرض ہے بولے ہاں آپ نے فرمایا کچھ جائداد چھوڑ گیا ہے جس سے
وہ قرض ادا کیا جاوے) لوگوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تم نماز پڑھ لو یہ صاحب پر ایک شخص انصاری بولا جسکو ابو قتادہ کہتے ہیں آپ
نماز پڑھیے اوسپر وہ قرض میرے اوپر ہے تب آپ نے نماز پڑھی اوسپر عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی علی
رجل علیہ دین فاتی بمیت فسال اعلیہ دین قالوا نعم علیہ دینار ان قال صلوا علی صاحبکم قال
ابو قتادۃ ھما علی یا رسول اللہ فصلی علیہ فلما فتح اللہ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بکل مومن
من نفسہ من ترک دینا فعلی ومن ترک مالا فلورثتہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو قرضدار ہوتا
اوسپر نماز نہ پڑھتے ایک بار ایک جنازہ آیا آپنے پوچھا کیا اوسپر قرض ہے لوگوں نے کہا ہاں اوسپر دو دینار قرض ہیں آپنے فرمایا تم نماز پڑھ لو
اسپر ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ وہ دونوں دینار میں ادا کرونگا پھر آپ نے اوسپر نماز پڑھی جب اللہ تعالیٰ نے آپنے رسول کو کشائش دی

(یعنی مال غنیمت بہت ملا اور تکلیف دور ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں ہر ایک مومن پر اوسکے نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں جو شخص قرضدار ہو کر مرجاوے وہ قرضہ مجھپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر مرجاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُتِيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ يَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے جب کوئی مومن مرجاتا اور قرضدار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے کہ اپنی قرض کیواسطے جائداد چھوڑ گیا ہے اگر لوگ کہتے کہ اتنا مال چھوڑ گیا ہے تو آپ اوسپر نماز پڑھتے اگر کہتے نہیں تو آپ صحابہ سے کہتے تم اوسکی نماز پڑھلو جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر کھولدیا (دنیا کو) تو آپ نے فرمایا میں مومنوں پر اونکی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں جو شخص مرجاوے قرضدار ہو کر وہ قرضہ میری اوپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے وارثوں کا ہے **ترک الصلوٰۃ علی من قتل نفسہ** جو شخص اپنے تئیں آپ مارڈالے اوسپر نماز نہ پڑھنا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے تئیں تیر کے پیکانوں سے مارڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اوسپر نماز نہیں پڑھونگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَى شَيْءٍ حَادٍّ يَقُولُ كَانَتْ حَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں پہاڑ سے گراکر مارڈالے تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہے گا سدا اوسی میں رہیگا اور جو شخص زہر پیکر اپنے تئیں مارے تو زہر اوس کے ہاتھ میں ہوگا دوزخ میں اور وہ ہمیشہ اوسکو پیتا رہیگا اور جو شخص اپنے تئیں لوہے سے مارڈالے (یعنی تلوار یا چھری یا کٹار یا تیر سے) پھر اسکے بعد مجھے یاد نہیں رہا (یہ راوی کا قول ہے) یعنی تیز چیز سے تو وہ لوہا اوسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ اوسکو بھونکا کریگا اپنے پیٹ میں سدا اوسی میں رہیگا (یعنی ایک لمبی مدت تک یا مراد وہ شخص ہے جو ان فعلوں کو درست سمجھتا ہو وہ لوگا دوزخ میں ہمیشہ جہنم میں رہیگا) **الصلوٰۃ علی المنافقین** منافقوں پر نماز پڑھنا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ

فَلَمَّا مَكَثَ بِهَا أَيِّمًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَاتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی سلول (منافق) مرگیا تو رسول اللہ صلعم لائے گئے اوپر نماز پڑھنے کے لیے جب آپ کھڑے ہوئے نماز کے لیے اور مستعد ہوگئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابن ابی (وقد) پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلانے دن ایسی باتیں کہیں تھیں اور فلانے دن ایسی ایسی میں اوسکی باتیں شمار کرتا تھا رجو اوس نے کفر اور نفاق کی باتیں کہیں تھیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا جا ذرا دور ہو میرے عمر جب میں نے بہت اصرار کیا تو آپنے فرمایا مجھ کو اختیار ہے (کہ منافقین پر نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں) تو میں نے اختیار کیا نماز پڑھنے کو اور اگر میں جانوں کہ ستر بار سے زیادہ بخشش چاہوں تو اوسکی بخشش ہوجاوے گی البتہ ستر بار سے زیادہ استغفار کروں یعنے اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم اس سے مقصود ستر کا شمار نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ منافقوں کی مغفرت کبھی نہ ہوگی پھر آپنے نماز پڑھی اور پھر لوٹی تھوڑی دیر گزری تھی کہ سورہ برات کی یہ دو آیتیں اوتریں ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون یعنے تم نماز پڑھاؤں میں ہرگز کسی پر جب وہ مرجاوے اور مت کھڑے ہوا اوسکی قبر پر اسلیے کہ اون لوگوں نے انکار کیا اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور مرے گنہگار رہے تو حضرت عمر کی رائے اللہ جل جلالہ کے نزدیک منظور و مقبول ہوئی پھر میں نے تعجب کیا اپنے اسقدر جرأت سے اللہ کے رسول پر اور اللہ اور اللہ رسول خوب جانتے ہیں **الصلوٰۃ علی الجنازۃ فی المسجد** مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑھنا **عن عائشۃؓ** قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن بیضاء الا فی جوف المسجد ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے سہیل بن بیضاء پر نماز نہیں پڑھی مگر خاص مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں اور اکثر علما جیسے شافعی اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے **الصلوٰۃ علی الجنازۃ بالیل** رات کو جنازے کی نماز پڑھنا **عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف** قال اشتکت امرأۃ بالعوالی منکبتھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعادھا عنھا وقال ان ماتت فلا تدفنوھا حتی اصلی علیھا فتوفیت فجاؤا بھا الی المدینۃ بعد العتمۃ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نام فکرھوا ان یوقظوہ فصلی علیھا ودفنوھا بیقیع الغرقد فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاؤا فاعلموہ عنھا فقالوا قد دفنت یا رسول اللہ وقد خشیناک فوجدناک نائما فکرھنا ان نوقظک قال فانطلق بی فمشی ومشوا معہ حتی اتی قبرھا فتقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفوا وراءہ فصلی علیھا وکبر اربعا ترجمہ ابوامامہ سہل بن حنیف سے روایت ہے ایک عورت بیمار ہوئی عوالی میں (عوالی اون قریوں کا نام جو مدینے کے اطراف میں ہیں) جو مسکین تھی تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے اوسکا حال پوچھا کرتے آپ نے فرمایا اگر وہ مرجاوے تو اوسکو دفن مت کرنا جبتک میں اوس پر نماز نہ پڑھوں وہ مرگئی تو لوگ اوسکو مدینہ میں عشا کے بعد لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سو گئے تھے صحابہ نے آپ کا جگانا مناسب نہ جانا اور اوس پر نماز پڑھ کے بقیع میں دفن کردیا جب صبح ہوئی اور لوگ آپ پاس آئے آپ نے اوسکا حال پوچھا صحابہ نے کہا وہ دفن ہوگئی یا رسول اللہ اور ہم آپ پاس آئے تھے لیکن آپ سو رہے تھے تو ہم نے برا جانا آپکا جگانا یہ سنکر آپ چلے اور صحابہ بھی آپکے ساتھ چلے یہانتک کہ اوسکی قبر آپ کو دکھلائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہ نے آپ کے پیچھے صف کی آپنے اوسپر نماز پڑھی اور چار تکبیرین کہین **الصُّفُوفُ** علی الجنازۃ جنازہ پر صفین باندھنا **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخاکم النجاشی قد مات فقوموا فصلوا علیہ فقام فصففنا کما یصف علی الجنازۃ وصلی علیہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی نجاشی (حبشہ کے بادشاہ جو مسلمان ہوگیا تھا) نے انتقال کیا تو کھڑے ہو اور نماز پڑھو اوسپر آپ کھڑے ہوئے اور ہماری صفین بندھوائین جیسے جنازہ پر صفین ہوتی ہین اور نماز پڑھی اوس پر **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیہ ثم خرج بھم الی المصلی فصف بھم فصلی علیہ وکبر اربع تکبیرات ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنیکی خبر اوسی روز دی جس روز وہ مرا (حالانکہ وہ ایک دور دراز ملک مین تھا) پھر نکلے آپ صحابہ کو لیکر مصلی کیطرف اور صف بندھوائی اونکی اور نماز پڑھی اوسپر اور چار تکبیرین کہین **عن** ابی ھریرۃ قال نعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجاشی لاصحابہ للمدینۃ فصفوا خلفہ فصلی علیہ وکبر اربعا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو مدینہ مین نجاشی کے مرنیکی خبر دی صحابہ نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپنے اوسپر نماز پڑھی چار تکبیرین کہین **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ فصففنا علیہ صفین ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مرگیا کھڑے ہو اور اوسپر نماز پڑھو ہم نے دو صفین باندھین اوسپر **عن** جابر قال کنت فی الصف الثانی یوم صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النجاشی ترجمہ جابر سے روایت ہے مین دوسری صف مین تھا جسروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر نماز پڑھی **عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاکم النجاشی قد مات فقوموا فصلوا علیہ قال فقمنا فصففنا علیہ کما یصف علی المیت ونحن صففنا علیہ کما نصلی علی المیت ترجمہ عمران حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مرگیا کھڑے ہو اور اوس پر نماز پڑھو ہم کھڑے ہوئے اور دو صفین باندھین جیسے میت پر باندھتے ہین اور نماز پڑھی اوسپر جیسے میت پر پڑھتے ہین **الصَّلٰوۃ** علی الجنازۃ قائما جنازہ پر نماز کھڑے ہوکر پڑھنا **عن** سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقرع ماتت

فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِي وَسَطِهَا ترجمہ سمرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب پر نماز پڑھی جو زچگی میں مر گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اوپر نماز پڑھنے کے اوس کی کمر کے سامنے **اجتماع** جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ لڑکے اور عورت کے جنازہ کو ساتھ رکھکر نماز پڑھنا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرْتُ جَنَازَةَ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ يَلِي الْقَوْمَ وَوُضِعَتِ الْمَرْأَةُ وَرَاءَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ ترجمہ عطا ابن ابی رباح سے روایت ہے عمار کے ساتھ میں ایک جنازہ میں آیا لڑکے کا اور ایک عورت کا تو انہوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب کہا اور عورت کو اوسکے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی اوسوقت لوگوں میں ابوسعید خدری اور ابن عباس اور ابوقتادہ اور ابوہریرہ موجود تھے میں نے اون سے پوچھا انہوں نے کہا یہی سنت ہے **اجتماع** جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مردوں اور عورتوں کے جنازہ کا ایک جگہ کہنا عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا فَجُعِلَ الرِّجَالُ يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ يَلِينَ الْقِبْلَةَ فَصُفَّتْ صَفًّا وَاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوا هِيَ السُّنَّةُ ترجمہ نافع کہتے تھے عبداللہ بن عمر نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز پڑھی تو مردوں کو امام کی نزدیک کیا اور عورتوں کو قبلہ کی نزدیک کیا اور اون سب کے ایک صف کی اور ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی حضرت عمر کی بی بی کا جنازہ اور اون کے ایک بیٹے کا جنکو زید کہتے تھے ایک ساتھ کہا گیا اور اون دنوں میں حاکم سعید بن عاص تھے اور لوگوں میں عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہ اور ابوسعید اور ابوقتادہ تھے اور لڑکا امام کے پاس رکھا گیا ایک شخص نے کہا میں اسکو برا سمجھا تو میں نے ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابوسعید اور ابوقتادہ کیطرف دیکھا اور کہا یہ کیا ہے اونہوں نے کہا ایسا ہی سنت ہے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى أُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ فِي وَسَطِهَا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ام فلان (یعنی ام کعب) جو نفاس (اوس کے) جو نفاس (اوس کے) کا مام ہے جسکی بعد نکلنے بچہ کی حالت میں مر گئی تھی آپ اوسکے بیچ میں کھڑے ہوئے (یعنی سینہ یا کمر کے سامنے) **عدد التکبیر** عَلَى الْجَنَازَةِ جنازہ پر کتنی تکبیریں کہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنکی خبر پہنچائی لوگوں کو اور اون کی ساتھ نکلے (مصلی کیطرف) پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً

لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَ فَآذِنُونِي فَمَاتَ لَيْلًا فَدَفَنُوهُ وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نُؤْذِيَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا ترجمہ ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہوئی عوالی کے بسنے والوں میں سے (عوالی اون گانوں کو کہتے ہیں جو مدینہ کے اطراف بلندی پر تھے مترجم) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بیمار پرسی کرتے تھے بیمار کی آپنے فرمایا جب یہ مرجاوے تو مجھ خبر کرنا وہ رات کو مرگئے لوگوں نے اسکو دفن کردیا اور رسول اللہ صلعم کو خبر دی جب صبح ہوئی آپنے اوسکا حال پوچھا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو برا معلوم ہوا کہ آپکو جگا ویں رات میں تو اب اوسکی قبر پر آئے اور نماز پڑھی اور پیچھے چار تکبیریں کہیں عَنْ أَبِي لَيْلَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو پانچ تکبیریں کہیں اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں کہیں **الدعاء** دعا جنازہ کے بیان میں عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ الْمَيِّتِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو میں نے سنا آپنے یہ دعا کی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ اخیر تک یا اللہ بخش دے اوسکو اور رحم کر اوسپر و معاف کر اوسکو اور سلامت رکھ اوسکو عذاب سے (اور اچھی کر مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جاے اوسکی اور دھو ڈال اوسکو پانی اور برف اور اولی سے یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اوسکے گناہوں کی گرمی کو بجھا دے اور صاف کر اوسکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے میل سے اور بدل دے اوسکو ایک گھر اوس کے گھر سے جو دنیا میں تھا) بہتر اور گھر کے لوگ اوس کے گھر کے لوگوں سے بہتر اور بی بی اوسکی بی بی سے بہتر اور بچا اوسکو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ عوف نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سنکر میں نے آرزو کی کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا تو اس دعا سے مشرف ہوتا عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِي دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَجِرْهُ مِنَ النَّارِ أَوْ قَالَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عوف رضہ بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز پڑھتے تھے کسی میت پر تو دعا کی آپ نے اللھم اغفرلہ وارحمہ اخیر تک عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا لَهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ وَاَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَلَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ترجمہ عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہے انہوں نے سنا عبید بن خالد سلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کر دیا دو شخصوں میں (یعنی ایک کو دوسرے کا بہائی بنا دیا) تو ایک ان دونوں میں سے قتل کیا گیا اور دوسرا (چند روز) بعد اوسکے مر گیا ہم نے اوسپر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا (یعنے کیا دعا مانگی) ہمنے کہا اوسکی لیے دعا کی یا اللہ بخشدے یا اللہ اوسپر رحم کر یا اللہ اوسکو اپنے ساتھی سے ملا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں گئی اوسکی نماز اوسکی بعد اور کہاں گیا اوسکا عمل اوسکے بعد البتہ دونوں میں اتنا فرق ہے جیسے آسمان اور زمین میں (یعنے ایک سے دوسرے کا درجہ بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں)

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ترجمہ ابراہیم انصاری سے روایت ہے اوہنوں نے اپنے باپ سے اہنوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازہ کی نماز میں فرماتے تھے یا اللہ بخشدے ہمارے زندہ کو اور مردہ کو اور حاضر اور غایب اور مرد اور عورت اور چھوٹی اور بڑی کو

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ ترجمہ طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر اہنوں نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی پکار کر یہانتک کہ ہم کو سنائی دیا جب فارغ ہوئی تو میں نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور پوچھا (یہ کیا ہے) اہنوں نے کہا سنت ہے اور حق ہے ف یعنے سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا چاہیے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَاَلْتُهُ فَقُلْتُ تَقْرَاُ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّهُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ ترجمہ طلحہ بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو اوسکو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا جب وہ فارغ ہوئے میں نے اوسکا ہاتھ پکڑا اور اوسے پوچھا کہ تم سورت پڑھتے ہو اہنوں نے کہا ہاں یہ لازم ہے اور سنت ہے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يَقْرَاَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ ترجمہ ابوامامہ نے کہا سنت ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ آہستہ پڑھی جاوے پھر تین تکبیریں کہے اور آخر میں سلام پھیرے ف پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور ایک سورت آہستہ سے پکار کر پڑھنا سنت ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک فاتحہ اور سورت نہ پڑھے بلکہ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری کے بعد دعای ماثورہ اور چوتھی کے بعد سلام **فصل** مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ جس مختصر

سو آدمی نماز پڑھیں عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردہ پر ایک گروہ مسلمانوں کا نماز پڑھے جو سو تک پہونچیں اوسکی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ اوسکی سفارش قبول کریگا

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُونَ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان مرے پھر اوسکے جنازہ پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے جنکا شمار سو تک ہو اور وہ اوسکی سفارش کریں اللہ پاس تو اللہ اونکی سفارش قبول کریگا

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرُّوخٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَلَى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ لَبَّسَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتُحْسِنْ شَفَاعَتُكُمْ قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْطٍ عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ لَا شُفِّعُوا فِيهِ فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيحِ عَنِ الْأُمَّةِ فَقَالَ أَرْبَعُونَ ترجمہ حکم بن فروخ سے روایت ہے ابو المیلح نے ہمارے ساتھ ایک جنازہ پر نماز پڑھائی تو ہم کو گمان ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا قائم کرو اپنی صفوں کو اور اچھی ہوگی شفاعت تمہاری ابو المیلح نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن سلیط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے اور وہ میمونہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک اُمت نماز پڑھے تو اون کی سفارش قبول ہوگی۔ حکم بن فروخ نے کہا میں نے ابو المیلح سے پوچھا اُمت کتنے آدمیوں کو کہتے ہیں اونہوں نے کہا چالیس آدمیوں کو

باب ثواب من صلی علی جنازۃ

جو شخص جنازہ پر نماز پڑھے اوسکے ثواب کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ پر نماز پڑھے اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص انتظار کرے اوسکے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اور دو قیراط برابر دو بڑے پہاڑوں کے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو نماز ہونے تک اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص حاضر رہے اوسکے دفن تک اوسکو دو قیراط کا ثواب ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قیراط کیا ہے آپ نے فرمایا دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں (نہ دنیا کی قیراط کیطرح جو کسی قدر کا ہوتا ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ

من الاجر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جاوے خدا کی اجر
اوسپر نماز پڑھے پہاڑ اوس کو دفن کرے تو اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہوگا اور جو شخص نماز پڑھ کر لوٹ آوے دفن سے پہلے اوسکو ایک
قیراط برابر ثواب ہوگا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تبع جنازة فصلی علیها
ثم انصرف فله قیراط من الاجر ومن تبعها حتی یقضی دفنها فله قیراطان من الاجر
کل قیراط منها اعظم من احد ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ
جاوے پہاڑ اوسپر نماز پڑھے اور لوٹ آوے تو اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے پہاڑ اوسپر نماز پڑھے پھر
میت کے دفن تک کہ دفن سے فارغ ہو تو اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اور ہر ایک قیراط احد پہاڑ سے زیادہ ہے **الجلوس**
قبل ان توضع الجنازة جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا کیسا ہے **عن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا رایتم الجنازة فقوموا ومن تبعها فلا یقعد حتی توضع ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو جو شخص جنازہ کے ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے
القیام للجنازة جنازہ کی لیے کھڑے ہونا **عن** علی بن ابی طالب انه ذکر القیام علی الجنازة حتی
توضع فقال علی بن ابی طالب قام رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قعد ترجمہ حضرت علی نے بیان کیا جنازہ
کے لیے کھڑے ہونیکو جبتک وہ دفن نہ کیا جاوے پھر انہوں نے کہا پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے بعد اوس کے بیٹھنے
لگے **عن** علی قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم قام ثم قعد فقعدنا ترجمہ حضرت علی سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنے کھڑے دیکھا تو ہم کھڑے ہوے پھر بیٹھے دیکھا تو ہم بیٹھنے لگے **عن** ابی بکرة قال
خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة فلما انتهینا الی المقبر ولم یلحد لحد فجلس وجلسنا حوله
کان علی رؤسنا الطیر ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک جنازہ میں جب قبر تک
پہونچکر تو وہ تیار نہیں ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے گویا ہمارے سر پر پرندے
یعنی نہایت چپ چاپ) **مواراة** الشهید فی دمه شہید کو خون لگا ہوا دفن کرنا **عن** عبد الله بن ثعلبة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمر احمل زملوهم بدمائهم فانه لیس کلم یکلم فی الله عز
یاتی یوم القیمة یدمی لونه لون الدم وریحه ریح المسک ترجمہ عبداللہ بن ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لپیٹ دو ان کو انکے خونوں میں یعنی انہی کپڑوں میں زخم لگ ہوئی دفن کرو اس لیے کہ کوئی زخم ایسا
نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں لگا ہے مگر وہ قیامت کے روز آویگا بہتا ہوا رنگ اوسکا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی **ایثار** فی دفن
الشهید شہید کہاں پر دفن کیا جاوے **عن** عبید الله بن معینة قال اصیب رجلان من المسلمین یوم الطائف فحمل
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر ان یدفنا حیث اصیبا وکان ابن معینة ولد علی عهد رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فامر ان یدفنا حیث قتلا وکان ابن معیۃ ولد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ عبید اللہ بن معیہ سے روایت ہے وہ مسلمان مارے گئے لڑائی میں لوگ اونکو واپس لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے حکم کیا اونکو دفن کرنیکا جہاں وہ مارے گئے تھے۔ عبید اللہ بن معیہ راوی حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوا تھا عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر یقتلی احد ان یرد وا الی مصارعہم وکانوا قد نقلوا الی المدینۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احد کے شہیدوں کو اون کو گرنیکی جگہہ پر لیجانے کا اور لوگ میرے باپ کو مدینے میں اوٹھا لائے عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادفنوا القتلی فی مصارعہم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دفن کرو اون لوگوں کو جو لڑائی میں مارے جاویں اون کے گرنے کی جگہوں میں **باب** مواراۃ المشرک مشرک کو دفن کرنا عن علی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عمک الشیخ الضال قد مات فمن یواریہ قال اذہب فواری ابا ک ولا تحدثن حدثا حتی تاتینی فواریتہ ثم جئت فامرنی فاغتسلت ودعا لی ودعا لہ بدعوات لا اخفظہ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپکا بوڑھا چچا گمراہ (یعنی ابو طالب) مرگیا اب کون اس کو گاڑیگا آپنے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ اور کوئی نئی بات نہ کرنا جبتک میرے پاس لوٹ کر نہ آنا میں گیا اور اونکو زمین میں چھپا آیا پھر لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے حکم دیا مجھے غسل کرنیکا میں نے غسل کیا آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور ایک دعا ایسی کی کہ مجھے یاد نہیں رہی (بعضے ناجیہ بن کعب کا قول ہے جو حضرت علی سے راوی ہے) **باب** اللحد والشق بغلی اور صندوقی قبر کا بیان عن سعد قال الحدوا لی لحدا وانصبوا علی نصبا کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سعد بن وقاص سے روایت ہے اونہوں نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھودو اور اینٹیں کھڑی کرو جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیی تھی عن عامر بن سعد ان سعدا لما حضرتہ الوفاۃ قال الحدوا لی لحدا وانصبوا علی نصبا کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے سعد بن وقاص کی جب وفات ہونے لگی تو اونہوں نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھدواؤ اور اینٹیں کھڑی کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا تھا عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اوروں کے لیے ہے (اس حدیث سے بغلی قبر کی فضیلت ثابت ہوئی لیکن صندوقی بھی بنانا درست ہے) **باب** ما یستحب من اعماق القبر قبر کو گہرا کھودنا بہتر ہے عن ہشام بن عامر قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقلنا یا رسول اللہ الحفر علینا الرجل انسان شدید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفروا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد قالوا فمن نقدم یا رسول اللہ قال قدموا اکثرہم قرانا قال فکان ابی

ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ روز احد کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر ایک آدمی کو لحد قبر کھودنا ہم پر دشوار ہے آپ نے فرمایا کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طرح کھودو اور دو دو تین تین شخصوں کو ایک قبر میں رکھدو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کسکو ہم آگے کریں (یعنی قبلہ کے قریب رکھیں) آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ یاد رکھتا ہو ہشام نے کہا میرا باپ ان سب میں تیسرا تھا جو ایک قبر میں رکھے گئے تھے **قف** قبر گہری کھودنے میں بڑی بڑی ہیں ایک یہ ہے کہ مردے کی عفونت باہر نہیں نکلیگی اور نہ درندے ہوا کی مفاسد سے محفوظ رہیں گے **باب** مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ قبر کو کشادہ رکھنا **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ** قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيبَ مِنَّا أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جس دن احد کی لڑائی ہوئی تو کئی ایک مسلمان مارے گئے اور کئی ایک زخمی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو قبر کو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسکو آگے کرو **وَضْعُ** الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ قبر میں ایک کپڑا بچھانا **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیچے جب آپ قبر میں رکھے گئے ایک سرخ چادر (یعنی کملی) بچھائی گئی مگر یہ سنت نہیں ہے نہ صحابہ کی اتفاق سے ہوا بلکہ شقران آپ کے غلام نے اس چادر کو بچھایا دن کو برا معلوم ہوا کہ جس چادر پر آپ کو اوڑھتے بچھاتے تھے اسکو کوئی اور اوڑھے یا بچھاوے **الساعات** الَّتِي نُهِيَ عَنْ أَنْ يُقْبَرَ فِيهِنَّ الْمَوْتَى فِيهِنَّ جن ساعتوں میں مردوں کا دفن کرنا منع ہے **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ** الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تین ساعتیں ایسی ہیں جنمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو نماز پڑھنے سے یا مردے کو گاڑنے سے ایک تو جس وقت آفتاب نکلتا ہے یہانتک کہ بلند ہو جاوے اور ایک ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے **عَنْ جَابِرٍ** يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ایک شخص کا ذکر کیا انہی صحابہ میں سے جو مر گیا تھا اور اسکو رات ہی رات ایک قصر کفن میں گاڑ دیا تھا آپ نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے مگر جب ایسی لاچاری ہو **دَفْنُ الْجَمَاعَةِ** فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ کئی آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑنا **عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ** قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جب

کا روز ہوا تو لوگوں کو بڑی تکلیف پہونچی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہو دو اور کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو دفن کرو ایک قبر میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسکو آگے کریں آپنے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو عن ہشام بن عامر قال اشتد الجراح یوم احد فشکی ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا فی القبر الاثنین والثلاثۃ وقدموا اکثرھم قرانا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ سخت زخمی ہوئے تھے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت بیان کی آپنے فرمایا کھودو اور کشادہ کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین آدمیوں کو گاڑو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسکو آگے کرو عن ہشام بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ وقدموا اکثرھم قرانا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ملا کر دفن کرو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسکو آگے کرو من یقدموا کون آگے کیا جاوے قبر میں عن ہشام بن عامر قال قتل ابی یوم احد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی القبر وقدموا اکثرھم قرانا وکان ابی ثالث ثلثۃ وکان اکثرھم قرانا فقدم ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے میرے باپ مارے گئے احد کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دفن کرو اور تین کو ایک ہی قبر میں اور آگے کرو اسکو جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور میرا باپ تین آدمیوں سے رجو ایک قبر میں رکھے گئے تیسرا تھا اور دن سب سے قرآن یاد رکھتا تھا تو اسکو آگے کیا اخرج البیت من اللحد بعد ان توفوھم فیہ مردے کو قبر سے نکالنا دفن کرنے کے بعد عن جابر یقول لما حضر احد اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل فی حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ ونفث علیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ واللہ اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم عبد اللہ بن ابی کے پاس آئے جب قبر میں دفن ہو گیا تھا آپنے حکم کیا وہ نکالا گیا پھر بٹھایا اور اسکو اپنے زانو پر رکھا اور تھوک اپنا اسپر ڈالا اور کرتہ اپنا اوسے پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس سے مقصد کیا تھا اسلیے کہ عبد اللہ بن ابی دل سے مسلمان نہ تھا بلکہ یہ کپٹا منافق مشہور تھا عن جابر یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بعبد اللہ بن ابی واخرجہ من قبرہ فوضع راسہ علی رکبتیہ فنفل فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ واللہ اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن ابی کو لیجی اوسکو قبر سے نکالا پھر سر اوسکا اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا تھوک اوسکو چپھایا اور اللہ خوب جانتا ہے اخراج البیت من القبر بعد ان یدفن فیہ مردے کو قبر سے نکالنا دفن کے بعد عن جابر قال دفن مع ابی رجل فی القبر فلم یطب قلبی حتی اخرجتہ ودفنتہ علی حدۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھ ایک اور شخص قبر میں کہا گیا میرا دل خوش نہ ہوا

میں نے اوسکو نکالکر الگ دفن کیا **الصلوٰۃ** علی القبر قبر پر نماز پڑھنا **عن** یزید بن ثابت انکم خرجتم
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فرای قبرا جدیدا فقال ما ھذا فقالوا فلانۃ فذکرنہ فقال
بی فلان عرفھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتت ظھرا وانت حاضرتھا قال فلم احب ان نوقظہ
بھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف الناس خلفہ وکبر علیھا اربعا ثم قال لا یموت منکم
میت ما دمت بین اظھرکم الا یعنی اذنتمونی بہ فان صلوتی لہ رحمۃ ترجمہ یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ
رسول اللہ صلعم کے ساتھ نکلے ایک روز آپنے ایک قبر تازی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے (یعنی کسکی قبر ہے) لوگوں نے عرض کیا یہ فلانی عورت ہے فلاں
لوگوں کی لونڈی آپنے اوسکو پہچان لیا یہ وہ پھر کو مرگئی آپ روزے سے تھی اور سو رہی تھی ہم کو اچھا جگانا نہ اچھا معلوم ہوا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں نے صف باندھی آپنے تکبیر کہی چار بار پھر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے میری زندگی میں تو
مجھ خبر کرنا اسلیئے کہ میری نماز اوسکی لیئے رحمت ہے **عن** الشعبی اخبرنی من مر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
قبر منتبذ فامھم وصف خلفہ قلت من ھو یا اباعمرو قال ابن عباس ترجمہ شعبی سے روایت ہے جسنے بیان کیا اوس
شخص نے جو رسول اللہ صلعم کے ساتھ گیا تھا ایک قبر پر جو سب قبروں سے علیحدہ تھی آپنے امامت کی اور لوگوں نے آپکے پیچھے صف باندھی
سلیمان نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا وہ شخص کون تھی انہوں نے کہا ابن عباس **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی
علی قبر امرأۃ بعد ما دفنت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک عورت کی قبر پر نماز پڑھی دفن ہونے کے بعد
الرکوب بعد الفراغ من الجنازۃ جنازے سے فارغ ہوکر سوار ہونا **عن** جابر بن سمرۃ قال خرج رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ ابی الدحداح فلما رجع اتی بفرس معرور فرکب ومشینا معہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم ابوالدحداح کے جنازے کے ساتھ نکلے جب لوٹنے لگے تو ایک گھوڑا آپنکے پیٹ کا دبلا اور زین وغیرہ بغیر تھا
آپنے اوس پر سوار ہوئے ہم آپکے ساتھ پیدل چلے **الزیادۃ** علی القبر قبر کو زیادہ کرنا **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان یجصص علی القبر او یزاد علیہ او یجصص زاد سلیمان بن موسی او یکتب علیہ ترجمہ جابر سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قبر پر عمارت بنانے سے (جیسے گنبد وغیرہ) یا قبر کو زیادہ کرنے سے (یعنے اونچا بنانے سے) یا اوسپر گچ کرنے
سے یا اوسپر لکھنے سے **صرف** کیونکہ ان سب چیزوں میں مال حلال ضایع کرنا ہے اسلیئے کہ مردے کو اسکی احتیاج نہیں ہے اور زندے محتاج ہیں
مال کے ہر جسقدر مال موجود ہو زندوں کی اصلاح اور تعلیم اور تربیت میں اوسکا صرف کرنا بہتر ہے **البناء** علی القبر قبر پر عمارت
بنانا کیسا ہے **عن** جابر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تقصیص القبور او یبنی علیھا او یجلس
علیھا احد ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قبر کو گچ کرنے سے یا اوس پر عمارت بنانے سے یا اوسپر بیٹھنے
سے **تجصیص** القبور قبروں پر گچ کرنا **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصیص
القبور ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قبر پر گچ کرنے سے **تسویۃ** القبر اذا رفعت قبر کا برابر

ہو تو اوسکو گرا کر برابر کرنا **عن** ثمامۃ بن شفی قال کنا مع فضالۃ بن عبید بارض الروم فتوفی صاحب لنا فامر فضالۃ بقبرہ فسوی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بتسویتہا ترجمہ ثمامہ بن شفی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کو ساتھ تھے روم کی ملک میں وہاں ہمارا ایک ساتھی مر گیا فضالہ نے حکم دیا اوسکی قبر برابر کی گئی پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم دیتے تھے قبروں کے برابر کرنیکا

فی زمین سے بہت اونچی نہیں کہی پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم دیتے تھے قبروں کے برابر کرنیکا

اور علما کے نزدیک **عن** ابی الہیاج قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع قبرا مشرفا الا سویتہ ولا صورۃ فی بیت الا طمستہا ترجمہ ابوالہیاج سے روایت ہے حضرت علی نے اوس سے کہا میں تجھکو بھیجوں اوس کام پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بھیجا تھا کوئی قبر بلند دیکھ اوسکو برابر کر دے اور کوئی صورت کسی گھر میں نہ دیکھ مگر اوس کو میٹ دے

زیارۃ القبور قبروں کی زیارت کا بیان **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلثۃ ایام فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلہا ولا تشربوا مسکرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو قبروں کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب جہاں تک جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا کھجور بھگونے سے کسی برتن میں سوا مشک کے اب جس برتن میں چاہو بھگو اور پیو لیکن نشہ لانیوالی چیز نہ ہو **عن** بریدۃ انہ کان فی مجلس فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی کنت نہیتکم ان تاکلوا لحوم الاضاحی الا ملئا فکلوا واطعموا وادخروا ما بدا لکم وذکرت لکم ان لا تشربوا فی الظروف الدباء والمزفت والتقیر الحنتم النبذ وانی فمہا رأیتم واجتنبوا کل مسکر ونہیتکم عن زیارۃ القبور فمن اراد ان یزور فلیزر ولا تقولوا ہجرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپنے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت کہانیسے تین دن کے بعد اب کھاؤ اور کھلاؤ اور جو چاہو رکھو مناسب معلوم ہوا اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے نبیذ کہتے ہیں کھجور یا انگور کے پانی کو جس برتنوں میں تونبے اور مرتبان اور کھجور کے تونبے میں اور سبز روغنی برتن میں کیونکہ ان برتنوں میں جلد شراب بنایا جاتا تھا اب جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ لیکن کوئی چیز جو نشہ لاوے اور منع کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے اب جسکا جی چاہے زیارت کرے لیکن زبان سے بری بات نہ کہے **زیارۃ قبر المشرک** مشرک کی قبر کی زیارت **عن** ابی ہریرۃ قال زار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاذنت ربی عز وجل فی ان استغفر لہا فلم یؤذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذکر الموت ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی قبر پر گئے تو روئے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے اون کو رلانے لگی اور فرمایا کہ میں نے

اپنے مالک سے اجازت مانگی اپنے ماں کے لیے دعا کرنیکی تو اجازت ملی (اسلیے کہ مشرکوں کو اسنہیں بخشیگا بھر پیغمبر نے کیوں دعا کریگی) پھر میں نے اجازت مانگی اور کہ قبر پر جاؤنگی تو اجازت ملی تم بھی زیارت کیا کرو قبروں کی کیونکہ زیارت قبروں کی موت کو یاد دلاتی ہے **الف ثنا** عَنْ الاستغفار للمشرکین کہ مشرکوں کیلیے دعا کرنے کی ممانعت **عن** سعید بن المسیب عن ابیہ قال لما حضرت ابا طالب الوفاۃ دخل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ابو جہل وعبد اللہ بن ابی امیۃ فقال ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ اشہد لک بہا عند اللہ عز وجل فقال ابو جہل وعبد اللہ بن ابی امیۃ یا ابا طالب ارغب عن ملۃ عبد المطلب فلم یزالا یکلمانہ حتی کان اٰخر شیء کلمہم بہ علی ملۃ عبد المطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فنزلت ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ونزلت انک لا تہدی من احببت (ترجمہ سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے سنا جب ابو طالب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) مرنے لگے تو آپ اور کہ پاس تشریف لیگئے وہاں ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بیٹھے تھے آپنے فرمایا اے چچا میرے کہہ لا الہ الا اللہ اس کلمے کیوجہ سے میں تمہارے لیے حجت کرونگا اللہ جل جلالہ پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ نے کہا اے ابو طالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو پھر وہ دونوں اون سے باتیں کرتے رہے یہانتک کہ اخیر بات ابو طالب کے زبان سے نکلی کہ عبد المطلب کے دین پر ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے دعا کرونگا جبتک مجھکو ممانعت نہ ہوگی اوسوقت یہ آیت اتری ما کان للنبی والذین اٰمنوا اخیر تک یعنی نبی کو اور جو لوگ ایمان لائے اون کو نہیں چاہیے مشرکوں کے لیے دعا کرنا اور یہ آیت اتری انک لا تہدی من احببت یعنی تم نہیں ہدایت کرسکتے جسکو چاہو **عن** علی قال سمعت رجلا یستغفر لابویہ وہما مشرکان فقلت اتستغفر لہما وہما مشرکان فقال اولم یستغفر ابراہیم لابیہ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فذکرت ومما کان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدہا ایاہ (ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کرتا تھا اپنے ماں باپ کے لیے جو مشرک تھے میں نے کہا کیا تو دعا کرتا ہے اون کے لیے حالانکہ وہ مشرک تھے وہ بولا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے اپنے باپ کے لیے اور یہ اوذر کے لیے حالانکہ وہ مشرک تھا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اپنے باپ کے لیے کی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو ابراہیم نے کیا تھا (اس لیے کہ کہا تھا لاستغفرن لک میں تیرے لیے دعا کرونگا جب اونکو معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن تھا تو اوس سے بیزار ہو گئے **الا** عن موعدۃ یعنی الاستغفار للمتوفین من المسلمین کی لیے دعا کرنیکا حکم **عن** محمد بن قیس بن مخرمۃ یقول سمعت عائشۃ تحدث قالت الا احدثکم عنی وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا بلی قالت لما کانت لیلتی التی ہو عندی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انقلب فوضع نعلیہ عند رجلیہ وبسط طرف ازارہ علی فراشہ فلم یلبث الا ریثما ظن ان قد رقدت ثم انتعل رویدا واخذ رداءہ رویدا ثم فتح الباب رویدا وخرج رویدا وجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازاری وانطلقت فی اثرہ حتی جاء البقیع فرفع یدیہ ثلث مرات فاطال ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فہرول فہرولت فاحضر

فَاخْضَرَّتْ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلَتْ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ كَذَا قَالَ
لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ
أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمِ
النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ
فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُ مِنْكِ فَلَمْ تَكُنْ تَرَيْنَ أَنَّكِ قَدْ قَدِمْتِ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ فَتَخَافِي أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ
آتِيَ الْبَقِيعَ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ
اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ترجمہ محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے
تھے مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہوں نے کہا میں تمہیں وہی بتاؤں گی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کیا میں نے کہا ہاں ضرور بیان
کرو انہوں نے کہا میری باری کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے آپ نے کروٹ لی اور دونوں جوتیاں اپنے پاؤں
رکھ لیں اور چادر کا بچھونا پر بچھایا پاؤں نہیں پھیرے مگر اتنا کہ آپ سمجھیں میں سو گئی پھر آہستہ چپکے سے جوتیاں پہنیں اور چپکے سے چادر
اوٹھالی پھر چپکے سے دروازہ کھولا اور چپکے سے نکل گئے میں نے بھی (یہ حال دیکھکر) کرتہ اپنے سر میں ڈالا اور اوڑھنی سر پر باندھی اور
تہبند پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلے یہانتک کہ آپ بقیع میں پہونچے وہاں جاکر تین بار دونوں ہاتھ اوٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے
رہے پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ جلد چلے میں بھی جلد چلی پھر آپ دوڑے میں بھی دوڑی پھر آپ اور زور سے دوڑے میں بھی زور سے دوڑی
اور میں آپ سے آگے گھر میں پہونچی گرلیتی تھی اتنے میں آپ آئے اور پوچھا اے عائشہ تیری سانس پھول گئی ہے اور پیٹ اوپر اوٹھ گیا
ہے جیسے دوڑنے والیکا حال معلوم ہوتا ہے میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا تو مجھ سے کہدے نہیں تو وہ جو سب باریکیوں کو جانتا ہے
اور ہر ایک چیز کی خبر رکھتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) مجھکو کہدیگا میں نے کہا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر ان باتوں کی یہ سبب ہے اور میں
نے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا میں نے کہا ہاں آپ نے ایک گھونسہ میرے سینے میں مارا
جس سے مجھے صدمہ پہونچا پھر فرمایا کیا تو یہ سمجھے کہ اللہ اور اسکا رسول تجھپر ظلم کریگا (یعنی حضرت عائشہ نے دل میں خیال کیا تھا کہ
آپ چھپ کر کسی اور بی بی کے پاس جاتے ہیں اسواسطے ساتھ ہو لیں تھیں) میں نے کہا لوگ آپ سے کیا چھپا سکتے ہیں اللہ نے آپ کو بتلا
دیا کہ میرے دل میں یہ تھا آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا لیکن اندر نہیں آئے اس لیے کہ تو کپڑے اوتار
چکی تھی اونہوں نے مجھکو پکارا تجھسے چھپاکر میں نے بھی انکو جواب دیا تجھسے چھپاکر پھر میں یہ سمجھا کہ تو سو گئی اور مجھے جگانا تیرا برا
معلوم ہوا اور میں ڈرا کہ تو اکیلی پریشان نہ ہو خیر جبرئیل نے مجھکو حکم کیا بقیع میں جانیکا اور وہاں کے لوگوں کی لیے دعا کرنیکا
بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر کہوں (جب بقیع میں جاؤں) آپ نے فرمایا کہو السلام
علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون یعنی سلام ہو ان گھروں کے مومنوں اور
مسلمانوں پر اور رحم کرے اللہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر اور ہم تم سے اگر خدا چاہے تو ملنے والے ہیں ف اس حدیث سے عورتوں کے

کہ کئی قبروں کی زیارت کو نکلی اور صحابہ میں عورتوں کے تین قول ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت حرام ہے کیونکہ آپ نے زیارت کی اجازت دی عورتوں پر جو قبر فرزند کی زیارت کو جاویں دوسرے یہ کہ مکروہ ہے تیسری یہ کہ جائز ہے عن عائشۃ تقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلبس ثیابہ ثم خرج قالت وامرت جاریتی برید تتبعہ فتبعتہ حتی جاء البقیع فوقف فی ادناہ ما شاء اللہ ان یقف ثم انصرف فسبقتہ برید فاخبرنی فلم اذکر لہ شیئا حتی اصبحت ثم ذکرت ذلک لہ فقال انی بعثت الی اہل البقیع لاصلی علیہم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر باہر نکلے میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا تو بھی جا وہ گئی یہاں تک کہ آپ بقیع میں پہونچے اور اتنی جتنی دیر تک اللہ کو منظور تھا کھڑے رہے پھر لوٹے تو بریرہ آگے آگئی اور مجھ سے بیان کیا میں نے کچھ نہیں کہا جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا میں بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا تھا دعا کرنے کو عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کانت لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا وایاکم متواعدون غدا ومواکلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللہم اغفر لاہل البقیع الغرقد ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جب انکی یہاں ہوتی تو آپ پچھلی رات کو بقیع کی طرف نکلتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین الخ یعنی سلام ہے تم پر اے گھر مسلمانوں کے اور ہم اور تم وعدہ دیدہ گئے ہیں کل اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں یا اللہ بخش دے بقیع الغرقد والوں کو ف بقیع ایک جگہ کا نام ہے متصل مدینہ کے دو دو بستان ہیں دسمیں پہلی غرقد (ایک درخت بہت تھا یہاں اسلئے اسکو بقیع الغرقد کہتے ہیں) کی درخت بہت تھے یہاں اسلئے اسکو بقیع الغرقد کہتے ہیں عن بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اتی علی القابر قال السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اسأل اللہ العافیۃ لنا ولکم ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبروں پر تشریف لیجاتے تو فرماتے السلام علیکم اہل الدیار الخ یعنی سلام ہے تم پر اے مومن اور مسلمان گھر والو امید ہے تو ہم تم سے ملجاویں گے تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں میں اللہ سے سلامتی چاہتا ہوں تمہارے لیے اور اپنے لیے عن ابی ہریرۃ قال لما مات النجاشی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استغفروا لہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب نجاشی مرگیا (بادشاہ حبشہ کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کرو اسکی بخشش کے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی لہم النجاشی صاحب الحبشۃ فی الیوم الذی مات فیہ فقال استغفروا لاخیکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر اسی روز دی جس روز وہ مرا اور فرمایا دعا کرو اپنے بھائی کے لیے التغليظ في اتخاذ السرج على القبور قبروں پر چراغ جلانے کی برائی عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بنادیں اور وہاں چراغ جلاویں التشديد في البول

علی القبور قبرون پر بیٹھنے کی برائی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یجلس احدکم
علی جمرة حتی تحرق ثیابه خیر من ان یجلس علی قبر ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تم میں سے کوئی انگارہ پر بیٹھے یہانتک کہ اوس کے کپڑے جل جاویں تو اس سے بہتر ہے کہ قبر پر بیٹھے عن عمرو بن حزم
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقعدوا علی القبور ترجمہ عمرو بن حزم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مت بیٹھو قبروں پر اتخاذ القبور مساجد قبروں کو مسجد بنانا عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال لعن الله قوما اتخذوا قبور انبیائهم مساجد ترجمہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لعنت کی اللہ نے اوس قوم پر جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا یعنی قبروں کو قبلہ بنایا یا سجدہ کیطرح قبر پر جمع ہونے لگے اور
وہاں روشنی کرنے لگے عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الیهود والنصاری
اتخذوا قبور انبیائهم مساجد ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے یہود
اور نصاری پر اونہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا کراهیة المشی بین القبور فی النعال السبتیة
سبتی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانا مکروہ ہے ف سبت بالکسر گائی کے چمڑے کو کہتے ہیں جو دباغت کرکے صاف کیا جاوے
اور بال اوسکے دور کیے جاویں ایسی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانیسے منع کیا اس خیال سے کہ اون میں نجاست نہ ہو یا قبروں کی حرمت
رکھنے کے خیال سے یا اسوجہ سے کہ اس قسم کی جوتیاں میں ایک قسم کا تکبر اور غرور ہے کیونکہ عرب کی عادت یہ تھی کہ وہ بال سمیت چمڑے
کی جوتیاں پہنتے عن بشیر بن الخصاصیة قال کنت امشی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فمر علی قبور المسلمین
فقال لقد سبق هؤلاء شرا کثیرا ثم مر علی قبور المشرکین فقال لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا فحانت
منه التفاتة فرای رجلا یمشی بین القبور فی نعلیه فقال یا صاحب السبتیتین القهما ترجمہ بشیر بن خصاصیہ سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جارہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر پر گذرے تو فرمایا یہ لوگ بڑے شر سے بچ گئے اور آگے نکل گئے
پھر مشرکوں کی قبر پر گذرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی خیر سے محروم ہوئے اور آگے نکل گئے پھر اچنبھی خیال کیا دیکھا تو ایک شخص قبروں میں جوتیاں
پہنے جارہا ہے اونکو فرمایا اے سبتی جوتیاں والے اونکو نکالڈال التسهیل فی غیر السبتیة سبتی کے سوا اور جوتیوں
کی اجازت عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه
لیسمع قرع نعالهم ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہیں
تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے ف تو معلوم ہوا کہ جوتیاں پہنکر جانا درست ہے المسئلة فی القبر قبر کے سوال کا بیان
عن انس بن مالک قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه
لیسمع قرع نعالهم قال فیاتیه ملکان فیقعدانه فیقولان له ما کنت تقول فی هذا الرجل فاما المؤمن
فیقول اشهد انه عبد الله ورسوله فیقال له انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک الله به مقعدا من

الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم رفيهما جميعا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اوسکو بٹھاتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) بارے میں سو مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں شہادت کی کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنا ٹھکانا جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اوس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ دونو ٹھکانے اپنے دیکھتا ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل فاما المؤمن فیقول اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیراھما جمیعا واما الکافر او المنافق فیقال لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول لا ادری کنت اقول کما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ثم یضرب بمطارق من حدید ضربۃ بین اذنیہ فیصیح صیحۃ یسمعھا من یلیہ غیر الثقلین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوس کے ساتھی لوٹ کر جاتے ہیں تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوس کے دو فرشتے آتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) جو مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں شہادت کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنی جگہ جہنم میں اللہ نے تجھے اوس کے بدلہ وہ جگہ دی جو اوس سے بہتر ہے پھر دیکھتا ہے اپنی دونو جگہوں کو پھر اوسکو سب نزدیک والی ستتی ہیں سوا آدمی اور جن کے **من قتلہ بطنہ** جو شخص پیٹ کی بیماری سے مرا **عن** عبد اللہ بن یسار قال کنت جالسا وسلیمان بن صرد وخالد بن عرفطۃ اذ ذکروا ان رجلا توفی مات ببطنہ فاذا ھما یشتھیان ان یکونا شھدا جنازتہ فقال احدھما لصاحبہ الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ فقال الا نحض بلی الشھید ترجمہ عبد اللہ بن یسار سے روایت ہے میں بیٹھا تھا اور سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ لوگوں نے ذکر کیا کہ فلان شخص پیٹ کی بیماری سے مر گیا اور دونوں نے آرزو کی کاش اوس کے جنازے میں شریک ہوتے پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا جس شخص کو پیٹ کی بیماری نے مارڈالا (یعنی پیٹ کے عارضے سے مرا) اوسکو قبر کا عذاب نہ ہوگا دوسرے نے کہا وہ شہید ہے **عن** راشد بن سعد عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال یا رسول اللہ ما بال المؤمنین یفتنون فی قبورھم الا الشھید قال کفی ببارقۃ

الشیوف علی رأسہ فتنۃ ترجمہ راشد بن سعد سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا حال ہے کہ سب مسلمان قبر میں گاڑے جاتے ہیں یعنی انکو عذاب ہوتا ہے مگر شہید کا امتحان نہیں ہوتا آپ نے فرمایا کافی ہے اوسکے سر پر تلوار کی چمک کی آزمایش یعنے اوسکا امتحان دنیا میں لیا گیا کہ تلوار سر پر چمکائی اور خدا کی راہ میں جان نثار کی پھر اب دوبارہ امتحان کی کیا ضرورت ہے **عن صفوان بن امیۃ** قال الطاعون والبطن والغرق والنفساء شہادۃ قال وحدثنا ابو عثمان مرارا ورفعہ مرۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ صفوان بن امیہ نے کہا طاعون دبا اور پیٹ کو عارضہ سے مرنا اور ڈوب کر مرنا اور زچگی سے مرنا عورت کا شہادت ہے تمیمی جو اسکا راوی ہے اوسنے کہا یہ حدیث ہم سے ابو عثمان نے کئی بار بیان کی اور ایک بار اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا **ضمۃ القبر** وضغطتہ قبر کا دبانا اور دبوچنا **عن ابن عمر** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذا الذی تحرک لہ العرش وفتحت لہ ابواب السماء وشہد سبعون الفا من الملائکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ حباب القبر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد بن معاذ انصاری اشہلی کے حق میں یہ وہ شخص ہے جسکے مرنے سے عرش ہل گیا اور آسمان کے دروازے کھلگئے اور ستر ہزار فرشتے اسکے جنازے میں آئے البتہ قبر میں ایک دباؤ اسکو ہوا پھر وہ عذاب جاتا رہا **عن البراء** قال نزلت ھذہ الآیۃ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ قال نزلت فی عذاب القبر ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے یہ آیت یثبت اللہ الذین آمنوا آخر تک یعنے اللہ قایم رکھیگا ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں نازل ہوئی ہے **عن البراء بن عازب عن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم قال یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ قال نزلت فی عذاب القبر یقال لہ من ربک فیقول ربی اللہ ونبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ قبر کے عذاب میں نازل ہوئی ہے مردے سے پوچھا جاویگا تیرا رب کون ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے وہ کہیگا رب میرا اللہ ہے اور پیغمبر میرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہی مراد ہے اس آیت سے کہ اللہ تعالی ثابت رکھیگا ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دنیا میں اور آخرت میں یعنی وہ برابر جواب دینگے اللہ تعالی اون کے دلوں کو مضبوط کر دیگا اور کافر گمراہ بندے غلط سلط بکینگے اونکو عذاب ہوگا **عن انس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع صوتا من قبر فقال متی مات ھذا قالوا مات فی الجاھلیۃ فقیل ذاک وقال لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم عذاب القبر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ایکا آواز سنی تو پوچھا یہ شخص کب مرا ہے لوگوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں آپ خوش ہوئے یہ سنکر کہ مسلمان نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا اگر تم گھبرا نہ جاتے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کا عذاب تم کو سنا دے **عن ابی ایوب** قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال یھود تعذب فی قبورھا ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد ایک آواز سنی آپ نے فرمایا یہود یونکو عذاب ہوتا ہے اونکی قبر میں اللہ بچاوے ہم کو

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

التعوذ من عذاب القبر قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر اخیر تک یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فساد سے عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے عن انس ان عائشۃ ذکرت عذاب القبر فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکرت فتنۃ التی یفتن بھا المرء فی قبرہ فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ حالت بینی وبین ان افھم کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل قریب ای بارک اللہ لک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر قولہ قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مرد ہے اور بیان کیا اوس فتنہ کا جو آدمی کو قبر میں ہوتا ہے جب آپ نے اسکا بیان کیا تو مسلمانوں نے ایک چیخ ماری جسکی وجہ سے میں حضرت کی بات سمجھ نہ سکی جب اونکی چیخ موقوف ہوئی تو میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے نزدیک تھا برکتہ اللہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر میں کیا فرمایا اوس نے کہا آپ نے فرمایا مجھ پر وحی آئی ہے کہ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے قریب اوس آزمائش کے جو دجال کے سامنے ہوگی عن عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورۃ من القرآن قولوا اللھم انا نعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں اللھم انا نعوذ بک من عذاب جہنم اخیر تک عن عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی امرأۃ من الیہود وھی تقول انکم تفتنون فی القبور فارتاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انما تفتن یھود قالت عائشۃ فلبثنا لیالی ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قالت عائشۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اوس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس تھی وہ کہنے لگی تم کو قبر میں آزمایا جاوے گا یہ سنکر آپ گھبرا گئے اور فرمایا یہودیوں کی آزمائش ہوگی حضرت عائشہؓ نے کہا پھر کئی رات تک ہم کچھ نہ دیکھ سکے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر وحی آئی ہے کہ تم کو قبر میں آزمایا جاویگا پھر میں نے سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستعیذ من عذاب القبر ومن فتنۃ الدجال وقال انکم تفتنون فی قبورکم ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دجال کے

فتنے سے اور آپ نے فرمایا تم کو قبر میں آزمائش ہوگی **عن** عائشۃ دخلت یھودیۃ علیھا فاستوھبتھا شیئا فوھبت لھا
عائشۃ فقالت اجارک اللہ من عذاب القبر قالت عائشۃ فوثب فی نسوۃ من قرابتک حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انھم لیعذبون فی قبورھم عذابا تسمعہ البھائم ثم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ
یہودی عورت اونکے پاس آئی اور ان سے کچھ مانگا انہوں نے دیا یہودی عورت نے کہا اللہ تجھ کو قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہ نے کہا یہ
سنکر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اون کو قبروں
میں عذاب ہوتا ہے جسکو جانور سنتے ہیں **عن** عائشۃ قالت دخل علی عجوزان من عجز یھود المدینۃ فقالتا ان اھل القبور
یعذبون فی قبورھم فکذبتھما ولم انعم ان اصدقھما فخرجتا ودخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ ان عجوزتین من عجز یھود المدینۃ قالتا ان اھل القبور یعذبون فی قبورھم قال صدقتا
انھم یعذبون عذابا تسمعہ البھائم کلھا فما رایتہ صلی صلوۃ الا تعوذ من عذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے میرے پاس مدینے کی دو بڑھیان یہودنین آئیں اور انہوں نے کہا قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے قبروں میں میں نے اون کو
جھٹلایا اور مجھ کو انہیں معلوم ہوا انکو سچا کہنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
دو بڑھیان یہودنین آئیں تھیں وہ کہتی تھیں قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے آپنے فرمایا انہوں نے سچ کہا بیشک انکو
عذاب ہوتا ہے ایسا کہ سب جانور سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا آپ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے **وضع الجریدۃ**
علی القبر قبر پر شاخ درخت کی لگانا **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان
مکۃ او المدینۃ سمع صوت انسانین یعذبان فی قبورھما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان
وما یعذبان فی کبیر ثم قال بلی کان احدھما لا یستتر من بولہ وکان الاخر یمشی بالنمیمۃ ثم دعا
بجریدۃ فکسرھا کسرتین فوضع علی کل قبر منھا کسرۃ فقیل لہ یا رسول اللہ لم فعلت ھذا قال لعلہ ان یخفف
عنھما ما لم ییبسا او الی ان ییبسا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے کی ایک باغ میں
گزرے وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جنکو قبر میں عذاب ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑی
قصور میں نہیں ہوتا بلکہ ایک اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ منگوائی
اور اوسکے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے ایسا کیوں کیا آپنے فرمایا شاید انکے عذاب
میں تخفیف ہو جبتک خشک نہ ہوں **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان
وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من بولہ واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ
جریدۃ رطبۃ فشقھا نصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ فقالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلھما
ان یخفف عنھما ما لم ییبسا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبر پر گزرے اور کہا انکو عذاب ہوتا ہے اور

کچھ نہ ہو قبر میں عذاب نہ ہو ایک تو شہادت سے پاکی نہیں کرتا تیسرا دوسرا چغل خوری کرتا تیسرا پیشاب سے پاکی نہیں کرتا ایک تر و تازہ شاخ لی اور دو حصے کر دیئے کہتے ہیں پھر ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا لگایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا فرمایا شاید اون کے عذاب ہلکا ہو بوجہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت ہے یا یہ کہ ہر تر و تازہ شاخ اور سبز درخت قبر کے عذاب کو کم کرتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح و شام اوسکا ٹھکانا اوس کو دکھلایا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ میں سے یہانتک کہ اللہ اوسکو اوسکی قیامت کے روز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعْرَضُ عَلٰی اَحَدِکُمْ اِذَا مَاتَ مَقْعَدُہٗ مِنَ الْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ فَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ قِیْلَ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو جب مرجاتا ہے تو اوسکا ٹھکانا دکھلایا جاتا ہے صبح و شام اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ میں سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ اللہ اوس کو اوسکی شہادت کے روز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ یُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ وہی اوپر گزرا

اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنوں کی روحوں کا بیان

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَۃُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی جَسَدِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی جان جنت کے درختوں پر اڑتی رہیگی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کے روز اوسکے بدن کیطرف بھیجے گا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ عُمَرَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ اَخَذَ یُحَدِّثُنَا عَنْ اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُرِیْنَا مَصَارِعَھُمْ بِالْاَمْسِ قَالَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاُوْا حُدُّوْا فِیْ بِئْرٍ فَاَتَاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَادٰی یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ یَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ ھَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا فَاِنِّیْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیْ رَبِّیْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ کَلِّمْ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْھَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ

ترجمہ انس سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں وہ ذکر کرنے لگے بدر والوں کا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کل ہم کو کافروں کی مار جانیکی جگہیں دکھلائیں اور فرمایا یہ فلاں کے گرنیکی جگہ ہے اور یہ فلانے کی گرنیکی جگہ ہے اگر خدا چاہے کل حضرت عمر نے کہا ہم اوس کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اون جگہوں میں فرق نہیں ہوا (یعنی ہر ایک کافر اپنی جگہ پر مارا گیا) اون سب کو ایک کنوئیں میں ڈالدیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور پکارا اے فلانی فلانی کے بیٹے اے فلانے فلانے کے بیٹے

تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اوسکو تم نے پایا (یعنی عذاب میں تم نے پایا یا نہیں) اور میں نے تو اپنے رب کا وعدہ پایا (یعنی فتح اور نصرت کو) حضرت عمرؓ نے کہا اے اُن مُردوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے آپ نے فرمایا تم میری بات کو اُن سے زیادہ نہیں سنتے ف اِس حدیث سے اسطرح احادیث سے سماع موتے یعنے مردوں کا سننا مذکور ہے کی بابت کہا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک واقعہ مخصوص تھا اللہ نے اونکو اوسوقت کے کلام سننے کے لیے جلا دیا تھا عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ فَجَعَلَ يُنَادِي يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُنَادِي قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا ترجمہ انس سے روایت ہے مسلمانوں نے رات بدر کے کنوے پر سنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے اور ندا دے رہے تھے اے ابا جہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا کیونکہ میں نے پایا جو میرے رب نے وعدہ کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اون لوگوں کو پکارتے ہیں جو مر سڑ گئے آپ نے فرمایا تم میری بات اون سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ إِنَّهُمْ يَسْمَعُونَ الْآنَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهَلَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ قَوْلَهُ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوے پر کہڑے ہوے اور فرمایا بیشک تم نے پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا فرمایا میں اس وقت سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں حضرت عائشہ سے یہ سکا ذکر ہوا اونہوں نے کہا ابن عمر بھول گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا وہ اب جانتے ہیں کہ جو میں نے اون سے کہا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کو پڑھا انک لا تسمع الموتے الخیر تک ف یعنے تو نہیں سنا سکتا مردوں کو مراد کافروں کے قول میں جو مثل مُردے کی ہیں کوئی بات نہیں سنتے اس آیت سے اور حضرت عائشہ کے قول سے مردوں کا نہ سننا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ وَفِي رِوَايَةٍ مُغِيرَةَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہے سوا ریڑہ (ڈھڈی) کی ہڈی کے اوسی سے آدمی بنایا گیا اور اوسی میں پھر جوڑا جاویگا ف عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دُم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اوسکو ڈھڈی کہتے ہیں سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی آدمی کی پیدائش پہلے میں اول دن میں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اوسی ہڈی سے ترکیب ہوگی سب بدن کو خاک وہاں جکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکی ہر ایک باریک اجزا اصلی نہ گلتی ہونگے اگرچہ اتباع اوزکا بگڑ جاوے واللہ اعلم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل کذبنی ابن آدم ولم یکن ینبغی لہ ان یکذبنی وشتمنی ابن آدم ولم یکن ینبغی لہ ان یشتمنی
امّا تکذیبہ ایای فقولہ لن یعیدنی کما بدأنہ ولیس اول الخلق باھون علیّ من اعادتہ وامّا شتمہ ایای فقولہ اتخذ اللہ
ولدا وانا الاحد الصمد لم الد ولم اولد ولم یکن لی کفوا احد ترجمہ ابوہریرہؓ روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے جھٹلایا مجھکو آدمی نے اور اوسکو ایسا لازم نہ تھا اور گالی دی مجھکو آدمی نے اور اوسکو ایسا لازم نہ تھا سو میرا جھٹلانا یہ ہے کہتا ہے میں اوس کو
دوبارہ نہ چلاؤں گا جیسے پہلی بار اوسکو پیدا کیا اور دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے کچھ دشوار نہیں ہے اور گالی دینا اوسکا یہ ہے کہتا ہے اللہ کا
ایک بیٹا ہے یعنی جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو کہتے ہیں حالانکہ میں اکیلا ہوں کسی کا محتاج نہیں نہ جنا ہوں نہ جنا گیا ہوں اور میرے جوڑ کا کوئی نہیں

عن ابی ھریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان رجلا لم یعمل عملا قط حضرتہ الوفاۃ قال لاھلہ اذا
انا مت فاحرقونی ثم اسحقونی ثم اذروونی فی الریح فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علی لیعذبنی عذابا لا یعذبہ احدا من خلقہ
قال ففعل اھلہ ذلک فقال اللہ عزوجل لکل شیء اخذ منہ شیئا ادّ ما اخذت فاذا ھو قائم قال اللہ عزوجل ما حملک
علی ما صنعت قال خشیتک فغفر اللہ لہ ترجمہ ابوہریرہؓ روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص نے بہت گناہ
کیے تھے جب وہ مرنے لگا تو اوس نے اپنے لوگوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھکو جلانا پھر پیسنا پھر سردی کے دن میں اڑا دینا کچھ پیسنے میں اڑا دینا کچھ دریا میں ڈال دینا اس لیے کہ اگر
اللہ تعالیٰ مجھپر قادر ہوگا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا مخلوق کو نہ کریگا۔ لوگوں نے اوسکو مرنے پر ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جسنے اوسکا کچھ حصہ لیا تھا یعنی پانی اور
زمین والوں کو حکم کیا حاضر کرو جو تم نے لیا ہے یہانتک کہ وہ شخص کھڑا ہوا اوسوقت اللہ تعالیٰ نے اوس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے
ڈر سے اللہ نے اوس کو بخشدیا سبحان اللہ وبحمدہ ہمارا پروردگار اور مالک کیسا غفور ورحیم ہے عن حذیفۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
کان رجل ممن کان قبلکم ینبی الظن بعملہ فلما حضرتہ الوفاۃ قال لاھلہ اذا انا مت فاحرقونی ثم اطحنونی ثم اذروا نصفی فی البحر
فان اللہ ان یقدر علی لیعذبنی قال فامر اللہ عزوجل البحر فجمع ما فیہ وامر البر فجمع ما فیہ ثم قال ما حملک علی ما فعلت قال ما حملنی
الا مخافتک فغفر اللہ لہ ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص تم سے پہلے اپنے کاموں پر اچھا جانتا تھا جب وہ مرنے لگا تو
لوگوں سے بولا جب میں مر جاؤں تو مجھکو جلانا پھر پیسکر آدھا کو دریا میں ڈال دینا اور آدھا کو خشکی میں اس لیے کہ اگر اللہ نے مجھکو پکڑ پایا تو کبھی نہیں بخشیگا (وہ کہتا ہے) اوسکے لوگوں نے ایسا ہی کیا
اللہ جل جلالہ نے دریا کو حکم کیا اوسنے جو کچھ اوسمیں تھا جمع کیا اور خشکی کو حکم کیا اوسنے جو کچھ اوسمیں تھا جمع کیا پھر اللہ نے اوس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیری ڈر سے اے پروردگار میرے
ایسا کیا اللہ نے اوسکو بخشدیا القیامۃ قیامت میں بہشتی کا بیان عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی
المنبر ویقول انکم ملاقوا اللہ عزوجل حفاۃ عراۃ عن ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر
خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تھے تم اللہ سے ملوگے ننگے پاؤں ننگے بدن بغیر ختنہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحشرون الناس یوم القیامۃ
عراۃ عرلا کما بدأ اول الخلق نعیدہ کما بدأنا اول خلق نعیدہ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ ننگے بدن بغیر ختنہ اٹھائے جاوینگے (سب مخلوقات سے پہلی حضرت ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جاوینگے پھر آپ نے یہ
آیت کہی کما بدأنا اول خلق نعیدہ جیسے پہلی ہم نے پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ پیدا کرینگے عن عائشۃ قالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

یحشر الناس یوم القیامۃ حفاۃ عراۃ غرلا فقالت عائشۃ فکیف بالعورات قال لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ اٹھینگے ننگے پانوں ننگے بدن بے ختنہ حضرت عائشہ نے پوچھا یا رسول اللہ لوگوں کے شرم نہ ہوگی یا حال ہوگا آپ نے فرمایا ہر ایک اپنی فکر میں ہوگا تو کوئی کسی کی شرمگاہ کو نہ دیکھیگا عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا قلت للرجال والنساء ینظر بعضہم الی بعض قال الامر اشد من ان یہمہم ذلک ترجمہ عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر کیے جاؤ گے ننگے پانوں ننگے بدن میں نے کہا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھینگے یہ سنکر فرمایا اس کا خیال کہاں ہوگا حشر کی مصیبت ایسی سخت ہوگی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیامۃ علی ثلاث طرائق راغبین راہبین اثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتہم النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا ویصبحون معہم حیث اصبحوا ویمسون معہم حیث امسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ تین طرح اٹھینگے بعضے ان میں سے شوق میں بھرے ہونگے رغبت کی اور بعضے ڈرتے ہونگے دو دو شخص ایک ایک اونٹ پر ہونگے اور تین ایک اونٹ پر ہونگے اور چار ایک اونٹ پر ہونگے اور اوس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کریگی رہنے گھیر لے گی جہاں وہ رکھ ٹھہرینگے آگ بھی اون کے ساتھ ٹھہریگی اور جہاں رات کو ٹھہرینگے آگ بھی اونکے ساتھ ٹھہریگی اور جہاں صبح کرینگے آگ بھی اونکے ساتھ صبح کریگی اور جہاں شام کرینگے آگ بھی اونکے ساتھ شام کریگی **ف** جنت کے سوتین اعلے درجے کے مومن ہونگے جیسے انبیا اور شہدا اور صالحین جنکو جہنم سے مطلق ڈر نہ ہوگا اور دوزخ سے ڈرنیوالے گنہگار مسلمان ہونگے اور آگ میں گہرے ہوئے کافر ہونگے۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ قیامت سے پہلے کا ہے یعنے اوس آگ کا جو یمن سے نکلکر لوگوں کو شام کی طرف لیجاویگی لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حشر کا ذکر ہے عن ابی ذر قال قال الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سحقا سحقا ینی الناس یحشرون ثلثۃ افواج فوج راکبین طاعمین کاسین وفوج تسحبہم الملائکۃ علی وجوہہم ویحشرہم النار وفوج یمشون ویسعون یلقی اللہ الآفۃ علی الظہر فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحلۃ یعقہا بالات القتب لا یقدر علیہا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے سچی اور سچ کہی گئے نے اسدن پر رحمت بھیجے اور سلام مجھ سے فرمایا لوگ تین طرح پر اٹھینگے ایک گروہ تو سوار ہوگا کھاتا اور پیتا ہوگا اور دوسرے گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسیٹینگے اور آگ کیطرف لیجاوینگے اور تیسرا گروہ پانوں سے چلیگا اور دوڑیگا اسدن سواریوں پر آفت ڈالدیگا سواری نہ ملیگی یہانتک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کو بدلے میں دیگا لیکن اونٹ نہ ملیگا **ف** بعضوں نے کہا باغ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا حشر ہے جو شام کیطرف ہوگا لیکن صحیح یہ ہے کہ قیامت کا حشر مراد ہے اور باغ کا ذکر بہ سبیل تمثیل ہے یعنے سواری ایسی مفقود ہوگی کہ اگر کوئی باغ بھی ایک اونٹ کے بدلے دینا چاہے تو اونٹ نہ ملیگا واللہ اعلم **فصل** عن ابن عباس قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا موعظۃ فقال یا ایہا الناس انکم محشورون الی اللہ عز وجل عراۃ حفاۃ غرلا ثم قال کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین الا وان اول من یکسی یوم القیامۃ ابراہیم وانہ سیؤتی برجال من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال

لك لا تنزع ما سألته ولا تبعدك فاقول كما قال العبد الصالح لم تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو ارحم الراحمين فيقال لك ائت موسى فاقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحي ربه منها ولكن ائتوا عيسى عبد الله ورسوله وكلمة الله وروحه فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا صلى الله عليه وسلم عبدا غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فآتي فاستأذن على ربي فيؤذن لي فاذا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقال ارفع رأسك وقل تسمع واشفع تشفع فاقول امتي يا رب امتي يا رب امتي يا رب فيقال انطلق فاخرج منها من كان في قلبه مثقال شعيرة من خير فاخرجه منها فانطلق فافعل ثم اعود فاحمده بتلك المحامد وأثني عليه بمثل ذلك وأشفع فيحد لي حدا فاخرج فأدخلهم الجنة قال قتادة وسمعت انه يقال عند ذلك مقام محمود الذي وعده نبيكم صلى الله عليه وسلم

فضل ۱۲۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۱۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۱۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۵۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۷۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۷۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت پہلی قبول ہوگی۔

فضل ۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور آدم اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور میں پہلا شفاعت

الربع الثالث من ترجمہ کتاب النساءی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصیام

کتاب روزہ کے بیان مین عن طلحۃ بن عبید اللہ ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثائر الراس فقال یا رسول اللہ اخبرنی ماذا فرض اللہ علی من الصلوۃ قال الصلوات الخمس الا ان تطوع شیئا قال اخبرنی بما افترض اللہ علی من الصیام قال صیام شہر رمضان الا ان تطوع شیئا قال اخبرنی بما افترض اللہ علی من الزکوۃ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرائع الاسلام فقال والذی اکرمک لا اتطوع شیئا ولا انقص مما فرض اللہ علی شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق او دخل الجنۃ ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکی بال پریشان تھے (یعنی سر بکھرا ہوا تھا) اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتلائی اللہ نے کتنی نماز مجھپر فرض کی ہے آپنے فرمایا پانچ نماز مین اوراس سے زیادہ نفل ہین پھر اوس نے کہا مجھے بتلایے اللہ نے کتنے روزے مجھپر فرض کئے ہین آپنے فرمایا رمضان کے روزے اوراس کے سوا نفل ہین پھر اوس نے کہا مجھے بتلایے زکوۃ اللہ نے کتنی فرض کی ہے آپنے اوسکو اسلام کے احکام بتلایے وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو بزرگی دی مین اس سے زیادہ نہین کرونگا نہ اس سے کم جتنا اللہ نے فرض کیا ہے آپنے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی یا جنت مین جاویگا ف اس حدیث سے روزہ کی فرضیت ثابت ہوئی اور کلام اللہ کی آیت بھی فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ یعنی جو شخص تم مین سے رمضان کو پاوے وہ روزے رکھے فرضیت پر دال ہے اور اس سے منسوخ ہوگیا وہ حکم جو ابتدا اسلام مین تھا کہ جو شخص مالدار ہو وہ روزے رکھے یا فدیہ دیوے کیونکہ اللہ تعالی نے یہان اختیار نہین دیا اور جو فدیہ کا اختیار باقی ہوتا تو مریض اور سافر فدیہ کو زیادہ حقدار تھے اوکو قضا کرنے کا کیون حکم ہوا آیہ بعض ملحدون نے جو روزے کو فرض اختیاری قرار دیا ہے یہ لبطال ہے آیت اور احادیث متواترہ کا اور خرق ہے اجماع اور صحابہ اور تابعین کا عن ابن عمر قال بینما نحن فی القرآن ان نسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء فکان یعجبنا ان یجیء الرجل العاقل من اہل البادیۃ فیسألہ فجاء رجل من اہل البادیۃ فقال یا محمد اتانا رسولک فاخبرنا انک تزعم ان اللہ عز وجل ارسلک قال صدق قال فمن خلق السماء قال اللہ قال فمن خلق الارض قال اللہ قال فمن نصب فیہا الجبال قال اللہ قال فمن جعل فیہا المنافع قال اللہ قال فبالذی خلق السماء والارض ونصب فیہا الجبال وجعل فیہا المنافع آللہ ارسلک قال اللہم ورسولک ان علینا خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ قال صدق قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بہذا قال اللہم قال ورسولک ان علینا زکوۃ اموالنا قال صدق قال فبالذی ارسلک اللہ امرک بہذا قال اللہم قال ورسولک ان علینا صوم شہر فی کل سنۃ قال

صدق قال فالذی ارسلک اللہ امرک بھذا قال نعم قال وزعم رسولک ان علینا الحج من استطاع الیہ
سبیلا قال صدق قال فالذی ارسلک اللہ امرک بھذا قال نعم قال فوالذی بعثک بالحق لا ازید علیہن
شیئا ولا انقص منہن فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لئن صدق لیدخلن الجنۃ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ہم کو منع
تھی قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی (یعنی بلا ضرورت سوال کرنیکی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان والو مت پوچھو
عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم (یعنی اے ایمان والو مت پوچھو وہ باتیں کہ اگر کھولی جاویں تم پر برا لگے تم کو) تو ہم کو بھایا معلوم ہوتا اگر کوئی
شخص متعلم گانوں سے آوے اور آپ سے کچھ پوچھے اتفاقاً ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارا پیام
پہونچانیوالا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو اللہ جل جلالہ نے مجھکو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اوسنے سچ کہا وہ شخص بولا آسمان کو کس نے
پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا زمین کو کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا پہاڑوں کو زمین میں کسنے
جمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا اون میں فایدے (یعنی طرح طرح کے پہل اور میوے) کس نے پیدا کیے آپ نے فرمایا اللہ نے پھر وہ بولا
قسم ہے اوس شخص کے جسنے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پہاڑ زمین میں پھاڑ کھڑے کیے پھر اون میں طرح طرح کے فایدے رکھے کیا اللہ تعالیٰ نے
تم کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا تمہارے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا کہ ہم پر پانچ نمازیں ہیں ہر دن رات میں آپ نے فرمایا
سچ کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپکو حکم کیا ہے ان نمازوں کا آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے
نے کہا ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم ہے اوس شخص کی جسنے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے
روزوں کا آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا ہم پر حج ہے جو استطاعت رکھے اللہ کا جو جانیکا رستہ پاوے آپ نے فرمایا سچ
کہا وہ بولا قسم اوس شخص کے جسنے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حج کا حکم کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو
سچا پیغمبر کر بھیجا میں ان باتوں کو پورا کرونگا نہ زیادہ نہ کم جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے فرمایا اگر سچ بولا تو جنت میں جاویگا ۱۲
یہ پوچھنے والا ضمام بن ثعلبہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف فرائض کے ادا کرنا جنت کے استحقاق کو لیے کافی ہے اگرچہ سنت اور نوافل
ادا نہ کرے عن انس بن مالک یقول بینا نحن جلوس فی المسجد جاء رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ
فقال لھم ایکم محمد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئ بین ظھرانیھم قلنا لہ ھذا الرجل الابیض
المتکئ فقال لہ الرجل یا ابن عبد المطلب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجبتک قال الرجل لمحمد
انی سائلک فمشتد علیک فی المسألۃ فلا تجدن فی نفسک قال سل عما بدا لک قال اسئلک بربک ورب من
قبلک آللہ ارسلک الی الناس کلھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم قال فانشدک اللہ آللہ امرک
ان نصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم قال فانشدک اللہ آللہ
امرک ان تاخذ ھذہ الصدقۃ من اغنیائنا فتقسمھا علی فقرائنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم
نعم فقال الرجل آمنت بما جئت بہ وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبۃ اخو بنی سعد بن

بکر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے وہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور مسجد میں اونٹ کو بٹھایا پھر اسکو باندھا پھر لوگوں سے بولا محمد تم میں سے کون ہیں اور آپ صحابہ کے بیچ میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے کہا یہ شخص ہیں گورے رنگ تکیہ لگائے ہوئے وہ شخص بولا اے عبدالمطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا میں نے تجھ سے جواب دیا (یعنی میں موجود ہوں پکارنا کیا ضرور ہے) وہ شخص بولا اے محمد میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور زور سے پوچھوں گا تو برا نہ ماننا آپ نے فرمایا پوچھ تو جو چاہے وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں تمہارے پروردگار کی اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے انکی پروردگار کی کیا اللہ نے تم کو سب آدمیوں کیطرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں اے خدا (یعنی خدا کو گواہ کیا اپنے اس کہنے پر) پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازیں پڑھنے کا دن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے خدا پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے میں (یعنی رمضان میں) روزے رکھنے کا آپ نے فرمایا ہاں اے خدا پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے امیروں اور مالداروں سے زکوٰۃ لیکر فقیروں کو بانٹنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تب وہ شخص بولا میں یقین کیا اوس دین پر جسکو تم لائے اور میں قاصد ہوں اپنی قوم کے لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں اور میں ضمام ہوں قبیلہ کا بنی سعد بن بکر کی قوم میں سے

عن ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحابہ جاءھم رجل من اھل البادیۃ قال ابن عبد المطلب فقالوا ھذا الابیض المرتفق قال حمزۃ الابیض مشربا حمرۃ فقال انی سائلک فمستدخل علیک فی المسالۃ فاسئل عما بدا لک قال اسالک بربک وربّ من قبلک وربّ من بعدک آللہ ارسلک قال اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تصلی خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قال اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تاخذ من اموال اغنیائنا فترددھا علی فقرائنا قال اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تصوم ھذا الشھر من اثنی عشر شھرا قال اللھم نعم قال فانشدک باللہ آللہ امرک ان تحج ھذا البیت من استطاع الیہ سبیلا قال اللھم نعم قال فانی امنت وصدقت واتا ضمام بن ثعلبۃ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور پوچھا تم میں سے کون عبدالمطلب کا بیٹا ہے لوگوں نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے سرخ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں وہ بولا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور زور سے پوچھونگا آپ نے فرمایا پوچھ جو تیرا جی چاہے وہ بولا میں آپ سے پوچھتا ہوں اوس شخص کے قسم دیکر جو آپکا پروردگار ہے اور آپ سے پہلے لوگوں کا بھی پروردگار ہے اور آپ کے بعد کے لوگوں کا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپکو بھیجا آپ نے فرمایا ہاں اے اللہ تب وہ بولا میں آپ کو قسم دیتا ہوں اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے ہر دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا آپ نے فرمایا ہاں اے اللہ تب پھر وہ بولا میں آپکو قسم دیتا ہوں اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے صدقہ لینے کا مالداروں کے مال میں سے اور فقیروں کو بانٹنے کا آپ نے فرمایا ہاں اے اللہ تب پھر وہ بولا میں آپکو قسم دیتا ہوں اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ بیت اللہ کا حج کرے جو شخص وہاں تک جا سکے آپ نے فرمایا ہاں تب وہ بولا میں ایمان لایا اور سچ جانا اور میں ضمام ثعلبہ کا بیٹا ہوں

باب الفضل فی الجود

فی شهر رمضان رمضان میں زیادہ سخاوت کے بیان میں عن عبد الله بن عباس کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لنجواد الناس وکان اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاه جبریل وکان جبریل یلقاه فی کل لیلة من شهر رمضان فیدارسه القرآن قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حین یلقاه جبریل علیه السلام لنجواد بالخیر من الریح المرسلة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی ہوتے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ رمضان میں سخاوت کرتے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاکرتے اور قرآن کا دور کرتے۔ راوی نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ملتے تو آپ سخاوت کرنے میں ہوا کی چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ بے روک ہوا نکل جاتی ہے اسطرح مال آپ کے ہاتھ سے نکلتا رہتا جو آتا بانٹ دیتے عن عائشة قالت ما لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم من لعنته تذکر وکان اذا کان رمضان جهد جبریل یدارسه کان لنجواد بالخیر من الریح المرسلة ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لعنت ایسی نہیں کی جو یاد کیجاوے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دور کا زمانہ آتا تو آپ چھٹی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ ابو عبد الرحمن دارمی نے کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح یونس بن یزید کی روایت ہے جو اوپر گزری اور اس روایت میں ایک حدیث دوسری حدیث میں ملا دی ہے

فضل شہر رمضان رمضان کے فضیلت کا بیان عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولدیجاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیجاتے ہیں اور شیطان باندھ دیجاتے ہیں عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ذکر** الاختلاف علی الزهری فیه احادیث میں راویوں نے زہری پر اختلاف کیا اسکا بیان عن ابی هریرة یقول قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الرحمة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن بجائے جنت کے اس میں رحمت کا لفظ ہے یعنی رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھولدیجاتے ہیں عن ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وسلسلت الشیاطین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال هذا رمضان قد جاءکم فیه ابواب الجنة وتغلق فیه ابواب النار وتسلسل فیه الشیاطین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تمہارے پاس پہنچا ہے اور اسمیں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھے جاتے ہیں **ذکر الاختلاف علی ابی ہریرۃ فی ہذا الحدیث** یعنی ابوہریرہ سے اس حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان **عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب فی قیام رمضان من غیر عزیمۃ** وقال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب الجحیم وسلسلت الشیاطین

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں تراویح پڑھنے کی مگر وجوب نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولدیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھے جاتے ہیں **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک فرض اللہ

عزوجل علیکم صیامہ تفتح فیہ ابواب الجنۃ وتغلق فیہ ابواب الجحیم وتغل فیہ مردۃ الشیاطین فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرہا فقد حرم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان آیا مبارک مہینہ ہے اللہ نے اوسکے روزے تم پر فرض کیے ہیں اس مہینے میں جنت کے دروازے کھولدیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شریر شیطان باندھے جاتے ہیں اوسمیں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے جو شخص محروم رہا اوسکی ثواب سے وہ محروم رہا **عن عتبۃ** قال عدنا عتبۃ بن فرقد فذکرنا شہر رمضان فقال ما تذکرون فیہ قلنا نتحدث

رمضان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تفتح فیہ ابواب الجنۃ واغلق فیہ ابواب النار وتغل فیہ الشیاطین وینادی منادٍ کل لیلۃ یا باغی الخیر هلم ویا باغی الشر اقصر

ترجمہ عتبہ سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے وہاں رمضان کا ذکر کرنے لگے انہوں نے کہا کس چیز کا ذکر کرتی ہو ہم نے کہا رمضان کے مہینے کا اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے رمضان میں جنت کے دروازے کھولدیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اے نیکی کے چاہنے والے آگے بڑھ اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر۔ امام نسائی نے کہا حدیث میں خطا ہوئی ہے **عن عتبۃ** قال کنت فی بیت فیہ عتبۃ بن فرقد فاردت ان احدث بحدیث وکان رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اولی بالحدیث فحدث الرجل عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی رمضان تفتح فیہ ابواب السماء وتغلق فیہ ابواب النار ویصفد فیہ کل شیطان مارد وینادی منادٍ کل لیلۃ یا طالب الخیر هلم ویا طالب الشر انمسک

ترجمہ عتبہ سے روایت ہے میں ایک گھر میں تھا جسمیں عتبہ بن فرقد تھے تو میں چاہا ایک حدیث بیان کرنا اور ایک شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے وہ زیادہ مستحق تھا حدیث بیان کرنیکا اوس نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا رمضان کے مہینہ میں کہ اوس میں آسمان کے دروازے کھولدیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور ہر ایک شیطان سرکش قید کیا جاتا ہے اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اے نیکی چاہنے والے آگے بڑھ اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر **الرخصۃ**

وَإِنْ يُقَالُ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ رَمَضَانُ کے مہینہ کو صرف رمضان کہنے کی اجازت ف اس مسئلہ مین تین قول ہین
ایک یہ کہ فقط رمضان نہین کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے اس لیے کہ رمضان اسد کے نامون مین سے ایک نام ہے دوسرے
یہ کہ جہان پر قرینہ ہو کہ مراد ماہ رمضان ہے وہان صرف رمضان بھی کہنا درست ہے جیسے ہم نے رمضان کو روزے رکھے اور یہ نہین کہنا
چاہیے کہ رمضان آیا یا گیا تیسری یہ کہ صرف رمضان کہنے مین کچھ قباحت نہین اور یہی مذہب ہے بخاری اور محققین علما کا عن
أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرْتُهُ كُلَّهُ وَلَا أَدْرِي مَا
التَّزْكِيَةُ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَيَقْظَةٍ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یہ نہین
کہے کہ میں سارے رمضان روزے رکھے اور عبادت کی راوی نے کہا مین نہین جانتا اپنے یہ کہنا کیون برا جانا شاید اسوجہ سے کہ اپنی تعریف
کرنا برا سمجھا یا ضرور کچھ نہ کچھ غفلت ہوئی ہوگی (پھر ساری رمضان مین عبادت کہان ہوئی) عن ابن عباس قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لامرأة من الانصار إذا كان رمضان فاعتمري فيه فإن عمرة فيه تعدل حجة
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا جب رمضان آوے تو اوس مین عمرہ کر اس
لیے کہ رمضان مین ایک عمرہ حج کے برابر ہے ف تو ان دو حدیثون مین آپنے صرف رمضان کہا اور شہر رمضان نہین فرمایا
اختلاف أهل الآفاق في الرؤية اگر چاند کے دیکھنے مین ملکون مین اختلاف ہو عن كريب أن أم الفضل بعثته
إلى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها واستهل علي هلال رمضان وأنا بالشام فرأيت الهلال
ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في آخر الشهر فسألني عبد الله بن عباس ثم ذكر الهلال فقال متى رأيتم الهلال فقلت رأيناه
ليلة الجمعة قال أنت رأيته ليلة الجمعة قلت نعم ورآه الناس فصاموا وصام معاوية قال لكنا رأيناه ليلة السبت
فلا نزال نصوم حتى نكمل ثلاثين يوما أو نراه فقلت أولا تكتفي برؤية معاوية وصيامه قال لا هكذا أمرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ کریب سے روایت ہے ام الفضل نے اونکو معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بھیجا شام مین انہون نے کہا
مین شام مین آیا اور اونکا کام پورا کیا اتنے مین رمضان کا چاند آیا اور مین شام ہی مین تھا تو مین نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر مین
مدینہ مین آن پہونچا رمضان کے اخیر مین عبداللہ بن عباس نے مجھسے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا تم نے کب چاند دیکھا مین نے کہا ہم نے
دیکھا جمعے کی رات کو انہون نے کہا تم نے جمعہ کی رات کو دیکھا مین نے کہا ہان اور لوگون نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا معاویہ نے بھی روزہ
رکھا انہون نے کہا ہم نے تو ہفتے کی رات کو دیکھا اور ہم برابر روزے رکھے جاوینگے یہانتک کہ تیس دن پورے ہون یا چاند دکھلائی دیوے
مین نے کہا تم معاویہ اور اون کی لوگون کی چاند دیکھنے مین خیال نہ کروگے انہون نے کہا نہین ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی
حکم کیا ہے ف کہ چاند دیکھکر روزے شروع کرو اور چاند دیکھکر موقوف کرو اگر چاند نہ دکھلائی دیوے تو تیس دن پورے کرو۔ مدینے سے
شام کا ملک دو سو کوس ہے اور اتنی دور مین اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اور ملکون کی رویت کا اعتبار نہین فاصلے
پر واقع ہون البتہ اگر نزدیک ہون تو اعتبار ہو سکتا ہے باب قبول شهادة الرجل الواحد على هلال شهر رمضان

ایک شخص کی گواہی رمضان کا چاند دیکھنے پر مقبول ہے عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رایت الھلال قال اتشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال نعم فادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان صوموا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی نون والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے چاند دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کے کہ نہیں کوئی معبود سچا سوا اللہ کے اور محمد اسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپ نے منادی کروادی کہ روزہ رکھو عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابصرت الھلال اللیلۃ قال اتشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس فلیصوموا غدا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو چاند دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور حضرت محمد اس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اے بلال پکار دے لوگوں میں کل روزہ رکھیں عن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب انہ خطب الناس فی الیوم الذی شک فیہ فقال الا انی جالست اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالتھم واخبرنی حدثونی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ وانسکوا لھا فان غم علیکم فاتموا ثلاثین وان شھد شاھدان فصوموا وافطروا ترجمہ عبد الرحمن بن زید بن الخطاب نے خطبہ پڑھا شک کے روز یعنی جس دن شبہ تھا کہ پہلی تاریخ ہے یا سلخ ہے تو کہا میں صحبت میں رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اور ان سے پوچھا انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور روزہ چھوڑو چاند دیکھ کر اور اسی طرح حج میں عمل کرو اگر آسمان برابر ہو تو تیس دن پورے کرلو اسی گواہی پر گواہ گواہی دیں (چاند دیکھنے کی جب آسمان برابر ہو) تو روزہ رکھو اور روزہ چھوڑو

کمال شعبان تیس دن اگر کسی نے غلطی سے روزہ رکھا اور عید کا دن نکلا تو روزہ توڑ دے اور عید پڑھے اور اگر رمضان کے تیس دن پورے کرنا اور بیان اور دنوں کے اختلاف کا ابوہریرہ سے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور روزہ موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کرلو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین ترجمہ وہی جو گزرا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتموہ فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو پھر جب چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو تیس روزے رکھو عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رایتموہ فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو اندازہ کرلو یعنی تیس دن پورے کرلو عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال لا تصوموا

حتی تروہ فان لم یرہ احد فشہد عدلان صامہ وامرہ ان یفطر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا بیان کیا تو فرمایا مت روزہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور مت روزہ موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکھو اگر ابر یا غبار ہو تو اندازہ کرلو ذکر الاختلاف علی عبید اللہ بن عمر فی ھذا الحدیث بیان راویوں کے اختلاف کا عبید اللہ بن عمر سے اس حدیث میں عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو اور مت روزہ موقوف کرو جب تک کہ چاند دیکھو اگر ابر یا غبار ہو تو اندازہ کرلو عن ابی ھریرۃ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الھلال فقال اذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا تو فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر چاند چھپا ہو تو تیس دن پورے کرلو ذکر الاختلاف علی عمرو بن دینار فی حدیث ابن عباس راویوں کے اختلاف کا بیان ابن عباس کی حدیث میں عمرو بن دینار سے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لھلال لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر یا غبار ہو تو تیس دن کا شمار پورا کرلو عن ابن عباس قال لا عجبنک من یتقدم الشھر وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ نہوں نے کہا میں تعجب کرتا ہوں اوس شخص سے جو مہینا ہونے سے آگے روزہ رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر یا غبار ہو تو تیس دن کا شمار پورا کرو ذکر الاختلاف علی منصور فی حدیث ربعی فیہ راویوں کا اختلاف منصور پر ربعی کی روایت میں عن حذیفۃ بن الیمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقدموا الشھر حتی تروا الھلال قبلہ او تکملوا العدۃ ثم صوموا حتی تروا الھلال او تکملوا العدۃ قبلہ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو مہینا کے آگے جب تک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کرو پھر روزہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرو عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشھر حتی تکملوا العدۃ او تروا الھلال ثم تصوموا او لا تفطروا حتی تروا الھلال او تکملوا العدۃ ثلاثین ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت ہے آپنے فرمایا مت روزہ رکھو رمضان کے آگے جب تک شمار پورا نہ کرو یا چاند دیکھو پھر روزہ رکھو اور موقوف مت کرو روزوں کو جب تک چاند نہ دیکھو یا شمار پورا کرو عن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان حیل دونکم فاعدوا شعبان ثلاثین الا ان تروا الھلال قبل ذلک ثم صوموا رمضان ثلاثین الا ان تروا الھلال قبل ذلک ترجمہ ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو

موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو مگر جب چاند اوس سے پہلے دیکھو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ چاند
اوس سے پہلے دیکھو عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حالت بینکم وبینہ سحاب فاکملوا العدۃ ولا تستقبلوا الشھر استقبالا ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر تمھارے اور چاند کے بیچمیں ابر آجاوے
تو تیس دن کا شمار پورا کرلو اور مہینے کے آگے مت روزے رکھو عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان حالت دونہ غیابۃ فاکملوا ثلاثین ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان سے پہلے (ایکدو روز رمضان کی استقبال کے
لیئے) بلکہ روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر حائل ہوجاوے تو تیس دن پورے کرلو حکم الشھر
مہینا کتنے روز کا ہوتا ہے وذکر الاختلاف علی الزھری فی الخبر عن عائشۃ بیان اختلاف کا راویون کے زہری حضرت
عائشہ کی حدیث مین عن عائشۃ قالت اقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یدخل علی نسائہ شھرا فلبث
تسعا وعشرین فقلت الیس قد کنت الیت شھرا فغدوت او ایام تسعا وعشرین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الشھر تسع وعشرون ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ اپنی عورتون کے پاس نہ
جاوین گے ایک مہینے تک پھر آپ انتیس روز تک ٹھہرے رہے میں کہا آپنے قسم کہائی تھی ایک مہینے کی لیکن اوس شمار سے ابھی انتیس روز ہوئے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے ف ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھید کی بات
حضرت ام المومنین حفصہ سے کہی اور اون سے کہا کسی سے ظاہر نہ کرنا اونہون نے حضرت عائشہ سے کہدی اور فرط غصہ وہ بات فاش
ہوگئی اللہ تعالی نے اپکو بتلادیا کہ ام المومنین حفصہ نے اسبات کو ظاہر کردیا آپ بہت ناراض ہوے اور ام المومنین عائشہ اور خصوصہ
دونون کو توبہ کا حکم ہوا۔ وہ بات یہ تھی کہ حضرت نے اپنی لونڈی کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔ یا خلافت کی بات تھی کہ بعد میرے
ابوبکر کو خلافت ہوگی پھر عمر کو عن ابن عباس قال لم ازل حریصا ان اسأل عمر عن المرأتین من ازواج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللتین قال اللہ لھما ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما وساق الحدیث وقال فیہ
فاعتزلھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعا من اجل ذلک الحدیث حین افشتہ حفصۃ الی عائشۃ تسعا وعشرین
لیلۃ قالت عائشۃ وکان قال ما انا بداخل علیھن شھرا من شدۃ موجدتہ علیھن حین عاتبہ اللہ عز وجل حرم
فلما مضت تسع وعشرون لیلۃ دخل علی عائشۃ فبدأ بھا فقالت لہ عائشۃ انک قد کنت الیت یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انک لا تدخل علینا شھرا وانا اصبحنا من تسع وعشرین لیلۃ نعدھا عدا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون لیلۃ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے میں نہایت مشتاق تھا کہ حضرت عمر سے پوچھون ان دو بی بیون
کو جنکا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت مین کہا ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما یعنی اگر تم توبہ کرو اللہ کیطرف تو تمہارے دل جھکے ہین

اور بیان کیا حدیث کو خرشک اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا ہے عورتوں کو اوس بات کی وجہ سے جو حضرت حضرت نے ظاہر کردی
حضرت عائشہ سے انتیس راتوں تک حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان عورتوں پاس نہیں جاؤنگا ایک مہینے
یک اسلیئے کہ آپ کو بہت غصہ تھا اوس پر جب اللہ نے اوس کا حال آپکو بتلا دیا جب انتیس راتیں گزریں تو رسول اللہ صلعم سب سے پہلے حضرت عائشہ
پاس گئے وہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی ایک مہینہ تک نہ آنے کی اور ابھی انتیسویں رات کی صبح ہوئی ہے ہم گنتے جاتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **ذکر** خبر ابن عباس فیہ ابن عباس کی حدیث کا بیان
اسباب میں **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فقال الشہر تسع وعشرون
یوما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس شریف لائے انہوں نے
کہا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون یوما ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **عن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ ضرب بیدیہ علی اخری وقال الشہر ہکذا وہکذا وہکذا ونقص فی الثالثۃ اصبعا ترجمہ
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہے اور تیسری بار میں ایک انگلی کم کرلی **ف** یعنی انتیس روز کا **عن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ہکذا وہکذا وہکذا یعنی تسعۃ وعشرون ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہے اور یہ کہہ کر اپنے انگلیوں سے بتلایا اور تیسری بار میں ایک انگلی کو کم کرلیا یعنی انتیس روز کا **عن** محمد بن
سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ہکذا وہکذا وصفق محمد بن عبید بیدیہ
تسعۃ وہکذا ثم قبض فی الثالثۃ الابہام فالتسعۃ ترجمہ محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہے محمد بن عبید احد راوی نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر تین بار بتلایا پھر تیسری بار میں انگوٹھے ہاتھ کا
اگوٹھا بند کرلیا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر یکون تسعۃ وعشرین وثلاثین
فاذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے اور تیس روز کا ہوتا ہے جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزہ چھوڑ دو
کر اگر ابر کا ہو تو شمار پورا کرلو **عن** عبداللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہر تسع وعشرون
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے **عن** ابن عمر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا وہکذا وہکذا الا انا حتی ذکر تسعا وعشرین
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی ہیں (یعنی ان پڑھ ہیں) نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینہ
ایسا اور ایسا ہے اور یہ کہہ کر انتیس دفعہ کو فرمایا **عن** ابن عمر حدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا نکتب

وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامُ الثَّلٰثِيْنَ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینہ یہ ہوا اور یہ یہ اور تیسری بار میں انگھوٹھی کو بند کر لیا اور مہینہ یہ ہوا اور یہ پورے تیس تب تو ہے یعنی کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ وَصْفَةَ جَبَلَةَ عَنْ وَصْفَةَ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فَمَا حَكَى مِنْ صَنِيْعِهٖ مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مِنْ اَصَابِعِ يَدَيْهِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ یہ ہوا اور شعبہ نے جبلہ بن سحیم سے نقل کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے مہینہ انتیس روز کا ہے سطرح پر کہ دو بار انہوں نے اپنے دونوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار میں ایک انگلی بند کر لی عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے اَلسَّحُوْرُ عَلَى السَّحُوْرِ سحری کہانیکی فضیلت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کرو اسلیے کہ سحری میں برکت ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوْا ترجمہ اس روایت میں یہ عبداللہ بن مسعود کا قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا سحری کرو عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ اس روایت میں یہ قول ابوہریرہؓ کا بیان کیا کہ سحری کرو اسلیے کہ سحری میں برکت ہے ف کیونکہ سحری کھانیسے طاقت ہوتی ہے اور روزہ خوش ہتا ہے اور سحری کا وقت عبادت اور دعا کا ہے یہی موزوں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اَمَا يَجْزِي السَّحُوْرُ سحری میں دیر کرنیکی فضیلت عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ ترجمہ زرؒ سے روایت ہے ہم نے حذیفہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کونسے وقت سحری کی انہوں نے کہا دن ہو گیا تھا مگر آفتاب نہیں نکلا تھا مطلب یہ ہے کہ فجر بہت قریب ہی گویا ہو گئی تھی اور بعضوں کے نزدیک طلوع آفتاب تک کھانا درست ہے لیکن یہ قول مردود ہے اور مخالف ہے کتاب اللہ کے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا هُنَيْهَةٌ ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہؓ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو جب مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور نماز کی تکبیر ہوئی تھوڑی دیر کا بیچ میں فاصلہ تھا عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْنَا ترجمہ صلہ بن زفر سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہؓ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو گئے تو فجر کی سنتیں پڑھیں اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے نماز پڑھی قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُوْرِ وَبَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو عَنْ قَتَادَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة قلت كم كان بينهما قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين اية ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے سحری کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر نماز کو کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے زید بن ثابت سے پوچھا نماز میں اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا الى الصلوة قلت زعم ان انسا قال لما كان بينهما قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين اية ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کو اٹھے شاید انس نے کہا کتنا فاصلہ دونوں میں تھا انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن انس قال تسحر رسول الله صلى الله عليه وسلم وزيد بن ثابت ثم قام فصلى فقام رجل فصلى الصبح فقلت كم كان بين فراغهما وقوله في الصلوة قال قدر ما يقرأ الانسان خمسين اية ترجمہ انس سے روایت ہے زید بن ثابت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر دونوں کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کتنا فاصلہ تھا کہا کسی قدر اور نماز میں انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن ابی عطية قالت لعائشة فينا رجلان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الافطار ويؤخر السحور والاخر يؤخر الافطار ويعجل السحور قالت ايهما الذي يعجل الافطار ويؤخر السحور قلت عبد الله قالت هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے کہتی حضرت عائشہ سے کہا ہم میں دو آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے (یعنی قریب فجر کے) اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا ہے انہوں نے کہا وہ کون شخص ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے میں نے کہا عبد اللہ بن مسعود انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے

عن ابی عطية قال قلت لعائشة فينا رجلان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم احدهما يعجل الافطار ويؤخر السحور والاخر يؤخر الافطار ويعجل السحور قالت ايهما الذي يعجل الافطار ويعجل السحور قلت عبد الله بن مسعود قالت هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے کہتی حضرت عائشہ سے کہا ہم میں دو آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا ہے انہوں نے کہا وہ کون شخص ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے میں نے کہا عبد اللہ بن مسعود انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے

عن ابی عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقال لها مسروق رجلان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كلاهما لا يالو عن الخير احدهما يؤخر الصلوة والنظر والاخر يعجل الصلوة والنظر فقالت عائشة ايهما الذي يعجل الصلوة والنظر قال مسروق عبد الله فقالت عائشة هكذا كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے مسروق نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے

عن ابی عطية قال دخلت انا

وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ دوسرے صحابی ابو موسیٰ اشعری تھے **فَضْلُ التَّسَحُّرِ** سحری کھانے کی فضیلت عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللَّهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوهُ

ترجمہ ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ سحری کھا رہے تھے آپ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے تو مت چھوڑو اس کو **دَعْوَةُ التَّسَحُّرِ** سحری کھانے کی دعا عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ

ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلاتے تھے سحری کے لیے رمضان کے مہینے میں تو فرماتے آؤ صبح کے مبارک کھانے کی طرف **تَسْمِيَةُ السَّحُورِ غَدَاءً** سحری کو صبح کا کھانا کہنا عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُورِ فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ

ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر صبح کا کھانا یعنی سحری کا کیونکہ وہ مبارک کھانا ہے صبح کا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ يَعْنِي السَّحُورَ

ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے آؤ صبح کا کھانے کے لیے جو مبارک ہے یعنی سحری کے لیے **فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ** ہمارے اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے روزے میں کیا فرق ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ

ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق یہی ہے سحری کھانا وہ سحری نہیں کہلاتے **اَلسَّحُوْرُ بِالسَّوِيْقِ وَالتَّمْرِ** ستو اور کھجور کھا کر سحری کرنا عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ عِنْدَ السَّحُورِ يَا أَنَسُ إِنِّي أُرِيدُ الصِّيَامَ أَطْعِمْنِي شَيْئًا فَأَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُذِّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَنَسُ انْظُرْ رَجُلًا يَأْكُلْ مَعِي فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی وقت اس سحری کہا اے انس میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں مجھ کچھ کھلا میں کھجور لایا اور ایک برتن پانی کا اس وقت بلال اذان دے چکے تھے آپ نے فرمایا اے انس کسی شخص کو ڈھونڈھ جو میری ساتھ کھاوے میں نے زید بن ثابت کو بلایا وہ آئے انہوں نے کہا میں نے ایک گھونٹ ستو کا پیا ہے اور میرا نیت روزہ کی ہے آپ نے فرمایا میری بھی نیت روزہ کی ہے پھر زید نے آپ کے ساتھ سحری کھائی بعد اس کے آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر

ہار کے ہو گئے تاویل قول اللہ تعالی کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر
اس آیت کی تفسیر کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض اخیر تک عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَانَ إِذَا نَامَ قَبْلَ أَنْ
يَتَعَشَّى لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
كُلُوا وَاشْرَبُوا إِلَى الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَقَالَ وَنَزَلَتْ فِي أَبِي قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو أَتَى أَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ
فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلَكِنْ أَخْرُجُ أَلْتَمِسُ لَكَ عَشَاءً فَخَرَجَتْ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ
نَائِمًا وَأَيْقَظَتْهُ فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا وَبَاتَ وَأَصْبَحَ صَائِمًا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ هَذِهِ
الْآيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ پہلے یہ دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کو کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا
پھر وہ ساری رات پھر کھانا اور پینا درست نہ ہوتا دوسرے دن آفتاب کے ڈوبنے تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری کلوا واشربوا حتی یتبین
لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ دکھلائی دیوے تم کو سفید دھاری فجر کی سیاہ دھاری سے تو اتر
ی کہا یہ آیت ابوقیس بن عمرو کے باب میں اتری وہ اپنی بی بی کے پاس آئے مغرب کے بعد اور وہ روزہ سے تھے پوچھا کچھ کھانے کو ہے
بی بی نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں تیرے لیے کچھ کھانا ڈھونڈ لاتی ہوں وہ باہر گئی اور یہ لیٹ کر سو گئے جب
وہ لوٹ کر آئی تو ان کو دیکھا سو رہے ہیں اس نے جگایا لیکن انہوں نے کچھ نہ کھایا اس وجہ سے کہ سونے کے بعد کھانا پینا درست نہ تھا اور رات
بھر یوں ہی رہے پھر صبح کو روزہ رکھا جب دوپہر ہوئی تو ان کو غش آگیا (اسی بھوک اور پیاس کے) اس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی
تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ حَتَّى يَتَبَيَّنَ
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفید دھاری اور سیاہ دھاری سے کیا مراد ہے اس آیت میں حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود
آپ نے فرمایا سیاہ دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی كَيْفَ الْفَجْرُ یعنی فجر کیونکر نکلتی ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا
وَأَشَارَ بِكَفِّهِ وَلَكِنِ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بلال رات کو اذان دیتے ہیں (یعنی رات باقی رہتی ہے) تاکہ تم میں سے جو سوتا ہے وہ ہوشیار ہو (تہجد پڑھے یا سحری کھا لے) اور جو جاگتا
ہے وہ لوٹ جاوے (تھوڑی دیر سو رہے یا کھانا کھانے کے لیے یا وتر پڑھ لے) اور فجر اس طرح نہیں ہے اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی
بلکہ فجر اس طرح ہے اور اشارہ کیا دونوں کلمہ کی انگلیوں سے ف پہلی ایک روشنی لمبی ہوتی ہے بھیڑیے کے دم کی طرح وہ فجر نہیں ہے بلکہ
صبح کاذب ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے وہ صبح
صادق ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا منع ہوتا ہے عَنْ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ
أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مُعْتَرِضًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَسَطَ يَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا

مناد ابدیہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت دھوکا دیوے تم کو بلال کی اذان اور نہ یہ سفیدی جبتک فجر کی روشنی نہ ہوئے اسطرح یعنی چوڑان میں ابوداؤد نے کہا شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے اور بائیں پھیلائے کہنیکر **التقدم** قبل شهر رمضان رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے **عن** ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقدموا قبل الشهر بصیام الا رجل کان یصوم صیاما فلیصمه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو مہینے سے پہلے مگر وہ شخص کہ جسکا دن روزہ کا آجاوے یعنی کوئی شخص کے عادت تھی ایکدن روزہ رکھنے کی اب وہ دن رمضان سے پہلے آن پہنچا تو روزہ رکھ لے اسلیے کہ اوسکی نیت استقبال کے نہیں ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یتقدمن احدکم الشهر بیوم ولا یومین الا احد کان یصوم صیاما فلیصمه ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو کوئی رمضان سے ایک روز یا دو روز آگے مگر وہ شخص جو پہلے سے اوسدن روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقدموا الشهر بصیام یوم ولا یومین الا ان یوافق ذلک یوما کان یصوم احدکم ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے مگر جب وہ دن آجاوے جو تم میں سے کوئی روزہ رکھا کرتا تھا تو روزہ رکھے۔ امام نسائی نے کہا حدیث خطا ہے **عن** ام سلمة قالت ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم شهرین متتابعین الا انه کان یصل شعبان برمضان ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے دو مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے یعنی شعبان میں برابر روزے رکھتے کہ وہ رمضان کے روزوں سے متصل ہو جاتا **عن** ام سلمة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصل شعبان برمضان ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے **عن** ابی سلمة بن عبد الرحمن انه سال عائشة عن صیام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وکان یصوم شعبان او عامة شعبان ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کیسے تھے انہوں نے کہا آپ روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے روزے نہ رکھینگے اور آپ ساری شعبان یا اکثر شعبان میں روزے رکھتے تھے **عن** عائشة قالت لقد کانت احدانا تفطر فی رمضان فما تقدر ان تقضی حتی یدخل شعبان وما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم فی شهر ما یصوم فی شعبان کان یصومه کله الا قلیلا بل کان یصومه کله ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم میں سے (یعنی حضرت کی بی بیوں میں سے) رمضان میں کوئی افطار کرتے) یعنی روزے رکھتی پھر اوسکو قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی یہانتک کہ شعبان آتا اور جتنے روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں رکھتے تھے میں کسی مہینے میں نہ رکھتے آپ کا شعبان بلکہ سارے شعبان میں روزے رکھتے **عن** ابی سلمة قال سالت عائشة فقلت اخبرینی عن صیام رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت کان

یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر ولم یکن یصوم شهرا اکثر من شعبان کان یصوم شعبان
الا قلیلا کان یصوم شعبان کله ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روزہ رکھنے کو انہوں نے کہا آپ روزہ رکھتے یہانتک کہ ہم کہتے اب روزہ ہی رکھی جاویں گے اور افطار کرتے یہانتک کہ ہم کہتی اب افطار
ہی کریں گے اور کسی مہینہ میں آپ شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ کا شعبان میں کل شعبان میں روزہ رکھتے عن عائشۃ قالت
لم یکن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شهر من السنة اکثر صیاما منه فی شعبان کان یصوم شعبان
کله ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ شعبان کے
سارے مہینہ میں روزے رکھتے عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شعبان ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے عن عائشۃ قالت لا اعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قرأ القرآن کله فی لیلة ولا قام لیلة حتی الصباح ولا صام شهرا قط کاملا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں
جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں سارا قرآن پڑھا ہو یا کسی رات میں ساری رات عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے
روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے ف پھر اوپر کی حدیثوں میں جو آیا ہے کہ آپ سارے شعبان کا روزہ رکھتے مراد اس سے یہ ہے کہ اکثر دنوں میں رکھتے
اور بہت کم ناغہ کرتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول
قد افطر ولم یصم شهرا تاما منذ قدم المدینة الا ان یکون رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ ہم کہتی اب روزے رکھے جاویں گے اور افطار کرتے یہانتک کہ ہم کہتی اب افطار کیے جاویں گے اور آپ نے کسی مہینے کے
پورے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ میں آئے مگر رمضان میں عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشة اکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یصلی صلوة الضحی قالت لا الا ان یجیئ من مغیبة قلت هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصوم شهرا کله قال ما علمت صام شهرا کله الا رمضان ویفطر حتی یصوم منه حتی مضی لسبیله ترجمہ عبد اللہ
بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے انہوں نے کہا نہیں مگر
جب باہر سے آتے (یعنی سفر سے) میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے انہوں نے کہا نہیں مگر رمضان کے
اور نہ کسی مہینے میں افطار کرتے (یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھتے) یہانتک کہ وفات ہوئی آپ کی) عن عبد اللہ بن شقیق قال
قلت لعائشة اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوة الضحی قالت لا الا ان یجیئ من مغیبة قلت
هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم له صوم معلوم سوی رمضان قالت واللہ ان صام شهرا لمتتابعا ما یوما
رمضان حتی مضی لوجهه ولا افطر حتی یصوم منه ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے
کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر جب سفر سے آتے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کوئی روزہ معین تھا سوا رمضان کے انہوں نے کہا قسم اللہ کی اگر کسی مہینہ میں روزے رکھے ہوں سوا رمضان

یہانتک کہ وفات ہوئی اور دائمی کرلیا کسی مہینے میں (بالکل) بلکہ روزہ رکھا ہر ایک مہینے میں عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَيَخُصُّ صَوْمًا اثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ حمید بن نفیر سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عائشہ سے پوچھا روزوں کا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارا شعبان میں روزہ رکھتے اور خیال رکھتے پیر اور جمعرات کے روزے کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاصِلُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے شعبان اور رمضان میں اور خیال رکھتے تھے پیر اور جمعرات کا صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ شک کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے یعنی جسدن شبہ ہو کہ رمضان کا پہلا دن ہے یا شعبان کا اخیر عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ترجمہ صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس تھے تو بھنی ہوئی بکری لائی گئی انہوں نے کہا کھاؤ بعض لوگوں نے کنارہ کیا اور کہنے لگے ہم روزہ دار ہیں عمار نے کہا جس شک کے دن روزہ رکھا اوس نے نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عَنْ سِمَاكٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي يَوْمٍ يُغَيِّمُ قَدْ أَشْكَلَ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا فَقَالَ لِي هَلُمَّ فَقُلْتُ فِي صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللَّهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلَّةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصُومُوا رَمَضَانَ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ ترجمہ سماک سے روایت ہے میں عکرمہ کے پاس گیا ایک دن جسمیں شک تھا رمضان کا ہے یا شعبان کا وہ روٹی اور ترکاری اور دودھ کھا رہے تھے انہوں نے کہا آؤ میں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے اللہ کی قسم کہا کہ تم روزہ توڑو گے میں نے دو بار کہا سبحان اللہ جب میں نے دیکھا وہ قسم کھائے جاتے ہیں اور انشاء اللہ بھی نہیں کہتے تو میں نے کہا لاؤ جو تمہارے پاس ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے روزہ رکھو چاند دیکھکر اور افطار کرو چاند دیکھکر اگر تمہارے اور چاند کے بیچ میں ابر آجاوے یا تاریکی تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو اور رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو رمضان کو ملا کر شعبان سے اَلتَّسْهِيلُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ شک کے دن روزہ رکھنا کس کو جائز ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ أَوْ اثْنَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت روزے رکھو رمضان سے ایک یا دو دن پہلے مگر وہ شخص جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اسکو روزہ رکھنا کیسا ہے ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا جو شخص رمضان میں دن کو روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکو کیا ثواب ملیگا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

رمضان میں رات کو عبادت کرنے کی ترغیب دیتے ہیں بغیر اس کے کہ آپ ان کو حکم دیں ثواب کے لیے اور کہتے ہیں جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کی ساتھ ثواب کے لیے اسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب الناس فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ امر فیہ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رغبت دیتے ہیں رمضان میں عبادت کرنے کی لیکن وہ سے کسی بات کا حکم نہیں کرتے جسے لازم و واجب ہو جانے) آپ فرماتے ہیں جو شخص کھڑا ہو رمضان کی راتوں میں یعنی تراویح پڑھے ایمان کی ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی جوف اللیل یصلی فی المسجد فصلی بالناس وساق الحدیث وفیہ قالت وکان یرغبھم فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ ویقول من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو باہر نکلے مسجد میں نماز پڑھنے کی لیے پھر نماز پڑھائی اور بیان کیا حدیث کو یہاں تک کہا حضرت عائشہ نے آپ لوگوں کو رغبت دیتے تھے رمضان کی راتوں میں کھڑی ہونے کی نماز تراویح میں اگر زور سے حکم نہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو ایمان کی ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاویں گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حکم ایسا ہی رہا ف یعنی رمضان کا قیام مستحب اور مستحسن ہے کچھ واجب اور ضروری نہیں عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رمضان من قامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کی باب میں فرماتے تھے جو شخص اس مہینے میں کھڑا ہو ایمان کی ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من جوف اللیل یصلی فی المسجد وساق الحدیث وقال فیہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغبھم فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ امر فیہ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلی مسجد میں نماز پڑھنے کی لیے پھر بیان کیا حدیث کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے لوگوں کو رمضان کی عبادت کرنے کی اگر زور سے حکم نہیں دیتے تھے آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کی ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رمضان من قامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کی باب میں فرماتے تھے جو شخص اس مہینے میں کھڑا ہو ایمان کی ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کی ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاویں گے عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ

ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہوا ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اسکے گناہ بخشے جاویں گے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کا روزہ رکھے ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے اسکے گناہ بخشے جاویں گے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اسکے گناہ بخشے جاویں گے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان وفی حديث شعبة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ وہی اوپر گزرا عن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام شهر رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صام یعنی جو شخص روزہ رکھے پس قام یعنی جو شخص کھڑا ہو عبادت کرے رمضان میں اسکے گناہ بخشے جاویں گے عن النضر بن شيبان انه لقی ابا سلمة بن عبد الرحمن فقال له حدثنی بشیء سمعته يذكر فی شهر رمضان فقال ابو سلمة حدثنی عبد الرحمن بن عوف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ذكر رمضان ففضله على الشهور وقال من قام رمضان ايمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه ترجمہ نضر بن شیبان سے روایت ہے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے ملے اور اون سے کہا بیان کر مجھ سے سب سے عمدہ فضیلت رمضان کی جو تم نے سنی ہو ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمان بن عوف نے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے رمضان کا ذکر کیا تو سب مہینوں پر اسکو فضیلت دی پھر فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے وہ گناہوں سے ایسا نکلے گا جیسے اوس روز جس دن اس نے اوسکو جنا تھا (اوسدن وہ گناہوں سے صاف اور پاک تھا) ۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث غلط ہے صحیح یوں ہے کہ ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے سنا ۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اس میں ہے من صامه وقامه ايمانا واحتسابا یعنی جو شخص روزہ رکھے اور کھڑا ہو عبادت کرے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے عن النضر بن شيبان قال قلت لابی سلمة

بن عبد الرحمن حدثني شيخ سمعته من أبيك سمعة أبوك من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقين بن أبيك
ويقين رسول الله صلى الله عليه وسلم أحدث في شهر رمضان قال ثم حدثني أبي قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إن الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان وسننت لكم قيامه فمن صامه وقامه إيمانا واحتسابا خرج
من ذنوبه كيوم ولدته أمه ترجمہ نضر بن شیبان سے روایت ہے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہا مجھ سے کسی حدیث ایسی بیان کر جو تم
نے اپنی باپ سنی ہو اور تمہارے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو پہچان میں اور کوئی واسطہ نہ ہو انہوں نے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے فرض کیے روزے رمضان کے اور سنت ہے کہ قیام رمضان
میں جو شخص رمضان میں روزے رکھے اور قیام کرے ایمان سے اور ثواب کی نیت سے نکل جاوے گناہوں سے ایسا کہ جیسے دن پیدا ہوا تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا

فضیلت الصیام روزے کی فضیلت کا بیان **عن** علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ
یقول الصوم لی وانا اجزی به والصائم فرحتان حين يفطر وحين يلقى ربه والذي نفسي بيده لخلوف
فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
روزہ خاص میرے لیے ہے یعنی ایسی عبادت ہے جو سوا خدا کے اور کسی کے لیے نہیں ہوئی اگرچہ مسلمان کی سب عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں
مگر روزہ مشرکوں نے بھی اللہ ہی کے لیے کہا ہے پس روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہو سکتی اس لیے وہ خاص خدا کے لیے ہے اور میں
ہی اس کا بدلہ دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جو وقت روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب اپنے پروردگار سے ملیگا قسم اس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے **عن** عبد اللہ
قال الله عز وجل الصوم لي وانا اجزي به والصائم فرحتان فرحة حين يلقى ربه وفرحة عند فطره والخلوف
في الصائم اطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت ہے **عن** ابی سعید قال
قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك وتعالى يقول الصوم لي وانا اجزي به والصائم فرحتان اذا
افطر فرح واذا لقي الله فجزاه فرح والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح
المسك ترجمہ ابو سعید سے ایسی ہی گزرا **عن** ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام لي وانا اجزي به
الصائم يفرح مرتين عند فطره ويوم يلقى الله وخلوف في الصائم اطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ
ایسی ہی روایت ہے **عن** ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل حسنة عملها ابن آدم له عشر
حسنات الى سبعمائة ضعف قال الله عز وجل الا الصيام فانه لي وانا اجزي به يدع شهوته وطعامه من
اجلي الصيام جنة للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم اطيب عند الله
من ريح المسك ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی کرتا ہے آدمی کرتا ہے اوس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں
سات سو نیکیوں تک اللہ جل جلالہ نے فرمایا مگر روزہ خاص میرے لیے ہے میں اوسکا بدلہ دونگا اپنی خواہش کو اور کھانے کو جو چھوڑا ہے

میرولیی روزہ ڈھال ہے جیسے ڈھال لڑائی مین دشمنوں سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ شیطان کے حملہ کو روکتا ہے روزہ دار کو دو خوشیان ہیں ایک روزہ کھولنے وقت دوسری پروردگار سے ملتی وقت البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ اذا کان یوم صیام احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان شاتمہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ یوم القیامۃ من ریح المسک للصائم فرحتان یفرحھما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ عز وجل فرح بصومہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کام آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ وہ میرے ہی لیے ہے مین اوسکا بدلہ دونگا روزہ ڈھال ہے جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو تو بیہودہ نہ بکے (یعنی جھوٹ بولے غیبت کرے) اور چلاوے اگر کوئی اوسے گالی دیوے یا اوس سے لڑے تو کہدیوے مین روزہ دار ہون قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک بہتر ہے مشک کے خوشبو سے ایک جسوقت روزہ کھولتا ہے خوش ہوتا ہے روزہ کھولنے سے دوسرے جب اللہ سے ملیگا خوش ہوگا اپنے روزے سے عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ الصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان شاتمہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عز وجل کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ نے فرمایا ہر کام آدمی کا اوسکے لیے ہے مگر روزہ وہ میرے لیے ہے مین اوسکا بدلہ دونگا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کی نزدیک بہتر ہے مشک کے خوشبو سے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل حسنۃ یعملھا ابن ادم فلہ عشر امثالھا الی سبعمائۃ الا الصیام لی وانا اجزی بہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے ہر نیکی کے بدلے آدمی کو دس سے لیکر سات سو نیکیون کا ثواب ملیگا مگر روزہ وہ میرے لیے ہی ہے مین اوسکا بدلہ دونگا عن ابی امامۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت مرنی بامر آخذہ عنک قال علیک بالصوم فانہ لا مثل لہ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو ایک کام بتلایئے جسکو مین حاصل کرون آپ نے فرمایا تو روزے کو اختیار کر اس کے برابر کوئی (عبادت) نہین ہے عن ابی امامۃ الباھلی قال قلت یا رسول اللہ مرنی بامر یغنی اللہ بہ قال علیک بالصوم فانہ لا مثل لہ ترجمہ ابوامامہ باہلی سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھکو ایسا کام بتلایئے جس سے اللہ مجھکو نفع دیوے آپنے فرمایا روزہ لازم کر اسکے برابر کوئی کام نہین ہے عن ابی امامۃ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال علیک بالصوم فانہ لا عدل لہ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے اونہون نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کونسا کام افضل ہے آپ نے فرمایا روزہ کسی کا برابر کوئی کام نہیں ہے عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مُرْنِیْ بِعَمَلٍ اٰلَ عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کسی کام کا حکم کیجئے آپ نے فرمایا روزہ رکھا کر کسی کام کی دوسرا کام نہیں ہے عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے جو آدمی روزہ رکھتا ہے سحر (جو گناہوں سے باز رکھتا ہے اور شیطان کو حملوں سے بچاتا ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے عَنْ مُطَرِّفٍ رَجُلٍ مِنْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَۃَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا لِلَبُوْنِہٖ فَقَالَ مُطَرِّفٌ فَاَتَیْتُ صَاحِبَتَہٗ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ کَجُنَّۃِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْقِتَالِ ترجمہ مطرف سے روایت ہے جو عامر بن صعصعہ کی اولاد میں سے ایک شخص عثمان بن العاص نے اونٹ پلانے کے لیئے دودھ منگوایا اونھوں نے کہا میں روزہ سے ہوں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جیسی تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہوتی ہے عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِنَ النَّارِ کَجُنَّۃِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْقِتَالِ ترجمہ مطرف سے روایت ہے میں عثمان بن ابی العاص پاس گیا انہوں نے دودھ منگوایا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جہنم کی آگ سے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہو عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مَالَمْ یَخْرِقْھَا ترجمہ ابوعبیدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جب تک اسکو نہ پھاڑے (یعنی جب تک عیب ناکردہ بیہودہ زبانی کے کہ جس سے روزہ گم جاتا ہے جیسی ڈال پھٹ جاتی ہے) عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مِنَ النَّارِ فَاِنْ صَامَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَجْھَلْ یَوْمَ صَوْمِہٖ فَاِنْ اَمْرُؤٌ قَاتَلَہٗ اَوْ شَاتَمَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے آگ کی (یعنی جہنم کی آگ سے بچا دیگا) جو شخص صبح کو روزہ دار ہو وہ جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اس سے جہالت کرے تو اسکو گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اس شخص کے جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ قَالَ اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مَالَمْ یَخْرِقْھَا ترجمہ ابوعبیدہ نے کہا روزہ ڈھال ہے جب تک اسکو پھاڑے نہیں عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلصَّائِمِ بَابًا فِی الْجَنَّۃِ یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُ فِیْہِ اِلَّا صَائِمٌ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ اَحَدٌ فَیَشْرَبُ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَھَا اَبَدًا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا روزہ دار

لیے جنت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین اس مین کوئی نہ جاویگا سوا روزہ داروں کے جب (سب روزہ دار یہانتک کہ) خیر شخص اوسکے اندر جاویگا تو وہ دروازہ بند ہوجاویگا جو شخص اوسکے اندر جاویگا وہ پیویگا اور جو پیویگا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا عن سہل قال ان فی الجنۃ بابا یقال لہ الریان یقال یوم القیامۃ این الصائمون ھلم الیکم الی الریان من دخلہ لم یظمأ ابدا فاذا دخلوا اغلق علیھم فلم یدخل فیہ احد غیرھم ترجمہ سہل کہتے ہین کہ جنت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین قیامت کے روز پکارا جاویگا روزہ دار کہان ہین آتے ہوریان کیطرف جو شخص اوسکے اندر جاویگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب اوسکے اندر چلے جاوین گے تو وہ دروازہ بند ہوجاویگا پھر کوئی اوسمین نجاویگا عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ عزوجل نودی فی الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ یدعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ یدعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان قال ابوبکر رض الصدیق یا رسول اللہ ما علی احد یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فھل یدعی احد من تلک الابواب کلھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وارجو ان تکون منھم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا (دو اشرفیان یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو رشیان یا دو غلام یا دو لونڈیان) دیوے اللہ کی راہ مین جنت مین پکارا جاویگا اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہی تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو شخص جہادی ہوگا (غازی) وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جاویگا۔ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص سب دروازون سے بلایا جاوے اوسکو کیا تکلیف ہوگی کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان اور مجھکو امید ہی کہ تم ایسی ہی لوگون مین سے ہوگے ف جو سب دروازون سے بلائے جاوین گے اس حدیث سے فضیلت اور بزرگی حضرت ابوبکر صدیق کی معلوم ہوئی روزے اور نماز اور صدقہ اور جہاد سب باتون مین ابوبکر صدیق کامل تھے پھر اون کو جنتی ہونے مین کیا شک ہے عن عبد اللہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شباب لا نقدر علی شیء فقال یا معشر الشباب علیکم بالباءۃ فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم جوان تھے تب نہ کچھ تھے آپنے فرمایا اے گروہ جوانون کے تم نکاح کرو اس لیے کہ نکاح کرلینے سے نگاہ نیچی رہتی ہی یعنی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی) اور شرمگاہ بچتی ہی (زنا سے) اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا ف یعنی جیسی خصی کرنے سے شہوت جاتی رہتی ہی اوسیطرح روزہ رکھنے سے شہوت کم ہوجاویگی عن علقمۃ ان ابن مسعود رض لقی عثمان بمنی فخلا بہ فخدثہ وان عثمان قال یا ابن مسعود ھل لک فی قناۃ ازوجکھا ودعا عبد اللہ علقمۃ فحدثھم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض

الْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعود حضرت عثمان سے ملے عرفات میں وہ تنہائی میں انسے باتیں کرتے حضرت عثمان نے عبداللہ بن مسعود سے کہا میں تمہارا نکاح ایک جوان عورت سے کردوں عبداللہ بن مسعود نے علقمہ کو بلا بھیجا اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کا مقدور رکھے وہ نکاح کرے وہ نگاہ کو روکے گا اور شرمگاہ کو اچھا رکھیگا اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَصُمْ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے جسکو اتنا مقدور نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مَنْ يُطِيلُ مِنْ حَدِيثِهِ وَكُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے ہمارے ساتھ علقمہ تھے اور اسود اور کئی ایک لوگ اور وہ نئی ایک حدیث بیان کی میں سمجھتا ہوں میرے لیے بیان کی کیونکہ میں ان سب میں کمسن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے جو شخص تم میں سے مقدور رکھے نکاح کا وہ نکاح کرلی اسلیے کہ نکاح روکتا ہے نگاہ کو اور اچھا رکھتا ہے فرج کو شرمگاہ کو عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ هَذِهِ الْأَطْنَابِ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعود کے پاس تھا اور وہ حضرت عثمان کے پاس بیٹھے تھے حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان عورت پر گزرے آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے اور شرمگاہ کو بچا رکھتا ہے اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکھے وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث میں جو ابو معشر راوی ہے اوسکا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ ہے مصاحب تھا ابراہیم نخعی کا اوس سے منصور اور مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا اور ایک ابو معشر مدینے کا رہنے والا ہے اوسکا نام نجیح ہے وہ ضعیف ہے اور ضعف کے ساتھ منکر حدیثیں اوسنے بیان کی ہیں اوسکی منکر حدیثوں میں سے ایک وہ ہے جو اوس نے روایت کی محمد بن عمرو سے اوہنوں نے ابو سلمہ سے اوہنوں نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین المشرق والمغرب قبلہ یعنی درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے اور ایک وہ ہے جو ہشام بن عروہ سے روایت کی اوہنوں نے اپنے باپ سے اوہنوں نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکا کاٹو گوشت کو چھری سے لیکن اوسکو نوچ کر کھاؤ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَلَكِنْ انْهَسُوهُ نَهْسًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحْزَحَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ مَسِيرَةَ أَلْفِ عَامٍ سَبْعِينَ خَرِيفًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اوسکی راہ میں

رہنی جہاد کے سفر میں یا حج کے سفر میں) اللہ تعالیٰ اوسکو جہنم سے اس روز میں کیوجہ سے ستر برس کی راہ دور کردیگا عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَجْہَہٗ عَلَی النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَجْہَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ سَبْعِیْنَ عَامًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَصُوْمُ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا بَعَّدَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ وَجْہَہٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بَاعَدَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ عَبْدٌ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنَ النَّارِ عَنْ وَجْہِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ حَرَّ جَہَنَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ الْیَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْہِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰہُ مِنْہُ جَہَنَّمَ مَسِیْرَۃَ مِائَۃِ عَامٍ (ف) ان سب احادیث کے لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے لیکن مطلب ایک ہے **مسائل** مِنَ الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ میں روزہ رکھنا مکروہ ہے عَنْ کَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ ترجمہ کعب بن عاصم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے ف علما نے اختلاف کیا ہے سفر میں رمضان کا روزہ رکھنا کیسا ہے بعض ظاہریہ کے نزدیک جائز ہی نہیں بلکہ اگر رکھے تو روزہ درست نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی اور جمہور علما کے نزدیک جائز ہے لیکن مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف نہ ہو نہیں تو افطار بہتر ہے اور سعید بن المسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور یہ حدیث محمول ہے اوس صورت پر جب روزہ سے ضرر کا احتمال ہو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت خطا ہے یعنی سعید بن المسیب سے مرسلاً اور ٹھیک پہلی روایت ہے اس روایت میں ابن کثیر کا کسی نے ساتھ نہیں عَنْ مُجَاہِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی نَاسًا اَجْتَمَعِیْنَ عَلٰی رَجُلٍ فَقَالَ مَا لَہٗ فَقَالُوْا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگون کو دیکھا ایک شخص پر جمع ہین آپنے پوچھا کیا ہی لوگون نے کہا روزہ ہی ہر پریشان ہوگیا ہے (اور یہ قصہ سفر مین تہا) آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا نیکی نہین ہے عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل فی ظل شجرۃ یرش علیہ الماء فقال ما بال صاحبکم ھذا قالوا یا رسول اللہ صائم فقال انہ لیس من البر ان تصوموا فی السفر وعلیکم برخصۃ اللہ التی رخص لکم فاقبلوھا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو درخت کے سایہ مین اسپر پانی ڈال رہی تہا آپنے فرمایا اسکو کیا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ روزہ دار ہی آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا کوئی نیکی نہین ہے تم قبول کرو اللہ کی رخصت کو جو اوس نے تم کو دی ہی عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس من البر الصیام فی السفر علیکم برخصۃ اللہ عز وجل فاقبلوھا عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ اوپر گزر چکا عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا قد ظلل علیہ فی السفر فقال لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا سفر مین اوسپر سایہ کیا گیا تہا آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکھنا نیکی نہین ہی عن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ عام الفتح فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس قیل لہ ان الناس قد شق علیہ الصیام وانما ینظرون فیما فعلت فدعا بقدح ماء بعد العصر فشرب والناس ینظرون فافطر بعض الناس وصام بعضھم فبلغہ ان ناسا صاموا فقال اولئک العصاۃ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال کہ فتح ہوا مکہ کیطرف چلے رمضان مین تو روزہ رکھتے رہے یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم مین (کراع الغمیم دو لفظ ہین ایک کراع یعنی ندی دوسری غمیم جو ندی کا نام ہی اور دونون ملکر ایکموضع کا نام ہی جو مدینہ سے سات منزل پر ہی اور مکہ سے دو منزل پر) اور لوگ بہی (جو آپ کے ساتھ تہے) روزہ رکھتے ہے آپکو خبر پہونچی کہ روزہ لوگون پر بہاری ہوگیا ہی آپنے ایک پیالہ پانی کا منگوایا عصر کے بعد اور پی لیا لوگ دیکھتے ہی تہے (کہ اب کیا کرتے ہین) بعض لوگون نے روزہ کہولڈالا (آپ کو دیکھکر) اور بعضون نے روزہ رکھا جب آپ کو یہ خبر پہونچی کہ بعض لوگون نے روزہ رکھا ہے آپنے فرمایا وہ گنہگار ہین ف اسلیے کہ جب روزہ سفر مین شاق ہو تو افطار بہتر ہی خصوصا جہاد کے سفر مین جہان روزہ سے ضعیف ہوجانیکا احتمال ہے عن ابی ھریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطعام یرم الظھران فقال لابی بکر وعمر ادنیا فکلا فقالا انا صائمان فقال الرحلوا لصاحبیکم اعلوا لصاحبیکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہانا لایا گیا مرالظہران (ایک مقام کا نام ہی درمیان مکے اور مدینے کے) مین آپنے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا نزدیک آؤ اور کہاؤ اون دونون نے کہا ہم روزہ سے ہین آپنے فرمایا لوگو تمکو اونٹ دو تو یارو تمکی سواری طیار کرو اور کہا کہ اونکے حصہ کا اسلیے کہ وہ روزہ رہین عن ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحدثان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ہے مرالظہران ومعہ ابوبکر وعمر فقال الغداء منزل ترجمہ ابوسلمہ سے یہی حدیث مرسلا روایت کی گئی ہے کہ آپ جسجہ کا کہانا کہا رہی تہے مرالظہران مین آپکے ساتہہ ابوبکر اور عمر تہے اخیر تک عن ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وابا بکرۃ کلہم کانوا یرون الظہر ات مرسل ترجمہ اور گزرا ذکر وضع الصیام عن المسافر مسافر کو روزہ معاف ہونا عن عمر بن امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فقال انتظر الغداء یا ابا امیۃ فلت الصائم فقال تعال اد نو منی حتی اخبرک عن المسافر ان اللہ عز وجل وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ ترجمہ عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سفر سے آیا اور آپ نے فرمایا صبح کو کھانے کی ٹھہر و میں نے کہا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا ادھر میرے پاس میں تجھکو مسافر کا حکم بتلاؤں اللہ جل جلالہ نے روزہ اور آدھی نماز کو معاف کر دیا ہے مسافر پر عن عمرو بن امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انتظر الغداء یا ابا امیۃ قلت انی صائم فقال تعال اخبرک عن المسافر ان اللہ عز وجل وضع عنہ یعنی الصیام ونصف الصلوۃ عن ابی امیۃ الضمری قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فسلمت علیہ فلما ذہبت ارکب قال انتظر الغداء یا ابا امیۃ قلت انی صائم یا نبی اللہ قال تعال اخبرک عن المسافر ان اللہ تعالی وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ ترجمہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے آیا میں نے آپ کو سلام کیا جب میں جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو کھانا کھا کر جانا عن ابی امیۃ یعنی الضمری انہ قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکر نحوہ عن ابی امیۃ الضمری انہ قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر قال انتظر الغداء یا امیۃ قلت انی صائم قال ادن اخبرک عن المسافر ان اللہ وضع عنہ الصیام ونصف الصلوۃ عن ابی امیۃ الضمری انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وہو صائم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعال اخبرک عن الصیام ان اللہ عز وجل وضع عن المسافر الصیام ونصف الصلوۃ عن ابی امیۃ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ وضع عن المسافر یعنی نصف الصلوۃ والصوم وعن الحبلی والمرضع ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے معاف کر دیا مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اور پیٹ والی اور دودھ پلانے والی عورت کو ف اگر روزہ سے ڈر ہو نقصان کا تو نہ رکھیں پھر قضا کر لیں عن ایوب عن یحیی بن ابی کثیر عن عنبسۃ حدثنا بشر الشیبانی فی اہل لہ قال لہ ابو قلابۃ حدثنی عمی انہ ذہب فی اہل لہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یاکل او قال یطعم فقال ادن فکل او قال ادن فاطعم فقلت انی صائم فقال ان اللہ عز وجل وضع عن المسافر شطر الصلوۃ والصیام وعن الحامل او المرضع ترجمہ ایوب سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شیبی سے شیبہ کے وہ شیبہ ایک قبیلے کا نام ہے اوس نے سنا اپنے چچا سے۔ ایوب نے کہا پہلی اس شیبی نے ہم سے حدیث بیان کی تھی پھر ہم نے اوسکو اونٹوں میں اوسکو دیکھا تو ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کر اوس سے اوس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے وہ اپنی اونٹوں کے ساتھ گیا تو رسول اللہ صلعم تک پہنچا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کہا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے معاف کر دیا ہے مسافر سے آدھی نماز کو اور روزے کو اسیطرح پیٹ والی عورت اور دودھ پلانیوالی کو روزہ معاف کر دیا ہے عن

ایوب قال حدثنی ابو قلابۃ ھذا المسجد ثم قال لاحدثنک حدیثا فذکر حدیثہ فقال حدثنی رجل
بہ یقال لہ انس بن مالک قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو ینزل بالصہباء وھو یرید
الخیبر فقلت ان صاحبی ارسلنی اسالک فقال انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عائشۃ وھو یرید
الخیبر فقلت ان صاحبی ارسلنی اسالک فقال ان اضیفک عن ذلک ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ ترجمہ ایوب سے روایت
ہے ابوقلابہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی پھر کہا ہم اس حدیث کے بیان کرنے والے کو ضرور ملیں گے پھر اسکا نشان بتلایا میں اس سے ملا اور اس نے کہا مجھ سے
ایک شخص نے بیان کیا جسکا انس بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ لیکر گیا جب میں آپ پاس پہونچا تو آپ کہا
کہا ہے تجھے اپنے بھیجا ہے کہا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا نزدیک آ کہا میں تجھے بیان کروں اللہ تعالی نے مسافر
کو آدھی نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے عن رجل قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاذا ھو یتغدی فقال ھلم الی
الغداء فقلت انی صائم فقال ھلم احدثک عن الصوم ان اللہ وضع عن المسافر نصف الصلوۃ والصوم وعن الحبلی
والمرضع ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک کام کو آیا آپ جیمہ کا کہا کہا ہے تجھے آپنے فرمایا کہا
میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا ادھر آ میں تجھے روزہ کا حکم بتلاؤں اللہ تعالی نے مسافر کو آدھی نماز معاف کر دی ہے اور روزہ
معاف کر دیا ہے اسطرح حاملہ اور دودھ پلانیوالی کو رخصت دی ہے عن حفاف بن الخیر عن رجل من بلحرث عن ابیہ قال کنت
مسافرا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا صائم وھو یاکل قال ھلم قلت انی صائم قال تعال اکلمک عن الصلوۃ ان
اللہ عن المسافر قلت وما وضع عن المسافر قال الصوم ونصف الصلوۃ ترجمہ حفاف بن خیر سے روایت ہے اوہنوں نے سنا
ایک شخص سے جو بلحرث میں سے تھا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میں روزہ سے تھا آپ
کہا نا کہا ہے تجھے آپنے فرمایا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا آ تو نہیں جانتا جو اللہ تعالی نے معاف کیا ہے مسافر کو میں نے کہا کیا معاف
کیا ہے آپنے فرمایا روزہ اور آدھی نماز عن ھانی بن عبد اللہ بن الخیر عن رجل من بلحرث عن ابیہ قال کنا مسافرین ما شاء
اللہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یطعم فقال ھلم فاطعم فقلت انی صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسلک عن الصیام ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ ترجمہ ہانی بن عبد اللہ بن خیر سے
روایت ہے اوہنوں نے سنا ایک شخص سے جو بلحرث میں سے تھا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور میں روزہ سے تھا آپ کہا نا کہا ہے تجھے آپنے فرمایا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا آ تو نہیں جانتا جو اللہ تعالی نے مسافر
کیا ہے مسافر کو میں نے کہا کیا معاف کیا ہے آپنے فرمایا روزہ اور آدھی نماز عن ھانی بن عبد اللہ بن الخیر عن رجل من بلحرث
عن ابیہ قال کنا مسافرین ما شاء اللہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یطعم فقال ھلم فاطعم فقلت انی
صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدثکم عن الصیام ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوۃ ترجمہ
ہانی بن عبد اللہ بن خیر سے روایت ہے اوس نے سنا بلحرث کے ایک شخص سے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا ہم سفر میں تھے جبکہ اللہ
چاہتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ کہا نا کہا ہے تجھے آپنے فرمایا آ کہا نا کہا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپنے فرمایا میں تجھ کو روزے

تبارک وتعالیٰ نے مسافر کو روزہ معاف کر دیا ہے اور آدھی نماز معاف کر دی ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ وَهُوَ يَأْكُلُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ ترجمہ ہشام بن عبداللہ بن مغیرہ کہتے ہیں کہ میں سفر میں تھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سفر میں کھانا کھا رہے تھے اور میں روزہ سے تھا آپ نے فرمایا آؤ میں نے کہا میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے مسافر سے کیا معاف کیا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے عَنْ عِيسَى قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَّحَنِي فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَدْنُ فَأَطْعِمْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فَأَدْنُ فَأَطْعِمْ فَدَنَوْتُ فَطَعِمْتُ ترجمہ عیسیٰ سے روایت ہے میں ابوقلابہ کے ساتھ نکلا سفر میں اونٹوں نے کہا نا سا تھا میں نے کہا میں روزہ سے ہوں ابوقلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے آپ کے سامنے کھانا آیا آپ نے ایک شخص سے کہا آؤ اور کہا وہ بولا میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ سفر میں معاف کر دیا ہے تو آ اور کھا میں گیا اور کھایا **فضل** الإفطار في السفر على الصوم سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَالْكَثِيرُ مِنَّا ظِلًّا أَصْحَابُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الْحَرَّ بِيَدِهِ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کوئی ہم میں سے روزہ رکھا اور بعضوں نے افطار کیا ایک دن بہت گرمی تھی ہم اترے اور بہت سے لوگ اپنی روزہ سے تپک کر گر پڑے اور بے روزہ اٹھے اور اونٹوں کو پانی پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کا ثواب بے روزہ لوگ لے گئے **ذکر** قوله الصائم في السفر كالمفطر في الحضر روزہ رکھنا سفر میں ایسا ہے جیسے بے روزہ ہونا گھر میں عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے کہا لوگ کہتے تھے سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے حضر میں افطار کرنا **ف** یعنی سفر میں روزہ رکھنے کا کچھ ثواب نہیں ہے بار روزہ رکھنا گناہ ہے یعنی جس صورت میں حضر کا احتمال ہو یہ حدیث ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن عوف سے موقوفاً روایت کی ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ ترجمہ عبدالرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہی جیسے حضر یعنی گھر میں افطار کرنا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ ترجمہ عبدالرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنے والا ایسا ہی جیسے حضر میں افطار کرنے والا **الصیام** في السفر سفر میں روزہ رکھنے کا بیان عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى أَتٰى قَدِيدًا ثُمَّ أَتَى بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَأَفْطَرَ فَصَامَ وَأَصْحَابُهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نکلے (سفر میں) تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ قدید پہنچے قدید ایک مقام ہے مکہ سے تین منزل پر مکہ کی طرف میں ہے پھر ایک پیالہ دودھ کا آپ کے سامنے لایا گیا آپ نے پی لیا اور آپ کے اصحاب نے بھی پیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں اگر کسی نے روزہ رکھا ہو تو توڑ سکتا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى أَتٰى قَدِيدًا ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى أَتٰى مَكَّةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا جب قدید میں پہنچے

یہاں تک کہ قدید میں پہونچی پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَتٰى قَدِيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَاَفْطَرَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا یہاں تک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا پیا اور آپ کے اصحاب نے بھی پیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف نکلے تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہونچے پھر ایک پیالہ منگوایا اور پیا رمضان میں ابن عباس کہتے جو چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا رمضان میں تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہونچے پھر ایک برتن منگوایا اور دن کو پانی پیا لوگ دیکھتے رہے پھر روزہ نہیں کیا عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ اَلصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ وَيُفْطِرُ ترجمہ عوام بن حوشب سے روایت ہے میں نے مجاہد سے کہا سفر میں روزہ کیسا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے اور افطار کرتے تھے عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَ فِي السَّفَرِ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں روزہ رکھا پھر افطار کیا سفر میں عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلَهٗ مُرْسَلٌ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَسْلَمِيٍّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَصُوْمَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُفْطِرَ فَاَفْطِرْ ترجمہ یہی جواب گزرا ان سب روایتوں کے معنے ایک ہیں لیکن لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَسْرُدُ الصِّيَامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حمزہ بن عمرو سے روایت ہے میں پے در پے روزہ رکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں رکھوں برابر سفر میں آپ نے فرمایا اگر جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو افطار کر عَنْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصِّيَامَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ یہی جواب گزرا عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی سفر میں روزہ رکھا کرتے

ابوہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ عن حمزۃ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجد فی قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی جناح قال ھی رخصۃ من اللہ عز وجل فمن اخذ بھا فحسن
ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ ترجمہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں سفر میں روزہ کی طاقت رکھتا ہوں سفر میں کیا مجھ پر گناہ ہے (روزہ رکھنے سے) آپ نے فرمایا یہ ایک رخصت ہے اللہ جل جلالہ کی جو شخص اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اوس پر گناہ نہیں ہے عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اصوم فی السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سفر میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ جی چاہے نہ رکھ عن حمزۃ بن عمرو انہ قال یا رسول
اللہ انی رجل اصوم فاصوم فی السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر عن عائشۃ قالت ان حمزۃ قال
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ نے کہا یا رسول اللہ میں سفر میں روزہ رکھوں اور
وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو نہ رکھ عن عائشۃ
قالت ان حمزۃ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اصوم فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت
فافطر عن عائشۃ ان حمزۃ الاسلمی سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فی السفر وکان رجلا یسیح
الشھور فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی سعید قال کنا نسافر فی رمضان فمنا الصائم
ومنا المفطر فلا یعیب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ہم رمضان میں سفر کرتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے روزہ رکھتا کوئی نہ رکھتا اور کوئی دوسری کو عیب نہ لگاتا عن ابی سعید
قال کنا سافرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر ولا یعیب الصائم علی المفطر ولا یعیب المفطر
علی الصائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن جابر قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصام بعضنا وافطر
بعضنا ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا اور
بعضوں نے نہیں رکھا عن ابی سعید وجابر بن عبد اللہ انھما سافرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصام الصائم
ویفطر المفطر ولا یعیب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم ترجمہ ابوسعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونوں
جنوں نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کوئی روزہ رکھتا تھا کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسری پر عیب نہ لگاتا الرخصۃ
للصائم ان یصوم بعضا ویفطر بعضا سافر باختیار ہے کہ رمضان میں کچھ دن روزے رکھے کچھ دن افطار کرے عن ابن عباس قال
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح صائما فی رمضان حتی اذا کان بالقدید افطر ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں نکلے (مدینہ سے) روزہ رکھتے ہوئے جب قدید میں پہنچے تو افطار کیا

الرخصة في الافطار لمن حضر شهر رمضان فصام ثم سافر جو شخص رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کو جائے تو روزہ توڑ سکتا ہے

عن ابن عباس قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بإناء فشرب نهارا ليراه الناس فأفطر حتى دخل مكة في رمضان قال ابن عباس فصام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر وأفطر فمن شاء صام ومن شاء أفطر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا تو روزہ رکھا جب عسفان (ایک مقام ہے مکے سے دوسری منزل پر) میں پہنچے تو ایک برتن پانی کا منگوایا اور دن کو پانی پیا اسلیے کہ لوگ دیکھیں پھر روزہ نہ رکھا یہاں تک کہ مکہ میں پہنچے رمضان میں ابن عباس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا سفر میں اور افطار بھی کیا جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے افطار کرے

وضع الصيام عن الحبلى والمرضع حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ معاف ہے

عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال له النبي صلى الله عليه وسلم هلم إلى الغداء فقال إني صائم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوة وعن الحبلى والمرضع ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ کھانا کھا رہے تھے تو فرمایا آؤ کھانا کھا لو انس نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا اللہ نے معاف کر دیا ہے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اسطرح پیٹ والی اور دودھ پلانیوالی عورت کو روزہ معاف ہے (جنبد کا احتمال ہو لیکن پھر قضا کرنا ضرور ہے)

تأويل قول الله عز وجل وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين اس آیت کی تفسیر

عن سلمة بن الأكوع قال لما نزلت هذه الآية وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من أراد أن يفطر ويفتدي حتى نزلت الآية التي بعدها فنسختها ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب یہ آیت اتری وعلی الذین یطیقونہ فدیہ طعام مسکین یعنی جو شخص طاقت رکھتا ہو روزی کی وہ ایک مسکین کا کھانا دیوے (اگر روزہ رکھنا چاہے) تو جو شخص چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا فدیہ دیتا یہاں تک کہ اسکے بعد کی آیت اتری (فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ) اور پہلے آیت منسوخ ہو گئی

ف اب سب کو روزہ رکھنا ضرور ہے مگر مسافر و مریض کو رخصت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں پھر قضا کر لیویں اور بعضوں نے کہا پہلی آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ منسوخ یہ ہیں کہ جو لوگ پہلے روزی کی طاقت رکھتے تھے لیکن اب بے طاقت ہو گئے ہیں (جیسے بوڑھا) انکو اختیار ہے کہ فدیہ دیں یا روزہ رکھیں

عن ابن عباس في قوله وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين يطيقونه يكلفونه فدية طعام مسكين واحد من تطوع خيرا طعام مسكين آخر ليست بمنسوخة هو خير له وأن تصوموا خير لكم كان يرخص في هذا الا الذي لا يطيق الصيام أو يرض مرضا لا شفاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وعلی الذین یطیقونہ کے معنے یہ ہیں کہ جن لوگوں کو تکلیف سے روزی کی (یعنی روزہ اون پر فرض ہے) ایک مسکین کو کھانا دینا چاہیے اگر کوئی ایک اور مسکین کو دیوے تو وہ اوسکے لیے بہتر ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے (یہ آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ رخصت ہے اوس شخص کے لیے جو روزی کی طاقت نہیں رکھتا جیسے ضعیف ناتوان جسکو روزہ ضرر کرتا ہے) یا بیماری جو جاتی نہیں ہے)

ف اور بعضے کہتے ہیں کہ یطیقونہ میں لا مقدر ہے یعنی لا یطیقونہ جیسے اس آیت میں ہے ان تضلوا یعنی ان لا تضلوا اور بعضے کہتے ہیں کہ یطیقونہ الطاقۃ سے ہے جسکے معنی سابق طاقت

توڑنے میں جو لوگوں کو طاقت نہیں کہ بھی روزے کی اور فدیہ دیویں یا روزہ کہیں بھر حال اچھے بھلے چلتی ہوئی تازے طاقت دار شخص کو کسیکو رخصت نہیں ہے فدیہ دینے کی بلکہ باتفاق اہل اسلام شرقی و غربی اوسپر روزہ کہنا فرض ہے **وضع الصیام عن الحائض** عائشہ حیض والی عورت کو روزہ معاف ہونا **عن** معاذہ العدویۃ انہ امرأۃ سألت عائشۃ أتقضی الحائض الصلوٰۃ إذا طہرت قالت حروریۃ أنت کنا نحیض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنطہر فلا یأمرنا بقضاء الصوم وربما یأمرنا بقضاء الصلوٰۃ ترجمہ معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حائضہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا کرے اونہوں نے کہا تو حروری ہے تو نہیں **ف** حروری نسبت ہے حرورا کیطرف جو ایک مقام کا نام تھا قریب کوفے کے خارجی میں اکٹھا ہوئے تھے اور حضرت علی رضی نے اونکو قتل کیا تھا وہ لوگ تشدد کرتے تھے دین کی مسائل میں حد سے زیادہ تو حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہا کیا تو بھی حروریہ ہی ہو خارجی ہو **ف** ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر ہم پاک ہوتی تھی تو آپ ہم کو حکم کرتے روزہ کی قضا کرنے کی اور نماز کے قضا پڑھنے کا حکم کرتے **عن** عائشۃ قالت کان یکون علی الصیام من رمضان فما أقضیہ حتی یجیء شعبان ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ میرے رمضان کے روزے ہوتے پھر میں اونکی قضا نہیں کرتی یہانتک کہ شعبان آجاتا **إذا** طہرت الحائض أو قدم المسافر فی رمضان ہل یصوم بقیۃ یومہ جب عورت حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے رمضان میں اوسدن باقی ہو تو کیا کرے **عن** محمد بن صیفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء من شاء صام ومن شاء أفطر ترجمہ محمد بن صیفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورا کا روز کسی نے تم میں سے کچھ کھایا ہے کہ روزہ لوگوں نے کہا بعضوں نے ہم میں سے روزہ کہا ہے اور بعضوں نے نہیں کہا آپ نے فرمایا تو باقی دن پورا کرو (یعنی اب باقی دن کچھ کھاؤ پیو نہیں) اور کہلا بھیجا اون لوگوں کو جو شہر کے کنارہ پر تھے میں یعنی قریب گانوں والوں کو پورا کریں باقی دن کو **ف** الحدیث سے معلوم ہوا کہ جب عاشورا میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان میں بھی امساک کرنا لازم ہوگا **إذا** لم یجمع من اللیل ہل یصوم ذلک الیوم من التطوع اگر رات سے روزہ کی نیت نہ کی ہو تو دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے **عن** سلمۃ بن الأکوع أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل أذن فی الناس یوم عاشوراء من کان أکل فلیتم بقیۃ یومہ ومن لم یکن أکل فلیصم ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا پکار دے عاشورا کے روز جس شخص نے کھانا کھایا ہے وہ باقی دن کچھ کھا دے پیوے نہیں اور جس شخص نے نہیں کھایا ہے وہ روزہ رکھ لیوے **النیۃ فی الصیام** روزہ کی نیت کا بیان **عن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ہل عندکم من شیء فقلت لا قال فإنی صائم ثم مر بی بعد ذلک الیوم وقد أہدی لنا حیس فخبأت لہ منہ وکان یحب الحیس فقلت یا رسول اللہ أہدی لنا حیس فخبأت لک منہ قال أدنیہ أما إنی قد أصبحت وأنا صائم

فاکل منہ ثم قال انما مثل صوم التطوع مثل الرجل یخرج من مالہ الصدقۃ فان شاء امضاھا وان شاء حبسھا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا کچھ ہے کھانے کو میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزے سے ہوں پھر دوسری دن آئے اور میرے پاس حیس آیا تھا حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور گھی پنیر کو اوراکے سے بنتا ہے میں نے آپ کے لیے پہلے رکھا تھا اس لیے کہ حیس کو چاہتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس حیس کا حصہ آیا تو تمہارے لیے رکھا ہے آپ نے فرمایا لاؤ اسکو میں روزہ رکھا تھا پھر آپ نے کھایا اور اسکو بعد اسکے فرمایا نفل روزے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اوسکو اختیار ہے چاہے دیوے چاہے نہ دیوے عن عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شیء قلت لیس عندی شیء قال فانی صائم قالت ثم زارنا یوما آخر فقلت یا رسول اللہ اھدی لنا حیس فخبأت لک منہ فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فاکل ثم قال انما مثل صوم التطوع مثل الرجل یخرج من مالہ الصدقۃ فان شاء امضاھا وان شاء حبسھا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہر کے میرے پاس اور پوچھا کچھ ہے کھانے کو میں نے کہا نہیں ہے آپ نے فرمایا تو میں روزے سے ہوں پھر دوسرا پہر کیا آپ نے اوسوقت میرے پاس حیس آیا تھا جس کا میں اوسکو لیکر آئی آپ نے کہا یا میں نے تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ پہلے آپ کہتے تھے روزے سے ہیں اب آپنے جس کہا یا آپنے فرمایا ہاں اے عائشہ جو شخص روزہ رکھے لیکن رمضان کا نہ ہو تو تمہارا کی قضا کا - یا نفل روزہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسی کسی نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا پھر جتنا چاہا سخاوت کر کے اوس میں سے دیدیا اور جتنا چاہا بخیلی کر کے اوسمیں سے رکھ لیا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیء ویقول ھل عندکم غداء فنقول لا فیقول انی صائم ثم اتانا یوما وقد اھدی لنا حیس فقال ارینیہ لقد اصبحت وانا صائم فاکل

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور پوچھتے تمہارے پاس کھانا ہے ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزے سے ہوں پھر ایک روز آئے تو ہمارے پاس حیس آیا تھا آپ نے پوچھا کچھ ہے - ہم نے کہا ہاں حیس کا حصہ ہے آپ نے فرمایا مجھے صبح کو روزے کی نیت کی تھی پھر کھایا عن عائشۃ ام المؤمنین قالت اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقلنا اھدی لنا حیس ادخرنا لک منہ فقال ارینیہ فلقد اصبحت صائما فافطر

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایکدن تشریف لائے ہم نے کہا ہدیہ میں ہمارے پاس حیس آیا ہے ہم نے آپکا حصہ رکھا ہے آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھا ہے پھر روزہ توڑ ڈالا عن عائشۃ ام المؤمنین قالت التقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأتینا وھو صائم فقال اصبح عندکم شیء فنطعمنیہ فنقول لا فیقول انی صائم فخرج بعد ذلک فاتی بحیس فقالت اھدیت لنا حدیثۃ فقال ماھی فقال الحیس قال قد اصبحت صائما فاکل

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آتے روزہ رکھکر اور پوچھتے کچھ کھانا ہے ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزے

سے ہوں ایک روز بعد اسکے آئی میں نے کہا ہمارے پاس حصہ آیا ہے آپ نے فرمایا میں نے تو روزہ رکھا تھا پھر کہا یا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میری پاس تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے ہمنے کہا نہیں آپنے فرمایا میں روزہ سے ہوں عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَنَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِيَ حَيْسٌ قَدْ خَبَّأْنَا لَكَ مِنْهُ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ ترجمہ ام المومنین عائشہ کہا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کہا نے کو ہے اوہنوں نی کہا نہیں آپنے فرمایا میں روزہ سے ہوں پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے حضرت عائشہ نی کہا ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے حیس کا وہ ہمنے کو دیا گیا آپنے فرمایا میں نے تو صبح کو روزہ کی نیت کی تھی پھر کہا یا آپنے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كُلْثُوْمٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ ترجمہ مجاہد اور ام کلثوم نے بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت کی عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذًا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا مَرَّةً اُخْرٰى فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اِذًا اُفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں پھر ایکبار اور آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس حصہ آیا ہے حیس کا آپنے فرمایا تو میں افطار کرتا ہوں آج اور میں روزہ کو فرض کر چکا تھا عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے اوسکا روزہ نہ ہوگا ف ظاہر یہ حدیث مخالف ہے حضرت عائشہ کی حدیث کے جو اوپر گزری مگر شاید یہ فرض روزے میں ہو یا قضا اور کفارے کے روزوں میں اور امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضرور ہے عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُوْمُ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے وہ روزہ نہ رکھے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُوْمُ ترجمہ ام المومنین حفصہ نے کہا جو شخص روزہ کی نیت رات سے نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ ام المومنین حفصہ نے کہا جو شخص نیت نہ کرے فجر سے پہلے اوسکا روزہ نہیں ہے عَنْ حَفْصَةَ

قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهُ لَا يَصُومُ صِيَامًا مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ اُم المومنین عائشہ اور حفصہ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا روزہ نہ رکھے گا وہ شخص جس نے نیت کی ہو روزہ کی فجر سے پہلے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يُجْمِعِ الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے بھی ایسا ہی کہا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ کا بیان عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ اللہ کو حضرت داؤد کا روزہ پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتی اور سب نمازوں میں اللہ کو حضرت داؤد کی نماز پسند ہے وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات تک جاگتے پھر چھٹے حصے میں رات کو سوتے (یعنی رات کو بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے تک سوتی پھر تین گھنٹے جاگتی پھر دو گھنٹے سوتے) صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کا بیان وہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں (یعنی ہر مہینے کی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ میں) افطار نہیں کرتے تھے نہ سفر میں نہ حضر میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا بِنَا أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ فَهْرًا مُسْتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے روزہ نہ رکھیں گے اور کبھی آپ نے ایک مہینے تک پے در پے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینہ میں آئے تھے یعنی کسی مہینے کی پوری روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا بِنَا أَنْ يَصُومَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو یا ساری رات صبح تک عبادت کی ہو یا کسی مہینے کو پورا روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ

قَرُفَطِرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ ترجمہ عبید اللہ بن سعید
سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو انہوں نے کہا آپ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ
روزے ہی رکھیں گے پھر افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار ہی کریں گے اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے پورے
روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینہ میں تشریف لائے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبُّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
سب مہینوں میں روزہ رکھنے کو لیکن شعبان کا مہینہ پسند تھا بلکہ آپ اسکو ملا دیتے تھے رمضان کے ساتھ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے افطار نہ کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَهْرَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو مہینے پے در پے
روزے نہ رکھتے مگر شعبان اور رمضان کے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا
إِلَّا شَعْبَانَ وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر میں کسی مہینے کی پوری روزے
نہیں رکھتے تھے مگر شعبان کے اور سکو رمضان سے ملا دیتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا أَكْثَرَ
صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ أَوْ عَامَّتَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے
میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ سارے شعبان میں روزے رکھتے یا اکثر شعبان میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے
رکھتے مگر کچھ تھوڑے دن نہ رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ام
المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری شعبان میں روزے رکھتے عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ
وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ
میں آپکو سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزے رکھتا دیکھتا ہوں آپنے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں رجب اور رمضان
کے بیچ میں یہ وہ مہینہ ہے جسمیں آدمی کے اعمال پروردگار پاس اوٹھائے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں میرا عمل روزے کی حالت میں اوٹھے
عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ
تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيَّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ

ذٰلِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہتے ہیں کہا یا رسول اللہ آپ روزہ رکھتے ہیں اسقدر کہ افطار نہیں کرتے پھر افطار کرتے ہیں اسقدر کہ روزہ نہیں رکھتے مگر دو دن اگر ایسا کرو تو میں بیچ میں آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ ان دونوں دنوں میں حاضر در روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون سے دن ہیں میں نے کہا پیر جمعرات آپ نے فرمایا یہ دو دن ہیں جنمیں اعمال پیش کیے جاتے ہیں پروردگار پاس تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اسوقت پیش کیا جاوے جب میں روزہ سے ہوں عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر برابر روزہ رکھتے تھے لوگ کہتے اب افطار نہ کرینگے پھر افطار کرتے تو لوگ کہتے اب روزہ نہ رکھینگے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال رکھتے تھے پیر اور جمعرات کے روزے کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال رکھتے پیر اور جمعرات کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ مِنْ الْجُمُعَةِ وَالِاثْنَيْنِ مِنْ الْقَبِلَةِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے دو ایک ہفتے میں پیر اور جمعرات کو اور ایک دوسرے ہفتے کے پیر کو عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے پھر دوسرے ہفتے کی پیر کو رکھتے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گال کے تلے رکھتے اور پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں غرہ سے (یعنی پہلی تاریخ سے) تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کی دن کم افطار کرتے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَبِأَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ الشَّهْرِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی دو رکعتیں چاشت کی مجھ کو حکم دیا اور فرمایا ہے جبتک وتر نہ پڑھ لو اور حکم دیا تین روزے رکھنے کا ہر مہینے میں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

سمع ابن عباس سئل عن صیام عاشوراء قال ما علمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صام یوما یتحری فضلہ علی الایام الا ھذا الیوم یعنی شہر رمضان ویوم عاشوراء ترجمہ سعید اسدی روایت ہے ابن عباس سے کسنے پوچھا عاشورا کے روزہ کو (یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو) اونہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسے دن کا روزہ اور دنوں سے بہتر جان کر رکھا ہو مگر رمضان کا اور عاشورا کا عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت معاویۃ یوم عاشوراء وھو علی المنبر یقول یا اھل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی ھذا الیوم ھذا صیامکم فی صیامہ من شاء ان یصوم فلیصم ترجمہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا عاشورا کے روز وہ منبر پر تھے اور کہتے تھے اے مدینہ والو کہاں ہیں علما تمہارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اسی دن فرماتے تھے میں روزہ سے ہوں جسکا جی چاہے روزہ رکھے عن ھنیدۃ بن خالد عن امراتہ قالت حدثتنی بعض نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم عاشوراء وتسعا من ذی الحجۃ وثلاثۃ ایام من الشھر اول اثنین من الشھر وخمیس ترجمہ ہنیدہ بن خالد نے اپنی بی بی سے سنا اونہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی نے بیان کیا کہ آپ روزہ رکھتے تھے عاشورا کے روز اور ذی الحجہ کے نو دنوں میں اور ہر مہینے کے تین دنوں میں ایک پہلی پیر کو اور دو جمعرات کو عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الابد فلا صام ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہیں رکھا ف بلکہ وہ عادی ہو کیا دن کو بھوکے رہنے کا اور روزہ ہی جو غرض تھی فوت ہو گئی۔ ہر ایک خواہش توڑنے اور چھوڑنے کا ثواب جب ہی ہے جب اوس خواہش استعمال بھی جاری ہو ورنہ نفس پر دشوار ہی نہ ہوگی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الابد فلا صام ولا افطر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا عن ابن عمر یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صام الابد فلا صام عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام الابد فلا صام ترجمہ اور گزرا عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الابد فلا صام ولا افطر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے بھی ایسا ہی روایت ہے عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اسرد الصوم وساق الحدیث قال قال عطاء ولا ادری کیف ذکر صیام الابد لا صام من صام الابد ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں پھر بیان کیا حدیث کو عطا نے کہا نہیں جانتا کہ کیونکر بیان کیا ہمیشہ کے روزہ کے رکھنے کو مگر اتنا یاد ہے کہ یوں کہا جس نے ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے روزہ نہیں رکھے النہ عن صیام الدھر ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت عن عمر قال قیل یا رسول اللہ ان فلانا لا یفطر نہارہ الدھر قال اکان صام

وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عمران سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص نے کچھ بھی افطار نہیں کیا ہے آپ نے فرمایا اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کے پاس کسی شخص کا ذکر ہوا جو ہمیشہ روزہ رکھتا تھا آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ روزہ رکھنے کی بابت نہ وہ روزہ ہے نہ افطار ہے عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ لَنَا رَجُلٌ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص سے گزرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص افطار نہیں کرتا اتنی مدت سے آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کتنے روزے رکھتے ہیں آپ غصہ ہوئے اس لیے کہ یہ سوال محال تھا پوچھنا چاہیے تھا کہ میں کتنے روزے رکھوں تاکہ اس کی طاقت کے موافق آپ جواب دیتے) حضرت عمرؓ نے آپ کا غصہ کم کرنے کے لیے کہا ہم راضی ہیں اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کو دین کرنے پر اور محمدؐ کے رسول ہونے پر پھر آپ سے پوچھا گیا ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا جو کوئی ایسا کرے اس نے روزہ نہیں رکھا نہ افطار کیا **ذِكْرُ الصِّيَامِ** پے در پے روزے رکھنا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ چاہے تو افطار کر صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَدْهُرٍ دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّهُمْ يُطِيْقُوْنَ الدَّهْرَ قَالُوْا فَاَفْطَرَ قَالَ اَكْثَرَ قَالَ فَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے انہوں نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ایک شخص کا جو ہمیشہ روزہ رکھتا تھا آپ نے فرمایا اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو بہتر تھا (یعنی جب ہمیشہ روزے رکھتا ہے تو رات کو بھی کھانا نہ کھائے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا پھر بھی زیادہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا پھر بھی زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا میں تم کو بتلا دوں اور تم روزے رکھو جن سے سینے کی جلن جاتی رہے (یعنی دل کی بیماریاں کم ہوں جیسے حسد اور بغض اور شہوت) ہر مہینے میں تین روزے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللہ ما تقول فی رجل صام الدھر کلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وددت انہ لم یطیع الدھر شیئا قال فثنیہ قال اکثر قال فاضفہ قال اکثر قال فلا اخبرکم بما
یذھب وحر الصدر قالوا بلی قال صیام ثلثۃ ایام من کل شھر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر پوچھا آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جو ہمیشہ روزہ رکھے اخیر تک **عن**
ابی قتادۃ قال عمر یا رسول اللہ کیف بمن یصوم الدھر کلہ قال لا صام ولا افطر او لم یصم ولم یفطر قال
یا رسول اللہ کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال ویطیق ذلک احد قال فکیف بمن یصوم یوما و
یفطر یوما قال ذلک صوم داود علیہ السلام قال کیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی
اطیق ذلک قال ثم قال ثلاث من کل شھر و رمضان الی رمضان ھذا صیام الدھر کلہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت
ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ روزہ ہے نہ افطار ہے پھر اونہون نے کہا یا رسول اللہ
جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا اس کے کوئی طاقت رکھتا ہے پھر اونہون نے کہا جو شخص ایکدن روزہ
رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ روزہ ہے حضرت داؤد پیغمبر کا پھر اونہون نے کہا جو شخص ایکدن روزہ رکھے اور دو دن
افطار کرے آپنے فرمایا مین چاہتا ہون اتنی طاقت رکھون پھر آپنے فرمایا تین روزے ہر مہینے مین رکھنا اور رمضان کے روزے
رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہین **صوم** یوم و **افطار** یوم ایکدن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا **عن** عبد اللہ
بن عمر و قال اخبرنی ابی امرأۃ ذات حسب فکان یزورھا فیسألھا عن بعلھا فقالت نعم الرجل من رجل لم یطأ لنا
فراشا ولم یفتش لنا کنفا منذ اتیناہ فلما طال ذلک علیہ ذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائتنی بہ فاتیتہ معہ
فقال کیف تصوم قلت کل یوم قال صم من کل جمعۃ ثلاثۃ ایام قلت انی اطیق افضل من ذلک قال صم یومین
وافطر یوما قال انی اطیق افضل من ذلک قال صم افضل الصیام صیام داود علیہ السلام صوم یوم و افطار
یوم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک مالی خاندان کی عورت سے کر دیا تو وہ اوس عورت کے پاس
آتی اور اوس کے خاوند کا حال مجھ سے پوچھتی وہ بولی بہت اچھا آدمی ہے آج تک ہمارے بچھونے کو نہین روندا اور ہمارے پائخانے
کو نہین دھوندھا **ف** یعنے کبھی ہمارے ساتھ سویا بیٹھا نہین تاکہ بچھانا روندا جاتا اور کبھی کہایا نہین کہ پائخانے کی حاجت
پڑتی **ف** جب سے ہم اوس کے پاس آئے ہین میرے باپ نے اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا اوسکو میرے
پاس لے آؤ میں اپنے باپ کے ساتھ آپ پاس گیا آپنے فرمایا تو کسطرح روزے رکھتا ہے مین نے کہا ہر روز آپ نے فرمایا ہفتے مین
تین روزے رکھا کر مین نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر مین نے کہا مجھ
اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا پھر ایک دن سے زیادہ افضل روزے رکھ داؤد علیہ السلام کے روزے ایکدن روزہ اور ایک دن افطار
عن عبد اللہ بن عمرو قال زوجنی ابی امرأۃ فکان یزورھا فقال کیف ترین بعلک فقالت نعم الرجل من رجل

لا ینام اللیل ولا یفطر النہار فرفع فی وثاق امرأۃ من المسلمین فمشت بہا فقال فجعلت لا التفت الا
قولہ مما یلی یدی من الغرفۃ والا جہاد قبل ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لکنی انا اقوم وانام وا
اصوم وافطر وانکح النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی فقال اقرأ القرآن فی کل شہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک
داود علیہ السلام صم یوما وافطر یوما قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال اقرأ القرآن فی کل شہر ثم انتہی الی خمس عشرۃ
وانا اقول انا اقوی من ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا پھر وہ اس کو دیکھنے کو آتی
اور اوس سے پوچھا تیرا خاوند کیسا ہے وہ بولی واہ کیا اچھا آدمی ہے رات کو سوتا نہیں دن کو افطار نہیں کرتا وہ مجھ سے کہنے لگے اور
کہنے لگے ایک مسلمان عورت کو تو نے تکلیف میں ڈال کر کہا ہے میں نے اوسکی بات کا خیال نہیں کیا۔ اس لیے کہ میں اپنے آپ میں بہت
قوت اور طاقت پاتا تھا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں سوتا بھی ہوں روزہ
بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں تو بھی عبادت کر اور سو اور روزہ رکھ اور افطار کر آپنے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا
مجھ میں سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ ایکدن روزہ اور ایک دن افطار میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ
طاقت ہے آپنے فرمایا ایک مہینے میں قرآن ختم کر پھر آپ (کم کرتے کرتے) پندرہ دن تک پہونچے اور میں یہی کہتا جاتا تھا مجھ میں اس سے زیادہ
طاقت ہے عن عبداللہ بن عمرو قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر فی فقال الم اخبر انک تقوم اللیل و
تصوم النہار قال بلی قال فلا تفعل نم وقم وصم وافطر فان لبدنک علیک حقا وان لعینک علیک حقا
وان لزورک علیک حقا وانک لعسی ان یطول بک عمر وانہ حسبک ان تصوم من کل شہر ثلثۃ فان لک بکل حسنۃ عشر امثالہا قلت انی اجد قوۃ فشدد
فشدد علی وقال صم من کل جمعۃ ثلاثۃ ایام قلت انی اطیق اکثر من ذلک فشددت فشدد علی قال صم
صوم نبی اللہ داود علیہ السلام قلت وما کان صوم داود قال نصف الدہر ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں آئے اور فرمایا مجھے خبر پہونچی ہے تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو
میں کہا ہاں سچ ہے آپنے فرمایا ایسا مت کر سو اور عبادت کر اور روزہ رکھ اور افطار کر اسلیے کہ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے (وہ
سونا چاہتی ہیں) اور تمہارے بدن کا تم پر حق ہے (وہ آرام چاہتا ہے) اور تمہاری بے بی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے
تمہاری عمر شاید بہت ہوگی (ایسا ہی ہوا عبداللہ بن عمرو بہت بوڑھے ہو کر مرے) تم کو کافی ہے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اب
عمر تو ہے تو اتنی ہی روزے بہت (جاوین گے) اور یہ برابر ہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کی (یعنی اتنا ہی ثواب ہے) اس لیے کہ ہر ایک
نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو تین روزے تیس روزوں کے برابر ہوئے) میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی
آپ نے بھی سختی کی اور فرمایا ہر جمعہ میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی آپنے
بھی سختی کی اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے کہا وہ کیسا ہے آپنے فرمایا آدھا زمانہ (یعنی ایک دن روزہ اور ایکدن

افطار عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول لاقومن اللیل ولا
صومن النہار ما عشت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت الذی تقول ذلک فقلت لہ قد قلتہ یا
رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانک لا تستطیع ذلک فصم وافطر ونم وقم وصم من الشہر
ثلاثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالہا وذلک مثل صیام الدہر قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما
وافطر یومین قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما فذلک صیام داود وہو عدل
الصیام قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک قال عبد اللہ
بن عمرو لان اکون قبلت الثلاثۃ الایام التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من اہلی ومالی

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بیان کیا۔ میں کہتا ہوں کہ رات بھر
عبادت کرونگا اور دن بھر روزہ رکھوں گا جبتک جیونگا آپ نے مجھے فرمایا تو یہ کہتا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے یہ
کہا آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت نہیں رکھتا روزہ رکھ اور افطار کر اور سو اور عبادت کر اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اس لیے کہ
نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا مجھ میں اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ایک دن
روزہ رکھ اور دو دن افطار کر میں نے کہا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ایکدن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر
حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ یہ بہت معتدل ہے میں نے کہا مجھ اس سے بہتر کی طاقت ہے آپنے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں ہے
عبد اللہ بن عمرو نے کہا اگر میں پہلی بات آپ کی قبول کر لیتا یعنے تین دن ہر مہینے میں روزے رکھنا تو وہ بہت پسند ہوتا مجھے
اپنے گھر بار اور مال سے ف یعنے پہلے تو جوانی اور زور کے جوش میں میں نے کہنا نہ مانا اور اپنے نفس پر سختی کی اب قدر معلوم ہوئی
اور ایک دن دو دن افطار بھی شاق ہو گیا اب افسوس آتا ہے کہ میں نے پہلی بات کیوں قبول نہ کی عن عبد الرحمن قال
دخلت مسجد عبد اللہ بن عمرو فلت ای عم حدثنی حدیثا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابن اخی فانی لبث
قد اجمعت علی ان یشتد اجتہادا شدیدا حتی قلت لہ صنو من الدہر ولا قرآن القرآن فی کل یوم ولیلۃ فسمع
بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتانی حتی دخل علی فی دارہ فقال بلغنی انک قلت لہ صنو من الدہر
ولا قرآن القرآن فقلت قد قلت ذلک یا رسول اللہ قال فلا تفعل صم من کل شہر ثلاثۃ ایام قلت انی اقوی
علی اکثر من ذلک قال فصم صیام داود علیہ السلام فانہ اعدل الصیام عند اللہ وکان صائما ویوما مفطرا
وانہ اذا کان وجد لم یخلف وارادا لاقی لم یفر ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرو کے پاس گیا اور کہا کہ
چچا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا ہو انہوں نے کہا بھتیجے میں نے قصد کیا کہ بہت کوشش کرونگا
(عبادت میں) یہانتک کہ میں نے کہا میں ساری عمر روزہ رکھونگا اور قرآن ہر ایک رات دن میں پڑھا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو میرے پاس آئے اور میرے گھر کے اندر آئے اور فرمایا میں نے سنا ہے تم نے کہا ہے میں ساری عمر روزہ رکھونگا اور قرآن

قال فصمت ثلاثۃ ایام من الشہر ثم قلت انی اقوی علی اکثر من ذلک

چھوڑ گیا میں نے کہا بیشک یا رسول اللہ میں نے ایسا ہی کہا ہے آپ نے فرمایا ایسا مت کر ہر مہینہ میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ سب لوگوں سے زیادہ معتدل ہے اس کو یا وہ ایک دن روزہ رکھتے ہیں اور ایک دن افطار کرتی تھے اور جب وعدہ کرتے تو خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتی تو میدان سے نہ بھاگتے

ذکر الزیادۃ فی الصیام والنقصان روزوں کی کمی اور زیادتی کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ صم یوما ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلک قال صم یومین ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلک قال صم ثلاثۃ ایام ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلک قال صم اربعۃ ایام ولک اجر ما بقی قال انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصیام عند اللہ صوم داود علیہ السلام کان یصوم یوما ویفطر یوما

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور تجھ کو ثواب ملیگا باقی نو دن کے روزہ کا (یعنی دس دن میں ایکدن روزہ رکھ) انہوں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا دو دن روزہ رکھ اور باقی دو دن کا تجھ کو ثواب ملیگا انہوں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھ اور تجھ کو باقی دو دن کا ثواب ملیگا انہوں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا سب روزوں میں افضل روزہ رکھ داؤد علیہ السلام کا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے

عن عمرو قال ذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الصوم فقال صم من کل عشرۃ ایام یوما ولک اجر ذلک التسعۃ فقلت انی اقوی من ذلک قال صم من کل تسعۃ ایام یوما ولک اجر ذلک الثمانیۃ فقلت انی اقوی من ذلک قال صم من کل ثمانیۃ ایام یوما ولک اجر السبعۃ فقلت انی اقوی من ذلک قال فلم یزل حتی قال صم یوما وافطر یوما

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا بیان کیا آپ نے فرمایا ہر دس دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھ کو باقی نو روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ہر نو دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھ کو باقی آٹھ روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا ہر آٹھ دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھ کو باقی سات دنوں کے روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے ہر ایک سیر فرماتے رہے یہانتک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صم یوما ولک اجر عشرۃ فقلت زدنی قال صم یومین ولک اجر تسعۃ فقلت زدنی قال صم ثلاثۃ ولک اجر ثمانیۃ قال ثابت وذکرت ذلک للحسن فقال ما اراہ الا زاد فی العمل وینقص من الاجر

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن روزہ رکھ تجھ کو دس دن روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا دو دن روزہ رکھ تجھ کو نو روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھ تجھ کو آٹھ روزوں کا ثواب ملیگا ثابت نے کہا میں نے حسن سے یہ حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل

بڑھتا جاویگا اتنا ثواب گھٹتا جاویگا ف اور مقصود اس سے یہہ ہے کہ لوگ روزے کم رکھیں اور افطار زیادہ کریں اسلیے
کہ جب بہت روزے رکھینگے تو نفس کو بھوک اور پیاس کی عادت ہوجاویگی علاوہ اسکے خوف ہے اسبات کا کہ کہیں بہت روزوں
سے ضعف نہ ہوجاوے اور پھر دوسری عبادتوں میں خصوصًا کافروں سے جہاد کرنے میں خلل پڑے صوم ثلثۃ ایام
من الشہر ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ بلغنی
انک تقوم اللیل وتصوم النہار قلت یا رسول اللہ ما اردت بذلک الا الخیر قال لا صام من صام الابد
ولکن ادلک علی صوم الدہر ثلاثۃ ایام من الشہر قلت یا رسول اللہ انی اطیق اکثر من ذلک قال صم خمسۃ
ایام قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم عشرا فقلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم صوم داود علیہ السلام
کان یصوم یوما ویفطر یوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا میں نے سنا ہے
تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور ہر دن روزہ رکھتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میری نیت نہ تھی مگر ثواب کی رغبت میں بہتر جان کر
یہ کرتا ہوں آپنے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہیں رکھا لیکن میں تجھکو ہمیشہ روزے کا ثواب بتلاتا ہوں ہر مہینے میں تین
دن روزہ رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ہر مہینے میں پانچ دن روزہ رکھہ میں نے کہا یا رسول اللہ
مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں دس دن روزہ رکھہ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا تو
داود علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساق الحدیث ترجمہ دوسری روایت بھی عبد اللہ بن عمرو سے ایسی ہی ہے عن عبد اللہ
بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ بن عمرو انک تصوم الدہر وتقوم اللیل وانک
اذا فعلت ذلک ہجمت العین ونفہت لہ النفس لا صام من صام الابد صوم الدہر ثلاثۃ ایام من الشہر
صوم الدہر کلہ قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم صوم داود کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر
اذا لاقی ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبد اللہ تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات
بھر عبادت کرتا ہے جب تو ایسا کریگا تو آنکھیں اندر بیٹھ جاوینگی اور طبیعت تھک جاویگی جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہیں رکھا
ہر مہینے میں تین روزہ رکھنا ہمیشہ کے روزے کے برابر ہے میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار
کر جیسے داود علیہ السلام کرتے تھے اور وہ لڑائی سے نہ بھاگتے تھے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقرا القرآن فی الشہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فلم ازل اطلب الیہ حتی قال فی خمسۃ ایام وقال صم ثلاثۃ
ایام من الشہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک فلم ازل اطلب الیہ قال صم احب الصیام الی اللہ عز وجل صوم داود کان
یصوم یوما ویفطر یوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا قرآن کو ایک مہینے میں
پڑھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے پھر میں ایسے ہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپنے فرمایا پڑھ پانچ دن میں آپنے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے

رکھو میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر میں یہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پس تو داؤد علیہ السلام کا
روزہ رکھ یہ افضل روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے عمرو عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ
وسلم سے کہا میں صوم الدہر رکھتا ہوں آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو یہ خبر پہنچائی ہے کہ تو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے
فرمایا ایسا نہ کر روزہ رکھ اور افطار کر سو رات بھر نماز پڑھ اور سو اس لیے کہ تیرے اوپر تیری آنکھ کا بھی حق ہے اور تیرے نفس کا بھی حق ہے اور تیری بی بی کا بھی حق ہے روزہ رکھ اور افطار کر اور سو ہر مہینہ میں ایک روزہ
رکھ اور تجھ باقی زمانہ تو ثواب ملیگا میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو حضرت داؤد
علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے کہا اور کس کا روزہ کیسا تھا نبی اللہ کے آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتی تو جب
لڑائی میں مقابلہ ہوتا تو نہ بھاگتے میں نے کہا کون ایسا کر سکتا ہے یا نبی اللہ **صیام** خمسۃ ایام من الشہر مہینے میں پانچ
روزے رکھنے کا بیان عمرو عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر لہ صوم فدخل علی فالقیت لہ
وسادۃ ادم حشوھا لیف فجلس علی الارض وصارت الوسادۃ فیما بینی وبینہ قال اما یکفیک من کل شہر
ثلاثۃ ایام قلت یا رسول اللہ قال خمسا قلت یا رسول اللہ قال سبعا قلت یا رسول اللہ قال تسعا قلت یا رسول
اللہ قال احدی عشرۃ قلت یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم فوق صوم داؤد شطر الدہر
صیام یوم وفطر یوم عمرو عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا میرے روزہ رکھنے کا آپ تشریف
لائے میرے پاس میں نے آپ کے لیے ایک تکیہ بچھایا چمڑے کا جس میں اندر خرما کی چھال بھری تھی آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ
کے بیچ میں ہو گیا آپ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینہ میں تین روزے کافی نہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پانچ میں نے کہا یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا سات میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ہے وہ آدھی زمانہ میں روزہ رکھتے ہیں اسطرح کہ ایک دن روزہ رکھتے
اور ایک دن افطار کرتے **صیام** اربعۃ ایام من الشہر مہینہ میں چار روزے رکھنا **عمرو** عبداللہ بن عمرو قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صم من الشہر یوما قلت ایزیدنی قال صم یومین قلت ایزیدنی قال صم
یومین وذاک اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک فقال فصم
یومین وذاک اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم ثلاثۃ ایام وذاک اجر ما بقی قلت انی اطیق
اکثر من ذلک قال صم اربعۃ ایام وذاک اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

افضل الصوم صوم داود کان یصوم یوما ویفطر یوما ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے مجھ سے میں ایک روزہ رکھو اور تجھ باقی نو دنوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور تجھ باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھ اور تجھ باقی دنوں کا روزے کا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا چار دن روزہ رکھ اور تجھ باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے روزوں میں بہتر داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے صوم ثلاثة ایام من الشهر صوم الدهر کله عن ابی ذر قال اوصانی حبیبی صلی الله علیه وسلم بثلاثة لا ادعهن اوصانی بصلوة الضحی وبالوتر قبل النوم وبصیام ثلثة ایام من کل شهر ترجمہ ابوذر سے روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے حبیب نے اللہ اور پیغمبر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی میں انکو نہیں چھوڑتا وصیت کی مجھکو چاشت کی نماز ہر مہینے کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی عن ابی هریرة قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاث لا ادعهن بصوم ثلاثة ایام من کل شهر وبرکعتی الضحی وبان لا انام الا علی وتر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم کیا ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے جمعہ کے دن غسل کرنا تیسری ہر مہینے میں تین روزے رکھنا عن ابی هریرة قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم برکعتی الضحی وان لا انام الا علی وتر وبصیام ثلثة ایام من کل شهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے کا اور بغیر وتر پڑھے نہ سونیکا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا عن ابی هریرة قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم بصوم ثلاثة ایام من کل شهر وبالغسل یوم الجمعة وبصیام ثلثة ایام من کل شهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا وتر پڑھ کر سونے کا اور جمعہ کے دن غسل کرنیکا اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کا عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول شهر الصبر وثلثة ایام من کل شهر صوم الدهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رمضان کے مہینے میں اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام ثلثة ایام من الشهر فقد صام الدهر کله ثم قال صدق الله فی کتابه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوس نے ہمیشہ روزہ رکھا پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو کوئی ایک نیکی لاوے اسکو دس گنا ثواب ہوگا عن ابی ذر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صام ثلثة ایام من کل شهر فقد صام الشهر او فله صوم الشهر ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوسکو پورے مہینے کے روزوں کا ثواب ہے عن عثمان بن ابی اللہاب قال

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صیام ثلثۃ ایام من الشہر صیام الدہر ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر مہینے میں تین روزے ہمیشہ روزے ہیں عن ابن عمر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے کیف یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر ہر مہینے میں تین روزے کس طرح رکھے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر یصوم ثلثۃ من اول الشہر والخمیس الذی یلیہ ثم الخمیس الذی یلیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے پہلی پیر کو دوسری اس کے بعد کی جمعرات کو تیسری اوسکی بعد کی جمعرات کو عن هنیدۃ الخزاعی قالت دخلت علی ام المومنین تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام اول اثنین من الشہر ثم الخمیس ثم الخمیس الذی یلیہ ترجمہ ہنیدہ خزاعی سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہ کے پاس گیا وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے ایک پہلے پیر کو دوسری جمعرات کو پھر ایک دوسری جمعرات کو عن حفصۃ قالت اربع لم یکن یدعہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشر وثلاثۃ ایام من کل شہر ورکعتین قبل الغداۃ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے چار باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ایک تو عاشورا کے روزے کو دوسرے ذی حجہ کے دس روزوں کو تیسری ہر مہینے میں تین روزوں کو چوتھی فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم من تسعۃ من ذی الحجۃ ویوم عاشوراء وثلاثۃ ایام من کل شہر اثنین من الشہر وخمیس ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذی حجہ میں نو روزے رکھتے (پہلی تاریخ سے لیکر نویں تاریخ تک) اور عاشورا کے روز (یعنی دسویں محرم کو) روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پیر کو اور دو دو جمعراتوں کو عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم العشر وثلث ایام من کل شہر اثنین والخمیسین ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذی حجہ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین دن ایک پیر کو اور دو دو جمعراتوں کو عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بصیام ثلثۃ ایام اول خمیس فی اہلہ اثنین وثنین ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم کرتے ایک نوچندی جمعرات کو دوسری پیر کو تیسری پیر کو عن جندب بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام ثلثۃ ایام من کل شہر صیام الدہر وایام البیض صبیحۃ ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن ہر مہینے میں روزہ رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کی برابر ہے اور ایام بیض تیرہویں شب کی فجر سے چودہویں پندرہویں تک ہیں ان کو ایام بیض اس لیے

کہتی ہیں کہ ان کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِبِلٍ قَدْ شَوَّهَا فَوَضَعَهَا بِاَیْنَ یَدَیْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَاْكُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ یَّاْكُلُوْا فَاَمْسَكُوْا فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّیْ اَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْعَشْرَ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایک خبر گوش بھنا کر لایا اوس کو آپکے سامنے رکھا آپ اوس کے کھانے سے رکے اور نہیں کھایا لیکن لوگوں کو حکم کیا انہوں نے کھایا اور گنوار بھی کھانے سے رکا آپنے فرمایا تو کیوں نہیں کھاتا وہ بولا میں ہر مہینے میں تین دن روزے سے رکھتا ہوں آپنے فرمایا اگر تو روزے رکھتا ہے تو چاندنی کے دنوں میں رکھ (یعنی ۱۳-۱۴-۱۵) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَیَّامِ الْبِیْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا مہینے میں تین روزے رکھنے کا ایام بیض میں (یعنی ۱۳-۱۴-۱۵) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنَ الْبِیْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ وہی جو گزرا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مہینے میں روزہ رکھے تو تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں کو رکھ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْكَ بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تو لازم کر لے اپنے اوپر روزہ تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں کو عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو تیرہویں اور چودھویں اور پندرہویں کے روزے کا عَنْ اَبِیْ الْحُوَیْرِثِ قَالَ قَالَ اَبِیْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَرْنَبٌ قَدْ شَوَاهَا وَجَعَلَ یَنْتِفُ وَبَهَا بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُّهَا نَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهَا لَا یَضُرُّكُلُوْا وَقَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ كُلْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا ..... قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَیْكَ بِالْغُرِّ الْبِیْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ یزید بن دکین سے روایت ہے میرے باپ نے کہا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک خرگوش لیے ہوئے جسکو اوس نے بھونا تھا اور روئی بھی تھی سو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا اور کہا میں نے دیکھا یہ خون بہا رہا تھا (یعنی حیض کا خون اسمیں سے نکلتا تھا اس لیے کہ خرگوش کو حیض آتا ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کچھ نقصان نہیں کھاؤ اور گنوار سے فرمایا تو بھی کھا اوس نے کہا میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا کیسے روزے اوس نے کہا مہینے کے تین روزے آپنے فرمایا اگر تو یہ روزے مہینوں میں رکھ یعنی تیرہویں چودھویں

اور پندرہویں کو۔ امام نسائی نے کہا صحیح یہ ہے کہ ابن جریج نے ابی ذر سے سنا لیکن کچھ میں شاید ہو لی سو بجز ابی ذر کے اور کہا گیا ہو

عن موسیٰ بن طلحۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنب وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صائما فاکلہ والیھا فقال الذی جاء بھا انی رایت بھا دما فانکرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلہ والیھا وامر القوم ان یاکلوا وکان فی القوم رجل مبتذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مالک قال انی صائم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھلا ثلاث البیض ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خرگوش لایا آپ نے اپنا ہاتھ اوسکیطرف لمبا کیا (کھانے کو) وہ شخص بولا میں نے دیکھا ہے اسکو خون آتا تھا آپ نے ہاتھ روک لیا اور لوگوں کو حکم دیا اوس کے کھانے کو ایک شخص دور علیحدہ بیٹھا تھا آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے وہ بولا میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا ایام بیض میں کیوں روزہ نہیں کہتا تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو

عن موسیٰ بن طلحۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنب قد شوھا رجل فلما قدمھا الیہ قال انی رسول اللہ انی قد رایت بھا دما فتر عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما راٰی ذلک الرجل تنحی عنہ قال کلوا فانی لما استنھیتہ اکلھا ورجل جالس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادن فکل مع القوم فقال انی رسول اللہ انی صائم قال فھلا صمت البیض قال وما ھن قال ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش لایا جسکو ایک شخص بھونکر لایا تھا جب آپکے سامنے رکھا تو بولا یا رسول اللہ میں نے دیکھا اوس کو خون آتا تھا آپ نے ہاتھ سمیٹ لیا اور نہ کھایا اور جو لوگ آپکے پاس تھے اون سے کہا کھاؤ اسلیے کہ میرا جی چاہتا تو میں نے کہا تھا ایک شخص اور بیٹھا تھا آپ نے اوس سے فرمایا نزدیک آ اور لوگوں کے ساتھ شریک ہو کہا نے میں وہ بولا یا رسول اللہ میں روزہ سے ہوں آپنے فرمایا تو نے بیض کے روزے کیوں نہ رکھے پوچھا بیض کے روزے کیسے آپ نے فرمایا تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو

عن عبد الملک یحدث عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بصیام الایام الثلاث البیض ویقول ھی صیام الشھر ترجمہ عبد الملک سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین ایام بیض میں روزے رکھنے کا حکم کرتے اور فرماتے یہ مہینے کے روزے کے برابر ہیں

عن عبد الملک بن ابی النھال حدثت عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر ھذہ بصیام ثلاث البیض ترجمہ عبد الملک بن ابی النہال نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگوں کو ایام بیض کے تین روزے رکھنے کا

عن عبد الملک بن قدامۃ بن ملحان عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بصیام اللیالی الغر البیض ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ عبد الملک بن قدامہ بن ملحان سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ قدامہ بن ملحان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے چاند کی سفید راتوں میں روزہ رکھنے کا تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں کو

صوم یوم من الشھر مہینے میں دو دن روزہ رکھنا

عن عبد الملک بن قدامۃ بن ملحان عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فقال صم یوما من الشھر قلت یا رسول اللہ زدنی زدنی

قال یا رسول اللہ زدنی زدنی یعنی من کل شہر قلت یا رسول اللہ زدنی زدنی ان بعدنی قوۃ فسکت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننت انہ لیس دونی قال صم ثلاثۃ ایام من کل شہر ثم رحمہ ابو عقرب سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ
بڑا ہے۔ بڑا ہے کہا یا رسول اللہ بڑا ہے دو دن ہر مہینے میں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ بڑا ہے بڑا ہے میں اپنے تئیں زیادہ
پاتا ہوں آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ میں سمجھا آپ مجھے جواب دیں گے میں نہیں پوچھونگا آپ نے فرمایا تین روزے
رکھ ہر مہینے میں عن ابی عقرب انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فقال صم یوما من کل شہر
فاستزادہ قال یا نبی اللہ وانی اجدنی قویا فزادہ قال صم یومین من کل شہر قال یا نبی اللہ وانی اجدنی
انی اجدنی قویا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اجدنی قویا فما زال یزیدہ حتی قال صم ثلاثۃ ایام من کل شہر ثم رحمہ
ابو عقرب سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ایک روزہ رکھ ہر مہینے میں اور زیادہ چاہا ابو عقرب نے کہا فدا ہوں
آپ پر ان باپ میرے میں اپنے تئیں طاقت دار پاتا ہوں آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے میں دو روزے کہا اوس نے کہا فدا
ہوں آپ پر ان باپ میرے میں اپنے تئیں طاقت دار پاتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں بھی اپنے تئیں طاقت دار پاتا ہوں
طاقتدار پاتا ہوں پھر آپ اوسی زیادہ کیا جب اوس نے بہت خاطر کی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ

کتاب الزکوٰۃ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں ف جو ایک رکن اسلام ہے جیسے نماز **باب وجوب الزکوٰۃ** زکوٰۃ فرض ہے عن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ حین بعثہ الی الیمن انک تاتی قوما اہل کتاب فاذا
جئتہم فادعہم الی ان یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ہم اطاعوک لذلک فاخبرہم
ان اللہ عز وجل فرض علیہم خمس صلوات فی یوم ولیلۃ فان ہم اطاعوک لذلک فاخبرہم ان اللہ
عز وجل فرض علیہم صدقۃ تؤخذ من اغنیائہم وترد علی فقرائہم فان ہم اطاعوک لذلک فاتق دعوۃ
المظلوم ترحمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو اون سے کہا تمہارا
گزر ہوگا ایک قوم پر جو اہل کتاب ہیں یعنی یہود اور نصاریٰ پھر جب تو اون کے پاس پہنچے تو بلا اون کو گواہی دینے کی اس بات کی کہ
خدا کے کوئی عبادت کی لائق نہیں اور محمد صلعم اوسکے بندے ہیں اور پیغمبر ہوئے ہیں اگر وہ تیرا کہنا ان لیں پھر تو اون سے کہہ اللہ نے
اوپر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں ایک دن رات میں اگر وہ اوسکو مان لیں پھر اون سے کہہ اللہ نے اون پر صدقہ فرض کیا
کیا ہے جو اوناروں سے لیا جاتا ہے اور اونھی میں کے محتاجوں کو دیا جاتا ہے اگر وہ اسکو بھی مان لیں تو بچا رہ مظلوم
کی بد دعا سے ف صحیحین کی روایت میں ہے اگر وہ اسکو بھی یعنی صدقہ دینے کو بھی مان لیں تو بچا رہ اون کے عمدہ اور بہتر مال

یعنی زکوۃ میں شرط یہ ہے کہ مال اچھا دے اور بُرا نہ دے اور بیچارہ مظلوم کی بد دعا سے بچے کیونکہ مظلوم کی دعا میں اور اللہ تعالی میں کچھ روک نہیں ہے یعنے وہ برابر جیسی اللہ تعالی تک پہنچتی ہے کہیں نہیں رکتی ایسا نہ ہو کہ تو ان پر ظلم کرے اور زکوۃ میں عمدہ عمدہ مال لیوے اور وہ تیرے لیے بد دعا کرین عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَى اللهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے اوسکے دادا سے اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پاس نہیں آیا یہانتک کہ میں نے قسمیں کہائیں تہیں اپنی انگلیوں سے زیادہ کہ آپ پاس نہ آؤنگا اور کبھی آپکا دین قبول نہ کرونگا اور میں ایک آدمی تہا جسکو کچھ عقل نہ تھی مگر جو اللہ نے اور اوس کے رسول نے سکہلایا اور میں آپسے پوچھتا ہوں اللہ کی وحی کی قسم دیکر اللہ نے کس چیز کے ساتھ آپکو بھیجا ہماری طرف آپنے فرمایا اسلام کے ساتھ میں نے کہا اسلام کی نشانیاں کیا ہیں آپنے فرمایا تو کہے میں نے اپنا مونھہ رکھہ دیا اللہ کیطرف (یعنی جو اوسکا حکم ہوگا سو بجا لاؤنگا) اور اوسی کا ہو گیا اور نماز ادا کرے اور زکوۃ دیوے عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ تَمْلَأُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرنا وضو کا آدہا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور وضو سے صغائر یعنی چہوٹے بخشے جاتے ہیں) اور الحمد للہ کہنا بہر دیگا ترازو کو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتے ہیں آسمان اور زمین کو (اپنے ثواب سے) اور نماز نور ہے (قیامت میں) اور زکوۃ دلیل ہے (اسکے پاس خلوص کے اور نجات کی) اور صبر روشنی ہے (یعنی عقل کی روشنی ہے جسکو عقل ہے وہ صبر کرتا ہے اور جو اس روشنی سے محروم ہے وہ صبر نہیں کرتا) اور قرآن دلیل ہے تیرے لیے (اگر تو حق پر ہو) یا دلیل ہے تجہپر (اگر تو باطل پر ہو) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ يَقُولَانِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ ترجمہ ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے تین بار پھر آپ جہک گئے اور ہر شخص ہم میں سے جہک کر رونے لگا لیکن ہمکو معلوم نہیں ہے کہ کیا قسم کہائی پھر آپنے سر اوٹہایا اور آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم کو بہلا معلوم ہوا لال اونٹ ملنے سے زیادہ (لال اونٹ بہت قیمتی ہوتے ہیں) پھر آپنے فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑہے اور رمضان کے روزے رکہے اور زکوۃ نکالے اور ساتوں بڑے گناہوں سے بچے (یعنی شرک اور جادو اور خون ناحق اور سود خواری اور یتیم کے مال کہا جانے اور

جہاد سے بہکانے اور ناپاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے سے اوسکیلیے جنت کے دروازے کھولیجاوینگے اور کہاجاویگا جاؤ سلامتی کے ساتھ
عن ابی حمزۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل
اللہ دعی من ابواب الجنۃ یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوٰۃ دعی من باب الصلوٰۃ
ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان
من اھل الصیام دعی من باب الریان قال ابوبکر ھل علی من یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فھل یدعی منھا
کلھا احد یا رسول اللہ قال نعم وانی لارجو ان تکون منھم ۲ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا صرف کرے اللہ کی راہ میں وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جاویگا اے بندے
اللہ کے یہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے کئی دروازہ ہیں جو نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جاویگا اور جو غازی ہوگا
وہ جہاد کے دروازہ سے بلایا جاویگا اور جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو روزہ دار ہوگا وہ باب
الریان سے بلایا جاویگا ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص ان دروازوں سے بلایا جاوے اوسکو کچھ ضرر نہیں لیکن کوئی ایسا
بھی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہاں اور مجھ کو امید ہے کہ تم انہی میں سے ہوگے **باب التغلیظ فی ترک**
الزکوٰۃ زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب عن ابی ذر قال جئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی
مقبلا قال ھم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت مالی لعلی انزل فی شیء قلت من ھم فداک ابی وامی قال الاکثرون
اموالا الا من قال ھکذا وھکذا وھکذا حتی بین یدیہ وعن یمینہ وعن شمالہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا
یموت رجل فیدع ابلا او بقرا لم یؤد زکوتھا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تطؤہ باخفافھا
وتنطحہ بقرونھا کلما نفدت اخراھا اعیدت اولھا حتی یقضی بین الناس ۳ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کعبے کے سایے میں بیٹھے تھے جب مجھ کو آتے دیکھا تو فرمایا وہی لوگ ٹوٹے والے ہیں قسم ہے کعبے کے
پروردگار کی میں نے کہا کیا ہے شاید میری بابت میں کچھ اوترا میں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے
آپ نے فرمایا جو بہت مال کہتے ہیں مگر جو ایسے ہیں اور اشارہ کیا اسطرف اوسطرف یہانتک کہ سامنے اور داہنے اور بائیں بھی (یعنی ہر طرف سے
محتاجوں کے خیر لیتے ہیں) پھر فرمایا قسم ہے اوس شخص کے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص مرے اونٹ اور بیل چھوڑ کر جن کے زکوٰۃ
نہ دی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت میں بڑے ہوکر آوینگے اور موٹی اور دونی ہونگے اوسکو کھروں سے اور ماریں گے اوس کو سینگوں سے
جب اخیر جانور اوسکا اسطرح کرلیگا تو پھر پہلے سے لاویگے ۔ یہی ہوتا رہیگا یہانتک کہ حکم ہو اور یہ میں یعنے اونکا فیصلہ ہو کہ جنتی
ہیں اور یہ دوزخی ۔ عن سعید بن ابی ھند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل لہ مال لا یؤدی حق مالہ
الا جعل لہ طوقا فی عنقہ شجاعا اقرع وھو یفر منہ وھو یتبعہ ثم قرأ علینا من کتاب اللہ عز وجل
ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم

یوم القیمۃ ثم ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو وہ مال اسکے گردن کا طوق ہوگا ایک گنجا سانپ بنکر وہ اوس سے بہاگے گا اور یہ اوس کے ساتھ ہوگا پھر اسکی تصدیق کے لیے کلام اللہ کی یہ آیت پڑہی مت سمجہو جن لوگوں کو بخیلی کرتے ہین اوس مال کے ساتھ جو اللہ نے انکو اپنے فضل سے دیا ہے بلکہ وہ انکے لیے بہتر ہے بلکہ وہ برا ہے اون کے لیے نزدیک ہے جسکے ساتھ وہ بخیلی کرتے ہین وہ اونکا طوق بنایا جاویگا قیامت کے روز عن ابی حرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایما رجل کانت لہ ابل لا یعطی حقھا فی نجدتھا ورسلھا قالوا یا رسول اللہ ما نجدتھا ورسلھا قال فی عسرھا ویسرھا فانھا تاتی یوم القیمۃ کاغد ما کانت واسمنہ واشرہ ینطح لھا بقاع قرقر فتطاؤہ باخفافھا اذا جاءت اخرھا اعیدت علیہ اولھا یوما کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین الناس فیری سبیلہ وایما رجل کانت لہ بقر لا یعطی حقھا فی نجدتھا ورسلھا فانھا تاتی یوم القیمۃ اغد ما کانت واسمنہ واشرہ ینطح لھا بقاع قرقر فتطاؤہ کل ذات ظلف بظلفھا اذا جاوزتہ اخرھا اعیدت علیہ اولھا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین الناس فیری سبیلہ وایما رجل کانت لہ غنم لا یعطی حقھا فی نجدتھا ورسلھا فانھا تاتی یوم القیمۃ کاغد ما کانت واسمنہ واشرہ فینطح لھا بقاع قرقر فتطاؤہ کل ذات ظلف بظلفھا وتنطحہ کل ذات قرن بقرنھا لیس فیھا عضباء ولا عضباء اذا جاوزتہ اخرھا اعیدت علیہ اولھا فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین الناس فیری سبیلہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جس شخص کے پاس اونٹ ہون اور وہ اونکی زکوٰۃ نہ دیتا ہو نگے اور کشادگی مین (یعنے جب اونٹ موٹی تازی ہون تو زکوٰۃ نہ دیوے اون مین سے کیونکہ اچھے موٹے اونٹ کا خدا کی راہ مین دینا دشوار ہوا اور جب دبلی ہون تو بڑا سمجہکر زکوٰۃ مین دیدیوے یا جب قحط اور تنگی کا زمانہ ہو تو زکوٰۃ نہ نکالے) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ تنگی اور کشادگی کیا ہے آپ نے فرمایا دشواری اور آسانی کے ٹالے مین تو وہ اونٹ قیامت کے روز خوب تیز اور چالاک بنکر آوینگے اور اونکا مالک اون اونٹونکے سامنے ایک صاف برابر میدان مین اونہا لٹایا جاویگا وہ اونٹ اسکو روندینگے اپنے گہرون سے جب اخیر کا اونٹ روند چکیگا تو پہر سری پہلا اونٹ کو لاوینگے دن بھر اسیطرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو لوگون کا اور وہ اپنی راہ دیکہ لیوے (کہ جنت کیطرف ہے یا دوزخ کیطرف) اور جس شخص کا پاس بیل ہون وہ انکی زکوٰۃ ادا نہ کرے تنگی اور آسانی کے زمانے مین تو قیامت کے روز وہ بیل تیز اور موٹی اور چالاک بنکر آوینگی اور اون کے مالک کو اونہا لٹا جاویگا ایک صاف پٹیر میدان مین پہر ہر ایک سینگون والا بیل اریگا اوسکو اپنے سینگون سے اور ہر ایک گہر والا اپنے گہروں سے اون کو کچلیگا جب اخیر بیل گزر جاویگا تو پہر سے سری پہلی بیل کو لاوینگے دن بہر اسی طرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو لوگون کا اور وہ اپنی راہ دیکہ لیوے اور جس شخص کے پاس بکریان ہون اور وہ اون کی زکوٰۃ تنگی اور آسانی کے وقت ادا نہ کرے تو قیامت

کے روز وہ بکریان تیز اور موٹی اور چالاک بکرا آوینگی پہراوسکے مالک کو اوندہا لٹایا جاویگا ایک برابر کھلے میدان مین اور ہر ایک کھروالی بکری اوسکو اپنے کھروں سے روندیگی اور سینگوالی سینگوں سے ماریگی اور کوئی اوسمین مڑی ہوئے سینگ کی یا ٹوٹے ہوئے سینگ کی نہ ہوگی (بلکہ سب کے سینگ سیدہے اور مضبوط ہونگے تاکہ مالک کو تکلیف پہونچاوین) جب اخیر کی بکری نکل جاویگی تو پہر سری سے پہلی کو لاوینگے دن بہر جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہولوگونکا اور وہ اپنی راہ دیکھیگا

باب مانع الزکوٰۃ جو شخص زکوۃ نہ دیوے اوسکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعہ قال عمر رضی اللہ عنہ فواللہ ما ھو الا ان رایت اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر خلیفہ ہوئے اور جو لوگ عربون مین سے کافر ہوئے وہ کافر ہوئے تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رضی سے کہا تم کیسے لڑوگے لوگون سے (جو زکوۃ نہین دیتے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ کہین کوئی معبود سچا نہین ہے سوا خدا کے تو جسنے یہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجھسے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے مین (یعنے اگر کسیکو مارےگا تو وہ بھی مارا جاویگا یا کسی کا مال لیگا تو اوسکا بھی مال لیا جاویگا) اور اوسکا حساب اللہ پر ہے حضرت ابوبکر نے کہا مین لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کریگا نماز اور زکوۃ مین (یعنے نماز پڑہی اور زکوۃ نہ دی) اوسکی فرضیت کا انکار کرکے کیونکہ زکوۃ حق ہے مال کا (جیسے نماز حق ہے نفس کا) قسم خدا کی اگر ایک بکری کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور مجھکو نہ دین گے تو مین اون سے لڑونگا اوس کے نہ دینے پر حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی مجھے کچھ نہ تھا مگر مین جانتا ہون اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا لڑنے کے لیے پہر مین جانا کہ یہی حق ہے **ف** اس لیے کہ اسلام مین صرف لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہین بلکہ اسلام کی ارکان مین سے پہلا رکن توحید ہے پہر نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج یہ بھی ارکان ہین جو کوئی ان کے فرض ہونے سے انکار کریگا وہ مسلمان نہین اوس سے لڑنا چاہیے

باب تغلیظ مانع الزکوٰۃ جو شخص زکوۃ نہ دیوے اوس کی سزا کیا ہے **عن** بھز بن حکیم قال حدثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ فی کل اربعین ابنۃ لبون لا یفرق ابل عن حسابھا من اعطاھا مؤتجرا فلہ اجرھا ومن ابی فانا اخذوھا وشطر ابلہ عزمۃ من عزمات ربنا لا یحل لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم منھا شئ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا سے اوس نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چالیس اونٹ مین جو جنگل سے چرائے جاتے ہون ایکدو برس کے اونٹنی ہے اونٹ جدا نہ کیے جاوین گے اپنے حساب سے (زکوۃ سے بچنے کے لیے) جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کے لیے

اسکو ثواب ملیگا اور جو شخص انکار کریگا ہم زکوٰۃ بھی لینگے اور آدھی اونٹ اور کسی تین گنج یعنی ایک سو بیس بکریوں میں سے ایک بکری مال میں سے محمد کی آل کو کچھ درست نہیں ہے۔ **باب** ذکوٰۃ کا بیان اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع آٹھ رطل یا پانچ رطل کا ہوتا ہے اور رطل ایک سیر کا ہوتا ہے اور چالیس درم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ سو درہم ہوئے اور درم تین اشرفی اور ایک رتی اور پانچویں حصہ رتی کے برابر ہوتا ہے اگر کوئی پورا بارہ ماشہ کا ہو تو دو سو درہم میں ساٹھ درہم تول چاندی ہوتی ہے اور جو کم زیادہ ہو تو اسی حساب سے لگا سکتے ہیں **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ** اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَھُمْ اِنَّ ھٰذِہٖ فَرَائِضُ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِھَا رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَھَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْھِھَا فَلْیُعْطِ وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذٰلِکَ فَلَا یُعْطِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِیْ کُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَثَلَاثِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَکَرٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِیْنَ فَفِیْھَا حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْفَحْلِ اِلٰی سِتِّیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ فَفِیْھَا جَذَعَۃٌ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ فَفِیْھَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَاِذَا اَرَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ فَاِذَا تَبَایَنَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ فِیْ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ الْجَذَعَۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ جَذَعَۃٌ وَعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْحِقَّۃُ وَیَجْعَلُ مَعَھَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَہٗ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ الْحِقَّۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ اِلَّا جَذَعَۃٌ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ وَیُعْطِیْہِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا اَوْ شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَہٗ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ الْحِقَّۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ وَعِنْدَہٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ وَیَجْعَلُ مَعَھَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَہٗ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ بِنْتِ لَبُوْنٍ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ اِلَّا حِقَّۃٌ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ وَیُعْطِیْہِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا اَوْ شَاتَیْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ بِنْتِ لَبُوْنٍ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ اِبْنَۃُ لَبُوْنٍ وَعِنْدَہٗ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ وَیَجْعَلُ مَعَھَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَہٗ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃُ

ابنۃ مخاض فان لم یکن عندہ الا ابن لبون ذکر فانہ یقبل منہ ولیس معہ شیء ومن لم یکن عندہ الا اربع من الابل فلیس فیہا شیء الا ان یشاء ربہا وفی صدقۃ الغنم فی سائمتہا اذا کانت اربعین ففیہا شاۃ الی عشرین ومائۃ فاذا زادت علی ذلک ففیہا شاتان الی مائتین فاذا زادت علی ذلک ففیہا ثلث شیاہ الی ثلثمائۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ شاۃ ففی کل مائۃ شاۃ ولا یؤخذ فی الصدقۃ ہرمۃ ولا ذات عوار ولا تیس الفحل الا ان یشاء المصدق ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیہا شیء الا ان یشاء ربہا وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ درہم فلیس فیہا شیء الا ان یشاء ربہا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اون کے لیے یہ لکھا کہ یہ فرض ہین زکوۃ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانون پر جنکا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا جس مسلمان سے مانگا جاوے اونکو موافق وہ دیوے اور جس سے مانگا جاوے اس سے زیادہ نہ دیوی ۔ پچیس اونٹون سے کم مین ہر پانچ اونٹون مین ایک بکری ہو جب پچیس اونٹ ہوجاوین تو اونمین ایک برس کی اونٹنی ہو پینتیس تک اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا اونٹ جب چھتیس اونٹ ہون تو اون مین دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹون تک جب پہنچیں اونٹ ہون تو اون مین تین برس کے اونٹنی ہو (جو لائق ہونر کودنے کی نیچ جوان ہوگئی ہو) ساٹھ اونٹون تک جب اکسٹھ ہوجاوین تو اون مین چار برس کے اونٹنی ہے (جو پانچوین مین لگی ہو) پچہتر اونٹون تک جب چھہتر ہون تو اون مین دو اونٹنیان ہین دو دو برس کے نوے اونٹون تک جب اکانوے اونٹ ہون تو اون مین دو اونٹنیان مین تین تین برس کے جنپر فحل کودسکے ایکسو بیس اونٹ تک جب ایکسو بیس سے زیادہ اونٹ ہون تو ہر چالیس اونٹ مین ایک اونٹنی ہے دو برس کے اور ہر پچاس مین ایک اونٹنی ہے تین برس کے ۔ اگر اونٹونکے دانتون مین اختلاف ہو یعنے زکوۃ کے لائق اونٹ نہ ہو بلکہ سچ بڑا یا چھوٹا ہو (مثلاً) جس شخص پر چار برس کی اونٹنی لازم آوے اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن تین برس کی اونٹنی ہو تو وہ اوسکو دیدے اور دو بکریان دیدے اگر اوس سے ہوسکین نہین تو بیس درم دیدے اور جس شخصکو تین برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوسکے پاس چار برس کے اونٹنی ہو تو لے لین گے اور زکوۃ لینے والا (یعنی مصدق جو امام کیطرف سے مقرر ہوتا ہے زکوۃ کی تحصیل کے لیے) اوس کو بیس درم پھیر دیگا یا دو بکریان دیدیگا اور جس شخص کو تین برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی دیدے اور دو بکریان اوسکے ساتھ دیوے یا بیس درم دیوے اور جسکو دو برس کے اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس تین برس کے اونٹنی ہو تو لے لینگے اور مصدق اوسکو بیس درم یا دو بکریان دیدیگا اور جسکو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن ایک برس کے اونٹنی ہو تو لے لین گے اور دو بکریان لین گے اگر اوس سے ہوسکین نہین تو بیس درم لین گے اور جس شخص کے اوپر ایک برس کی اونٹنی ہو لیکن اوس کے پاس دو برس کا اونٹ ہو تو لے لینگے اور کچھ نہ دین گے نہ لین گے (اس لیے کہ اونٹ کی قیمت بارہ سو سے نصف ہزار) اور جسکے پاس صرف چار اونٹ ہون اوسمین کچھ زکوۃ نہین ہے مگر جو اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے اور

بکریان جنگل سے چرائی جاتی ہون جب چالیس سے تو اون مین ایک بکری ہو زیادہ ہو تو دو تک اوس مین دو بکریان مین جب سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو تین بکریان ہین تین تک پھر ہر ایک سو مین ایک بکری ہو لیکن زکوۃ مین بوڑھی اور کانے اور عیب دار نہ لیجاوینگی اور نہ نر مگر جب صدقہ لیتا جاہے (کسی مصلحت سے مثلاً اوسکی پاس سب عیب دار یا بوڑھے جانور ہون یا سب نر ہون یا زکوۃ کے جانورون کے لیے زکر ضرورت ہو) اور زکوۃ کے ڈر سے دو جدا مالون کو ایک جگہ نہ کرین (مثلاً چالیس چالیس بکریان دو شخصونکی ہون تو ہر ایک سے ایک ایک بکری لینا چاہیے وہ دونو ملا دین تاکہ ایک سو بکری دینا پڑے) اور ملے ہوئے مالون کو جدا نہ کرین (مثلاً کسی پاس چالیس بکریان ہون وہ مین سے الگ کر دیوے تاکہ مصدق نصاب سے کم سمجھے اور زکوۃ نہ لیوے دو شخصونکا مال سمجھکر ف اور بعضونکا کہنا ہین کہ یہ نہی مصدق کے لیے ہے یعنے وہ ظلم نہ کرے زکوۃ لینے مین اور متفرق مالون کو ایک جگہ نہ کرے زکوۃ وصول کرنیکے لیے اور جب مال دو شریکون کا ہو تو وہ آپس مین ایکدوسرے سے حساب برابر کر لین ف مثلاً دو سو بکریان دو شخصونکی ہون ایک چوتھائی کا شریک ہو اور ایک تین بہم کا تو مصدق دو بکریان لیوے پھر جو تہائی والا آدھی بکری کے دوم دوسرے شریک سے بھرا لیوے ف اور جب بکریان چالیس سے کم ہون تو اون مین کچھ نہین ہے مگر جب اوسکا مالک خوشی سے کچھ دینا چاہے اور جاندی مین چالیسواں حصہ زکوۃ کا ہے (جب دو سو درہم کے برابر ہو) اگر ایک سو نوے درہم ہون تو اون مین کچھ نہین ہے مگر جب مالک خوشی سے کچھ دینا چاہے **باب** مانع زکوۃ الابل اونٹون کی زکوۃ نہ دینے کا عذاب **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل لا یؤدی زکوتہا الا تی یوم القیمۃ علی خیر ما کانت اذا ہو لم یعط فیہا حقہا تطاؤہ باخفافہا وتاتی للغنم علی شر ما کانت اذا لم یعط فیہا حقہا تطاؤہ باظلافہا وتنطحہ بقرونہا قال ومن حقہا ان تحلب علی الماء الا یاتین احدکم یوم القیمۃ ببعیر یحملہ علی رقبتہ لہ رغاء فیقول یا محمد فاقول لا املک لک شیئا قد بلغت الا یاتین احدکم یوم القیمۃ ببقرۃ یحملہا علی رقبتہ لہا یعار فیقول یا محمد فاقول لا املک لک شیئا قد بلغت قال ویکون کنزہم یوم القیمۃ شجاعا اقرع یفر منہ صاحبہ ویطلبہ انا کنزک فلا یزال حتی یلقمہ اصبعہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ اپنے مالک کے پاس نہ آوے گا جو حال مین ہو کر (یعنے جیسے دنیا مین جیسوقت موٹی تازی تھی) جب اوس نے اون کا حق ادا نہ کیا ہوگا (یعنے اون کی زکوۃ نہ دی ہوگی) روندیگی اوسکو اپنے پاؤن سے۔ اسی طرح بکریان اپنے مالک کے پاس آوینگی اچھے حال مین ہو کر جب اوس نے اونکا حق ادا نہ کیا ہوگا روندینگے اوسکو اپنے کھرون سے اور مارینگی اوسکو اپنی سینگون سے ایک حق اونکا یہ ہے (سوا زکوۃ کے مگر زکوۃ فرض ہے اور یہ مستحب ہے) کہ دودھ دوہی جاوین جب پانی پینے آوین ف عرب مین دستور تھا کہ لوگ اپنی اپنی جانورونکو جب پانی پلانے لے جاتے تو وہان جو لوگ جمع ہوتی اون کو دودھ دوہکر پلاتے اگرچہ یہ مستحب ہے مگر مروت اور احسان کے لحاظ سے ضرور ہے بالواسطے اسکو بھی حق قرار دیا **فائدہ** خبردار ہو جاؤ کوئی تم مین سے قیامت کے روز اپنی اونٹ کو گردن پر سوار کر کے نہ لاوے وہ آواز کرتا ہوگا پھر وہ کہیگا اے محمد (صلعم) مجھکو مین کہونگا مین تیرے لیے کچھ نہین کر سکتا مین کہہ چکا تھا۔ تم مین سے ایک کا خزانہ (جسکی وہ زکوۃ ادا نہ کرتا تھا) قیامت

روز ایک گنتی اونٹوں کی بنکر دیتا اور رہا تک اوسکو دیکھکر پھرا کرے گا وہ اوسکے پیچھے ہو گا اور کہو گا میں تیرا خزانہ ہوں یہانتک کہ رہا تک اپنی
انگلی اوس کے منہ میں دیدیگا **باب** سُقُوطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْاِبِلِ اِذَا كَانَتْ رِسَالًا هٰذِهٖ وَهٰؤُلَاءِ هُمْ جَمِيعًا مانجھ
تہ دی ہوں کام کاج کے لیئے اور بوجھ لادنے کو لیکن تو اون میں زکوٰۃ نہیں ہے **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَنْ
جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ
اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا
لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ **ترجمہ** بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے
دادا سے کہا سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب جنگل سے چرنیوالے اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک دو برس
کی اونٹنی ہے۔ اونٹ جدا نہ کیے جاوینگے اپنے حساب سے جو شخص زکوٰۃ دیگا ثواب کے لیے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص نہ دیگا تو ہم
زبردستی لینگے اور آدھی اونٹ اور لینگے (سزا کے لیئے) یہ ایک حکم ہے ہمارے پروردگار کے حکموں میں سے محمد کی آل کو اوس میں سے کچھ
درست نہیں ہے **باب** زَكٰوةِ الْبَقَرِ گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان **عَنْ** مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً
وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کیطرف بھیجا اور حکم کیا ہر بالغ مرد
ایک دینار لیوے کا (جزیہ میں) یا اوس قیمت کا کپڑا اور ہر تیس گائے بیلوں سے ایک بیل برس دو برس کا یا گائی برس روز کی اور ہر چالیس گائے
بیلوں سے ایک گائی دو برس کی **عَنْ** مُعَاذٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ
كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجا اور حکم کیا ہر چالیس بیلوں میں سے ایک گائی دو برس کے لینے کا اور ہر تیس میں
سے ایک برس کی گائی لینے کا اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اوس قیمت کے کپڑے لینی کا **عَنْ** مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ
كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ **ترجمہ** یہ اوپر گزر چکا **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ بَعَثَنِيْ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ لَّا اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا عِجْلٌ اَوْ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ
فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھکو یمن کی
طرف بھیجا تو حکم دیا گائی بیلوں سے کچھ لینی کا جبتک وہ تیس کو نہ پہونچیں جب تیس کو پہونچیں تو اون میں ایک گائی کا بچہ ہے
ایسال کا نر یا مادہ چالیس تک پھر جب چالیس ہوں تو اون میں ایک گائی ہے دو برس کی **باب** مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ گائی بیل
کی زکوٰۃ نہ دیوے تو کیا سزا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ
لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ قَطُّ وَكَانَتْ اَشَدَّ مَا كَانَتْ اَظْلَافًا فَاَطَاَتْهُ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ ذَاتُ الْقُرُوْنِ بِقُرُوْنِهَا

لَيْسَ يَوْمَئِذٍ جَمَّاءَ وَلَا مَكْسُورَةَ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا دَاسَتُهَا قَالَ أَخْفَافُهَا وَالْعَادِيَةُ الدَّوَابُّ وَكُلُّ عَلَيْهَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا صَاحِبُ مِائَةٍ يَوْمَئِذٍ مَعَقَّلَةٍ لَا يُفَكِّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْءٌ أَقْرَعُ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُولُ
لَهُ هَا أَنَا كَنْزُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اونٹ یا بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور اونکا حق نہ دیوے تو قیامت کے روز وہ کھڑا کیا جاویگا ایک صاف ہموار میدان میں کھڑا اپنے کھروں سے اوسکو روندیں گے اور سینگ والی اپنے سینگوں سے اوسکو ماریں گی کوئی اون میں مڑی اور سینگ ٹوٹی نہیں ہوگی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اونکا حق کیا ہے آپنے فرمایا تر کہ جفتی کے لیے دینا (اور اُسپر حرجت نہ لینا) اور پانی پلانے کا ڈول مانگے کو دینا اور خدا کی راہ میں (یعنے جہاد میں سواری اور بوجھ لادنی کو دینا) اور بال بچوں اوسکا حق ادا نہ کریگا قیامت کے روز وہ مال اوسکا ایک گنجا سانپ بنکر آویگا اور مالک اوسکو دیکھکر بھاگیگا وہ ساتھ ہوگا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہے جسپر تو بخیلی کرتا تھا جب دیکھیگا کوئی حیلہ نہیں (یعنے بھاگنے سے بچاؤ نہیں ہوسکتا تو لاچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس کے منہ میں ڈالدیگا اور وہ اوس کو چبا ڈالیگا اونٹ کیطرح **باب** زکوٰۃ الغنم بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان **عن** انس بن مالک ان ابا بکر

کتب لہ ان ھذہ فرائض الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ بھا رسولہ صلی
اللہ علیہ وسلم الحدیث ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے اون کو لکھا یہ فرض ہیں زکوٰۃ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر جنکا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا اخیر حدیث تک ف جاوپر گزری جسمیں بیان ہے اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا۔ مؤلف نے اس حدیث کو دوبارہ ذکر کیا اور بیچ میں طول کے ڈر سے چھوڑ دیا **باب** مانع زکوٰۃ

الغنم بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والی کا بیان **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا

بقر ولا غنم لا یؤدی زکوتھا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ وتنطحہ بقرونھا وتطوہ
باخفافھا کلما نفدت اخراھا عید علیہ اولاھا حتی یقضی بین الناس ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ اور گائی اور بکریاں کہتا ہو اور اون کی زکوٰۃ نہ دیوے تو قیامت کے روز وہ جانور خوب بڑے اور موٹے
بنکر آوینگے اور سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب اخیر جانور نکلچا دیگا تو پھر پہلا آویگا اسیطرح لوگوں کا فیصلہ ہوگا
باب الجمع بین المتفرق والتفریق بین المجتمع جدا مال کو ملانا اور ملا ہوئی مال کو جدا کرنا منع ہے **عن** سوید بن

غفلۃ قال اتانا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فجلست الیہ فسمعتہ یقول انی فی عھد ان لا
نأخذ راضع لبن ولا نجمع بین متفرق ولا نفرق بین مجتمع فاتاہ رجل بناقۃ کوماء فقال خذھا فابی ان
سوید بن غفلہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق (زکوٰۃ تحصیل کرنیوالا) ہمارے پاس آیا میں اوس کے پاس جا کر بیٹھا اوسکو
سنا وہ کہتا تھا ہم سے قرار لیا گیا ہے کہ ہم دودھ پلانی والے جانور کو نہ لینگے اور جدا مال کو اکٹھا نہ کرینگے اور ملا ہوئی مال کو جدا نہ کرینگے
(زکوٰۃ بڑھانے کے لیے) ف مثلاً دو اونٹ ایک کے تھے اور تین ایک کے کسی پر زکوٰۃ نہ تھی دونوں کو ملا دیا اور ایک بکری زکوٰۃ کی لی

یا اسی بکریان ایک شخص دو شخص کے ملی ہوئی تہیں اون مین ایک بکری تہی اب چالیس چالیس الگ کرکے دو بکریان مین ت
ایک شخص اون کے پاس اونٹنی کو لیکر آیا اور کہنے لگا لے اوس نے انکار کیا عن وائل بن حجر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ساعیا فاتاہ فصیلا مخلوقا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثنا
مصدق اللہ ورسولہ وان فلانا اعطاہ فصیلا مخلوقا اللھم لا تبارک فیہ وفی ابلہ فبلغ ذلک الرجل فجاء
بناقۃ حسناء فقال ثبت الی اللہ عز وجل والی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم
بارک فیہ وفی ابلہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا زکوۃ وصول کرنیکے لیے
وہ گیا ایک شخص کے پاس اوس نے ایک دبلا اونٹ کا بچہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اللہ اور اوس کے رسول
کے مصدق کو بھیجا فلانے نے اوسکو ایک اونٹ کا بچہ دیا یا اللہ مت برکت دی اوس مین اور اوس کے اونٹ مین یہ خبر اوسکو
پہونچی وہ ایک اچھی اونٹنی لیکر آیا اور کہنے لگا مین نے توبہ کی اللہ اور اوس کے رسول کیطرف آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دی اوس
مین اور اوس کے اونٹون مین **باب** صلوۃ الامام علی صاحب الصدقۃ زکوۃ دینوالی کے لیے دعا کرنا عن
عبد اللہ بن ابی اوفی قالہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللھم صل علی ال
فلان فاتاہ ابی بصدقۃ فقال اللھم صل علی ابی اوفی ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی قوم زکوۃ لیکر آتی آپ فرماتے یا اللہ رحمت بھیج فلانے کی آل پر میرا باپ زکوۃ لیکر آیا تو آپ نے فرمایا
یا اللہ رحمت بھیج ابی اوفی کی آل پر **اذا جاوز** فی الصدقۃ جب صدقہ مین مصدق زیادتی کرے عن عبد الرحمن
بن ھلال قال قال جریر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناس من الاعراب فقالوا یا رسول اللہ یاتینا ناس من
مصدقیک یظلمون قال ارضوا مصدقیکم قالوا وان ظلم قال ارضوا مصدقیکم قالوا وان ظلم
قال ارضوا مصدقیکم قال جریر فما صدر عنی مصدق منذ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا
وھو راض ترجمہ عبد الرحمن بن ہلال سے روایت ہی جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عرب کے چند لوگ آئے اور
کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کیطرف سے مصدق لوگ ہمارے پاس آتے ہین اور ہم پر ظلم کرتے ہین آپ فرمایا راضی کرو اپنے مصدقوں کو
لوگون نے عرض کیا اگرچہ وہ ظلم کرے آپ نے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقون کو پھر لوگون نے کہا اگرچہ وہ ظلم کرے آپ نے فرمایا
راضی کرو اپنے مصدقون کو جریر نے کہا اوس روز سے کوئی مصدق میرے پاس سے نہین گیا مگر راضی ہوکر جب سے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا **باب** اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق مالک مال خود زکوۃ نکالکر دے سکتا ہے
اگر مصدق نہ نکالے عن مسلم بن نذیر قال استعملنی ابن علقمۃ ابی علی عرافۃ قومہ وامرہ ان یصدق فیھم
فبعثنی ابی الی طائفۃ منھم لا یتہ بصدقتہم فخرجت حتی اتیت علی شیخ کبیر یقال لہ سفر فقلت ان ابنی بعثنی
الیک لتؤدی صدقۃ غنمک قال ابن اخی وای شیء تاخذون قلت نختار حتی انا النقی مرفوع الغنم قال ابن

ازدی وابی سحیم تمیمی وشعیب من هذیم وشعیب عن عمه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی وعزم ان یعلمه
رجلا من علی یسیر فقال لا انا ورسوله رسول الله صلی الله علیه وسلم لتوجی صدقتک کما اخذت ومالک
فیها فالا شاة فاعجبنی شاتی فتعرفت مرکبها فمثلت بحصا وسحا فاخرجتهما الیهما فقالا هذه
الشارف والشارف الجمل وقد نهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نأخذ شافعا فاعد الی عناقا مقتبلة
ولعتاما الی لم تلد ولد او قد حان ولادها فاخرجتهما الیهما فقالا انا رسلنا ما فرضی بهما فخذ صدقتک
منهما علی بعیرها انت فلقاتر جمہ مسلم بن انسہ سے روایت ہے ابن اللتبیہ نے میرے باپ کو اپنی قوم کی طرف پر متعین کیا اور اس
ایک مدت ہے جو ہر ایک قوم میں یکشخص کو دی جاتی ہے وہ اون کے برے بھلے کی خبر رکھتا ہے اور حاکم کو ہر ایک کا حال کہتا ہے
سے (یہاں اوسکو خبداری اور پرچہ نویس کہتے ہیں) اور حکم کیا اونکو صدقہ وصول کرنیکا میرے باپ نے مجھکو ایک گروہ کیطرف
بھیجا اونکی زکوۃ لانے کو میں نکلا اور ایک بوڑھی شخص کے پاس گیا جسکو سرکہتے ہیں میں نے کہا میرے باپ نے مجھکو تمہاری طرف بھیجا ہے
تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کرو وہ بولا اے میرے بھتیجے تم کسطرح صدقہ لیتے ہو میں نے کہا ہم مثلاً تین بکریوں کے تمہیں کو دیتے
عمدہ دال (دنبہ) دیکھکر لیتے ہیں) اوس نے کہا اے بھتیجے میری میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں ایکبار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور انمیں اپنی گابھاؤں میں سے ایک گابھا میں اپنی بکریاں لیے رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار آئے اور کہنے لگے ہم تمہیں
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ تو اپنی بکریوں کی زکوۃ ادا کر میں نے کہا میری اور ان بکریوں میں کیا
زکوۃ ہے انہوں نے کہا ایک بکری میں نے قصد کیا ایک بکری کیطرف جسکو مرتبہ میں جانتا تھا بہری ہوئی تھی دودھ دیتی تھی
دیتی تھی) اور چربی سے اور اوسکو نکال لایا اون کیطرف انہوں نے کہا یہ بچہ والی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے
بچہ والی بکری لینے سے پھر میں نے قصد کیا ایک اور بکری کے طرف جو ایک برس کی تھی گابھا اون نے کبھی بچہ نہ جنا تھا لیکن جننے والی
تھی میں اوسکو نکال کر لایا اونہوں نے کہا ہمیں دیدو میں نے اوٹھا کر اون کو دی اونہوں نے اونٹ پر اپنی سامنے بٹھا لی اور چلے گئے
عن مسیلیر نفرنة ان ابن علقمة استعمل اباه علی صدقة قومه وساق الحدیث ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن
ابی هریرة قال قال عمر بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم بصدقة فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید
عباس بن عبد المطلب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله
وانا خالد بن الولید فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده فی سبیل الله وانا العباس بن عبد الله
عم رسول الله صلی الله علیه وسلم فهی علیه صدقة ومثلها معها ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم کیا تو آپ سے کہا گیا (تین آدمی) صدقہ نہیں دیتا ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس
بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل ناشکری کرتا ہے حالانکہ وہ محتاج تھا پھر اللہ نے اوسکو مال دار کر دیا (تو زکوۃ
دیتا تھا) اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لیے کہ انہوں نے اپنی زرہیں اور اسباب اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں اور عباس میں

زکوٰۃ کہان ہی) اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اون کی زکوٰۃ رسول اللہ پر ہی اور اونی اور ف اس لیے کہ آپ اون سے دو سال پہلے کی زکوٰۃ پیچکے تھی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ فِطْرِهٖ سواۃ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی ایسی ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَقْتُلَ بَعْلَكَ فَعَنَافٍ اَوْ شَاةٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّهَا تُعْطٰی فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ مَا اَخَذْتُهَا ترجمہ عبد اللہ بن ہلال ثقفی ہی روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قریب تہا کہ مین مار جاؤن بعد آپ کے ایک بکری کے بچے یا ایک بکری مین (یعنے اونکی کے یعنے مین) زکوٰۃ کے آپ نے فرمایا اگر زکوٰۃ مہاجرین کے فقیرون کو نہ دی جاتی تو مین نہ لیتا (یعنے زکوٰۃ مین نہ لیے نہین لیتا بلکہ اونہی کے فقیرون کو دیتا ہون تو خوشی سے دینا چاہیے) **باب** زَکٰوۃِ الْخَیْلِ گہوڑون کی زکوٰۃ کے بیان مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اوسکے غلام اور گہوڑی کے زکوٰۃ نہین ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا زَکٰوۃَ عَلَی الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِهٖ وَلَا مَمْلُوْكِهٖ صَدَقَةٌ ترجمہ یہی اوپر گزرا **باب** زَکٰوۃِ الرَّقِیْقِ غلامون کی زکوٰۃ کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ غُلَامِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ ترجمہ یہی اوپر گزرا اپنے گہوڑی اور غلام مین زکوٰۃ نہین ہی ف یعنے جب یہ خدمت کے لیے ہون اور جو تجارت کے لیے ہون تو اون مین زکوٰۃ ہے مگر بعض لوگون کے نزدیک سوا اونٹ اور گائی اور بکری اور چاندی سونے کے کسی مال مین زکوٰۃ نہین ہے اگر یہ تجارت کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہی **باب** زَکٰوۃِ الْوَرِقِ چاندی کی زکوٰۃ کا بیان عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْ دُوْنِ خَمْسِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی مین زکوٰۃ نہین ہی اور پانچ وسق غلے سے کم مین زکوٰۃ نہین ہی ف اوقیے اور وسق کے معنے اوپر گزری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے پانچ وسق کے کم کھجور مین زکوٰۃ نہین ہی اور پانچ اوقیے سے کم چاندی مین زکوٰۃ نہین ہی اور پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ نہین ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَدَقَةَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ وَسْقٍ مِّنَ التَّمْرِ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولا فیما دون خمس من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فادوا زکوۃ اموالکم من کل مائتین خمسۃ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے معاف کردی زکوۃ گھوڑوں اور غلاموں کی اور دو سو درم سے کم میں زکوۃ نہیں ہے **باب** زکوۃ الحلی اور زیور کی زکوۃ کا بیان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ من اھل الیمن اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبنت لھا فی ید ابنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال اتعطین زکوۃ ھذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ عز وجل بھما یوم القیامۃ سوارین من نار قال فخلعتھما فالقتھما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ھما للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک عورت یمن کی رہنے والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اوس کے ساتھ اوسکی بیٹی تھی اوس کے ہاتھ میں دو کنگن تھے موٹی سونے کے آپ نے فرمایا کیا تم زکوۃ دیتی ہو اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا تم کو بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز تم کو دو کنگن آگ کے پہنادے اوس عورت نے یہ سنکر کنگنوں کو اوتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈالدیا اور کہا یہ اللہ اور اوس کے رسول کی نذر ہیں عن عمرو بن شعیب قال جاءت امرأۃ ومعھا بنت لھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ید ابنتھا مسکتان نحوہ مرسلا ترجمہ عمرو بن شعیب سے مرسلا ایسی ہی روایت ہے **باب** مانع زکوۃ مالہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دیوے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لا یؤدی زکوۃ مالہ یجعل لہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان قال فیلتزمہ او یطوقہ قال یقول انا کنزک انا کنزک ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے زکوۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا سانپ بنکر آویگا اوسکی آنکھ پر دو نقطے سیاہ ہونگے اس قسم کا سانپ بہت زہردار ہوتا ہے وہ اوس سے چمٹا ویگا یا اوسکو لپیٹ لیگا اور کہیگا میں تیرا خزانہ ہوں تیرا خزانہ ہوں عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتاہ اللہ عز وجل مالا فلم یؤد زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یأخذ بلھزمتیہ یوم القیامۃ فیقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ھذہ الآیۃ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ الآیۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالی الذی مہیا دے اوسکی زکوۃ نہ ادا کرے قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا سانپ بنکر آویگا جسکے آنکھوں پر دو کالے ٹپکے ہونگے اور اوس کے دونوں باچھیں پکڑ کر کہیگا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں پھر

بنے یہ آیت پڑھی ولا تحسبن الذین یبخلون الآیۃ (یعنی بخیل نہ سمجھیں کہ بخیلی اونکے لیے بہتر ہے بلکہ بری ہے اون کے لیے قیامت کے روز جس مال سے بخیلی کرتے تھے وہی اونکا طوق ہوگا **عَنْ** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوساق من تمر صدقۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق غلے سے کم مین پانچ وسق کھجور سے کم مین زکوۃ نہین ہے **باب** زکوۃ الحنطۃ کیہون کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجب فی البر والتمر زکوۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق ولا تجب فی الورق زکوۃ حتی تبلغ خمس اواق ولا تجب فی ابل زکوۃ حتی تبلغ خمس ذود ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہون اور کھجور مین زکوۃ نہین ہوتی جبتک پانچ وسق نہ ہون اور چاندی مین زکوۃ نہین ہوتی جبتک پانچ اوقیہ نہ ہو اور اونٹون مین زکوۃ نہین ہوتی جبتک پانچ اونٹ نہ ہون **ترکۃ الحبوب** غلون کی زکوۃ کا بیان **عَنْ** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی حب ولا تمر صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق ولا فیما دون خمس ذود ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی دانے اور کھجور مین صدقہ (زکوۃ) نہین جبتک پانچ وسق نہون اور پانچ اونٹون سے کم مین اور پانچ اوقیے سے کم چاندی مین زکوۃ نہین ہے **العدد** الذی تجب فیہ الصدقۃ من المال مین زکوۃ واجب ہے **عَنْ** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم مین زکوۃ نہین ہے **عَنْ** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولا فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم مین زکوۃ نہین ہے (یعنی چاندی مین اور پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ وسق غلے سے کم مین زکوۃ نہین ہے **ما یوجب** العشر ما یوجب نصف العشر وسوان حصہ کسمین ہے اور بیسوان حصہ کس مین ہے **عَنْ** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء والانہار والعیون او کان بعلا العشر وما سقی بالسواقی والنضح نصف العشر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ بارش اور نہر اور چشمون کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کے تری سے پیدا ہو اوسمین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اور جو اونٹون سے سینچا جاوی یا ڈولون سے اوس مین سے بیسوان حصہ لیا جاویگا **عَنْ** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت السماء وفی الانہار والعیون العشر وما سقی بالسانیۃ نصف العشر ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیدا ہوا آسمان (بغیر) چشمون کے پانی سے ہو اوس مین سے دسوان حصہ لیا جاوی ہے اور جو پیدا ہوا جانورون کے پانی سے (یعنی) ہو اوس مین سے بیسوان حصہ **عَنْ** معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فامرنی ان اخذ مما سقت السماء العشر

وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّالِيَةِ وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ترجمہ یہ ہے دوسری روایت ہے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم کیا جو بارش کے پانی سے پیدا ہوا اوسمیں سے دسواں حصہ لینے کا اور جو ڈولوں کے پانی سے پیدا ہوا اوس میں سے بیسواں حصہ لینے کا کام یعنی لگان کے کاشتکار صرف اندازہ کرنیوالا کتنا چھوڑے سے عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اندازہ کرو (پھلوں کا درختوں پر معمول ہے کہ جب پھل درخت پر ہوتے ہیں تو انکا اندازہ کرتے ہیں اور ترنے کو تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو (روایت کے طور پر تاکہ مالک کو گنجائش رہے ہمسایوں دوستوں کو کھلانے کی) **بَابُ** قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ اس آیت کی تفسیر عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنٌ حُبَيْقٌ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْمَدَ فِي الصَّدَقَةِ الرِّذَالَةُ ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے اس آیت میں لا تیمموا الخبیث منہ تنفقون یعنی قصد کرو بری مال کے دینے کا اوس کو خرچ کرتے ہو لیکن لینے نہیں اخیر تک انہوں نے کہا خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق ہیں (یہ دونو قسمیں ہیں کھجور کی جو بہت خراب ہوتی ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زکوۃ میں بری مال کے لینے سے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُ فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی ایک شخص سوکھی بری کھجور لٹکا گیا تھا (مسجد میں دستور تھا کہ صدقے کی کھجور کو مسجد میں لٹکا دیتے مسکین لوگ کھانے) آپ اس گچھی میں لکڑی مارتے تھے اور فرماتی اگر اسکا مالک چاہتا تو اچھی کھجور دیسکتا تھا بیشک اسکا مالک قیامت کے روز ایسی ہی خراب کھجور کھاوے گا **الْمَعْدِنُ** کان کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَهُوَ مَالُكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ وَلَا فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پڑی ہوئی چیز کو آپ نے فرمایا جو راہ رفت کی راہ میں یا آباد گانوں میں ملی تو ایک برس تک اوسکو تلاش کرے اگر اوس کا مالک آوے دیدی نہیں تو تیری ہے اور جو راستہ آباد نہ ہو یا گانوں آباد نہ ہو تو اوس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ لیا جاویگا (باقی مالک کا ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں کوئی مزدور مر جاوے تو بدلہ نہیں اور اگر کان کھودنے میں مزدور مر جاوے تو بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑی خزانی میں (یا کان میں) پانچواں حصہ ہے بیت المال کا **ف** یعنی اگر کسی کا جانور بلا تقدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوس کے مالک پر تاوان نہیں اور اگر مزدور

علم ہوا دوسری کا دسواں حصہ لگان کا لیتے ہیں یا بیس حصہ

کنوان کھودتے یا کان کھودتے میں اگر کنوان یا کھان بہت پڑی یا گر پڑے اور مزدور دب کر مرجاوے یا اگر مرجاوے تو کہنیوالے پر کچھ تاوان نہیں ہے عن ابی ھریرۃ مثلہ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الجرح العجماء جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **زکوٰۃ النحل** شہد کی مہتوں کی زکوٰۃ کا بیان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء ھلال الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشنوء نحل لہ وسأل ان یحمی لہ وادیا فحمی لہ سلبۃ فلما ولی عمر بن الخطاب کتب سفیان بن وھب الی عمر بن الخطاب یسألہ فکتب عمر ان ادی الیک ما کان یؤدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عشر نحلہ فاحم لہ سلبۃ ذلک وانما ذباب غیث یأکلہ من شاء ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہلال آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد کا دسواں حصہ لیکر اور درخواست کی آپ ایک جنگل مقرر کردینے کی جسکا نام سلبۃ تھا اپنے لیے رہنے اور کوئی وہاں کی چھتے نہ لے سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اوس کے لیے مقرر کردیا جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب نے اونکو لکھا پوچھتے ہے (اسی بات کو کہ وہ جنگل اوسپر مقرر ہے یا نہیں) حضرت عمر نے جواب لکھا اگر وہ تجھکو دیتا ہے دسواں حصہ شہد کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تھا تو وہ جنگل اوسی کو عنایت میں ہے دے اور جو وہ دیوی تو مکھیاں بارش کی شہد دیتی ہیں جسکا جی چاہے اوسی کھاوے (بارش کی مکھیاں اس لیے کہ وہ بارش سے جو پھول اور گھاس اور درخت اگتے ہیں اونکو کھاتی ہیں پھر اونکے منہ سے شہد نکلتا ہے) **فرض زکوٰۃ رمضان** رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کا بیان عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ رمضان علی الحر والعبد والذکر والانثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس بہ نصف صاع من بر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ فرض کی آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر ایک صاع جو کا یا ایک صاع جو کا پھر لوگوں نے آدھا صاع گیہوں کا ٹھہرالیا (کیونکہ وہ قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہے) اور ابن عمر کا جو مذہب ہے اوپر ایک روایت میں گیہوں کا آدھا صاع حضرت سے بھی منقول ہے **باب فرض زکوٰۃ رمضان علی المملوک** غلام لونڈی پر زکوٰۃ رمضان کی فرض ہے عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر علی الذکر والانثی والحر والمملوک صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس الی نصف صاع من بر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **زکوٰۃ رمضان علی الصغیر** چھوٹے نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ رمضان علی کل صغیر وکبیر حر وعبد وذکر وانثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی رمضان کی زکوٰۃ ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے (لیکن نابالغ اگر مالدار ہو تو اوس کے مال میں سے زکوٰۃ دیجاوے اور جو مفلس ہو تو اوسکا ولی دیوے اسیطرح لونڈی غلام کی طرف سے

وسکہ مالک دینوی فرض زکوٰۃ رمضان علی المسلمین وفی المعاهدین رمضان کی زکوٰۃ مسلمانوں پر ہے ذمہ کے ذمیوں پر عن
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر من رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر
علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض کیا
لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر آزاد و غلام مرد و عورت پر مسلمانوں میں سے ف اگر غلام لونڈی کا ذمیوں اور ان کی طرف
سے صدقہ دینا ضرور نہیں عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا
من شعیر علی الحر والعبد والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بها ان تؤدی قبل خروج
الناس الی الصلوٰۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر کی ایک صاع کھجور کا یا
ایک صاع جو کا آزاد اور غلام اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے اور حکم کیا اوس کو ادا کرنے کا عید کی نماز کو جانے
سے پہلے عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقة الفطر علی الصغیر والکبیر والذکر والانثی
والحر والعبد صاعا من تمر او صاعا من شعیر ترجمہ اوپر گزر چکا فرض صدقة الفطر قبل نزول الزکوٰۃ زکوٰۃ
فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تھا عن قیس بن سعد بن عبادة قال کنا نصوم عاشوراء وتؤدی زکوٰة
الفطر فلما نزل رمضان ونزلت الزکوٰة لم نؤمر به ولم ننه عنه وکنا نفعله ترجمہ قیس بن سعد بن عبادہ سے
روایت ہے ہم عاشورہ کا روزہ رکھتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور زکوٰۃ فرض ہوئی اور
روزے نہ ہم کو حکم ہوا عاشورہ کے روزے اور صدقہ فطر کا نہ ممانعت ہوئی ف بلکہ دونوں چیزیں سنت ہیں گو بعض جمیر علما
کا مذہب ہے لیکن جمہور علما کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت باقی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے عن قیس بن سعد
قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقة الفطر قبل ان تنزل الزکوٰة فلما نزلت الزکوٰة لم یامرنا
ولم ینهنا ونحن نفعله ترجمہ قیس بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر کا زکوٰۃ فرض
ہونے سے پہلے پھر جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو نہ ہم کو حکم کیا نہ منع کیا ہم اوسی کو کرتے ہے **مسئلہ** زکوٰۃ الفطر صدقہ فطر
میں کتنا اناج دینا چاہیے عن الحسن قال قال ابن عباس فرضها من فرضها من البصرة فی اول الشهر اخرجوا زکوٰة صومکم
فنظر الناس بعضهم الی بعض فقال من ههنا من اهل المدینة قوموا فعلموا اخوانکم فانهم لا یعلمون ان هذا
الزکوٰة فرضها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل ذکر وانثی حر ومملوک صاعا من شعیر او قمح او
نصف صاع من قمح فقام الناس ترجمہ حسن بصری رح سے روایت ہے عبداللہ بن عباس جب امیر تھے بصرے کے تو اہنوں نے مہینہ کے
آخر مہینہ میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو لوگوں نے دیکھنا شروع کیا ایک کو ایک نے اوہنوں نے کہا یہاں مدینہ والوں میں سے
کون ہے اوہنوں نے اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے اس زکوٰۃ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے ہر مرد اور عورت آزاد
اور غلام پر ایک صاع جو سے اور ایک صاع کھجور سے یا دو صاع گیہوں سے پھر وہ لوگ اوٹھے (سب لوگوں کو سمجھانے کے لیے) عن

ف ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رح کے نزدیک صدقہ فطر واجب ہے

ابن سیرین عن ابن عباس قال ذکر فی صدقۃ الفطر قال صاعا من بر او صاعا من تمر او صاعا من شعیر
او صاعا من سلت ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ابن عباس نے صدقہ فطر مین بیان کیا ایک صاع گیہون کا یا ایک صاع کھجور کا
یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع سلت کا (ایک قسم ہے جو کی) عن ابی جاء قال سمعت ابن عباس یخطب علی منبرکم یعنی
منبر البصرۃ یقول صدقۃ الفطر صاع من طعام ترجمہ ابو رجا سے روایت ہے ابن عباس سے مین نے سنا وہ خطبہ
پڑھتے تھے تمہارے منبر پر یعنی بصرہ کے منبر پر کہتے تھے صدقہ فطر ایک صاع ہے غلہ کا باب التمر فی زکوۃ الفطر صدقہ
فطر مین کھجور دینا عن ابی سعید الخدری قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر صاعا من
شعیر او صاعا من تمر او صاعا من اقط ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ
فطر مقرر کیا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر کا الزبیب انگور صدقہ فطر مین دینا عن ابی سعید
قال کنا نخرج زکوۃ الفطر اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر
او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم صدقہ فطر کا لاتے تھے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین موجود تھے ایک صاع گیہون کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع انگور کا یا ایک صاع پنیر کا ف طعام کا
ترجمہ گیہون صحیح ہے اس لیے کہ اہل حجاز کی عرف مین طعام گیہون کو کہتے ہین اور جمہور علما جیسے شافعی اور مالک وغیرہم کا یہی قول ہے
کہ صدقہ فطر ایک صاع سے کم نہین ہے اگرچہ گیہون یا انگور ہون اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک گیہون اور انگور مین نصف صاع اور
باقی چیزون مین ایک صاع ہے عن ابی سعید قال کنا نخرج صدقۃ الفطر اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صاعا من طعام او صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من اقط فلم نزل کذلک حتی قدم
معاویۃ حاجا او معتمرا فکان فیما کلم الناس انی لا ارى مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من
هذا فقال فاخذ الناس بذلک ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زکوۃ کالتے تھے
ایک صاع گیہون سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر سے ہر ہمیشہ ایسی ہی کرتے رہے یہانتک کہ معاویہ
شام سے آئے اور انھون نے لوگون سے جو کہا یا اوس مین یہ بھی ایک تھا کہ شام کے گیہون کے دو مد (یعنی نصف صاع کیونکہ صاع
کے چار مد ہوتے ہین اس کے ایک صاع کے برابر ہین) جسکو قیمت کالتے ہو قیمت مین) اوس روز سے لوگون نے اسپر عمل شروع کیا
(گیہون کا آدھا صاع دینے لگے) الدقیق آٹا صدقہ فطر مین دینا عن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج علی
عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعا من طعام صاعا من شعیر او صاعا من زبیب او صاعا من
دقیق او صاعا من اقط او صاعا من سلت لا نشک شعبان وقال دقیق او سلت ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہین نکالتے تھے صدقہ فطر مین مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع
خشک انگور کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع جو کا الحنطۃ صدقہ فطر مین گیہون دینا عن

یہان حاشیہ نے سرد بات مین ہم ان تمن روایتون سے

ابن عباس خطب بالبصرة فقال ادوا زكوة صومكم فجعل الناس ينظر بعضهم الى بعض فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض صدقة الفطر على الصغير والكبير والحر والعبد والذكر والانثى نصف صاع من بر او صاعا من تمر او شعير فقال الحسن فقال علي اما اذ اوسع الله فاوسعوا اصاعا من بر او غيره ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے خطبہ پڑھا بصرہ میں تو کہا ادا کرو زکوۃ اپنے روزوں کی لوگ یہ سنکر ایکدوسرے کیطرف دیکھنے لگے (حیران ہوکر کہ روزوں کی زکوۃ کیسی) انہوں نے کہا یہاں مدینہ والوں میں کون کون ہے اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹی اور بڑی اور آزاد اور غلام پر اور مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔ حسن نے کہا حضرت علی نے کہا جب اللہ نے (تم کو گنجایش دی تو تم بھی گنجایش کرو ایک صاع دو گیہوں کا یا اور چیزوں کا **السلت** سلت (ایک قسم کا جو ہے سفید اور سکو یوست نہیں ہوتا) صدقہ فطر میں دینا **عن ابن عمر** قال كان الناس يخرجون عن صدقة الفطر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم صاعا من شعير او تمر او سلت او زبيب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکالتے تھے ایکصاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور **الشعير** جو صدقہ فطر میں دینا **عن ابي سعيد الخدري** قال كنا نخرج في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من شعير او تمر او زبيب او اقط فلم نزل كذلك حتى كان في عهد معاوية قال ادى مدين من سمراء الشام ما تعدل صاعا من شعير ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا نکالتے پھر ایسا ہی کرتے رہے یہانتک کہ معاویہ کا زمانہ ہوا انہوں نے کہا میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہے **الاقط** صدقہ فطر میں پنیر دینا **عن ابي سعيد الخدري** قال كنا نخرج في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من تمر او صاعا من شعير او صاعا من اقط او صاعا من زبيب ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایکصاع کھجور کا نکالتے یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع پنیر کا (صدقہ فطر میں) ان کے سوا اور چیزیں نہ دیتے **کم الصاع** صاع کتنا ہوتا ہے **عن السائب بن يزيد** قال كان الصاع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مدكم اليوم وقد زيد فيه ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہاری ایک مد اور تہائی مد کا اب مد زیادہ ہوگیا ہے **ف** صاع دو میں ایک حجازی ایک عراقی ہر ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن ابوحنیفہ رح کے نزدیک عراقی مد کا اعتبار ہے اور جمہور علما کے نزدیک وہی مد معتبر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ آپ کے زمانے میں ہر ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا جسکے تخمیناً اوڑھائی تولے چھ ماشے ہوئے اس حساب سے صاع دو سو چونتیس تولہ کا ہوا یعنی اسی تولہ کے سیر سے چھ تولے کم تین سیر تین سیر رکھنا اسلیے کہ کبھی تولہ اا ماشہ کا ہوتا ہے اور کبھی سیر اسی روپیہ کا اور روپیہ تولے سے کم ہوتا ہے۔ ابوحنیفہ رح

کے نزدیک مرد وطل کا ہوتا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے یعنی چار سیر۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اب بڑھ گیا ہے تمہارے ہاتھ میں آنا صاع نبوی ایک مد اور تہائی مد کا ہو گیا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ **ترجمہ** عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ مدینہ کا معتبر ہے اور تول مکے والوں کے **بَابُ** الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ تُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ کونسی وقت صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر ادا کرنے کا نماز کو جانے سے پہلے **بَابُ** الزَّكٰوةِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا کیسا ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُوضَعُ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حِجَابٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تم جاتے ہو ایک قوم پاس جو اہل کتاب ہیں تو بلانا اونکو گواہی دین میں اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اللہ کے اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ تیرا کہنا مان لیں پھر اونکو بتلا کہ اللہ نے اون پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں ہر دن اور رات میں اگر وہ مان لیں پھر اونکو بتلا کہ اللہ نے اون پر صدقہ فرض کیا ہے اون کے مالوں میں جو لیا جاوے گا اون کے مالدار لوگوں سے اور دیا جاویگا اون کے محتاجوں کو **فت** اس سے معلوم ہوا کہ ہر ملک اور شہر کی زکوٰۃ وہیں کے محتاجوں کو دینا بہتر ہے البتہ دوسری شہر میں بھیجی گرو ان محتاج نہ ہوں یا اون سے بھی زیادہ مستحق ہوں **فت** اگر وہ ان لیں اسکو تو بچو انکے عمدہ مالوں سے اور ہر مظلوم کے بددعا سے اسلیے کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے بیچ میں کوئی آڑ نہیں ہے **بَابُ** إِذَا أَعْطَاهَا حَائِضًا وَهُوَ يَشْعُرُ جب زکوٰۃ مالدار کو دیدے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مالدار ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى سَارِقٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ أَنْ يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرِقَتِهِ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا میں صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے چور کے صدقہ پر (یعنی اگرچہ چور کو پہونچا پر میں تیرا شکر کرتا ہوں تو نے مجھکو صدقے کی توفیق دی) میں اور صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے جو رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار عورت کے صدقے پر میں اور ایک صدقہ دونگا پھر وہ صدقہ لیکر نکلا اور ایک مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے ایک مالدار کو صدقہ ملا اوس شخص نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار اور چور اور مالدار کی خیرات پر پھر خواب میں اوس سے کہا گیا تیرا صدقہ قبول ہوا کیا بدکار کا اس لئے کہ شاید وہ سوچی اور شرماوے اور چوری کرنی اوس مال میں سے جو اللہ نے اوسکو دیا ہے **ف** معلوم ہوا کہ صدقے اور خیرات کا ثواب کیسطرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے غیر مستحق کو دیدیوے بشرطیکہ نیت خالص ہو **باب** الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُوْلِ چوری کے مال میں سے صدقہ دینا

عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃً بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَّلَا صَدَقَۃً مِّنْ غُلُوْلٍ **ترجمہ** ابوالملیح سے روایت ہے اوہنوں نے سنا اپنے باپ سے اہنوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا نماز بغیر طہارت کے اور نہ صدقہ چوری کے مال میں سے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَۃٍ مِّنْ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الطَّیِّبَ اِلَّا اَخَذَھَا الرَّحْمٰنُ عَزَّ وَجَلَّ بِیَمِیْنِہٖ وَاِنْ کَانَتْ تَمْرَۃً فَتَرْبُوْ فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰی تَکُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ اَوْ فَصِیْلَہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صدقہ دیوے حلال میں سے اور اللہ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اوسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ بڑھتا ہے اوسکی مٹھی میں یہانتک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو یا بچھیری کو پالتا ہے **ف** یعنی اگر حلال مال تھوڑا سا بھی خدا کی راہ میں دیوے تو اوسکا ثواب بہت ہے **جُھْدُ الْمُقِلِّ** کم مال والا کوشش کرے صدقہ دینے کی تو اوسکا ثواب

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ الْخَثْعَمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ لَّا شَکَّ فِیْہِ وَجِھَادٌ لَا غُلُوْلَ فِیْہِ وَحَجَّۃٌ مَبْرُوْرَۃٌ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُھْدُ الْمُقِلِّ قِیْلَ فَاَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ ھَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قِیْلَ فَاَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاھَدَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ قِیْلَ فَاَیُّ الْقَتْلِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ اُھْرِیْقَ دَمُہٗ وَعُقِرَ جَوَادُہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کام افضل ہے آپنے فرمایا ایمان جس میں کسی طرح شک نہ ہو اور جہاد جس میں چوری نہ ہو غنیمت کے مال کے اور حج مبرور (یعنی جسمیں گناہ نہ ہو) پھر پوچھا گیا کون سی نماز افضل ہے آپنے فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو پھر پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا جو کم مال والا (غریب) محنت اوٹھاکر دیوے پھر پوچھا گیا کون سی ہجرت افضل ہے آپنے فرمایا جو چھوڑدی حرام کاموں کو پوچھا گیا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو شخص جہاد کرے مشرکوں سے اپنے مال اور جان کو صرف کرکے اور

ام المومنین رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ کا ثواب اوسکو ملتا ہے جو صدقہ کرتا ہے اور اوسکے مالک کو بھی ثواب ملتا ہے کہ اوسکے مال سے صدقہ کیا گیا اور مالدار کا ثواب اسلئے کہ وہ اپنے مال سے صدقہ کرتا ہے

ام المومنین رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ کا ثواب اوسکو ملتا ہے جو صدقہ کرتا ہے اور اوسکے مالک کو بھی ثواب ملتا ہے کہ اوسکے مال سے صدقہ کیا گیا اور مالدار کا ثواب اسلئے کہ وہ اپنے مال سے صدقہ کرتا ہے

پوچھا گیا کونسا پانی اچھا ہے فرمایا جسکا خون بہایا گیا اور اوسکا کہنا رائگاں گیا عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال سبق درهم مائة الف درهم قالوا کیف قال کان لرجل درهمان تصدق باحدهما و
انطلق رجل الی عرض ماله فاخذ منه مائة الف درهم فتصدق بها ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھ درم سے زیادہ ہے لوگون نے کہا کیسے آپنے فرمایا ایک شخص کے دو درم ہون اور وہ ایک
درم صدقہ دیوے (تو یہ ایک درم بہتر ہے) اور ایک شخص اپنے مال کی ایکطرف جاوے اور لاکھ درم نکالے اور صدقہ دیوے
یعنے مالدار آدمی کے لاکھ درم کے برابر محتاج کا ایک درم ہے) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
سبق درهم مائة الف قالوا یا رسول الله وکیف قال رجل له درهمان فاخذ احدهما فتصدق به و
رجل له مال کثیر فاخذ من عرض ماله مائة الف فتصدق بها ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھ درم سے بڑھ گیا لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ کیونکر آپنے فرمایا ایک شخص کے پاس دو درم تھے اوس نے
ایکدرم لیکر صدقہ دیا اور ایک شخص کے پاس بہت مال تھا اوس نے اپنے مال کے ایک حصہ مین سے لاکھ درم اوٹھائے اور صدقہ دیئے
(تو اس کے لاکھ درم سے اوسکا ایک درم بہتر ہے) عن ابی مسعود قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا بالصدقة
فما یجد احدنا شیئا یتصدق به حتی ینطلق الی السوق فیحمل علی ظهره فیجیئ بالمد فیعطیه رسول الله صلی الله
علیه وسلم انی لاعرف الیوم رجلا له مائة الف ما کان له یومئذ درهم ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہم کو صدقے کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہوتا جو صدقہ دین تو ہم مین سے کوئی بازار مین جاتا اور بوجھ اوٹھاتا پھر ایکمد کہانا
لاتا (مزدوری کرکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا - ابومسعود نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکے پاس اب
ایک لاکھ درم ہین اور اوسوقت ایک درم نہتھا) عن ابی مسعود قال لما امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بالصدقة
فتصدق ابو عقیل بنصف صاع وجاء انسان بشیء اکثر منه فقال المنافقون ان الله عز وجل لغنی
عن صدقة هذا وما فعل هذا الاخر الا رئاء فنزلت الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات
والذین لا یجدون الا جهدهم الآیة ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو صدقے کا حکم کیا
تو ابوعقیل نصف صاع لیکر آئے اور ایک شخص زیادہ لیکر آیا منافقون نے کہا اس کے (یعنے ابوعقیل) کے صدقے سے تو اللہ غنی
ہے یعنی تھوڑے صدقے کا اوسکو کیا پرواہ ہے) اور دوسرے نے لوگون کو دکھلانے کے لئے صدقہ دیا ہے تب یہ آیت پڑھی الذین
یلمزون المطوعین آخر تک یعنی جو لوگ طعن کرتے ہین دل کھولکر خیرات دینے والے مسلمانون پر اور اون پر جو نہین کہتے مگر اپنی
محنت اور مزدوری پھر اون پر ٹھٹھے کرتے ہین اللہ نے اون سے ٹھٹھا کیا اور اونکو دکھ کی مار کی ف وہ دوسرا شخص عبدالرحمن بن عوف
تھے جو چار ہزار درم لیکر آئے تھے کافرون نے کہا دیہون نے ریا کے لئے دیا ہے الید العلیا اوپر والا ہاتھ (یعنے دینے والا ہاتھ)
ایسا ہے عن حکیم بن حزام یقول سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعطانی ثم سالته فاعطانی ثم سالته

فَاعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھ کو دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا مال سرسبز اور شیریں ہے جو شخص اسکو خوشی سے لیگا اوسکو برکت ہوگی اور جو شخص حرص سے لیگا (یعنی اوسکا انتظار کرکے طمع سے) اوسکو برکت نہ ہوگی وہ اوسکی ایسا ہوگا جو کھاتا ہی لیکن اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے ف بخاری میں ہے حضرت نے جب یہ حدیث فرمائی تو میں نے کہا قسم ہے اوسکی جس نے آپ کو پیغمبر کیا میں زندگی بھر کسی سے کچھ نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ شیار مار سے بھی نہ لیا ابوبکر اور عمر اپنی اپنی خلافت میں انکو بلاتے حصہ لینے کو اور وہ نہ لیتے **بَابُ** اَلْيَدُ الْعُلْيَا اوپر والا ہاتھ کو کہتا ہے **عَنْ** طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مختصر ترجمہ طارق محاربی سے روایت ہے ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے آپ فرماتے تھے دینے والے کا ہاتھ اوپر اور اونچا ہے اور جو خرچ کرے ان کی اور باپ کی اور بہن کے اور بھائی کی پھر سیدھا اور نزدیک کے (یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے) **اَلْيَدُ السُّفْلَى** نیچے والا ہاتھ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلَى السَّائِلَةُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقے کا ذکر کرتے تھے اور سوال سے بچنے کا تو فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خیرات کرے اور نیچا ہاتھ وہ ہے جو مانگے **اَلصَّدَقَةُ** عَنْ ظَهْرِ غِنًى ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو آدمی اوس کے بعد مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دیوے بلکہ بقدر اپنی حاجت کے رکھ لیوے تاخود اوسکو مانگنا نہ پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے کی ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کر اوس سے جسکی پرورش تجھ پر ہے **تَفْسِيرُ ذٰلِكَ** اس حدیث کی تفسیر **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنی اوپر (یعنی اپنے کاموں میں صرف کر) وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنی بی بی پر وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنے لڑکے پر وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنے خدمتگار پر وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اب تو خود سمجھ لے (یعنی جو مستحق ہو اوسکو دے) **بَابُ** وَإِذَا تَصَدَّقَ

وهو محتاج اليه هل يرد عليه اگر کوئی شخص صدقہ دیوے اور خود محتاج ہو تو صدقہ اوسکا پھیر دیا جاوے عن ابی سعید ان رجلا دخل المسجد يوم الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فقال صل ركعتين ثم جاء الجمعة الثانية والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال صل ركعتين ثم قال تصدقوا فتصدقوا فاعطاه ثوبين ثم جاء الجمعة الثالثة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال صل ركعتين ثم قال تصدقوا فتصدقوا فاعطاه ثوبين ثم قال تصدقوا فطرح احد ثوبيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الم تر الى هذا انه دخل المسجد رثا هيئته بذية فرجوت ان لقطوا له فتصدقوا عليه فلم يفعلوا فقلت تصدقوا عليه فلم يفعلوا فقلت تصدقوا فتصدقتم فاعطيته ثوبين ثم قلت تصدقوا فطرح احد ثوبيه خذ ثوبك وانتهرته ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص مسجد مین آیا جمعہ کی روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا دو رکعتین پڑھ پھر دوسری جمعہ مین آیا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا دو رکعتین پڑھ پھر تیسری جمعہ مین آیا آپ نے فرمایا دو رکعتین پڑھ پھر فرمایا صدقہ دو لوگون نے صدقہ دیا آپنے اوس شخص کو دو کپڑے دی پھر آپنے لوگون سے فرمایا صدقہ دو اوس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈالدیا اون دو کپڑون مین سے جو بھی آپنے اوسکو دی تھی آپنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم تین دفعہ اس شخص کو یہ مسجد مین آیا بہتے حال سے تو مین سمجھا تم اوسکا حال دیکھ کر پہچان لوگے اور اوسکو صدقہ دوگے لیکن تمنے نہ دیا تو مین ہی نے کہا صدقہ دو جب تم نے صدقہ دیا تو مین نے اوسکو دو کپڑے دیے پہننے کو پھر مین نے کہا صدقہ دو تو اوس نے ایک کپڑا نکال کر ڈالا لے اپنا کپڑا اوٹھایا اور جھڑکا آپ نے اوس کو ف اسوجہ سے کہ وہ خود محتاج تھا اوس کے پاس کپڑے نہ تھے پھر اوسکو صدقہ دینا بیجا تھا کیونکہ پہلے اپنی ضرورت رفع کرنا ضرور ہے صدقة العبد غلام صدقہ دیوے عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان لي دينارا قال انفقه على نفسك قال ان لي دينارا آخر قال انفقه على ولدك قال ان لي دينارا آخر قال انفقه على خادمك قال ان لي دينارا آخر قال انت ابصر به ترجمہ عمرو سے روایت ہے جو غلام تھا ابی اللحم کا مجھکو میری مالک نے حکم کیا گوشت بہونچا نیکا تمنی مین ایک مسکین آیا مین نے اوسکو تہوڑا گوشت کہلایا جب مالک کو یہ خبر ہوئی تو اوس نے مجھکو مارا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے میرے مالک کو بلا بھیجا اور پوچھا تو کیون اوسکو مارا اوس وہ بولا میرا کہا مانا لوگون کو کھلا دیتا ہے بغیر میری پوچھے یا بغیر میری حکم کے آپنے فرمایا ثواب اوسکا تم دونون کو ملیگا یعنی جب غلام مالک کے مال مین سے اجور و خاوند کے مال مین سے صدقہ دیوے تو ثواب غلام اور مالک اور جورو اور خاوند دونون کو ملیگا عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على كل مسلم صدقة قيل ارايت ان لم يجد ها قال يعتمل بيديه فينفع نفسه فيتصدق قيل ارايت ان لم يفعل قال يعين ذا الحاجة الملهوف قيل فان لم يفعل قال يامر بالخير قيل ارايت ان لم يفعل قال يمسك عن الشر فانها صدقة ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر نہ پاوے (یعنی مقدور نہ ہو) آپنے فرمایا اپنے ہاتھون سے محنت کرے پھر آپنے تئین فایدہ پہونچاوے یہ بھی صدقہ ہے آپنے نفس پر لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا بھی نہ کرے آپنے فرمایا مدد کرے محتاج پریشان کی لوگون نے کہا اگر ایسا بھی نہ کرے آپنے فرمایا حکم کرے نیک بات کا لوگون نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا باز رہے برائیون سے یہ بھی ایک صدقہ ہے صدقة المراة

مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دیوے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَتِ
الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو اسکو ثواب ملیگا اور اتنا ہی ثواب اوس کے خاوند کو ملیگا اور اوتنا ہی ثواب
خزانچی کو ملیگا اور کوئی انمیں سے دوسرے کا ثواب کم نہ کریگا خاوند کو کمانیکی وجہ سے اور عورت کو خرچنیکی وجہ سے ثواب ملیگا
عطیۃ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا عورت بغیر اجازت خاوند کے نہ دیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو
سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو خطبے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا خطبے میں عورت کو صدقہ دینا جائز نہیں
ہے مگر اپنی خاوند کی اجازت سے فضل الصَّدَقَةِ صدقے کی فضیلت عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ فَقُلْنَا أَيَّتُنَا بِكَ أَسْرَعُ لُحُوقًا فَقَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَهَا
فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا وَكَانَتْ أَطْوَلُهُنَّ يَدًا فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان آپکے پاس اکٹھی ہوئیں ہمنے کہا کون بی بی آپسے جلد ملیگی آپنے فرمایا جو تم سے لمبے ہاتھ والی ہے (یعنی بہت سخی ہے) اونہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ ناپنے لگیں (وہ سمجھیں کہ مراد آپکی یہی ہے جسکا ہاتھ لمبا ہو) تو سب سے جلدی (حضرت کی بی بیون میں) سودہ آپسے ملیں (یعنی اونکی وفات سب بی بیون سے پہلی ہوئی) سو انمیں لمبے ہاتھ والی تھیں (یعنی صدقہ بہت دیتی تھیں لیکن دوسری روایتون میں ہے کہ سب بی بیون میں پہلے آنحضرت کے حضرت زینب کا انتقال ہوا اور وہ سب میں زیادہ سخی تھیں اور یہی صحیح ہے) باب وَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ کونسا
صدقہ افضل ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ
شَحِيحٌ تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہتر ہے آپنے فرمایا
تیرا صدقہ دینا اوس وقت جب تندرست ہو مال کی حرص رکھتا ہو عیش کی آرزو رکھتا ہو محتاجی سے ڈرتا ہو ف اور یہ نہیں تو ہمارے
مرنے کے وقت جب سب ارمان پوری ہو جاتی ہیں سب ہی صدقہ دیتے ہیں عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ
ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور اوپر والا ہاتھ
بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور شروع کر صدقہ اون سے جنکی پرورش تجھپر ہے عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا جب مرد صرچ کرے اپنی بی بی پر ثواب کے واسطے (یعنی خدا کی حکم کو بجا لانے کی نیت سے) تو اوسکے صدقے کا ثواب حاصل ہوگا عَنْ

اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور شروع کر صدقہ اُس سے جسکی پرورش تجھپر ہے **عن** جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنَّا غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَیْرُهٗ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ عَنْ اَهْلِكَ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا یَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیْكَ وَعَنْ یَّمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے ایک شخص نے بنی عذرہ میں سے اپنے غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا تیرے پاس اور کچھ مال ہی سوا اس غلام کے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا کون خریدتا ہی اس غلام کو نعیم بن عبداللہ نے آٹھسو درہمون کو وہ غلام خریدا آپ اون درہمون کو اوس شخص پاس لائے دینے کو (جسکا غلام تھا) پھر فرمایا شروع کر اپنی ذات سے پہلے اوسپر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دے) اگر اوس سے کچھ بچے تو اپنی بی بی کو دے اگر اوس سے کچھ بچے تو اپنے ناتے والے کو دے اگر اوس سے کچھ بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنے سامنے سے اور دہنی طرف سے اور بائین طرف سے (فقیرون کو دے) **صَدَقَةُ الْبَخِیْلِ** بخیل کے صدقے کا بیان **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِیْلِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِّنْ لَّدُنْ ثُدِیِّهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ اَنْ یُّنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ اَوْ مَرَّتْ حَتّٰی تُجَنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِیْلُ اَنْ یُّنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّوْضِعَهَا حَتّٰی اَخَذَتْ بِتَرْقُوَتِهٖ اَوْ بِرَقَبَتِهٖ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاؤُسٌ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یُشِیْرُ بِیَدَیْهِ وَهُوَ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچنی والی خیرات کرنیوالی کے اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے دو مردون کی جن پر دو کرتے یا دو زرہین لوہے کی چھاتی سے لیکر ہنسلی تک اب خرچنی والا (سخی) جب خرچنا چاہتا ہے تو اوسکی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور چلی جاتی ہے یہانتک کہ اوسکے پورون کو ڈھانپ لیتی ہے پھر اوسکے چلنے کا نشان مٹ جاتا ہی (یعنی جو خرچ اوسکے ذمے ہونیکے تھے زمین پر اُسکے قدم کا نشان نہین رہتا) اور بخیل جب خرچنی کا قصد کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چھلہ اوسکا دوسرے چھلے کو پکڑ لیتا ہے یہانتک کہ اوسکی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے۔ ابوہریرہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اوسکو کشادہ کرتے تھے وہ کشادہ ہوتی نہ تھی طاؤس نے کہا مین نے ابوہریرہ سے سنا دونون ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کشادہ کرنیکے لئے وہ کشادہ ہوتی نہ تھی **فائدہ** اس حدیث کے الفاظ اور معانی مین اور ترتیب مین راویون کا بہت اختلاف ہوا ہے یہانتک کہ بعضی راویون مین بوجہ تقدیم اور تاخیر اور تحریف الفاظ کے مطلب بگڑ گیا ہے مگر جو روایت اوپر مذکور ہوئی قریب

ہی معاف کے اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ سخی خرچ کرنیمین خوش رہتا ہی اور دل اوسکا کشادہ ہوتا ہے اور نشان مٹھی سی یہہ غرض ہے کہ مال کا نقصان صدقہ ہی سے مٹ جاتا ہی اور وہ مال بڑہ کر ویسا ہی یا اوس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے برخلاف بخیل کے وہ خرچ کرنیمین دل تنگ ہوتا ہی بقول شخصے کہ ہڈی جائے پر دمڑی نہ جائے **عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل البخیل والمتصدق** مثل رجلین علیھما جبتان من حدید قد اضطرت ایدیھما الی تراقیھما فکلما ھم المتصدق بصدقۃ اتسعت علیہ حتی تعفی اثرہ وکلما ھم البخیل بصدقۃ تقبضت کل حلقۃ الی صاحبتھا وتقلصت علیہ وانضمت یدہ الی تراقیہ وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فبینما ھما کذلک اذ یوسعھا فلا تتسع **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال بخیل کے اور صدقہ دینے والے کی (یعنی سخی کی) اون دو شخصونکی سی ہی جو لوہے کی دو جبے پہنے ہون اور اون کے ہاتھ چھاتی گئی ہون ہنسلی سے تو جب صدقہ دینے والا قصد کرتا ہی صدقہ دینے کا وہ جبہ کشادہ ہو جاتا ہی یہانتک کہ اوسکے پانوں کا نشان مٹتا ہی (بوجہ کشادہ ہونے کے اور زمین پر لگنے کے) اور جب بخیل قصد کرتا ہی صدقے کا تو ہر ایک حلقہ اوس کا دوسری سے پیوست ہو جاتا ہی اور جبہ سمٹ جاتا ہی اور دونون ہاتھونکو ہنسلی پر جوڑ دیتا ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ کوشش کرتا ہی کشادہ کرنے کی لیکن کشادہ نہین ہوتا **عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف** قال کنا یوما فی المجلد جلوسا ونفر من المھاجرین وانا نصار فارسلنا رجلا الی عائشۃ یستاذن فدخلنا علیھا قالت دخل علی سائل منذ وعندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرت لہ بشیء ثم دعوت بہ فنظرت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ما ان یدین ان لا یدخل بیتک شیء وانت تعرفین بہ یعلم قلت نعم قال فارضاک یا عائشۃ ارضی فضی اللہ عز وجل علیک **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہی ہم ایک روز مسجد میں بیٹھے تھے اور کئی مہاجر اور انصار بیٹھے تھے ایک شخص کو ہم نے بھیجا حضرت عائشہ کے پاس اجازت چاہنے کو پھر ہم گئے اون کے پاس اونہون نے کہا ایک بار ایک فقیر میرے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں نے حکم کیا اوسکو کچھ دینے کا پھر میں نے منگوا کر اوسکو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چاہتی ہی تیرے گھر میں کچھ نہ آوے نہ جاوے بغیر تیری جانے ہوئے میں نے کہا ہان اپنے فرمایا چھوڑ اے عائشہ مت گن پھر اللہ بھی گن کر تجھ دیگا (یعنی بیحساب اپنی گرہ سے تجھ دیگی) **عن اسماء بنت ابی بکر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا لا تحصی فیحصی اللہ عز وجل علیک **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مت گن نہیں تو اللہ بھی گن کر تجھ دیگا **عن اسماء بنت ابی بکر** انھا جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیء الا ما ادخل علی الزبیر فھل علی جناح ان ارضخ مما یدخل علی فقال ارضخی ما استطعت ولا توکی فیوکی اللہ عز وجل علیک **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہنے لگین ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس کچھ نہین ہی مگر جو زبیر اون کے خاوند مجھ دیتے ہین کیا فی کو یا خرچ کو) کیا مجھ گناہ ہوگا اگر میں اوس سے کچھ دیا کروں (فقیروں اور محتاجون کو) آپ نے فرمایا دیا کر وجہانتک تجھ سے ہو سکے اور مت اونٹ لگا (یعنی مت روک) نہیں تو اللہ بھی گا تجھ پر **القلیل فی الصدقۃ** تھوڑی ہی صدقہ کا بیان **عن خدیج عن النبی**

صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ۔ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم جہنم سے صدقہ دیکر اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو عن عدی بن حاتم قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النار فاشاح بوجھہ وتعوذ منھا ثم ذکر شعبۃ مرۃ اخری انہ فعل ثلاث مرات ثم قال اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فان لم تجدوا فبکلمۃ طیبۃ ۔ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا تو اپنی منہ کو سکیڑا یا ہم سمجھے کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں) اور پناہ مانگی جہنم سے شعبہ نے کہا تین بار آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا بچو تم انگار سے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا دیکر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر ف یعنی سائل جب سوال کرے اگرچہ میسر ہو تو دینا ہے تھوڑا ہو یا بہت جو کچھ نہ ہو سکے تو جواب دینا نرمی سے کہ سائل کا جی خوش رہے اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے باب الترغیب علی الصدقۃ صدقے کی فضیلت عن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صدر النہار فجاء قوم عراۃ حفاۃ مقلدی السیوف عامتھم من مضر فلما رای بھم من الفاقۃ تمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما رای بھم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن فاقام الصلوٰۃ فصلی ثم خطب فقال یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء ۲ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ط واتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق رجل من دینارہ من درھمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنھا بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رایت کومین من طعام وثیاب حتی رایت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتھلل کانہ مذھبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیئا ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من غیر ان ینقص من اوزارھم شیئا ۔ ترجمہ جریر بن عبد اللہ روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ابھی دن بہت نہ چڑھا تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے ننگے بدن ننگے پاؤں تلوار لٹکائے ہوئے اکثر ان میں مضر کے قبیلے سے تھے بلکہ سب مضر ہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا ان کی محتاجی کچھ کر پہلے آپ اندر گئے پھر نکلے پھر بلال کو حکم دیا اذان دینے کا اور نہوں نے اذان دی نماز تیار ہوئی آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم اخیر تک اے ایمان والو ڈرو اپنے مالک سے جسنے تم کو پیدا کیا ایک جان سے پھر اوس کے بی بی اوسی میں سے پیدا کی پھر پھیلایا ان دونوں سے بہت مردوں اور عورتوں کو (مطلب یہ ہے کہ انسانی اولاد دی پر لوگ متعدد ہوئے یہ خیال کر کے کہ آدمی سب ایکدوسرے کے بھائی ہیں) ڈرو اوس اللہ سے جسکے نام کے ذریعے تم مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور ناتوں کے ذریعے سے بیشک اللہ تم کو دیکھ رہا ہے ڈرو اللہ سے اور دیکھتی ہر آدمی جو اوس نے بھیجا ہے کل کے روز کے لیے (یعنی قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے) صدقہ دو آدمی کا اشرفی سے ہے روپیہ سے ہے کپڑے سے ہے ایک صاع گیہوں سے ہے ایک صاع جو سے ہے یہاں تک کہ کھجور

کے کپڑے سے پھر ایک شخص انصاری ایک تھیلی (روپیون کی) لایا جو اوسکی تھیلی مین نہین سماتی تھی پھر اور لوگون کی تار بندھ گئی یہانتک کہ دو ڈھیر اونچے اونچے کپڑے کے ہوگئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ کو دیکھا جیسے ہاتھا جیسے سونا خوشی سے اور فرحت سے اسلئے کہ آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور غریبون کا کام نکلا واسطے نصاحت اور بلاغت اسی کا نام ہے جو آپ مین تھی) تب آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین نیک دستور نکالے (جس سے مسلمانون کا فایدہ ہو اسلام کی ترقی ہو) اوسکو اوسکے لئے نیکی کا ثواب ہے اور اون لوگون کا ثواب ہے جو اوسپر عمل کرینگے بغیر اسکے کہ عمل کرنیوالیکا ثواب کچھ کم ہوگا اور جو شخص اسلام مین بری بات نکالے (جس سے مسلمانون کو نقصان ہو یا جو اسلام کو ضعیف کرے) تو اوسپر اوس بری بات نکالنے کا عذاب ہے اور اون لوگون کا عذاب بھی اوسی پر ہوگا جو اوسپر عمل کرینگے بغیر اسکے کہ عمل کرنیوالون کا عذاب کم ہوگا ف یہان ہی انصاری نے راہ نکالی کہ سب سے پہلے صدقہ لایا پھر اور لوگ بھی اوسکے دیکھا دیکھی لائے چونکہ یہہ بات نیک تھی اون انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بھی ملا اور دون کا بھی ثواب ہوا

عن جَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي يُعْطَاهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا

ترجمہ جارثہ بن وہب سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صدقہ کرو اس لئے کہ ایک زمانہ ایسا آویگا جب کوئی اپنا صدقہ ایک شخص کو دینے جاویگا وہ کہیگا کل لاتا تو مین لے لیتا آج نہین لونگا (اس لئے کہ آج مالدار ہوگیا ہون مطلب یہہ ہے کہ روپیہ خیر زمانی مین بہت جلد ہاتھ آویگا بوجہ بی انتظامی اور لوٹ پوٹ اور فسادکی بازارین کے خزانے کھلجاوین گے اور دولت کو بہت ترقی ہوگی لیکن دینے والے کم ہون گے

عن أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْفَعُوا تُشَفَّعُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو اور سفارش قبول کرو (کسی مسلمان کے فایدے کی) اللہ اپنی پیغمبر کی زبان سے جو چاہیگا حکم کریگا (یعنی ہوگا وہی جو خدا کا حکم ہے پھر سفارش مین کیا نقصان ہے)

عن مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ حَتَّى تَشْفَعُوا إِلَيَّ فَتُؤْجَرُوا وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا

ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کوئی شخص مانگتا ہے مین نہین دیتا جبتک تم سفارش نہین کرتے جب تم سفارش کرتے ہو تم کو ثواب ہوتا ہے سفارش کرو ثواب پاؤ گے

الاختيال في الصدقة صدقے مین فخر کرنا

عن جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَأَمَّا الِاخْتِيَالُ الَّذِي يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الِاخْتِيَالُ الَّذِي يُبْغِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ

ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غیرت وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اسی طرح ایک فخر وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے دوسرا فخر وہ ہے

جسکو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہے یہ ہے کہ انسان غیرت کرے تہمت کی جگہ میں۔ یعنی اوس جگہ میں بدنامی کا خوف ہو جیسے شراب خانہ میں بیٹھنا غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کریگا تو گناہوں سے بچیگا) اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان غیرت کرے اوس مقام میں جہاں تہمت کا خوف نہیں ہے اور جو فخر اللہ کو پسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان فخر کرے اپنی ساتھ لڑائی کے وقت (تاکہ شجاعت زیادہ ہو اور دوسرے لوگوں کو بھی رغبت ہو لڑنے پر) یا صدقہ دیتے وقت اور جو فخر اللہ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان لغو یا گناہ کے کاموں میں فخر کرے ف یہ حدیث حکمت کے چشموں میں سے بڑا چشمہ ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پیغمبر حکمت میں بڑے اعلیٰ درجے پر ہوتے ہیں نیک باتوں میں فخر اور ناموری سب کو جائز کر دیا تاکہ نیکی کی رغبت ہو اور لوگ رغبت کریں اور دین میں پہلے اور برے کاموں میں فخر کرنے سے منع کر دیا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واتصدقوا والبسوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف (یعنی بیفائدہ خرچ کرنا) اور غرور سے بچو **باب** اجر الخادم اذا تصدق باذن مولاہ جب نوکر یا غلام اپنی مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے **عن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وقال الخازن المامون الذی یعطی ما امر بہ طیبا بہا نفسہ احد المتصدقین ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسری مسلمان کیلئے مثل عمارت کے ہے جیسے اوس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے رہتی ہے اسطرح ہر ایک مسلمان کو چاہیے دوسری مسلمان کو سنبھالی ہے اور مضبوط کیے رہے) اور فرمایا تحویلدار امانت دار جو اپنی مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے خدا کی راہ میں صدقہ دینے والی کے برابر ہے **باب** الیسر بالصدقۃ چپکے سے صدقہ دینے والا **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الجاہر بالقرآن کالجاہر بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے سب کے سامنے صدقہ دینے والا (یعنی اوسکا ثواب کم ہے) اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ینظر اللہ عز وجل الیہم یوم القیامۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ المترجلۃ والدیوث وثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق والدیہ والمدمن علی الخمر والمنان بما اعطی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کیطرف اللہ نہیں دیکھیگا قیامت کے روز ایک وہ جو نافرمانی کرے (دنیا کے کاموں میں) والدین کی (ماں باپ کی) دوسرے وہ عورت جو مردوں کا بھیس بنا دے تیسری دیوث (جو اپنی عورت کو دوسرے کے پاس لیجاوے) اور تین آدمی جنت میں نہ جاوینگے ایک تو نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرے احسان کر کے جتانے والا **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ عز وجل یوم القیامۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم فقرأہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ذر خابوا وخسروا

قال ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم المنان عطاءه ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے دن نہ ان کیطرف دیکھیگا نہ ان کو پاک کریگا اور ان کو دکھ کا عذاب ہوگا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ابوذر نے کہا وہ لوگ کون ہیں میں ہمیشہ ان کو نقصان ہوا آپ نے فرمایا ٹخنوں سے نیچی (زمین پر سے) اور اپنی سب اشیاء کو جھوٹی قسم کھا کر اور دیکر احسان کرنیوالا عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله عز وجل يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم المنان بما اعطى والمسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی جو اوپر گزرا۔ **باب** رد السائل بلطف ولين بغير ذلك وان كان بخلق (بكر) ترجمہ ابن عجلان انصاری سے دادی ہے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ خفت کرو مانگنے والے کو (کچھ دیکر) اگرچہ کہ ہو جلا ہوا عن ابن عجلان الانصاري عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رد السائل ولو بظلف محرق ترجمہ بہز بن حکیم سے دادی سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ بولنیوالا شیخ بخشا جائیگا عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يأتي رجل قوما فيسألهم من فضل عندهم فيمنعونه الا دعي له يوم القيامة شجاع اقرع يلتمظ فضله الذي منع ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آوے اور فاضل (بغیر حاجت سے بچی ہوئی بیکار) چیز مانگے پھر وہ سردی قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بنکر آویگا جو اپنی زبان سے اوس چیز کو چاٹتا ہوگا **من سأل بالله** عز وجل جو شخص اللہ کے نام پر مانگے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعاذ بالله فاعيذوه ومن سألكم بالله فاعطوه ومن استجار بالله فاجيروه ومن اتى اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا فادعوا له حتى تعلموا ان قد كافأتموه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے اللہ کی اوسکو پناہ دو اور جو شخص تم سے اللہ کے نام پر اوسکو دو اور جو شخص امان چاہے اللہ کے نام پر اوس کو امان دو اور جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھ لو بدلہ ہو چکا **من سأل بوجه** الله عز وجل اللہ کی ذات کا وسیلہ لیکر سوال کرنا عن بهز بن حكيم يحدث عن ابيه عن جده قال قلت يا نبي الله ما ايمنك حتى حلفت اكثر من عدد هن لا صابع يدي ان لا ريبك ولا ارتاب ديانتك وانك لم تكن صليت صلاة الا سقل شيئا الا ما علمتني الله ورسوله وانك استالك بوجه الله عز وجل على ما بعثك ربك الينا تاما الاسلام قال قلت وما اياب الاسلام قال ان تقول اسلمت وجهي الى الله عز وجل وسخيت وتقيم الصلوة وتعطي الزكوة وكل صنيا على مسلم اخوان وضيعان لا يقبل الله عز وجل من مشرك بعد ما اسلم عملا او يفارق المشركين الى المسلمين ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے دادا سے کہا میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میں آپ پاس نہیں آیا یہانتک کہ میرے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں سے زیادہ قسم کھا لیں کہ آپ پاس نہ آؤنگا نہ آپ کا دین قبول کرونگا اور میں ایک بے عقل آدمی تھا

اب ہی کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ اور اوسکے رسول نے سکھلایا میں اللہ تعالیٰ کے منہ مبارک کا وسیلہ دیکر آپ سے پوچھتا ہوں اللہ نے کیا حکم دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اسلام کا میں نے کہا اسلام کی نشانیاں کیا ہیں آپ نے فرمایا تو کہے میں نے اپنا منہ کہہ دیا اللہ جل جلالہ کے سامنے (جو فرما دیگا اوسکو مانوں گا) اور خالی ہوا میں اللہ کے سوا اور کسی کے خیال سے (یعنی شرک سے بیزار رہوں) اور اوا کرسی تو نماز کو اور زکوٰۃ دیوی ۔ ہر مسلمان دوسری مسلمان پر حرام ہے دو مسلمان ایکدوسرے کے بھائی ہیں اور ایک دوسری کے مددگار اللہ نہیں قبول کریگا مشرک کا کوئی کام اگرچہ وہ مسلمان ہو جاوے جبتک وہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں میں نہ چلا آوے ف اس حدیث سے ہجرت کا فرض ہو جانا پایا جاتا ہے قبصون نے کہا کہ یہ حکم ابتدائی اسلام میں تہا جب مسلمانوں کی تعداد کم تہی اور اونکا ایک جگہ ہونا ضرور رہتا تا کہ سب ملکر کافروں کا مقابلہ کریں **عن ابن عباس** یعنی **سئل رسول اللہ** باللہ عزوجل وما یعطی به جو شخص اللہ کے نام پر دیوے **عن ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الناس منزلا قلنا بلی یا رسول اللہ قال رجل اخذ برأس فرسه فی سبیل اللہ عزوجل حتی یموت او یقتل واخبرکم بالذی یلیه قلنا نعم یا رسول اللہ قال رجل معتزل فی شعب یقیم الصلوٰۃ ویؤتی الزکوٰۃ ویعتزل شرور الناس واخبرکم بشر الناس قلنا نعم یا رسول اللہ قال الذی یسئل باللہ عزوجل ولا یعطی به ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ شخص جو اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ بہتر ہے ہمنے کہا کیوں نہیں بتلایئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے گھوڑے کو لیے ہوئے اللہ کی راہ میں جاوے (یعنی کافروں سے جہاد کے لیے) یہانتک کہ جاوے یا مرجاوے پھر میں اوس شخص کو بتلاؤں جو اوس کے قریب ہے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو شخص لوگوں سے جدا ہو کر ایک گھاٹی میں رہ جاوے اور نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دیوے اور لوگوں کی برائیوں سے بچے پھر میں تم کو بتاؤں جو سب سے بدتر ہے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے نام پر اوس سے مانگا جاوے اور وہ نہ دیوے **ثواب من یعطی** دینے والے کا **عن ابی ذر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثة یحبهم اللہ عزوجل وثلاثة یبغضهم اللہ عزوجل فاما الذین یحبهم اللہ عزوجل فرجل اتی قوما فسألهم باللہ عزوجل ولم یسألهم بقرابة بینه وبینهم فمنعوه فتخلف رجل باعقابهم فاعطاه سرا لا یعلم بعطیته الا اللہ عزوجل والذی اعطاه وقوم ساروا لیلتهم حتی اذا کان النوم احب الیهم مما یعدل به نزلوا فوضعوا رؤسهم فقام یتملقنی ویتلو آیاتی ورجل کان فی سریة فلقوا العدو فهزموا فاقبل بصدره حتی یقتل او یفتح اللہ له والثلاثة الذین یبغضهم اللہ عزوجل الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو اللہ چاہتا ہے اور تین سے دشمنی رکھتا ہے جنکو چاہتا ہے وہ یہ ہیں ایک شخص لوگوں پاس آیا اور اللہ کے نام پر اون سے کچھ مانگا کچھ رشتہ ناتا نہ کہا تہا اون سے اون لوگوں نے نہ دیا ایک شخص انہیں سے چپکے سے اوٹھا اور لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر چپکے سے اوس کو کچھ دے آیا جسکو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ یا وہ دینے والا

کچھ لوگ ساری رات چلی جب نیند سب برابر ٹالی چیزوں سے اون کو بھلی معلوم ہوئی تو اور کر سو ہی ایک شخص اون میں سے اوٹھا اور میرے سامنے گڑگڑایا کیا اور آیتیں پڑھا کیا۔ ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک مکڑے میں تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگ گئے مگر وہ سینہ سامنے کر کے گیا یہاں تک کہ مارا گیا یا اللہ نے اوسکو فتح دی۔ وہ تین لوگ جن سے اللہ تعالیٰ کو دشمنی ہے یہ ہیں ایک بوڑھا بدکار دوسرا مفلس غرور کرنیوالا تیسرا الدر ظالم کرنیوالا **تفسیر المسکین** مسکین کسے کہتے ہیں **عن** ابی ہریرۃ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّہُ التَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْکِیْنُ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک نوالہ دو نوالی یا ایک کھجور دو کھجور اوسکو پھراتے ہیں بلکہ مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا پھر جو اس آیت کو لا یسالون الناس الحافا یعنی نہیں مانگتے لوگوں سے گڑگڑا کر **عن** ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِھٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْکِیْنُ قَالَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ لَہُ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْئَلُ النَّاسَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں پاس مانگتا پھرتا ہے ایک نوالہ دو نوالی ایک کھجور دو کھجور اوسکو پھراتے ہیں لوگوں نے عرض کیا پھر مسکین کون ہے آپنے فرمایا مسکین وہ ہے جسکے پاس دولت نہیں جو اوسکو بے پرواہ کرے نہ اوسکا حال کسیکو معلوم ہے تاکہ لوگ اوسکو صدقہ دیں نہ وہ کھڑا ہوتا ہے لوگوں سے مانگنے کے لیے **عن** ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّہُ الْاُکْلَۃُ وَالْاُکْلَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْکِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی وَلَا یَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَہُ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** اُمِّ شَرِیْکٍ اَنَّہَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ اَنْتَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسَاکِیْنَ لَیَقِفُوْنَ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَہُ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْ شَیْئًا تُعْطِیْنَہُ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِیْہِ اِلَیْہِ ترجمہ ام شریک سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کے ساتھ بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اوسکو دینی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہ ہو اوسکو دینے کو سوا ایک جلے کھر کے تو وہی دیدے اوسکو (یعنی حتی المقدور سائل کو محروم نہ کرے کچھ نہ کچھ ہو سکے دے)

الفقیر والمختال متکبر فقیر کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْعَائِلُ الْمَزْھُوُّ وَالْاِمَامُ الْکَذَّابُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز ایک بوڑھا بدکار (زنا کرنیوالا) دوسرے محتاج اترانے والا متکبر کہ باوجود محتاجی کے نوکری اور محنت مزدوری سے تیسرے بادشاہ جھوٹا **عن** ابی ھریرۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃٌ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَلْبَیَّاعُ حَلَّافٌ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کہتا ہے ایک تو پیچھے والا قسمیں کھا کر دھمکی مقابلہ میں تو در قسمیں بڑھا بدکار جھوٹی حاکم ظلم کرنیوالا **فضل الساعی** علی الارملۃ بیوہ عورتوں کے لیے محنت کرنیوالے کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ

ترجمہ جلد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محنت کرنیوالا بیوہ عورتوں کے لیے (جو تجارت نہیں اور کمانے کرنیوالا کوئی نہیں) مثل اس شخص کے ہے ثواب میں) جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں **المؤلفۃ قلوبھم** ان کافروں کا بیان جنکو لانے کے لیے روپیہ دیا جاتا تھا **ف** ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان شمار میں بہت کم تھے بعضے کافر ایسے تھے کہ اگر انکو روپیہ دیا جاوے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دیں اور بعضے ایسے بھی تھے کہ روپیہ کے طمع سے مسلمان ہو جاویں اور بعضے ایسے تھے کہ مسلمان بظاہر ہو چکی تھے لیکن ڈگمگاتے تھے اگر روپیہ ان کو نہ ملتا تو وہ پھر کافروں میں شریک ہو جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو روپیہ دیکر ملایا اور اموال غنیمت اور صدقات میں سے انکے لیے بھی مقرر کیا

عن ابی سعید الخدری قال بعث علی وھو بالیمن بذھیبۃ فی تربتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اربعۃ نفر الاقرع بن حابس الحنظلی وعیینۃ بن بدر الفزاری وعلقمۃ بن علاثۃ العامری ثم لاحد بنی کلاب وزید الطائی ثم لاحد بنی نبھان فغضبت قریش وقال مرۃ احری صنادید قریش فقالوا تعطی صنادید نجد وتدعنا قال انما فعلت ذلک اتالفھم فجاء رجل کث اللحیۃ مشرف الوجنتین غائر العینین ناتی الجبین محلوق الراس فقال اتق اللہ یا محمد قال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ ایامننی علی اھل الارض ولا تامنونی ثم ادبر الرجل فاستاذن رجل من القوم فی قتلہ یرون انہ خالد بن الولید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سونے کا ٹکڑا بھیجا مٹی کے ساتھ (یعنی کچا سونا مٹی ملا ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بانٹ دیا چار آدمیوں میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری کو جو بنی کلاب میں سے تھا اور زید طائی کو جو بنی نبہان میں سے تھا یہ دیکھکر قریش کے لوگ غصے ہوئے یا قریش کے سردار غصے ہوئے اور کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہم کو چھوڑ دیتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے انکو دیا دل ملانے کے لیے (کیونکہ ابھی نئے مسلمان ہیں انکا اعتبار نہیں تو شاید مال کے طمع سے اسلام پر جمے رہیں) اتنے میں ایک شخص آگیا گھنی داڑھی والا کال اوبھری ہوئی آنکھیں بھٹی ہوئی پیشانی بلند سر گھٹا ہوا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد آپنے فرمایا پھر کون اللہ کی تابعداری کریگا اگر میں اس کے نافرمانی کروں اللہ نے مجھ امین (یعنی اپنا معتمد) بنایا ہے زمین والوں پر اور تم مجھ امین نہیں سمجھتے (میرا اعتبار نہیں کرتے) پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا ایک شخص نے آپ سے

اجازت مانگی اوس کے ماموں کے بارے مین کہ وہ خالد بن الولید تھے (یا عمر بن الخطاب اونہون نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق معلوم ہوتا ہے فرمایا تو اسی قتل کرین آپنے فرمایا نہین لوگ کہین گے محمد اپنے لوگون کو قتل کرتے ہین) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہون گے جو قرآن پڑہین گے مگر حلق کے نیچے نہ اترےگا (یعنے دل مین اون کے قرآن کی کوئی تاثیر نہ ہوگی) قتل کرینگے مسلمانون کو اور چھوڑ دین گے بت پرستون کو نکل جاوین گے وہ لوگ اسلام سے جیسے تیر شکار سے نکلجاتا ہے (یعنی جانور کے لگ کر اوس مین سے ہو پار ہوجاتا ہے اور تیر مین کچھ نہین ٹھہرتا وہ صاف کا صاف رہتا ہے اسیطرح یہ لوگ بھی اسلام مین آئے اور پھر نکلے مگر اسلام کا کوئی نشان بھی اون پر نہ پڑا) اگر مین ان لوگون کو پاؤنگا تو ایسا قتل کرونگا جیسے عاد کی قوم قتل ہوئی (کہ نام کا نشان تک نہ رہا) **ف** ہر اوان لوگون سے خارجی تھے جو حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت مین ظاہر ہوئے ظاہر مین بڑے متقی پرہیزگار تھی قرآن پر عمل کرنیکا دعوی کرتے مگر دلون مین ایمان کا ذرہ نہ تھا مسلمانون سے لڑنیکو مستعد ہوئی اون کو کا ذکتبہ

الصدقة

لمن تحمل بحمالة جو شخص ضامن ہوجاوے کسی قرض کا (یعنے اوس سے نہ ہوسکے) تو اوسکو صدقہ دینا درست ہے **عن قبيصة بن مخارق** قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین نے ایک قرض اپنے ذمے پر لیا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے سوال کیا اوس کے ادا ہونے کے لیے آپ نے فرمایا سوال درست نہین ہے مگر تین آدمیون کے لیے ایک وہ شخص ہے جسنے ضمانت کی ایکقوم کے قرضے کے پھر مانگ کر اوسکو ادا کیا پھر باز رہا سوال سے جب قبضہ ادا ہو گیا **عن قبيصة بن مخارق** قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَ مَالَهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے ضمانت ہوا مین ایک قرضے کا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مانگنے کو آپنے فرمایا ٹھہر جا ہی قبیصہ جبتک ہمارے پاس صدقہ آوے تو ہم تجھے دلوائین گے پھر اوس کے آپنے فرمایا اے قبیصہ صدقہ کسی کے لیے درست نہین مگر تین مین سے ایک کے لیے ایک تو وہ شخص جو ضامن ہوا قرضے کا شہادت اپنے ذمی کرلی لوگون کو قتل اور خون سے بچانے کے لیے) اوسکو صدقہ درست ہے یہانتک کہ حاجت اوسکی نکلجاوے اور ایک وہ شخص جسپر آفت آئی اور اوسکا مال تباہ کردیا اوسکو سوال کرنا درست ہے یہانتک کہ اوسکی مصیبت رفع ہو ایک وہ شخص جسکو کوئی احتیاج پیش آئی اور تین عقلمند آدمیون نے اوس کی قوم مین سے گواہی دی کہ بیشک فلانے کو یہی سوال درست ہے یہانتک کہ حاجت روائی ہو اوسکی اور گزران کا ایک ذریعہ حاصل کرے اسکے سوا سوال کرنا حرام ہے اور جو کوئی سوال کرتا ہے وہ

حرام کہا جاتا ہے **الصدقۃ علی الیتیم** یتیم کو صدقہ دینے کا بیان عن ابی سعید الخدری قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وجلسنا حولہ فقال انما اخاف علیکم من بعدی ما یفتح لکم من زھرۃ الدنیا وزینتھا فقال رجل او ما یاتی الخیر بالشر فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل ما شانک تکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو لا یکلم وری انہ ینزل علیہ فاقام یمسح الرحضاء وقال این السائل انہ یعنی کان یاتی الخیر بالشر وان مما ینبت الربیع یقتل او یلم الا اکلۃ الخضر فانھا اکلت حتی اذا امتدت خاصرتاھا استقبلت عین الشمس فثلطت وبالت ثم رتعت وان ھذا المال خضرۃ حلوۃ ونعم صاحب المسلم ما اعطی منہ الیتیم والمسکین وابن السبیل او کما قال وانہ من یاخذہ بغیر حقہ کالذی یاکل ولا یشبع ویکون علیہ شھیدا یوم القیمۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں جو تمہارے لئے جاری ہوگی دنیا کی خوبی اور زینت سے (یعنی بعد میری جو فتوحات تم کو حاصل ہوں گے اور مال دولت ملیگا) ایک شخص بولا کیا نیکی برائی لاوے گی (یعنے ہم مال پیدا کریں گے تو نیک ذریعوں سے جہاد سے یا تجارت سے پہر اوس سے برائی کیونکر پیدا ہوگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے لوگوں نے اوس شخص سے کہا تجھ کیا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتا ہے اور آپ بات نہیں کرتے ہم دیکھ رہے تھے کہ اوسوقت آپ پر وحی آرہی تھی جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا وہ پوچھنے والا حاضر ہے بیشک نیکی سے برائی نہیں ہوتی (یعنے حلال مال برا نہیں) مگر دیکھو فصل جن گہاس کو مار ڈالتی ہے وہ مار ڈالتی ہیں یا قریب مار ڈالنے کی کر دیتی ہیں (حالانکہ گہاس بہتر چیز ہے مگر جب جانور بہت کہا جاتا ہے تو بدہضمی ہو کر مرنے لگتا ہے یا مر جاتا ہے (مگر دوا ب (یعنے نرم گہاس کہا نیوالا جانور کہاتا ہے جب اوس کے کہونہیں بھر جاتی ہیں تو آفتاب کے سامنے جاتا ہے اور گہتا موتتا ہے پہر چرتا ہے (اسی طرح مال حلال ہے جب اوسکو حاصل کرے تو دیکھکر حاصل کریگا تو کام آویگا اور جو عرص کریگا تو ضرور بدہضمی ہوگی آفت لاویگا) کیا اچہا ساتھی ہے مسلمان کا مال حلال اگر اوس میں سے دیا جاوے یتیم اور مسکین اور مسافر کو اور جو شخص ناحق مال حاصل کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کہاتا ہے مگر اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے روز اوسپر گواہی دیگا۔ **الصدقۃ علی الاقارب** عزیزوں کو صدقہ دینا عن سلیمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وعلی ذی الرحم اثنتان صدقۃ وصلۃ ترجمہ سلیمان بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کریگا ایک ثواب اور ناتے والی پر صدقہ کرنا جو مسکین ہو دو ثواب رکہتا ہے ایک صدقہ کا دوسرے ناتے ملانیکا عن زینب امرأۃ عبد اللہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء تصدقن ولو من حلیکن قالت وکان عبد اللہ خفیف ذات الید یسعنی ان اضع صدقتی فیک وفی بنی اخ لی یتامی فقال عبد اللہ سلی عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا علی بابہ امرأۃ من الانصار یقال لھا زینب تسأل عما سألت

عنہ فخرج بلال فقال انطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلہ عن ذلک ولا تخبرہ من انا فانطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من ھما قال زینب قال ای الزیانب قال زینب امرأۃ عبد اللہ وزینب الانصاریۃ فانکم لھما اجران اجر القرابۃ واجر الصدقۃ ترجمہ زینب سے روایت ہے جو بیوی تھیں عبد اللہ بن مسعود کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو اے عورتو اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو زینب نے کہا جو عبد اللہ میرے خاوند مفلس ہیں سنی انہوں نے کہا کیا ہو سکتا ہے کہ میں اپنا صدقہ تم کو اور اپنے بھائی کے یتیم لڑکوں کو دوں عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ میں آپ پاس آئی دیکھا ایک عورت جسکا نام بھی زینب تھا آپ کے دروازے پر بھی مسئلہ پوچھنے کو کھڑی ہے تھی میں بلال اندر سے نکلے میں نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور آپ سے یہ مسئلہ پوچھو لیکن ہمارا نام مت کہو وہ گئے اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ عورتیں کون ہیں بلال نے کہا زینب ہیں آپ نے فرمایا کون زینبیں ہیں انہوں نے کہا ایک زینب تو عبد اللہ کی جورو اور دوسری ایک زینب انصار کی قوم میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یہ صدقہ درست ہے اور ان کو دوہرا ثواب ہے ایک رشتہ کا اور دوسرے صدقہ کا **المسئلۃ** سوال کرنا کیسا ہے **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یحتزم احدکم فیحمل حزمۃ حطب علی ظھرہ فیبیعھا خیر من ان یسأل رجلا فیعطیہ او یمنعہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایک گٹھڑ لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بیچے تو بہتر ہے اس سے کہ سوال کرے پھر کوئی دیوے کوئی نہ دیوے **عن** عبد اللہ بن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یزال الرجل یسأل حتی یأتی یوم القیامۃ لیس فی وجھہ مزعۃ لحم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی مانگتا رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے روز آویگا اور اوس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا (یعنی قیامت کے روز ذلیل اور خوار ہو کر آویگا) **عن** عائذ بن عمرو ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فاعطاہ فلما وضع رجلہ علی اسکفۃ الباب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تعلمون ما فی المسألۃ ما مشی احد الی احد یسألہ ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے دیا جب پاؤں چوکھٹ پر رکھا (یعنی لوٹ کر چلا) تو آپ نے فرمایا اگر تم جانتے جو مانگنے میں خرابی ہے البتہ کوئی کسی کے پاس مانگنے نہ جاتا **سوال الصالحین** نیک لوگوں سے مانگنا چاہیے **عن** ابن الفراسی ان الفراسی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استأل یا رسول اللہ قال ان کنت سائلا لا بد فاسأل الصالحین ترجمہ ابن فراسی سے روایت ہے فراسی نے کہا یا رسول اللہ میں لوگوں سے مانگوں آپ نے فرمایا نہیں اگر بے مانگے نہ ہو سکے تو نیک لوگوں سے مانگ **ف** کیونکہ وہ رحم کرینگے اور نیز راز فاش نہ کرینگے اور احسان جتاویں گے مثل مشہور ہے خدا جو دیوے کے احسان سے بچاوے۔ فراسی جو راوی ہے اس حدیث کا صحابی ہے پر اوسکا نام معلوم نہیں ہوا نہ اوسکے باپ کا **الاستعفاف عن المسألۃ** سوال سے بچنا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سألوہ فاعطاھم حتی اذا نفد ما عندہ قال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ

اللہ ومن یصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ لوگون نے انصار کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے انکو دیا پھر سوال کیا پھر دیا جب آپ پاس کچھ نہ رہا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوگا میں تمسے دریغ نہ کرونگا اور جو شخص سوال سے بچیگا اللہ اوس کو بچا دیگا اور جو شخص صبر کریگا اللہ اوس کو صبر دیگا اور کوئی دین بہتر اور بڑی صبر سے زیادہ نہیں ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علی ظھرہ فیتصدق بہ ویستغنی بہ من ان یاتی رجلا اعطاہ اللہ عز وجل من فضلہ فیسالہ اعطاہ او منعہ

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر کوئی تم مین رسی اپنی سی لیکر لکڑیون کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاوے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک شخص پاس جاوے جسکو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور اوس سے مانگے پھر وہ دیوے یا نہ دیوے **فصل** **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یتضمن لی واحدۃ اتکفل لہ بالجنۃ قال یعنی ھذہ الکلمۃ معناھا ان لا یسال الناس شیئا ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ضامن ہو میرے لیے ایک بات کا اوسی جنت ملیگی وہ یہ ہے کہ لوگون سے کچھ نہ مانگے **عن** قبیصۃ بن مخارق قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلح المسالۃ الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع ورجل اصابتہ جائحۃ فیسال حتی یصیب سدادا من عیش ثم یمسک ورجل تحمل حمالۃ فیسال حتی یؤدی الیھم حمالتھم ثم یمسک عن المسالۃ ورجل تحمل حمالۃ فقرم فسالہ منھا لقد حلت المسالۃ لقرمہ فیسال حتی یصیب قواما من عیش او سدادا من عیش ثم یمسک عن المسالۃ فما سواھن من المسالۃ یا قبیصۃ سحت ترجمہ قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سوال درست نہین مگر تین آدمیون کو ایک تو وہ شخص جسکے مال پر آفت آئی وہ مانگے یہانتک کہ گزران کا ایک مضبوط ذریعہ حاصل کرے پھر باز رہے دوسرا وہ شخص جسکی قوم کے تین عقلمند گواہی دین اللہ کا نام لیکر بیشک اسکو مانگنا درست ہے وہ مانگے یہانتک کہ گزران چلنے لگے اوس کے پھر باز رہے تیسرا جسے اس کے سوا مانگنا حرام ہے **حدثنا** مالدار کس کو کہتے ہین **عن** عبد اللہ قال سمعتہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال وعندہ ما یغنیہ جاء ت خموشا او کدوحا او خدوشا فی وجھہ یوم القیامۃ قیل یا رسول اللہ وما یغنیہ او ما اغناہ قال خمسون درھما او حسابھا من الذھب ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جسکی وجہ سے وہ غنی ہو تو اوسکا منہ چھلا ہوا ہوگا قیامت کے روز لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنا مال اوسکو غنی کرتا ہے آپنے فرمایا پچاس درم یا اوسکی قیمت کا سونا پچاس درم کے پندرہ روپیہ کے قریب ہوئی جسکی پاس اتنا مال ہو اور پھر سوال کرے جبکہ سوال حرام ہے اگرچہ بے سوال کے اوس کو لینا درست ہے دوسری حدیث مین ہے کہ اگر صبح شام کا کھانا بھی اوس کے پاس موجود ہے تو سوال جائز نہین **باب** **عن** معاویۃ بن ابی سفیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلحفوا فی المسالۃ ولا یسالنی احدکم شیئا فتخرج لہ کارہا

فیبارک لک فیما اعطیت من تلعیف ترجمہ معاویہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کر
اور مٹھ کر مانگو جو کوئی تم مین سے مجھسے مانگتا ہی اور مین دل مین ناراض ہوتا ہون تو اللہ برکت نہ دیگا اوسمین جو مین اوس کو دیتا ہون
دیکھیو کیونکر سے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل وله
یزعون ودرهما فهو من الملحفین ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور
اوسکی پاس چالیس درم ہون تو وہ الحاف ہی سوال کرتا ہی اوسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا الحاف کے معنے مبالغہ کرنا اور گڑگڑا کر
پیچھے پڑ رہنا عن ابی سعید الخدری قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعطانی ثم سألته فاعطانی
فاستغنیت وقال من یستعفف یعفه الله عز وجل ومن استغنی یغنه الله عز وجل ومن سألنا لا نرد سوالہ
عز وجل ومن یسأل منا قیمة اوقیة فقد الحف فقلت ناقتی الیاقوتة خیر من اوقیة فرجعت ولم اسأله
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی میری ان نے مجکو روانہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین آیا اور بیٹھا آپ میری سامنے منہ
کرکے بیٹھے اور فرمایا جو شخص بے پرواہی کریگا لوگون سے اللہ اوس کو بے پرواہ کریگا اور جو شخص سوال سے بچیگا اللہ اوسکو بچاویگا اور جو شخص
تھوڑی پر کفایت کریگا اللہ اوسکو کفایت دیگا اور جو شخص سوال کریگا اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) برابر مال ہوگا تو اوس نے
الحاف کیا مین نی دمین کہا میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سی بہتر ہے مین لوٹ کر آیا اور آپ سے سوال نہین کیا اذا لم یکن
له درهم وکان له عدلها جس شخص کے پاس روپیہ نہون لیکن مال ہو عن رجل من بنی اسد قال نزلت انا واهلی ببقیع الغرقد
فقال لی اهلی اذهب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسأله لنا شیئا نأکله فذهبت الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فوجدت عنده رجلا وسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا اجد ما اعطیک فولی الرجل
عنه وهو مغضب وهو یقول لعمری انک لتعطی من شئت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه لیغضبنی
علی ان لا اجد ما اعطیه من سألنی منکم وله اوقیة او عدلها فقد سألحف قال لا وان ناقتی قلت لنا خیر من اوقیة واوقیة اربعون درهما فرجعت ولم اسأله فقدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد
ذلک شعیر وزبیب فقسم لنا منه حتی اغنانا الله عز وجل ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی جو بنی اسد مین سی ہتا تھا
اور میرا گھر کے لوگ بقیع الغرقد (وہ قبرستان کے مقبرہ کا نام ہی) مین تھے میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا اور
کچھ مانگ کر لا جس کو ہم کھاوین مین گیا آپ کے پاس ایکشخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا آپ فرماتی تھے میرے پاس نہین ہے جو تجھکو دون
شخص منہ موڑ کر غصہ سی چلا اور کہتا تھا قسم اپنی عمر کی تم اوسی کو دیتے ہو جسکو چاہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ تو تا ہی
اسبات پر کہ میرے پاس نہین ہی جو اوس کو دون جو شخص تم مین سی سوال کرے اور اوس کے پاس چالیس درہم ہون یا اتنا مال ہو تو اوس نے
الحاف سوال کیا مین نی کہا میری ناقہ ایک اونٹ چالیس درہم سی بہتر ہی پھر مین لوٹا اور آپ سے کچھ نہ مانگا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جو اونٹ کبھی کبھی آتے آپ نے ہم کو بھی اوس مین سی ایک حصہ دیا یہانتک کہ اللہ نے مالدار کر دیا ہم کو عن ابی ظریف قال

نسیبارک لہ
اعفہ
شئل سالا
فقالت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ درست نہیں ہے مالدار کو اور نہ جیسی ہٹے کہ تندرست کو (جو محنت اور مزدوری کر سکے)

مسئلہ ۱۲ مسئلہ ۱۳ مسئلہ ۱۴ مسئلہ ۱۵ مسئلہ ۱۶ مسئلہ ۱۷ مسئلہ ۱۸ مسئلہ ۱۹ مسئلہ ۲۰ مسئلہ ۲۱ مسئلہ ۲۲ مسئلہ ۲۳ مسئلہ ۲۴ مسئلہ ۲۵ مسئلہ ۲۶ مسئلہ ۲۷ مسئلہ ۲۸ مسئلہ ۲۹ مسئلہ ۳۰ مسئلہ ۳۱ مسئلہ

اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور نیچے والے ہاتھ سے مراد لینے والا ہاتھ ہے عن حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حکیم ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا الحدیث ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حکیم نے کہا یا رسول اللہ قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو بھیجا میں کسی سے کچھ نہ لونگا کوئی چیز نہ لونگا یہانتک کہ دنیا سے اٹھ جاؤں ایسا ہی ہوا حکیم بن حزام نے پھر زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا یہانتک کہ حضرت ابوبکر و عمر ان کو بلا کے مال غنیمت میں سے اونکا حصہ دینا کرتے لیکن اوروہ نہ لیتے) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سئل شیئا عن غیر مسألۃ فانما یاکل سحتا (جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی چیز دیوے بغیر سوال کے) عن ابن الساعدی قال استعملنی عمر بن الخطاب علی الصدقۃ فلما فرغت منہا فادیتہا الیہ امر لی بعمالۃ فقلت لہ انما عملت للہ عز وجل واجری علی اللہ عز وجل فقال خذ ما اعطیتک فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ مثل قولک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأل فکل وتصدق ترجمہ عبداللہ بن الساعدی سے روایت ہے حضرت عمر نے مجھکو مقرر کیا صدقہ تحصیل کرنے کے کام جب میں فارغ ہوا اور صدقہ اونکو دیدیا اونہون نے حکم کیا میری تنخواہ دینے کا میں نے کہا کہ یہ کام میں نے خدا کی واسطے کیا تھا میرا اجر اللہ دیگا اونہون نے کہا جو میں دیتا ہون لے لیجئے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک کام کیا تھا پھر بھی کہا جو تو نے کہا آپ نے فرمایا جب تجھکو کوئی چیز ملے بن مانگے تو کھا اوس میں سے اور صدقہ دے عن عبداللہ بن السعدی انہ قدم علی عمر بن الخطاب فاستعملہ فقال لہ انک قد استعملتنی حتی ظننت انی خیر لک من بعض العمال فکنت اعمل عمل العامل فاذا فرغت من عملی کرہت ان اخذ اجرہ فقال لہ عمر انک اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأل فکل واتجر وتصدق فانی قد ارید ما ترید فکنت اعمل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیعطینی العمالۃ فاقول اعطہ من ہو افقر الیہ منی فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسأل فکل واتجر وتصدق ترجمہ عبداللہ بن السعدی سے روایت ہے وہ حضرت عمر کے پاس آئے شام سے اونہون نے کہا میں نے سنا ہے تم کام کرتے ہو مسلمانون کا اور جو اجرت ملتی ہے وہ نہیں لیتے عبداللہ نے کہا ہان صحیح ہے میرے پاس گھوڑے ہین اور غلام ہین اور میں اچھا ہون میں چاہتا ہون کہ جو مال مجھکو اجرت میں ملتا ہے وہ مسکینون کو صدقہ میں صرف ہو حضرت عمر نے کہا میں بھی یہی چاہتا تھا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مال دیتے میں کہتا اوسکو دیجیے جو مال کی حاجت مجھسے زیادہ رکھتا ہے ایک بار اپنے مجھکو مال دیا میں نے کہا جو مجھسے زیادہ محتاج ہے اوس کو دیجیے آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ تجھکو دیوے دنیا کی طلب میں سے بغیر سوال کے اور تجھکو ملے تو اوس کو لے اور کام میں لا اور صدقہ دے اور جو مال تجھکو نہ دیوے اوسکی طرف اپنی جان مت لگا یعنی اوسکے حاصل کرنے کی بے فایدہ

ترجمہ وہ روایت کرتا ہے عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ میں نے عامل کیا لوگوں پر کام پر پھر جب میں نے کام کیا تو میں نے چاہا کہ مجھ کو مزدوری دیں پس میں نے کہا کہ تم نے مجھ کو مزدوری دی ہے اور میں نے کام کیا ہے تو اب میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو مزدوری دو پس عمر نے کہا کہ تو کیا چاہتا ہے میں نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا کام اللہ کے واسطے ہو اور میری مزدوری مسلمانوں پر صدقہ ہو عمر نے کہا کہ ایسا نہ کر کیونکہ میں نے چاہا تھا جو تو نے چاہا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو عطا کرتے تھے پس میں کہتا تھا کہ مجھ سے زیادہ محتاج کو دیجئے یہاں تک کہ آپ نے مجھ کو مال دیا پس میں نے کہا کہ میں نے تم سے زیادہ محتاج کسی کو نہیں دیکھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ اس مال کو لے اور اس کو اپنا مال کر اور صدقہ کر اور جو کچھ تیرے پاس اس مال سے آوے اور تو اس کی طمع نہ رکھتا ہو اور سوال نہ کرتا ہو تو لے لے اور جو نہ آوے اس کے پیچھے مت پڑ **باب استعمال آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الصدقۃ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا **عن** ربیعۃ بن الحارث انہ قال لعبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث والفضل بن عباس بن عبد المطلب اذہبا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلماہ لیستعملنا علی الصدقات فاتانا علی بن ابی طالب وہو مغضب علی تلک الحال فقال ما ترید ان تاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتستعملہ علی الصدقات فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لنا ان ہذہ الصدقۃ انما ہی اوساخ الناس وانہا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ ربیعہ بن الحارث سے روایت ہے انہوں نے عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور کہو ہم کو عامل مقرر کر صدقوں پر انہیں حضرت علی تشریف لائے اور ہم اسی حال میں پہنچے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں میں سے کسی کو عامل نہیں کرینگے صدقوں پر پھر میں (یہ عبد المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں) اور فضل دونوں ملکر چلے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچکر آپنے فرمایا صدقہ لوگونکا میل ہے (یعنی مالون کا میل) وہ درست نہین محمدؐ کے لیئے اور محمدؐ کی آل کے لیئے ف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین پانچ شخصون کی اولاد داخل ہے ایک علی کی دوسری جعفر کی تیسری عقیل کی چوتھی عباس کی پانچوین حارث بن عبد المطلب کے ان کو زکوٰۃ لینا آپنے منع کردیا اس لیئے کہ صدقے اور زکوٰۃ لینے مین نہایت ذلت ہے اور محتاجی ہے لوگون کی جون کہ یہ لوگ بزرگی مین اسکے ضرور ہے کہ اپنی محنت سے مال پیدا کرین اور عزت کو قایم کرین **باب**

ابن اخت القوم منہم ایکقوم کا بہانجا بھی اسی قوم مین داخل ہے **عن** شعبۃ قال قلت لابی ایاس معاویۃ بن قرۃ کا سمعت انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخت القوم من انفسہم قال نعم **ترجمہ** شعبہ نے ابو ایاس سے پوچھا تم نے انس سے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہانجا کسی قوم کا اوس قوم مین انہی سے کہا ہاں **عن** ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا من بنی مخزوم علی الصدقۃ فاراد ابو رافع ان یتبعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل لنا وان مولی القوم منہم **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخزوم مین سے ایک شخص کو مقرر کیا صدقہ وصول کرنے پر ابو رافع نے (جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اوس کے ساتھ جانا چاہا آپنے فرمایا صدقہ ہم کو درست نہین اور مولی ہر قوم کا اوسی قوم مین سے ہے **الصدقۃ** کانت تحمل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ درست نہ تھا **عن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بشیء سال عنہ اہدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ لم یاکل وان قیل ہدیۃ بسط یدہ کا **ترجمہ** بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی چیز آتی (کہانے کی) تو پوچھتے کہ تحفہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ تو آپ نہ کہاتے اور جو کہتے ہدیہ تو آپ ہاتھ پسیلاتے کہانے کو **اذا** **تحولت** الصدقۃ جب صدقہ ایک کے پاس ہوکر اوسے **عن** عائشۃ انہا اراد ت ان تشتری بریرۃ فاعتقہا وانہم اشترطوا ولاءہا فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشتریہا فاعتقیہا فان الولاء لمن اعتق وضحیت حین اعتقت وانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فقیل ہذا مما تصدق بہ علی بریرۃ فقال ہو لہا صدقۃ ولنا ہدیۃ وکان زوجہا حرا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے اونہون نے چاہا بریرہ کو خرید کر آزاد کرین لیکن اوس کے مالکون نے شرط کی کہ ترکہ اوسکا ہم لینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا آپنے فرمایا خرید لی اوسکو اور آزاد کر ترکہ اوسی کو ملیگا جو آزاد کریگا (اور اون کی شرط لغو ہے) جب وہ آزاد ہوئی تو اوس کو اختیار رہا کہ خاوند پاس رہے یا نہ رہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا لوگون نے کہا یہ بریرہ کو صدقہ مین ملا تہا آپنے فرمایا وہ اوس کے لیئے صدقہ ہے اور ہمارے لیئے ہدیہ ہے اور بریرہ کا خاوند آزاد تہا **ف** معلوم ہوا کہ اگر صدقہ کا مال کسی مالدار کو دے کسی طور پر دیوے تو مالدار کو اوسکا استعمال کرنا درست ہے **شر الصدقۃ** سے یہ صدقہ کیا ہے **عن** عمر یقول حملت

ہم مین سے کسی کا ہے

علی فرس فی سبیل اللہ عزوجل فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان ابتاعہ منہ وظننت انہ بائعہ برخص
فسألت عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ وان اعطاکہ بدرہم فان العائد فی صدقتہ
کالکلب یعود فی قیئہ ترجمہ حضرت عمر رضی سے روایت ہے میں نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ مین سواری کو جسکو دیا تھا اوس نے
گھوڑا خراب کر دیا میں نے چاہا اوس کو خرید کر لون وہ سستا بیچدیگا لیکن میں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ
نے فرمایا مت خرید اوس کو اگرچہ ایک درم کو وہ دیدیوے اس لیے کہ صدقہ دیکر پھر اوس کو لینے والا کتی کیطرح ہے قی کرتا ہے پھر اوسی کو
کھانے جاتا ہے عن عمر انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ فرآہا تباع فاراد شراءھا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تشترہا ولا تعد فی صدقتک ترجمہ حضرت عمر رضی سے روایت ہے انہون نے ایک گھوڑا سواری کو دیا خدا کی راہ مین پھر دیکھا تو وہ گھوڑا
بک رہا ہے اوسکو خریدنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے مین عن عبد اللہ بن عمر ان عمر
تصدق بفرس فی سبیل اللہ فوجدہا تباع بعد ذلک فاراد ان یشتریہ ثم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاستامرہ فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت
عمر نے ایک گھوڑا صدقہ دیا اللہ کی راہ مین پھر پایا اوسکو بکتا ہوا تو قصد کیا خریدنیکا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے مین عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر عتاب بن اسید ان یخرص العنب کما تؤدی زکوٰۃ النخل تمرا ترجمہ سعید بن المسیب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عتاب بن اسید کو انگور کا اندازہ کرنے کے لیے (جب درخت پر ہون) پھر اوس کی
زکوٰۃ لیوے کھجور کا جب وہ خشک ہو کر اوترین جیسے کھجور کی زکوٰۃ خشک ہونی کیوقت لیجاتی ہے ف پھلونکا اندازہ پہلے ہی کر لینے مین جب
وہ درخت پر ہوتے ہین تاکہ بعد اوترنیکے اوسمین ضرر اور خیانت نہ ہو پھر اوسی حساب سے دسوان حصہ پھل اوترنیکے بعد لیتے ہین

تمام ہوئی کتاب زکوٰۃ کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے آخر کتاب الزکوٰۃ

کتاب مناسک الحج

کتاب حج کے بیان مین ف حج فرض ہے ہر مسلمان آزاد پر جو قدرت رکھتا ہو
یعنی راہ مین امن ہو اور اوس کے پاس اتنا زر و مال ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو جہاں سے لوٹنے تک اور گھر بار کے خرچ کے لیے کچھ بچا رہے
وجوب الحج حج کے فرض ہونیکا بیان عن ابی ہریرۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فقال ان اللہ عز
وجل قد فرض علیکم الحج فقال رجل فی کل عام فسکت عنہ حتی عاد ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت
ولو وجبت ما قمتم بہا ولو ترکتم لکفرتم فاترکونی ما ترکتکم فانما ہلک من کان قبلکم بکثرۃ سؤالہم واختلافہم علی انبیائہم
فاذا امرتکم بشیء فخذوا منہ ما استطعتم واذا نہیتکم عن شیء فاجتنبوہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے فرض کیا ہے تم پر حج کو ایکشخص بولا کیا ہر سال آپ نے کچھ جواب دیا
یہانتک کہ اوس نے تین بار یہی پوچھا پھر آپ نے فرمایا اگر میں ہان کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا تم اوسکو ادا نہ کر سکتے چھوڑ دو مجھی جبتک

مین تم کو چھوڑون (یعنی مین جبتک کوئی حکم نہ دون تم بھی مجھسے نہ پوچھو) تم سے پہلے جو لوگ ہوے وہ تباہ ہوگئے بہت پوچھنے سے اور بہت اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبرون پر جب مین تم کو کسی بات کا حکم دون جہانتک ہوسکے اوسپر عمل کرو اور جب مین تم کو کسی بات سے منع کردون اوس سے پرہیز کرو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ رُدَّتْ اِنَّكُمْ تَسْمَعُوْنَ عَنِّيْ فَتَفْعَلُوْنَ وَاَكْثَرُ حُجَّةٍ وَاحِدَةٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے تمپر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس بولا ہر سال یا رسول اللہ آپ جب چپ ہو رہے اور فرمایا اگر مین ہان کہتا تو ہر سال واجب ہوجاتا پھر تم نہ سنتے نہ عمل کرتے نہیں حج ایک ہی بار ہے

باب وُجُوْبِ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے واجب ہونیکا بیان عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ اُحْجُجْ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ ترجمہ ابورزین سے روایت ہے بولا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے وہ نہ حج کرسکتا ہے نہ عمرہ نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کیطرف سے اور عمرہ

کرباب الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ وَفَضْلِهٖ

حج مبرور کا بیان ف مبرور اوس حج کو کہتے ہین جسمین کوئی گناہ نہو یا اوس کے بعد پھر گناہ سرزد نہو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کا کوئی بدلہ نہین ہے سوا جنت کے اور ایک عمرہ کفارہ ہوجاتا ہے اوس گناہ کا جو دونون عمرہ تک ہوتے ہین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلَهٗ سَوَاءً اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی حج اور پر گزرا

باب الْحَجِّ حج کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اوس نے پوچھا پھر کونسا آپنے فرمایا جہاد اللہ کی راہ مین (سچا دین پھیلانے کو لڑنی زمال اور ملک کے طلب سے) اوس نے کہا پھر کونسا آپنے فرمایا پھر حج مبرور عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی مہمان تین شخص ہین ایک جہاد کرنیوالا (غازی) دوسرا حاجی تیسرا عمرہ کرنیوالا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجِهَادُ الْكَبِيْرُ وَالصَّغِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَالْمَرْاَةُ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بوڑھے اور بچے اور ناتوان اور عورت کا حج اور عمرہ ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اس گھر کا اور بیہودہ نہ بکا اور گناہ نہ کیا وہ ایسا لوٹیگا جیسا اوسکی ماں نے

دسی جہاد ہے عرض کیا ہمیں سے ساتھ کیا) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكَ فَإِنِّي لَا
أَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلَكُنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ حَجٌّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُورٌ ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ساتھ نہ لیں آپ کے جہاد کریں کیونکہ میں قرآن میں کوئی عمل جہاد سے زیادہ بہتر
نہیں دیکھتی آپ نے فرمایا نہیں تمہارا جہاد اور افضل جہاد حج ہے جو مبرور ہو (یہ حکم عورتوں کے لیے ہے) فَضْلُ الْعُمْرَةِ عمرہ کی فضیلت
عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ
لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہوتا ہے جو
کے گناہوں کا اور حج مبرور کا بدلہ کچھ نہیں ہے مگر جنت الْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج کے ساتھ ہی عمرہ کرنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا تَنْفِيَانِ الذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو کیونکہ وہ دونوں دور کرتے ہیں گناہوں
کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا
يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُورِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ ترجمہ عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو اس لیے کہ وہ دونوں دور کرتی ہیں محتاجی
اور گناہوں کو جیسی بھٹی لوہے کی اور سونے اور چاندی کی میل کو دفع کرتی ہے اور حج کا ثواب نہیں ہے مگر جنت أَنْ يَحُجَّ عَنِ الْمَيِّتِ
الَّذِي نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ فَمَاتَ اوس مردے کیطرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ
فَأَتَى أَخُوهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر مر گئی اوس کا
بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہاں آپ نے
فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کر دو سکا ادا کرنا زیادہ ضرور ہے أَنْ يَحُجَّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِي لَمْ يَحُجَّ مردے کیطرف سے حج کرنا جس
حج نہیں کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ امْرَأَتْ امْرَأَةُ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
أُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَيَحُجُّ عَنْ أُمِّهَا أَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ أَلَمْ يَكُنْ يُجْزِئُ عَنْهَا
قَالَتْ عَنْ أُمِّهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے سنان بن سلمہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میری
ماں مر گئی ہے اور اوس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اوسکیطرف سے حج کروں تو کافی ہوگا (انہوں نے پوچھا) آپ نے فرمایا ہاں
اگر اوسکی ان پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کافی نہ ہوتا اوسکو حج کرنا چاہیے اپنی ان کیطرف سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبَوَيْهَا مَاتَا وَلَمْ يَحُجَّا قَالَ أَيَحُجُّ عَنْ أَبَوَيْهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ مر گیا اوس نے حج نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا تو حج کر لی اپنے باپ کیطرف سے أَنْ يَحُجَّ عَنِ الَّذِي لَمْ

يستمسك بها محمل الرجل ايك شخص زندہ ہو کر تو اوٹنی سے اونٹ پر تھام نہیں سکتا اوسکی طرف سے حج درست ہو ترجمہ عن ابن عباس ان امرأة من جهينة جاءت الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله فريضة الله في الحج على عباده ادركت ابي شيخا كبيرا لا يستمسك على الراحلة افاحج عنه قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے کہا مزدلفہ کی صبح کو اونٹ دوسرے تاریخ کو یا رسول اللہ حج اللہ نے اوپر فرض کیا اپنے بندوں پر جب میرا باپ ایک بوڑھا ضعیف ہو جو اونٹ پر تھم نہیں سکتا کیا میں اوسکیطرف سے حج کروں اپنے فرمایا ہاں عن ابن عباس مثله ابن عباس سے دوسری روایت بھی ایسی ہو العمرة عن الرجل الذي لا يستطيع هو شخص طاقت نہ رکھو اوسکیطرف سے عمرہ کرنا عن ابي رزين العقيلي انه قال لرسول الله ان ابي شيخ كبير لا يستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابيك واعتمر ترجمہ ابو رزین عقیلی سے روایت ہو اوسنے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہو نہ حج کر سکتا ہو نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہو آپنے فرمایا حج کر اپنے باپ کیطرف سے اور عمرہ کر تشبيه قضاء الدين بقضاء الدين حج کا ادا کرنا ایسا ہو جیسے قرض کا ادا کرنا عن عبد الله بن الزبير قال جاء رجل من خثعم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان ابي شيخ كبير لا يستطيع ان يثبت على الراحلة افاحج عنه قال انت اكبر ولده قال نعم قال ارأيت لو كان عليه دين اكنت تقضيه قال نعم قال فدين الله احق ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہو ایک شخص قبیلہ خثعم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا ضعیف سوار نہیں ہو سکتا اوسپر حج فرض ہو اللہ کا کیا میں اوسکیطرف سے حج کروں آپنے فرمایا تو اوس کا بڑا لڑکا ہو وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا تو حج کر اوسکیطرف سے عن ابن عباس قال قال رجل يا رسول الله ان ابي مات ولم يحج افاحج عنه قال ارأيت لو كان على ابيك دين اكنت تقضيه قال نعم قال فدين الله احق ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ گیا اور حج نہیں کیا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو اوس کو ادا کرتا یا نہیں بولا ہاں آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کر تا اوس سے بھی زیادہ ہے عن عبد الله بن عباس ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم ان ابي ادركه الحج وهو شيخ كبير لا يثبت على راحلته وان شددته خشيت ان يموت افاحج عنه قال ارأيت لو كان عليه دين فقضيته اكان مجزيا قال نعم قال فحج عن ابيك ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہی اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر میں اوس کو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہیں مر جاوے کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو ادا ہوتا کہ نہیں وہ بولا ہاں ادا ہوتا آپنے فرمایا پھر حج کر اپنے باپ کیطرف سے حج المرأة عن الرجل عورت مرد کی طرف سے حج کرے عن ابن عباس قال كان الفضل بن عباس رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءت امرأة من خثعم تستفتيه وجعل الفضل ينظر اليها وتنظر اليه وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل الى الشق الآخر فقالت يا رسول الله ان فريضة الله في الحج على عباده ادركت

أَنْ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا تو اتنے میں ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے لگی فضل اوسکیطرف دیکھنے لگا اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی وہ بھی خوبصورت تھی اور یہ بھی ویسے ہی آپ کو ڈر ہوا کہیں فضل کو فتنہ جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یارسول اللہ میرے باپ پر اللہ کا فرض حج آیا تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اونٹ پر بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَأَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً حَسْنَاءَ وَلَحَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ يُحَوِّلُ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ عورت خوبصورت تھی عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي شَيْخَةٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيَةَ أَنْ أَفْتِنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا تو اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا میری ماں ضعیف بوڑھی ہے اگر میں اوس کو اونٹ پر چڑھاؤں تو تھم نہیں سکتی اور جو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں مر نہ جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا پھر حج کر اپنی ماں کیطرف سے

يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ أَكْبَرُ وَلَدِهِ يا باپ کیطرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَلَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَجْزَأَ عَنْهُ ترجمہ عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے تو اپنے باپ کا بڑا لڑکا ہے اس لیے اوسکیطرف سے حج کر اگر اوس پر قرض ہو تو ادا کر دے تو اوسکو کافی ہوگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے بچے کو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یارسول اللہ اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ہوگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ لڑکے کو ہودج میں سے اوٹھایا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکے کو لیکر آئی اور بولے کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھکو ثواب ہوگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ قَالُوا

الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ قَالَ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب روحاء ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہیں پہنچے وہاں پر کچھ لوگ ملے آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو وہ بولی ہم مسلمان ہیں پھر انہوں نے پوچھا تم کون ہو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلعم ہیں یہ سنکر ایک عورت نے ایک لڑکے کو نکالا کجاوہ سے اور پوچھا کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ ہوگا عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر سے گزرے وہ پردے میں تھی ایک لڑکا اوسکے ساتھ تھا وہ بولی اس لڑکے کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ ثواب ہوگا **الْوَقْتُ** الَّذِي خَرَجَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے حج کو کب نکلے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَحِلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے حج کے ارادے سے جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنکے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ تھی حکم کیا طواف کرکے احرام کھولڈالنے کا **ف** اس لیے کہ حج میں دیر ہی آپ نے خیال کیا کہ اگر حج سے فارغ ہوئی تک احرام باندھیں رہیں گے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی **الْمَوَاقِيتُ** میقاتوں کا بیان **ف** میقات اوس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھنا ضرور ہے اوس شخص کے لیے جو حج یا عمرہ کا قصد رکھتا ہے **حَدِيثُ** أَهْلِ الْمَدِينَةِ مدینے والوں کا میقات **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذوالحلیفہ (جو مدینے سے چھ میل پر ہے اور مکہ تک سے دس منزل ہے) اور شام والے جحفہ سے (جو مکہ سے تین منزل پر ہے) اور نجد والے قرن سے (جو مکے سے دو منزل پر ہے) عبداللہ نے کہا مجھکو پہونچی یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن والے یلملم سے (جو ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل پر) احرام باندھیں **مِيقَاتُ** أَهْلِ الشَّامِ شام والوں کا میقات **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کہاں سے ہم کو حکم کرتے ہیں احرام باندھنے کا آپ نے فرمایا مدینے والی احرام باندھیں ذوالحلیفہ سے اور شام والی احرام باندھیں جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ابن عمر نے کہا لوگ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ
وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میقات مقرر کیا مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے اور مصر والوں کی لیے جحفہ اور عراق والوں کی لیے ذات عرق
اور یمن والوں کی لیے یلملم **میقات** اَهْلِ الْيَمَنِ یمن والوں کا میقات **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ
هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ اَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى
اَهْلِ مَكَّةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینہ والوں کی لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں
کی لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کی لیے یلملم اور فرمایا یہ میقات ہیں ان لوگوں کی لیے جو یہیں رہتی ہیں یا جو
اور مقاموں سے یہاں آئیں اور جو لوگ میقاتوں سے اندر رہیں یعنی مکے سے نزدیک رہتے ہیں وہ جہاں سے چلیں یہی انکا میقات ہے
یہانتک کہ مکہ والوں کا میقات مکہ ہے **مِيْقَاتُ** اَهْلِ نَجْدٍ نجد والوں کا میقات **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَسْمَعْ
اَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والی ذوالحلیفہ سے
احرام باندھیں اور شام والی جحفہ سے اور نجد والی قرن سے اور یمن والی یلملم سے لیکن لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے
احرام باندھیں **مِيْقَاتُ** اَهْلِ الْعِرَاقِ عراق والوں کا میقات **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ
يَلَمْلَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کی لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ کو اور
شام اور مصر والوں کی لیے جحفہ کو اور عراق والوں کی لیے ذات عرق کو اور نجد والوں کی لیے قرن کو اور یمن والوں کی لیے یلملم کو **عَنِ**
كَانَ اَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ
مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینہ والوں کی لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کی لیے جحفہ اور نجد والوں کی لیے قرن اور یمن والوں کے لیے
یلملم اور فرمایا یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو یہیں رہتے ہیں اور جو اور مقاموں سے وہاں آئیں جو قصد رکھتے ہوں حج یا عمرہ کا اور جو ان
کے اور رہتے ہوں وہ جہاں سے قصد کریں ہیں سے احرام باندھیں یہانتک کہ مکہ والوں کو بھی یہی حکم ہے (وہ مکے ہی میں جہاں کا احرام
باندھیں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ

قرن

الیمن یہلون منہ ولاہل الشام یہلون منہ ولاہل نجد یہلون من قرن ہی من حیث کان یرید الحج والعمرۃ فمن کان دونہن فمن حیث انشا حتی اہل مکۃ یہلون منہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن جو یہاں سے ہیں ہوں یا ان کے یہاں اور تمام لوگوں سے جو قصد رکھتے ہوں حج یا عمرہ کا فف اور جو حج یا عمرہ کا قصد نہ ہو کسی اور کام کے لیے کہ یمن آئیں تو احرام باندھیں جہاں سے ضرور نہیں لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہے اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف بستے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والے مکے سے احرام باندھیں التعریس بذی الحلیفۃ ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا عن عبداللہ بن عمر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ ببیداء ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ میں ہے بیداء میں (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس) اور نماز پڑھی وہاں کی مسجد میں عن عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ وھو بالعرس وھو ذوالحلیفۃ انہ قیل لہ انک ببطحاء مبارکۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس میں ہے (یعنی اوس مقام میں جہاں رات کو ٹھہرے) یعنے ذوالحلیفہ میں آپ سے کہا گیا تم مبارک میدان میں ہو عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا نزل بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ وصلی بہا البیداء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اوس برابر صاف میدان میں جو ذوالحلیفہ میں ہے اور نماز پڑھی بیداء میں عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر بالبیداء ثم رکب وصعد جبل البیداء فاہل بالحج والعمرۃ حین صلی الظہر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں پھر سوار ہوئے اور بیداء کی پہاڑ پر چڑھے اور لبیک پکارے حج اور عمرے کی ساتھ جب ظہر کی نماز پڑھی الغسل لمن اراد الاحرام احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا عن اسماء بنت عمیس انہا ولدت محمد بن ابی بکر الصدیق بالبیداء فذکر ذلک ابوبکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہا فلتغتسل ثم لتہل ترجمہ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے اوہوں نے جنا محمد بن ابی بکر کو بیداء میں ابوبکر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون سے کہو غسل کریں پھر لبیک پکاریں (کیونکہ حیض یا نفاس احرام کو نہیں روکتا تمام حج کے ارکان کرے البتہ طواف میں توقف کرے جب تک پاک نہ ہو) عن ابی بکر انہ خرج حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع ومعہ امرأتہ اسماء بنت عمیس بذی الحلیفۃ فولدت اسماء محمد بن ابی بکر فاتی ابو بکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ کیف تصنع فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل وتستثفر بثوب وتہل وتصنع ما یصنع الناس غیر انہا لا تطوف بالبیت ترجمہ ابوبکر صدیق سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنیکو حجۃ الوداع میں اون کے ساتھ اونکی بی بی تہیں اسماء بنت عمیس جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ جنیں محمد بن ابی بکر کو ابوبکر یہ دیکھ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اوس سے کہو غسل کرے پرچہ کا احرام باندھے اور سب کام کرے جو اور لوگ کریں مگر جو اوانکی بیت

کا **غسل المحرم** جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ غسل کرے تو کنگھی کرے عن عبداللہ بن عباس والمسور بن مخرمۃ انہما اختلفا بالابواء فقال ابن عباس یغسل المحرم رأسہ وقال المسور لا یغسل رأسہ فارسلنی ابن عباس الی ابی ایوب الانصاری اسألہ عن ذلک فوجدتہ یغتسل بین القرنین وھو مستتر بثوب فسلمت علیہ وقلت ارسلنی الیک عبداللہ بن عباس اسألک کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ وھو محرم فوضع ابو ایوب یدیہ علی الثوب فطأطأہ حتی بدا لی رأسہ ثم قال لانسان یصب علی رأسہ اصب ثم حرک رأسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر وقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ترجمہ عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابواء (ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) میں ابن عباس نے کہا محرم (یعنی جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دھوئے اور مسور نے کہا نہ دھوئے۔ ابن عباس نے مجھکو ابو ایوب انصاری پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو میں آیا تو وہ غسل کر رہے تھے کنوئے کے دو لکڑیوں کے بیچ میں ایک کپڑا آڑ کیے ہوئے تھے میں نے سلام کیا اور کہا مجھ کو عبداللہ بن عباس نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو کیونکر سر دھوتے تھے ابو ایوب نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھکر سر سے ہٹایا یہاں تک کہ سر کھل گیا پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا تھا (پانی ڈال) پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا آگے لائے ہاتھوں کو پیچھے لیگئے اور کہا میں نے اسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا **الثوب المصبوغ**

الثیاب المصبوغۃ بالورس والزعفران فی الاحرام احرام میں زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے **عن** ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب قال لا یلبس القمص ولا البرانس ولا السراویل ولا العمائم ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا خفین الا لمن لا یجد نعلین فان لم یجد نعلین فلیقطعہما حتی یکونا اسفل من الکعبین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کیسے کپڑے پہنے آپنے فرمایا نہ پہنے قمیص (کرتہ) اور ٹوپی اور پاجامہ اور عمامہ اور وہ کپڑا جس میں ورس (ایک قسم گھاس ہے خوشبودار) یا زعفران لگی ہو اور نہ موزے مگر جس کو جوتہ نہ ملے وہ اون کو کاٹ ڈالے ٹخنوں کے نیچے کر لے **الجبۃ** فی الاحرام احرام میں جبہ پہننا **عن** یعلی بن امیۃ انہ قال لیتنی اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ینزل علیہ قال فبینا نحن بالجعرانۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبۃ فاتاہ الوحی فاشار الی عمر ان تعال فادخل راسہ القبۃ فاتاہ رجل قد احرم فی جبۃ بعمرتہ متضمخ بطیب فقال یا رسول اللہ ما تقول فی رجل قد احرم فی جبۃ اذا ینزل علیہ الوحی فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتغیط لذلک ھنیۃ عنہ فقال این الرجل الذی سألنی انفا فاتی بالرجل فقال اما السبۃ فاخلعہا واما الطیب فاغسلہ ثم افعل فی حجک ما تفعل فی عمرتک ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہا کاش میں دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس حالت میں وحی آتی ہے ایک بار میں جعرانہ میں تھا

موضع ہے مخالف کی راوی میں اب اوسکو بڑا عمرہ کہتے ہیں) میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ڈیرہ میں تھے میں آپ پر پڑی کی
مجھکو عمران نے اشارہ کیا اور میں نے سر ڈیرہ میں ڈالا ایک شخص آیا جسنے احرام باندھا تھا جبہ پہنے ہوئے خوشبو لپیٹے ہوئے وہ بولا
یا رسول اللہ آپکیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جس نے جبہ پہنی ہوئی احرام باندھا ہوا آپ پر وحی اوتر رہی تھی آپ اور کر رہے
تھے جیسے سونے میں خراٹی کی آواز ہوتی ہے تو میں وحی موقوف ہوئی آپنے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جس نے مجھ سے ابھی پوچھا تھا وہ
لوگ اوس کو لیکر آئے آپ نے فرمایا جبہ کو اوتار ڈال اور خوشبو جو تجھ پر ہے سو سے احرام باندہ۔ امام نسائی نے کہا نسی سے سر احرام
باندہ یہ فقرہ کسی نے نقل نہیں کیا سوا نوح بن حبیب کے اور میں اسکو محفوظ نہیں سمجھتا **النہی** عن لبس القمیص للمحرم محرم
کو قمیص پہننے کی ممانعت عن عبداللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلبس القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرانس ولا الخفاف الا احد
لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا شیئا مسه الزعفران ولا الورس ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کون سے کپڑے پہنے آپنے فرمایا کرتہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پائجامہ نہ ٹوپی نہ موزے
مگر جسکو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہنے اور اونکو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرلی اور نہ پہنو وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس لگی ہو **النہی** عن
السراویل فی الاحرام احرام میں پائجامہ پہننے کی ممانعت عن ابن عمر ان رجلا قال یا رسول اللہ ما یلبس من الثیاب
اذا احرمنا قال لا تلبسوا القمیص ولا قال عمر ومن تعنی احدا القمص ولا العمائم ولا السراویلات ولا الخفین الا ان لا یکون
لاحد نعلین فلیقطعهما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسه الزعفران ولا ورس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کونسی کپڑے پہنیں جب احرام باندہیں آپ نے فرمایا کرتہ نہ پہنو کرتہ اور عمرو نے کہا کرتے اور عمامے اور
پائجامے اور موزے مگر جب کسیکی پاس جوتی نہ ہوں تو وہ موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرلیوے اور نہ وہ کپڑا پہنو جس میں ورس یا
زعفران لگی ہو **الرخصة** فی لبس السراویل لمن لا یجد الازار اگر کسی کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لیوے عن
ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وهو یقول السراویل لمن لا یجد الازار والخفین لمن لا
یجد النعلین للمحرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے آپ فرماتے تھے
پائجامہ اوس شخص کے لیے ہے جسکو تہبند نہ ملی اور موزے اوس شخص کے لیے ہیں جسکو جوتی نہ ملیں احرام میں عن ابن عباس قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لم یجد ازارا فلیلبس سراویل ومن لم یجد نعلین فلیلبس خفین
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تہبند نہ پاوے وہ پائجامہ پہنے اور جو شخص
جوتے نہ پاوے وہ موزے پہن لی (احرام میں) **النہی** عن ان تنتقب المرأة المحرمة جو عورت احرام باندہی وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے
عن ابن عمر قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس من الثیاب فی الاحرام فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم لا تلبسوا القمیص ولا السراویلات ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف الا احدا لیس له ان یکون له نعلان

علیہ وسلم نے فرمایا جب محرم کو جوتی نہ ملے تو وہ موزے پہن لیوے اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لیوے **اللہ** عن ابن عمر ان رجلا قام فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس المحرمۃ النقابین جو عورت احرام باندھے ہوئے ہو وہ بتلانے نہ پہنے **عن** ابن عمر ان رجلا قام فقال یا رسول اللہ ماذا تامرنا ان نلبس من الثیاب فی الاحرام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا القمص ولا السراویلات ولا الخفاف الا ان یکون رجل لیس لہ نعلان فلیلبس الخفین اسفل من الکعبین ولا تلبس شیئا من الثیاب مسہ الزعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین ترجمہ اور پر گزرچکا **التبلید** عند الاحرام احرام کے وقت بالوں کو جالینا (گوند وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہ ہوں **عن** حفصۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شان الناس حلوا ولم تحل من عمرتک قال انی لبدت رأسی وقلدت هدیی فلا احل حتی احل من یوم النحر ترجمہ حفصہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگوں کو کیا ہوا دن سب نے احرام کھولدالا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جمایا اور قربانی کی تقلید کی **ف** تقلید کہتے ہیں گلے میں لٹکانے کو جوتی یعنی قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اوسکے گلے میں یا اوسکی کوہان میں تاکہ پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے اور مناسب میں کاٹنے کے لیے جاتا ہے پھر کوئی اوس سے تعرض نہ کرے **ف** احرام نہیں کھولونگا جبتک جو نہ کرونگا **عن** ابن عمر قال لبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعمرۃ ثم قال لبیک بعمرۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لبیک پکارتے ہے اور بالوں کو جالیا تھا **ایاحہ** الطیب عند الاحرام احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے **عن** عائشۃ قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احرامہ حین اراد ان یحرم وعند احلالہ قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت اپنے ہاتھوں سے **عن** عائشۃ قالت لطیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کیلئے احرام سے پہلے اور احرام کھولتے وقت طواف سے پہلے **عن** عائشۃ قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ حین حل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشۃ قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمحرمہ حین احرم ولحلہ بعد ما رمی جمرۃ العقبۃ قبل ان یطوف بالبیت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کیلئے جب احرام باندھا اور احرام کھولتے وقت جب جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہوئے طواف سے پہلے **ف** مناسب تین مقام ہیں جہاں کنکریاں مارتے ہیں اون میں سے ایک جمرہ عقبہ ہے **عن** عائشۃ قالت طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ ولحلہ بطیب لا اشیہ ولا اطیبہ یعنی لیس لہ بقاء ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولتے وقت اور باندھتے وقت مگر وہ ایسی خوشبو تھی جیسے تمہارے خوشبو ہے بلکہ جلد فنا ہو جاتی ہے **عن** عروۃ قال قلت لعائشۃ بای شیء طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بأطیب الطیب عندنا عروۃ وجدہ ترجمہ عروہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے

دیکھی خوشبو کی آپ کی داڑھی اور سر میں احرام باندھنے سے پہلے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے خوشبو کی چمک دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے
میں تین دن کے بعد عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
ثَلَاثٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ كَانَ أَطْلَى
بِالْقَطِرَانِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُنْضَخًا طِيبًا ترجمہ محمد بن المنتشر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر سے
پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے انہوں نے کہا اگر میں قطران (ایک میل ہوتا ہے سیاہ بدبودار جو اونٹوں کو لگاتے ہیں)
لگانا تو بہتر ہے خوشبو لگانے سے میں نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبدالرحمن پر (یعنی ابن عمر کی یہ
کہنا ان سے چوک ہوئی) میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی آپ سب عورتوں پاس پھر کر آتے پھر صبح ہوتی اور خوشبو پھوٹ
پھوٹ کر نکلتی آپ میں سے (اور آپ احرام باندھتے تھے) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُتَلَطِّيًا
بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيبًا قَدْ عَلِمْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الزعفران للمحرم** محرم کو زعفران
لگانا کیسا ہے عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو زعفران لگانے سے (یعنی احرام میں) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنِ التَّزَعْفُرِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي الرِّجَالَ **المخلوق للمحرم** محرم کو اگر خوشبو لگی ہو
تو کیا کرے عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ
بِخَلُوقٍ قَالَ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ
ترجمہ یعلی بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا لیکن اس پر کپڑے پہنے تھا اور
خوشبو لگائے تھا وہ بولا میں نے عمرہ کی نیت کی ہے اب میں کیا کروں اپنے فرمایا جو حج میں کرتا ہے سو عمرہ میں کر (یعنی عمرہ کے احرام میں بھی ان
چیزوں سے بچ جن سے حج میں بچتا ہے) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَ
عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ
وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ جعرانہ میں تھے وہ جبہ پہنے تھا اور زرد رنگی تھا سر اور داڑھی (زعفران سے) وہ بولا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا
احرام باندھا اور میرا حال ایسا ہی جو آپ دیکھتے میں نے فرمایا جبہ اتار اور زردی دھو ڈال اور جو حج میں کرتا ہے سو عمرہ میں کر **المحرم یشتکی عینیہ** محرم
محرم کو سرمہ لگانا کیسا ہے عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّتْرِ إِذَا اشْتَكَى رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ

ان یغتسل بماء وصدر ترجمہ حضرت عثمان رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے سر یا کنپٹیوں میں پیڑی ہو تو پانی
کا لیپ کرے ف اور ہر ایک دو الگا دی جسمیں خوشبو ہو الکراھیۃ فی الشباب للصغیر لئلا یحرم محروم کو رنگین کپڑے
پہننا مکروہ ہے عن جعفر بن محمد قال حدثنی ابی قال سئلنا جابر ا فسالناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الھدی ولجعلتھا عمرۃ فمن لم
یکن معہ ھدی فلیحلل ولیجعلھا عمرۃ وقدم علی رض من الیمن بھدی وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
المدینۃ ھدایا وقدم فاطمۃ فلبست ثیابا صبیغا واکتحلت قال فانطلقت عرشا استفتی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ان فاطمۃ لبست ثیابا صبیغا واکتحلت وقال مرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال صدقت صدقت صدقت انا امرتھا ترجمہ حضرت امام جعفر صادق رض سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ امام محمد باقر
سے انہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب کہ میں پہونچی) اگر معلوم ہوتا مجھ کو پہلی جواب ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کر دیتا (
یعنی حج کو بدلکر عمرہ کر دیتا اور طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالتا) اب بھی جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ کر
دیوے (پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھے) اور حضرت علی رض یمن سے آئے تھے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے
ہدی لیکر گئے تھے ایک ہی ایکا حضرت فاطمہ زہرا رض نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا حضرت علی نے کہا میں یہ دیکھکر بھڑکانے کی نیت
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دیکھیے فاطمہ نے رنگین کپڑے پہنے ہیں اور سرمہ لگایا اور کہتی ہیں
مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم دیا آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا سچ کہا میں نے انکو حکم دیا ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے ورنہ حضرت علی رض کیوں شکایت کرنے جاتے بعضوں نے کہا وہ رنگ منع ہے جسمیں
خوشبو ہو مختصر الحرمۃ وتتمتہ ودلالۃ محرم کو سر اور منہ ڈھانپنا درست نہیں ہے عن ابن عباس ان رجلا وقع عن راحلتہ
فاقصعتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین خارجا راسہ ووجھہ
فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا اوس نے اوسکو مار ڈالا تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری کی پتی سے اور کفن دو دو کپڑوں میں سر اور منہ اوسکا باہر رکھو وہ قیامت کے روز لبیک
کہتا ہوا اٹھیگا ف اوسکا سر اور منہ کھولنے کا حکم دیا کس لیے کہ وہ احرام میں مرا تھا عن ابن عباس قال مات رجل فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثیابہ ولا تحمروا وجھہ ورأسہ فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوس کے
کپڑوں کا اور مت چھپاؤ منہ اور سر اسکا کیونکہ وہ قیامت کو لبیک پکارتا ہوا اوٹھیگا الافراد افراد کا بیان ف افراد کہتے
ہیں صرف حج کی نیت سے احرام باندھنے کو اور حج اور عمرہ دونوں کی ایک ساتھ نیت کرنے کو وہ قران ہے اور جو صرف عمرہ کی نیت سے

احرام باندھے پھر مکے میں جا کر عمرہ کر کے احرام کھولڈالے اور حج کے دنوں میں حج کرے تو وہ تمتع ہے **عن عائشۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا **عن عائشۃ** قالت اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری صرف حج کی نیت سے **عن عائشۃ** قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین لھلال ذی الحجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یھل بحج فلیھل ومن شاء ان یھل بعمرۃ فلیھل بعمرۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ذی الحجہ کے چاند پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے حج کا احرام باندھے اور جسکا جی چاہے عمرہ کا احرام باندھے **عن عائشۃ** قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نری الا انہ الحج **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نہیں جانتے مگر یہ کہ نکلے تو اب حج کو لیکر

القران

قران کا بیان **عن** ابی وائل قال قال الصبی بن معبد کنت امرءا عربانیا فاسلمت فکنت حریصا علی الجھاد فوجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فاتیت رجلا عن عشیرتی یقال لہ سلمان بن ربیعۃ عن عبد اللہ فسالتہ فقال اجمعھما واتم اذبح ما استیسر من الھدی فاھللت بھما فاتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعۃ وزید بن صوحان وانا اھل بھما فقال احدھما لالاخر ما ھذا بافقہ من بعیرہ فاتیت عمر فقلت یا امیر المومنین انی اسلمت وانا حریص علی الجھاد وانی وجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فاتیت رجلا عن عشیرتی یقال لہ سلمان بن ربیعۃ عن عبد اللہ فقلت یا ھناہ انی وجدت الحج والعمرۃ مکتوبین علی فقال اجمعھما واتم اذبح ما استیسر من الھدی فاھللت بھما فلما اتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعۃ وزید بن صوحان فقال احدھما لالاخر ما ھذا بافقہ من بعیرہ فقال عمر ھدیت لسنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے صبی بن معبد نے کہا میں ایک گنوار نصرانی تھا مسلمان ہو گیا اور مجھ جہاد کی بڑی خواہش تھی لیکن حج اور عمرہ دونوں مجھ پر فرض نکلے میں ایک شخص پاس آیا اپنے کنبہ میں سے جسکا نام ہرم بن عبد اللہ تھا اس سے میں نے پوچھا اس نے کہا دونوں ایک ساتھ کر لی اور جو قربانی میسر ہو کاٹ میں نے دونوں کا احرام ساتھ باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم عذیب میں آئے (عذیب ایک مقام ہے) تو دو مسلمان سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں دونوں کے ساتھ لبیک پکارتا تھا (یعنی لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا تھا) ایک نے دوسرے سے کہا یہ اپنی اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں رکھتا ہے یہ سنکر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین میں مسلمان ہوا اور مجھ جہاد کی بڑی آرزو تھی لیکن میں نے دیکھا تو حج اور عمرہ مجھ پر فرض ہے میں ہرم بن عبد اللہ پاس گیا اور اول سے کہا ہم پر حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں انہوں نے کہا دونوں کو ایک ساتھ کر لی اور جو قربانی میسر ہو میں نے دونوں کا احرام باندھا جب عذیب میں پہنچا تو دو مسلمان سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے ایک نے اون میں سے دوسرے سے کہا اس کو اپنی اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں ہے حضرت عمر نے کہا تجھ کو ہدایت کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (یعنی قران بہتر ہے جو تو نے کیا اور سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** رجل من اھل العراق یقال لہ شقیق بن سلمۃ ابو وائل ان رجلا من بنی تغلب یقال لہ الصبی بن معبد کان

نصرانیا فاسلم فاقیل فی اول ما جر قلبی بحج وعمرة جمیعا فمضی کذلک یلبی بهما جمیعا فمر علی سلمان بن ربیعة
وزید بن صوحان فقال احدهما لاانت اضل من جملک هذا قال الصبی فلم ینزل فی نفسی حتی لقیت عمر بن الخطاب
فذکرت ذلک له فقال هدیت لسنة نبیک صلی الله علیه وسلم قال شقیق وکنت مختلف انا ومسروق بن الاجدع الی
الصبی بن معبد نستذکره فلقد اختلفنا علیه مرارا انا ومسروق بن الاجدع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ شقیق نے کہا
جو راوی ہے اس حدیث کا میں اور مسروق بن الاجدع صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے اور اس قصہ کو بیان کرتا۔ پا ہتی میں اور مسروق کئی بار
اوسکے پاس گئے ہیں عن مروان بن الحکم قال کنت جالسا عند عثمان فسمع علیا یلبی بعمرة وحجة فقال الم اکن انهی
عن هذا قال بلی ولکنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبی بهما جمیعا فلم ادع قول رسول الله صلی الله علیه
وسلم لقول ترجمہ مروان بن الحکم سے روایت ہے جس حضرت عثمان پاس بیٹھا تھا اونہون نے سنا حضرت علی رض کو لبیک کہتے ہوئے عمرہ اور حج
کی ایسا قران کیا تھا عثمان نے کہا کیا ہم نہین منع کرتے ہین اس سے علی رض نے کہا بیشک تم منع کرتی ہو اس سے لیکن مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا لبیک کہتے ہوئے حج اور عمرہ کی ایک ساتھ تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تمہاری بات سے نہ چھوڑون گا
ف حضرت عثمان خلفاے راشدین مین سے ہین اور اوسوقت امیر المومنین تھے جنکی طریقے پر خود حضرت پیغمبر نے چلنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ قران
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور حضرت عثمان بقضاے ما وقضی سے اوس سے منع کیا تھا اس لیے حضرت علی رض نے عثمان کا کہنا نہ سنا
اور حضرت رسول اللہ صلعم کی سنت پر عمل کیا۔ جب حدیث کے خلاف حضرت عثمان کا حکم جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور اوس زمانہ مین خلیفہ
وقت ہے قبول کرنے کے لائق نہو تو اور مجتہد یا فقیہ یا امام یا عالم کس شمار اور قطار مین ہے عن مروان ان عثمان نهی عن المتعة وان
یجمع الرجل بینهما حجا والعمرة فقال علی لبیک بحجة وعمرة معا فقال عثمان انفعلها وانا انهی عنها فقال علی لم اکن
لادع سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم لاحد من الناس ترجمہ مروان سے روایت ہے حضرت عثمان رض نے متعہ سے اور قران سے
منع کیا تو حضرت علی رض نے اوسی وقت پکارا لبیک بحجہ وعمرہ معا یعنی حاضر ہوتا ہون مین تیری خدمت مین حج اور عمرہ سے ایک ساتھ
حضرت عثمان نے کہا تم اس کو کرتے ہو اور مین منع کرتا ہون حضرت علی رض نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کی
کہنے سے چھوڑنیوالا نہین عن البراء قال کنت مع علی بن ابی طالب حین امره رسول الله صلی الله علیه وسلم علی
الیمن فلما قدم علی النبی صلی الله علیه وسلم قال علی فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بم اهللت یا رسول الله
صلی الله علیه وسلم کیف صنعت قلت اهللت باهلال کاهلال النبی قال فانی سقت الهدی وقرنت قال وقال اصحابه لو
استقبلت من امری ما استدبرت لفعلت کما فعلتم ولکنی سقت الهدی وقرنت ترجمہ براء سے روایت ہے مین حضرت
علی رض کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کا حاکم بنایا تھا جب حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو
اونہون نے کہا مجھ سے آپنے پوچھا تو نے کیا کیا ہے (یعنی کاہیکا احرام باندھا ہے) مین نے کہا مین نے احرام باندھا ہے آپکے احرام کے احرام جیسا
یعنی نیت کی ہے کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے آپنے فرمایا مین تو ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لایا اور

قران کیا آپ نے فرمایا اپنی صحابہ سے اگر میں پہلی جانتا جواب ہوا رہے تم کو احرام کہو نا شاق ہوا اسوجہ سے کہ میں احرام نہیں کہوں گا البتہ میں نے ویسا ہی کر تا جیسا تم نے کیا ہے یعنی ہی ساتھ لاتا اور عمرے یا حج کی نیت سے کرتا لیکن میں ہی ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے تو میں احرام نہیں کھول سکتا جبتک جس وقت حلت نہ ہو **عن** عمران بن حصین جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین حج وعمرۃ ثم تو فی قبل ان ینھی عنہ وقبل ان ینزل القران بحتہ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرے کو پھر وفات پائی اور نہ منع کیا اوس سے نہ قران میں اوسکی حرمت اتری **عن** عمران ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین حج وعمرۃ ثم لم ینزل فیھا کتاب ولم ینھ عنھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیھا رجل برایہ ماشاء **ترجمہ** عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرے کو اور قرآن میں اوسکا حکم نہیں اترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے منع کیا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے اوسمیں کچھ کہا **ف** مراد حضرت عمر ہیں کیونکہ وہ منع کرتے تھے قران سے یا تمتع سے جیسے حضرت عثمان منع کرتے تھے پر اون کے منع کرنے کیطرف صحابہ نے التفات نہیں کیا اور اون کو بھی جب حلیت معلوم ہوئی تو وہ اپنی بات سے پھر گئے جیسے اوپر گزرا کہ حضرت عمر نے قران کو سنت بتلایا صبی بن معبد کو **عن** عمران بن حصین تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ **عن** انس یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرہ وحجا لبیک عمرہ وحجا **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بھما یلبی بالعمرۃ والحج **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک پکارتے تھے دونوں کے ساتھ یعنی حج اور عمرے کے **عن** بکر بن عبد اللہ المزنی قال سمعت انسا قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالعمرۃ والحج جمیعا فحدثت بذلک ابن عمر فقال لبی بالحج وحدہ فلقیت انسا فحدثتہ یقول ابن عمر فقال انس ما تعدونا الا صبیانا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک عمرۃ وحجا معا **ترجمہ** بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے انس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تھے عمرے اور حج دونوں کے ساتھ یہ سن نے ابن عمر سے بیان کیا اونہوں نے کہا اپنے فقط حج کے ساتھ لبیک کہی میں نے انس سے کہا ابن عمر ایسا کہتے ہیں اونہوں نے کہا تم ہم کو سمجھتے ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرۃ وحجا معا یعنی لبیک عمرہ اور حج کے ساتھ ایسا کہا ثابت نے

تمتع کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج وساق معہ الھدی من ذی الحلیفۃ وبدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج فتمتع الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج فکان من الناس من اھدی فساق الھدی ومنھم من لم یھد فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال للناس من کان منکم اھدی فانہ لا یحل لشیء حرم منہ حتی یقضی حجہ ومن لم یکن اھدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ولیقصر ولیحلل ثم لیھل بالحج فمن لم

کی وہ اون کے ساتھ خاص تھی جیسے حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ متعہ حج اور متعہ نساء دونوں ہمارے ساتھ خاص تھی واللہ اعلم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ كَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ قَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهٗ ترجمہ محمد بن عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس کو جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ذکر کرتے تھے تمتع کا یعنی عمرے کے بعد حج کرنے کا ضحاک نے کہا یہ وہ کرے گا جو اللہ کا حکم معلوم نہیں سعد نے کہا تو برا بولا اے میرے بھتیجے ضحاک نے کہا حضرت عمر منع کرتی تھے تمتع سے سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ تمتع کیا عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهٗ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لِرَجُلٍ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰى لَقِيْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهٗ وَاَصْحَابُهٗ وَلٰكِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ يَظَلُّوْا مُعْرِسِيْنَ بِهِنَّ فِي الْاَرَاكِ ثُمَّ يَرُوْحُوْا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُهُمْ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ فتویٰ دیتے تھے تمتع کا ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہر و اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں امیر المومنین نے کیا نیا حکم دیا ہے تمہارے بعد جبتک تم ان سے نہ ملو ابو موسیٰ نے کہا میں عمر کو خوب جانتا ہوں وہ ملے ابو موسیٰ سے پوچھا انہوں نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ لوگ رات کو اراک کے تلے اپنی عورتوں کے ساتھ ہیں اور صبح کو حج کو جاویں سر میں سے پانی ٹپکتا ہوا (یعنی غسل جنابت کر کے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے سنا حضرت عمر سے وہ کہتے تھے قسم خدا کی میں تم کو منع کرتا ہوں تمتع سے (حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے (پھر منع کرنا حضرت عمر کا بیفائدہ ٹھہرا اور صحابہ نے اوس طرف التفات نکیا عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنِّيْ قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَا يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهٰى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے معاویہ نے ابن عباس سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے مروہ کے پاس انہوں نے کہا عباس یہ نہ کہیں کہ معاویہ لوگوں کو منع کرتا ہے تمتع سے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے ف مگر یہ دلیل معاویہ کی ٹھیک نہیں اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا لیکن آپ قربانی ساتھ لائے تھے اسی وجہ سے آپ نے عمرہ کر کے احرام نہ کھولا اور بال نہ کترائے پر جو لوگ قربانی ساتھ نہیں لائے تھے انکو آپ نے احرام کھولنے کا حکم دیدیا اور فرمایا اگر مجھکو پیشتر ایسا معلوم ہوتا تو ہدی ساتھ نہ لاتا جیسے دوسری روایتوں میں ہے عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ

بالبیت بالصفا والمروة ثم اتیت امرأة من قومی فمشطتنی وغسلت رأسی فکنت أفتی الناس بذلک

ف فاتیتہ ت تاخذ

فی امارة عمر فبینا أنا قائم بالموسم إذ جاءنی رجل فقال إنک لا تدری ما أحدث أمیر المؤمنین فی شأن النسک

فی شأنک فقلت أیها الناس من کنا أفتیناه بشیء فلیتئد فإن أمیر المؤمنین قادم علیکم فائتموا به فلما قدم قلت

یا أمیر المؤمنین ما هذا الذی أحدثت فی شأن النسک قال إن تأخذ بکتاب الله فإن الله عز وجل قال وأتموا

الحج والعمرة لله وإن تأخذ بسنة نبینا صلی الله علیه وسلم فإن نبینا صلی الله علیه وسلم لم یحل حتی نحر الهدی

ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا بطحا میں آپ نے فرمایا تو نے کاہے کا احرام باندھا میں نے کہا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا آپ نے فرمایا تو بھی ساتھ لبیک کہا میں نے کہا ہاں میں آپ نے فرمایا طواف کرلی اور صفا مروہ دوڑ لے پھر احرام کھول ڈال میں نے ایسا ہی کیا اور صفا مروہ دوڑا پھر اپنی قوم کی ایک عورت پاس آیا اس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا میں لوگوں کو ایسا ہی حکم دیتا رہا حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت تک پھر ایک بار میں حج کے موسم میں تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا تم نہیں جانتے جو امیر المومنین نے نیا حکم دیا ہے حج کے باب میں میں نے کہا اے لوگو تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ ٹال کر ہے اس لیے کہ امیر المومنین خود آتے ہیں ان کی پیروی کرو جب وہ آئے تو میں نے کہا اے امیر المومنین تجھ نے کون سی بات نئی نکالی ہے حج میں اونہوں نے کہا یہ بات ہے کہ عمل کر واسطے کی کتاب پر اللہ فرماتا ہے پورا کرو حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے اور عمل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر اس لیے کہ پیغمبر نے احرام نہیں کھولا جب تک ہدی کو نحر نہیں کیا ف مگر اندونوں باتوں سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور خود اللہ کی کتاب میں ہے فمتع بالعمرة إلى الحج فما استيسر من الهدي اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا ہدی کے ساتھ ہونے کیوجہ سے لیکن اور صحابہ کو حکم دیا احرام کھولنے کا عن عمران بن حصین أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قد تمتع وتمتعنا معه

قال فیها قائل برأیه ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے باب میں کچھ کہا اور سبب عمل کرنا ضرور نہیں وہ شخص حضرت عمر تھے ہیں قرن التمیمة عند الإحلال احرام کیوقت حج یا عمرہ کا نام نہ لینا عن جعفر بن محمد قال حدثني أبي قال تنازع جابر بن عبد الله فسألناه عن

بحجة النبي صلی الله علیه وسلم فحدثنا أن رسول الله صلی الله علیه وسلم مكث بالمدينة تسع حجج ثم أذن في الناس

أن رسول الله صلی الله علیه وسلم حاج في هذا العام فنزل المدينة بشر كثير كلهم يلتمس أن يأتم برسول الله

صلی الله علیه وسلم ويعمل بمثل عمله فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم لخمس بقين من ذي القعدة وخرجنا معه

ف بتاویلہ ت بتاویل

فجاء ورسول الله صلی الله علیه وسلم بين أظهرنا عليه ينزل القرآن وهو يعرف تأويله وما عمل به من شيء عملنا

فخرجنا لا ننوي إلا الحج ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے اونہوں نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر سے فرمایا کہ میں جابر بن عبداللہ انصاری پاس گیا اور دن سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا آپ نو سال تک مدینہ میں رہے حج کو نہ نکلے پھر لوگوں کو اطلاع کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کو تشریف لیجاویں گے تو بہت لوگ مدینہ میں آئے اس خیال سے کہ آپ

کی سپردی کہ جو کے کاموں میں پھر آپ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ روز باقی رہے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلی جابر نے کہا ہم کو اسد صلی اسد علیہ وسلم پر سواری ہے ہیں قرآن اور نماز آپ اسکا مطلب سمجھتے لیکن ہم تو جو آپ کرتی وہی کرتی اور جب ہم نکلی تو حج کی نیت سے نکلے عن عائشۃ قالت حججنا لا نتوی الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال احضت قلت نعم قال ان ھذا شیء کتبہ اللہ عز وجل علی بنات ادم فاقضی ما یقضی الحج غیر ان لا تطوفی بالبیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم نکلے حج ہی کی نیت سے جب سرف (ایک مقام ہے مکہ سے چھ کوس پر) میں پہنچی تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم میرے پاس گئے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا شاید تم کو حیض آیا میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اسد نے لکھدی آدم کی بیٹیوں کے حصے میں تو کر سب کام جو احرام والی کرتے ہیں مگر طواف نہ کر بیت اسد کا (جبتک پاک نہ ہو لی) عن عمر رضی اللہ عنہ انہ امر ابا موسی ان یقضی بقضیۃ الخمر وسری کی نیت پر حج کا احرام باندھنا عن ابی موسی قال اقبلت من الیمن فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم منیخ بالبطحاء حیث حج فقال بحجت قلت نعم قال کیف قلت قال قلت لبیک باھلال کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فطف بالبیت وبالصفا والمروۃ واحل فعلت ثم اتیت امراۃ ففلت رأسی فعلمت انی امیر بذلک حتی کان فی خلافۃ عمر فقال لہ رجل یا ابا موسی رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المومنین فی النسک بعدک قال ابو موسی یا ایھا الناس من کنا افتیناہ فلیتئد فان امیر المومنین قادم علیکم فبہ فتموا بہ وقال عمر ان تاخذوا بکتاب اللہ فانہ یامرنا بالتمام وان تاخذوا بسنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی ینحر ھدیہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے میں یمن سے آیا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم وادی بطحا میں جہاں حج کیا تھا مجھ سے پوچھا تو نے حج کیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا میں نے کہا لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں نے احرام باندھا ہے جیسے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے باندھا ہے آپ نے فرمایا طواف کر بیت اسد کا اور دو ڑ صفا اور مروہ میں پھر احرام کھولڈالی میں نے ایسا ہی کیا بعد اوس کے میں ایکعورت پاس گیا اوس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں میں لوگوں کو ایسا ہی حکم دیتا رہا یہانتک کہ عمر کی خلافت ہوئی ایکشخص نے ابو موسی سے کہا تم اپنا فتوی چھوڑو تم کو معلوم نہیں امیر المومنین نے کیا حکم دیا ہے حج کے کاموں میں ابو موسی نے کہا ہے لوگو جسکو میں نے کچھ فتوی دیا ہو وہ توقف کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود آئندہ آنیوالے ہیں انکی پیروی کرو حضرت عمر نے کہا ہم کو اسکے کتاب پر عمل کرنا چاہیے اسد حکم کرتا ہے پورا کرنے کا حج یا عمرہ کا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی سنت پر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا جبتک ہدی اپنی ٹھکانے نہیں پہنچ (یعنی کٹ نہیں گئی منا میں) ف اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر نے وسی تمتع سے منع کیا جس میں حج کو فسخ کر کے عمرہ بنایا جاتا ہے اور یہ ممانعت بھی تنزیہا تھی نہ تحریما عن جعفر بن محمد قال حدثنا ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ فسالناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان علیا قدم من الیمن بھدی وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ ھدیا قال احلی بما اھللت قال قلت اللھم انی اھل بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسعی الھدی قال

فَاَنَا اَقُوْلُ تَرجمہ امام جعفر صادق رح سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر رح نے کہا کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا حضرت علی رض تشریف لائے یمن سے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی سے لیکر تھے آپ نے فرمایا علی سے تم نے کاہیکا احرام باندھا انہوں نے کہا یا اللہ میں نے کہا یا اللہ میں احرام باندھتا ہوں اس چیز کا جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا اور میرے ساتھ ہدی ہے آپ نے فرمایا تو احرام نہ کھول جبتک جیسی فارغ ہوں تم

جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَهْدِ وَاقِمْ حَرَامًا كَمَا اَنْتَ قَالَ وَاَهْدٰى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا ۔ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حضرت علی صدقے کا کام کرکے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے کاہیکا احرام باندھا اے علی انہوں نے کہا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی دے اور احرام باندھ رہ جیسے تو باندھے ہے جابر نے کہا علی بھی اپنے لیئے ہدی لائے تھے

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَبْتُ مَعَهُ اَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدَ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَحَصَّبْنَهُ فَقَالَتْ لِيْ مَالَكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاَحَلُّوْا قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اِنِّيْ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ ۔ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں حضرت علی رض کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقرر کیا یمن پر میں نے ان کے ساتھ کئی اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مکہ میں) تو فاطمہ زہرا کو دیکھا انہوں نے گھر میں خوشبو چھڑکی ہے علی نے کہا مجھ سے کہا تم نے برا کیا انہوں نے کہا تمہیں کیا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا انہوں نے احرام کھول ڈالا میں نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا احرام باندھا ہے پھر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا تو نے کیا کیا ہے میں نے کہا آپ کے احرام باندھا ہے آپ نے فرمایا میں تو قران کیا ہے اور ہدی ساتھ لایا ہوں

إِذَا اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا اگر عمرے کا احرام باندھے تو اسکے ساتھ حج بھی کر سکتا ہے

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ يَحُجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّهُ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَاَنَّا نَخَافُ اَنْ يَصُدُّوْكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ رَاٰى اَنَّهُ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر نے حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج بن یوسف نے لڑائی کیا تھا عبداللہ بن زبیر سے لوگوں نے کہا وہاں لڑائی ہونیوالی ہے ایسا نہ ہو لوگ تم کو روکیں انہوں نے کہا اللہ فرماتا ہے تم کو رسول

اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے اور سو قت میں وہی کرونگا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا (صلح حدیبیہ کے زمانے میں جب کافروں نے آپ کو مکہ میں آنے سے روکا تھا آپ مجبور ہو کر قربانی کاٹ ڈالی اور بال منڈائے) اسرائیل کہتے ہیں کہ ابو اسحاق پھر دو سو برس سال آپ نے عمرے کی قضا کی اور میں نے تم کو گواہ کیا کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا پھر مکہ جب بیدا میں پہونچے تو کہا حج اور عمرہ ایک ہے ہمیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج واجب کیا عمرے کی ساتھ اور ہدی لے گیا جسکو قدید ایک مقام کا نام ہے) میں خرید تا تھا پھر دونوں کو پکارتے ہوئے کہ میں آیا حج اور طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا مروہ دوڑے بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ قربانی کو نحر کیا نہ سر منڈایا نہ بال کترائے نہ کسی چیز کا استعمال کیا جو احرام میں درست نہیں جب دسویں تاریخ ہوئی تو نحر کیا منڈایا اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا ہو گیا ف شافعی کا یہ مذہب ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایک قارن کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے

ف ابن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا صحیح التلبیۃ لبیک کیونکر کہے حسن منصور

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْدِفُ بِيْنَ لَبَّيْكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ الْمَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِرَفْعَةِ الْكَلِمَاتِ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے سنا آپ فرماتے تھے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک یعنی حاضر ہوا ہوں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں حاضر تیرا کوئی ساجھی نہیں شکر اور احسان تیرا ہی سلطنت تیری ہے کوئی تیرا ساجھی نہیں عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھتے پھر جب اونٹ آپ کو لیکر کھڑا ہوتا مسجد کے پاس تو آپ ان کلموں کو پکار کر کہتے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک ابن عمر نے اتنا زیادہ کیا اس میں لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغبا الیک والعمل یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں میری سعادت تجھ پاس آنے میں بھلائی تیری ہاتھ میں ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیری لیے ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ

مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ترجمہ

عبداللہ بن سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد

النعمۃ لک حق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْخَلْقِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لبیک الٰہ الخلق یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ تمام مخلوق کے

رَفْعُ الصَّوْتِ

بِالْإِهْلَالِ بلند آواز سے لبیک کہنا عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ وَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ترجمہ خلاد بن سائب سے روایت ہے انہوں

نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کر دو اپنے اصحاب کو پکار

کر لبیک کہنے کا الْعَمَلُ فِي هٰذَا الْإِهْلَالِ احرام کہنے میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ

الصَّلَاةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا نماز پڑھ کر عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ترجمہ

انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس جو مدینہ سے چھ

میل ہے) پھر سوار ہوئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور حج اور عمرہ کی لبیک پکارے ظہر پڑھ چکنے کے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى وَهُوَ صَامِتٌ حَتَّى أَتَى الْبَيْدَاءَ ترجمہ

امام جعفر صادق نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بیان میں آپ ذوالحلیفہ میں آئے

اور نماز پڑھی پھر جب رہے بیداء میں آئے عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ

فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

ترجمہ سالم نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے یہ تمہارا بیداء ہے جس میں تم جھوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانے پر آپ نے احرام نہیں باندھا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُنِيخُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سوار ہوتے تھے اپنی اونٹنی پر ذوالحلیفہ میں پھر لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھے

کھڑی ہوتی عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ ترجمہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوتی عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِكَ قَائِمَةً قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ

إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَانْبَعَثَتْ ترجمہ عبید اللہ بن جریج سے روایت ہے میں نے ابن عمر سے کہا تم لبیک پکارتے ہو جب

اونٹنی تم کو اٹھاتی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے تھے جب اونٹنی آپ کو لیکر کھڑی ہوتی اِهْلَال

النفساء نفاس والی عورت کیا کرے عن جابر بن عبد اللہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع
سنین لم یحج ثم اذن فی الناس بالحج فلم یبق احد یقدر ان یاتی راکبا او راجلا الا قدم فقدم اسماء بنت
عمیس فولدت محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری
بثوب فاحرمی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ثم انصرف فرکب القصواء حتی اذا استوت
به ناقته علی البیداء اهل بالتوحید لبیک اللهم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک
والملک لا شریک لک فاقبلنا لا نری الا الحج حتی اذا طفنا بالبیت اتی الصفا فقال ابدا بما بدا اللہ به
فرقی الصفا حتی اذا رای البیت قائما کبر ثلاثا وقال لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد
وهو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بین ذلک
قال مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل فمشی الی المروة حتی اذا انصبت قدماه فی بطن الوادی رمل حتی اذا
صعدتا مشی حتی اتی المروة ففعل علی المروة کما فعل علی الصفا حتی اذا کان آخر طوافه علی المروة
قال انی لو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الهدی ولجعلتها عمرة فمن کان منکم لیس معه هدی
فلیحل ولیجعلها عمرة فقام سراقة بن مالک بن جعشم فقال یا رسول اللہ ألعامنا هذا ام للابد فشبک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابعه واحدة فی الاخری مرتین وقال دخلت العمرة فی الحج مرتین لا بل
لابد ابد ابد قال وقدم علی من الیمن ببدن فوجد فاطمة رضی اللہ عنها ممن حل ولبست ثیابا واکتحلت
فانکر علیها ذلک فقالت ان ابی امرنی بهذا قال فکان علی یقول بالعراق ذهبت الی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم محرشا علی فاطمة للذی صنعت مستفتیا لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الذی ذکرت عنه
فاخبرته انی انکرت ذلک علیها فقال صدقت صدقت ماذا قلت حین فرضت فیهن الحج قال قلت اللهم
انی اهل بما اهل به رسولک قال فان معی الهدی فلا تحل قال فکان جماعة الهدی الذی قدم به علی
من الیمن والذی اتی به رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مائة فحل الناس کلهم وقصروا الا رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم ومن کان معه هدی فلما کان یوم التروية توجهوا الی منی فاهلوا بالحج وامر رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم بالابطح فقال اتانی الليلة آت من ربی وانا بالعقیق ان صل فی هذا الوادی المبارک
وقل عمرة فی حجة فرکب حتی اتی البیداء فاهل بالتوحید الذی اهل به الرسل قبله وفعل ما فعلوا حتی
اتی البیت فاستلم الرکن فرمل ثلاثا ومشی اربعا عند المقام حتی قرأ واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی
فصلی رکعتین والمقام بینه وبین البیت فکان ابی یقول قال جابر لم یکن یدع ان یستلم الرکن فی کل
طوفة فلما قضی طوافه بالبیت اتاه فطاف له سبعة اطواف بعد ما رجع من منی کطوافه الاول ثم انصرف
حتی اتی المقام فقال اجعل بینک وبین البیت فصلی رکعتین ثم انصرف فذهب الی الصفا فطاف بالصفا
والمروة حتی اذا قضی طوافه بالصفا والمروة کلها قال لا یحل منک شیء حتی تقضی حجک وتنحر هدیک
بمنی الا لرجل لا هدی معه فطاف رجال ونساء بالبیت وبالصفا والمروة ثم حلوا من کل شیء حرموا منه
حتی یوم الحج ونحروا الهدی یوم النحر وافاضوا بالحج فصلوا لبنی رکعتین ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فافاض الی البیت فصلی بمکة الظهر فمر علی بنی عبد المطلب وهم یسقون علی زمزم فقال
انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوه دلوا فشرب منه

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینہ میں رہے حج نہیں کیا پھر لوگوں کو خبر دی گئی حج کو کہ کوئی شخص باقی نہ رہا جس کو وقت ملی سوار یا پیدل آنے کی مگر یا لوگ آگئے جمع ہوئے نکلنے کے لیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تشریف لائے وہاں اسماء بنت عمیس جنہیں محمد بن ابی بکر کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا آپ نے فرمایا غسل کر پھر لنگوٹ باندھ اور لبیک پکار انہوں نے یہی کیا ترجمہ حدیث مختصر ہے ایک سی حدیث ہے عن جابر قال نفست اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسأله کیف تفعل قال امرها ان تغتسل وتستثفر بثوبها ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس جنہیں محمد بن ابی بکر کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ بھیجا میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک کپڑا لنگوٹ کس لے **فی المهلة** بالعمرة تحیض وتخاف فوت الحج ایک عورت نے عمرہ کا احرام باندھا ہو پھر اسکو حیض آجاوے اور حج کی جاتے رہنے کا ڈر ہو تو کیا کرے عن جابر بن عبد اللہ قال اقبلنا مهلین مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بحج مفرد واقبلت عائشة مهلة بعمرة حتی اذا کنا بسرف عرکت حتی اذا قدمنا طفنا بالکعبة وبالصفا والمروة فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یحل منا من لم یکن معه هدی قال فقلنا حل ماذا قال الحل کله فوطئنا النساء وتطیبنا بالطیب ولبسنا ثیابنا ولیس بیننا وبین عرفة الا اربع لیال ثم اهللنا یوم التروية ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی عائشة فوجدها تبکی فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضت وقد حل الناس ولم احل ولم اطف بالبیت والناس یذهبون الی الحج الان فقال ان هذا امر کتبه اللہ علی بنات آدم فاغتسلی ثم اهلی بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتی اذا طهرت طافت بالکعبة وبالصفا فقد حللت من حجتک وعمرتک جمیعا فقالت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی انی لم اطف بالبیت حتی حججت قال فاذهب بها یا عبد الرحمن فاعمرها من التنعیم وذلک لیلة الحصبة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم لبیک پکارتے ہوئے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج صرف حج کی اور عائشہ آئیں لبیک پکارتی ہوئیں عمرے کی جب ہم سرف میں پہنچے تو ان کو حیض آگیا یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ میں پہنچے اور طواف کیا کعبہ کا اور صفا مروہ کا دوڑے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا احرام کھولنے کا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو ہم نے کہا کیا کیا چیزیں ہم کو حلال ہو گئیں فرمایا ہر چیز پھر ہم نے عورتوں سے جماع کیا اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور ہمیں تاریخ میں جو احرام میں منہ تھے آپ نے فرمایا ہر چیز پھر ہم نے عورتوں سے جماع کیا اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور ہمیں تاریخ میں

معہ

بالموقف

چار تین راتی تہین پھر آہوین تاریخ ہنسے احرام باندہا جہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس گئے دیکہا تو وہ روتی ہین آپنے فرمایا تجھ کیا ہوا وہ بولین مجھکو حیض آگیا اور لوگون نے احرام کہولا ہین نے نہین کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا (تو ابھی تک ہین عمرہ سے فارغ نہین ہوئی) اور لوگ اب حج کو جارہے ہین (میرا حج بھی گیا) آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھدی ہے آدم کے بیٹیون کی لیے اب تو غسل کر اور حج کا لبیک پکار (دشمنون نے ایسا ہی کیا اور سب جگہون مین ٹھہرین (یعنی منا اور عرفات اور مزدلفہ مین) جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا پھر فرمایا اب تو حلال ہوگئی حج اور عمرہ دونون سے (دشمنون نے کہا ہیگا دل مین کہٹکتا ہے کہ طواف نہین کیا کعبے کا حج سے پہلے (تو عمرہ کیسی ہوا) آپ نے فرمایا اچھا عبدالرحمن (حضرت عائشہ کے بھائی تھے) انکو لیجا اور عمرہ کرالا تنعیم سے (جو ایک مقام ہے مکے سے تین کوس پر اب عمرہ کا احرام اکثر وہین سے باندہتے ہین) اور یہ واقعہ لیلۃ الحصبہ مین ہوا (یعنی جس رات محصب مین اترتے ہین) محصب ایک مقام ہے مکے سے ایک میل پر وان مناسی لوٹتی ہوئے ٹہرتے ہین یہ بارہوین یا تیرہوین تاریخ کو) عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھلل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منھما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حائض فلم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ ففعلت فلما قضیت الحج ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبدالرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت قال ھذہ مکان عمرتک قالت فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا اخر بعد ان رجعوا من منی لحجھم واما الذین جمعوا الحج والعمرۃ انما طافوا طوافا واحدا (ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع مین تو ہم نے عمرہ کا احرام باندہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ ہدی ہو تو وہ حج اور عمرہ کا احرام دونون باندہے پھر احرام نہ کہولی جبتک دونون سے فارغ نہ ہو مین جب مکے مین پہونچی تو مجھکو حیض آگیا پھر نہ طواف نہین کیا کعبہ کا نہ صفا مروہ دوڑے پھر مینے شکایت کی اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سر کہول ڈال اور کنگی کر اور حج کا احرام باندہ اور عمرہ چہوڑ دے مین نے ایسا ہی کیا جب حج کرچکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بہیجا مینے عمرہ کیا آپنے فرمایا یہ تیری عمرہ کا مقام ہے تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا انہون نے طواف کیا اور سعی کی پھر احرام کہول ڈالا پھر جب (حج کرکے) مناسی لوٹے تو دوسرا طواف کیا حج کا اور جن لوگون نے جمع کیا تہا حج اور عمرے کو (یعنی قران کیا تہا) انہون نے ایک ہی طواف کیا **کالمتمتع** فی الحج جو مین شرط کرلینا **ف** یعنی احرام کیوقت اسی طرح پکارنا کہ اگر مجھے مکے تک پہونچنا نہ ہوگا تو جہانتک پہونچ سکونگا وہین احرام کہول ڈالونگا اس شرط کا فایدہ یہ ہے کہ اوسکو احرام کہول ڈالنا درست ہوگا جہان وہ بیماری کیوجہ سے مجبور ہوجاوے اور آگے نہ جاسکے اور ہدی کی ذبح ہونے کا سنا مین انتظار نہ کرنا پڑیگا جیسے اور احصار مین ہوتا ہے **عن** ابن عباس ان ضباعۃ ارادت الحج فامرھا النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ان تشترط فقالت عن امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس ہی روایت ہی ضباعہ سے
رد و کیا ہی کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وسکو حکم کیا شرط کرنیکو اور اوس نے ایسا ہی کیا آپ کے حکم سے
یقول ان اشترط شرط کرے وقت کیا کہ عن ھلال بن خباب قال سالت سعید بن جبیر عن الرجل یحج ثم یشترط
قال اللہ شرط بین الناس سمعت حدیثہ یعنی عکرمۃ محدثنی عن ابن عباس ان ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد
المطلب اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج فکیف اقول قال قولی لبیک اللھم لبیک
ومحلی من الارض حیث تحبسنی فان لک علی ربک ما استثنیت ترجمہ ہلال بن خباب سے روایت ہی سعید بن جبیر سے
پوچھا وی حج میں شرط کری اونہون نے کہا شرط لوگون میں ہوتی ہی میں نے اون سے حدیث بیان کی عکرمہ کی اونہون نے
حدیث بیان کی ابن عباس سے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ
میرا قصد ہی حج کرون تو کیا کہون آپنے فرمایا کہہ لبیک اللھم لبیک اور میری جگہہ احرام کہولنی کی وہی ہی جہان تو مجھہ روک دیوے کیونکہ
جو تو نے شرط کی وہ تیری پروردگار کی اوپر ہی عن ابن عباس قال جاءت ضباعۃ بنت الزبیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ ثقیلۃ وانی ارید الحج فکیف تامرنی ان اھل قال اھلی واشترطی ان
محلی حیث حبستنی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ضباعہ بنت زبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول
اللہ میں بیمار ہون اور میری نیت حج کی ہی تو کیا حکم فرماتے ہین آپ مجھکو احرام باندہنیمین آپنے فرمایا احرام باندہ اور شرط کرلی کہ میرا
احرام کہولنی کیجگہہ وہی ہی جہان تو مجھکو روک دیوے عن عائشۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ
فقالت یا رسول اللہ انی شاکیۃ وانی ارید الحج فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجی واشترطی ان محلی حیث
تحبسینی ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ پاس آئے وہ بولی یا رسول اللہ میں بیمار ہون اور
حج کرنا چاہتی ہون آپنے فرمایا حج کر اور شرط کرلے کہ میری احرام کہولنی کی وہی جگہہ ہی جہان تو روک دیوی ما یفعل من حبس
عن الحج ولکن یکون اشترط جو شخص حج سے رکا دیا جاوے لیکن اوسنے شرط نہ کی ہو تو کیا کرے عن سالم قال کان ابن عمر ینھی
لا یشترط فی الحج فیقول الیس حسبکم سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان حبس احدکم عن الحج طاف بالبیت
وبالصفا والمروۃ ثم حل من کل شیء حتی یحج عاما قابلا ویھدی او یصوم ان لم یجد ھدیا ترجمہ سالم
روایت ہی عبد اللہ بن عمر انکار کرتی تہی حج میں شرط کرنیسے اور کہتے تہی کیا بس نہین تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اگر کوئی تم میں
سے روکا وی حج سے تو طواف کرلیوے کا اور صفا مروہ دوڑلیوے پھر ہر چیز اوس کو درست ہوجاویگی یہانتک کہ حج کرے دوسرے سال اور
ہدی دیوی اور جو ہدی نہ پاوے تو روزے رکھے عن سالم عن ابیہ انہ کان ینکر الاشتراط فی الحج ویقول ما حسبکم سنۃ نبیکم
صلی اللہ علیہ وسلم انہ یشترط فان حبس احدکم فلیات البیت فلیطف بہ وبین الصفا والمروۃ ثم لیحل من
کل شیء ثم لیحلل وعلیہ الحج من قابل ترجمہ سالم سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنی باپ سے وہ انکار کرتی تہی حج میں شرط

کرنیکا اور کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی اگر تم میں سے کسیکو روکنے والا روک دیوے تو بیت اللہ میں جاوے اور طواف کرے اور صفا مروہ دوڑے پھر سر منڈاوے یا بال کتروے پھر حرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے اشعار للہدی ہدی کو اشعار کرنا نون یعنی ایکطرف سے کوہان کے ایک زخم کر دینا اور یہ نشانی ہے اسبات کی کہ وہ جانور ہدی کا ہے عرب لوگ یہ نشانی دیکھتے تو اوس جانور کو نہ لوٹتے عن المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم قالا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ حتی اذا کانوا بذی الحلیفۃ قلد الھدی واشعرھا واحرم بالعمرۃ منھا ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو کے سال کئے سو اصحاب لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہونچے تو ہدی کی تقلید (گلے میں ڈالنا کسی چیز کا جیسے جوتی یا رومال وغیرہ نشانی کے لئے) کی اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرے کا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشعر بدنتہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا ای الشقین یشعر وکم فرق اشعار کرے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشعر بدنتہ من الجانب الایمن وسلت الدم عنھا واشعرھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا داہنی طرف سے اور پونچھ ڈالا خون اوس سے باب سلت الدم عن البدن بدن سے خون پونچھنا عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما کان بذی الحلیفۃ امر ببدنۃ فاشعرت فی سنامھا من الشق الایمن ثم سلت عنھا وقلدھا نعلین فلما استوت علی البیداء احرم بالحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں تھے تو حکم کیا اپنی اونٹ کو کوہان چیرنے کا داہنی طرف سے پھر خون پونچھا وہاں سے اور گلے میں اوس کے دو جوتیاں لٹکائیں جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی بیداء پر تو لبیک پکارے ثم اقلائد اونٹوں کے گلے کے ہار بٹنا عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرسل ھدیہ من المدینۃ فاقتل قلائد ھدیہ ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنبہ المحرم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے مدینے سے تو میں ہار گوندھا آپکی ہدیکا پھر پرہیز نہ کیا کسی چیز سے (اسلیے کہ ہار بٹنے سے احرام نہیں ہوتا جبتک ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو) جن چیزوں سے محرم پرہیز کرتا ہے عن عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیبعث بھا ثم یاتی ما یاتی الحلال قبل ان تبلغ الھدی محرما ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ہدی کو روانہ کر دیتے اور جو کام حلال (بی احرام) لوگ کرتے ہیں وہ کرتے یہانتک کہ ہدی اپنی جگہ پہونچ عن عائشۃ قالت ان کنت لافتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقلدھا ثم یقیم ولا یجتنب شیئا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ٹھہرتے اور احرام نہ باندھتے عن عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقلد ھدیہ ثم یبعث بھا ثم یقیم ولا یجتنب شیئا مما یجتنبہ المحرم عن عائشۃ قالت لقد رایتنی

أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا صَابِغُ تَفْتِلُ مِنْهُ الْقَلَائِدَ ہم کس چیز کے بنانا چاہیے عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا فِيمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ الْحَلَالِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ الْحَرَامِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے یعنی ان ہار دکو میں نے تمہاری روئی سے جو ہمارے پاس تھی پھر صبح ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کام کرتے ہے جو بن احرام لوگ کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی بی بیوں سے کرتی ہیں تَقْلِيدُ الْهَدْيِ ہدی کے گلے میں کچھ لٹکانا عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ ترجمہ ام المومنین حفصہ رضی سے روایت ہے یعنی کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا لوگوں نے عمرہ کر کے حرام کھولڈالا اور آپ نے عمرہ کیا حرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو جمایا اور ہدی کے گلے میں ہار لٹکایا میں احرام نہیں کھولونگا جبتک نحر (قربانی) نہ کروں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْخُلَيْفَةَ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَاصْلَ بِالْحَجِّ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تشریف لائے اور ہدی کا اشعار کیا داہنی طرف کوہان میں اور دو جوتیاں اسکے گلے میں لٹکائیں پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر جب بیداء میں اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی اوسوقت آپنے لبیک کہی اور ظہر کیوقت احرام باندھا اور حج کا لبیک پکارا تَقْلِيدُ الْإِبِلِ اونٹ کے گلے میں ہار لٹکانا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا إِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَأَقَامَ فَمَا حُرِّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنی ہاتھ سے بٹے پھر آپنے اونٹوں کے گلے میں لٹکائے اور انکو اشعار کیا اور روانہ کر دیا بیت اللہ کیطرف اور آپ ٹھہرے رہے اور کوئی چیز آپ پر حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يَعْتَمِرْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار بٹے پھر آپ محرم نہیں ہوئے نہ کپڑے پہننا چھوڑے تَقْلِيدُ الْغَنَمِ بکریوں کے ہار لٹکانا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کی جو ہدی ہوتی تھیں (یعنی کعبہ کو بھیجی جاتی تھیں قربانی کی) ہار بٹتی تھی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے تھے بکریوں کی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا وَقَلَّدَهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریوں کو ہدی کیا اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يَحْرُمُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کی ہار بٹتی تھی جو ہدی بھیجی جاتیں تھیں پھر آپ

عن عائشة قالت كنا نتلد الشاة فيرسل بها رسول الله صلى الله عليه وسلم حالا لا يجتنب شيئا منه

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم مارتے تھے بکری کو گھر مین پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو بھیجدیتے تھے اور حال مت تھے کسی چیز سے پرہیز نہین کرتے تھے **تقليد الهدي** تعلاین ہدی کے گلے مین دو جوتیان لٹکانا عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اتى ذا الحليفة اشعر الهدي من جانب السنام الايمن ثم قلده نعلين ثم ركب ناقته فلما استوت به البيداء احرم رواه احمد عن ابن عباس

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ مین آئے تو اشعار کیا ہدی کا داہنی طرف سے پھر خون صاف کیا پھر دو جوتیان لٹکائین پھر سوار ہوئے اونٹنی پر جب وہ سیدھی ہوئے بیداء مین اکٹھے کر تو حج کا احرام باندھا اور کیفیت اور لبیک پکاری حج کی **هل يخرج اذا قلد** جب ہدی کے گلے مین مارلگا دے تو احرام باندھے یا نہین **عن جابر** رضہ قال كانوا اذا كانوا حاضرين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة بعث بالهدي فمن شاء احرم ومن شاء ترك

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو سب لوگ مدینہ مین موجود تھے جس نے چاہا احرام باندھا اور جس نے چاہا نہ باندھا **هل يوجب تقليد الهدي احراما** کیا ہدی کو تقلید کرنیسے احرام بندھ جاتا ہے **عن عائشة** قالت كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم يقلدها رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه ثم يبعث بها مع ابي فلا يدع رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا احله الله عز وجل له حتى ينحر الهدي

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کی مارسیتی اپنے ہاتھون سے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ہاتھ سے وہ مارا اون کے گلے مین ڈالتی اور روانہ کر دیتی اون کو میرے باپ کے ساتھ اور آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے جسکو اللہ نے حلال کیا آپ کے لیے یہانتک کہ ہدی کٹی جاتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ہدی کے جانورون کو قربانی کے لیے کعبے کو روانہ کر دے لیکن خود اون کے ساتھ نہ جاوے یا احرام کی نیت نہ کرے تو احرم نہین ہوتا **عن عائشة** قالت كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لا يجتنب شيئا مما يجتنبه المحرم

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی کی مارسیتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے **عن عائشة** كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا يجتنب شيئا قالت ولا نعلم الحاج يحله الا الطواف بالبيت

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کی مارسیتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے اور ہم نہین جانتے کہ حج کرنیوالا حلال ہوتا ہو سوا طواف کے اور کسی چیز سے **ف** یعنی جب طواف الزیارت کرلے تو احرام کھل جاتا ہے اور سب چیزین جنکا استعمال احرام مین منع تھا درست ہو جاتین ہین **عن عائشة** قالت كنت اقتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ويخرج بالهدي مقلدا فما رسول الله صلى الله عليه وسلم محرما عما يتنع منه المحرم

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے مارسیتی تھی پھر وہ روانہ ہو جاتی مارہنے پر رسول اللہ

ف کانت عن عائشة قالت كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم غنم تحرم وہی سے ترجمہ دوسری سے جدا پڑ گیا ہے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں رہتی اپنی عورتوں کو آپریہ نہیں کرتے عن عائشۃ قالت لقد رأیتنا نقتل قلائد ھدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عہن ثم یبعث بھا ثم یقیم فینا حلالا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے لئے بٹی پھر آپ اوس کو روانہ کرتے اور گھر میں رہتی حلال رہتے بغیر احرام کے لمدوق
الفتہ ہدی کو پہنچ ساتھ لیجانا عن جابر سمعت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساق ھدیا فی حجتہ ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی اپنی ساتھ لے گئے حج میں رکوب البدنۃ ہدی کے جانور پر سوار ہونا عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ قال ارکبھا قال یا رسول اللہ انھا
بدنۃ قال ارکبھا ویلک فی الثانیۃ او فی الثالثۃ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص
کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانک رہا تھا اور چلتے چلتے تھک گیا تھا آپنے فرمایا سوار ہوجا اوسپر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپنے فرمایا سوار
ہوجا خرابی ہو تیری یہ دوسری یا تیسری بار آپنے فرمایا عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق
بدنۃ فقال ارکبھا قال انھا بدنۃ قال ارکبھا قال انھا بدنۃ قال فی الرابعۃ ارکبھا ویلک ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے فرمایا سوار ہوجا اوسپر وہ بولا ہدی ہے آپنے فرمایا
سوار ہوجا وہ بولا ہدی ہے آپنے چوتھی بار میں فرمایا سوار ہوجا خرابی ہو تیری رکوب البدنۃ لمن جھدھا المشی رکوب
چلتی تھکاوٹ دی وہ ہدی کے جانور پر چڑھنا لہوی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ وقد جھدھا
المشی قال ارکبھا قال انھا بدنۃ قال ارکبھا وان کانت بدنۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو دیکھا اونٹ ہانک رہا تھا ہدی کا اور چلتے چلتے تھک گیا تھا آپنے فرمایا سوار ہوجا اوسپر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپنے فرمایا
سوار ہوجا اگرچہ ہدی کا ہے رکوب البدنۃ بالمعروف ہدی کے جانور پر ضرورت کیوقت چڑھنا عن ابی الزبیر قال سمعت
جابر بن عبد اللہ یسأل عن رکوب البدنۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ارکبھا بالمعروف اذا
الجئت الیھا حتی تجد ظھرا ترجمہ ابوالزبیر سے روایت ہے جابر سے پوچھا گیا ہدی کے جانور پر چڑھنا کیسا ہے اونہوں نے کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے چڑھ اوسپر دستور کیموافق (یعنی زیادتی مت کر اور معمول سے زیادہ اوسکو مت ستا
جب تو لاچار ہو یہاں تک کہ دوسری سواری ملے ایاس ھدیہ غفر لہ بغفرۃ من ذنبہ تسوق الھدی جو شخص ہدی ساتھ لیجاوے
وہ جبکا احرام فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول سکتا ہے عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری
الا الحج فلما قدمنا معہ مکۃ طفنا بالبیت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن منکم ساق الھدی ان یجعل تحل من ایکن
ساق الھدی ولیاسہ لم یلفن فاحللن قالت عائشۃ فحضت فلم اطف بالبیت فلما کانت لیلۃ الحصبۃ قلت
یا رسول اللہ یرجع الناس بعمرۃ وحجۃ وارجع انا بحجۃ قال وما کنت طفت لیالی قدمنا مکۃ قلت لا قال اذھبی
مع اخیک الی التنعیم فاھلی بعمرۃ ثم موعدک مکان کذا وکذا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ

مسئل

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور نیت نہیں تھی مگر حج کی جب مکہ میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا اور آپ نے حکم دیا اوس شخص کو جو ہدی نہ لایا ہو احرام کھول ڈالنے کا تو احرام کھول ڈالا اون لوگوں نے جو ہدی لائے تھے اور آپ کے بی بیاں بھی ہدی نہیں لائیں تھیں اون نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ نے کہا مجھکو حیض آ گیا اسوجہ سے میں نے طواف نہیں کیا بیت اللہ کا جب محصب کے رات ہوئی (یعنی تیرہویں یا بارہویں شب) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ عمرہ اور حج کرکے اپنے گھروں کو جاوینگے اور میں صرف حج کرکے جاؤں آپ نے فرمایا کیا تو نے طواف نہیں کیا اون راتوں میں جب کہ میں نے کہا نہیں اسوپر کہ میں حائضہ ہو گئی تھی) آپ نے فرمایا تو جا اپنی بہائی کے ساتھ تنعیم کو اور عمرہ کا احرام باندھ پھر فلاں مقام پر ہم سے ملنا عائشہ نے کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہی ہے اور احرام باندھتی ہے جیسے باندھتی ہے۔ سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ یہ عمرہ ہمارا اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے عن سراقۃ بن مالک بن جعشم انہ قال یا رسول اللہ ارأیت عمرتنا ھذہ لعامنا ھذا او للابد قال ھی للابد ترجمہ جابر کی روایت ہی ہم نے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے احرام باندھا صرف حج کی نیت سے فقط حج ہی کے واسطے پھر ہم مکے میں پہونچے ذیحجہ کے چوتھی تاریخ صبح کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور عمرہ کرلو (یعنے حج کو فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالو) آپ کو ہماری یہ بات پہونچی ہم کہتے تھے جب عرفے کے پانچ دن باقی ہیں اور ہم نے احرام کھول ڈالا تو ہمکو حکم کیا جاوینگے اپنے عضای تناسل سے منی بہاتے ہوئے (یعنے جماع سے فارغ ہوں گے کہ حج کا احرام باندھا تو گویا منی ذکر سے بہہ رہی ہے) آپ خطبے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے تمہاری بات سنی میں تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اگر میں ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا اور اگر پہلے مجھے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے آئے آپ نے فرمایا تم نے کاہیکا احرام باندھا انہوں نے کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی لے اور احرام باندھ

ف
علیہ

لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے عن سراقة متعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ومتعنا معه فقلنا الت
خاصة امر للناس عامة قال بل لابد ترجمہ سراقہ سے روایت ہے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی تمتع کیا آپ کے ساتھ ہم نے
کہا کیا یہ ہماری لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لیے ہے عن بلال قال قلت يا رسول الله فسخ
الحج لنا خاصة ام للناس عامة قال بل لنا خاصة ترجمہ بلال سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حج کا فسخ کرنا
خاص ہماری لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں خاص ہم لوگوں کے لیے عن ابی ذر قال في متعة الحج قال كانت لنا
خاصة ترجمہ ابوذر سے روایت ہے تمتع حج میں خاص ہماری لیے تھا عن ابی ذر قال في متعة الحج ليست لكم ولستم منه
في شيء انما كانت رخصة لنا اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے انہوں نے کہا حج کا تمتع
تمہاری واسطے نہیں ہے نہ تم کو اوس سے علاقہ ہے وہ خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے رخصت تھی عن ابی ذر
قال كانت المتعة رخصة لنا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے متعہ خاص رخصت تھی ہماری لیے عن عبد الرحمن بن شماسة
قال كنت مع ابراهيم النخعي وابراهيم التيمي فقلت لقد هممت ان اجمع الحاج والعمرة قال ابراهيم لو كان
ابوك لهم بذلك قال وقال ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي ذر قال انما كانت المتعة لنا خاصة ترجمہ عبد الرحمن
بن شماسہ سے روایت ہے میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا میں نے کہا میرا قصد ہے اس سال حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنیکا ابراہیم نے
کہا کہ اگر تیرا باپ تا تو ایسا قصد کرتا ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے ابوذر سے سنا کہ متعہ خاص ہماری لیے تھا عن
ابن عباس قال كانوا يرون ان العمرة في اشهر الحج من اكبر الفجور في الارض ويجعلون المحرم صفرا ويقولون اذا برأ
الدبر وعفى الوبر وانسلخ صفر اوقال دخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه
صبيحة رابعة مهلين بالحج فامرهم ان يجعلوها عمرة فعاظم ذلك عندهم فقالوا يا رسول الله اي الحل قال
الحل كله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لوگ سمجھتے تھے (جاہلیت میں) کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اور محرم کو صفر کہتے تھے
اور کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہوا اور بال اوسکے بڑھ جاویں اور صفر گزر جاوے یا صفر آجاوے تو عمرہ حلال ہوا عمرہ کرنیوالے کو تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب چوتھی تاریخ ذیحجہ کی صبح کو (مکے میں) آئے حج کی لبیک پکارتی ہوئی پھر آپ نے صحابہ
کو حکم دیا حج کو عمرہ کرنے کا یہ اون لوگوں کو ایک بڑا کام معلوم ہوا (اس لیے کہ جاہلیت سے اونکا عقیدہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ
درست نہیں ہے) اونہوں نے کہا یا رسول اللہ عمرہ کرنیسے کون کون سی چیزیں درست ہوں گی آپ نے فرمایا سب چیزیں حلال ہوں گی (جو احرام میں
درست نہیں ہے) عن ابن عباس يقول اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة واهل اصحابه بالحج ولم يكن
لم يكن معه الهدي ان يحل وكان في من لم يكن معه الهدي طلحة بن عبيد الله ورجل اخر فاحلا ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپکے اصحاب نے حج کا پھر جن لوگوں کے ساتھ ہدی تھی
اونکو آپنے حکم دیا احرام کھولڈالنے کا اور طلحہ بن عبید اللہ ایک شخص اور اون لوگوں میں سے تھے جنکے پاس ہدی نہ تھی اونہوں نے

احرام کو مولا الا ستثن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعدی او عمری استمتعتما لما استثن احرمکن عندہ
فقد کفیتما الحل کلہ فقد حلت العمرۃ فی الحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدی
یا جس سے فایدہ اٹھایا اپنی عورتوں کے پاس سے مقصود حلال ہو جاؤ سب طرح سے اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا مایجوز للمحرم
اکلہ من الصید محرم کو کونسا شکار کھانا درست ہے عن ابی قتادۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی
علی فرسہ فسال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسالہم رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار
فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضہم فادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فسالوہ عن ذالک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ عزوجل ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی الجبار مکے کے راستے میں اپنے یاروں کے ساتھ پیچھے رہ گئے جو احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ
کو احرام نہ تھا انہوں نے ایک گورخر دیکھا اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یاروں سے کوڑا مانگا انہوں نے نہ دیا پھر نیزہ مانگا انہوں نے
نہ دیا انہوں نے آپ لیا اور گورخر کا پیچھا کیا آخر اسکو مارا تو بعض اصحاب نے جو احرام باندھے تھے اسکا گوشت کھایا اور
بعضوں نے نہ کھایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ تھا جو اللہ نے تم کو کھلایا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم اگر خود نہ کرے شکار کرنے میں نہ بتلاوے نہ دکھاوے اور کوئی شکار کر کر لاوے تو اوسکو کھانا درست ہے
عن عبد الرحمن التیمی قال کنا مع طلحۃ بن عبید اللہ ونحن محرمون فاھدی لہ طیر وھو راقد فاکل
بعضنا وتورع بعضنا فاستیقظ طلحۃ فوافق من اکلہ وقال اکلناہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے ہم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے انکو تحفہ آیا پرندی کا گوشت اور وہ سو رہے تھے
تو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا جب طلحہ جاگے تو وہ موافق ہوئے اون لوگوں کے جنہوں نے کھایا تھا
اور کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابھی کہ کھایا ہے عن البحر انہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعث ریہ بدنۃ وھو محرم حتی اذا کانوا بالروحاء اذا حمار وحش عقیر فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال دعوہ فانہ یوشک ان یاتی صاحبہ فجاء البحر بہ وھو صاحبہ الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ شانکہ بھذا الحمار فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر
فقسمہ بین الرفاق ثم مضی حتی اذا کان بالاثابۃ بین الرویثۃ والعرج اذا ظبی حاقف فی ظل فقال فیہ سھم
فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا یقیف عندہ لا یرینہ احد من الناس حتی جاوزہ ترجمہ
زید بن کعب بحری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکے کے قصد سے احرام باندھے ہوئے جب حاجیں پہنچے (روحا
ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو ایک گورخر زخمی دیکھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا

اوسکو پرا ہنوز دوا وسکا مالک آجاویگا اتنے مین بہزی آیا دیکہا اوسکا مالک تہا وہ بولا ہی رسول اللہ اس گدہ کے آپکے تعاقب مین آیا
نی ابوبکر کو حکم دیا اونہون نے اوسکا گوشت تقسیم کیا سب ساتہیون کو پہر آپ آگے بڑہے جب اثابہ مین پہونچے درمیان روضہ اور رحیٰ کے
(اثابہ اور روحیٰ اور عرج سب مقامون کے نام ہین) تو دیکہا کہ ایک ہرن اپنا سر جہکائے ہوے سایے مین کہڑی ہی اور ایک تیر اوسکو
لگا ہوا ہے تو کہا بہزی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہڑا ہی اوس کے پاس تا کوئی اوسکو نہ چھیڑے
یہانتک کہ آپ آگے بڑہ جاوین ف شکار گوشت یعنی جنگل کے شکار کا محرم کے لیے حرام ہی مطلقا بعضون کے نزدیک اس لیے
کہ اللہ نے فرمایا وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما یعنی حرام ہی تم پر شکار خشکی کا جبتک تم احرام باندہی ہوا ور شافعی اور مالک اور
احمد امام داؤد ظاہری کے نزدیک حرام ہی اگر محرم خود شکار کرے یا مدد کری شکار کرنے مین یا اوسکے لیے شکار کیا جاوے
اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جاوی لیکن اوس نے مدد نہ کی ہو تو درست ہی واللہ اعلم مسألة يحرم على المحرم
اكله من الصيد جس شکار کا کہانا محرم کو درست نہین عن الصعب بن جثامة انه اهدى لرسول الله صلى الله
عليه وسلم حمارا وحشيا وهو بالابواء او بودان فرده عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأى ما في وجهه
الله صلى الله عليه وسلم ما في وجهي قال انا انه لم نرده عليك الا انا حرم ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہی
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر ہیجا اور آپ ابواء یا ودان مین تہے (دونون مقامون کے نام ہین) آپ نے
پہیر دیا جب آپنے دیکہا جو میری منہ پر نمود ہوا (یعنی رنج) تو فرمایا ہم نے اسلیے پہیرا کہ ہم احرام باندہی ہین) ف شاید صعب نے
حضرت ہی کے لیے شکار کیا ہوگا اسوسطے آپنے پہیر دیا ورنہ اوپر گزرا کہ بہزی کا گورخر آپنے قبول کیا عن الصعب بن جثامة
انه اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا وهو بالابواء او بودان فرده عليه فلما رأى ما في وجهه قال
انا لم نرده عليك الا انا حرم وفي رواية انا لا نأكل الصيد ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب ودان مین پہونچے تو ایک گورخر ہدیہ
آپنے پہیر دیا اور فرمایا ہم احرام باندہی ہین شکار نہین کہاتے عن ابن عباس قال لزيد بن ارقم ما علمت ان النبي صلى
الله عليه وسلم اهديت له عضو صيد وهو محرم فلم يقبله قال لا ترجمہ ابن عباس نے زید بن ارقم سے
کہا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بہیجا گیا شکار کی جانور کا ایک ٹکڑا آپنے قبول نہ کیا اونہون نے کہا ہان
عن ابن عباس قال قدم زيد بن ارقم فقال له ابن عباس يستذكره كيف استبنا في شأن لحم صيد لحم
لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو حرام قال نعم اهدي له رجل عضوا من لحم صيد فرده وقال انا
لا نأكل انا حرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی زید بن ارقم آئے تو ابن عباس نے اونکو یاد دلانے کے لیے پوچہا تم کو یاد ہیا تم نے
کیا یاد کیا تہا شکار کے گوشت مین جو ہدیہ دیا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ احرام باندہی تہے تو دیدنے کہا ہان ایک شخص نے
آپ کو ایک پارچہ شکار کے گوشت کا ہیجا آپنے پہیر دیا اور فرمایا ہم نہین کہاتے ہم احرام باندہی ہین عن ابن عباس قال اهدى
الصعب بن جثامة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل حمارا وحشيا فقطر دما وهو محرم وهو يقديد

فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس گورخر کی ران ہدیہ میں بھیجی جبکہ آپ
ابواء یا ودان میں (ایک مقام ہے) آپ احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے پھیر دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو گورخر ہدیہ بھیجا آپ احرام باندھے تھے آپ نے پھیر دیا إِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَطَنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ أَيَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ
محرم شکار کو دیکھکر ہنسے اور حلال سمجھ جاوے اور شکار مارے تو اوسکا کھانا درست ہے یا نہیں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ
انْطَلَقْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي
ضَحِكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ
وَخَشِينَا أَنْ نُقْطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأُسَيِّرُ شَأْوًا وَلَقِيتُ رَجُلًا
مِنْ غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَصَحِبْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا
دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ
مُحْرِمُونَ ترجمہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے میری باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جس سال صلح حدیبیہ ہوئی
(یعنی چھٹے سال ہجرت کے) تو اونکے ساتھیوں نے احرام باندھا اور میری باپ نے احرام نہیں باندھا میری باپ نے کہا پھر یاروں کے ساتھ
تھا اتنے میں ایکدوسرکو دیکھکر ہنسنے لگے میں نے دیکھا تو ایک گورخر ہے میں نے اوسکی برچھے مارا اور اپنے یاروں سے مدد چاہی
اونہوں نے مدد نہ دی پھر ہم نے اوسکا گوشت کھایا اور ہم کو ڈر ہوا کہ ہم لوٹے نہ جاوین تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ڈھونڈھنا شروع کیا میں اپنے گھوڑے کا ایک قدم رکھتا تھا اور ایک قدم اوٹھاتا تھا یہانتک کہ ایک شخص قبیلہ غفار میں
سے رات کو مجھکو ملا میں نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا ہے وہ بولا میں نے آپکو چھوڑا جبکہ آپکا ارادہ سقیا
(ایک گاؤں کا نام ہے) میں ٹھہرنے اور سونے کا تھا میں آپکے جاکر ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکے اصحاب نے آپ کو سلام
عرض کیا ہے اور رحمت اللہ کی اور برکت اوسکی اور وہ ڈرتے ہیں کہ ہمیں لٹ نہ جاوین بغیر آپکے تو اونکا انتظار کیجئے پس آپنے انتظار
کی میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر مارا اور میری پاس اوسکا گوشت موجود ہے آپنے لوگوں سے فرمایا کہا وا اور وہ سب
احرام باندھے تھے حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ إِذَا نَحْنُ بِحِمَارِ وَحْشٍ عَقِيرٍ مَعْقُورٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ مِنْكُمْ أَحَدًا عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ عَنْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاهْلُوا بِعُمْرَةٍ
غَيْرِي فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَنَبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے اونہوں
نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تب سب لوگوں نے عمرکا احرام باندھا سوا میرے۔ ابوقتادہ نے کہا میں
نے ایک گورخر شکار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کھلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا

علیہ
اصحا
ارفع
یقطع

میری پس آنا گوشت اوسکا بچا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہا اوسکو حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھی **فَأَشَارَ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ** فقتلہ **قَالَ** مجھ محرم نے شکار کیطرف اشارہ کرے پھر غیر محرم اوسکو مارے تو کیا حکم ہے **عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ** حدیث **عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي سَيْرٍ لَهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ بِمُحْرِمٍ قَالَ فَرَأَيْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ وَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَاشْفَقُوا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا** ترجمہ عبید اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ ابو قتادہ سے سنا کہ لوگ سفر میں تھے بعضوں نے احرام باندھا تھا اور بعضوں نے نہیں باندھا تھا میں نے ایک گورخر دیکھا اور پر چڑھ کر اپنی ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن اونہوں نے انکار کیا تو میں نے ایک کا کوڑا لیا اور گورخر کے پیچھے لگا آخر اوسکو مارا اونہوں نے اوسکا گوشت کھایا پھر ڈرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا یا مدد کی اونہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو کھاؤ **عَنْ** یا **قَالَ** سمعت **رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَالَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادَ لَكُمْ** ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جب تم خود شکار نہ کرو نہ تمہارے لیے شکار کیا جاوے۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو ہے جو قوی نہیں ہے اگرچہ روایت کیا ہے اوس سے امام مالک نے **مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ** محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہے **وَقَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُورِ** اور کتے کاٹنے کی کا مارنا درست ہے **عَنِ** ابن عمر **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ** ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جنکے مار ڈالنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ایک کوا دوسری چیل تیسری بچھو اچوتھی چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا **وَقَتْلُ الْحَيَّةِ** سانپ کا مارنا درست ہے **عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ** ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے کی محرم مارڈالے سانپ اور چیل اور کوا چت کبرا اور کاٹنے والا کتا **وَقَتْلُ الْفَأْرَةِ** چوہے کا مارنا درست ہے **عَنِ** ابن عمر **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي قَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَابِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابِ وَالْحِدَأَةِ وَالْفَأْرَةِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ وَالْعَقْرَبِ** ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی پانچ جانوروں کو مارنیکی محرم کے لیے کوا اور چیل اور چوہا اور کاٹنے والا کتا اور بچھو **وَقَتْلُ الْوَزَغِ** گرگٹ کا مارنا درست ہے **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هَذَا فَقَالَتْ لِهَذَا الْوَزَغِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ إِلَّا يُطْفِئُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا هَذِهِ الدَّابَّةَ فَأَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَفِي عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ إِلَّا الطَّفِيَتَيْنِ وَلَا بُتْرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ**

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اسکے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی حضرت عائشہ نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولی بچہ گرگٹ مارنے کے لیے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب جانور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھاتے تھے مگر یہ جانور تو حکم کیا ہم کو اس کے مار ڈالنے کا اور منع کیا آپ نے سفید سانپ کے مارنے سے (اس لیے کہ اس میں زہر نہیں ہوتا) اور حکم کیا دو کھردرے اور دم کٹی ہوئے سانپ کو مارنے کا کیونکہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں **فقتل العقرب** بچھو کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لا جناح علی من قتلهن وهو حرام للحدأة والفأرة والكلب العقور والعقرب والغراب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں کہ مار ڈالنے میں گناہ نہیں احرام کی حالت میں چیل اور چوہا اور کتا کاٹنے والا اور بچھو اور کوا **فقتل الحدأة** چیل کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر قال قال رجل یا رسول اللہ ما نقتل من الدواب إذا أحرمنا قال خمس لا جناح علی من قتلهن الحدأة والفأرة والغراب والعقرب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کون سے جانوروں کو ماریں جب احرام باندھے ہوں آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں گناہ نہیں چیل اور کوے اور چوہے اور بچھو اور کٹنے کتے تین **فقتل الغراب** کوے کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما یقتل المحرم قال یقتل العقرب والفویسقة والحدأة والغراب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے جانوروں کو محرم مارے آپ نے فرمایا مارے بچھو اور چوہا اور چیل اور کوا اور کٹنا کتا **عن** ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب لا جناح فی قتلهن فی الحرام والاحرام الفارة والحدأة والغراب والعقرب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کے مارنے میں گناہ نہیں اگرچہ حرم میں مارے یا احرام کی حالت میں چوہا چیل کوا بچھو کاٹنے والا کتا **ولا یقتل المحرم** محرم جنگلی جانور کا مارنا محرم کو درست نہیں **عن** ابن أبی عمار قال سألت سائبا یزید عبد اللہ عن الضبع فأمرنی بأکلها قلت أصیدهی قال لکم قلت أسمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا ضبع (کفتار ہندی میں ہندیا) کو اور انہوں نے حکم دیا اسکی کھانے کا میں نے کہا کیا وہ شکار ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہا ہاں **الرخصة فی النکاح للمحرم** محرم کو نکاح کرنے کی اجازت **عن** ابن عباس قال تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے **عن** ابن عباس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح میمونة محرما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے **عن** ابن عباس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونة وهما محرمان ترجمہ ابن عباس سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور دونوں احرام باندھے تھے عن ابن عباس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ
سے اور آپ احرام باندھے تھے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ اوپر
گزرا النھی عن ذلک محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت عن عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا ینکح المحرم ولا یخطب ولا ینکح ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کرے
محرم نہ پیام بھیجے نکاح کا نہ نکاح کرے سر یکا عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان ینکح المحرم ولا
ینکح او یخطب ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن نبیہ بن وھب قال ارسل عمر بن عبید اللہ بن معمر الی ابان بن عثمان
یسالہ ایتکح المحرم فقال ابان ان عثمان بن عفان حدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینکح المحرم
ولا یخطب ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ نے ابان پاس بھیجا کسی کو دریافت کرنے کیلئے کہ محرم نکاح کرے
ابان نے کہا عثمان بن عفان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ پیام بھیجے نکاح کا احجام
للمحرم محرم کو پچھنی لگانا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور آپ احرام باندھے تھے عن عمرو بن دینار قال سمعت عطاء قال سمعت
ابن عباس یقول احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ثم قال بعد اخبرنی طاؤس عن ابن عباس احتجم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا احجامۃ المحرم من علۃ تکون بہ محرم کا کسی بیماری کی
وجہ سے پچھنی لگانا عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم من وجع کان بہ ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی احرام میں ایک درد کی وجہ سے احجامۃ المحرم علی ظھر القدم پاؤں پر پچھنی لگانا
عن ابن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم علی ظھر القدم من وجع کان بہ ترجمہ ابن سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی پاؤں پر ایک درد کی وجہ سے احجامۃ المحرم وسط راسہ محرم کو بیچ
چندیا پر پچھنی لگانا کیسا ہے عن عبد اللہ بن بحینۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وسط
راسہ وھو محرم بلحی جمل من طریق مکۃ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی
احرام میں لحی جمل ایک مقام کا نام ہے احرام میں مکہ کی راہ میں سر کے بیچ میں ف یہ بسبب ضرورت کے ہوگا اسلئے کہ سر پر پچھنی لگانے
میں بال نکلیں گے اور بال نکالنا احرام میں جائز نہیں ہے مگر جب ضرورت ہو تو نکالی اور فدیہ دی فی المحرم یؤذیہ القمل
فی راسہ محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو عن کعب بن عجرۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرما
فاذاہ القمل فی راسہ فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحلق راسہ وقال صم ثلاثۃ ایام او اطعم
ستۃ مساکین مدین مدین او انسک شاۃ ای ذلک فعلت اجزأ عنک ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے

آذی

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اون کے سر میں جوئیں پڑ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سر منڈانے کا اور فرمایا تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے فی مد دو مد ایک مد وسط کا یا سر احلق کا یا ایک بکری کاٹے جو اس میں سے کچھ نہ پائے گا فی ہوگا عن کعب بن عجرۃ قال حرمت وکانت قملۃ رأسی قبل الحج صلی اللہ علیہ وسلم فاتانی وانا اطبخ قدرا لاصحابی فسقط رأسی باصبعہ فقال انطلق فاحلق وتصدق علی ستۃ مساکین ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے میں احرام باندھا تو سر میں جوئیں پڑ گئیں بہت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ میرے پاس آئے میں اپنے ساتھیوں کی ہانڈی پکا رہا تھا آپ نے میرا سر اپنی انگلی سے چھوا پھر فرمایا جا اور منڈا سر کو اور صدقہ دے تین مسکینوں کو عن المحرم یغسل بالسدر اذا مات اگر محرم مر جاوے تو اوسکو بیری کے پانی سے غسل دینا عن ابن عباس ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصتہ ناقتہ وھو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تمسوہ طیبا ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اوسکی اونٹنی نے اوسکی گردن توڑ ڈالی اور وہ احرام باندھے تھا وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسی دو کپڑوں میں جو پہنے ہے اور مت خوشبو لگاؤ اوس کے اور مت ڈھانپو سر اوسکا اس لیے کہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھیگا فی محرم یکفن المحرم اذا مات محرم جب مر جاوے تو کتنی کپڑوں میں دفن کیا جاوے عن ابن عباس ان رجلا محرما صرع عن ناقتہ فاوقصتہ او قص ذکر انہ فمات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین قال وزادنی غیر شعبۃ فمات رجلا ولا تمسوہ طیبا فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم گرا اپنی اونٹنی پر سے اوسکی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو دو کپڑوں میں پھر اوسکے بعد کہا اوسکا بابر رہے اور مت خوشبو لگاؤ اوس کے اسلیے کہ وہ قیامت میں لبیک کہتا ہوا اٹھیگا راشد نے کہا روای ہے اس حدیث کا میں نے یہ حدیث ابو بشر سے دس برس کے بعد پھر پوچھی اونہوں نے اوسی طرح بیان کیا جیسے بیان کرتے تھے اتنا زیادہ کیا سر چھپاؤ اوسکا مت اور سر الذی یموت ان تخمر راسہ المحرم اذا مات محرم جب مر جاوے تو اوسکی خوشبو نہ لگانا عن ابن عباس قال بینا رجل واقف بعرفۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ وقع عن راحلتہ فاقصتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ عز وجل یبعثہ یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا اتنے میں اپنے اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی تب آپ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اوسی دو کپڑوں میں جو پہنے ہے دفن کرو اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈھانپو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز

اوسکو واجب ہوا وہ لبیک کہتا ہوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم کی اونٹنی نے گردن توڑ ڈالی وہ مر گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکی غسل دو اور کفن دو اور اوسکا سر مت ڈھانپو اور اوسکی خوشبو مت لگاؤ وہ لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا

النسائی عن ابن عباس ان رجلا کان حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقعصت بہ ناقتہ فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین ولا تخمروا رأسہ ولا تحنطوہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص حجر میں ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس کے اونٹ نے اوسے گرا دیا وہ مر گیا تب آپ نے فرمایا اوسکو غسل دو بیری کے اور کفن دو کپڑوں میں اور اوسکا سر مت ڈھانپو اور اوسکو خوشبو مت لگاؤ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

النسائی عن ابن عباس قال قصل رجل عن راحلتہ وہو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا رأسہ فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم نے اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو پانی اور بیری کے اور پہنا دو اوسکو دو کپڑے اور مت ڈھانپو سر اوس کا اسلیے کہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

النسائی عن ابن عباس قال قصل رجل عن راحلتہ وہو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا رأسہ فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہ اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس کو غسل دو پانی اور بیری کے اور پہنا دو اوسکو دو کپڑے اور مت ڈھانپو سر اوس کا اسلیے کہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

النسائی عن عکرمۃ ان عبد اللہ بن عبد اللہ وسالم بن عبد اللہ لحقاہ انہما کلما عبد اللہ بن عمر لما نزل الجیش ابن الزبیر قبل ان یقتل فقالا یقول لک ان کلمک العام انا نخاف ان یحال بیننا وبین البیت قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام کفار قریش دون البیت فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ وحلق رأسہ واشہدکم انی قد وجبت عمرۃ ان شاء اللہ ملکنی فان خلی بینی وبین البیت طفت وان حیل بینی وبین البیت فعلت ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ ثم سار ساعۃ ثم قال وایم اللہ ما اری شانہما الا واحدا اشہدکم انی قد اوجبت عمرۃ مع عمرتی فلما خلی سبیلہ سار حتی اذا کان بظہر البیضاء اہل بعمرۃ من اجل انہ لا یحل یوم النحر وہدی ترجمہ نافع سے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سالم بن عبد اللہ نے اون سے بیان کیا اون دونوں نے پیر کے روز عبد اللہ بن عمر سے گفتگو کی جب لشکر حجاج بن یوسف ظالم کا عبد اللہ بن الزبیر پر آیا (جو مکے کے حاکم تھے) اون کے مارے جانے سے پہلے تو دونوں نے کہا اگر اس سال

آپ حج نہ کیجئے تو کچھ نقصان نہیں کیونکہ ہم کو ڈر ہے بیت اللہ سے روک دیے جانیکا عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (حج کرنے کو) تو قریش کے کافروں نے آپ کو روکا بیت اللہ سے اپنی اپنی ہی کا تحر کیا اور سر منڈایا اور میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کر لیا اگر خدا چاہے میں چلتا ہوں اگر مجھ کو راستہ ملا بیت اللہ جانے کا تو طواف کرونگا اور جو روک ہوگی تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ویسا ہی کرونگا میں بھی آپ کے ساتھ تھا پھر تھوڑی دیر چلے بعد اوسکو فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا پھر آپ نے احرام نہیں کھولا یہانتک کہ دسویں تاریخ ہوئی اسروز احرام کھولا اور ہدی کو نحر کیا **عن** الحجاج بن عمرو الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من عرج او کسر فقد حل وعلیہ حجۃ اخری فسالت ابن عباس وابا ھریرۃ عن ذلک فقالا صدق ترجمہ حجاج بن عمرو انصاری سے روایت ہے اوہنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص لنگڑا ہو جاوے یا اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اوسکا احرام کھلجاویگا اب دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے پوچھا اوہنوں نے کہا ہے کہا حجاج نے **عن** الحجاج بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کسر او عرج فقد حل وعلیہ حجۃ اخری وسالت ابن عباس وابا ھریرۃ فقالا صدق وقال شعیب فی حدیثہ وعلیہ الحج من قابل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **دخول مکۃ** مکے میں داخل ہونیکا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزل بذی طوی حتی یبیت بہا حتی یصلی صلوۃ الصبح حین یقدم الی مکۃ ویصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی اکمۃ غلیظۃ لیس فی المسجد الذی بنی ثم ولکن اسفل من ذلک علی اکمۃ غلیظۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے کے قریب پہنچتے ذی طوی (ایک مقام کا نام ہے حرم کے حد کے اندر) میں رات کو ٹھہرتے پھر صبح کی نماز پڑھ کر مکے میں آتے اور آپ کی نماز کی جگہ وہ مسجد نہیں ہے جو اب بن گئی ہے وہاں بلکہ اوس سے نیچے ایک سخت ٹیلے پر **دخول مکۃ** لیلا رات کو مکہ میں داخل ہونا **عن** محمد بن عثمان العبدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلا من الجعرانۃ حین مشی معتمرا فاصبح بالجعرانۃ کبائت حتی اذا زالت الشمس خرج عن الجعرانۃ فی بطن سرف حتی جامع الطریق طریق المدینۃ من سرف ترجمہ محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے جعرانہ جو ایک مقام ہے عرفات کے پاس) میں سے عمرے کو (پھر مکے میں رات کو آئے اور عمرہ ادا کیا اور رات ہی کو چلے گئے) اور صبح کی جعرانہ میں جیسے رات کو وہیں سے جب دوپہر ڈھلی تو جعرانے سے نکلکر بطن سرف میں پہونچے اور وہاں مدینے کی راہ میں ملگئے **عن** عرش الکعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الجعرانۃ لیلا کانہ سبیکۃ فضۃ فاعتمر ثم اصبح بہا کبائت ترجمہ محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جعرانے میں سے نکلے جیسے کہ چاندی کی دو سیر (یعنی ایسا اپکا رنگ چمکتا تھا) اور عمرہ کیا پھر صبح کو وہیں آگئے جیسے رات کو وہیں رہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل مکۃ من کدی من کدا وکان ابن عمر یفعلہ **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا أَتَى الْحَجُوْنَ الثَّنِيَّةَ الَّتِيْ تُشْرِفُ عَلَى الْمَقْبُرَةِ تَرجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے کداء کی طرف سے یعنی جنت المعلیٰ کی طرف سے اور نکلے کداء کی طرف سے دخول مکہ
بالتوحید میں اختلاف ہے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ تَرجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور نشان آپکا سفید تھا دخول مکہ بغیر احرام کے میں بغیر احرام کے مکہ
جانا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَ اقْتُلُوْهُ تَرجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تھا (اس سے سلوم ہوا احرام
نہ تھا) لوگوں نے کہا ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو (اور قصہ اوسکا یہ ہے کہ مسلمان ہو کر پھر مرتد
ہو گیا تھا اور دو لونڈیاں گانے کی رکھ لیں اور اپنی خادم کو حق قتل کیا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ
عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ تَرجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپکے
سر پر خود تھا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ
إِحْرَامٍ تَرجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے بسبب فتح مکہ کے اور آپکے سر پر عمامہ تھا سیاہ بغیر
احرام کے الوقت الذی وافی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کب داخل ہوئے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوْا تَرجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ذیحجہ کی چوتھی
تاریخ صبح کے میں آئے اور وہ لبیک پکارتے تھے حج کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا (عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے
کا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الظُّهْرَ
بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ تَرجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیحجہ کے چار دن
گزر گئے تھے جب مکہ میں آئے اور فجر کی نماز بطحا میں پڑھی اور حج کا احرام باندھا تھا پھر فرمایا جسکا جی چاہے وہ حج کو عمرہ کر دیوے عَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ تَرجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چوتھی ذیحجہ کی صبح کو آئے انشاد الشعر فی الحرم والمشی بین یدی الامام حرم میں شعر پڑھنا
اور امام کے آگے چلنا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ
يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ ۔ خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ ✦ اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيْلِهِ ✦ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ
مَقِيْلِهِ ✦ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ ✦ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
فِي حَرَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُوْلُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ تَرجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے عمرۃ القضا کے سال میں (جو ۷ ہجری میں ہوا) اور عبداللہ بن رواحہ

آپ کے آگے جلتی تھی اور کہتے جاتے تھے یہ شعر (جنکی معنے یہ ہین) کافرون کے لڑکو سر کو راہ سے ہٹا دو تاکہ وہ تمھین نہ ماریں گے اوس کے حکم کو جس سے سر گردن سے جدا ہو دیگا جدا ہو دوست اپنے دوست کو بھولے سنداء حضرت عمرؓ نے کہا اسی لیے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم مین تم شعر پڑھتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو ابی عمر یہ شعر ہین کافرون کے دلون مین تیر مارنے سے زیادہ جلد اثر کرتی ہین **حرم مکہ** مکہ کے تعظیم کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح ھذا البلد حرمہ اللہ یوم خلق السموت والارض فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یلتقط لقطتہ الا من عرفھا ولا یختلی خلاہ قال العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ لقینھم ومعنا سا الا الاذخر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہ شہر وہ ہے جسکو اللہ نے حرام کیا جسدن آسمان اور زمین پیدا کیا تو یہ حرام ہے اللہ کے حرمت سے قیامت تک یہان کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہان کا شکار نہ بھگایا جاوی یہان کی پڑی ہوئی چیز نہ اوٹھائی جاوے مگر جو اپنی چیز پہچانے اور یہان کی گھاس نہ کاٹی جاوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے جو ایک خوشبودار گھاس ہے کام مین آتی ہے آپنے کچھ ایسا فرمایا جسکا مطلب یہی تھا یعنے اذخر کاٹنے کی اجازت دی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ھجرۃ ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا ان ھذا بلد حرمہ اللہ یوم خلق السموت والارض فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی وانما احل لی ساعۃ من نھار فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یحل لقطتہ الا لمنشد ولا یختلی خلاہ فقال العباس الا الاذخر فانہ لبیوتنا وقبورنا فقال الا الاذخر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہ شہر حرام ہے اللہ کے حرمت سے قیامت تک یہان کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہان کا شکار نہ بھگایا جاوی یہان کی پڑی ہوئی چیز نہ اوٹھائی جاوے مگر جو اپنی چیز پہچانے اور یہان کی گھاس نہ کاٹی جاوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے جو ایک خوشبودار گھاس ہے کام مین آتی ہے آپنے کچھ ایسا فرمایا جسکا مطلب یہی تھا یعنے اذخر کاٹنے کی اجازت دی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ھجرۃ ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا ان ھذا بلد حرمہ اللہ یوم خلق السموت والارض فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی وانما احل لی ساعۃ من نھار فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یحل لقطتہ الا لمنشد ولا یختلی خلاہ فقال العباس الا الاذخر فانہ لبیوتنا وقبورنا فقال الا الاذخر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہ شہر حرام ہے اللہ کے حرمت سے قیامت تک یہان کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہان کا شکار نہ بھگایا جاوی یہان کی پڑی ہوئی چیز نہ اوٹھائی جاوے مگر جو اپنی چیز پہچانے اور یہان کی گھاس نہ کاٹی جاوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے جو ایک خوشبودار گھاس ہے کام مین آتی ہے آپنے کچھ ایسا فرمایا جسکا مطلب یہی تھا یعنے اذخر کاٹنے کی اجازت دی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ لا ھجرۃ ولکن جھاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا ان ھذا بلد حرمہ اللہ یوم خلق السموت والارض فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ وانہ لم یحل القتال فیہ لاحد قبلی وانما احل لی ساعۃ من نھار فھو حرام بحرمۃ اللہ الی یوم القیامۃ لا یعضد شوکہ ولا ینفر صیدہ ولا یحل لقطتہ الا لمنشد ولا یختلی خلاہ فقال العباس الا الاذخر فانہ لبیوتنا وقبورنا فقال الا الاذخر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہ شہر حرام ہے اللہ کے حرمت سے قیامت تک یہان کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہان کا شکار نہ بھگایا جاوی یہان کی پڑی ہوئی چیز نہ اوٹھائی جاوے مگر جو اپنی چیز پہچانے اور یہان کی گھاس نہ کاٹی جاوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے جو ایک خوشبودار گھاس ہے کام مین آتی ہے آپنے کچھ ایسا فرمایا جسکا مطلب یہی تھا یعنے اذخر کاٹنے کی اجازت دی

اسد پر ورقیامت پر اوسکو دست نہیں سکے مین خون کرنا یا وان کی درخت کا ٹنا اگر کوئی کہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو یہان لڑنے کی اجازت ہوئی تھی تو تم کہو اسد نے اپنی رسول کو اجازت دی اور تم کو اجازت نہین دی اور جو ہی صرف دن مین ایک گھڑی کے لیے اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت ایسی ہوئی جیسی کل تھی یہ بات جو حاضر ہی وہ غایب کو پہونچا دیوے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بیت اسد سے لڑنے ایک لشکر آویگا پھر دو منزل جا دیکا بیدا مین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کبھی باز نہ آویگی لشکر اس گھر پر لڑنے سے یہانتک کہ ایک لشکر اون مین سے دھنس جاویگا

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

ترجمہ حفصہ رضہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر بھیجا جاویگا اس حرم کیطرف جب بیدا مین پہونچینگے تو لشکر کا پہلا اور پچھلا حصہ دھنس جاویگا اور بیچ کا حصہ بچیگا مین نے کہا یا رسول اللہ اس لشکر مین مسلمان بھی ہون گے آپنے فرمایا اون کے لیے قرین ہو جاوینگے اور کافرون کے لیے عذاب

عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ أَيْ خُسِفَ بِهِمْ وَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ

ترجمہ ام المومنین حفصہ رضہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر کا قصد کریگا ایک لشکر جب بیدا مین پہونچینگے تو بیچ کا حصہ دھنس جاویگا وہ پہلی دوسرے پچھلی کو پکارین گے دیکھی ہنس جاوین گے کوئی اون مین سے نہ بچیگا مگر ایک جو جا کر خبر لاویگا

ف ایک شخص نے اس حدیث کے راوی اُمیہ صفوان سے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم نے اپنے دادا پر جھوٹ نہین بولا اور اونہون نے حفصہ پر جھوٹ نہین بولا اور اونہون نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پر جھوٹ نہین بولا

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا پانچ موذی جانور قتل کیے جاوین حل اور حرم مین ایک کوا دوسری چیل تیسری کاٹنے والا کتا چوتھی بچھو پانچوین چوہا

عَنْ عَائِشَةَ الْحَيَّةُ فِي الْحَرَمِ

حرم مین سانپ کو مارنا

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ لَا يَنْفَعُ وَلِهِدَايَةٌ وَالْفَأْرَةُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بری جانور مارے جاوین حل اور حرم مین سانپ اور کاٹنے والا کتا اور کوا چت کیلا اور چیل اور چوہا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى حَتَّى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَجَعَلَتْ

حیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوھا فابتدرناھا فدخلت فی جحرھا ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفے کی رات کو جو عرفے کے روز سے پہلے ہوتی ہے ایک ہی ایکا سانپ کی
آہٹ معلوم ہوئی آپنے فرمایا مارڈالو اوسکو وہ سوراخ میں گھس گیا ہم نے لکڑی ڈالکر کچھ سوراخ کریا یا پھر لکڑیاں لیکر رسوراخ میں
بھریں) اوسمیں آگ لگادی آپنے فرمایا اللہ نے اوس کو تم سے بچایا اور تم کو اوس سے بچایا **قتل الوذغ** گرگٹ کا مارنا **عن**
ام شریک قالت امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الوذغ ترجمہ ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا گرگٹ کے مارنیکا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الوذغ الفویسق
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرگٹ بیحیا جانور ہے **قتل**
العقرب بچھو کا مارنا **عن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحل والحرم
الکلب العقور والغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بد جانور ہیں جو مارے جاویں حل اور حرم میں کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا **قتل**
الفارۃ فی الحرم چوہے کو حرم میں مارنا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب
کلھا فاسق یقتلن فی الحرم الغراب والحداۃ والکلب العقور والفارۃ والعقرب ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں سب کے سب بری ہیں جو حرم میں ماری جاویں حرم کا کوا اور چیل اور کاٹنے والا
کتا اور چوہا اور بچھو **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب
لا حرج علی من قتلھن العقرب والغراب والحداۃ والفارۃ والکلب العقور ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جنکو مارڈالنے میں کچھ حرج نہیں ایک بچھو دوسری کوا تیسری چیل چوتھے
چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا **قتل** الحداۃ فی الحرم چیل کو حرم میں مارنا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحداۃ والغراب والفارۃ والعقرب والکلب العقور ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **قتل**
الغراب فی الحرم کوے کو حرم میں مارنا **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس
فواسق یقتلن فی الحرم العقرب والفارۃ والغراب والکلب العقور والحداۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **النھی**
ان ینفر صید الحرم حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذہ
مکۃ حرمھا اللہ عز وجل یوم خلق السموات والارض لم تحل لاحد قبلی ولا لاحد بعدی وانما احلت لی
ساعۃ من نھار وھی ساعتی ھذہ حرام بحرام اللہ الی یوم القیامۃ لا یختلی خلاھا ولا یعضد شجرھا
ولا ینفر صیدھا ولا تحل لقطتھا الا لمنشد فقام العباس فقال الا الاذخر فانہ لبیوتنا
وقبورنا فقال الا الاذخر ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکہ حرام کیا اس کو اللہ جل جلالہ

نے جسکو ان پیدا کیا آسمان اور زمین کو نہیں جلال ہو کسی کے لیے مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد حلال ہوگا کسی کے لیے میرے لیے بھی ایک گھڑی کی حلال ہوا اسی گھڑی پھر حرام ہو اسد کی خدمت سے قیامت تک یہاں کی گھاس نہ کاٹا جاوے درخت نہ کاٹا جاوے شکار نہ پکڑا جاوے یہاں کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہیں مگر وہ کسکو ڈھونڈھنے والے کو یہ سنکر عباس کہتے ہیں اور وہ تجربہ کار آدمی تھے یہاں نے کہا مگر اذخر (اوسکی گھاس تو کی اجازت دیجئے) کیونکہ وہ ہماری گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر فتح مکہ کا ام حج میں ام کرا جانا **عن** ابن رواحۃ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ فی عمرۃ القضاء وابن رواحۃ بین یدیہ ینزل یقول خلوا بنی الکفار عن سبیلہ + الیوم نضربکم علی تنزیلہ + ضربا یزیل الھام عن مقیلہ + ویذھل الخلیل عن خلیلہ + قال عمر یا ابن رواحۃ فی حرم اللہ وبین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقول الشعر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خل عنہ فھو الذی نفسی بیدہ لکلامہ اشد علیھم من وقع النبل ترجمہ ابن رواحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے عمرۃ القضا میں اور عبداللہ بن رواحہ آپکے سامنے چلتے تھے یہ شعر پڑھتے ہوئے۔ کافروں کے لڑکو سر کو راہ سے ہم تمہیں ماریں گے اوسکے حکم سے۔ جس سے گردن سے ہوویگا جدا۔ دوست اپنے دوست کو بھولے سا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم میں تم شعر پڑھتے ہو آپنے فرمایا چھوڑ دو اوس کو اے عمر قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اسکا کلام تیر مارنے سے زیادہ کافروں پر سخت ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم مکۃ استقبلہ اغیلمۃ بنی ھاشم قال محمل واحدا بین یدیہ واخر خلفہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آئے تو بنی ہاشم کے بچے آپکے سامنے آئے آپنے ایک کو اپنی سامنے بٹھالیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے **رفع الیدین عند رؤیۃ البیت** کعبہ کو دیکھکر ہاتھ اوٹھانا **عن** للہ جابر لکی قال سئل جابر بن عبداللہ عن الرجل یری البیت ایرفع یدیہ قال ما کنت احسب احدا یفعل ھذا الا الیھود یجھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلو نکن نفعلہ ترجمہ مہاجر مکی سے روایت ہے جابر بن عبداللہ سے سوال ہوا ایک شخص کعبہ دیکھ کیا ہاتھ اوٹھاوے جابر نے کہا میں تو نہیں سمجھتا ایسا کوئی کرتا ہو سوا یہودیوں کے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا لیکن ہاتھ نہیں اوٹھاتے تھے **الدعاء عند رؤیۃ البیت** کعبہ کو دیکھتے وقت دعا کرنا **عن** عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن طارق بن علقمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاء مکانا فی دبر یعلی استقبل القبلۃ ودعا ترجمہ عبدالرحمان بن طارق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وادی یعلی کے مکان میں آتے (یعنی مکہ کے قریب جہاں سے بیت اللہ دکھائی دیتا ہے) تو قبلے کیطرف منہ کرتے اور دعا کرتے **فضل الصلوٰۃ فی المسجد الحرام** مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت **عن** عبداللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صلوٰۃ فی مسجدی افضل من الف صلوٰۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری مسجد (یعنی مدینے کی مسجد) میں نماز پڑھنا اور مسجدوں کے ہزار نماز کے برابر ہے سوا مسجد حرام کے **عن** میمونۃ زوج النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْكَعْبَةَ ترجمہ ام المومنین میمونہ رضہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اور مسجدوں کی ہزار نماز سے بہتر ہے مگر کعبہ کی مسجد دوسری نماز پڑھنا میری مسجد سے بہتر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْكَعْبَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا بنائے کعبہ کے بنانے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى تَرْكَ اسْتِلَامِهِ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری قوم نے جب کعبہ کو بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی پایوں سے کم بنایا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ان کے پایوں پر بنا دیجئے فرمایا میں بناتا اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا اب اگر بناؤں تو ڈر ہے فساد کا لوگ کہیں محمد نے کعبہ کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جاویں) عبداللہ بن عمر نے کہا اگر حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہی تو میں خیال کرتا ہوں اسی وجہ سے آنحضرت نہیں چھوتے ان دو رکنوں کو جو نزدیک ہیں حجر اسود کے (یعنی رکن شامی اور عراقی کو) اس لیے کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں پر نہ تھا رکن عراقی اور شامی کی طرف سے کیونکہ حطیم کعبہ میں داخل تھا حضرت ابراہیم کی بنا کیموافق اور اب خارج ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بَنَتِ الْبَيْتَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور بناتا ابراہیم علیہ السلام کے پائے پر اور میں اوس میں پیچھے ایک دروازہ رکھتا (سامنے کے دروازے کے مقابل اب ایک ہی دروازہ ہے دو دروازوں میں یہ تمام تھا کہ ایک دروازہ سے آوین اور دوسرے دروازہ سے نکلیں اور ہوا آتی اور نکلتی رہے) اسلیے کہ قریش نے جب کعبہ کو بنایا تو اوس میں کمی کی

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری یا تیری قوم کے جاہلیت کا زمانہ قریب ہوتا تو میں کعبہ کو گرا تا اور اوس میں دو دروازے کرتا پھر عبداللہ بن زبیر رضہ نے اپنی حکومت میں کعبہ کے دو دروازے کر دیے (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا تھا لیکن حجاج بن یوسف نے جب عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو کعبہ کو بھی تعصب سے اوسی طرح کر دیا جیسے جاہلیت میں تھا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا یا عائشۃ لولا ان قومک حدیث عھد بجاھلیۃ لامرت بالبیت فھدم فادخل
فیہ ما اخرج منہ والزقتہ بالارض وجعلت لہ بابین بابا شرقیا وبابا غربیا فبلغت بہ اساس ابراھیم علیہ السلام قال فذلک الذی حمل ابن الزبیر علی ھدمہ قال یزید وقد شھدت ابن الزبیر
حین ھدمہ وبناہ وادخل فیہ من الحجر وقد رایت اساس ابراھیم حجارۃ کاسنمۃ الابل متلاصقۃ ترجمہ ابو المومنین
عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا تو میں حکم
دیتا کعبہ کے گرانیکا پھر جو اسمیں سے نکالا گیا ہے اوسکو شریک کرتا اور زمین کے برابر اوسکو کر دیتا اور اوسکے دو دروازے رکھتا
ایک شرقی رویہ دوسرا غربی رویہ قریش اوس کے بنانے سے عاجز ہو گئی (اور نکو مال حلال نہ ملا) میں ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر تک
پہونچا دیتا راوی نے کہا اسی وجہ سے عبد اللہ بن زبیر نے کعبے کو گرایا یزید نے کہا میں اوسوقت موجود تھا جب عبد اللہ بن الزبیر
نے اوسکو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اوسمیں شریک کیا میں نے ابراہیم علیہ السلام کی بنا کی پتھر دیکھے اونٹوں کی کوہان کیطرح تھے
اور ملے ہوئے (یعنی بیچ میں کوئی جگہ خالی نہ تھی)
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو
السویقتین من الحبشۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب کریگا کعبہ کو دو چھوٹے
پنڈلیوں والا حبشی ف یعنی اخیر زمانے میں قیامت کے قریب مکہ تباہ ہو جاویگا اور کعبہ کو حبش کے کافر لوگ خراب کرینگے
دخول البیت کعبہ کے اندر جانا
عن عبد اللہ بن عمر انہ انتھی الی الکعبۃ وقد دخلھا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وبلال واسامۃ بن زید واجاف علیھم عثمان بن طلحۃ الباب فمکثوا فیھا ملیا ثم فتح الباب فخرج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکنت اول من ولج فلقیت بلالا فسالتہ ھل صلی فیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لھ ھھنا وشبیت ان اسالھم کم صلی بالبیت ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے وہ کعبہ کے پاس گئے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے اندر تشریف لیگئے تھے اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ نے دروازہ بند کر لیا تھا بڑی دیر تک
یہ لوگ اندر ہی رہے پھر دروازہ کھولا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور میں سیڑھی پر چڑھا اور بیت اللہ میں داخل ہوا میں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی لوگوں نے کہا یہاں لیکن میں بھول گیا پوچھنا کتنی رکعتیں پڑھیں
عن
ابن عمر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ومعہ الفضل بن عباس واسامۃ بن زید وعثمان
بن طلحۃ وبلال فاجافوا علیہ الباب ثم مکث فیہ ما شاء اللہ ثم خرج قال ابن عمر کان اول من لقیت بلالا
قلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین اسطوانتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپکے ساتھ فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اور بلال تھے انہوں نے دروازہ
بند کر لیا آپ اندر رہے جتنا اللہ کو منظور تھا پھر باہر نکلے سب سے پہلے مجھکو بلال ملے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
کہاں پڑھی انہوں نے کہا دو ستونوں کے بیچ میں
موضع الصلوۃ فی البیت بیت اللہ میں کونسی جگہ نماز پڑھنا
عن ابن عمر

قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَجَذَبَتْ شَيْبَةُ فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيْعًا فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے جب آپ نزدیک ہوئے نکلنے کے مجھے خیال آیا میں گیا اور جلدی گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اندر سے نکلتا ہوا میں نے بلال سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں درمیان دو ستونوں کے عن مجاہد یقول اتی ابن عمر فی منزلہ فقیل ھذا رسول اللہ قد دخل الکعبۃ فاقبلت فاجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج وجد بلالا علی الباب قائما فقلت یا بلال اصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ قال نعم قلت این قال ما بین ھاتین الاسطوانتین رکعتین رکعتین ثم خرج فصلی رکعتین فی وجہ الکعبتین ترجمہ مجاہد سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر اپنے مکان میں آئے لوگوں نے کہا دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے یہ کعبہ کے اندر میں آیا تو آپ کو نکلتے ہوئے پایا اور بلال دروازہ پر کھڑے تھے میں نے کہا اے بلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہاں انہوں نے کہا ان دو ستونوں کے بیچ میں دو رکعتیں باہر نکلکر کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں عن اسامۃ بن زید قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فسبح فی نواحیھا وکبر ولم یصل ثم خرج فصلی خلف المقام رکعتین ثم قال ھذہ القبلۃ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے اوس کے کونوں میں تسبیح کہی اور تکبیر اور نماز نہیں پڑھی پھر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا یہ قبلہ ہے **الحجر** حطیم کا بیان عن عائشۃ تقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان الناس حدثاء عھدھم بکفر ولیس عندی من النفقۃ ما یقوینی لکنت ادخلت فیہ من الحجر خمسۃ اذرع وجعلت لہ بابا یدخل منہ الناس وبابا یخرجون منہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کے کفر کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ زیادہ ہوتا اوس سے جو مجھکو قوت دے البتہ میں حطیم پانچ گز کعبہ کے اندر داخل کرتا اور ایک دروازہ اندر جانے کو لیتا اور ایک دروازہ نکلنے کے لیے بناتا عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ الا ادخل البیت قال ادخلی الحجر فانہ من البیت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیت اللہ میں داخل ہوں آپ نے فرمایا حطیم میں جا وہ بیت اللہ ہی میں ہے حطیم اوسجگہ کا نام ہے جو بیت اللہ کے مغربی جانب میزاب رحمت کی تلی واقع ہے وہاں ایک دیوار اٹھا دی ہے درحقیقت حطیم میں نماز پڑھنا گویا بیت اللہ میں پڑھنا ہے **الصلوٰۃ فی الحجر** حطیم میں نماز پڑھنا عن عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر فقال اذا اردت دخول البیت فصلی ھھنا فانما ھو قطعۃ من البیت ولکن قومک اقتصروا حین بنوہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں بیت اللہ کے اندر جانا پسند کرتی تھی اور وہاں نماز پڑھنا چاہتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ

پکڑا اور مجھ حطیم میں لیگئے فرمایا جب بیت اللہ کے اندر جانا چاہو تو یہاں کھڑی ہو کر نماز پڑھ لی یہ بھی ایک بیت اللہ کا ٹکڑا ہے لیکن تیری قوم نے بناتی وقت کمی کی (کہ اسکو بیت اللہ سے باہر چھوڑ دیا در نہ شریک کر لیتے کما تہا) **الذکبیر فی نواحی الکعبۃ** کعبہ کے کونوں میں تکبیر کہنا **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لم یصل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ ولکنہ کبر فی نواحیہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی اوسکے کونوں میں **الذکر والدعاء فی البیت** بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا **عن** اسامۃ بن زید انہ دخل ھو ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فامرہ بلالا فاغلق الباب والبیت اذ ذاک علی ستۃ اعمدۃ فمشی حتی اذا کان بین الاسطوانتین اللتین یلیان باب الکعبۃ جلس فحمد اللہ واثنی علیہ وسالہ واستغفر ثم قام حتی اتی ما استقبل من دبر الکعبۃ فوضع وجھہ وصدرہ علیہ فحمد اللہ واثنی علیہ وسالہ واستغفر ثم انصرف حتی اتی کل رکن من ارکان الکعبۃ فاستقبل بالتکبیر والتھلیل والتسبیح والثناء علی اللہ والمسئلۃ والاستغفار ثم خرج فصلی رکعتین مستقبل وجھہ الکعبۃ ثم انصرف فقال ھذہ القبلۃ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے وہ اور رسول اللہ صلعم خانہ کعبہ کے اندر گئے اپنے بلال کو حکم کیا انہوں نے دروازہ بند کر لیا اوسوقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے آپ چلیگئے جب ان دو ستونوں کے بیچ میں پہونچے جو دروازے کے نزدیک ہیں تو بیٹھے اور اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی اور اوس سے مانگا اور استغفار کیا پھر کھڑے ہوئے اور کعبہ کی پشت پر جو سامنے تھی منہ کیا اور سینہ اور اللہ کی حمد اور ثنا کی اور سوال اور استغفار کیا پھر کعبہ کے ایک کونے کیطرف گئے اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کہی اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار پھر نکلے اور دو رکعتیں پڑہیں کعبہ کیطرف منہ کر کے پھر فارغ ہو کر چلے اور فرمایا یہ قبلہ ہے **وضع الوجہ والصدر علی ما استقبل من دبر الکعبۃ** کعبہ کی پیٹھ پر منہ اور سینہ رکھنا **عن** اسامۃ بن زید قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فجلس وحمد اللہ واثنی علیہ وکبر وھلل ثم مال الی الرکن الذی بین یدیہ من البیت فوضع صدرہ علیہ وخدہ وبدیہ ثم کبر وھلل ودعا فعل ذلک بالارکان کلھا ثم خرج فاقبل علی القبلۃ وھو علی الباب فقال ھذہ القبلۃ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ کعبہ کے اندر گیا آپ بیٹھے اور اللہ کی حمد اور ثنا کی اور تکبیر اور تہلیل کے پھر جو بائیں طرف تھا کعبہ کی اوسطرف جھکے اور اپنا سینہ اور سر پر اور گال اور دونوں ہاتھ پھر اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ اور دعا کی چاروں کونوں میں ایسا ہی کیا پھر نکلے دروازے پر آکر کعبہ کیطرف منہ کیا اور فرمایا یہ قبلہ ہے یعنی نماز میں اسطرف منہ کرنا چاہیے **موضع الصلوۃ من الکعبۃ** کعبہ میں نماز کس جگہ پڑہی **عن** اسامۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من البیت صلی رکعتین قبل الکعبۃ ثم قال ھذہ القبلۃ ترجمہ اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے نکلے اور دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑہیں پھر فرمایا یہ قبلہ ہے **عن** اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل البیت فدعا فی نواحیہ کلھا ولم یصل حتی خرج منہ فلما خرج رکع رکعتین قبل الکعبۃ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم

علیہ وسلم کعبہ کے نزدیک آئے اور چاروں کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ باہر نکلے جب نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں حجر کے سامنے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَيُقِيْمُهٗ عِنْدَ الشِّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِيْ يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اُنْبِئْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰهُنَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَيُصَلِّيْ

ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے وہ ابن عباس کو کھینچ کر لاتے تھے جب بوڑھے ہو گئے تھے اور اون کی بینائی جاتی رہی تھی) اور ٹھہرا دیتے تھے تیسری کھڑکی پر جو حجر اسود کے پاس سے دروازہ کعبہ کے قریب ابن عباس نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز پڑھتے تھے وہ کہتے تھے ہاں پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے

ذِكْرُ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا تَرَكْتَ مِنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ

ترجمہ عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ شخص نے کہا اے ابو عبدالرحمن (کنیت ہے عبداللہ بن عمرؓ کی) میں دیکھتا ہوں تم نہیں چھوتے مگر ان دو رکنوں کو (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کو) اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے انکا چھونا مٹاتا ہے گناہ کو اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص سات بار طواف کرے گویا اوس نے ایک بردہ آزاد کیا

اَلْكَلَامُ فِي الطَّوَافِ

طواف میں باتیں کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُوْدُهٗ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَقُوْدَهٗ بِيَدِهٖ

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو کھینچ رہا ہے اوسکی ناک میں نکیل ڈالکر آپ نے اپنے ہاتھ سے نکیل کاٹ دی اور فرمایا اپنے ہاتھ سے کھینچ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُهٗ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهٗ فِيْ نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ اَنَّهٗ نَذَرَ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شخص کو دیکھا کھینچ رہا ہے ایک شخص کو کسی چیز سے اوس نے نذر کی تھی آپنے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا یہ نذر ہے (یعنی نذر اسطرح پوری ادا ہو جاویگی)

اِبَاحَةُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں باتیں کرنا درست ہے

عَنْ تَرْجُمَانٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْكَلَامِ

ترجمہ ایک شخص سے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے فرمایا طواف بیت اللہ کا نماز ہے (یعنے مثل نماز کی ہے) تو اوس میں باتیں کم کرو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَلُّوا الْكَلَامَ فِي الطَّوَافِ وَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِي الصَّلٰوةِ

ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کم باتیں کرو تم طواف میں تم نماز میں ہو (یعنے طواف بھی نماز ہے)

اِبَاحَةُ الطَّوَافِ فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ

ہر وقت طواف درست ہے

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ صَلَّى اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ

ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے

بیٹوں منع کرو کسی کو اس گھر کے طواف کرنے یا یہاں نماز پڑھنے سے جس وقت چاہو رات اور دن میں **کیف** طواف
الحائض بیمار کیونکر طواف کرے **عن** ام سلمۃ قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال
طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی جنب البیت وھو یقرأ
بالطور وکتاب مسطور ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار
ہوں آپ نے فرمایا طواف کر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر میں نے طواف کیا اور آپ بیت اللہ کے پاس پردہ رہے تھے سورہ والطور پڑھتے
تھے **طواف** الرجال مع النساء مردوں کا طواف کرنا عورتوں کے ساتھ **عن** ام سلمۃ قالت یا رسول اللہ
واللہ ما اطعت طوافک الخروج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فطوفی علی بعیرک من وراء
الناس ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا میں نے طواف نہیں کیا سخت
کا آپ نے فرمایا جب نماز ہونے لگے تو اپنی اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے **عن** ام سلمۃ انہا قدمت مکۃ
وھو مریضۃ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال طوفی من وراء المصلین وانت راکبۃ
فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عند الکعبۃ یقرأ والطور ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
بیمار تھیں اور وہ بیمار تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا نمازیوں کے پیچھے سے طواف کر لی سوار
ہو کر انہوں نے کہا میں نے سنا اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس طور پڑھ رہے تھے **الطواف بالبیت**
علی البعیر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا **عن** عائشۃ قالت طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
حول الکعبۃ علی بعیر یستلم الرکن بمحجنہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
طواف کیا کعبہ کے گرد اونٹ پر سوار ہو کر چومتے تھے آپ حجر اسود کو خمدار چھڑی سے **طواف** من اوجب الحج جو شخص تمتع حج کرے
اوس کا طواف **عن** عبد اللہ بن عمر وسألہ رجل اطوف بالبیت وقد احرمت بالحج قال وما منعک قال رأیت
عبد اللہ بن عباس ینھی عن ذلک وانت اعجب الیہ منہ قال ایسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرم بالحج
فطاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے پوچھا کیا میں بیت اللہ کا طواف کروں
میں صرف حج کا احرام باندھا ہے اونہوں نے کہا کیوں نہیں کرتا وہ بولا میں نے عبد اللہ بن عباس کو اس سے منع کرتے دیکھا ہے اور
تمہارا کہنا ہم کو اون سے زیادہ پسند ہے اونہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حج کا احرام باندھا طواف
کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ میں **طواف** من اھل بعمرۃ جو شخص عمرہ کا احرام باندھے اوس کا طواف **عن**
عمرو قال سمعت ابن عمر وسألناہ عن رجل قدم معتمرا فطاف بالبیت ولم یطف بین الصفا والمروۃ ایاتی
اھلہ قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف سبعا وصلی خلف المقام رکعتین وطاف بین
الصفا والمروۃ وقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ عمرو سے روایت ہے یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

صفا اور مروہ کے بیچ میں کیا وہ اپنی عورت سے جماع کرے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے تو سات پھیرے کیے بیت اللہ کے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ کے بیچ میں دوڑی اور تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا چاہیے پس جبتک سعی نہ کرے صفا اور مروے کی اپنی بے بے سے صحبت نہ کرے **حسن صحیح** یفعل من اھل بالحج والعمرۃ و لم یسق الھدی جو شخص قران کرے لیکن ہدی ساتھ نہ لاوے وہ کیا کرے **عن** انس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج و خرجنا معہ فلما بلغ ذا الحلیفۃ صلی الظھر فرکب راحلتہ فلما استوت بہ علی البیداء اھل بالحج والعمرۃ جمیعا فاھللنا معہ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وطفنا امر الناس ان یحلوا فھاب القوم فقال ثم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان معی الھدی لحللت کما تحلون فحل القوم حتی عادوا الی النساء و کما یحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لم یقصر الی یوم النحر ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہونچے تو آپ نے ظہر پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیداء میں پہونچے تو حج اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا آپ کے ساتھ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے اور ہم نے طواف کیا آپنے حکم کیا لوگوں کو احرام کھولڈالنے کا سب لوگ ڈرے آپنے فرمایا اگر میری ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھولڈالتا پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی عورتوں تک کے پاس گئے اور رسول اللہ صلعم نے احرام نہ کھولا ہاں کترے دسویں تاریخ مکہ آکر یعنی کے **طوف** القارن قران کرنیوالا کیسے طواف کرے **عن** نافع عن ابن عمر رضؓ انہ اھل بالحج والعمرۃ فطاف طوافا واحدا وقال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضؓ نے قران کیا حج اور عمرے میں تو ایک ہی طواف کیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **ف** یعنی قران میں ایک ہی طواف اور سعی کافی ہے حج اور عمرے دونوں کی لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے **عن** نافع قال خرج عبداللہ بن عمر فلما اتی ذا الحلیفۃ اھل بالعمرۃ فسار قلیلا ثم قال ما شانھما الا واحد اشھدکم انی قد اوجبت مع عمرتی حجا فسار حتی اتی قدیدا فاشتری منھا ھدیا ثم قدم مکۃ فطاف بالبیت سبعا و بین الصفا والمروۃ سبعا و لم یزد علی ذلک و قال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر مکہ جب ذوالحلیفہ میں آئے تو عمرے کا احرام باندھا تھوڑی دور چلے پھر لوگوں کو ڈر ہوا مکے سے روکے جانیکا (بوجہ فساد حجاج اور عبداللہ بن الزبیر کے) انہوں نے کہا اگر میں روکا جاؤں گا تو اسی طرح کرونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے پھر کہا کہ حج کی بھی وہی راہ ہے جو عمرے کی ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج واجب کر لیا اپنے عمرے کے ساتھ پھر چلے یہاں تک کہ قدید (ایک مقام کا نام ہے) میں آئے اور ہدی خریدی پھر مکہ میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور صفا مروہ دوڑے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا کرتے ہوئے **عن** جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف کیا۔

ذِكْرُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حجر اسود کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود (یعنی پتھر جو کعبہ کے مشرقی جانب میں نصب ہے) جنت کا پتھر ہے **اسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ** حجر اسود کا چومنا **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالتَّرْمَةَ وَقَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَ حَفِيًّا ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے بوسہ دیا حجر اسود کو اور چمٹ گئی اس سے اور فرمایا میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا **تَقْبِيلُ** الْحَجَرِ حجر اسود کو چومنا **عَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ ترجمہ عابس بن ربیعہ سے روایت ہے یعنی دیکھا حضرت عمرؓ نے کو حجر اسود پاس آئے اور کہا میں جانتا ہوں تو پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ بوسہ دیتی ہوئے میں بھی بوسہ دیتا پھر نزدیک ہوئے اوس سے اور چوما اوس کو **كَيْفَ يُقَبَّلُ** کس طرح بوسہ دیوی **عَنْ** حَنْظَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ طَاوُسًا يَأْتِي الرُّكْنَ فَإِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَإِنْ رَآهُ خَالِيًا قَبَّلَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے میں نے طاؤس کو دیکھا وہ حجر اسود کے سامنے سے جاتی اگر ہجوم ہوتا تو چلی جاتے اور جو ہجوم نہ ہوتا تو تین بار اوسکو بوسہ دیتی پھر کہتی میں نے ابن عباس کو ایسا ہی کرتی دیکھا ابن عباس نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر کہا تو پتھر ہی نہ فایدہ دیسکتا ہے نہ نقصان اور جو میں نے رسول اللہ صلعم کو نہ دیکھا ہوتا تجھکو چومتی ہوئے میں بھی نہ چومتا پھر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا ہی کرتی ہوئے **كَيْفَ** يَطُوفُ أَوَّلُ مَا يَقْدَمُ وَعَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَأْخُذُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ طواف کیونکر شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ دیکر کدھر چلے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو مسجد میں گئے اور حجر اسود کو چھوا پھر داہنی طرف چلی (باقی کعبہ کی طرف) تین پھیروں میں ذرا دوڑ کر چلی مونڈھی ہلاتے ہوئے (یعنی رمل کیا) پھر اپنی چال سے چلی چار پھیروں میں پھر مقام ابراہیم پاس آئے اور فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی) پھر دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم اپنے اور کعبہ کے بیچ میں تھا پھر خانہ کعبہ پاس آئے دو رکعتیں پڑھ کر اور حجر اسود کو چوما پھر صفا کیطرف نکلے **كَمْ يَسْعَى** کتنی پھیروں میں دوڑی **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

عن نافع کان یرمل الثلث ویمشی الاربع ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذالک ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پہلے تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی چال چلتے (یعنی رسمات پھیرا کرتے) اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلثۃ اطواف ویمشی اربعا ثم یصلی سجدتین ثم یطوف بین الصفا والمروۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے حج یا عمری میں آتے ہی تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر صفا مروہ دوڑتے **الحث** فی الثلثۃ من السبع پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا **عن** ابن عمر ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقدم مکۃ یستلم الرکن الاسود اول ما یطوف ویحب ثلثۃ اطواف من السبع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے طواف کے شروع میں پھر تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے **الرمل** فی الحج والعمرۃ حج اور عمری میں رمل کرنا **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان حین یقدم فی حج او عمرۃ ثلثا ویمشی اربعا قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ذالک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب حج یا عمری میں پہلا طواف کرتی تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے **الرمل** من الحجر الی الحجر حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک رمل کرنا **عن** جابر بن عبداللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر حتی انتھی الیہ ثلثۃ اطواف ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمل کرتے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں **العلۃ التی** من اجلھا سعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیوں کیا **عن** ابن عباس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ قال المشرکون وھنھم حمی یثرب ولقوا منھا شرا فاطلع اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ذالک فامر اصحابہ ان یرملوا وان یمشوا ما بین الرکنین وکان المشرکون من ناحیۃ الحجر فقالوا ھؤلاء اجلد من کذا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب مدینہ میں آئے تو مشرکوں نے کہا تو ان لوگوں کو بخار نے اور انہوں نے مدینہ جاکر بڑی خرابی اور تباہی پھیلا دی جب اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو یہ حال معلوم کرایا تو اپنے اصحاب کو رمل کرنیکا اور دو کونوں (یعنی رکن یمانی اور حجر اسود) کے بیچ میں اپنی چال چلنے کا حکم دیا اور مشرکوں کی طرف جو حطیم کی طرف تھے (اور وہاں سے مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں) دیکھتے تھے (یہ حکم دیا کہ تم اور زور سے چلو) وعن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال سال رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ لِلرَّجُلِ أَرَأَيْتَ إِنْ مُنِعْتُ عَلَيْهِ وَغُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعْ أَرَأَيْتَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ ترجمہ زبیر بن عربی سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا جو اسود کے چومنے کو اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے اور چومتے وہ بولا اگر میں مجبور کیا جاؤں اور میں مغلوب ہو جاؤں ابن عمر نے کہا اگر مگر وہیں یمن میں کہو رہ پوچھنے والا میں کا رہنے والا تھا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چومتے ہوئی اور چومتے ہوئے **اِسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ** رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیری میں چومنا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیری میں چومتے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چومتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **صَحَّ** الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا چھوتے ہوئی مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو **تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ** الآخرین اور دو رکنوں کا نہ چھونا **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مختصر ترجمہ عبید بن جریج نے کہا میں نے ابن عمر سے کہا تم نہیں چھوتی ہو مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں چھوتے تھے مگر ان کو (یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوتی تھے کعبے کے رکنوں (دیوار کے کناروں) سے کسی رکن کو مگر حجر اسود کو اور جو رکن اس کے پاس ہے جمحی لوگوں کے گھر کی طرف **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رُخَاءٍ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے ان دونوں رکنوں کا یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کا چومنا نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے ہوئے تو میں نے آسانی میں (یعنی ہجوم میں بھی سختی اور بہاکر چوما) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَهُمَا الْحَجَرَ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ ترجمہ ابن عمر نے کہا میں نے حجر اسود کا چومنا نہ چھوڑا آسانی اور سختی میں جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ادسی چومتے ہوئے **اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِخْجَنِ** لکڑی سے حجر اسود کو چھونا **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ ترجمہ عبداللہ بن رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر چومتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے (یعنی لکڑی پتھر سے

کرنیوالے جابر ہی ہیں عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ دوڑی پھر کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی پیروی کرنا چاہیئے اَلْقَوْلُ بَعْدَ قَوْلِهِ الطَّوَافُ طواف کا دوگانہ پڑھ کر کیا کہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اَوْ وَضَعَ صُوْرَتَهُ يُسْهِمُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَاَ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ فَذٰلِكَ ثَلٰثُ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهٗ وَحَمِدَهٗ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَفَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں اپنی چال چلے پھر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر اس آیت کو پڑھا۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى یعنے مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور بلند آواز سے پڑھا لوگوں کو سنایا پھر فارغ ہو کر حجر اسود کو چوما اور چلے کہتے ہوئے ہم شروع کرتے ہیں اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا (یعنے قرآن میں اللہ نے پہلی صفا کو بیان فرمایا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ تو ہم بھی صفا سے شروع کرتے ہیں (صفا پر آپ چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ دکھائی دیا تین بار فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر تہلیل و تکبیر کہی اور اللہ کی تعریف کی اور دعا مانگی جو اللہ نے تقدیر میں لکھی تھی پھر نیچے اترے یہانتک کہ آپ کے دونوں پاؤں جھک گئی نالے کی بیچ میں (وہ جو میلین کے پاس ہری نیچی جگہ ہے) دوڑے یہانتک کہ پاؤں بلندی پر چڑھی پھر اپنی چال سے چلے یہانتک کہ مروہ کے پاس آئے اور چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ دکھلائی دیا تین بار فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر اللہ کا ذکر کیا اور تسبیح کی اور تعریف کی اور دعا کی جو اللہ کو منظور تھی ہر بار ایسا ہی کیا یہانتک کہ فارغ ہوئی سعی سے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَاَيْدَاُ وَاَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات پھیرے کیے تین میں رمل کی اور چار میں اپنے

چال سے چلے پھر یہ آیت پڑھی - واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی بعد اوسکے دو رکعتیں پڑھیں اور مقام آپکے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود کو چوما اور نکلے یہ آیت پڑھتے ہوئے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ کے نشانیاں ہیں تو شروع کرتا ہوں اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا اَلْقِرَاءَةِ وَكَيْفِيَّةِ الطَّوَافِ طواف کی دو گانے میں کون سی سورتیں پڑھے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ - وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - ثُمَّ عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم میں پہونچے تو یہ آیت پڑھی - واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پھر دو رکعتیں پڑھیں اون میں الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا پھر حجر اسود پاس آئے اوسکو بوسہ دیا پھر صفا کیطرف نکلے اَلشُّرْبِ

مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ زمزم کا پانی پینا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا اَلشُّرْبِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ قَائِمًا زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپنے کھڑے ہو کر پیا ذِكْرِ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يُخْرَجُ مِنْهُ صفا کیطرف مسعی دروازے سے نکلنا جہاں سے حرم سے نکلتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يُخْرَجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُنَّةٌ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں آئے تو سات بار طواف کیا بیت اللہ کا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر صفا کیطرف نکلے اوس دروازے سے جہاں سے نکلا کرتے تھے اور دوڑے درمیان صفا اور مروہ کے عبداللہ بن عمر نے کہا یہ سنت ہے ذِكْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ صفا اور مروہ کا بیان عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُرْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ اِنَّمَا كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَفْنَا مَعَهٗ وَكَانَتْ سُنَّةً ترجمہ عروہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو اوسپر گناہ نہیں ہے انکو دونوں کے بیچ میں پھرنے کہا اب مجھپر واہ نہیں چاہوں نہ پھروں صفا اور مروہ میں (کیونکہ اللہ جل جلالہ نے صفا مروہ پھرنے کو واجب نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے ناگنا نہیں ہے)

ذا وقف علی الصفا کبر ثلثا ویقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ثم یصنع ذلک ثلث مرات ویدعو ویصنع علی المروۃ مثل ذلک ترجمہ جابر رضی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار یہ اور دعا مانگتے پھر مروی پر ایسا ہی کرتے **التہلیل علی الصفا** صفا پر لا الہ الا اللہ کہنا **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ ان اللہ سمع ابا سیھکرت انہ سمع جابرا عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الصفا بھلل اللہ عز وجل ویدعو بین ذلک ترجمہ امام جعفر صادق رح نے سنا اپنے والد امام محمد باقر رح سے انہوں نے جابر رض سے جو کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہے صفا پر لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں **الذکر والدعاء علی الصفا** صفا پہاڑ پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا **عن** جابر قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت سبعا رمل فیھا ثلثا ومشی اربعا ثم قام عند المقام فصلی رکعتین وھو بینہ وبین البیت وھو یقرأ ویتخذ من مقام ابراھیم مصلی ودفع صوتہ یسمع الناس ثم اقبل الی الرکن فاستلمہ ثم ذھب فقال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیھا حتی یرا البیت وقال ثلث مرات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر وکبر اللہ وحمدہ ثم دعا بما قدر لہ ثم نزل ماشیا حتی تصوبت قدماہ فی بطن الوادی سعی حتی صعدت قدماہ ثم مشی حتی اتی المروۃ فصعد فیھا ثم قعد علی راحلتہ البیت قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر قال فی ذلک ثلث مرات ثم ذکر اللہ وسبحہ ثم دعا علیھا بما شاء اللہ ان یدعو ھکذا حتی فرغ من الطواف ترجمہ اس حدیث کا بھی گزر چکا **باب القول بعد رکعتی الطواف** **الطواف بین الصفا والمروۃ** علی الراحلۃ اونٹ پر چڑھ کے صفا مروہ دوڑنا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی راحلتہ بالبیت وبین الصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسئلوہ ان الناس غشوہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر چڑھ کے سعی کی صفا مروہ میں اور طواف کیا بیت اللہ کا سوار ہو کر تاکہ لوگ اپکو دیکھیں اور آپ لوگوں پر اونچی رہیں اور لوگ آپ سے پوچھیں اسلیے کہ لوگوں نے آپ کو گھیر لیا تھا **المشی بینھما** صفا اور مروی کے بیچ میں چلنا **عن** کثیر بن جمھان قال رایت ابن عمر مشی بین الصفا والمروۃ فقال ان تحشر فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وان اسع فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی ترجمہ کثیر بن جمہان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا چلتے ہوئے (اپنی چال سے) صفا اور مروی کے بیچ میں انہوں نے کہا اگر میں چلوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے اور جو دوڑوں تو آپ بھی دوڑتے تھے **عن** سعید بن جبیر قال رایت ابن عمر وذکر حجۃ الوداع انہ قال فانا

شیخ کہتے ہیں ترجمہ اس روایت میں اس زیادہ ہے انہوں نے کہا میں بوڑھا ہوں (تو میرے لیے چلنا ہی بہتر ہے) **الرمل** بیہقی صفا اور مروہ کے بیچ میں رمل کرنا **عن** الزہری قال سألوا ابن عمر هل رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رمل بين الصفا والمروة فقال كان في جماعة من الناس قد رملوا فلا أراهم رملوا الا بمسيره ترجمہ زہری سے روایت ہے لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کیا تم نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں اونہوں نے کہا آپ لوگوں کے ساتھ تھے لوگوں نے رمل کیا تھا میں سمجھتا ہوں آپ کو دیکھکر کیا ہوگا **السعی** بین الصفا والمروة صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑنا **عن** ابن عباس قال انما سعى النبي صلى الله عليه وسلم بين الصفا والمروة ليري المشركين قوته ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے مشرکوں کو اپنا زور بتلانے کے لیے (کہ ہم ایسے چستے طاقت ور ہیں) **السعی** في بطن المسيل نالے کے اندر دوڑنا **عن** امرأة قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسعى في بطن المسيل ويقول لا ينقطع الوادي الا شد ترجمہ ایک عورت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نالے کے اندر دوڑتے ہوئے اور فرماتے تھے نالے کو دوڑ کر طے کرنا چاہیے (آپ نشان دوڑنے کا دے رہے ہیں دو بڑے پتھر لگے ہیں اون کے بیچ میں دوڑتے ہیں) **موضع** السعی من الوادی کس مقام پر سعی کرے اپنی چال سے **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا نزل من الصفا مشى حتى انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى يخرج منه ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا سے اترتے تو چلتے یہاں تک کہ پانوں آپکے جب نالے میں جھکتے دوڑتے اسی نالے تک **موضع** الرمل رمل کس جگہ کرے **عن** جابر قال لما انصبت قدما رسول الله صلى الله عليه وسلم في بطن الوادي رمل حتى خرج منه ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم نالے کے اندر جھکے تو آپ دوڑے اوس میں سے نکلنے تک **عن** جابر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل يمشي حتى اذا انصبت قدماه في الوادي رمل حتى اذا صعد مشى ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا سے اترے جب آپکے پانوں نالے میں جھکے تو دوڑے جب اوپر چڑھنے لگے تو پھر اپنی چال سے چلنے لگے **موضع** القيام على المروة مروہ پر کس مقام پر کھڑا ہو **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قضى طوافه بالبيت اتى الصفا فعلا عليها حتى نظر الى البيت فاستقبل القبلة فوحد الله وكبره وقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ثم قال مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الى المروة حتى اذا انصبت قدماه في بطن الوادي سعى حتى اذا صعدتا مشى حتى اتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا حتى اذا كان آخر طوافه على المروة قال انى لو استقبلت من امرى ما استدبرت لم اسق الهدى وجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدى فليحل وليجعلها عمرة ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر آئے اور دس پڑھ چکے یہاں تک کہ بیت اللہ دکھلائی دینے لگا پھر فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار پھر اللہ کا ذکر کیا اوس کی تسبیح اور تحمید کی (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہا) پھر دعا کی جو اللہ نے چاہا ہر بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ سعی سے فارغ ہوئے **الرمل بين العلمين** دونوں نشانوں کے بیچ میں رمل کرنا **عن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب الى الصفا

شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰى حَتّٰى إِذَا
صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى يَقْضِيَ طَوَافَهُ ترجمہ جابر رضہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر گئے اوپر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کھلائی دیا پھر اللہ کی توحید بیان کی اور تکبیر کہی اور فرمایا
لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر پھر چلے جب نالے میں آپکے پانوں جھکے تو دوڑے
جب پانوں اوپر چڑھی تو اپنی چال سے چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آئے وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ اپنے طواف
سے فارغ ہوئے ک ثم طواف القارن والمتمتع بین الصفا والمروۃ قران اور تمتع میں کتنی بار سعی کرے عن
جابر یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا ترجمہ جابر رضہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ میں سعی نہیں کی مگر ایک بار ف جیسے طواف بیت اللہ
کا قران میں ایک ہی کافی ہے ویسے ہی سعی بھی مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قران والی کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے۔
ایقصر المتمتع عمرہ کرنیوالا بال کہاں کتروائے عن معاویۃ انہ قصر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص
فرأیتہ علی المروۃ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے تیر کے پیکان سے مروی
ہے جب آپ عمرہ کر چکے عن معاویۃ قال قصرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المروۃ بمشقص اعرابی ترجمہ
معاویہ رضہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے ایک اعرابی کے تیر سے کیف یقصر کس طرح بال
کترے عن معاویۃ قال اخذت من اطراف شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص کان معی بعد ما
طاف بالبیت وبالصفا والمروۃ فی ایام العشر قال قیس والناس ینکرون ہذا علی معاویۃ ترجمہ معاویہ رضہ سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کناروں سے لیے ایک تیر سے جو میرے ساتھ تھا جب آپ طواف اور سعی
کر چکے حج کے دس دنوں میں قیس نے کہا لوگ انکار کرتے تھے معاویہ پر اس حدیث کی روایت میں ف کیونکہ وہ حج کے دنوں
میں عمرہ کرنا برا جانتی تھے) مایفعل من اہل بالحج واہدی جو شخص حج کا احرام باندھے اور ہدی ساتھ لیجائے وہ کیا
کرے عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانری الا الحج قالت فلما ان طاف بالبیت
وبین الصفا والمروۃ قال من کان معہ ہدی فلیقم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ہدی فلیحلل ترجمہ ام
المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کی نیت سے جب آپنے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی
کی تو فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے مایفعل من اہل
بالعمرۃ واہدی جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فمنا من اہل بالحج ومنا من اہل بعمرۃ واہدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَقْرُنْ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدَى فَلَا يَحِلُّ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں بعضوں نے ہم میں سے حج کا احرام باندھا اور بعضوں نے عمرہ کا اور ہدی ساتھ لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لایا وہ تو احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے اور جس نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے عائشہ رضہ نے کہا میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْلِيْنَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَيُقِمْ عَلَى اِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَاَقَامَ عَلَى اِحْرَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ هَدْيٌ فَاَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَقَعَدْتُ مِنْ جَنْبِهِ ثُمَّ جَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اِسْتَاْخِرِي عَنِّي فَقُلْتُ اَتَخْشَى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے حج کا لبیک پکارتے ہوئے جب نزدیک پہونچے مکہ کے تو آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ احرام باندھے رہے۔ اسماء نے کہا زبیر (میری خاوند) کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھے رہے اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی تو میں نے احرام کھول ڈالا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر زبیر کے پاس بیٹھی انہوں نے کہا مجھ سے الگ ہو میں نے کہا تم ایسے ہو کہ میں تم پر کود پڑوں گی **ف** اور تمہارا احرام خراب کر دوں گی یہ خیال نہ کرو **اَلْخُطْبَةُ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ** آٹھویں تاریخ سے پہلی (ساتویں تاریخ خطبہ پڑھنا) **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَتِهِ بِالْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرُّغَاءَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيرِ فَقَالَ هٰذِهِ رُغَاءُ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْكَعُوا لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى مَعَهُ فَاِذَا عَنْ فِيهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَمِيرُ اَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ اَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ اَقْرَاهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَرَاَهَا مَعَنَا بِمَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ اَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ حَنَسَ حَنِيسَةً حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ اَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَاَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ اِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلِ قَامَ اَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جعرانہ کے عمرہ سے لوٹے تو ابوبکر کو لوگوں کا

سوار کر کے جہاں پر مقرر کیا ہم لوگ اون کے ساتھ آئے جب ہم ذوالحلیفہ (ایک مقام کا نام ہے) میں پہونچے تو صبح کی اذان ہوئی
پھر ابوبکر کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر کہنے کو اتنے میں اونٹ کی آواز سنی اونہوں نے توقف کیا اور کہا یہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے جسکا نام جدعا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا معلوم ہوا ہوگا جو ہمیں آنا تو
شاید آپ ہی ہوں ہم آپکے ساتھ نماز پڑھیں گے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ اوس اونٹنی پر نمودار ہوئے ابوبکر صدیق نے کہا تم کیسے
ہو کے آئے ہو یا کچھ پیغام لیکر اونہوں نے کہا پیغام لیکر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے سورہ برات سنانے
کو حج کے جاتے میں ف اگرچہ پہلے آپنے سورہ برات سنانا بھی ابوبکر صدیق کے ہیرد کیا تھا لیکن بعد کو خیال آیا کہ
عہد توڑنے کے لئے کوئی شخص عزیز چاہیے کیونکہ عرب ایسی امور میں اقارب ہی کی بات قبول کرتے ہیں اس لیے پیچھے سے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا ف پھر ہم مکے میں آئے یوم الترویہ سے ایکدن پہلے (یعنی ساتویں تاریخ) تو ابوبکر کھڑے ہوئے اور
خطبہ سنایا لوگونکو حج کے ارکان بیان کئے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگون کو سورہ برات
سنانی شروع کی یہانتک کہ ختم کیا اوس کو پھر ہم ابوبکر صدیق کے ساتھ نکلے جب عرفہ کا دن ہوا (نویں تاریخ) تو ابوبکر کھڑے
ہوئے اور خطبہ سنایا لوگونکو اور بیان کیے حج کے طریقے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور سورہ برات سنانی
یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب یوم النحر ہوا (دسویں تاریخ) تو ہم لوٹے سنا کو (عرفات سے) جب ابوبکر لوٹ کر آئے تو اونہوں نے
خطبہ سنایا لوگونکو اور اونٹ کے اور قربانی کرنے کے احکام بتلائے اور ارکان پھر جب فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور
سورہ برات سنانی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب پہلا دن کوچ کا ہوا (یعنی بارہویں تاریخ) تو ابوبکر کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا
اور بیان کیا کہ کوچ کرنا چاہیے اور کسطرح کنکریان مارنا چاہیے پھر سب ارکان سکھلائے جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ
کھڑے ہوئے اور سورہ برات لوگونکو سنانی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو اَلْمُتْعَةُ مَتَى هِيَ بالحج تمتع کرنیوالا حج کا احرام
کب باندھے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يُحِلَّ وَيَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ
وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ
وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ
الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ
الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَوَجَدَ
الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ
وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ
تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي
سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي
النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا
تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ
مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ
وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ
فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى
الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى الْمَدَافِعِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ
قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ
بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا
الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ
رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ
قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّتْ ظُعُنٌ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ
وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتَّى أَتَى
مُحَسِّرًا فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ أَخَذَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ
حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا كَحَصَى الْخَذْفِ فَرَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى
عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ
رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ
فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

ہے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے (مکے کو) جب ذیحجہ کے چار دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور حج کو عمرہ کر دو یہ سنکر بعضے لوگ تنگ ہوئے دل میں کہ ہم پر شاق گزرا جب یہ خبر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اے لوگو احرام کھول ڈالو اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی (احرام کھول ڈالتا اور جیسا تم نے
کیا کرتا پھر ہم نے احرام کھول ڈالا یہانتک کہ جماع کیا اپنی عورتون سے اور جو کام بغیر احرام والا کرتا ہے وہ کیا جب یوم الترویہ
(آٹھویں تاریخ) ہوا تو مکے سے نکلکر ہم نے لبیک پکاری حج کی صَلَّى ذِكْرُ مَنْ صَلَّى مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو

الانصاری عن ابیہ قال عدل الی عبد اللہ بن عمر وانا نازل بضجنان بمرتین بمکۃ فقال ما انزلک ھذہ الشجرۃ فقلت انزلنی ظلھا فقال عن ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت بین الاخشبین من منی ونفخ بیدہ نحو المشرق فان ھناک وادیا یقال لہ السرر بہ وفی حدیث الحارث یقال لہ السرر بہ سرحۃ سرحتھا سبعون نبیا ترجمہ محمد بن عمرو انصاری سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے میں طرف مڑی عبد اللہ بن عمر اور میں ایک درخت کی تلے اور تراتھا مکہ کے راہ میں انہوں نے کہا تم اس درخت کی تلے کیوں تھہرے ہو میں نے کہا سایہ کے لیے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دو پہاڑوں کی بیچ میں ہو منا کے اور اشارہ کیا مشرق کیطرف تو وہاں ایک وادی (راہ دو پہاڑوں کی بیچ میں) ہے جس کو سربہ یا سرر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے اوس کے تلے ستر پیغمبر دن کی اتول کاٹی گئی ہے عن عبد الرحمن بن معاذ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی فنضر اللہ امرأ سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ فرب حامل فقہ لیس بفقیہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ ثلاث لا یغل علیھن قلب امرئ مسلم اخلاص العمل للہ ومناصحۃ ولاۃ الامر واللزوم لجماعتھم فان دعوتھم تحیط من ورائھم المھاجرون منازلنا فطفق النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلمھم مناسکھم حتی بلغ الجمار فقال بحصی الخذف ولم المھاجرین ان ینزلوا فی مقدم المسجد وعرصۃ الانصار ان ینزلوا فی مؤخر المسجد ترجمہ عبد الرحمن بن معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا منا میں تو ہمنے ہماری کان کھولدیں جو آپ فرماتے تھے وہ ہم سنتے ہیں اپنے اپنے ٹھکانوں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا انکو بتلانا جو کہ طریقہ یہانتک کہ جمرات کی باتیں پہونچیں تو پہونچی چودی کنکریاں مارنی انگلیوں سے اور حکم کیا مہاجرین کو مسجد میں آگے اترنیکا اور انصار کو پیچھے اترنے کا این صلی الامام الظھر یوم الترویۃ آٹھویں تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہاں پڑھے عن عبد العزیز بن رفیع قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء حفظتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظھر یوم الترویۃ قال بمنی قلت این صلی العصر من النفر قال بالابطح ترجمہ عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے میں انس بن مالک سے پوچھا تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم کو یاد ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنے ظہر کہاں پڑھی آٹھویں تاریخ او نہوں نے کہا منا میں میں نے کہا کوچ کے دن عصر کہاں پڑھی او نہوں نے کہا ابطح میں (یعنے محصب میں جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر) التلبیۃ من منی الی عرفات کہنا حج عرفات کو جاتا عن ابن عمر قال غدونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفۃ منا الملبی ومنا المکبر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلی منا سے عرفے کو کوئی ہم میں سے تکبیر کہتا اور کوئی لبیک کہتا عن ابن عمر قال غدونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا التکبیر فی المسیر الی عرفۃ عرفات کو جاتی ہوئی تکبیر کہنا عن محمد بن ابی بکر الثقفی قال قلت لانس وعن غادیان من منی الی عرفات ما کنتم تصنعون فی التلبیۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الیوم قال کان الملبی یلبی فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر

فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا اور ہم دونون چلے آتے تھے عرفات کو منا سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج کے دن لبیک مین کیا کرتے تھے انہون نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا نہ جانتا اور جو تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے (کیونکہ مقصود اللہ کا ذکر ہی) اَلتَّلْبِيَةُ تُرْفَعُ عرفات کو جاتی ہوئی لبیک کہنا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ رَأَيْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى صَاحِبِهِ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا نویں ذی الحجہ کو تم لبیک مین کیا کہتے ہو آج کے روز انہون نے کہا مین آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کے ساتھ چلا ہون کوئی ان مین سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونون مین کوئی دوسری پر اعتراض نہ کرتا اُذْكُرُوا فِي يَوْمِ عَرَفَةَ عرفے کے دن کی فضیلت عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ يَوْمَ كَذَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيدًا - اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ - قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي أُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَهُمَا وَاللَّهِ بِعَرَفَاتٍ وَهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہی ایک یہودی نے حضرت عمر سے کہا اگر ہمارے اوپر یہ آیت اترتی - اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ - یعنی آج مین نے تمہارا دین پورا کیا تو ہم اوسدن کو عید کرلیتے (خوشی سی) حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون جسدن یہ آیت اتری اور جس رات اتری وہ جمعے کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات مین عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن اتنے غلام اور لونڈی اللہ آزاد نہین کرتا جہنم سے جتنے عرفے کے دن (یعنی نویں تاریخ ذیحجہ کی) آزاد کرتا ہے مقرر حق تعالے اوسدن نزدیک ہوتا ہے اپنے بندون سے پھر فخر کرتا ہے اپنے بندون سے فرشتون پر اور فرماتا ہے (رعایت سی) یہ لوگ کیا چاہتے ہین (مین نے انکو بخشدیا مراد وہ بندے ہین جو حج کو جاتے ہین اور عرفات مین جمع ہوتے ہین اَلنَّهْيُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ عرفے کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ترجمہ عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عرفے کا دن اور بقر عید کا دن اور ایام تشریق (یعنی ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کے) یہ ہماری مسلمانون کے عید کے دن ہین اور یہ دن کہانے پینے کے ہین (لیکن عرفے کے دن روزہ رکھنا حرام نہین ہی اور باقی دونون مین حرام ہی اور بعضون کے نزدیک حاجی کو عرفے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہی تاکہ ارکان حج مین خلل نہ پڑے اور جو حاجی نہ ہو اوس کو درست ہی) اَلرَّوَاحُ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفے کے دن جلدی عرفات پر پہنچنا عن سالم بن عبد اللہ قال کتب عبد الملک بن مروان الی الحجاج بن یوسف یامرہ ان لا یخالف ابن عمر فی الحج فلما کان یوم عرفۃ جاءہ ابن عمر حین زالت الشمس وانا معہ فصاح عند سرادقہ این ھذا فخرج الیہ احتجاج وعلیہ ملحفۃ معصفرۃ فقال کیف انت یا مالک یا ابا عبد الرحمن قال الرواح ان کنت تریدالسنۃ قال لہ ھذہ الساعۃ قال لہ نعم قال فانظر علی ثم اخرج الیک فانتظرہ حتی خرج فسار بینی وبین ابی فقلت ان کنت تریدان تصیب السنۃ فقصر الخطبۃ وعجل الوقوف فجعل ینظر الی ابن عمر کیما یسمع ذلک منہ فلما رای ذلک ابن عمر قال صدق ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے (جو خصفا ہی بنی امیہ میں سے تھا) حجاج بن یوسف کو لکھا (جو حاکم مکہ کا عبد الملک کیطرف سے) کہ مخالفت نکرے عبد اللہ بن عمر رضی کی حج کے کاموں میں جب عرفے کا دن ہوا تو عبد اللہ بن عمر دوپہر ڈھلتی ہی اوس کے پاس آئے میں بھی ان کے ساتھ تھا اور اوسکی پردے کے پاس آکر پکارا کہاں ہے یہ حجاج نکلا ایک کسم کے رنگ کا تہبند باندھے ہوئے اور کہنے لگا کیا کہتے ہو اے ابا عبد الرحمن اونہوں نے کہا چلو اگر سنت کی پیروی چاہتے ہو حجاج نے کہا ابھی ہی اونہوں نے کہا ہاں کہا پانی ڈال لوں اپنے اوپر پھر نکلتا ہوں عبد اللہ بن عمر اوسکا انتظار کرتے رہے یہانتک کہ نکلا اور میری اور باپ کے بیچ میں چلا میں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہی تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور عرفات میں جلدی کر ٹھہرنے کے لیی وہ ابن عمر کیطرف دیکھنے لگا اون سے سننے کی لیی اونہوں نے کہا سچ کہتا ہی **التلبیۃ بعرفۃ** عرفات میں لبیک کہنا عن سعید بن جبیر قال کنت مع ابن عباس بعرفات فقال مالی لا اسمع الناس یلبون قلت یخافون من معاویۃ فخرج ابن عباس من فسطاطہ فقال لبیک اللھم لبیک لبیک فانھم قد ترکوا السنۃ من بغض علی ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس کے ساتھ تھا عرفات میں اونہوں نے کہا کیا سبب ہے جو لبیک کی آواز نہیں آتی میں نے کہا لوگ معاویہ سے ڈرتی ہیں (اونہوں نے لبیک کہنے سے منع کیا ہی) یہ سنکر عبد اللہ بن عباس اپنے ڈیرے سے نکلے اور کہا لبیک اللھم لبیک لبیک لوگوں نے سنت کو چھوڑ دیا حضرت علی کی عداوت میں (اور معاویہ کی محبت میں) **الخطبۃ بعرفۃ قبل الصلوٰۃ** عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا عن سلمۃ بن نبیط عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی جمل احمر بعرفۃ قبل الصلوٰۃ ترجمہ سلمہ بن نبیط سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک لال اونٹ پر نماز سے پہلے **الخطبۃ یوم عرفۃ علی الناقۃ** عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا عن سلمۃ بن نبیط عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم عرفۃ علی جمل احمر ترجمہ اوپر گزر چکا **قصر الخطبۃ بعرفۃ** عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر جاء الی الحجاج بن یوسف یوم عرفۃ حین زالت الشمس وانا معہ فقال

الرواح ان کنت تریدالسنة فقال ھذہ الساعة قال نعم قال سالم فقلت للحجاج ان کنت تریدان تصیب الیوم السنة فاقصر الخطبة وعجل الصلوٰة فقال عبداللہ بن عمر صدق ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہی عبداللہ بن عمر حجاج بن یوسف کے پاس آئے اور کہا چل اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے اوس نے کہا ابھی عبداللہ بن عمر نے کہا ہان سالم نے کہا ہین حجاج سے بولا اگر تو آجکے دن سنت پر چلنا چاہتا ہی تو خطبہ مختصر پڑہ اور نماز جلدی پڑہ عبداللہ بن عمر نے کہا سچ کہتا ہے **باب** الجمع بین الظہر والعصر بعرفة عرفات مین ظہر اور عصر ملا کر پڑہنا عن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصلوٰة لوقتھا الا بجمع وعرفات ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اپنے وقت پر پڑہتے مگر مزدلفہ اور عرفات مین (عرفات مین ظہر اور عصر دونون ظہر کیوقت پڑہ لیتے اور مزدلفہ مین مغرب اور عشا دونون عشا کیوقت پڑہتی **باب** رفع الیدین فی الدعاء بعرفة عرفات مین ہاتھ اوٹھاکر دعا مانگنا عن اسامة بن زید کنت ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فرفع یدیہ یدعو فمالت بہ ناقتہ فسقط خطامھا فتناول الخطام باحدی یدیہ وھو رافع یدہ الاخری ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا عرفات مین اپنے دونون ہاتھ اوٹھاے دعا مانگنے کو اتنے مین اونٹنی مڑے تو اوسکی نکیل چوٹ پڑی اپنے ایک ہاتھ سے نکیل تہامی اور ایک ہاتھ اوٹھاے رہی عن عائشة قالت کانت قریش تقف بالمزدلفة ویسمون الحمس وسائر العرب تقف بعرفة فامر اللہ تبارک وتعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقف بعرفة ثم یدفع منھا فانزل اللہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی قریش کے لوگ مزدلفہ مین ٹہرتے اور باقی عرب کے لوگ عرفات مین ٹہرتے اور قریش کو حمس کہتے کیونکہ حمس اُس کی جمع ہی اور احمس قریشی کو کہتے ہین اسلیے کہ وہ اپنے دین مین سخت ہوتا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا عرفات مین ٹہرنیکا پھر عرفات سے لوٹنے کا اور فرمایا لوٹو جہان سے لوگ لوٹتے ہین لوگ عن جبیر بن مطعم قال ضللت بعیرلی فذھبت اطلبہ یوم عرفة فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقفا فقلت ما شان ھذا انہ لمن الحمس ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی میرا ایک اونٹ کہو گیا مین اوسکو ڈہونڈہنے چلا گیا عرفات پر عرفے کے دن مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا وہان ٹہرے ہوے مینے کہا ان کو یہ کیا ہوا یہ تو حمس مین سے ہین (یعنی قریش کے لوگون مین سے انکو تو مزدلفہ مین ٹہرنا تہا جو حرم کے اندر ہی نہ عرفات مین قریش کہتے ہم اللہ کے لوگ ہین تو اللہ کے حرم سے باہر نہ ٹہرینگے) عن یزید بن شیبان قال کنا وقوفا بعرفة مکانا بعیدا من الموقف فاتانا ابن مربع الانصاری فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکم یقول کونوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراھیم علیہ السلام ترجمہ یزید بن شیبان سے روایت ہی ہم عرفات مین ٹہرنے کی جگہ سے دور تہے انہ مین ابن مربع ہماری پاس آیا اور کہنے لگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہیجا ہوا ہون آپ فرماتے ہین

اپنی اپنی ٹہکانوں پر (جو اگلے زمانے سے مقرر ہیں) رہو اس لیے کہ تم وارث ہو اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے **عن** جعفر بن محمد حدثني ابي قال اتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال عرفة كلها موقف **ترجمہ** امام جعفر صادق سے روایت ہے میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے میں جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے **فرض** الوقوف بعرفة عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے **عن** عبد الرحمن بن يعمر قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتاه ناس فسألوه عن الحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج عرفة من ادرك ليلة عرفة قبل طلوع الفجر من ليلة جمع فقد ادرك الحج **ترجمہ** عبد الرحمن بن یعمر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور حج کو پوچھنے لگے آپ نے فرمایا حج عرفات میں ٹھہرنا ہے جس شخص نے عرفے کی رات پائی مزدلفہ کی رات کی صبح ہونے سے پہلے (یعنی دسویں تاریخ کی صبح سے پہلے) اوسکا حج پورا ہو گیا (اگرچہ ایکساعت ہی اوسوقت کے اندر عرفات میں ٹھہرا ہو) **عن** الفضل بن عباس قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات وردفه اسامة بن زيد فما زال يسير على هيئته حتى انتهى الى جمع **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور آپکے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھے تو اونٹنی آپ کو لیکر چلی اور آپ اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے تھے (دعا کے لیے) لیکن سیدھی اونٹنی تھی پھر اسی حالت سے آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفہ میں پہونچے **عن** ابن عباس ان اسامة بن زيد قال افاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة وانا رديفه فجعل يكبح راحلته حتى ان ذفراها ليكاد يصيب قادمة الرحل وهو يقول يا ايها الناس عليكم بالسكينة وكلما وقر افاض البر اكيش في بطاح **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اسامہ بن زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات سے لوٹے میں آپکے ساتھ سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کے نکیل کھینچنے لگے (آہستہ چلانے کے لیے) یہانتک کہ اوسکا کانوں کی جڑ پالان کے برابر آنے لگیں اور آپ فرماتے تھے ای لوگو لازم کرو اپنی اوپر آہستگی اور نرمی کو (یعنی سہولت سے چلو) کیونکہ اونٹ دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے بلکہ دوڑنے میں خوف ہے لوگوں کو ایذا پہونچنے کا اس لیے کہ ہجوم بہت ہوتا ہے) **امر** بالسكينة في افاضة من عرفة عرفات سے لوٹتے وقت آہستہ چلنے کا حکم **عن** ابن عباس يقول لما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم شنق ناقته حتى ان رأسها ليصيب مورك رحله وهو يقول للناس السكينة السكينة عشية عرفة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو اپنے اونٹنی کے نکیل کھینچی یہانتک کہ سر اوسکا پالان کے لکڑی سے چھونے لگا اور آپ فرماتے تھے لوگوں سے آہستہ آہستہ چلو عرفے کی شام کو **عن** الفضل بن عباس كان رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في عشية عرفة وغداة جمع للناس حين دفعوا

عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ نے فرمایا عرفے کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو جب لوگ چلے اس لوگو آرام پکڑو اور آپ کے تھے اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بطن محسر میں آئے جو منا میں ہی فرمایا لازم پکڑو چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھر آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کو مارا اوسوقت سے لبیک موقوف کی عن جابر قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ السکینۃ واوضع فی وادی محسر وامرھم ان یرموا الجمرۃ بمثل حصی الخذف ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان سے اور جلدی چلایا اونٹ کو بطن محسر میں (جو ایک وادی ہی درمیان منا اور مزدلفی کے) اور حکم کیا لوگون کو چھوٹی چھوٹی کنکریان مارنیکا عن جابر رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض من عرفۃ جعل یقول السکینۃ عباد اللہ یقول بیدہ ھکذا واشار ایوب بباطن کفیہ الی السماء ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے فرماتے تھے اطمینان سے چلو ہے بندو اللہ کے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ ایوب نے جو راوی ہی اس حدیث کا اپنی ہتیلی سے اشارہ کیا آسمان کیطرف **کیف** السیر من عرفۃ عرفات سے کیونکر چلنا چاہیے عن اسامۃ بن زید انہ سئل عن مسیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوۃ نص والنص فوق العنق ترجمہ اسامہ بن زید سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کیونکر چلتے تھے اونہون نے کہا عنق سے (جو ایک متوسط چال ہی نہ جلدی نہ دیر) جب جگہ پاتے تو نص کرتے اور نص عنق سے زیادہ ہی عن اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افاض من عرفۃ مال الی الشعب قال فقلت لہ اتصلی المغرب قال المصلی امامک ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو پہاڑ کی گھاٹی کیطرف چلے مینے کہا میں مغرب کی نماز پڑھ لون آپنے فرمایا نماز کی جگہ آگے ہے عن اسامۃ بن زید قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الشعب الذی ینزلہ الامراء فبال ثم توضأ ولم یسبغ وضوءہ خفیفا فقلت یا رسول اللہ الصلوۃ قال الصلوۃ امامک فلما اتینا المزدلفۃ لصلی ثم اناخ الناس حتی صلی ترجمہ اسامہ بن زید رض سے روایت ہی رسول اللہ صلعم اوس گھاٹی میں اترے جہان سردار اترتے ہین اور پیشاب کیا پھر ایک ہلکا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے ہے جب ہم مزدلفہ میں آئے تو آپ نے خیمہ کے لوگ اوتری ہی نہ تھے آپ نے نماز پڑھ لی **الجمع بین الصلاتین بالمزدلفۃ** مزدلفی میں دو نمازین ملاکر پڑھنا عن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین المغرب والعشاء بجمع ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو مزدلفی میں (یعنی دو نمازین عشا کیوقت پڑھین) عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع ترجمہ ابن سوید سلمی سے روایت ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع بإقامة واحدة لم يسبح بينهما ولا على إثر كل واحدة منهما ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو ایک تکبیر سے مزدلفہ میں دونوں کے بیچ میں نفل نہیں پڑھا اور دونوں میں ایک کے بعد نفل پڑھا عن عبيد الله بن عبد الله ان اباه قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء ليس بينهما سجدة صلى المغرب ثلث ركعات وصلى العشاء ركعتين وكان عبد الله بن عمر يجمع كذلك حتى لحق بالله عز وجل ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انکے باپ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو ان دونوں کے بیچ میں کوئی نماز نہ پڑھی مغرب کے تین رکعتیں پڑھیں پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور عبد اللہ بن عمر بھی اسیطرح جمع کرتے رہے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ سے جا ملے عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء بجمع بإقامة والصلاة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں ایک تکبیر سے پڑھی عن كريب قال سألت أسامة بن زيد وكان رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقلت كيف فعلتم قال أقبلنا نسير حتى تعنا الرائد فأناخ فصلى المغرب ثم ربعت إلى القوم فأناخوا في منازلهم فلم يحلوا حتى صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء الآخرة ثم حل الناس فنزلوا فلما اصبحنا انطلقت على رجلي في سباق قريش وردفه الفضل ترجمہ کریب سے روایت ہے انہوں نے اسامہ بن زید سے پوچھا اور وہ سواری کا ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفے کی شام کو میں نے کہا تم نے کیا کیا انہوں نے کہا ہم چلتے رہے وعرفات ہی یہانتک کہ مزدلفہ میں آئے وہاں اپنے اونٹ بٹھایا پھر مغرب کی نماز پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا ان سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے ہی وہ سب اور تو چکے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر لوگ اترے جب صبح ہوئی تو میں پیدل چلا قریش کے آگے چلنے والوں کے ساتھ اور فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوئے فقدم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة عورتوں اور بچوں کو آگے بھیج دیا مزدلفہ میں تاکہ ہجوم میں انکو تکلیف نہ ہو عن ابن عباس يقول أنا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة أهله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں ان لوگوں میں تھا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر آگے بھیج دیا تھا مزدلفہ کی رات کو عن ابن عباس قال كنت فيمن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة أهله ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن الفضل ان النبي صلى الله عليه وسلم أمر ضعفة بني هاشم أن ينفروا من جمع بليل ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے ضعیف لوگوں کو (یعنی عورتوں بچوں کو) حکم کیا مزدلفہ سے رات ہی کو چلے جانے کا (منا کو تاکہ وہاں میں ہجوم سے تکلیف نہ ہو) عن أم حبيبة أن النبي صلى الله عليه وسلم رخص أن تغلس من جمع الرعي ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے انکو حکم کیا مزدلفہ سے چلے جانیکا اندھیرے منہ منا کو عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلَّسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى ترجمہ ام المومنین ام حبیبہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مزدلفہ سے اندھیرے منہ منا کو چلے آتے تھے الرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ فِي أَفَاضَةٍ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ عورتون کو مزدلفہ سے لوٹنے کی اجازت فجر ہونے سے پہلے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ فِي الْإِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِأَنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سودہ کو مزدلفہ سے لوٹنے کی فجر ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ موٹی عورت تھین الْوَقْتُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ مین فجر کی نماز کس وقت پڑہی عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہین دیکھا کسی نماز کو بے وقت پڑہتے ہوے مگر مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ مین اور فجر کی نماز بھی اوسدن وقت سے پہلی پڑہی ف یعنی جو وقت مقرر تھا اوس سے پہلے پڑہی نہ یہ کہ طلوع فجر سے پہلے پڑہی اور حنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فجر کو دیر سے پڑہنے کا حالانکہ یہ استدلال اس حدیث سے تمام نہین ہوتا کیونکہ حدیث مین تصریح نہین ہے کہ ہمیشہ آپ فجر کی نماز روشنی مین پڑہا کرتے فَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ الْإِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ جس شخص کو مزدلفہ مین فجر کی نماز امام کے ساتھ نہ ملے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاتَنَا هَذِهِ هَهُنَا ثُمَّ أَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذَلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مزدلفہ مین ٹھہرے ہوے آپنے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (فجر کی) اس جگہ پڑہی پھر ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا اور اوس سے پہلے رات یا دن مین (نویں تاریخ کو) عرفات مین ٹھہرا اوسکا حج پورا ہوگیا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ حَتَّى يُفِيضَ مِنْهَا فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَلَا الْإِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مزدلفہ امام اور لوگون کے ساتھ پایا وہان سے لوٹنے تک اوس نے حج پایا اور جسنے امام اور لوگون کے ساتھ نہ پایا اوس نے حج نہ پایا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ لَقَدْ أَدْلَعْتُ جَبَلَيْهِمَا إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى هَذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذَلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام مزدلفہ مین آیا اور مینے کہا یا رسول اللہ مین طے کے پہاڑون سے آتا ہون مینے کوئی ٹیلہ نہین چھوڑا جسپر ٹھہرا ہون تو کیا حج میرا ہوگیا آپنے فرمایا جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑہی اور اس سے پہلے وہ عرفات مین (دسوین) یا نوین ※

دن چڑھ آیا اور سکاج پورا ہو گیا اور اوس نے اپنا میل کچیل صاف کیا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيضَ وَأَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي مَا بَقِيَ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا وَقَدْ أَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں طی کے پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو تھکایا اور اپنی جان کو تھکایا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا سَأَلَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ حَجَّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِي بِهَا فِي النَّاسِ ترجمہ عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عرفہ میں کچھ لوگ نجد کے آئے تھے انہوں نے ایک شخص سے کہا آپ سے پوچھیے حج کو آپ نے فرمایا حج کیا ہے عرفات میں ٹھہرنا جو شخص دسویں رات تک بھی فجر نکلنے سے پہلے عرفات میں آجاوے اوس نے حج پالیا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے دو دن میں چلا جاوے اوس پر گناہ نہیں اور جو دیر کر کے جاوے اوس پر بھی گناہ نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنی ساتھ سوار کر لیا کہ لوگوں میں اوسکو پکار دیوے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدلفہ تمام کا تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے **التَّلْبِيَةُ** ثُمَّ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ مُلَبِّيًا ترجمہ مزدلفہ میں لبیک کہنا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا اور ہم مزدلفہ میں تھے میں نے سنا اوس شخص سے جس پر سورہ بقر اتری اس جگہ فرماتا تھا لبیک اللھم لبیک **وَقْتُ** الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ مزدلفہ سے کوچ کرنے کا وقت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ وَبِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا مزدلفہ میں اوہنوں نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہیں لوٹتے تھے جبتک آفتاب نہ نکلتا اور کہتے چمک جا اے ثبیر (جو ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا خلاف کیا آپ لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے **الرُّخْصَةُ** لِلضَّعَفَةِ أَنْ يُصَلُّوا يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى ضعیف لوگوں کو رخصت ہے کہ (مزدلفہ سے رات ہی کو لوٹ جاویں) صبح کی نماز منا میں آکر دسویں تاریخ کو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ضعیف لوگون کے ساتھ (یعنی عورتون بچون کے) روانہ کر دیا تو ہم نے صبح کی نماز منا میں پڑھی اور کنکریان ماریں **عن** ام المؤمنین عائشۃ قالت وددت انی استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما استاذنتہ سودۃ فصلیت الفجر بجمع قبل ان یاتی الناس وکانت سودۃ امراۃ ثبیلۃ ثبطۃ فاستاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذن لہا فصلت الفجر بمنی ودمت قبل ان یاتی الناس ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے چاہا کہ میں بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے اجازت لی تھی سودہ نے اور فجر کی نماز منا میں پڑھتی لوگون کے آنے سے پہلے اور سودہ تو ایک بھاری بھرکم عورت تھیں انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپنے اجازت دی انہون نے فجر کی نماز منا میں پڑھی اور لوگون کے آنے سے پہلے کنکریان ماریں **عن** مولاۃ لاسماء بنت ابی بکر قال حججت مع اسماء بنت ابی بکر رمینا بلیل فقلت لہا لقد حبسنا منا بقلیل فقالت قد کنا نصنع ہذا مع من ہو خیر منک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر کے ایک غلام سے روایت ہے میں اسماء کے ساتھ منا میں آیا اندھیری میں میں نے کہا ہم منا میں پہونچی اندھیری رات میں (حالانکہ دن کو آنا چاہیے) اسماء نے کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے اوس شخص کے ساتھ جو تجھ سے بہتر تھا **عن** عروۃ قال سئل اسامۃ بن زید وانا جالس معہ کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی حجۃ الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوۃ نص ترجمہ عروہ سے روایت ہے یعنی اسامہ بن زید سے پوچھا اور میں اونکے ساتھ بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کیونکر چلتے تھے مزدلفہ سے لوٹتے وقت اونہون نے کہا آپ چلاتی تھی اونٹنی کو لیکن جب جگہ پاتے تو دوڑاتے **عن** الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس حین دفعوا عشیۃ عرفۃ وغداۃ بجمع علیکم بالسکینۃ وہو کاف ناقتہ حتی اذا دخل منی ہبط حین ہبط محسرا قال علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ قال وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ کما یخذف الانسان ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام کو لوٹے اور مزدلفی کی صبح کو تو فرمایا اے لوگو اطمینان سے چلو اور آپ روکے ہوئے تھے اونٹنی کو جب منا میں آئے اور بطن محسر میں اوترے تو فرمایا پھوٹی چھوٹی کنکریان مارو جمرے پر اور اپنی ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے **لا یضاع** فی وادی محسر بطن محسر میں اونٹ جلدی دوڑانا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوضع فی وادی محسر ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی اونٹ دوڑایا وادی محسر میں (جو ایک مقام ہے قریب منا کی مزدلفی سے آتے ہوئے اوسکو محسر اسلیے کہتے ہیں کہ وہان اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر گر گیا تھا **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ فقلت اخبرنی عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفع من المزدلفۃ قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس حتی اتی محسرا حرک قلیلا ثم سلک الطریق الوسطی التی تخرج علی الجمرۃ

الکبری حتی فی الجمرۃ التی عند الشجرۃ فرماہ بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ منہا حصی الخذف رمی من بطن الوادی ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر سے کہا ہم جابر بن عبداللہ پاس گئے اور پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم مزدلفی سے لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے اور فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھالیا جب محسر میں آئے تو اونٹ کو ذرا تیز کیا پھر بیچ کی سیدھی سے چلے جہاں سے جمرہ کبریٰ پر نکلتے ہیں یہاں تک کہ اس جمرے کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں ایسی ہر کنکری کو ساتھ تکبیر کہی چھوٹی کنکریاں وادی کے اندر کیطرف سے **التلبیۃ** فی السیر چلتے وقت لبیک کہنا **عن** الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ کان ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک کہتے ہی یہاں تک کہ جمرہ کو مارا۔ **القطا** الحصی کنکریاں چنا **عن** ابی العالیۃ قال قال ابن عباس قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ العقبۃ وھو علی راحلتہ ہاتی القط لی فلقطت لہ حصیات ھن حصی الخذف فلما وضعتھن فی یدہ قال بامثال ھؤلاء وایاکم والغلو فی الدین فانما اھلک من کان قبلکم الغلو فی الدین ترجمہ ابوالعالیہ سے روایت ہے مجھسے ابن عباس نے کہا کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کی صبح کو فرمایا اور آپ اپنی اونٹنی پر تھی آپ سے میں نے کنکریاں چنیں میں کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی (جنکو دو انگلیوں سے پھینکتے ہیں) جب میں نے وہ کنکریاں آپکے ہاتھ میں رکھیں تو آپنے فرمایا ہاں اسیطرح کی کنکریاں مارو اور دین میں سختی کرنیسے پہلے جو تم سے لوگ تباہ ہوگئی دین میں تشدد (سختی اور حد سے زیادہ بڑھانے) سے **من این** یلقط الحصی کنکریاں کہاں سے چنی جاویں **عن** الفضل بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس حین دفعوا عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع علیکم بالسکینۃ وھو کاف ناقتہ حتی اذا دخل منی فسبط حین ھبط محسرا قال علیکم بحصی الخذف الذی ترمی بہ الجمرۃ قال والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ کما یخذف الانسان ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ عرفے کی شام کو اور مزدلفی کی صبح کو لوٹے سو لوگو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب منی میں آئے اور وادی محسر میں اترے تو فرمایا لازم کرو اپنی اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں جن سے جمرہ کو مارتی ہیں اور آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتی تھے جیسی انسان کنکری پھینکتا ہے **قدر** حصی الرمی کتنی بڑی کنکریاں مارے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ العقبۃ وھو واقف علی راحلتہ القط لی فلقطت لہ حصیات ھن حصی الخذف فوضعتھن فی یدہ وجعل یقول بامثال ھؤلاء ووصف یحیی خضخضھن فی یدہ بامثال ھؤلاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کے دن صبح کو مجھسے فرمایا آپ اونٹ پر تھی کنکریاں چن میرے لیے میں نے کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی اور آپ کے ہاتھ میں رکھیں آپ اون کو ہاتھ میں ہلاتی تھے یحیی

نے جو راوی ہے اس حدیث کا بیان کیا (اسطرح ہلاتے تھے) اور فرماتے تھے ہاتھ سے اسطرح کی کنکریاں مارو **الرکوب**
الی الجمار واستقبال المحرم سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا **عن** ام حصین قالت حججت فی حجۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت بلالا یقود بخطام راحلتہ واسامۃ بن زید رافع علیہ ثوبہ یظلہ من الحر
وھو محرم حتی رمی جمرۃ العقبۃ ثم خطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ وذکر قولا کثیرا ترجمہ ام حصین سے روایت ہے
یعنی حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو بلال کو دیکھا وہ آپ کی اونٹنی کی مہار کھینچ رہے تھے اور اسامہ بن زید اپنی
کپڑے سے آپ پر سایہ کیے تھے آپ احرام باندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ انہوں نے کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور
اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور بہت باتیں فرمائیں **عن** قدامۃ بن عبداللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یرمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر علی ناقۃ لہ صہباء لا ضرب ولا طرد ولا الیک الیک ترجمہ قدامہ بن
عبداللہ سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دن نحر کے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہوئے آپ ایک
اونٹنی پر سوار تھے جو سرخ اور سفید تھی نہ مارتے تھے نہ ہانکتے تھے نہ ہٹو ہٹو کہتے تھے **عن** جابر بن عبداللہ یقول رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ وھو علی بعیرہ وھو یقول یا ایھا الناس خذوا مناسککم فانی لا
ادری لعلی لا احج بعد عامی ھذا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرہ
کو مارتے تھے اونٹ پر سوار اور فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد پھر میں حج نہ کروں (ایسا ہی
ہوا پھر آپ کی وفات ہو گئی) **وقت** رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر جمرہ عقبہ دسویں تاریخ کو وقت مارنے **عن**
جابر قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی ورمی بعد یوم النحر اذا زالت الشمس ترجمہ
جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کنکریاں ماریں آفتاب نکلنے کے بعد اور بعد دسویں تاریخ کے (
گیارہویں بارہویں کو) دوپہر ڈھلے **النہی** عن رمی جمرۃ العقبۃ قبل طلوع الشمس آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے
کی ممانعت **عن** ابن عباس قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغیلمۃ بنی عبدالمطلب علی حمرات لنا نلطح
افخاذنا ویقول ایبنی لا ترموا جمرۃ العقبۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم لڑکوں کو عبدالمطلب کے گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا ہماری رانوں پر مارتے تھے اور فرماتے تھے اے بیٹو
سورج جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ آفتاب نکلے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم اھلہ
فامرھم ان لا یرموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
گھر کے لوگوں کو آگے بھیجدیا اور حکم کیا کہ کنکریاں نہ ماریں جبتک آفتاب نہ نکلے **الرخصۃ** فی ذلک للنساء
عورتوں کو آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت **عن** عائشۃ ام المومنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امر خدری نسائہ ان تنفرن من جمع لیلۃ بجمع فمضین فی جمرۃ العقبۃ فرمینھا وتصبح فی منزلھا وکان

عَصَاهُ يَعْقِلُهُ حَتَّى مَاتَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کو حکم کیا تھا کہ اپنے سی کو جہ کر جانیکا اوسی رات کو اور جمرہ عقبہ پاس انکر رمی کرنیکا پھر اپنی جگہ پر آنیکا عطا بھی ایسا ہی کرتے تھے یہانتک کہ گئے الرمی بعد المسا شام ہوی پر رمی کرنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ أَيَّامَ مِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ پوچھتے تھے منا کے دنوں میں (حج کے مسائل کو آپ ذبح سے پہلے تو کچھ حرج نہیں ایک شخص نے کہا میں نے سر منڈایا قربانی سے پہلے آپنے فرمایا کچھ حرج نہیں دوسرا بولا میں نے کنکریاں اندھیرا ہونے کے پیچھے آپنے فرمایا کچھ حرج نہیں رَمْيِ الرِّعَاءِ اونٹ چرانیوالوں کی رمی کا بیان عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا ترجمہ ابو البداح بن عاصم اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ چرانیوالوں کو ایک دن رمی کی اور ایک دن رمی نہ کی اس لیے کہ وہی ہر روز منی میں نہیں آسکتے اپنے اونٹوں کو دور لیجا کر چرانے کو لیے عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ اللَّذَيْنِ بَعْدَهُ يَجْمَعُونَهُمَا فِي أَحَدِهِمَا ترجمہ عاصم بن عدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہوں کو منا میں رات کو نہ رہنے کی وہ رمی کرلیں دن نحر کے اور دو دن تاریخ پھر دونوں کو ایک دن کرلیں الْمَكَانُ الَّذِي يُرْمَى مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کریں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا لوگ جمرہ کی رمی گھاٹی کے اوپر سے کرتے ہیں عبد اللہ نے گھاٹی کے اندر سے رمی کی اور کہا قسم اوسکی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے یہیں سے رمی کی اوس شخص نے جسپر سورہ بقرہ اوتری یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَهُنَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کنکریاں اترین سات خانہ کعبہ اون کے بائیں طرف کھڑا اور عرفات داہنی طرف اور کہا یہ مقام ہے اوسکا جس پر سورہ بقرہ اوتری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَنَّ عُمَرَ سَمِعَ صِيَاحَ النَّاسِ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ قُولُوا السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي وَاسْتَعْرَضَهَا يَعْنِي الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ إِنَّ نَاسًا

يَسْعَدُ فِي الْجَبَلِ فَقَالَ لَهُمْ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمَى تَرجمہ اعمش نے کہا میں نے حجاج سے سنا اوہنوں نی کہا مت کہو سورہ بقر لیکن یوں کہو وہ سورت جسمیں بقر کا ذکر ہے میں نے ابراہیم سے بیان کیا اوہنوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے کہا وہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھے جب اوہنوں نے جمرہ عقبہ کی وہ وادی کے اندر آئے اور جمرہ کو سامنے کیا اور سات کنکریاں اوس پر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی ہن نے کہا بعضے لوگ یہاں پر پیر بیٹھے ہیں (کنکریاں مارنے کو) اوہنوں نے کہا قسم ہے اوس کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے میں نے اوس شخص کو دیکھا جسپر سورہ بقر اوتری یہیں سے رمی کی ف تو عبداللہ بن مسعود نے سوہ بقر کہا پس معلوم ہوا کہ سورہ بقر کہنا درست ہے اور حجاج کا خیال غلط تھا عَنْ جَابِرٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے تھے عَادَ الْحَصَى الَّتِي يُرْمَى بِهَا الْجِمَارَ کتنی کنکریاں مارے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ترجمہ نام محمد باقر نامی سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال اوہنوں نی کہا آپنے چھوٹی چھوٹی سات کنکریاں مارین اوس جمرے پر جو درخت کے پاس ہے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہی وادی کے اندر سے پھر قربانی کی گئی پر آئے اور قربانی کی عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَقَدْ رَجَمْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعٍ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے سفیان نے کہا ہم لوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر کے کوئی کہتا تھا میں نے برسات کنکریاں ماریں کوئی کہتا تھا میں نے چھ کنکریاں ماریں اور کسی نے دوسرے پر عیب نہ کیا عَنْ أَبِي الْجَلْدِ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي رَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ أَوْ بِسَبْعٍ ترجمہ ابوالجلد نے کہا میں نے ابن عباس سے کنکریوں کو پوچھا اوہنوں نے کہا مجھے یاد نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات اَلتَّكْبِيرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار تھا آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر سات ہر کنکری سے تکبیر کہی قَطَعَ الْمُحْرِمُ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ کنکریاں مارتے ہی لبیک موقوف کرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

فضل بن عباس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا میں منتظر تھا آپ لبیک کہی جاتی تھی یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر اوس وقت لبیک موقوف کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اَلدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبْلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِي الْمَسْجِدَ مُتَرَسِّلًا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ طَوِيْلًا الْوُقُوْفَ ثُمَّ مَاشَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَخِيْدُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہے ہمکو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے اوس جمرہ کی جو مسجد کی نزدیک ہے تو سات کنکریاں اور مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے اور قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے (دعا کیلیے) بڑی دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرہ پاس آتے اوسکو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر بائیں طرف ٹرتے اور قبلہ کو سامنے منہ کرکے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھاکر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ پاس آتے (جو سب کے آخر میں ہے مسجد سے) اوسپر سات کنکریاں مارتے وہاں نہیں ٹھہرتے زہری نے کہا میں نے یہ حدیث سالم سے سنی وہ اپنے باپ ابن عمر سے نقل کرتے تھے ابن عمر ایسا ہی کرتے تھے (یہ گیارہویں بارہویں کے رمی کا بیان ہے کیونکہ دسویں تاریخ صرف جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہیں) بَابُ صَابِطِ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ محرم جب کنکریاں مار چکی تو اوسکو کیا درست ہوگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ قِيْلَ وَالطِّيْبَ قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْضَمِّخُ بِالْمِسْكِ اَفَطِيْبٌ هُوَ ترجمہ ابن عباس نے کہا جب کنکریاں مارلیں تو سب چیزیں درست ہوگئیں (جو احرام میں منع تھیں) مگر عورتوں سے صحبت کرنا وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہوگا) ایک شخص نے کہا خوشبو درست ہے اونہوں نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مشک لپیٹتے تھے مشک خوشبو کہا ہے

آخر المناسک جج کے احکام تمام ہوئے ۱۲ الحمد للہ خدا کے فضل اور امداد سے ربع ثانی پورا ہوگیا کتاب مقدس سنن نسائی شریف کا یعنی نصف اول تمام ہوا اب خدا سے امید ہے کہ وہ اسی طرح نصف ثانی کو بھی تمام کردیگا اپنے فضل و احسان سے

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

تم النصف الاول من کتاب النساء ویتلوہ النصف الثانی ان شاء اللہ تعالیٰ